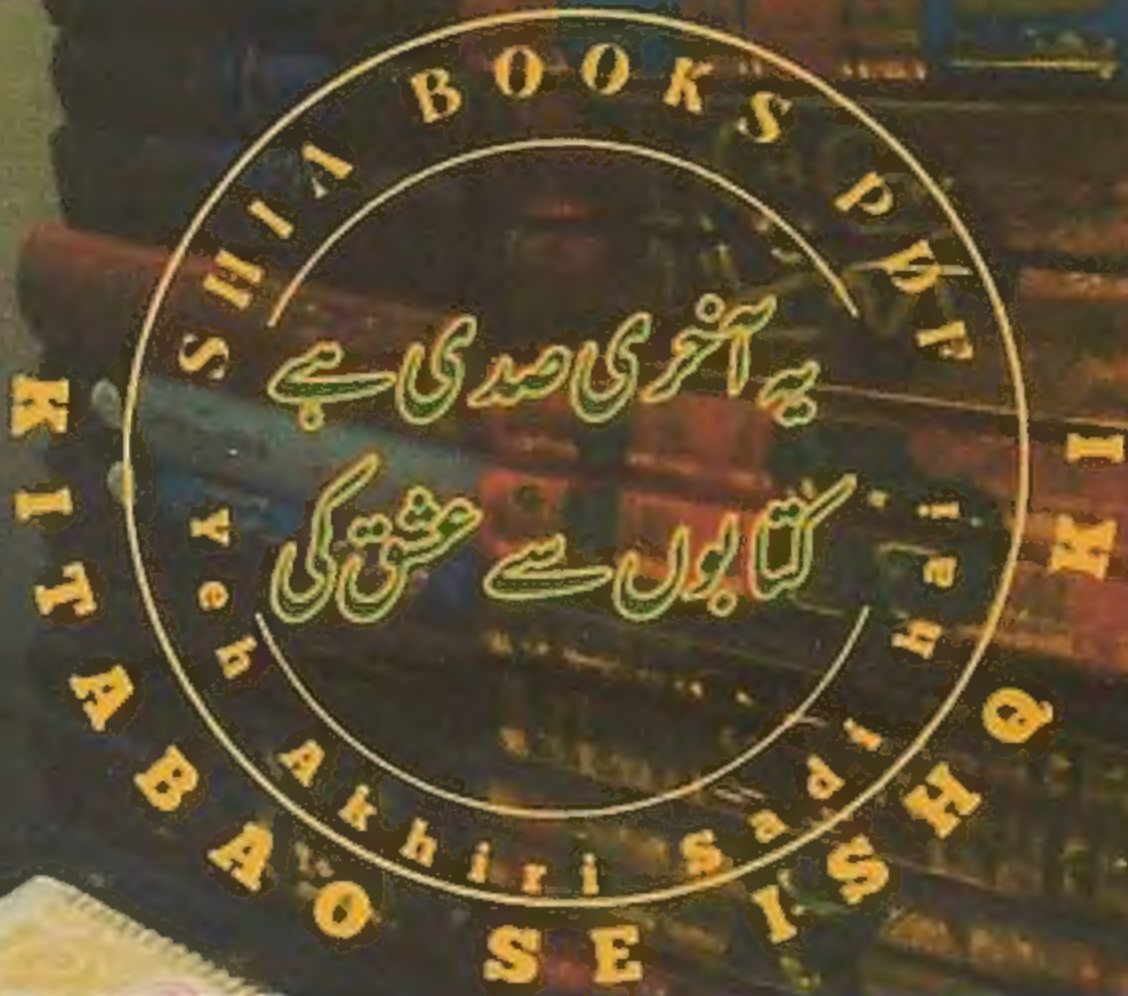


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایللیا



MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA



بِشَارَةُ الْمُصْطَفَى لِشِيعَةِ الْمُرْتَضَى

(مکمل عربی متن اور تحقیق کے ساتھ)

تالیف

محدث الشیعة عماد الدین ابو جعفر محمد بن ابوالقاسم الطبری

متوفی ۵۵۳ھ

مترجم

علامہ حسن رضا باقر (امس ۱۳۸۴ھ)

بَشَارَةُ الْمُصْطَفَى لِشِيعَةِ الْمُرْتَضَى

مصنف

العالم الجليل وفقيد النبيل

ابو جعفر محمد بن ابی قاسم محمد بن علی طبری

مترجم

علامہ حسن رضا باقر، فاضل دمشق



تصحیح و نظر ثانی

آصف علی رضا

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ



ترايب پبلیکیشنز لاہور

دکان نمبر 9، گراؤنڈ فلور الوباب مارکیٹ 38 - غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

042- 37112972

فون: 0345- 8512972

0306- 9755612

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بَشَارَةُ الْمُصْطَفَى لِشِيعَةِ الْمُرتَضَى

انتساب

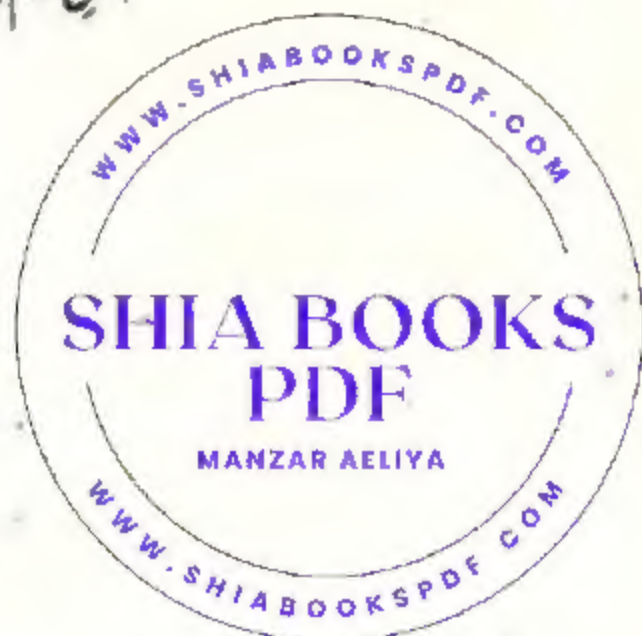
میں ادارہ کی طرف سے

شائع ہونے والی اس کتاب پر
ہونے والے تمام اخراجات کو
حسن نواذہ تطہیر کی نذر کرتا ہوں!

جن کے صدقے میں

محبان آلِ محمدؐ کو
آتشِ جہنم سے امان ملی!

علی ابو تراب خان نوانی



ترتیب

4	☆ احتساب
35	☆ گفتار ناشر
37	☆ سخن مترجم
40	☆ مؤلف کا مختصر تعارف
40	☆ مکمل نام
40	☆ نسب نامہ
40	☆ لقب نامہ
41	☆ زندگی نامہ
41	☆ سفر نامہ
41	☆ حلہ میں سکونت
42	☆ وفات حسرت آیات
42	☆ علمی مقام و مرتبہ
42	☆ اساتذہ اور مشائخ
44	☆ خبر واحد کے متعلق مؤلف کا نظریہ
44	☆ شاگرد اور راویان
46	☆ تالیفات
46	☆ کیا موجودہ کتاب بشارۃ المصطفیٰ مکمل ہے؟



☆ دیگر آثار

☆ مقدمہ مولف

پہلا باب

47

48

50

52

52

55

59

60

61

62

63

64

66

66

67

68

69

70

73

74

☆ اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟

☆ محبت اہل بیت گناہوں کو مٹا دیتی ہے

☆ نبی نئی کہاں ہیں؟

☆ حادثہ بھائی بارگاہ امامت میں

☆ ہم نے آپ کو کون سا خطا کیا

☆ آل محمد کی مدد کرنا

☆ بچپن پاک کا دیدار

☆ "الساہون" سے مراد مولا علی اور آپ کے شیعہ ہیں

☆ برائیاں، نیکیوں میں بدل جائیں گی

☆ دیوار کعبہ شکن ہو گئی

☆ مصائب و آسائش کی ابتداء

☆ حقیق کی انگوشی کی اہمیت

☆ کاش! میں علی کا شیعہ ہوتا؟

☆ ماں کے حق میں دُعا کرو

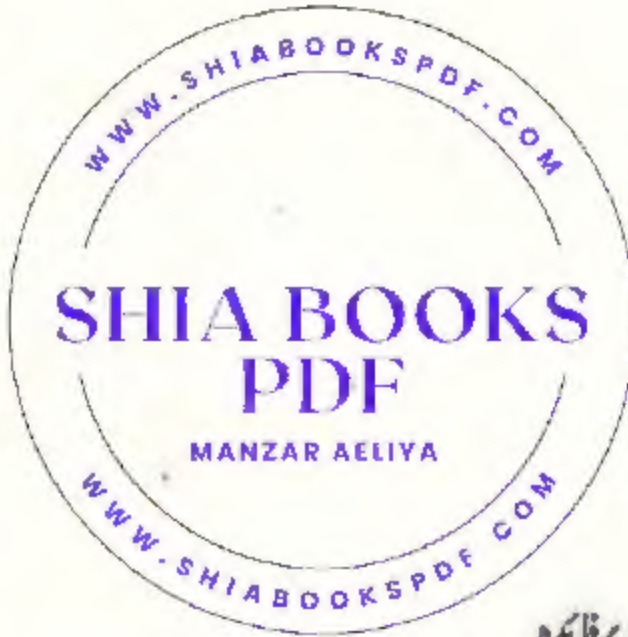
☆ صرف مومن ہی محبت کرے گا

☆ محمد بن عبداللہ حمیری کا قصیدہ

☆ اللہ کی بہترین مخلوق

☆ شہر دان سے واپسی پر خطاب

80	☆ فضائلِ شیعہ بزبانِ معصوم
82	☆ شیعہ کی ولادت پاکیزہ ہے
83	☆ ہمارے اُمرو کو نااہل سے چھپاؤ
84	☆ مولا علیؑ اللہ کی مضبوط رقی ہیں
84	☆ ولایتِ علیؑ، اللہ کی ولایت ہے
85	☆ اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دیں
85	☆ علیؑ میرے دھی اور خلیفہ ہیں
86	☆ یقیناً یہ میرے اہل بیت ہیں
89	☆ چار قسم کے لوگوں کی خفاعت
89	☆ مومن کے گناہوں کی بخشش
90	☆ محبتِ اہل بیتؑ کاسات مقامات پر فائدہ
90	☆ ولایت کے بغیر ایمان قبول نہیں
91	☆ علیؑ کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے
92	☆ جنابِ سیدہ کی محشر میں آمد
94	☆ فضائلِ علیؑ بزبانِ رسولِ کریم
96	☆ شیعہ کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا
97	☆ علیؑ میرے اہل بیتؑ سے ہیں
98	☆ جو مانگو میرے وسیلہ سے مانگو
102	☆ دس لاکھ حج کا ثواب
103	☆ علیؑ صراط کو بچھا دیا جائے گا
104	☆ آپؐ کا محبوب میرا محبوب ہے
104	☆ فرشتوں کا تقرب الہی حاصل کرنا



- 105 ☆ عیدوں سے افضل ترین عید
- 106 ☆ عرش پر بزم ولایت
- 108 ☆ گمیل بن زیاد کو وصیت
- 127 ☆ مولاعلیٰ سید الوصیین ہیں
- 128 ☆ ولایت علیؑ کے بغیر عمل قبول نہیں
- 130 ☆ حسین شریفینؑ سے محبت کا صلہ
- 130 ☆ شیعہ کے چہرے نورانی ہوں گے
- 131 ☆ مولاعلیؑ صبر حکمت کا دروازہ ہے
- 132 ☆ علوی سادات کی شفاعت قبول ہوگی
- 133 ☆ ایمان اور نفاق کی پہچان
- 134 ☆ روز قیامت ولایت علیؑ کا سوا
- 135 ☆ وہ الگ کھڑا کانپ رہا ہوگا
- 136 ☆ مولاعلیؑ امام المسلمین ہیں

دوسرا باب

- 138 ☆ چار طرح کے افراد کی شفاعت
- 139 ☆ محبہ علیؑ کے لیے بشارتیں
- 142 ☆ مومن پست نہیں ہوتا
- 144 ☆ امت کے بہترین افراد
- 145 ☆ ولایت کا عہد و بیان
- 146 ☆ اولادِ سیدہٗ محترمت رسولؐ ہے
- 147 ☆ خاندانِ طہیر کی شجر سے تشبیہ

- 147 ☆ میں اور علیؑ ایک شجرہ سے ہیں
- 149 ☆ مولا علیؑ پر پانچ عطا میں
- 154 ☆ علیؑ کی مخالفت نہ کرو
- 154 ☆ دامن اہل بیت شیعہ کے ہاتھ میں
- 155 ☆ محمد بن ابی بکرؓ کے نام خط
- 161 ☆ رحمت کے دروازے کھلے ہیں
- 162 ☆ جنت میں پہلے داخل ہونے والے
- 163 ☆ مومن کے لیے تقویٰ و پرہیزگاری لازم
- 163 ☆ شیعوں کا محسوس ہونا
- 164 ☆ شیعہ کہاں ہوں گے؟
- 165 ☆ شیعہ عرش کے دائیں طرف
- 166 ☆ ہمارا محبوب رحمت کا مختصر ہوتا ہے
- 168 ☆ ارکان دین اور اسلام کے ستون
- 169 ☆ کافر اور غیر کون؟
- 170 ☆ دشمنان علیؑ کے چہرے سیاہ
- 171 ☆ شیعہ کے متعلق کتب البحر کا بیان
- 174 ☆ فرمان خدا پر غم سے کیا مراد ہے؟
- 175 ☆ حسین شریفین کا ہاتھ پکڑا
- 176 ☆ کوئی بندہ صاحب ایمان نہیں بن سکتا؟
- 176 ☆ حسین شریفینؑ دوش رسالتؑ پر
- 177 ☆ مولا علیؑ اور آپؑ کی ذریت سے محبت
- 178 ☆ وہ شعر اہل کمال

- 181 ★ مولا علیؑ یعسوب المؤمنین ہیں
- 182 ★ ہم فجرۃ العظم ہیں
- 182 ★ شیعہ اور سادات کو حقیر نہ سمجھو
- 183 ★ اُمت کے دو باپ
- 184 ★ شیعہ کو سات مقامات کی بشارت
- 185 ★ مولا علیؑ یعسوب المؤمنین ہیں
- 186 ★ روز قیامت شیعہ کی کامیابی
- 187 ★ مولا علیؑ ثور کی سواری پر
- 187 ★ مولا علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے
- 190 ★ حزب اللہ کی پہچان
- 192 ★ جناب ام سلمہؓ کا بیان
- 195 ★ امامت ولایت کی گواہی پر عہد نامہ
- 198 ★ مجالس کو ذکر علیؑ سے لذت دو
- 199 ★ میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھو
- 199 ★ جس نے اہل بیتؑ سے جنگ کی
- 200 ★ میدان محشر میں چار سوار
- 202 ★ علم اہل بیتؑ میں ایک آنسو کا ثواب
- 203 ★ پاک شے سے پاکیزہ شے نکلتی ہے
- 204 ★ شیعوں کی مغفرت اور کامیابی
- 204 ★ سرخ، زرد اور سفید حقین کی فضیلت
- 205 ★ میری اُمت سے جنگ ہے
- 206 ★ صرف مومن محبت کرے گا

- ☆ حق علیؑ میں رسالت مآب کی تبلیغ 206
- ☆ حضرت جابرؓ کی دو اماموں سے ملاقات 210
- ☆ اہل بیتؑ کے وسیلہ سے بخشش 214
- ☆ تم اہل بیتؑ میں سے ہو 214
- ☆ تمہارا نور تمہارے آگے آگے ہوگا 215
- ☆ مرثیہ الہی کے نیچے تحریر 216
- ☆ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان 217
- ☆ محشر میں چار خصائل کا سوال 218
- ☆ تمہارے اختیار کی عبادت قبول نہیں 219
- ☆ جناب سیدہ عالمؑ کی فضیلت 219
- ☆ لوگ اطاعت میں ہمارے تابع ہیں 220
- ☆ قاطبہؑ میرا کھڑا ہیں 221
- ☆ ولایت اہل بیتؑ کے عبادت 221
- ☆ شواہد و ماییت کی محبت اور ثابت قدمی 222
- ☆ میں خوش ہوں کہ میں شیعہ ہوں 223
- ☆ تین میں سے ایک سعادت 226
- ☆ حادث ہمدانی بارگاہ ولایت میں 228
- ☆ کس قدر زیادہ حاجی ہیں 228
- ☆ مال اور اولاد میں کثرت 229
- ☆ آپؐ کا محب میرا محب ہے 229
- ☆ جناب جابر بن عبد اللہ انصاریؓ قبر مظلوم پر 230
- ☆ اگر لوگ محبت علیؑ پر جمع ہو جائے 233

- 234 ★ منافق ہی مولائی سے بغض رکھے گا
- 234 ★ سید بن محمدؑ کے آخری اشعار
- 237 ★ ہمارے موالیوں کو ہمارا سلام کہتا
- 237 ★ امیر کائنات کی دس منفرد فضیلتیں
- 238 ★ پندرہ شعبان کو سید الشہداءؑ کی زیارت
- 239 ★ مولا امام حسینؑ اپنے زائر کو دیکھتے ہیں
- 239 ★ اپنے بھائی کے محبوب کو چھپاؤ
- 240 ★ مولائی کے اصحاب اور پیروکار جنتی ہیں
- 241 ★ جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا
- 242 ★ آئمہؑ کے وسیلہ سے دعاؤں کی قبولیت
- 244 ★ شعراء کا تذکرہ حقیقت
- 247 ★ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟
- 247 ★ ہم رسول اللہؐ کی ذریت ہیں
- 249 ★ سلسلہ اوصیاء تا حجۃ القائمؑ صلوات اللہ علیہا
- 251 ★ سونے کے جام پر تحریر
- 254 ★ جناب ابوذر غفاریؓ کی فصاحت
- 255 ★ آسمان چہارم کے فرشتوں کی تسبیح
- 256 ★ جناب ابوذرؓ و سلمانؓ بارگاہ رسالتؐ میں
- 258 ★ مولائی کی محبت مہادت ہے
- 259 ★ جبرائیل و میکائیلؑ اس کے دشمن ہیں
- 261 ★ شیعوں کی حقیقت علیین سے ہے
- 261 ★ شیعوہ اہل بیتؑ کی پناہ میں

- 263 ★ اہل بیت علیہ السلام باب حلقہ میں
- 264 ★ مولا علیؑ کے شیعہ مقرب ہیں
- 264 ★ مصائب کے لیے تیار ہو جاؤ
- 266 ★ محب اہل بیتؑ کے لیے گناہوں کی معافی
- 267 ★ اللہ اور مخلوق کے درمیان وسیلہ
- 267 ★ اللہ ان اقوام پر لعنت کرے
- 268 ★ برائیوں کا نیکیوں میں تبدیلی ہونا
- 269 ★ خیر البریہ مولا علیؑ ہیں
- 270 ★ امام وقت سے وابستہ رہو
- 271 ★ مومن کے لیے جنت کی ضمانت
- 272 ★ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟
- 273 ★ محبوب علیؑ کا پسندیدہ مقام
- 273 ★ رشید ہجریؑ کی دختر کا بیان
- 276 ★ آزمائش ہم سے شروع ہوتی ہے
- 276 ★ حب علیؑ ایمان اور بغض عناق ہے
- 277 ★ حوض کوثر سے دور کیا جائے گا
- 278 ★ اللہ کی مخلوق میں بہترین بندے
- 278 ★ شیعہ کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا
- 279 ★ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
- 281 ★ دعا کا وسیلہ آل محمدؑ ہیں
- 282 ★ مولا علیؑ کی تعلیم کرو دعا
- 283 ★ ہمارے امر کی حفاظت کرو

- 283 ☆ یومِ فدر کے روزہ کا ثواب
- 284 ☆ یومِ قیامت محبت و نفرت سے دیکھنا
- 285 ☆ شاہِ نجف کی قدر و منزلت
- 286 ☆ ہر ایک کا حج قبول نہیں
- 287 ☆ انبیاء و رسل سے بیعتِ ولایت
- 287 ☆ جبرائیلؑ، وحیِ الہی کے روپ میں
- 289 ☆ معرفت کے بغیر عمل
- 290 ☆ آپؐ کا دوسرا کون ہے؟
- 291 ☆ سونے کے جام پر تحریر
- 294 ☆ فرشتے گناہوں کو مٹاتے ہیں
- 295 ☆ معراج پر خیر کی وصیت
- 296 ☆ مولانا صدیق اکبر اور قاروق ہیں
- 296 ☆ اُن کے چہرے سیاہ ہوں گے
- 297 ☆ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَقَبِّلْ مَوْلَاكَ
- 298 ☆ مولاناؑ کے دس مخصوص فضائل
- 299 ☆ مصائبِ آلِ محمدؐ میں ایک آنسو کا اجر
- 300 ☆ ایک سانس کا تسبیح میں شمار
- 300 ☆ اللہ اپنے امر کو پورا کرنے والا ہے
- 301 ☆ منقول بن محمدؑ اہلبیت کے اشعار
- 302 ☆ اہل حق کی تائید
- 303 ☆ مولانا حسنؑ کا خطاب
- 305 ☆ ولایت علیؑ کی تلقین

- 305 ★ اگر منافق کو تمام نعمتیں دے دوں
- 306 ★ مولا علی صدیق اکبر اور فاروقی اُمت ہیں
- 307 ★ چار چیزیں، پانچویں کے بغیر نامکمل
- 307 ★ مظلوم کربلا کی زیارت کا ثواب
- 309 ★ دین میں آخری گواہی لازم
- 310 ★ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے
- 311 ★ لوگوں میں سے بہترین فرد
- 311 ★ فضائل علیؑ پر رسول اللہ کا خطاب
- 315 ★ محمد و آل محمدؑ کو اللہ نے منتخب کیا
- 315 ★ حوض کوثر سے سیراب ہونے والے
- 317 ★ مراح اہل بیتؑ میں بیچے کے اشعار

تبسمو اباب

- 319 ★ شیعہ کے لیے امام کی نعمتیں
- 320 ★ فضائل علیؑ بربان ابو جعفر منصور
- 332 ★ مولا علیؑ کی قدر و منزلت
- 332 ★ ان سے صلح مجھ سے صلح ہے
- 333 ★ اصحاب الیمین شیعہ ہیں
- 334 ★ مومن غریب الوطن ہے!
- 335 ★ مولا علیؑ ہدایت کے پرچم ہیں
- 336 ★ مخلص اور جہنمی لوگ
- 337 ★ مولا علیؑ ہر مومن و مومنہ کے مولا ہیں

- 337 ☆ مولاعلیٰ کے حق میں دہشت
- 338 ☆ وہ شخص جھوٹ بولا ہے
- 338 ☆ کیا میرے بعد منافقت کرو گے؟
- 340 ☆ علیٰ صراط اور اجازت نامہ
- 341 ☆ حسین شریفینا سے محبت
- 341 ☆ مولاعلیٰ معظم و مکرم ہیں
- 342 ☆ جہاں مولاعلیٰ وہاں آپ کے شیعہ
- 343 ☆ محبہ اہل بیت کا مقام
- 343 ☆ سیدۂ عالم کے اسم گرامی کی علت
- 344 ☆ خطبہ غدیر میں فرمان رسول
- 345 ☆ مولاعلیٰ کے سر اقدس پر دست نبوت
- 346 ☆ مولاعلیٰ کا دامن قہام لو
- 346 ☆ حیرہ لوگوں کی گواہی
- 347 ☆ محبہ علیٰ کی ثابت قدمی
- 348 ☆ ائمہ اہل بیت کی ولایت کا پر وازہ
- 349 ☆ رسول اللہ کا مولاعلیٰ سے عہد
- 350 ☆ محبہ علیٰ، محبہ رسول ہے
- 351 ☆ اہل بیت، مومنین کے پاس امانت ہیں
- 352 ☆ باغی گروہ شیطان کا گروہ ہے
- 353 ☆ رسول اللہ کی طرف سے دس عطا کیں
- 354 ☆ جی ہاں! ہم نے یہ فرمان سنا تھا
- 355 ☆ معرفت دین قرآن نے لیں

- 357 * ولایت آل محمد حفظ و آمان ہے
- 359 * سیدہ کے اسم "فاطمہ" کی علت
- 360 * محبوب علیؑ، رسول اللہ کا محبوب ہے
- 361 * شیعہ کے نام امام ششم کا سلام
- 362 * اللہ سے محبت کرو
- 362 * ولایت اہل بیتؑ کے بغیر عمل
- 363 * جنت کے لیے ولایت علیؑ شرط ہے
- 364 * ہم رسول اللہ کی ذریت ہیں
- 365 * دستِ علیؑ پر کنکری کا اقرار
- 366 * مولا امام علیؑ نقی کی تعلیم کردہ دُعا
- 369 * شیعہ ائمہ کی رشتی کو تھا مے ہوئے ہوں گے
- 370 * غدیر خم کے مقام پر فرمان رسالت
- 372 * سیدہ خنم مطلقہ کی سخاوت
- 378 * امام حسن کا بچپن اور کھیل
- 378 * چار لوگوں کی شفاعت
- 379 * حقوق آل محمد علیہ السلام
- 380 * جنگِ صفین میں مولا علیؑ کی شجاعت
- 383 * ابو طیب کو زیارت کی اجازت
- 385 * نماز کی پابندی اور پرہیزگاری
- 386 * مجھے علیؑ کے بارے اذیت نہ دو
- 386 * ہم اللہ کے منکوب نظر ہیں
- 387 * عتاد رکھنے والے کافر جہنمی ہیں



★ ولایت علی کا سوال

388

چوتھا باب

- 389 ★ علی صراط اور پروانہ ولایت
- 389 ★ رسول اللہ کی خواہش
- 390 ★ میرے بعد کتنے نمودار ہوں گے
- 391 ★ نماز اور حبیب علی بہترین عمل
- 392 ★ مولانا علیؑ دنیہ و آخرت میں سردار ہیں
- 392 ★ مولانا علی قاضی دین ہیں
- 393 ★ مولانا علیؑ امت کے پیشوا ہیں
- 393 ★ مولانا علیؑ سید العرب ہیں
- 394 ★ مولانا علیؑ روشن چہرے والوں کے قاکم
- 395 ★ جس کا میں ولی اس کا علیؑ ولی
- 395 ★ محبوب علیؑ فقط مومن ہے
- 396 ★ احادیث اہل بیت کا تحمل کون؟
- 398 ★ مولانا علیؑ بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں
- 398 ★ حقیقی خوش بخت محبوب علیؑ ہے
- 399 ★ جو بھلائی چاہتا ہو؟
- 399 ★ اللہ اُسے ثور عطا فرمائے گا
- 400 ★ پنجتن پاک کی شجر سے مثال
- 401 ★ ولادت کی پاکیزگی کی علامت
- 401 ★ ائمہ علیہم السلام امت کے سردار ہیں

- 402 ✨ ولایت علی سے وابستہ رہنے کی وصیت
- 402 ✨ مولاعلیٰ امام الاولیاء ہیں
- 403 ✨ مولاعلیٰ ہدایت کا مقصود ہیں
- 404 ✨ منافق کبھی محبت نہیں کرے گا
- 404 ✨ فتنوں میں مولاعلیٰ سے وابستہ رہو
- 405 ✨ میرے اہل بیت کی پیروی کرو
- 406 ✨ شیعہ کے لیے یا قوت کا محل
- 406 ✨ مولاعلیٰ اور آپ کے شیعہ جلتی ہیں
- 406 ✨ مولاعلیٰ حق کی زبان ہیں
- 408 ✨ مولاعلیٰ کی ولایت، اللہ کی ولایت ہے
- 408 ✨ اہل بیت سے محبت کی نشانی
- 409 ✨ محب علی پر عذاب نہیں
- 409 ✨ تین مقامات پر مولاعلیٰ کی زیارت
- 410 ✨ مومن کے عمدہ اعمال کا عنوان
- 411 ✨ یہ اطاعت خاص ہے یا عام؟
- 412 ✨ مومنین کی پہچان مولاعلیٰ ہیں
- 413 ✨ مولاعلیٰ اللہ کی جہت ہیں
- 415 ✨ امام حسن سے اظہار محبت
- 415 ✨ اللہ مولاعلیٰ سے محبت رکھتا ہے
- 416 ✨ رسول اللہ کی وصیت
- 417 ✨ شیعہ کے لیے یا قوت کا محل
- 417 ✨ اسلام کا محسن قرآن ہے

- 418 ☆ اہل بیت اللہ کے علم کے امین ہیں
- 419 ☆ دشمن علیؑ جاہلیت کی موت مرے گا
- 420 ☆ میدان محشر میں ستادی کی نما
- 420 ☆ محبوب علیؑ میرا محبوب ہے
- 421 ☆ جو جنت میں مقام چاہتا ہو؟
- 421 ☆ مولا علیؑ کی جنتی تاقہ پر سواری
- 422 ☆ جنت شیعہ کے نور سے روشن
- 423 ☆ قیامت میں اہل بیت کی محبت کا سوال
- 423 ☆ بعد از نبیؐ مولا علیؑ سے محبت
- 424 ☆ آسمان چہارم پر مولا علیؑ کی شبیہ
- 424 ☆ رسول اللہ اور مولا علیؑ اُمت کے باپ ہیں
- 425 ☆ مولا علیؑ جو جھلانے والا جہنمی ہے
- 426 ☆ مولا علیؑ اللہ کا بلند کلمہ ہیں
- 426 ☆ قیامت کے دن شیعہ کامیاب ہیں
- 427 ☆ اہل بیتؑ پر فرشتوں کا نزول
- 428 ☆ اصحابِ یمن سے مراد شیعہ ہیں
- 429 ☆ شیعہ کو باپ کے نام سے بلانا
- 429 ☆ مقام شیعہ از نکاح و رسالت
- 431 ☆ ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں
- 431 ☆ ایک قوم نورانی منبروں پر
- 432 ☆ طوبیٰ ہے محبوب علیؑ کے لیے
- 433 ☆ جس کا میں مولا اس کے علیؑ مولا

- 446 ★ ولادت کی پاکیزگی پر اللہ کا شکر
- 447 ★ علیؑ چھارے امام اور ولی ہیں
- 447 ★ یہ میرے اہل بیت ہیں
- 450 ★ قیامت میں کامیاب ہونے والا گروہ
- 450 ★ شیعہ نبوت اور ولایت سے خوش ہیں
- 453 ★ شیعہ مولا علیؑ کے قریب ہوں گے
- 454 ★ شیعہ کی قدر و منزلت

پانچواں باب

- 462 ★ لوحِ سیدہ پر ائمہ معصومین کے نام
- 465 ★ مولا علیؑ کو مبارک باد
- 465 ★ شیعہ کو بخشش کی بشارت
- 466 ★ اسمِ قاطعہ علیؑ علی
- 466 ★ رسالت کے ہاتھ میں امامت کا ہاتھ
- 467 ★ امیر المومنین کو سلام کرو
- 468 ★ بکلی صراط پر ولایت علیؑ کا سوال
- 469 ★ منکر ولایت اوندھے منہ جہنم میں
- 469 ★ یا محمدؐ اعلیٰ کو امیر المومنین کہیں
- 470 ★ پرچم رسولؐ، مولا علیؑ کے ہاتھ میں
- 473 ★ جو ظلیل کی مسائلی چاہتا ہے
- 473 ★ شیعہ جہنم میں نہیں جائیں گے
- 474 ★ فضائل علیؑ بزبانِ بی بی مائتہ

- 490 ★ درود شریف کی اہمیت
- 491 ★ عظمت آل محمدؐ از نگاہ قرآن
- 497 ★ پھر ہماری زیارت کون کرے گا؟

چھٹا باب

- 499 ★ شیعہ ہمارا خود ہیں
- 499 ★ منافقین اہل بیتؑ کو بھول گئے
- 502 ★ محبت آل محمدؐ پر مرنے کا انعام
- 504 ★ غیر کے نقش قدم پر تہ جلو
- 504 ★ عالمین میں برگزیدہ ہستیاں
- 504 ★ مصائب اہل بیتؑ بزبان رسولؐ مقبول
- 510 ★ مجبوراً دین میں داخلہ
- 511 ★ مولا علیؑ ہدایت کے علم بردار
- 512 ★ پل صراط اور پروانہ ولایت
- 512 ★ اہل بیتؑ کے دوست اور دشمن کا مقام
- 513 ★ ہمارے شیعوں کے حقوق
- 513 ★ محب اہل بیتؑ ہار گاہ توحید میں
- 514 ★ محب علیؑ کے لیے فتح و کامرانی
- 514 ★ مولا علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں
- 515 ★ مولا علیؑ کے تین خصائل
- 516 ★ تین سو سال پہلے کی مہارت
- 517 ★ انبیاء کا اقرار ولایت

- 517 * ہم پل صراط پر کھڑے ہوں گے
- 517 * رُوسے زمین کے گناہ گاروں کی شفاعت
- 518 * مولا علیؑ کی اپنے عزیزوں کو نصیحت
- 519 * ابن عباسؓ کا ایک جماعت سے گزر
- 521 * اگر مجھے ایک فضیلت عطا ہوئی ہوتی؟
- 522 * یا رسول اللہ! خلیفہ مقرر کرویں
- 523 * سیدہ عائشہؓ کی قدر و منزلت
- 524 * ستر ہزار لوگوں کا جنت میں داخلہ
- 524 * رسالت و امامت میں اخوت
- 525 * ولایت علیؑ کے بغیر اعمال ضائع ہوں گے
- 525 * سعد بن مالک کی خواہش
- 528 * رسول اللہ کی اہل بیتؑ سے محبت
- 529 * غلاب کا پھوڑا کرتے ہوئے آنا
- 532 * عتقم آل محمدؑ کی مساکین پر مہربانی
- 533 * طہارت اہل بیتؑ اور شیعہ
- 533 * مولد امام رضاؑ کا ایک قبر سے گزر

— سو ارباب

- 535 * مولا علیؑ شہر حکمت کا دروازہ ہیں
- 535 * مولا علیؑ صدیقین سے افضل ہیں
- 535 * مولا علیؑ سے ہدایت طلب کرو
- 536 * شان اہل بیتؑ میں اشعار کہنا

- 536 ☆ مولاناؑ سے محبت، رسول اللہ سے محبت ہے
- 537 ☆ سیدہ سہراؓ کی رضا اللہ کی رضا ہے
- 537 ☆ عیسٰیؑ کا بھائی اور چچا زاد ہوں
- 538 ☆ ایک قوم کی پانچ فرقوں میں تقسیم
- 540 ☆ مولاناؑ پر کسی کو ترجیح نہ دو
- 540 ☆ ثورانی تاج کو لوں پر تحریر
- 541 ☆ محمد و آل محمدؑ کے واسطہ سے بخشش
- 542 ☆ دنیاوی زندگی دھوکے کا سامان ہے
- 543 ☆ مولاناؑ امت کے امام ہیں
- 544 ☆ خاکِ کربلا میں شفا ہے
- 544 ☆ ولایتِ علیؑ اور تکمیلِ دین
- 546 ☆ اہل جنت کے سردار
- 546 ☆ الحمد للہ رب العالمین کی تفسیر
- 551 ☆ مظلوم کربلاؑ کی شہادت کی خبر
- 552 ☆ خاکِ شفا میں حفظ و امان ہے
- 554 ☆ حقین کا اقرار و ولایت
- 554 ☆ امام ہشتمؑ کی مادرِ گرامی کی آمد
- 556 ☆ یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے فرقے
- 557 ☆ اللہ ایک شخص کو پیسے کا
- 558 ☆ مولاناؑ کے دس خصائل
- 558 ☆ ہدایت دینے والے امام کی اطاعت
- 559 ☆ خاکِ شفا میں مصائب سے نجات ہے

560	☆ رسول مقبول کی پریشانی
561	☆ امام علی رضا کا ولی عہدی قبول کرنا
564	☆ مولائی اور علم قرآن
565	☆ فطرس فرشتہ کی شفا یابی
568	☆ اولاد عبدالمطلب کا اجتماع
569	☆ مولائی شجرہ طوہی کے مالک ہیں
571	☆ مخالفین کی بیان کردہ روایات
573	☆ تین مٹھی سمجوروں کا وعدہ
573	☆ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو
575	☆ رسول اسلام کی سبق آموز باتیں
576	☆ نجات و ہلاکت کے بارے تین امور
576	☆ خوشخبری اور کرامت کا مقام
577	☆ وہ میرے آقا و مولا ہیں
577	☆ خاکِ شفا کی توبہ کا انجام
580	☆ حضرت عمر کا اعتراف ولایت
581	☆ قبر امام حسینؑ کے متعلق سچا واقعہ
591	☆ مامون کے دربار میں امام علی رضاؑ کی علماء سے گفتگو
603	☆ پہلی آیت
603	☆ دوسری آیت
603	☆ تیسری آیت
604	☆ چوتھی آیت
606	☆ پانچویں آیت

- 606 ★ چھٹی آیت
- 610 ★ ساتویں آیت
- 612 ★ آٹھویں آیت
- 614 ★ نویں آیت
- 615 ★ دسویں آیت
- 615 ★ گیارہویں آیت
- 616 ★ بارہویں آیت
- 617 ★ وہ محمود ہے اور میں محمد ہوں
- 618 ★ اللہ کی قسم! علیؑ تیرے مولا ہیں
- 619 ★ رائی کے برابر محبت علیؑ
- 619 ★ قبولیت، دعا اور دُعا اور دُعا اور دُعا
- 619 ★ حضرت عمرؓ کا اقرارِ ولایت
- 620 ★ رسول اللہؐ کی رازدارانہ باتیں
- 620 ★ محبت اہل بیتؑ محبت رسولؐ ہے
- 621 ★ مولا امام حسنؑ کا خطبہ
- 622 ★ ڈرانے والے نبیؐ اور ہادی مولا علیؑ ہیں
- 622 ★ شوریٰ کے دن رسول اللہؐ کا فرمان
- 622 ★ رسول اللہؐ کا بارگاہِ توحید میں سوال
- 624 ★ مسلمانوں کی عظیم ترعیہ
- 625 ★ ایک حب علیؑ کا اظہارِ عقیدت
- 627 ★ عبد اللہ ابن عباسؓ کا اقرارِ ولایت

نصیحتیں

- 629 ★ رسول اللہ کی سب سے زیادہ محبت
- 629 ★ آج وہ ہستی جدا ہو گئی
- 630 ★ تیس روشن چراغ کا بیٹا ہوں
- 632 ★ یومِ غدیر کے عمل کا ثواب
- 633 ★ بدترین مخلوق
- 633 ★ نہ اور رسول کی چار افراد سے محبت
- 633 ★ قولِ ثابت نے مراد ولایت ہے
- 634 ★ جنابِ فاطمہ بیٹ اسدِ علی علیہا کی وفات
- 637 ★ میرے حبیب کو بلاؤ
- 637 ★ جنت میں داخل ہونے والے
- 638 ★ مہ جہان شوریٰ سے مولائے کے سوالات
- 640 ★ مولائے کی ولایت کا سوال
- 640 ★ بن عباسؓ اور آیتِ تبلیغ
- 641 ★ یس جہان کی جنگِ نہروان میں شرکت
- 642 ★ شریعہ امامؑ میں فرزدوق کا قصیدہ
- 646 ★ زیارتِ اہل بیت کا ثواب
- 646 ★ یومِ غدیر کا روزہ
- 647 ★ رسول اللہؐ مندر ہیں
- 647 ★ بیتِ علیؑ کے عوض پچاس دینار
- 648 ★ موبہ علیؑ خیر البشر ہیں
- 648 ★ سیدِ عالم کی پیار پرسی

- 650 طلحہ وزیر کے قتل کی پیش گوئی ☆
- 651 فرمان رسالت اور زبیر کا اعتراف ☆
- 654 حیات سیدہ میں مولا علی کا شادی نہ کرنا ☆
- 655 قرآن کے وارث اہل بیت ہیں ☆
- 656 جناب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے ☆
- 656 مولا علی کو بلایا جائے گا ☆
- 657 اشراف سے محبت کرو ☆
- 657 طشتی میں گرے ☆
- 659 امام زین کی پیش گوئی ☆
- 660 ولایت کے بغیر اعمال بیکار ☆
- 660 دھبہ لخواجہ دربار مامون میں ☆
- 664 دھبہ کا قصیدہ رانیہ ☆



نہار باب

- 666 بدست رسول کا گریہ اور مسکراہٹ ☆
- 668 اب اپنے اعمال کا جزہ چکھو ☆
- 669 مولا علی کے فیصلہ میں رد و بدل نہیں ☆
- 669 حجاج بن یوسف کی اعرابی سے گفتگو ☆
- 677 جنت اور جہنم کی نشانی ☆
- 678 عزادار کا ایک سانس عبادت ☆
- 679 یہ لوگ میرے دشمن ہیں ☆
- 679 اہل بیت کی حکومت کی نوید ☆

- 680 ☆ حضرت عیسیٰ کا نزول
- 680 ☆ مولا امام حسنؑ اور زعمائے قنوت
- 681 ☆ اللہ آپؐ کے ذکر کو بلند فرمائے
- 681 ☆ جناب سیدہ عائشہؓ کی وصیت
- 684 ☆ اہل بیتؑ سے بھٹن کی سزا
- 685 ☆ احوال شہادت امیر کائناتؑ
- 688 ☆ اچھا مقام ولایت علیؑ ہے
- 689 ☆ مولا علیؑ عالم قرآن ہیں
- 689 ☆ مولا علیؑ کی خواست گاری
- 691 ☆ یوم غدیر مہارک بادی کا دن
- 692 ☆ جو میری طرح زعمہ رہے؟
- 692 ☆ مولا امام حسنؑ اور نماز جمعہ
- 693 ☆ مولا علیؑ عدالت کو حید میں
- 694 ☆ عین رسول اللہؐ کا بھائی ہوں
- 694 ☆ مغیرہ کی مولا علیؑ سے گفتگو
- 696 ☆ طلوع فجر اور آیت تطہیر کی تلاوت
- 697 ☆ اعلان ولایت حیات رسولؐ میں
- 697 ☆ جس کا میں نبیؐ اُس کا علیؑ ولی ہے
- 698 ☆ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟
- 699 ☆ قرآن و روایات سے بندہ کردو
- 699 ☆ عرش پر مکتوب کلمات

700 ★ مولاعلیٰ کا دامن تمام لو

700 ★ عجیب و حیران کن مشاہدہ

دسواں باب

702 ★ مولاعلیٰ کی منزلت مظل ہارونؑ

702 ★ حالت و رکوع میں خیرات دینا

704 ★ زوئے زمین پر کوئی کفو نہ ہوتا

703 ★ مولاعلیٰ کی جنگ بدر سے واپسی

705 ★ ان کی قسموں کا اعتبار نہیں

706 ★ سلمان فارسیؑ نہیں سلمان محمدیؐ کہو

707 ★ مولاعلیٰ کے لیے سورج کا ٹوٹنا

708 ★ کاظمی ابو عبد اللہ الحسین کے اشعار

708 ★ ابو القاسم اللهم توفی کے اشعار

709 ★ اہل بیتؑ پر صدقہ حرام ہے

710 ★ اقرار توحید اور ولایت علیؑ

711 ★ حدیث سلسلۃ الذهب

712 ★ دس افراد کے لیے جنت

712 ★ مسلمین پر مولاعلیٰ کا حق

712 ★ حمیرہ افراد کی گواہی

713 ★ دروازہ غیب مولاعلیٰ کے ہاتھ پر

713 ★ سیدہ کی رخصتی اور ملائکہ

714 ★ جنت میں ایک درجہ ہے

- 735 ★ آپ کا وہی کون ہے؟
- 736 ★ سید اسماعیل بن محمد حمیری کے اشعار
- 741 ★ لنگر کے سالار جناب جعفر طیارؒ
- 744 ★ اللہ کا غضب ناک ہوتا
- 745 ★ ہاتھ نہ تھیں کی صدا
- 745 ★ جناب غلامین یا سڑ کی گنگو
- 747 ★ قہر و قاسم کی پیش گوئی
- 747 ★ "المسردک"

★★★



گفتارِ ناشر

مردود ہے اس پر جنیل کی جس کی تعریف و توصیف سے کائنات کی ہر شے عاجز ہے کہ اس واحد و یکتا اللہ نے اسے یہ راہبر عطا فرمائے ہیں جو اپنے اوصاف و خصال میں اپنی مثال آپ ہیں اور عقمت و عصمت کے اعلیٰ اور مفرد ہے پرانا تر ہیں۔

تر یہ بہ جائے کہ اللہ عزوجل اپنی ذات و صفات بلکہ ہر لحاظ سے واحد و یکتا ہے اور خانوادہ تطہیر اللہ کی طرف سے نہ تنویر میں اپنے حسب و نسب اور فضائل و کمالات میں مفرد ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔
خدا اپنا تطہیر پر اس کریم خالق کا یہ خصوصی فضل و کرم ہے کہ اس نے انہیں عالمین سے منتخب کر کے اپنی مخلوقات میں برایت کے پرچم، اپنے اور اپنی تمام مخلوق کے درمیان وسیع و نشان، منصب نبوت و رسالت اور منصب امامت و ایت کے حامل قرار دیا۔

ہر ری خوش نصیبی ہے کہ ہم لوگ اس مقدس گھرانہ سے وابستہ ہیں اور ان کی امامت و ولایت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ ان گھرانہ کے فرش نشین فرشتوں یعنی ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے غلاموں میں شمار ہوتے ہیں۔
جن ہاں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایسے کریم و پاکیزہ افراد کی غلامی کا شرف عطا کیا ہے کہ جو اپنے غلاموں اور محبوبوں کو دنیا و آخرت میں کبھی تنہا نہیں چھوڑتے حتیٰ کہ حیات و ممات، قبر و برزخ اور میدانِ آخرت میں بھی یہ اپنی مہربانیوں سے نوازتے ہوئے اپنے محبوبوں پر نظر کرم رکھتے ہیں۔

میں کہ آپ اس کتاب میں خود اپنی شفقت بھری نظروں سے ان تمام احادیث کا مطالعہ فرمائیں گے کہ جن میں سے نہ صرف پیغمبر اور آل محمد علیہ السلام کے فضائل و کمالات اور ان بزرگواروں کے محبوبوں پر اللہ عزوجل اور اللہ کے پیغمبر کی طرف انعامات وارد ہوئے ہیں جب کہ ہمارے معزز قارئین کو اپنی ان تمام عظمتوں اور رفعتوں کا جب سے سے ہوگا جب وہ اس عظیم کتاب کو اپنی محبت بھری نگاہوں کی زینت بنائیں گے۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مطالعہ سے عاشقانِ اہل بیتؑ کے نورانی قلوب کو نورِ ولایت آلِ محمدؐ سے مزید جلا ملے گی۔

معزز قارئین! کتاب ہذا مشہور و معروف عربی کتاب بَشَارَةُ السُّلْطَانِ بِشَيْعَةِ اَنْمُو تَخْطُو کا اردو ترجمہ ہے جس کے مؤلف جلیل القدر عالمِ عماد الدین ابی جعفر محمد بن ابی القاسم الطبری ہیں اور اس کے مترجم علامہ حسن رضا باقر ابن علامہ حافظ اقبال حسین جاوید ہیں، جن کی نگاہِ شفقت اور مہربانی سے یہ انمول کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
اللہ رب العزت ان دونوں پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

چونکہ ہمارا طرزِ عمل ہے کہ ہم اپنے ادارہ سے وابستہ افراد کو کبھی نہیں بھولتے اور ہر نئی آنے والی کتاب میں انھیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہی اس لیے بختین پاکؑ کے عقیم خالق کے دربار میں درخواست ہے کہ وہ بختین پاکؑ کے صدقے میں اراکینِ ادارہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

بالخصوص جناب علامہ عرفان حیدر السنی صاحب کا شکریہ جنھوں نے اس کتاب کا عربی نسخہ محرم ۲۰۱۸ء کو کرہائے معلیٰ میں میرے سپرد کیا اور ترجمہ کروا کے شائع کرنے کا مشورہ دیا۔ اور برادرِ جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور، جنھوں نے اس کتاب کی تصحیح اور حاشیہ لگانے کے فرائض سرِ نبیؐ م دیے۔ اللہ تعالیٰ انھیں بھی ہر قسم کی آفات و بلیات ارض و سماوی سے محفوظ فرمائے، آمین!

محتاجِ دُعا!

علی ابوتراب خان توافی

سربراہ ادارہ تراب پہلی کیشنز

سخن مترجم

ترجمہ حسنہ عالمین کے پروردگار کے نام کرتا ہوں اور درود و سلام ہو سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور ان کی
 صحابہ کرام پر جن کے وسیلے سے ظلمتوں میں گہری ہوئی انسانیت کو نور نصیب ہوا، جو اس کائنات کے لیے
 نمائندہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ خدا کی رحمتیں نازل ہوں ان کے شیعوں اور حسب داروں پر اور ان کے دشمن بارگاہ

خداوند سے دھتکارے ہوئے ہیں۔

مہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی جہاں ائمہ اطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب بیان فرمائے وہاں
 ان کے تشبہ قدم پر چلنے والے ان ان کے شیعوں کی قدر و منزلت اور بلند درجات کو بھی بیان فرمایا ہے۔

مؤلف نے اس کتاب بَشَارَةُ الْمُصْطَفَى لِشِبَعَةَ الْمُزْنَحِيِّ میں ایسی روایات کو جمع کیا ہے جو ائمہ اہل
 بیت علیہم السلام اور ان کے شیعوں کے فضائل کو بیان کرتی ہیں جو لوگ دشمنان تشیع سے شیعیت کے خلاف ذہریلی باتیں سنتے ہیں
 اس میں روایات پڑھ کر اس گروہ کے حقیقی مقام و مرتبہ سے آگاہی حاصل ہوگی۔

شمعیان علی سے مراد وہ گروہ ہے جو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد امیر المومنین، سید الوصیین، امام
 حسین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو نص قرآن اور حدیث کے تحت آپ کا خلیفہ بلا فصل سمجھتے ہیں اور آپ کو
 نبی ﷺ کے بعد دینی و دنیوی امور میں رہبر و پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ یہ گروہ نص پیغمبر کے تحت حضرت علی علیہ السلام سے
 حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تک بارہ اماموں کو واجب الطاعت معصوم امام سمجھ کر ان کی امامت پر کامل ایمان
 رکھتے ہیں اور اپنی محبت و نفرت کا معیار ان معصوم اور مقدس ہستیوں کو قرار دیتے ہیں۔ جب پارہ نمبر ۳۰ کی سورۃ البینہ کی
 آیت نمبر ۷ نازل ہوئی:

رَبِّ الَّذِينَ آمَنُوا وَغِيَا الضَّالِّينَ، أُولَئِكَ هُمُ اخْتِزَ التَّوْبَةِ ۝

”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے وہ بہترین مخلوق ہیں۔“

اس آیت کے مفسرین میں سے مشہور مفسر جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر ”الدر المنثور“ اور بزرگ حنفی عالم حاکم

حسکانی نے اپنی معروف کتاب ”خواہد المتزلی“ میں بہت ساری روایات نقل کی ہیں جن سے یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مصداق کامل حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہیں جیسا کہ سیومی ابن عساکر اور جابر بن عبد اللہ انصاریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ هَذَا وَشِيعَتُهُ لَهُمُ الْفَاتَنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”مجھے اس دن کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ شخص اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں۔“

حضرت جابر بن عبد اللہؒ مزید یہ کہتے ہیں کہ اس وقت یہ آیت (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ) نازل ہوئی۔ اسی وجہ سے جب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ بزم رسالت میں تشریف لائے تو صحابہ کہتے: خیر البریۃ (بہترین مخلوق) آئے ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ کر کے شیعہ خیر البریہ کو بھی اپنا مقام و مرتبہ اور اہمیت کو سمجھ کر اپنے کردار کو اپنے ہادیوں کے کردار کے آئینے میں سنوارنا چاہیے اور ان تمام صفات سے خود کو آراستہ کرنا چاہیے جو ائمہ جابرین علیہم السلام نے اپنے شیعوں کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

اس کتاب کے مؤلف ابو جعفر محمد بن ابی القاسم محمد بن علی طبری المعروف محمد بن طبری چھٹی صدی ہجری کے علماء میں سے ہیں۔ یہ شیخ الطائفة ابو جعفر محمد بن حسن طوسی کے فرزند ابو علی حسن بن محمد بن حسن طوسی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ اسی طرح کتاب ”مھیضہ سجادہ“ کے راوی اور روضۃ امیر المومنین کے خزانچی ابو عبد اللہ محمد بن شہر یار بھی ان کے اساتذہ میں سے ہیں۔

مؤلف کے معروف شاگردوں میں علامہ قطب الدین راوندی، ابن بطریق حلی اور ابو الفضل شاذان بن جبرئیل قتی وغیرہ ہیں۔

اس وقت جس کتاب کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھ میں موجود ہے یہ مؤلف کی معروف تالیفات میں سے ہے اور اس میں قیمتی مباحث موجود ہیں۔ اس کتاب کے کل سترہ اجزاء (ایواب) تھے لیکن اس وقت ہمارے پاس موجود کتاب میں صرف گیارہ اجزاء ہیں جبکہ باقی کتاب حوادث زمانہ کے نتیجے میں تلف ہو گئی ہے۔

ترجمہ روایت سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ بعض روایات سے سند اور متن کے لحاظ سے ضعیف ہونے کے سبب یہ تیسرے ہے تاکہ امانت علمی کا ہر صورت خیال رکھا جائے اور مؤلف کی کتاب سے ترجمہ کرتے ہوئے کچھ بھی ضعیف روایات کو نظر انداز کرنا ہی اہل علم اور اہل دانش کا شیوہ ہوتا ہے۔

ترجمہ سے استفادہ کرتے ہوئے مؤلف کے ساتھ ناچیز مترجم کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور میں تیسری دعاؤں کو سید الاوصیاء، امام المتقین، امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کی بارگاہ مقدس میں ہدیہ کرتا ہوں۔ سنہ ۱۴۲۸ھ میں موت کے وقت آسانی اور قبر کی ہولناکیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور یوم الحساب ان کی شفاعت کا

ترجمہ میں ترم قرین سے ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور تین دفعہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر کے تمام علماء و فقہاء امامیہ، سنہ ۱۴۲۸ھ میں میرے والد بزرگوار الحاج حافظ اقبال حسین جاوید (نور اللہ مرقدہ) کی روح پر نور کو ہدیہ کرنے

ت ب

الداعی الی الحق

حسن رضا باقر ابن حافظ اقبال حسین جاوید



مکمل نام

تسبی نامہ

القلب تامم

التحرير مست، منتخب الدين، ص ١٠٤

ایضاً: ص ۱۹۲

سجل المخطوطات ١٢٩

المهرست ملقب الدین، م ۱۰۷۰: ابن اسفندیار، ۱۳۰/

۵) القمر مست ایضاً چاپ دوم

المبرست: ٤٦، ٢٣، ١٨٢، ١٩٢، ٢٠٠

③ ایضاً: ص ۳۹۱

زَعْنَفِ نامہ

آپ کی ولادت کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکی ہیں۔ ”کجی طبری“^① اور ”طبری آملی کجی“^② کے سب سے آپ کا ذکر کیا گیا ہے^③ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ آمل اور چالوس کے درمیان اور دیان محطے میں ”کجہ“ (دژ) میں پیدا ہوئے۔^④ جیسے آج ”کاجور“ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سفر نامہ

عماد الدین طبری کی کتاب ”بشارۃ المصطفیٰ“ کے استاد اور توارخ پر غور کر کے آپ کے سفر نامہ کے متعلق جانا جاسکتا ہے۔ ان استاد کے مطابق آپ آمل میں ۵۰۹ھ اور ۵۱۰ھ میں کسب علم کرتے رہے اور ایک سال بعد نجف اشرف چلے گئے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ آپ نے ۵۲۰ھ میں آمل میں ابواسحاق اسماعیل بن ابی القاسم دیلمی سے حدیث سماعت کی ہے۔^⑤

عمد میں سکونت

ابن اسفندیار کے مطابق امیر ابن ورام بن ابی قراس ملی (متوفی: ۶۰۵ھ) نے آپ کو دو سال حلقہ میں رکھا اور آپ کے لیے سارا نہ وظیفہ مقرر کیا چنانچہ اس دوران اہل بغداد و کوفہ اور شیعین عرب آپ کے حلقہ درس و تدریس میں شریک ہوتے تھے۔^⑥

ہمو کے مطابق ورام نے عماد الدین طبری کی بیٹی سے شادی کی تھی۔^⑦

① معالم العلماء، ص ۱۱۹

② عمیرت النجاء، ص ۱۰۷

③ ابن اسفندیار، ۱/۱۳۰

④ تجت حموی (معجم البلدان): ۳/۲۳۰: ۲/۸۷۳ و ۳/۲۳۸

⑤ بشارۃ المصطفیٰ: ج ۱/۱۲۷ و ۳/۲۳۹

⑥ تاریخ طبرستان: ۱/۱۳۰

⑦ میرالدین ورام کے حالات میں اس کا ذکر نہ کیا جاسکتا ہے۔

وفات حسرت آیات

عماد الدین طبری کی وفات حسرت آیات کی تاریخ کے متعلق بھی معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ کتاب بشارة المصطفیٰ کی احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نصف صدی (سال ۵۰۸-۵۵۳ھ) میں طلی جوہر دکھا رہے تھے۔ محمد بن جعفر مشہدی نے اپنی کتاب ”المزار“ میں ۵۵۳ھ میں بیان کیا کہ آپ اس تاریخ میں زندہ تھے اور مشہد علوی (نجف اشرف) میں مقیم تھے۔^(۱) اور اسی بنا پر آپ ایک سال تک جیل میں قید بھی رہے۔

علمی مقام و مرتبہ

عماد الدین طبری کے شاگرد اور آپ سے روایت کرنے والے محمد بن مشہدی نے آپ کو ”الشیخ الفقیہ العالم“ کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔^(۲)

اسی طرح شیخ ابن بطریق حلی نے آپ کو ”الشیخ الفقیہ“ کے نام سے ذکر کیا ہے۔^(۳) نیز آپ کو ”الشیخ الامام“ کا عنوان بھی دیا گیا ہے^(۴) اور آپ کی قضاہت اور وثاقت کی تعریف کی گئی ہے۔

ساتویں صدی میں ابن اسفندیار نے آپ کو ”خواجہ امام“ اور فقیہ آپ محمد“ کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔^(۵)

آقا شوستری نے آپ کو محدث بزرگوار، فقیہ اعلم اور تمام خوبیوں کا حامل قرار دیا ہے۔^(۶)

محدث ثوری نے آپ کو بزرگ، عالم الجلیس اور فقیہ النبیل کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔^(۷)

اساتذہ اور مشائخ

عماد الدین طبری نے مختلف زمان و مکان میں جن بزرگوں سے پڑھا، حدیث کو سنا، یا ان سے روایت کیا ان کے

(۱) المزار، ابن مشہدی، ص ۷۳

(۲) ایضاً

(۳) ابن بطریق، ص ۷

(۴) المہر ست معقب الدین، ص ۷۰

(۵) ابن اسفندیار، ۱/ ۱۳۰

(۶) القامس، ص ۱۳

(۷) قاضی السعدک، ۳/ ۳۳

- سید ابوطالب یحییٰ بن محمد جوانی حسینی آملی و ماہل (۱۵۰۹ھ) ❁

۱۰۔ یوحنا حسن بن حسین بن ابیہ رازی دررے (۵۱۰ھ) ۱۰

۵۱۰۔۔۔ یزید بن محمد بن عبد الوہاب بن عیسیٰ رازی دررے (۵۱۰ھ) (۴)

۳- یحییٰ حسن بن محمد طوسی در نجف (۵۱۰ هـ و ۵۱۱ هـ) (۳)

۱۰۰ - یوحنا بن محمد بن احمد بن شهریار خازن در همان (۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴) (۱۰۰)

۱۰ - بیعتاء ابراہیم بن حسین بصری در حمانجا، ۵۱۶ھ^(۱)

۱۱۔ شریف ابوالبرکات عمر بن ابراہیم بن محمد حمزہ حسینی کوئی (یہ علمائے زید یہ سے ہیں) در ۵۱۲ھ * اور ۵۱۶ھ (۱۱)

۱۔ یغاس سعید بن محمد بن احمد ثقفی کوفی در کوفہ، ۵۱۶ھ (۱۲)

۱- بی محمد بن علی بن قرواش تسمی، ررنجف، ۵۱۶ھ (۱۳)

شماره الصلح: ۵۳/۱/۶۷/۱۷/۱۸/۹۷/۴۴ اور دیگر دو جگہ دن سے چھٹے کا سال ۵۵۰۸ھ ۵۵۰۹ھ ذکر ہوا ہے۔ دیکھیے: ۲۷/۲۳۱/۶۷

ش.ح. ۰ / ۱۰، ۱۳ / ۱۸، ۱۸ / ۵۲، ۵۲ / ۵۲ اور ۱۷۶ / ۱۲۳ لیکن اس میں سال ۵۱۶ء ہے۔

بند: ۵۵/۷۳/۱۰۰/۱۲۹/۱۳۵/۸۲/۰۳/۵۱۶-۵۱

عنه: ج ١٤ / ١٤

٢٧/٢٥٠٠٣٨/٣٨١٤/١٤٩/٩٨/٨١/ ج.ج.

22/125.44/119.53/106.22/100.3/562.2

٢٥/٢٢٩٢:٢

८८/८८.४४/८८८८

FA/ROZ.FF/FF.13/16.17/17.18/17.19

٨٣/٩٦٤/٥٤٢:٥

یہ: ۶۳/۷۰، ۱۱/۷۰، ۱۷/۱۰۱، ۳۸/۱۰۷، ۵۳/۱۱۳، ۶۰/۱۳۶، ۶۶/۷۶ اور ۲۳/۷۱ میں ۵۱۰ لکھا ہے جو کہ شاید غلطی ہے۔

خروج: ٤٠ / ١٠٢١٤ / ١٠٢١٨ / ١٠٢٥٣ / ٦٠

۲۲/۴۴۳.۵

۱۰- ابو محمد جہر بن علی بن جعفر رازی، در نجف، ۵۱۸ھ^①

۱۱- ابواسحاق اسماعیل بن ابی القاسم بن احمد دیلمی، در آمل، ۵۲۰ھ^②

۱۲- ابو جعفر محمد بن ابوالحسن علی بن عبدالصمد قمی، در نیشاپور، ۵۲۳ھ

۱۳- ابوالقاسم علی بن محمد بن علی^③ (یہ طبری کے والد ہیں)

۱۴- ابو محمد حسن بن حسین بن بابویہ، در مکان رے ۵۱۰ھ^④ اور ابوطی طوسی کے مکان پر در مشہد امیرالمومنین نجف

اشرف، ۵۱۱ھ^⑤

اس کے علاوہ آپ نے شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی، فرزند شیخ طوسی ابوالحسن، داماد شیخ طوسی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن شہر یار خراسانی جو امیرالمومنین علی علیہ السلام کے امین تھے اور صحیفہ کاملہ کے راوی ہیں، جیسے بزرگواروں کے سلسلہ سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

خبر واحد کے متعلق مؤلف کا نظریہ

یہ بات قابل غور ہے کہ عماد الدین طبری بواسطہ ابوطی طوسی و دیگران شیخ الطائفہ طوسی کے شاگرد شمار ہوتے ہیں لیکن خبر واحد کی عدم جہتیت کا نظریہ رکھتے ہیں حالانکہ شیخ طوسی سے یہ نظریہ کالف ہے۔^⑥

شاگرد اور راویان

عماد الدین طبری سے کافی شخصیات نے روایت کیا ہے اور ان میں سے کچھ براہ راست شاگرد بھی ہیں۔ چند ایک کے نام پیش خدمت ہیں:

① ایضاً: ج ۸/ ۲۵

② ایضاً: ج ۱۲/ ۱۳۷، ۴۳/ ۲۳۹، ۴۵

③ ایضاً: ۸۱/ ۳۲۶، ۶۸/ ۳۲۹، ۴۱/ ۳۳۱، ۷۳

④ بشارہ المصطفیٰ: ج ۲۲/ ۲۳۵، ۴۳/ ۲۳۵، ۴۱/ ۲۵۱، ۴۷

⑤ ایضاً: ج ۲۳/ ۴۴

⑥ ایضاً: ۵۰۳/ ۲۲ کے بعد مؤلف کا نظریہ دیکھا جاسکتا ہے۔

- یوسف شاذان بن جبرئیل بن اسماعیل بن ابوطالب ^(۱)
- شمس الدین ابوالحسن یحییٰ بن الحسن ابن بطریق حلّی ^(۲)
- یوسف عروج علی بن امام قطب الدین راوندی ^(۳)
- یوسف عبداللہ محمد بن جعفر بن علی بن جعفر المشہدی ^(۴)
- عربی میں مسافر العبادی الحلّی ^(۵)
- یوسف عبداللہ محمد بن علی بن شہر آشوب السروی المازندرانی ^(۶)
- یوسف محمد بن ابوعبداللہ محمد بن ادریس حلّی ^(۷)
- یوسف یحییٰ بن الشرف محمد بن الحسن بن احمد بن علی بن محمد بن عمر بن یحییٰ الحلّی (راوی صحیفہ کاملہ) ^(۸)
- حبیب اللہ بن احمد بن ایوب ^(۹)
- حسین بن محمد السورادی ^(۱۰)
- محمد بن الدین الرضا بن احمد بن خلیفہ الجعفری الآدی ^(۱۱)
- یوسف فضائل الرضا بن ابی طاہر بن الحسن بن مالک بن محمد بن الحسن ^(۱۲)

یوسف المشہدی: ۲۶۳: بحار انوار: ۱۰۷/۱۶۵: خاتمہ المسدک: ۳/۴۷۹

یوسف: ۷: القاب: ۱۳: اجازۃ ابن الشہید: ۱۰۹/۳۰

یوسف: منتجب الدین: ۱۰۷: خاتمہ المسدک: ۳/۳۰۹

یوسف: المسدک: ۳/۴۷۲

یوسف: ۳/۴۷۵

یوسف: انوار: ۱۱۰/۳۶، ۶۵، ۷۰

یوسف

یوسف: ۱۱۰/۵۹

یوسف: ۱۱۰/۳۶

یوسف: انوار: ۱۰۷/۹۷، ۱۰۹/۳۹

یوسف: ۱۳: الروضات الجنت: ۲/۲۳۹

یوسف: ۱۳: الروضات الجنت: ۲/۲۵۱



۱۳- ابوالفتح محمد بن محمد بن الجعفر بن العلویہ الطوسی الحسینی النزاریؒ

۱۴- خمس لدین علی بن ثابت بن عسیدہ السورادیؒ

۱۵- ابوالحسن سعید بن حمزہ اللہ ارادعی، ۵۷۳ھؒ

تالیفات

بَشَارَةُ الْمُصْطَفَى بِشَيْخَةِ الْمُزَنِّ علی الدین طبری کی مشہور کتاب ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کی خوبصورتی یہ ہے کہ مؤلف نے اکثر احادیث کو مکمل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس کتاب کا موضوع اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جن میں اہل بیتؑ کے شیعوں اور مجہوبوں کے لیے خوشخبریاں بیان ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فضائل اہل بیتؑ کا ایک سمندر موجود ہے۔ اس کتاب کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مؤلف نے فضائل اہل بیتؑ پر مشتمل اشعار و کافی مقدار میں ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کی افادیت کا اندازہ اس کے مطالعہ کرنے کے بعد ہی ہوگا لہذا آپ اس کا مطالعہ کیجیے۔

کیا موجودہ کتاب بشارۃ المصطفیٰ مکمل ہے؟

اس سوال کا جواب بصورت اختلاف ناں میں ہے کیونکہ اس کے کثیر اجزاء ضائع ہو چکے ہیں جس کا ذکر کافی عرصہ نے کیا ہے۔ چنانچہ شیخ حر عاملی فرماتے ہیں کہ یہ ایک بڑی کتاب ہے جس کے سترہ اجزاء ہیں (جبکہ موجودہ نسخہ میں گُل گمورہ اجزاء ہیں)۔

اسی طرح کی بات بزرگ تہرانیؒ (۱) اور سید خویؒ (۲) اور سید خوانساریؒ (۳) نے بھی ذکر کی ہے۔ اسی طرح سید ابن

① خاتمة المستدرک: ۴/ ۲۷۹

② بحار الانوار: ۷۷/ ۱۰۹۹۷۷

③ ایضاً: ۱۰۹/ ۳۵

④ ال آلال: ۲/ ۲۳۲

⑤ الذریعۃ الی تصانیف الشیخ: ۳/ ۱۱۷

⑥ نظم الرجال الحدیث: ۱۳/ ۲۹۵

⑦ الموضات الجملت: ۷/ ۲۳۹

• بڑوں نے کتاب بشارۃ المصطفیٰ طبری سے ماہ رمضان المبارک کے متعلق خطبہ نقل کیا ہے جو اب موجود نہیں ہے۔^(۱)
 اہل سنت کے علامہ ابن حجر اسماعیل بن ابی القاسم بن احمد ابوالاسحاق الاسلمی الدیلمی کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ شیخ
 تہرانی کے مشائخ ہیں اور ان سے کتاب بشارۃ المصطفیٰ میں روایت کیا ہے۔^(۲) لیکن اس کتاب میں ان سے کچھ بھی نقل نہیں
 ہے۔ در اس نظریے کو (جو خرافاتی نے دیا ہے) محدث ثوری نے ضعیف کہا ہے۔ (دیکھیے: خاتمۃ المستدرک، ۳/۱۳)
 و میر آثار

۱- کتاب الفرج فی الاوقات والمخرج بالہیات^(۳)

۲- شرح مسائل الذریۃ^(۴)

۳- کتاب الزہد والتقویٰ^(۵)

آخر میں درخواست ہے کہ مؤلف کتاب اور جملہ مرحومین بالخصوص میرے والد گرامی کی بلندی درجات کے لیے
 یک بار سورۃ فاتحہ تلاوت فرمادیں، شکریہ!

تحقیق از قلم

آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

اقبال الاعمال: ۱/۱

لسان المیزان: ۱/۲۲۹

انہر مست منجوب الدین: ۱۰۷

ایضاً

بشارۃ المصطفیٰ: ج ۶۵/۱۲ کے بعد مؤلف نے خود اپنی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھیے: ریاض العلماء و حیاض الفضلاء، میرزا آقادی:

۵/۱۸

مقدمہ مؤلف

الحمد لله الواحد القهار الأزلي المجتبر العزيز الغفار الكريم السّار لا تدركه الابصار ولا تحيط به الأفكار الذي بعد فدا فقر بفتاى وشهد السر والنجوى. سبحانه وتعالى واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة المخلص الموقن المصدق المؤمن واشهد ان محمداً عبده ورسوله المصطفى ونبيه المجتنبى الذى له ولأصه خلق الارض والسماء وما بينهما من جميع الاشياء عليه وعلى آله صلاة رب العلى. اما بعد!

جس بات نے مجھے یہ کتاب تحریر کرنے پر ابھارا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے یہ دیکھا کہ بہت زیادہ لوگ خود کو تشیع سے وابستہ کرتے ہیں لیکن انھیں تشیع کی معرفت نہیں اور وہ شیعوں کے مقام و مرتبہ سے آشنا نہیں ہیں اور وہ تشیع کی حرمت اور حقوق ادا نہیں کرتے۔ عاقل انسان کے پاس جب کوئی شے ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی حقیقی معرفت حاصل کرے تاکہ اگر وہ شخص کریم ہے تو اس شے کی مکرم کرے اور اگر وہ عزت دار ہے تو اس شے کی عزت کرے اور اسے ان امور سے بچائے جو اس کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث ہوں اور جو امور اسے فاسد کرنے کا سبب ہوں۔

میں نے اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جن میں تشیع کی قدر و منزلت، شیعوں کے درجات اور آنحضرت ﷺ کے حب داروں کی کرامت کو جمع کیا ہے کہ اللہ کی بارگاہ ان کے لیے کیسے ٹھکانہ ہے اور جنت میں ان کے لیے کون سے بلند درجات اور وافر اجزاء موجود ہیں تاکہ ان احادیث کو پڑھنے والے یقین ہو جائے کہ اس کے پاس کس قدر قیمتی سرمایہ ہے اور وہ اس کا صحیح معنوں میں خیال رکھے اور اس قیمتی سرمائے کی حفاظت کرے اور اس سے متعلقہ فرائض و مستحبات کو ادا کرے۔ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے میرے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔

میں نے اس کتاب کا نام بَشَارَةُ الْمُصْطَفَى بِشِيعَةِ الْمُرْتَضَى رکھا ہے۔ میں نے اس کتاب میں صرف وہ احادیث ذکر کی ہیں جو مشائخ کبار اور نیکو کار ثقہ افراد سے مروی ہیں۔ میرا اس کتاب کو تالیف کرنے کا مقصد اللہ کی رضا

تخریب کا حصول اور اس کتاب کو پڑھنے والے کی دعائیں حاصل کرنا اور خدا کی بہترین مخلوق آلِ عبا کی بہترین امداد سے تحریف و توضیف کرنا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے پاک رکھا ہے۔ ان ہستیوں پر ریت کے ذرات اور سنگریزوں کی تعداد سے برابر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے مدد اور تقویٰ کے لیے دعا گو ہیں کیونکہ وہ بہترین مددگار اور اُمیدوں کا مرکز ہے۔ وہ اپنے احسان سے رُحمت بدولت دعائیں سناتا ہے اور وہ دعا قبول کرنے والا ہے۔



پہلا باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟

1/1۔ یقول محمد بن ابی القاسم رحمۃ اللہ فی الدائرین حدیث الشیخ الفقیہ حمید ابو علی الحسن بن ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی بقیۃ الحق عنی فی بحارہ فی سنیۃ احدى عشرة و خمسمائة و تسعین مولانا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ و علیٰ ذرئہ قال حدیث الشیخ السیّد الوالد ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنہم قال أخبرنا الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان المعروف بابی المعلیم رحمۃ اللہ قال حدیث الشیخ الفقیہ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن بابویہ قال حدیثی ابی رضی اللہ عنہ قال حدیثا سعد بن عبد اللہ عن ایوب بن نوح عن صفوان بن یحییٰ عن ابان بن عثمان عن ابی عبد اللہ ابو جعفر محمد بن محمد بن علی بن ابی طالب فیما فی الارض فیقول داود السجی فیما فی الداء من قبر لدن و جل لسنہ انک اذن وان کنت یثو خبیفہ ثم ینادی ثانیۃ ان خبیفہ النوفی ارضہ فیقول امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فیما فی الداء من قبر لدن و جل یامعشر العلان ہذا علی بن ابی طالب خلیفۃ النوفی ارضہ و محنتہ علی عبادہ فمن تعلق بعبودہ فی دار الدنیا فترتعلق بعبودہ فی ہذا النور ینسوی و یورہ و ینشیغہ لی درجۃ من الجن قال فیقول اناس قد تعلقوا بعبودہ فی دار الدنیا فیتبعونہ ان الجنۃ ثم یأتی الداء من قبل اللہ جل جلالہ الا من استقام یوما فی دار الدنیا فلیتبعہ ان حیث ینذهب ید فیسبغ ینشیغہ ان الیوم ان یبعوا من الیوم ان یبعوا و راوا العذاب و تفتحت ینہم الانساب و قال الیوم ان یبعوا لو ان لنا کثرة فسنکثر منہم کما نبتوا و امنا کذلک یریدہ اللہ انہم انہم حترت عنہم و ما ہم بخارجین من انار

یہاں بن عثمان سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اس سے منادی کی ندا آئے گی: زمین پر اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟ تو نبی حضرت داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ اس پر اللہ عزوجل کی طرف سے ندا آئے گی:

”مرچہ آپ بھی خلیفۃ اللہ ہیں لیکن اس وقت ہماری مراد آپ نہیں ہیں۔“

پھر دوبارہ منادی ندا دے گا: زمین پر اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟

تو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔

اس پر اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئے گی:

”لوگو! یہ علی ابن ابی طالب ہیں جو زمین پر اللہ کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں، جو شخص دنیا میں ان کی رشتہ سے متمسک رہا وہ آج بھی ان کی رشتہ سے متمسک رہے گا اور وہ ان کے ثور سے روشنی حاصل کرے گا اور ان سے پیچھے چلتے ہوئے جنت کے بلند و بالا درجات تک پہنچ جائے گا۔“ پھر وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے جو دنیا کی زندگی میں یہ مومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رشتہ (امامت و ولایت) سے متمسک رہے تھے اور وہ حضرت علی علیہ السلام کے پیچھے چلتے ہوئے جنت میں پہنچ جائیں گے۔

پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئے گی: آگاہ ہو جاؤ! جس شخص نے بھی دنیا کی زندگی میں جس کو اپنا امام بنایا ہے وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا وہاں چلا جائے جہاں اس کا امام و پیشوا جائے۔ یہ وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرما رہا ہے:

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْتَبَابُ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ تَبَعُوا الْوَأَن لَّكَ كَرَّةٌ فَتَتَّبِعُوا مِنْهُمْ كَمَا تَبِعُوا وَآمَنَّا ۚ كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۚ وَتَمَّ لَهُمْ فِي جَهَنَّمَ مِنَ النَّارِ ۖ (سورہ بقرہ: آیت ۱۶۶-۱۶۷)

”اُس وقت کا خیال کرو جب راہنما اپنے پیروکاروں سے برأت و بیزاری کا اظہار کریں گے اور عذاب کا مشاہدہ کریں گے اور تمام تعلقات ٹوٹ کر رہ جائیں گے اور (دنیا میں) جو لوگ (ان کے) پیروکار تھے وہ کہیں گے: کاش ہمیں ایک بار دنیا میں واپس جانے کا موقع مل جاتا تو ہم بھی ان سے (اسی طرح) برأت و بیزاری کا اظہار کرتے جس طرح یہ (آج) ہم سے اظہار برأت کر رہے ہیں۔ اس طرح

اللہ ان کے اعمال کو سراپا حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں پائیں گے۔^①

محبت اہل بیت گناہوں کو مٹا دیتی ہے

2/2 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِ يَارَ الْخَازِنِ بِقَوْلِهِ عَنِ عَدِيِّ بْنِ شَوَّالٍ سَنَةَ الثَّمَانِي عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يَعْقَبٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُعْقُوبَ الدِّهَانِ بِقَوْلِهِ عَنِ عَدِيِّ بْنِ شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَارْبَعِينَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوَالِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَظْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الصَّبَّاحِ سَمَرِ بْنِ أَبِي خَمْرَةَ الْفَهْرِيِّ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّنَا بَلَوْنَاهُ حُبُّكَ وَلَوْ كَانَ فِي جَبَلٍ الدَّيْلَمِ وَمَنْ أَحَبَّنَا يَغْفِرْ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ إِنَّ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ يَسَاقِطُ عَنِ لُجَبِ دَالِ الدُّوْبِ كَمَا يُسَاقِطُ الرِّيحُ الْوَرَقَ مِنَ الشَّجَرِ

ابورزین سے مروی ہے کہ حضرت امام علی بن حسین (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر ہم سے محبت کی اسے ہماری محبت فائدہ پہنچائے گی اگرچہ وہ دہلیم کے پہاڑ میں ہو اور جس نے اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی سبب سے ہم سے محبت کی تو اللہ جو چاہے اس کے ساتھ کرے گا۔ بے شک! ہم اہل بیت علیہم السلام کی محبت بندگان خدا کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح ہوا درختوں سے پتوں کو اگر ختم کر دیتی ہے۔"^②

نئی انکی کہاں ہیں؟

3/3 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ السَّعِيدِ السَّعِيدِ أَبِي جَعْفَرٍ الطُّوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْخُثَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُتَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْبَغْلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَمَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

① ابن شح طوسی: مجلس نمبر ۳، ص ۹۹: بحار الانوار ج ۸، ص ۱۰: ابالی شیخ مفید: ص ۲۸۵

② بحار الانوار ج ۶۵، ص ۱۱۶: باب ۱۸، ج ۳۷

سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيَّ رَوَاهُ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ النَّبَاةَ يَقُولُ: إِذَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ غَرَاةً خَفَاةً فَيَقِفُونَ عَلَى
عَرِيقٍ الْهَشِيرِ حَتَّى يَغْرُقُوا غَرَقًا شَدِيدًا وَتُسْتَدُّ أَنْفُسُهُمْ فَيَمُتُّونَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَكَذَلِكَ
قِيلَ "فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا" قَالَ: ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بَيْنِ بَنِي الْعَرْشِ أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَ: فَيَقُولُ
لَيْسَ قَدْ أَسْمَعْتُ فَسَمِعَ بِأَسْمِهِ فَيُنَادِي أَيْنَ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَيَقُومُ رَسُولُ اللَّهِ
فَيُشَقِّقُ أَمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى خَوْضٍ طَوِيلٍ مَا بَيْنَ أَيْلَةٍ وَصَفَاءٍ فَيَقِفُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
يَبْذِي بِصَاحِبِهِمْ فَيَقُومُ أَمَامَ النَّاسِ فَيَقِفُ مَعَهُ ثُمَّ يُؤَذِّنُ لِبَنَائِهِمْ فَيَمُزُّونَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
فَسَمِعْتُ وَارِدَ يَوْمَئِذٍ وَبَيْنَ مَطْرُوفٍ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ يُضْرَفُ عَنْهُ مِنْ مُحَبِّتِي هَكَذَا قَالَ: يَا
رَبِّ شِبَعَةَ عَلِيٍّ قَالَ فَيَتْبَعُكَ إِلَيْهِ مَلَكًا فَيَقُولُ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ مَا يُسْكِبُكَ فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَا أَلْبَسُ
لَيْسَ مِنْ شِبَعَةَ عَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ أَرَاهُمْ قَدْ ضَرَفُوا بِلِقَاءِ أَهْوَائِهِمْ وَرُودِ خَوْضِهِ
قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ غَرَّ وَجَلَّ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ قَدْ وَهَبْتُكَ لَكَ وَصَفَعْتُكَ عَنْ دُؤُوبِهِمْ وَأَحْقَقْتُهُمْ بِكَ وَ
مَنْ كَانُوا يَتَوَلَّوْنَهُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَجَعَلْتَهُمْ فِي زُمَرَتِكَ وَأَوْرَدْتَهُمْ خَوْضَكَ وَقَبِلْتُ شَفَاعَتَكَ فِيهِمْ
وَكَرِهْتَهُمْ بِذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَكَمْ مِنْ بَنَاتٍ يَوْمَئِذٍ وَبَاكِيَةٍ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا رَأَوْا
نَبِيَّكَ فَلَا يَنْفِي أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ كَانَ يَتَوَلَّاهُ وَيُحِبُّنَاهُ إِلَّا كَانَ مِنْ حِزْبِكَ وَمَعْنَاهُ وَوَرَدَ خَوْضَنَا

جو ورد سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب قیامت کا دن
آئے تو پہلے اولین و آخرین کے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ وہ لوگ عریاں اور برہنہ پا ہوں گے اور وہ کافی دیر
غیر مشرب کے میدان میں کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے جسم سے کافی زیادہ پینہ بہہ جائے گا اور ان کی سانسیں
خف ہوئی ہوں گی۔ وہ اس وقت تک اس حالت میں میدانِ محشر میں رہیں گے جب تک اللہ چاہے گا اور اسی بات کی
حرف اشارہ کرتے ہوئے خدا نے فرمایا ہے:

فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا (سورہ طہ: آیت ۱۰۸)

"اس دن بہت آہستہ آواز بھی سن لی جائے گی۔"

پھر عرش سے منادی کی ندا آئے گی: اُنہی نئی کہاں ہے؟

تو لوگ عرض کریں گے: (اے اللہ) ہم نے یہ بات سن لی ہے مگر تو اس کا نام لے کر پکارتے

پھر آواز آئے گی: وہ نیا کہاں ہے جو رحمت بن کر مبعوث ہوا اور اس کا نام محمد بن عبد اللہ (ﷺ) ہے؟

یہ آواز سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو جائیں گے اور آپ ان تمام لوگوں کے آگے آگے چلتے ہوئے حوض پر پہنچیں گے۔ اس کی لمبائی ایلہ سے منہا تک ہوگی اور آپ اس حوض پر کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر آپ کے ساتھی (حضرت علیؓ) کو پکارا جائے گا تو وہ لوگوں کے آگے کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر وہ بھی حضرت محمد ﷺ کے ہمراہ اس حوض پر کھڑے ہوں گے۔ پھر لوگوں کو بلند آواز میں بلایا جائے گا اور لوگ وہاں سے گزر رہے ہوں گے۔ اس دن کچھ لوگ اس حوض تک پہنچ رہے ہوں اور کچھ کو وہاں سے پلٹا یا جائے گا۔

جب رسول اللہ ﷺ دیکھیں گے کہ ہمارے (اہل بیت) کے حب داروں میں سے کچھ لوگوں کو وہاں سے واپس پلٹا یا جا رہا ہے تو آپ گریہ فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! یہ علیؓ کے شیعہ ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ آپ کے پاس بھیجے گا اور وہ فرشتہ کہے گا:

اے محمد! آپ کو کس بات نے زلایا ہے؟

آپ جواب دیں گے: میں کیسے گریہ نہ کروں جبکہ میں علیؓ ابن ابی طالبؓ کے کچھ شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ اہل جہنم کے ساتھ انھیں میرے حوض سے واپس کیا گیا ہے اور انھیں میرے حوض پر آنے سے روکا گیا ہے۔

اس پر اللہ عزوجل انھیں مخاطب کرتے ہوئے فرمائے گا: اے محمد! میں نے شعیبان علیؓ کو آپ کے سپرد کیا اور آپ کے صدقہ میں ان کے غنا ہوں کو معاف کرتا ہوں اور انھیں آپ کے اور آپ کی ذریت میں سے جن کے ساتھ یہ محبت و ولایت رکھتے تھے ان سے ملحق کرتا ہوں اور انھیں آپ کے گروہ میں قرار دیتا ہوں اور آپ کے حوض پر بھیجتا ہوں اور ان کے حق میں آپ کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں اور آپ کی وجہ سے ان کو عزت و تکریم عطا کرتا ہوں۔

اس کے بعد ابو جعفرؓ (حضرت امام محمد باقرؓ) نے فرمایا: جب بروزِ محشر لوگ شعیبان علیؓ کی یہ عزت و کرامت دیکھیں گے تو بہت سے مرد اور عورتیں رورو کر فریاد کر رہے ہوں گے: یا محمد! یا محمد!۔

آپؐ نے فرمایا: جو شخص بھی ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہوگا اور ہم سے محبت کا دم بھرتا ہوگا وہ قیامت کے دن ہمارے گروہ میں اور ہمارے ساتھ اور ہمارے حوض پر وارد ہوگا۔^(۱)

① مالِ شیخ مفید: مجلس ۳۳، ص ۲۹۰، امالی شیخ طوسی: مجلس ۲، ص ۶۷؛ تفسیر فی: ج ۱، ص ۳۲۳؛ بحار الانوار: ج ۷، ص ۱۱۰؛ نور الثقلین:

شَهِيدٌ بَارِكُوا مَامَتِ مِنْ

بِهِ خَيْرٌ الشَّيْخُ أَبُو الْبَقَاءِ هُوَ جَدُّ نُونٍ الْخَطْبِيِّ نُونٌ جَدُّ الرِّفَاعِيِّ لَرَفَاعٍ شَيْخُ بَقَرٍ بَقَرٍ
 فِي مَشْهُورٍ مَوْلَانَا أَبُو الْمُؤْمِنِينَ عَمْرُو بْنُ أَبِي ظَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُنْهٍ سَنَةِ سِتٍّ عَشْرَةٍ
 بِحَسْبِ تَقْوَى حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو ظَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَوَّلِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَ
 سِتِينَ وَرَبِيعَةٍ ثَوِي بِالْبَصْرَةِ فِي مَسْجِدِ الْخَلَّاسِينَ عَلَى صَاحِبِهِ السَّلَامُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو
 حَسْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو
 قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبُخْلَبِيِّ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُهَذَّبٍ الْكِنْدِيُّ
 قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو بْنِ قُرَيْبٍ الْخَبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي حَالِبٍ
 الْخَاشِعِيِّ عَنْ الْأَصْبَغِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ الْحَارِثُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي ظَالِبٍ
 فِي تَقْرِيرِ الشَّيْخَةِ وَكَانَتْ فِيهِمْ تَهْنِئَةٌ لِحَارِثٍ تَقَرَّرَ فِي مَسْجِدِهِ وَتَحْلِيَّةُ الْأَرْضِ بِمَنْحِهِ وَكَانَتْ
 سَرِيَّةً فَتَقَرَّرَ فِي قَبْلِ عَلَيْهِ أُمَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَتْ لَهُ مَلِكَةٌ مِنْهُ فَقَدْ كُنْتُ تَحْتِهَا بِأَخِي
 بَنِي النَّاسِ النَّاسِ يَا أُمَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ غُلِيلاً اخْتَصَمَ أَطْفَالُكَ بِبَابِكَ قَالَ وَفِيهِ
 حَصْرُكُمْ قَالَ فِي شَأْنَيْكَ وَالْثَلَاثَةُ مِنْ قَبْلِكَ فَمِنْ مَفْرُطٍ غَالٍ وَمُقْتَصِبٍ وَالْوَ مِنْ مُتَرَدِّدٍ
 سَبَّحَ لَا يَذْهَبُ أَيْفِيهِمْ أَمْ يُجِيبُهُمْ قَالَ فَتَحْسَبُكَ يَا أَخَا هَمْدَانَ إِلَّا إِنْ خَيْرٌ يَمِيعِي السُّنْطُ الْأَوْسَطُ
 نَبِيَّهُ يَزْجُ الْعَالِي وَبِهِ يَنْحَقُ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ لَوْ كُنْتُ فِيكَ فَمَا لَكَ بِأَخِي الرَّبِّ عَنْ
 نَبِيِّكَ وَجَعَلْتَنِي فِي ذَلِكَ عَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِنَا قَالَ فَذَلِكَ أَنَّهُ أَمْرٌ مُسَوِّمٌ عَلَيْهِ إِنْ دِينٌ لَمْ يَلَا
 بَعْدَ بَلَاءٍ جَالٍ بَلَاءٌ لِحَقِّ قَائِمٍ لِحَقِّ تَعْرِفِ أَهْلَهُ يَا حَارِثُ إِنَّ لِحَقِّ أَحْسَنَ التَّحِيَّاتِ وَالضَّادِغِ
 فِي جَدِّ وَبَلَاءٍ لِحَقِّ الْخَيْرِ قَائِمٍ لِحَقِّكَ ثُمَّ خَيْرٌ بِهِ مَنْ كَانَ لَهُ حَقٌّ مِنْ أَهْلِيكَ إِلَّا لِي عِنْدَ اللَّهِ
 وَخَيْرٌ سَوِيٍّ لِي وَخَيْرٌ لِي لَمْ يَكُنْ ضِدِّيَّةً وَأَدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالتَّحْسِينِ لِي صِدِّيقُهُ الْأَوَّلُ فِي
 نَبِيٍّ حَقًّا فَتَنْعُنُ الْأَوَّلُونَ وَتَنْعُنُ الْأَجْدَدُونَ لِي وَبَلَاءٌ لِحَقِّكَ يَا حَارِثُ وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي
 وَبَلَاءٌ لِحَقِّكَ وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي وَبَلَاءٌ لِي
 مِنْ جَدِّ يَنْتَحِ كُلُّ مِفْتَاحٍ أَلْفَ تَابٍ يُغْفِي كُلَّ تَابٍ إِلَى أَلْفِ أَلْفٍ غَفِيرٍ وَأَمْرٌ أَوْ قَدْ وَأَمْرٌ

يَلْمِزُهُ الْقَدِيرُ نَفْلًا وَإِنَّ ذَلِكَ لَيَجْعَلِي فِي وَالتَّحْقِيقِ مِنْ خَيْرِنِي كَمَا يَجْعَلِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى
يُوتَ إِلَهُ الْأَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهَا وَأَنْشُدْكَ يَا حَارِثُ لَتَعْرِفَنِي وَوَلِيَّتِي وَعَدَوِي فِي مَوَاطِنَ شَقَى لَتَعْرِفَنِي
عِنْدَ الْمَمَاتِ وَعِنْدَ الصَّرَاطِ وَعِنْدَ الْحَوْضِ وَعِنْدَ الْمُقَاتِمَةِ قَالَ الْحَارِثُ مَا الْمُقَاتِمَةُ يَا مَوْلَانِي
قَالَ مُقَاتِمَةُ النَّارِ أَقْبَضُهَا قِسْمَةً صَاحِبًا أَقُولُ هَذَا وَلِيَّتِي وَهَذَا عَدَوِي ثُمَّ أَخَذَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
يَحْيَى الْحَارِثُ فَقَالَ يَا حَارِثُ أَخَذْتُ بِمِيكَ كَمَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ بِمِي يَدِي فَقَالَ لِي وَاشْكُوكَ إِلَيَّ
حَسَدًا قُرَيْشٍ وَالتَّوْبِيعِينَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَخَذْتُ بِمَنْبِلِ اللَّهِ أَوْ بِخُجْرَتِي يَعْنِي عِظْمَةً مِنْ
ذِي الْعَرْشِ وَأَخَذْتُ أُنْتُ يَا عَنِّي بِخُجْرَتِي وَأَخَذْتُ ذِي يَمِينِكَ بِخُجْرَتِكَ وَأَخَذْتُ بِسَيْفِكَ بِخُجْرَتِكَ
فَمَاذَا يَصْنَعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَيِّئِهِ وَمَاذَا يَصْنَعُ لَبِيئِهِ يَوْمَئِذٍ خُذْنَا إِلَيْكَ يَا حَارِثُ قَصِيرَةً مِنْ
طَوِيلَةٍ أُنْتُ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتُ وَلَكَ مَا كُنْتُ سَبْتُ قَالَتْهَا ثَلَاثَ أَفْقَالٍ الْحَارِثُ وَقَدْ مَرَّ بِخُجْرَةٍ ذَاكَ جَدُّ لَا
أَبِي وَرَبِّي بَعْدَ هَذَا مَتَى لَقِيكَ التَّوْتُ أَوْ لَقِيَّتِي

قال جميل بن صالح فأنشدني أبو هاشم السدوسي محدثي كلمة له:

قول على لحارث عجب	كم ثم أعجوبة له حملا
يا حار همدان من ممت يرقى	من مؤمن أو منافق قبلا
يعرفني طرفه و أعرفه	بعينه و اسمه و ما عملا
و أنت عند الصراط تعرفني	فلا تخف عثرة و لا زلا
أسقيك من بارد حل ظمأ	تحمله في الحلاوة العسلا
أقول للنار حين توقف	بعرض على حرها دعي الرجل
دعیه لا تقربیه إن له	حبلا بحبل الوصي متصلا
هذا لنا شيعة و شيعتنا	أعطان الله فيهم الأملا

اصحیح بن بابہ روایت بیان کرتا ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس کچھ شیعہ موجود تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا کہ اسنے میں حارث ہمدانی آپ کی خدمت میں آئے۔ وہ میرا کھپوں کے سہارے چل رہے تھے اور وہ بیمار تھے۔ جب وہ اندر آئے تو امیر المؤمنین ان کی طرف متوجہ ہوئے کیونکہ ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک خاص قدر و منزلت

۔ مسیحی۔

حضرت علیؓ نے حارث ہمدانی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے حارث! ہم تمہیں کس حالت میں دیکھ رہے ہیں؟ تمہارا کیا حال ہے؟

حارث ہمدانی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! زمانے نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ کے معائنہ روپے نے مجھ سے نفرت دیکھ کر مزید بڑھا دیا ہے۔ میرے ساتھ یہ سب آپ کی محبت کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: وہ لوگ تم سے کیوں جھگڑا کرتے ہیں؟ حارث ہمدانی نے عرض کیا: آپ کی شان و مرتبہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اور اس حوالے سے تین گروہ ہیں: ایک گروہ افراط اور فلو کرنے والا ہے، دوسرا گروہ اُن خب داروں کا ہے جو اعتدال کا راستہ اپناتے ہیں اور تیسرا گروہ تفریط اور شک میں مبتلا لوگوں کا ہے۔ وہ اس کش مکش میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ آپ کو دوسروں پر فضیلت پہنچے ہوئے مقدم کریں یا موخر کریں۔

یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا: اے حارث ہمدانی! تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ آگاہ رہو کہ میرا بہترین شیعہ ہے جو اعتدال کا راستہ اپناتا ہے تاکہ آگے بڑھ جائے والا (غالی) اس کی طرف مت آئے اور پیچھے رہ جائے والا (مستقر) اس کے ساتھ ملحق ہو جائے۔

اس پر حارث نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اس بارے میں ہمارے دلوں سے شک و ڈور کریں اور بصیرت و دانش عطا فرمائیں۔

امیر المومنین حضرت علیؓ نے فرمایا: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ امر آپ پر مشتبہ ہو چکا ہے۔ بے شک اللہ کے دین میں شخص سے نہیں پہچانا جاتا ہے بلکہ حق کی نشانی کے ذریعے اس کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے حق کی معرفت میں کرو پھر اہل حق کی معرفت حاصل کرو۔

اے حارث! یقیناً حق بہترین گفتگو ہے اور حق کی طرف مائل ہونے والا شخص مجاہد ہے۔ میں تمہیں حق کے بارے میں بتاتا ہوں۔ پس! تم پوری توجہ سے میری بات سنو۔ پھر اس بارے میں اپنے دوستوں میں سے صرف اسے بتاؤ جو منہ پختہ ہو اور پختہ سوجھ بوجھ رکھنے والا ہو۔

یاد رکھو! میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والا صدیق اکبر ہوں۔ میں نے اُس وقت آپ کی تصدیق کی جب آدم ابھی روح اور جسد کے درمیان تھے۔ پھر تمھاری امت (مسلمانوں) میں سب سے پہلے آپ کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا بھی میں ہوں۔ پس ہم اول ہیں، ہم آخر ہیں اور یاد رکھو میں ان کا خاص الخاص ہوں۔ میں نبی کا بھائی، وحی (جائیں) اور ولی ہوں۔ میں رسول اللہ سے سرگوشی کرنے والا اور ان کے اسرار کا مالک ہوں۔

مجھے کتاب (قرآن مجید) کا فہم، فصل الخطاب (وہ خطاب جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہو) اور قرآن کا علم دیا گیا ہے۔ مجھے ایک ہزار چابیوں دی گئیں جبکہ ان میں سے ہر چابی سے ہزار دروازے کھلتے ہیں اور ہر دروازہ سے دس لاکھ عہد کھلتے ہیں۔ میری تائید کی گئی ہے اور شب قدر میں نوافل کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ یقیناً یہ تمام فضائل و کمالات میرے ہیں اور میری اولاد میں جو بھی شب و روز اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ انھیں اس زمین کا اور جو کچھ اس زمین پر موجود ہے اس کا وارث بنائے گا۔

اے حادث! میں تمھیں قسم دیتے ہوں کہ تم اور میرا دوست اور دشمن کئی مقامات پر مجھے پہچانیں گے۔ تم مجھے موت، گل صراط، حوض کوثر اور مقاسمہ کے وقت پہچانو گے۔

یہ سن کر حادث نے پوچھا: اے میرے آقا و مولا! مقاسمہ سے کیا مراد ہے؟
آپ نے فرمایا: جہنم کی تقسیم کے وقت میں جہنم کو صحیح صوبہ پر تقسیم کروں گا اور میں جہنم سے کہوں گا یہ میرا دوست ہے اور موالی ہے۔ اسے چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اسے پکڑ لے۔

اس کے بعد امیر المومنینؑ نے حادث کا ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا: اے حادث! جس طرح میں نے تمھارا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اسی طرح ایک دن رسول اللہ نے میرا ہاتھ تمام رکھتا تو میں نے آپ سے قریش اور منافقین کے حسد کا شکوہ کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا: اے علی! جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نے اللہ کی رتی اور دامن یعنی صاحب عرش کی عصمت کو تمام رکھ ہوگا اور تم نے میرا دامن تمام رکھ ہوگا اور تمھاری ذریت نے تمھارا دامن تمام رکھ ہوگا اور تمھارے شیعوں نے تم سب (آخر معصومین) کا دامن تمام رکھا ہوگا۔ اس دن جو سلوک اللہ اپنے نبی سے کرے گا وہی سلوک نبی اپنے وحی سے کرے گا۔

اے حادث! یہ ایک طوفانی منگھو کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے اسے اپنے پاس محفوظ رکھنا۔ یاد رکھو! تم دنیا میں جس سے محبت

تہ ہو گئے قیامت کے دن اسی کے ساتھ مشور ہو گئے اور دنیا میں جو کچھ کیا ہوگا آخرت میں اسی کا بدلہ پاؤ گئے۔
 آپؐ نے اس مذکورہ بات کو تین بار دہرایا۔ اس کے بعد حادث وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کی چادر زمین
 سے کھینچ رہی تھی اور وہ یہ کہہ رہے تھے: رب کی قسم! اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ خواہ میں موت سے جا لوں یا موت
 مجھ سے آئے۔

تیسرا بیان یہ ہے کہ ابوہاشم سید بن محمدؑ نے اس پوری گفتگو کو مجھے درج ذیل اشعار کی صورت میں سنایا:
 (ترجمہ اشعار) ”حضرت علیؑ کا حادث سے فرمان حیران کن ہے۔ پھر اس پر جس قدر بھی تعجب اور
 حیرت کا اظہار کیا جائے وہ ٹھوڑا ہے۔

اے حادث ہدائی! مومن یا منافق میں سے جو شخص بھی مرتا ہے وہ مرنے سے پہلے مجھے دیکھتا ہے۔ وہ
 مجھے بنی آنکھ سے دیکھ کر پہچانتا ہے اور میں اس کی ذات، اس کا نام اور اس نے جو کچھ عمل (دنیا میں)
 سرانجام دیا ہے وہ سب جانتا ہوں۔

تم پل صراط سے گزرنے کے وقت مجھے وہاں موجود پاؤ گئے اور پیچہ نو گئے، لہذا تم وہاں کی لغزش اور
 ڈھکڑانے سے مت ڈرو۔ میں تمہیں سخت پیاس کے وقت (حوض کوثر کے) ٹھنڈے پانی سے میرا پ
 کروں گا جو شہد کی طرح میٹھا ہوگا۔

جب میں جہنم کے پاس کھڑا ہوں گا اور اس کی تپش آئے گی تو جہنم سے کہوں گا کہ اسے چھوڑ دے (یہ میرا
 حب دار ہے)۔ اسے چھوڑ دو اور اس کے قریب مت جاؤ کیونکہ یہ (دنیا میں خاتم الانبیاء کے) وصی کی
 رشتی سے متصل رہا ہے۔ یہ ہمارا شیعہ ہے اور اللہ نے ہمیں اپنے شیعوں کے بارے میں نجات کی ضمانت
 دی ہے۔“ ◌

ہم نے آپؐ کو کوثر عطا کیا

5/5 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْكَلْبِيُّ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي جُنَادَى الْأَخْوَ
 سَتِهِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ يَوْمًا بِمَشْهَدِ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْكَلْبِيُّ أَبُو عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّعْمَانِ

رَجَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْنِ مَعَاذٍ قَالَ: أَخْبَرَ تَائِبُ بْنُ الصَّلْبِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كِنْدَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَابِشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَوَلَّى عَلَى الشَّيْبِ إِيَّاكَ أَغْطَيْتَنَاكَ الْكُوْثَرُ قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ مَعَاذٍ الْكُوْثَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَمَرْتُ غَمْرِي اللَّهُ بِهِ قَالَ إِنَّ هَذَا الشَّيْخَ كَرِيمٌ فَانْتَشَلْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ يَا غَمْرُ الْكُوْثَرُ تَهْتَزُّ بِجُودِي تَحْتَ عَرْشِ اللَّهِ تَعَالَى مَا وَكَا أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّذَيْنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي مِنَ الرَّبِّ سَاطِعاً الزُّبَرْجُدُ وَالْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ كَحَبِيبَةِ الرَّغْفَرِ إِنَّ تَرَاتُيْهُ الْيَسْتُ الْأَذْفَرُ قَوَاعِدُكَ تَحْتَ عَرْشِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ هَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى خَلْبِ أُمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ إِنَّ هَذَا الْفَتْرُوفُ وَكَتْ وَبِحَبِيبِكَ مِنَ الْغِي

عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی (إِنَّا أَغْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرُ) ”ہے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی“ تو حضرت علیؓ نے آپؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کوثر سے کیا مراد ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ (جنت میں) ایک نہر ہے جس کے ذریعے اللہ نے مجھے عزت و کرامت بخشی ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: آپؐ اس نہر کے اوصاف بیان فرمائیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسے علیؓ کوثر ایسی نہر ہے جو عرش کے نیچے بہتی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہے۔ اس کے گہرے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہیں۔ اس کی گھاس زعفرانی اور مٹی خالص کستوری ہے اور اس کی بنیادیں عرش خدا کے نیچے ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت علیؓ کے پہلو پر مارے ہوئے فرمایا: اے علیؓ! یہ نہر میرے لیے، آپؐ کے لیے اور میرے بعد آپؐ سے محبت کرنے والے لوگوں کے لیے ہے۔^①

آل محمدؐ کی مدد کرنا

6/6 قَالَ: أَخْبَرَكَ الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِ يَارَ الْخَازِنِ بِعَوَاضِي عَلَيْهِ فِي شَوَّالِ سَنَةِ إِثْنَتَيْنِ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِمَشْهَبِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَ تَائِبُ بْنُ الصَّلْبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَاوَدَ الْخَزَاعِيِّ الْأَنْطَاقِيَّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا حَاضِرٌ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: أَخْبَرَ الشَّيْخَ أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْقَلَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَرَبِيعِ ثَلَاثَةٍ قَالَ:

خَدَّثَنَا أَبُو الْغُبَارِيسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ عُقْدَةَ قَالَ: خَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنِ يَزِيدَ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا تَدْعُوا صِلَةَ آلِ مُحَمَّدٍ
بِمَنْ أَمْوَالِكُمْ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَعَلَى قَدَرِ غِنَاكَ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَعَلَى قَدَرِ فَقْرِهِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَقْبِضَ اللَّهُ
بِهِ أَهْلَهُ الْحَوَائِجَ إِلَى اللَّهِ فَلْيَصِلْ آلَ مُحَمَّدٍ وَشِبَعَتَهُمْ بِأَحْوَجِ مَا يَكُونُ مِنْ مَالِهِ

مَنْ مَن مَعْقِل بَيَان کرتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (باقی) سے فرماتے
ہے: تم لوگ اپنے اموال سے آل محمد کی مدد سے ہاتھ نہ کھینچو۔ جو مال دار وغنی ہو وہ اپنی مال داری کے حساب سے ان
کو دے کرے، اور جو غنک دست ہو وہ اپنی غنک دستی کے حساب سے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ اس کی اہم حاجات و ضروریات کو
دے تو وہ آل محمد اور ان کے شیعوں کی اپنے مال سے حاجات کو پورا کرے۔^①

بخاری پاک کا دیدار

7/7 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَارِجِيُّ بِقَرَأَتِهِ عَلَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ
تَبَعْدَ فِي الْمَذْكُورِ قُلْ سَاكِنِهِ السَّلَامُ فِي شَوَّالٍ سَنَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَخَمْسِ مِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُزْجِيُّ الْمَجَازِيُّ بِمَشْهُدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذِي الْحِجَّةِ
سَنَةِ اِثْنَتَيْنِ وَبِسَوِّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو
تَاهِرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيُّ مِنْ أَصْلِ خَطِّ أَبِي سَعِيدٍ بِمَدِينَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ
يَحْيَى الْهَلَلِيُّ الْخَمَّارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُسَاوِرٍ عَنْ أَبِي الْخُبَّازِ وَدَعْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُسَاوِرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ زَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالُوا:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُفَارِقُ رُوحَ جَسَدٍ صَاحِبِهَا حَتَّى يَأْكُلَ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ أَوْ مِنْ
ثَمَرَةِ الرُّقْمِ وَجِدَن يَرَى مَلَكًا لَمُوتِ يَزَانِي وَيَرَى غَيْبًا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَإِنْ كَانَ يُحِبُّنَا
قَسَتْ يَامَلَكُ الْمَوْتِ رُفْقًا بِهِ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّنِي وَ يُحِبُّ أَهْلَ بَيْتِي وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُنَا قَسَتْ يَامَلَكُ
سَوِيَّتِ شَيْدَ عَلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُنِي وَ يُبْغِضُ أَهْلَ بَيْتِي

زید بن علی نے اپنے والد گرامی حضرت امام علی زین العابدینؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس وقت تک کسی کے جسم سے روح جدا نہیں ہوتی جب تک وہ جنت کے بھلوں میں سے یا شجرہ زقوم (جہنم کا ایک درخت) میں سے کچھ کھانہ لے۔ جب وہ شخص ملک الموت (موت کا فرشتہ) کو دیکھتا ہے تو اس کے ساتھ مجھے، علی، فاطمہ، حسن اور حسینؑ کو بھی دیکھتا ہے۔ اگر وہ ہمارا حُب دار ہو تو میں ملک الموت سے کہتا ہوں کہ اس سے نرمی و شفقت سے پیش آؤ کیونکہ یہ مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرتا تھا اور اگر وہ ہم سے بغض رکھتا ہو تو میں ملک الموت سے کہتا ہوں کہ اس پر سختی کرو کیونکہ یہ مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض و کینہ رکھتا تھا۔

”السابقون“ سے مراد مولا علیؑ اور آپ کے شیعہ ہیں

8/8 أَخْبَرَنَا تَشْيِخُ النُّفَيْدِ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْقُورِيُّ بِالنُّوَظِجِ أَحْمَدُ كُورٍ عَلَى سَاكِنِهِ السَّلَامُ فِي السَّنَةِ الْمَذْكُورَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُورِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْحَارِثِيُّ قَدْ مَسَّ اللَّهُ رُوحَهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَعْفٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقُورِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا غَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْبَغِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسِيمٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَعْفٍ الْقُورِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الضَّعَالِيِّ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ وَلِيكَ الْفَقْرِيُّونَ فِي جَنَاتٍ أُنْعِمَ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ جَبْرِ زَيْدٌ ذَلِكَ عَيْنٌ وَشِمَعُهُ هُمُ السَّابِقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ الْفَقْرِيُّونَ

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَئِكَ الْفَقْرِيُّونَ ۝ فِي جَنَّتِ السَّابِقِينَ ۝ (سورہ واقہ: آیت ۱۰-۱۲) ”اور سبقت لے جانے والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں۔ یہی مقرب لوگ ہیں جو نعمتوں سے مالا مال جنتوں میں ہوں گے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے جبرئیل نے یہ بیان کیا ہے کہ جنت کی طرف بہت حاصل کرنے والے
 حبیب بن علیؑ اور ان کے شیعوں ہیں۔^(۱)

یوں، نیکیوں میں بدل جائیں گی

۹/۹ وَاخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَاسِيُّ بِالتَّوَضُّعِ أَنَّهُ كُورِي فِي السَّنَةِ لَمَّا كُورِيَ قَالَ:
 أَخْبَرَنَا السَّعِيدُ الْوَالِدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَيْدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُخْتَارِ بْنِ
 أَخْبَرَنَا أَبُو عَالِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوُزَارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي أَبُو الْحَسَنِ عَمِّي بْنُ سَيِّمَانَ بْنِ الْحُجَّهِ
 قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِبٍ الظَّيَالِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلَاءُ بْنُ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 سَيْمِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَأُولَئِكَ يُبْتَلَوْنَ أَنَّهُ
 سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٌ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا) قَالَ يُؤْتَى بِأَلْمُؤْمِنِ الْمُنْذِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَامَ
 بِمُزَوِّقِ الْحِسَابِ قِيَامُهُ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى حِسَابَهُ حَتَّى لَا يَطْلُعَ عَلَى حِسَابِهِ أَحَدٌ مِنْ
 النَّاسِ فَيَعْرِفُهُ دُلُوبُهُ حَتَّى إِذَا أَقْرَبَ سَيِّئَاتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلَّوْهَا حَسَنَاتٍ وَظَهَرُوا هَا عَلَى
 النَّاسِ فَيَقُولُ النَّاسُ حِينَئِذٍ مَا كَانَ لِهَذَا الْعَبْدِ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَأْمُرُ بِرَأْسِ الْجَنَّةِ فَهَذَا تَأْوِيلُ
 مَا يَتَوَلَّى الْمُنْذِرِينَ مِنْ شَيْعَتِنَا خَاصَّةً

محمد بن مسلم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر حضرت محمد (باقر) بن علی (زین العابدین) علیہ السلام سے اللہ
 کے درج ذیل فرمان کے متعلق دریافت کیا:

فَأُولَئِكَ يُبْتَلَوْنَ أَنَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٌ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورہ فرقان: آیت ۷۰)

”تو، اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

میں نے فرمایا: قیامت کے دن گناہ گار مومن مقام حساب پر کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ خود اس کا احتساب کرے گا
 تاکہ وہ بھی شخص اس کے نامہ اعمال کے حساب کتاب سے واقف نہ ہو سکے۔ جب اللہ اس گناہ گار مومن کو اس کے
 گناہوں سے آگاہ کرے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ عزوجل حکم دے گا کہ اس کی برائیوں کو

نیکوں میں بدل دو اور اس کی نیکیاں لوگوں پر ظاہر کرو۔ اس وقت لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ اس بدے کے نامہ اعمال میں ایک بھی برائی نہیں ہے۔ پھر اسے جنت میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔ یہ ہمارے خاص شیعوں میں سے گناہ گاروں کے لیے اس آیت کی تائید ہے۔^①

دیوایہ کعبہ شق ہو گئی

10/10 أَخْبَرَنَا الرَّبِيسُ الرَّاهِدُ الْعَالِمُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ فِي الرَّبِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنْ عَمْرِو مُعْتَدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو الشَّيْبِ السَّعِيدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُعْتَدٍ بْنِ قَتَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الدَّقَاقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ يَسَنَانَ بْنِ الْمَقْضِيِّ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ: يَزِيدُ بْنُ قَعْنَبٍ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَكْلُوبِ وَفَرِيقٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْعَزَّزِيِّ بِدَارِ الْبُيُوتِ اَللَّهُ اَلْمُحَرَّمِ إِذَا قُبِلَتْ فَاهُهُ بِنُكْ اَلْأَسَدِ أَمْرُ اَلْمُؤْمِنِينَ وَكَانَتْ حَامِلًا بِوَلَدٍ تَسْعَةُ أَشْهُرٍ وَقَدْ اَلْتَحَنَّا اَلظَّلَى فَقَالَتْ رَبِّي إِنِّي مُؤْمِنَةٌ بِكَ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ رُسُلٍ وَكُتِبَ وَبِئْ مُصَدِّقَةٌ بِكُلِّ اَلْمَوْلِدِ اَلَّذِي جَاءَ اَلْإِبْرَاهِيمَ اَلْحَمِيلِ وَإِنَّهُ بَنَى بَيْتَكَ اَلْحَقِيقَ فَبَحَقِيَ اَلَّذِي بَنَى هَذَا اَلْبَيْتَ وَبَحَقِيَ اَلْمَوْلِدِ اَلَّذِي فِي بَطْنِي لَمَّا بَشُرْتُ عَلَى وَلَا قَتِي قَالَ يَزِيدُ بْنُ قَعْنَبٍ: قَرَأْتُ اَلْبُيُوتَ قَدْ اِنْفَتَحَ عَنْ طَهْرٍ وَوَضَعَتْ فَاهَهُ وَغَامَتْ عَنْ أَبْصَارِهَا فِيهِ وَ اَلتَّرَقَّى اَلْحَامِيطُ فَرُمْنَا أَنْ يَنْفَتِحَ لَكَ اَلْبَابُ قَدْ اِنْفَتَحَ فَعَيْنَا أَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ مِنْ اَللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ خَرَجَتْ بَعْدَ الرَّابِعِ وَبَيَّهَا أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ فَقَالَتْ إِنِّي فَطَلْتُ عَلَى مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ اَلنِّسَاءِ لِأَنْ أَسِيئَةَ بِنُكْ مُرَاجِعِ عَبَدَتِ اَللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِ مَوْضِعٍ لَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ اَللَّهُ فِيهِ إِلَّا اضْطِرَّارًا وَأَنْ مَزَيْتَ بِنُكْ عَمْرٍو اَلْحَمْلَةَ اَلْيَابِسَةَ بِبَيْدِهَا حَتَّى أَكَلْتُ مِنْهَا رُطْبًا جَنِيًّا وَإِنِّي دَخَلْتُ بَيْتَ اَللَّهِ اَلْمُحَرَّمِ فَأَكَلْتُ مِنْ ثَمَرِ اَلْجَنَّةِ وَأَزْرَأَوْهَا لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرِجَ فَتَفَتَّى فَاتَفَتَّى بِهَا فَاهَهُ تَحِيَّةً عَلَيْهِمْ فَهَوَّ عَلَيَّ وَ اَللَّهُ اَلْعَلِيِّ اَلْأَعْلَى يَقُولُ إِنِّي شَقَقْتُ اَلشَّعْرَ مِنْ اَسْمِي وَأَدْبَنُهُ بِأَخِي وَ اَوَقَعْتُهُ عَلَى غَامِضِ عَلِيٍّ وَهُوَ اَلَّذِي يَكْبُرُ اَلْأَصْنَامَ فِي بَنِي وَهُوَ اَلَّذِي

① مال شیعہ طبری: مجلس ۳، ج ۱۳، ص ۷۲؛ مال شیعہ طبری: مجلس ۳۵، ج ۸، ص ۲۹۸

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تُخْرَجُونَ مِنْهُ ۖ وَأَنَّكُمْ أَعْيُنُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ يَحْكُمُونَ أَصْوَابَهُمْ ۖ وَهُوَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ يُعْلِمُ الْغُيُوبَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تُخْرَجُونَ مِنْهُ ۖ وَأَنَّكُمْ أَعْيُنُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ يَحْكُمُونَ أَصْوَابَهُمْ ۖ وَهُوَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ يُعْلِمُ الْغُيُوبَ ۚ

یزید بن قنبر سے منقول ہے کہ میں عباس بن عبدالمطلب اور بنو عبدالمطلب کے ایک گروہ کے ساتھ بیت اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ امیر المومنین کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کی جانب تشریف لائیں۔ اس وقت آپؑ سے ٹوراہا مت کی آئینہ تھیں اور آپؑ پر اس ٹور کی آمد کے آثار ظاہر تھے اور آپؑ نے بیت اللہ کے پاس کھڑے ہوئے گنتے ہوئے بارگاہ توحید میں عرض کیا:

”میرے پروردگار! میں تجھ پر ایمان رکھتی ہوں۔ تمام رسول تیری طرف سے جو احکامات لے کر آئے اور تیری کتابوں میں جو کچھ آیا ہے اس پر ایمان رکھتی ہوں۔ بے شک میں اپنے دادا حضرت برہم خلیل اللہ کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں جنہوں نے تیرا بیت العتیق (خانہ کعبہ) تعمیر فرمایا ہے۔ تجھے اس ذات (حضرت ابراہیم) کا واسطہ جس نے یہ گھر تعمیر فرمایا اور جو بچہ میرے صدف عصمت میں ہے، اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ مجھ سے اس کی ولادت کے عمل کو آسان فرما۔“

یزید بن زعنب کہتا ہے: پھر ہم نے دیکھا کہ بیت اللہ کی پشت سے دیوار شق ہوئی اور جناب فاطمہؑ اندر چلی گئیں۔ بنی نضروں سے اوجھل ہو گئیں جبکہ دیوار دوبارہ مل گئی۔ پھر ہم حمزی سے اس کو بلا لائے جس کے پاس خانہ کعبہ کے کن چابی تھی۔ وہ دروازے پر موجود تالے کو کھول رہا مگر تالانہ کھلا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ سب اللہ عزوجل کے حکم اور سے ہوا ہے۔ اس واقعہ کے چوتھے دن حضرت فاطمہؑ بنت اسد اس حالت میں بیت اللہ سے باہر تشریف لائیں کہ آپؑ بچے ہاتھوں پر امیر المومنین حضرت علیؑ کو اٹھا رکھا تھا۔

حضرت فاطمہ بنت اسد نے فرمایا: مجھے سابقہ عورتوں پر اس لحاظ سے فضیلت بخشی گئی ہے کیونکہ آسیہ بنت مزاحم نے جس جگہ پر خلی طور پر اللہ کی عبادت کی جہاں انسان صرف مجبوری کی حالت میں اللہ کی عبادت کرنا پسند کرتا ہے اور حضرت عمران نے کھجور کے خشک درخت کو اپنے ہاتھ سے ہلایا تو اس سے تازہ خرے زمین پر آئے جو آپؐ نے تناول فرمایا۔ جب عیسیٰ اللہ الحرام میں داخل ہوئی تو میں نے جنت کے پھل، میوے اور نعمتوں کو کھایا اور جب میں نے جنت سے حرام سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ نہیں کی مجھے آواز آئی: اے فاطمہ! اس نومولود کا نام علی رکھو، یہ علیؑ ہے اور حضرت زین العابدینؑ نے اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا (نکالا) ہے اور اسے اپنے آداب اور عقیقہ سے آراستہ کیا ہے اور اسے اپنے مخصوص علم سے تعلیم دی ہے۔ یہ میرے گھر میں موجود بتوں کو توڑے گا اور

میرے گھر (خانہ کعبہ) کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے گا اور میری تقدیس و تہجد کرے گا۔ پس! طوبی (جنت) ہے ان لوگوں کے لیے جو اس سے محبت کرے گا اور اس کی اطاعت و فرامینداری کرے گا اور وہی (جہنم) ہے اُس شخص کے لیے جو اس سے بغض رکھے اور اس کی معصیت و نافرمانی کرے۔^(۱)

مصائب و آسائش کی ابتداء

11/11 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِسْلَامِيُّ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَوَيْجِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّوْعْبِيُّ الْوَائِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّعْبَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ رَأْسُ عَقْدَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَائِدِيُّ الْقَائِمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: يَأْتِيَنَّكُمْ الْبَلَاءُ ثُمَّ يَكُفُّكُمْ وَيَأْتِيَنَّكُمْ الرَّجَاءُ ثُمَّ يَكُفُّكُمْ وَالَّذِي يُخْلِفُ بِهِ تَتَلَوَّرُونَ مِنْهُ يَكُفُّكُمْ كَمَا تَتَلَوَّرُ بِالْحَجَرَةِ

سفیان بن ابراہیم قاضی قاضی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ فرمان سنا، آپ نے فرمایا: آزمائش و مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے۔ پھر تم تک پہنچتی ہے اور نرمی و آسائش کی ابتداء بھی ہم سے ہوتی ہے۔ پھر تم تک پہنچتی ہے۔ جو بھی تم میں سے یہ عہد و بیان پورا کرے گا تو اللہ ضرور بالضرور تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں غالب کرے گا جیسے اس نے بہتروں کے ذریعے غلبہ عطا فرمایا تھا۔^(۲)

عقین کی انگوٹھی کی اہمیت

12/12 أَخْبَرَنَا أَبُو الْبَقَاءِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الرَّقَّاءُ الْبَطْرِيُّ بِقَرَاءَةِ عَلَيْهِ بِمَشْهَدِ الْكُوفَةِ عَلَى سَاكِنِهِو أَسْلَامًا فِي الْمَعْرُومِ سَنَةِ سِتِّ عَشْرَةَ وَتَحْسِبَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَلَيْبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْبَةَ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَرْبَعِينَ بِالْبَطْرِ

(۱) امالی شیخ صدوق: مجلس ۱۲، ج ۹، ص ۱۳۲؛ معانی الاحزاب: ص ۶۲، ج ۱۰؛ ظل الطرائف: ج ۱، باب ۱۱۶، ج ۳، ص ۱۳۶-۱۳۵؛

تکامل الانوار: جلد ۳۵، ص ۸

(۲) امالی شیخ مفید: مجلس ۳۶، ج ۲، ص ۳۰۱۔

قابلاً امام کا اشارہ سورۃ نمل کی طرف ہے جس میں ایسا نمل نے بہتروں کے ذریعے دیو کا مت ہاتھوں کو مغلوب کر دیا تھا۔ (مترجم)

فِي مَشْهَدِ الثَّغَانِيْنَ عَلَى صَاحِبِهِ السَّلَامَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ
تَبَارَكَ رِثِي فِي الْمَعْزُومِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعِينَ فِي مَشْهَدِ الثَّغَانِيْنَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو
مُحَمَّدٍ هَارُونَ بْنُ مُوسَى بْنِ أَحْمَدَ الشَّعْكَبَرِيُّ فِي صَفَرٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِينَ بِبَغْدَادٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلَازِمٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ
نَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
كُثَيْبٍ عَنْ أَبِي زُرَّارَةَ عَنْ ابْنِ سَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ لِعَلِيٍّ تَخَشَّمُ فِي الْيَمِينِ فَيَأْتِيهَا
فَيْبِسَةٌ مِنْ نَدَى الْمُسْتَقَرِّينَ قَالَ عَلِيٌّ وَمَنْ الْمُسْتَقَرُّونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَبْرَيْلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَا
بَيْنَهُمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ فَيَمَّا أَتَخَشَّمُ قَالَ تَخَشَّمُ بِالْعَقِيقِ الْأَحْمَرِ فَيَأْتِيهِ جَبَلٌ أَقْوَمُ مِنْ عَزْوَجٍ
يَأْخُذُ خَدَّيْنِي وَيُنِيبُ بِالْأُصْبَةِ وَلَوْلَيْتُ بِالْإِمَامَةِ وَلِشِيعَتِكَ بِالْحُجَّةِ وَلِإِبْغِضِهِمْ بِالنَّارِ

بن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے
سنا۔ میں ہاتھ میں انگلی پہنو کیونکہ دائیں ہاتھ میں انگلی پہننا، اللہ کی طرف سے مقربین کے لیے فضیلت کا باعث ہے۔
حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مقربین کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: مقربین سے مراد جبریل، میکائیل اور ان دونوں کے درمیان کے فرشتے ہیں۔

حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے دائیں ہاتھ میں کون سی انگلی پہنوں؟

آپ نے فرمایا: آپ سرخ عقیق کی انگلی پہنیں کیونکہ یہ وہ پہاڑ ہے جس نے اللہ عزوجل کی وحدانیت، میری
امت، تمہاری وصیت، تمہاری اولاد کی امامت، تمہارے شیعوں کے لیے جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کے لیے جہنم
کا قرار کیا تھا۔ ①

کاش! میں علی کا شیعہ ہوتا؟

13/13 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي نُوَيْرٍ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَثَلَاثِينَ

یہ حدیث شیخ صدوق رحمہ اللہ نے "من لا یحضرہ الفقیہ" کے باب الثوار، ج ۳، ص ۳۷۱ پر ایک طویل حدیث کے ضمن میں الفاظ و اسناد
کے اختلاف کے ساتھ ذکر کی ہے۔ شیخ صدوق رحمہ اللہ نے یہ روایت "معلل الشرائع" ج ۱، ص ۱۵۸ پر دوسری اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے!

ترتیب الحوزہ: ۲۲۳؛ مناقب الغازی: ۲۸۱؛ الحمد: ۳۷۸

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَى أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو الشَّيْخِ السَّجِيدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَابُو يَوْزَجَهُمْ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا تَوَيْمُ بْنُ بَهْلُولٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِجْوٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ لِمَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ عَيْتُ ثَابِتٍ قَالَ: لِأَنَّهُ صَاحِبُ الْأَرْضِ وَنَجَّةُ النَّاسِ عَلَى أَهْلِهَا بَعْدَكَ وَبِهِ تَقْدُهَا وَاللَّهُ يُسْكِنُهَا وَنَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَرَأَى الْكَافِرَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ تَعَالَى لِشَيْعَةِ عَلِيٍّ مِنَ الثَّوَابِ وَالزُّلْفَى وَالْكَرَامَةِ قَالَ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ ثَابِتًا يَا لَيْتَنِي مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَيَقُولُ الْكَافِرُ لَيْتَنِي كُنْتُ ثَابِتًا"

عبابہ بن ربیع روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو کیوں ابو تراب کی کنیت عطا فرمائی؟

ابن عباس نے جواب دیا کیونکہ آپ زمین کے مالک اور رسول اللہ کے بعد زمین والوں پر اللہ کی محبت ہیں۔ آپ کی وجہ سے ہی زمین کو جہاں ہے اور آپ ہی زمین کے سکون اور غمخوار کا سبب ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر یہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے شیعیان علی کو جو ثواب و اجر، بلند قدر و منزلت اور عزت و کرامت عطا کی ہے تو وہ کہیں گے: اے کاش! میں بھی تراب ہوتا، کاش! میں بھی علی کا شیعہ ہوتا اور اللہ عز و جل کے درج ذیل قول میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

وَيَقُولُ الْكَافِرُ لَيْتَنِي كُنْتُ ثَابِتًا (سورة التبا: آیت ۴۰)

"اور (قیامت کے دن) کافر کہے گا: کاش! میں ثراب (یعنی علی کا شیعہ) ہوتا۔" ①

ماں کے حق میں دُعا کرو

14/14 وَبِإِسْنَادٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا حَبِيبُ يَوْزَجَهُمْ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَنٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حَبِيبَاتٍ عَلَى قَلْبِهِ فَقَدْ كَثُرَ الدُّعَاءُ لِمَوْفَاتِهَا لَمْ تَحْنُ أَبَاهَا

مفضل بن عمر بیان کرتا ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص اپنے دل میں ہماری بہت سی گھٹک پائے وہ زیادہ سے زیادہ اپنی ماں کے حق میں دعا کرے کہ اس کی ماں نے اس کے باپ کے ساتھ محبت نہیں کی ہے۔^(۱)

صرف مومن ہی محبت کرے گا

15/15 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي السَّنَةِ الْهَذِيَّةِ كُورَةَ بِالتَّوَضُّعِ الْهَذِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّعِيدُ الْوَالِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السُّعْمَانِ الْخَارِزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَفْصَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكِيمِ عَنِ الْمُسَوِّدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَارِزِيُّ بْنُ عَصِيْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْقَطَّابِ جَالِسَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ وَكَانَ جَالِسٌ إِلَى جَانِبِهِ إِذْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ أَقْمِنِ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ الشُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَلَا تَرْضَوْنَ مَا تَدْعُونَ قَالَ قَدْ نَشَقَصُ عَلَى الْإِنْقَاصِ الْمُضْطَرَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ مَا شَأْنُكَ فَجَزَعُ وَ اللَّهُ يَقُولُ أَمْرٌ مَنْ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَجْزَعُ قَوْلَ اللَّهِ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْهِيضُكَ إِلَّا كَافِرٌ مُنَافِقٌ

عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ میں اور عمر بن خطاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلو میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں رسول اللہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

أَقْمِنِ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ الشُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۚ أَلَا تَرْضَوْنَ مَا تَدْعُونَ (سورہ حمل: آیت ۶۳)

”بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطرب اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی فریاد سنا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور وہ تمہیں زمین میں خلیفہ و جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم لوگ بہت کم

شیخ صدوق رحمہ اللہ نے یہ روایت من لاصغرہ المعتبرہ، ج ۳، ص ۳۹۳، بی فی شیخ صدوق رحمہ اللہ: مجلس ۸۹، ج ۳، ص ۶۰۹، ظل الشرائع: ج ۱، ص ۱۳۰، ج ۵، ص ۱۳۲ اور معانی الاخبار، ص ۱۶۰ پر ذکر کی ہے بحار الانوار: (کلام من الامامی و بشارة المصطفیٰ) ج ۲، ص ۱۳۶، ص ۶۵، ص ۶۷

فیہت حاصل کرتے ہو۔

یہ سن کر حضرت علیؑ کی طرح پلڑ پلڑائے تو رسول اکرمؐ بھی ہنسنے لگے آپؐ سے فرمایا: آپؐ کیوں غم کر رہے

ہیں؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں غم زدہ کیوں نہ ہوں جبکہ اللہ فرما رہا ہے کہ وہ مضطربین کو زمین میں ظلیفہ و جاشین بنائے گا۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: خدا کی قسم احم سے صرف مومن محبت کرے گا اور کافر و منافق بغض رکھے گا۔ ①

محمد بن عبد اللہ حمیری کا قصیدہ

16/16 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَهْرٍ بِأَرْوَاحِ تَرْغِيهِ مُؤَلَّافَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَوَّالِ سَنَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ وَخَمِيسَاتِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصِيبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بِنَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُفَّيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّاسٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُسَرِّوقٍ بِمَعْدَنِ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الصَّبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّغَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ الطَّرِيقُ مَخَاحٍ وَهَشَامُ الْمُرَادِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمَزِيُّ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَأَخْرَجَ بَدْرَةَ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ: يَا مُعْتَرِ شُعْرَاءِ الْعَرَبِ قُولُوا قَوْلَكُمْ فِي عَيْنِ بَنِي ظَلِيبٍ وَلَا تَقُولُوا إِلَّا الْحَقَّ وَتَنَاثَرُوا مِنْ صَفْوَرٍ مِنْ حَرْبٍ إِنْ أُعْطِيَتْ هَذِهِ الْبَدْرَةُ إِلَّا مَنْ قَالَ الْحَقَّ فِي عَيْنِ فَقَامَ الطَّرِيقُ مَخَاحٍ وَتَكَلَّمَ فِي عَيْنِ وَقَعَ فِيهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اجْلِسْ فَقَدْ عَرَفَ لَنَّهُ يَنْتَكُ وَعَرَفَ مَكَانَكَ ثُمَّ قَامَ هِشَامُ الْمُرَادِيُّ فَقَالَ بُهْأُ وَقَعَ فِيهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اجْلِسْ فَقَدْ عَرَفَ لَنَّهُ مَكَانَكَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمَزِيِّ وَكَانَ خَاصًّا بِهِ تَكَلَّمَ وَلَا تَقُلْ إِلَّا الْحَقَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ قَدْ أَلَمْتُ أَنْ لَا تُغَيِّرَ هَذِهِ الْبَدْرَةَ إِلَّا لِمَنْ قَالَ الْحَقَّ فِي عَيْنِ قَالَ تَعْمُرُ أَنَا تَنَاجَى مِنْ صَفْوَرٍ مِنْ حَرْبٍ إِنْ أُعْطِيَتْ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ قَالَ الْحَقَّ فِي عَيْنِ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

① ابی شیخ مفید: مجلس ۳۶، ج ۵، ص ۳۰۷؛ ابی شیخ طوسی: مجلس ۳، ج ۲، ص ۷۷؛ بحار الانوار: ج ۴۱، ص ۱۳، باب ۱۰۱، ج ۲

فَتَكْتُمُ ثُمَّ قَالَ:

يَحْيَى مُحَمَّدٍ قُونُوا يَحْيَى
أَبْعَدَ مُحَمَّدٍ يَا بِي وَ أُمِّي
أَ كُنْتُ عَنْ أَفْضَلِ خَلْقِي رَبِّي
وَلَا يَتَّبِعُهُ مِنَ الْإِيمَانِ حَقًّا
وَ طَاعَتُهُ رَبِّيَا فِيهَا وَ فِيهَا
عَنْ إِمَامَتَا يَأْتِي وَ أُمِّي
إِمَامٌ هُدَى آتَاهُ اللَّهُ عَسَا
وَ لَوْ أَنِّي قَتَلْتُكَ الْفَقْسَ حُبًّا
يَجْلُ الْكَارِ قَوْمًا أَبْغَضُوهُ
وَ لَا وَ اللَّهُ لَا تَزُكُوا صَلَاةً
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِكَ اَعْتَادِي
فَهَذَا الْقَوْلُ لِي دِينٌ وَ هَذَا
بِرُّكَ مِنَ الَّذِي عَادَى عَلِيًّا
تَنَاسُوا نَضْبَهُ فِي يَوْمٍ كَحِ
يَرْغَمُ الْأَنْفَ مَنْ يَشْنَأُ كَلَامِي
وَ أَهْرَأُ مِنْ أَدَاسٍ أَخْرَوهُ
عَلَى هَزْمَةِ الْأَبْطَالِ لَمَّا
عَلَى آلِ الرَّسُولِ صَلَاةُ رَبِّي

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَنْتَ صَدَقْتَهُمْ قَوْلًا فَخَذَ هَذِهِ الْبَدَنَةَ

ہشام بن محمد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ایک دن (عرب کے معروف شعراء) طرماح، ہشام مرادی اور محمد بن عبد الحمیری، ابوسفیان کے بیٹے معاویہ کے پاس اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ حاکم شام نے دس ہزار درہم کی تمغی نکال کر

اپنے سامنے رکھی اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

اے عرب کے شعراء! تم علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں اپنا کوئی شعر و قصیدہ سناؤ اور یاد رکھو! تم نے صرف حق و سچ بات بیان کرنی ہے۔ تم میں سے جس نے علیؑ کے متعلق حق و سچ بیان کیا میں اسے یہ دس ہزار درہم کی تھیلی بطور انعام دوں گا۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میں حضر بن حرب کی نسل میں سے نہیں ہوں گا۔

یہ سن کر طرمح کھڑا ہوا اور اس نے اشعار کی صورت میں حضرت علیؑ کی توہین اور عیب جوئی کی۔
یہ سن کر معاویہ نے کہا: اللہ تمھاری نیت، درمقدم وحیثیت کو بخوبی جانتا ہے۔

پھر ہشام مرادی کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنے اشعار میں حضرت علیؑ کی عیب جوئی اور توہین کی تو حاکم شام نے کہا: بیٹھ جاؤ! اللہ نے تم دونوں کی اصلیت اور حیثیت دکھا دی ہے۔

یہ منظر دیکھ کر عمرو بن عامر نے محمد بن عبداللہ حمیری سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ یہ عمرو بن عامر کا خاص دوست تھا کہ تم علیؑ کی شان میں اشعار سناؤ اور تم نے صرف حق بات کرنی ہے۔ پھر اس نے حاکم شام سے کہا: تم نے قسم کھائی تھی کہ تم یہ دس ہزار درہم کی تھیلی صرف اس شخص کو دو گے جو علیؑ کے متعلق حق بات بیان کرے گا تو حاکم شام نے کہا: ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو میں حضر بن حرب کی اولاد میں سے نہ ہوں گا۔ میں یہ انعام صرف اُسے دوں گا جو ان میں سے علیؑ کے بارے میں حق بات بیان کرے گا۔

یہ سن کر محمد بن عبداللہ حمیری نے کھڑے ہو کر درج ذیل قصیدہ پڑھا:

(ترجمہ) "حضرت محمد ﷺ کے حق کی قسم! صرف حق بیان کرو کیونکہ جھوٹ بولنا کہینے لوگوں کا وسیلہ ہے۔ کیا حضرت محمد ﷺ کو جن پر میرے ماں باپ قربان ہوں! کے بعد کوئی اللہ کا رسول اس قدر بلند قدر و منزلت اور عزت و شرف کا مالک ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ حضرت علیؑ میرے پروردگار کی افضل ترین مخلوق ہیں اور آپ خلیل انسانی کے سبب سے باعزت اور بزرگی کے مالک فرد ہیں۔ حضرت علیؑ کی ولایت ہی حقیقی ایمان ہے۔ بس مجھے جھوٹی باتوں سے کوئی سروکار نہیں۔ حضرت علیؑ کی ولایت پر ایمان میں ہی ہمارے رب کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور اس سے دلوں کو بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔

حضرت علیؑ ہمارے امام و پیشوا ہیں۔ میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں۔ (ابوالحسن) حضرت علیؑ کی

کنیت) حرام کاموں سے پاک و پاکیزہ تھے۔ آپ ہدایت دینے والے امام ہیں۔ اللہ نے آپ کو علم سے نوازا جس کے ذریعے آپ حلال کو حرام سے پہچان لیتے ہیں۔ اگر مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں قتل کر دیا جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ جو رُوہ آپ سے بخش و عداوت رکھے اگرچہ ان لوگوں نے ہزار سال نماز اور روزہ میں زندگی گزاری ہو تو بھی وہ جہنم کے حق دار ہیں۔

اللہ کی قسم! امام عدل (حضرت علی) کی ولایت کے بغیر نماز پاکیزگی و قبولیت کا شرف حاصل نہیں کر پاتی ہے۔

اے امیر المومنین! میرا آپ پر بھائی اعتماد و بھروسہ ہے اور میں نے مبارک پیشانی والی ہستیوں کا دامن تم رکھا ہے۔ یہ قول میرا دین ہے اور اے رب! قیامت کے دن تک میرا یہی عقیدہ ہے۔ میں ان سے بیزار ہوں، جن حرام زادوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت و دشمنی رکھی اور آپ سے جنگ کی۔ وہ لوگ خدائے باری اور مخلوق میں سے اس کی بے گزیدہ ہستی (حضرت محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ) کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا دھسی و جانقین مقرر کرنا بھول گئے۔

وہ شخص ذلیل و زسوا ہوا جو میرے کلام سے نفرت کرتا ہے حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ایک لبریز سمندر کے مانند ہیں اور میں ان لوگوں سے برأت و بیزاری کا اعلان کرتا ہوں جنہوں نے آپ کو پیچھے کر دیا حالانکہ آپ مقام و مرتبہ میں سب سے آگے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے بہادروں کو شکست دی ہے کہ جب بہادر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں تیز و حار کھوار دیکھتے تو وہ حوصلہ ہار جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آیا رسول میں سے ہیں کہ جن پر میرے پروردگار کی طرف سے مکمل درود نازل ہوتا ہے۔

یہ سن کر معاویہ نے کہا: تم نے ان سے زیادہ گہما بات کی ہے لہذا یہ دس ہزار درہم کی تھیلی تم لے لو۔^①

لہ کی بہترین مخلوق

17/17 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ السَّجِيدُ الْمُؤَيَّدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوَيْجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَشْهُدٌ

مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَرْنِي عَلَيْهِ فِي بَهَادِي الْأُخْرَى سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ لَمْ يَقُلْ: حَدَّثَنَا السَّوِيدُ الْوَالِدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّوْمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَارِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الشَّعْلَبِيُّ التُّوَسُّلِيُّ أَبُو نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كُنْتُ بِحَدِيثِ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَشِعْبَتِ اللَّهِ مِنْ أُمَّةٍ نَبِيِّهِ

محمد بن اسحاق شیبی موسی بن ابونوفل بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم اللہ کی مخلوق میں سے اس کی بہترین مخلوق ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے نبی (محمد علیہ السلام) کی امت میں سے خدا کے بہترین افراد ہیں۔^①

نہروان سے واپسی پر خطاب

18/18 أَخْبَرَنَا الشَّوْمُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُحْسِنُ بْنُ الْمُحْسِنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالرَّقِي سَنَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ لَمْ يَقُلْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ الْمُحْسِنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو الشَّيْبِيِّ السَّوِيدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَمْدَانِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُبَيْرِقَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالْكُوفَةِ عِنْدَ مُسْتَرْفِيهِ مِنَ الشُّهْرَوَانِ وَبَلَّغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ يُسَبِّهُهُ وَيُجَبِّهُهُ وَيَقُولُ أَضْفَاهُ فَقَامَ خَصِيمًا فَعَيَّدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَذَكَرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ لَوْ لَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا ذَكَرْتُ مَا آتَا ذَاكِرُهُ فِي مَقَامِي هَذَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا بِرِغْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اللَّهُمَّ لَكَ الْمُتَمَدُّ عَلَى نِعْمِكَ الَّتِي لَا تُحْصَى وَقَضِيكَ الَّتِي لَا يُنْسَى أَيْهَا النَّاسُ إِنَّهُ بَلَغَنِي مَا بَلَغَنِي وَإِنِّي قَدْ افْتَرَبْتُ أَحَبِّي وَكَأَنِّي بِكُمْ وَقَدْ جَهَشْتُ أَمْرِي وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا تَرَكْتُ رَسُولُ اللَّهِ كِتَابَ اللَّهِ وَعِثْرَتِي وَفِي عِثْرَةِ الْهَادِي إِلَى النَّجَاةِ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ وَسَيِّدِ النَّبِيِّينَ وَالنَّبِيِّينَ الْمُصْطَفَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَعَنَكُمْ لَا تَسْمَعُونَ قَائِلًا يَقُولُ يَمُوتُ بَعْدِي

① ابی طح مزیہ: ص ۳۰۸، مجلس ۳۶، ج ۶: لسانی طبع موزی: ص ۲۸، مجلس ۳، ج ۲۲: بحار الوان: ج ۶۵، ص ۳۴، باب ۱۵، ج ۸۸

لَا مَقَامَ أَنَا أَخُو رَسُولِ اللَّهِ وَابْنُ خَدِجٍ وَسَيْفُ نَفْسِهِ وَعَنْ دُنْخَرِيَّةَ وَبُاسْمَةَ وَشَدَّةَ تَارِخِي جَعَلْتُمْ
 لِي بَيْتًا وَأَطْرَاسَهَا لِقَاجِئَةِ أَكَا مَوْتِهِمُ الْبَيْنِ وَالْجَنَابِ وَقَدْ بَطَلَ الْأَرْوَاحُ وَبُاسْمَةُ لِي لَمْ تَكُنْ لَا
 يَرُدُّ دَنُخَرِيَّةَ الْقَوِيمِ الْمُجَرَّمِ أَنَا مُجْتَلٍ الْأَبْطَالِ وَقَاتِلُ الْفُرْسَانِ وَمُسَيِّدُ مَنْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَصِغَرُ
 خَيْرِ الْأَكَاكِمِ أَكَا سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ وَقَوِي خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ أَكَا هَابِ مَدِينَةِ الْعِلْمِ وَخَارِنِ عِلْمِ رَسُولِ
 اللَّهِ وَارْتُهُ وَتَارُوحُ السُّبُولِ سَيِّدِ الْوَلَدِ الْعَالِمِينَ فِي هَذِهِ السَّقِيَّةِ الْمَرْكَبَةِ الْمَرْكَبَةِ الْمَرْكَبَةِ
 حَبِيبَةِ عَزِيزٍ سَدَّوْغِي بَنَاتِهِ وَسَلَاتِيهِ وَرَبَّانِيهِ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدِ الْوَلَدِ الْأَسْبَاطِ وَوَسِيٍّ خَيْرِ
 زَوْجٍ وَلَا وَحَلْ يُنْكَرُ أَحَدٌ مَا أَكُولُ أَنِّي مُسَيِّدُ هَلِ الْكِتَابِ أَنِّي خَيْرُ فِي الْأَجْبَابِ إِنَّمَا فِي السُّقْرَةِ
 مَرَّةً وَفِي الرَّبْوِ مَرَّةً وَعِنْدَ أَهْلِ كَاهِرٍ وَعِنْدَ الزُّوْمِ بِطَرِيسٍ وَعِنْدَ الْفَرَسِ جَبِيرٍ وَعِنْدَ الثَّرَكِ
 تَجِيرٍ وَعِنْدَ بَرْجِ خَبِيرٍ وَعِنْدَ لُكْهَةِ بَوِي وَعِنْدَ الْحَبَشَةِ بِتَرِيَّةٍ وَعِنْدَ أُمِّي خَيْرُ دَرَّةٍ وَعِنْدَ طَلُورِي
 تَسِينُونَ وَعِنْدَ الْغَرْبِ قَلْبِي وَعِنْدَ الْأَرْضِ قَرِيبِي وَعِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ أَلَا وَابْنِي مُنْصَوِّفٍ فِي الْقُرْآنِ بِأَسْفَرٍ
 حَذَرُوا أَنِّي تَغْلِبُوا عَنِّي قَتْلُكُمْ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ أَنَا كُنْتُ
 عَفْدِي وَأَنَا الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَقْنِ مُؤْمِنٌ يَنْبَغُهُمْ أَنِّي نَعْتُهُ لِي وَنَكَلِ
 فِي يَوْمِ أَنِّي كُنْتُ الْمُؤْمِنُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنَا كُنْتُ الْأَكْدَى وَأَنَا كُنْتُ
 حَاسِبِينَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ اللَّهَ سَمِعَ الْمُحْسِنِينَ وَأَنَا كُنْتُ الْقَسْبِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي فِي ذَلِكَ
 سَيِّدِي لَيْتَنِي كَانَ تَقَسُّبٌ وَأَنَا لَيْتَنِي يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْيَمِينُ يَدُكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ قَبِيلاً وَفُغُودٌ وَغُلِ
 حَسْبُهُمْ وَتَعْنُ أَهْلَابِ الْأَعْرَافِ أَنَا وَغُلِي وَأُمِّي وَابْنُ غُلِي وَاللَّهُ قَالِقُ الْحَبِ وَالنَّوَى لَا يَبِيحُ لِي
 نَكْلُ الْحَبِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُبْطِطٌ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَغُلِي الْأَعْرَافِ وَجَلَّ يَغْرُقُونَ كَلَّا
 بِسَبَابِهِمْ وَأَنَا بَصِيرُهُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنْ نَسَائِهِمُ الْقَبْعَةَ نَسَبًا وَجِهَةً وَأَنَا
 رَافِعُ النَّوَاعِيَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعْبَاهَا أَفْنٌ وَبَيْتُهُ وَأَنَا لَيْتَنِي يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَرَجُلًا تَسْمَى بِرَجُلٍ وَمِنْ وَسِيٍّ مَهْرَبِي مَذِيذِ الْأُمَمِ كَلَّا وَقَدْ جَعَلْتُ مَحْشَاكُمْ بِفَيْضِي يُغْرِفُ
 لَكُمْ يَقُولُونَ وَيَتَعَبَّيْنِي فَتَعْنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ هَذِهِ عَهْدُ النَّبِيِّ الْأَخِي إِلَّا أَنَّهُ لَا يُحِبُّتُ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ وَلَا
 يَبْغِيكُمْ إِلَّا مَتَّقِي وَأَنَا صَاحِبُ يَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ قَرَضَ

شَيْعَتِي وَاسْتَوْلَا عَصِيَّتِي فَجُوبِي وَلَا خَافَ وَاسْتَوْفَا إِلَىٰ أَنَا وَفِي الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهُ وَلِيهِ أُولَىٰ يُحِبُّ أَحْسَبُ
فُجُوبِي أَن يُحِبُّوا مِن أَحَبِّ لَنَّهُ وَيَحِبُّ أَحْسَبُ مُبِغِيصِي أَن يُبِغِضُوا مِن أَحَبِّ لَنَّهُ أَلَا وَانَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ
مُعَاوِيَةَ سَبَنِي وَتَعَنَى اللَّهُمَّ شَدُّ وَطَأْتِكَ عَلَيْهِ وَالْزَلُّ الْمَغْنَةُ عَلَى الْمُسْتَعِجِي آمِينَ رَبِّ
الْعَالَمِينَ رَبِّ اسْمَاعِيلَ وَبَنِيهِ إِزَاهِيهِ إِنَّكَ عَزِيزٌ مُّجِيدٌ ثُمَّ نَزَلَ عَنْ أَعْوَادِهِ فَنُتَّ عَادَ إِلَيْهَا حَتَّى
قَالَ اللَّهُ الْمُنْجِمُ لَعَنَهُ اللَّهُ

جابر جعفی نے ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علی بن علی زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام جنگو نہروان سے واپس کو فہ تشریف لائے اور آپ کو یہ خبر پہنچی کہ معاویہ آپ کو سب و شتم کر رہا ہے اور آپ کی عیب جوئی کر رہا ہے اور وہ آپ کے اصحاب کو قتل کر رہا ہے تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا:

"آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا۔ پھر آپ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جن سے اللہ نے اپنے نبی اور آپ کو نوازا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں نعمتوں کا تذکرہ کرنے کے بارے میں آیت نہ ہوتی تو میں اس جگہ پر کھڑے ہو کر بالکل بھی اپنے فضائل و کمالات کو بیان نہ کرتا۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: وَأَقَامُوا بَيِّنَاتٍ لِّرَبِّكَ فَخَذَّتْ (سورۃ النحل: آیت ۱۱) یعنی "اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو"۔

اے اللہ! تیری ان نعمتوں پر حیران و شکر ادا کرتا ہوں کہ جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا اور تیرے اس فضل پر تیری حمد و ثناء بجا لاتا ہوں کہ جسے کہی جھلایا نہیں جاسکتا۔

اے لوگو! مجھ تک پہنچا پہنچ چکا ہے اور مجھے یہ دکھایا گیا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ میں تمہارے درمیان موجود ہوں لیکن تم میرے امر (مقام) سے جا مل رہے۔ میں تمہارے درمیان وہی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جو اللہ کے رسول چھوڑ کر گئے تھے اور وہ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور میری حرمت (اہل بیت) ہے اور یہ عمرت نجات کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے اور یہ قائم الانبیاء، سید الانبیاء نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و اہل بیت ہیں۔

ے لوگو! تم میرے بعد کسی کو یہ بات کہتے ہوئے نہیں سنو گے۔ اگر کسی نے میرے بعد یہ دعویٰ کیا تو وہ جھوٹا شخص ہوگا۔ میں رسول اللہ کا بھائی، ان کا چچا زاد، ان کی عذاب والی تلوار، ان کی مدد کرنے والی سہرا اور ہر مشکل و سختی کا ساتھی ہوں۔ میں جہنم کے سخت عذاب سے دوچار کرنے والا ہوں۔ میں بیٹوں و بیٹیوں کو یتیم کرنے والا اور ریحوں کو قبض کرنے والا ہوں۔ میں اللہ کا وہ عذاب ہوں جسے نافرمانوں سے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ میں سورماؤں کو ہچکاڑنے والا، شہسواروں کا قاتل اور خدائے رحمن کے مکسروں کو تباہ کرنے والا ہوں۔ میں تمام حقوق سے بہتر فرد (حضرت محمد ﷺ) کا داماد ہوں۔ میں تمام اوصیاء کا سید و سردار اور خیر الانبیاء کا وصی و جانشین ہوں۔ میں شہر علم کا دروازہ اور رسول اللہ کے علم کا من اور وارث ہوں۔ میں جوں بی جوں کا شوہر ہوں جو کہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور وہ فاطمہ زہراء، خبیہ، زکیرہ، نیکوکارہ، ہدایت یافتہ، اللہ کے حبیب کی حبیبہ، ان کی بہترین بیٹی اور ذریت ہیں۔ اور آپ رسول اللہ کی خوشبو ہیں۔ رسول اللہ کے دونوں سے سب نواسوں میں سے بہترین نواسے ہیں اور میری اولاد بہترین اولاد ہے۔

جو آپ میں بیان کر رہا ہوں کیا کوئی شخص اس کا انکار کر سکتا ہے؟ اہل کتاب میں سے مسلمان ہونے والے کہاں ہیں؟ انجیل میں میرا نام ایلیاہ ہے، تورات میں میرا نام یریا، زبور میں یریا، ہندستان والوں کے نزدیک کاہن، رومیوں کے نزدیک بطریا، ایرانیوں کے نزدیک جمیر، اترک (ترک قوم) کے نزدیک جمیر، اہل رنج کے نزدیک خیر، کہنہ کے نزدیک بوی، حبشہ والوں کے نزدیک ہتریک، میری والدہ کے نزدیک حیدر، میری دایہ کے نزدیک میمون، عرب والوں میں علی، آرمینیا والوں کے نزدیک فریق اور میرے والد کے نزدیک میرا نام قہمیر ہے۔

”یگاد ہو جاؤ! میرے قرآن میں کچھ مخصوص اسماء ہیں۔ خبردار! تم ان ناموں پر قبضہ کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرو ورنہ تم لوگ اپنے دین میں گمراہ ہو جاؤ گے۔“

نہ عز وجل کا ارشاد ہے: **إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ لِلَّهِ فِي الْغُيُوبِ** ”بے شک اللہ سچوں کے ساتھ ہے۔“

یہ سب جن سچوں کا ذکر ہوا ہے وہ سچائیں ہوں۔

نہ دنیا اور آخرت میں مؤذن ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَإِذْ مَوْذَنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ ﴿٢٣﴾ (سورۃ اعراف: آیت ۲۳)

”پس! (اس وقت) ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

میں وہ موزن (پکارنے والا) ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے:

وَكَذَٰلِكَ يَمُنُّ مَدَوْنٌ مِّنْهُ (سورۃ توبہ: آیت ۳)

”اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے۔“

پس! میں وہ اذان (اعلان) ہوں۔

اور میں ہی وہ محسن (احسان کرنے والا) ہوں جس کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَإِنَّ اللَّهَ لَتَتَّبِعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾ (سورۃ محبت: آیت ۶۹)

”اور بے شک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اور میں ہی وہ صاحبِ دل ہوں جس کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَبَٰرَئٌ لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ (سورۃ ق: ۳۷)

”یقیناً اس میں ہر صاحبِ دل کے لیے عبرت ہے۔“

اور میں وہ ذکر ہوں جس کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيًّا وَفَعُولًا وَأَعْلَىٰ جُلُوسِهِمْ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۱)

”جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنی سرہنوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔“

ہم اصحابِ اعراف ہیں، یعنی میں، میر بچا، میرا بھائی اور میرا چچا زاد بھائی، اللہ کی قسم! جس سنے دانے کو شک نہ آیا ہے۔ ہمارا حب دار جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور ہم سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اللہ عزوجل نے (اصحابِ اعراف کے متعلق) ارشاد فرمایا:

وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ (سورۃ اعراف: آیت ۳۶)

اور عراف پر مرد ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے۔

۔ میں وہ داماد (سسرالی رشتہ دار) ہوں جس کے بارے میں ارشاد پروردگار ہے:

وَعَوَّيْتُ لِي خَلْقًا مِّنَ النَّبَاِ بَشَرًا اَجْعَلُهُ نَسَبًا وَصِهْرًا (سورہ فرقان: آیت ۵۴)

اور وہی (خدا) ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا۔ پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا۔

اور میں ہی وہ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (سمجھ دار کان) ہوں جس کے متعلق پروردگار اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَتَعِيْنُ اُذُنًا وَّاعِيَةً ۝ (سورہ حاقہ: آیت ۱۲)

”اور سمجھ دار کان اسے محفوظ کرتا ہے۔“

اور میں ہی وہ شخص ہوں جس نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص کر دیا جیسا کہ اللہ عزوجل کا

فرمان ہے:

وَرَجُلًا سَلَمًا اِتْرَجُلًا (سورہ زمر: آیت ۲۹)

”اور ایک مرد جس کا صرف ایک ہی آقا ہے۔“

میری ولادت میں سے اس اُمت کا مہدی ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور منافقین کو پہچان یہ ہے کہ وہ مجھ سے بغض رکھتے ہیں اور اللہ نے مومنوں کا میری محبت کے ذریعے امتحان لیا ہے۔ یہ امی نبی کا مجھ سے وعدہ ہے کہ (اے علی) تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔ میں دنیا و آخرت میں رسول اللہ کا پرچم اٹھانے والا (علم دار) ہوں۔ رسول اللہ میرے پیشوا ہیں اور میں اپنے شیعوں کا پیشوا ہوں۔ اللہ کی قسم! (قیامت کے دن) میرے حب دار کو یہ س اور خوف لاحق نہیں ہوگا۔ اللہ میرا مولا و ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں۔ میرے حب دار اللہ سے محبت کرنے والے سے محبت کرنا پسند کرتے ہیں اور مجھ سے بغض و کینہ رکھنے والے اللہ سے محبت کرنے والے سے بغض رکھنا پسند کرتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ معاویہ نے مجھ پر سب و شتم اور لعنت کی ہے۔ اے اللہ! گواہ سے اپنی

سخت گرفت میں جکڑ لے اور لعنت کے حق دار پر لعنت فرما۔ آمین رب العالمین!

رب اسماعیل و باعث ابراہیم (ابراہیم کو نبی بنا کر بھیجے والے) بے شک گواہ لائق تعریف اور عزت و بزرگی

والا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؑ منبر سے نیچے شریف لے آئے اور دوبارہ منبر پر نہیں گئے یہاں تک کہ امین بالمعنی
اللہ نے آپؑ کو شہید کر دیا۔

فضائل شیعہ بزبان مصوم

19/19 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَقَاءِ تَبَطُّرِيُّ الْإِسْطَهْرِيّ بْنُ إِسْرَافِيلَ الْوَاقِشِيُّ الرَّقَزِيُّ الْكُجَّارِيُّ
مُتَشَهِّرٌ مَوْلَانَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَحْزَمِ سَنَةَ سِتِّ عَشْرَةَ وَ
خَمْسِمِائَةٍ بِقِرَامَتِي عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْبَةَ بِإِثْبَارَةٍ فِي مُشْهَدِ
النَّخَاسِينَ عَلَى صَاحِبِهِ السَّلَامُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَرْبَعِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ
أَحْمَدَ بْنِ الْقُفَيْهَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ أَتَقُولِي
الْكَاتِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ شَوْبَانَ قَالَ:
حَدَّثَنِي نُسْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَانَ عَمْرَانُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ: دَخَلَ أَبِي الْمَسْجِدَ قَادًا هُوَ بِأَنْفِهِ مِنْ شِيعَتِنَا قَدْ تَابَ إِلَهُمْ فَسَمِعَهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ وَ
أَسْلَمُوا لِأَجِبْ رِجْلَكُمْ وَأَزْوَاحَكُمْ وَإِنَّكُمْ لَعَنَ دِينَهُ وَمَا بَيْنَ أَحِبَّكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَغْتَبِطَ بِمَا هُوَ
فِيهِ إِلَّا أَنْ يَبْلُغَ نَفْسُهُ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى خَنْجَرٍ يَوْفَى عَيْنُو تَابُوا رَجْعًا وَاجْتِهَادًا وَمَنْ يَأْتِكُمْ مِنْكُمْ
بِمَا مِمَّا قَدْ تَعَمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ طَرِيقِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ أَغْوَانُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ لُصَّارُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ السَّارِقُونَ
الْأَوَّلُونَ وَأَنْتُمْ السَّارِقُونَ الْآخِرُونَ وَأَنْتُمْ السَّارِقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ قَدْ طَمَعْنَاكُمْ الْجَنَانَ بِأَمْرِ اللَّهِ وَ
رَسُولِهِ كَأَنَّكُمْ فِي الْجَنَّةِ تَتَنَافَسُونَ فِي فَضَائِلِ الدَّرَجَاتِ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْكُمْ صِدِّيقٌ وَكُلُّ مُؤْمِنَةٍ
مِنْكُمْ خَوْرَاءُ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَا قَدْ بَرَزْتُمْ فَاسْتَبْشِرُوا فَانْتَهَ سَاخِطٌ عَلَى الْأُمَّةِ مَا خَلَا شِيعَتَنَا إِلَّا
وَإِنْ لَيْكُنْ شَيْءٌ شَرَفٌ وَشَرَفُ الدِّينِ الشَّيْعَةُ إِلَّا وَإِنْ لَيْكُنْ شَيْءٌ عَمَادٌ وَعِمَادُ الدِّينِ الشَّيْعَةُ إِلَّا وَ
إِنْ لَيْكُنْ شَيْءٌ سَيِّدٌ وَسَيِّدُ الْمَجَالِسِ فَهَيْسَ شِيعَتِنَا إِلَّا وَإِنْ لَيْكُنْ شَيْءٌ شُهُودٌ وَشُهُودُ الْأَرْضِ
سُكَّانُ شِيعَتِنَا فِدَيَا إِلَّا وَإِنْ مَنْ خَالَفَكُمْ مَنُوبٌ إِلَى هَذِهِ الْأَيَّةِ وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ

بجاری الاثر ج ۳۳ ص ۲۸۲، باب ۳۰ ج ۵۳۷۔ فتح نے یہ روایت اپنی کتاب معانی الاخبار ص ۵۸-۶۰ پر بیان کی ہے۔

حَبِيبَةُ تَطِيعُ نَارًا حَبِيبَةً أَلَا وَرَأَى مَن تَشَابَهَتْ قَدَعَاؤُهُ مُسْتَجَابٌ أَلَا وَإِنَّ مَن سَأَلَ مِنْكُمْ
حَاجَةً فَلَهُ بِهَا مِائَةٌ بِحَبْنَةٍ حَسَنٍ صُنْعُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ تَخْرُجُ شَيْعَتَانِ مِنْ قُبُورِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مُتَّحِقَةً آلُوهُنَّ وَوُجُوهُهُمْ قَدْ أُعْطُوا الْأَمَانَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَلِلَّهِ أَشَدُّ حُبًّا
بِمَعِيَّتِنَا مِمَّا نَهَمُ

محمد بن عثمان بن عبدالمکریم نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد گرامی مسجد میں داخل ہوئے تو آپ وہاں ہمارے شیعوں سے مل کر تشریف لے گئے۔ انھیں سلام کرنے کے بعد فرمایا:

خدا کی قسم! میں تمہاری خوشبو اور تمہاری جانوں کو پسند کرتا ہوں۔ بے شک تم اللہ کے دین پر قائم ہو۔ جب تک تم بے جسموں سے روح پرواز نہیں کرے گی لوگ تمہارے ایمان پر رشک کرتے رہیں گے۔ پس! تم لوگ تقویٰ و پارسائی اور نیک کاموں میں کوشش کے ذریعے ہمارے مددگار بنو۔ تم میں سے جو امام کی اقتداء کرتا ہے تو وہ امام کے مطابقت کے مطابق عمل و کردار کو بنائے۔ تم اللہ کے سپاہی، اس کے (دین کے) مددگار اور نصرت کرنے والے ہو۔ تم پیسے و لوگوں پر بھی سبقت حاصل کرنے والے ہو اور بعد میں آنے والوں پر بھی سبقت حاصل کرنے والے ہو۔ تم جنت کی طرف تیزی سے بڑھنے والے ہو۔ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے تمہارے لیے جنت کی ضمانت کی ہے۔ گویا تم لوگ جنت میں جنت کے مختلف درجوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہو۔ تم میں سے ہر مومن، مرد مومن اور ہر مومنہ عورت (جنت کی) خور ہے۔

یہ دفعہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے جناب قبر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے قبر! کھڑے ہو جاؤ اور بات پر خوش ہو جاؤ کہ اللہ اُمت پر ناراض ہے سوائے ہمارے شیعوں کے۔

گاہ ہو جاؤ! ہر چیز کا شرف ہوتا ہے اور دین کا شرف شیعہ ہیں اور ہر چیز کا ستون ہوتا ہے جبکہ دین کا ستون شیعہ ہیں۔ ہر چیز کا کوئی سردار ہوتا ہے جبکہ مجالس کی سردار ہمارے شیعوں کی مجلس ہے۔

یاد رکھو! ہر چیز کے گواہ ہوتے ہیں اور زمین پر گواہ، اس پر سکونت اختیار کرنے والے، ہمارے شیعہ ہیں۔ یاد رکھو! تم لوگوں (شیعوں) کی مخالفت کی وہ ان آیات کا مصداق ہے:

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ شَيْعَةٌ ۖ تَأْمِيْلَةٌ تَأْمِيْلَةٌ ۖ تَطِيعُ نَارًا حَبِيبَةً ۖ (سورہ فاشیہ: آیت ۲-۳)

”اُس (قیامت کے) دن کچھ چہرے خوار ہوں گے، وہ مصیبت سر کر چکے ہوئے ہوں گے، وہ دہکتی ہوئی آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔“

آگاہ ہو جاؤ! تم میں سے جو بھی دُعا کرے گا اس کی دُعا قبول ہوگی اور تم میں سے جو بھی کوئی شخص ایک حاجت طلب کرے گا، اس کی سوز و گداز اور حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

واہ! اللہ نے تم یگوں کے ساتھ کس قدر خوبصورت طرزِ عمل اپنایا ہے۔ جب قیامت کے دن ہمارے شیعہ اپنی قبروں سے باہر نکلیں گے تو ان کے چہرے روشن ہوں گے۔ اللہ نے انہیں امان دی ہے۔ ان پر (قیامت کے دن) کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ اللہ کی قسم! ہم اپنے شیعوں سے شدید محبت کرتے ہیں۔^①

شیعہ کی ولادت پاکیزہ ہے

20/20 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ كَثِيرٍ الْخَارِزْمِيُّ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُعِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُعِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ ابْنِي صَالِبٍ أَلَا أُبَيِّنُكَ أَلَا أَمْتَعُكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي خِيَفُكَ أَتَاوَأَنْتَ مِنْ طَيْبَةٍ وَاجِدَةٍ فَقَضَيْتَ مِنْ قَضِيَّتِي مِنْهَا شَيْعَةً فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُعِيَ النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ أَلَا شَيْعَتُ فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ لِطَيْبِ مَوْلِدِهِمْ

جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں آپ کو کوئی خوشخبری اور تحفہ دوں؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: جی ہاں ضرور، اے اللہ کے رسول!

① بحار الانوار، ج ۶۵، ص ۳۳، باب ۱۵، ج ۲۹؛ لدی فیج صدوق، مجلس ۹۱، ج ۴، ص ۲۲۶؛ فضائل العید، ص ۹-۱۱؛ تفسیر البرهان؛

یوں اللہ نے فرمایا: میں اور آپ ایک مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس مٹی میں سے جو باقی بچ گئی تھی اس بچ جانے والے سے ہمارے شیعہ خلق ہوئے ہیں۔ قیامت کے دن تمہارے شیعوں کے علاوہ سب لوگوں کو ان کی ماؤں کے پیٹ سے ہٹایا جائے گا لیکن تمہارے شیعوں کو ان کے باپوں کے ناموں سے بلایا جائے گا کیونکہ ان کی ولادت پاکیزہ تھی۔

ہم سے امر کو نا اہل سے چھپاؤ

21/21 أَخْبَرَنَا السَّيِّحُ أَبُو عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ رَدِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَبِدٍ بْنُ الشَّعْبَانِ رَدِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ قُوتُلُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّامٍ الرَّسَّكَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْجُمَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَخْوَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَلِيبِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا مُدْرِكُ إِنَّ أَمْرًا نَالَيْتَ بِقَبُولِهِ فَقَطِّعْ وَلَكِنْ بِصِيَانَتِهِ وَكَفَالَتِهِ عَنْ غُلُوِّ نَفْسِهِ أَقْبَرُ أَضْحَاهُنَا السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَقُلْ لَهُمْ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمْرًا أَجَزُّ مَوْذَعًا النَّاسِ إِلَيْنَا فَخَذَّاهُمْ يَغْرُقُونَ وَتَرَكَ مَا يُبْكِيُونَ

مدرک بن زہیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے مدرک! ہم سے مر (امامت و ولایت) کو قطع قبول کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنا اور جو اس کا اہل نہ ہو اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ہمارے شیعوں کو ہماری طرف سے السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا اور ان سے کہنا (کہ ہم نے فرمایا ہے:) اللہ اس بندے پر رحمت نازل فرمائے جو لوگوں کی محبت و موافقت کو ہم تک پہنچ کر لے آئے۔ ہم تم لوگوں سے ہمارے متعلق وہ گفتگو کرو جس سے وہ ہماری معرفت حاصل کریں اور ان امور کو ترک کر دو جس سے وہ ہم سے منکر ہو جائیں۔ ⑦

بحر با نوان ج ۶۳، باب ۳، ج ۲۹، ص ۱۲۶: الارشاد فی سفیۃ: ج ۱، ص ۳۳: اہل شیخ مفید: مجلس ۷، ج ۳، ص ۳۱۱: اہل شیخ طوسی: مجلس ۳، ج ۲، ص ۲۵۶: مجلس ۳، ج ۲، ص ۲۷۹: مجلس ۱۶، ج ۲، ص ۳۵۶: مجلس ۲۱، ج ۲، ص ۹۹: اہل شیخ طوسی: مجلس ۳، ج ۳، ص ۸۶

عَنِ الْهَيْلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَشِيرِيِّ عَنْ جَطْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَيْتاً وَصِيَّتِي وَحَلِيفَتِي وَرُوحَتُهُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ
الْعَالَمِينَ فِي هَذِهِ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدَايَ مِنْ وَالَاهُمَا فَقَدْ وَالَايَ وَمَنْ
عَادَاهُمَا فَقَدْ عَادَايَ وَمَنْ نَاوَاهُمَا فَقَدْ نَاوَى وَمَنْ جَفَاهُمَا فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ بَرَّاهُمَا فَقَدْ بَرَّانِي وَصَلَّ
إِلَيْهِ مِنْ وَصَلَهُمْ وَقَطَعَ مِنْ قَطَعَهُمْ وَنَصَرَ مِنْ نَصَرَهُمْ وَخَذَلَ مِنْ خَذَلَهُمْ اللَّهُمَّ مَنْ كَانَ لَهُ مِنْ
أَلَيْتِكَ وَرُسُلِكَ ثَقُلَ وَأَهْلُ بَيْتِي حَبِيبُ الْقُرْبَى وَفِي هَذِهِ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَهْلُ بَيْتِي وَتَقِي
فَأَكْرَبُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَظَهَرُ لَهُمْ تَكْهِيْدَا

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے دہی اور خلیفہ و جانشین ہیں۔ ان کی زوجہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور وہ حضرت فاطمہؑ ہیں اور حضرت حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے ان سے عداوت و بغض رکھا اُس نے مجھ سے عداوت و بغض رکھا۔ جس نے ان سے دشمنی رکھی اُس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ جس نے ان سے منہ پھیرا اُس نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ جس نے ان سے ٹکی کی اُس نے مجھ سے ٹکی کی۔ جس نے ان سے اپنا تعلق قائم رکھا اللہ تعالیٰ اُس سے اپنا تعلق جوڑے رکھتا ہے۔ جس نے ان سے اپنا تعلق توڑا اللہ اُس سے اپنا تعلق توڑ دیتا ہے۔ جس نے ان کی مدد کی اللہ اُس کی مدد کرتا ہے اور جس نے ان کی مدد نہ کی اللہ ان لوگوں کی مدد کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اے اللہ! جس طرح حیرے انبیاء و رسول زمین پر حیرے نقل (زمین کا خزانہ و سرمایہ) ہیں اسی طرح علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ میرے اہل بیت اور نقل ہیں۔ پس تو ان سے رنج کو دور رکھ اور انھیں ایسے پاک رکھ جیسے پاک رکھنے کا حق ہے۔ ﴿

یقیناً! یہ میرے اہل بیت ہیں

26/26 وَيَا لِمَ سَنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَافِثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ أَبُو جَعْفَرٍ الْخُرَاسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

حَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقِزْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَسَاذٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ ابْنِ
عَبْدِ بْنِ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَخَطَبَ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ
مِنَ عَزَائِكُمْ أَوْحَى إِلَيَّ مَقْبُوضٌ وَأَنَّ ابْنَ عَمِّي عَيْنًا مَقْشُورٌ وَإِنَّ أَتَيْتُمُ النَّاسَ أَخْبَرُكُمْ خَيْرًا إِنَّ
غِيْثَكُمْ بِهِ سَلْبُكُمْ وَإِنْ تَرَكْتُمُوهُ هَكَذَا إِنَّ ابْنَ عَمِّي غَيْبٌ هُوَ أَجَى وَوَزِيرِي وَهُوَ خَلِيفَتِي وَهُوَ
سَيِّدِي عَنِّي وَهُوَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحْتَمِلِينَ إِنْ اسْتَرْشَدْتُمُوهُ أَرَشَدَكُمْ وَإِنْ اتَّبَعْتُمُوهُ
نَعَيْتُمْ وَإِنْ خَالَفْتُمُوهُ ضَلَلْتُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ فَانْتَهَ أَطَعْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ فَانْتَهَ عَصَيْتُمْ وَإِنْ
يَخْلَعُوهُ فَانْتَهَ يَخْلَعُكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُكُمْ بَبَيْعَتِهِ فَبَيْعَتُهُ أَمْرٌ تَكْفُرُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَى الْقُرْآنِ وَ
عَزَّ وَجَلَّ مَنْ خَالَفَهُ ضَلَّ وَمَنِ اتَّبَعَهُ عَمِلَ عَلَى هَدًى فَهَكَذَا أَتَيْتُمُ النَّاسَ اسْتَعْمُوا قَوْلِي وَاعْرِضُوا
حَقِّي نَجِصَتِي وَلَا تُخَالِفُونِي فِي أَحَدٍ بَيْنِي إِلَّا بِالَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَنِ خَفَضَهُمْ فَقَدْ خَفَضَنِي فَوَيْلٌ لَهُمْ
خَفَضَنِي وَفَرَاتِي وَإِخْوَتِي وَأَوْلَادِي فَإِنَّكُمْ مُجْتَمِعُونَ وَمُسَائِلُونَ عَنِ الثَّقَلَيْنِ فَانْظُرُوا كَيْفَ
تَحْسَبُونِي فِيهِمْ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِي فَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنِ ظَلَمَهُمْ فَقَدْ ظَلَمَنِي وَمَنِ أَذَلَّهُمْ فَقَدْ
أَذَلَّنِي وَمَنِ أَعَزَّهُمْ فَقَدْ أَعَزَّنِي وَمَنِ أَكْرَمَهُمْ أَكْرَمَنِي وَمَنِ نَصَرَهُمْ نَصَرَنِي وَمَنِ خَدَلَهُمْ خَدَلَنِي وَ
مَنِ صَبَّ الْهَتَمَ فِي غَيْرِهِمْ فَقَدْ كَذَبَنِي أَتَيْتُمُ النَّاسَ اتَّقُوا اللَّهَ وَانْظُرُوا مَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ إِذَا
تَجِيشُونِي فَإِنِّي خَصَمٌ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَأَعَادَهُ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ فَقَدْ خَصِمْتُهُ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا
وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا جب کہ
تہ۔ ب۔ آپ کے گرد جمع تھے۔ آپ نے فرمایا:

اے گروہ مومنین! اللہ عزوجل نے مجھے وحی کے ذریعے خبر دی ہے کہ میری روح عنقریب قبض کر لی جائے گی اور
میں سے چچے زاد بھائی علی کو شہید کیا جائے گا۔

اے لوگو! میں تمہیں ایک خبر دے رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کے مطابق عمل کیا تو امن و سلامتی سے رہو گے۔ اگر تم
میرے بات پر عمل نہ کیا تو ہلاک ہو جاؤ گے اور وہ خبر یہ ہے کہ میرے چچا زاد علی میرے بھائی، وزیر اور خلیفہ و جانشین
میں۔ وہ میری طرف سے پیغام پہنچانے والے ہیں۔ وہ متقی لوگوں کے امام اور روشن پیشانی والوں کے قائد و پیشوا ہیں۔

اگر تم ان سے ہدایت طلب کرو گے تو یہ تمہاری رہنمائی فرمائیں گے۔ اگر تم نے ان کی پیروی کی تو نجات پاؤ گے۔ اگر تم نے ان کی مخالفت کی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اگر تم نے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی تو تم نے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی۔ اور اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو تم نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اگر تم نے ان کی بیعت کی تو اللہ کی بیعت کی اور تم نے ان کی بیعت توڑ دی تو تم نے اللہ کی بیعت توڑی۔ یہ شک! اللہ عزوجل نے مجھ پر قرآن کو نازل فرمایا ہے۔ جس نے اس قرآن کی مخالفت کی (اس کے احکامات پر عمل نہ کیا) وہ گمراہ ہوگا اور جس نے علی کے علاوہ کسی شخص سے قرآن کے علم کو حاصل کرنے کی کوشش کی وہ ہلاک ہوگا۔

اے لوگو! میری بات کو سنو اور میری اس نصیحت کو صحیح سمجھو میں پہچانو اور تم لوگ میرے اہل بیت کی ہرگز مخالفت نہ کرنا بلکہ میں نے تمہیں ان کے متعلق جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرنا۔ جس نے ان کی مخالفت کی (یعنی ان کا حق ادا کیا)۔ اس نے میری مخالفت کی (میرے حق کو ادا کیا) کیونکہ یہ میرے ہی مددگار، میرے قرابت دار، بھائی اور میری اور وہیں۔ یقیناً تم لوگوں کو (قیامت کے دن) جمع کیا جائے گا اور عقلمن (قرآن و اہل بیت) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

پس! تم دیکھو اور غور کرو کہ میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یقیناً یہ میرے اہل بیت ہیں جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا، جس نے انہیں دُسا اور خوار کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے خوار کیا۔ جس نے انہیں عزت دی اس نے مجھے عزت بخشی۔ جس نے ان کی تعظیم و تکریم کی اس نے میری تعظیم و تکریم کی۔ جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔ جس نے ان کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھ لیا اس نے میری مدد کرنے سے ہاتھ اٹھ لیا۔ جس نے میرے اہل بیت کے علاوہ کسی سے ہدایت و رہنمائی طلب کی اس نے مجھے جھٹلایا۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور غور و فکر کرو کہ جب تمہاری (قیامت کے دن) مجھ سے ملاقات ہوگی تو مجھے کیا جواب دو گے؟ جس نے میرے اہل بیت سے دشمنی رکھی ہوگی یا ان کو اذیت و تکلیف پہنچائی ہوگی (قیامت کے دن) میں اس بندے کا دشمن ہوں گا اور اس دن جس کا میں دشمن ہوں گا۔ یقیناً میں اسے مطلوب و مقہور بنا دوں گا۔ پس! میں نے اپنی یہ بات تم سے بیان کر دی ہے۔ میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار (مغفرت طلب) کرتا ہوں۔^①

① امام شیخ صدوق: مجلس ۱۵، ج ۱، ص ۶۳؛ مستدرك من طائوس في كتاب التخصيص: باب ۴، ص ۵۹۸؛ بحار الانوار: ج ۳۸، باب ۶۱، ج ۱۰، ص ۹۳

محبت اہل بیتؑ کا سات مقامات پر قائم

29/29 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرِو الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو النَّوْمِي سَوِيدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْرَانَ الْقُسَيْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُبَرِّزُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَنْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْكَلَابِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرُو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: حُبِّي وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي نَافِعٌ فِي سَبْعٍ مَوَاطِعَ أَهْوَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَظِيمَةً عِنْدَ الْوَفَاةِ وَفِي الْقَبْرِ وَعِنْدَ النُّشُورِ وَعِنْدَ الْكِتَابِ وَعِنْدَ الْحِسَابِ وَعِنْدَ الْمِيزَانِ وَعِنْدَ الْحِزَابِ

حضرت علی (زین العابدین) بن حسین علیہ السلام نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور میرے اہل بیتؑ کی محبت سات ایسے مقامات پر قائم پہنچائے گی کہ جن کی ہولناکیاں انتہائی سخت اور خوفناک ہیں:

◇ وفات کے وقت ◇ قبر میں ◇ قبر سے دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت ◇ نامہ اعمال ملنے کے وقت ◇

حساب کے وقت ◇ میزان کے وقت ◇ پل صراط سے گزرتے وقت۔ ①

ولایت کے بغیر ایمان قبول نہیں

30/30 وَيَهْدِي الْإِسْلَامَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: الْمُخَالِفُ عَلَى عَلِيٍّ هُنَّ أَلْسِنٌ كَافِرَةٌ وَتُفْسِدُ مَشْرِكٌ وَالتَّحِبُّ لَهُ مُؤْمِنٌ وَالتَّبْغِضُ لَهُ مُنَافِقٌ وَالتَّمَتُّعُ بِأَقْرَبِهِ لَاحِقٌ وَالتَّعَارُفُ لَهُ مُتَّفِقٌ وَمَارِئٌ وَالرَّادُّ عَلَيْهِ زَاهِقٌ عَلَى نَوْرِ اللَّهِ فِي بِلَادِهِ وَتُحْتَسَبُ عَلَى عِبَادِهِ عَلَى سِتْرِ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِ وَارِثٌ عَلَيْهِمْ أَنْبِيَائِهِ عَلَى كَلِمَةِ الْوَعْدِ وَكَلِمَةُ الْأَوْصِيَاءِ وَوَصِيَّتُ سَيِّدِ

○ مالی شیخ صدوق: مجلس ۳، ج ۳، ص ۱۰؛ الاصل: ج ۲، ص ۳۶۰؛ لخصائل: ص ۶؛ مجمع الاخبار: ص ۱۸۲، فصل ۱۳۱؛ بحار الانوار:

رَأْسِيَّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدِ الْغَيِّ الْمُجْتَلِينَ وَإِمَامِ الْمُسْلِمِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ الْإِيمَانَ إِلَّا بِوَلَايَتِهِ وَطَاعَتِهِ

بن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد علی ابن ابی طالب کی مخالفت کرنے والا سے اور جو اس کافر سے محبت کرے وہ بھی اس کے کفر میں شریک (کافر) ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والا سے اور ان سے بغض رکھنے والا منافق ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم کی پیروی کرنے والا ان سے ملحق ہوگا، ان سے جنگ کرنے والا منافق ہے اور ان کو نہ مرنے والا نابود ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شہروں میں اس کا ثور اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کے لیے اللہ کی تلوار (سیف اللہ) ہیں اور آپ انبیاء کے علم کے وارث ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بند و برتر کلمہ (بیانہ) ہیں اور آپ کے دشمنوں کا کلمہ و بیانہ پست تر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام اوصیاء کے سردار اور بیرون کے دسی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مومنوں کے امیر، روشن پیشانی والوں کے قائد و پیشوا اور مسلمانوں کے امام و رہبر ہیں۔ نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت و اطاعت کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں کرتا۔^(۱)

مائے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے

31/3: وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ عَمْرِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْعَزْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَارِثٍ الْمُنْقَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَالِمِ بْنِ فَكَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ شِيعَتُكَ هُمْ نَفْسُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ أَهَانَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ أَهَانَكَ وَمَنْ أَهَانَكَ فَقَدْ أَهَانَنِي وَمَنْ أَهَانَنِي أَذْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ فِيمَا وَبَسَ النَّصِيرُ بِمَا عَنِ أَنْتَ مِنِّي وَأَذَانُكَ وَرُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَبِئْسَتْ مِنْ طَيْفَتِي وَشِيعَتِكَ خُبْرُوا مِنْ فَضْلِ طَيْفَتِكَ فَمَنْ أَحْبَبَهُمْ فَقَدْ أَحْبَبَنَا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنَا وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَدَّاهُمْ فَقَدْ وَدَّانَا عَنِ ابْنِ شِيعَتِكَ مَغْفُورٌ لَهُمْ عَلَى

مَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ ذُنُوبٍ وَ عُيُوبٍ يَا سَلَّى أَنَا الشَّيْعُ يُشِيدُكَ عَدَاً إِذَا قُتِلَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ
 قَبْلَهُمْ خُفِرَ بِذَلِكَ يَا عَلِيَّ شَيْعَتُكَ شَيْعَةُ اللَّهِ وَأَنْصَارُكَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَأَوْلِيَاؤُكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَجِزَاؤُكَ
 جِزَاءُ اللَّهِ يَا عَلِيَّ سَعِيدٌ مَنْ تَوَلَّاكَ وَشَقِيءٌ مَنْ عَادَاكَ يَا عَلِيَّ لَكَ كَلِّ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ ذُو قَرْنَيْنَا

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے علی! قیامت کے دن آپؑ کے شیعہ کامیاب ہوں گے جس نے آپؑ کے شیعوں میں سے کسی ایک شیعہ کی بھی توہین کی اُس نے آپؑ کی توہین کی اور جس نے آپؑ کی توہین کی اُس نے میری توہین کی اور جس نے میری توہین کی اللہ اُسے جہنم کی آگ میں ڈالے گا اور وہ بہت بڑا ٹھکانہ ہے۔

اے علی! احم مجھ سے اور علی حم سے ہوں، ہماری روح میری روح سے ہے اور ہماری طینت (مٹی) میری طینت سے ہے اور آپؑ کے شیعہ ہماری بیٹی ہوئی مٹی سے خلق ہوئے ہیں۔ جس نے ان (شیعوں) سے محبت کی اُس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے ہم سے بغض رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اُس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے ان سے عشق و مودت کی اُس نے ہم سے عشق و مودت کی۔

اے علی! تمہارے شیعوں کے گناہ اور صیب بخش دیئے جائیں گے۔ اے علی! جب تیں کل (قیامت کے دن) مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو تمہارے شیعوں کی شفاعت کروں گا پس! آپؑ انہیں یہ بشارت و خوشخبری دے دیں۔

اے علی! آپؑ کے شیعہ اللہ کے شیعہ ہیں اور آپؑ کے مددگار اللہ کے مددگار ہیں، اور آپؑ کے دوست اللہ کے دوست ہیں، اور آپؑ کا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ اے علی! خوش بخت ہے وہ انسان جس نے آپؑ سے محبت رکھی اور بد بخت ہے وہ انسان جس نے آپؑ سے دشمنی اور عداوت رکھی۔

اے علی! جنت میں آپؑ کے لیے خزانہ ہے اور آپؑ دونوں طرف سے اس پر تسلط رکھتے ہیں (یعنی آپؑ ہی اس کے مالک ہیں)۔^①

جناب سیدہ کی محشر میں آمد

32/32 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الطَّلَبِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْخَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ السُّدِّيُّ عَنْ
 مُنْبِجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ جَعْفَرِ الْأَخْمَرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْبِ بْنِ الْبَاقِرِ قَالَ:
 قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ثَقِيلٌ
 نَسِيَ قَوْمٌ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نَوَى الْجَنَّةِ مَدْبُجَةً الْجَنْبَيْنِ خِطَامُهَا مِنْ لَوْلُؤٍ رَطِبٍ قَوَائِمُهَا مِنَ الزُّمُرُودِ
 الْأَخْضَرِ كَذَبَتْ مِنَ الْهَيْسِكِ الْأَكْفَرِ عَيْنَاهَا يَاقُوتَانِ خَمْرَاوَانِ عَمِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ نُورٍ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ
 حَيْثُ وَبَاطِنُهَا مِنْ كَافِرٍهَا دَاخِلُهَا عَفْوُ اللَّهِ وَخَارِجُهَا رَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَى رَأْسِهَا تَاجٌ مِنْ نُورٍ يُلْجَأُ
 سَبْعُونَ رُكْنًا كُلُّ رُكْنٍ مَرَصَّعٌ بِاللُّذِيِّ وَالْيَاقُوتِ يُحْيِي كَالْكُوكَبِ الدُّرِّيِّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَعَنْ
 تَبِيبَتِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَعَنْ شَيْخٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَجَبَرْتِيلُ أَخَذَ بِخِطَامِهَا الثَّاقَةِ يُتَادَى
 بِأَنْفِ صَوْتِهِ غُضُّوا أَبْصَارَهُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ بِئْسَ مُنْجِبٌ فَلَا يَبْقَى يَوْمَ مَيْدِنِ نَبِيِّ مُرْسَلٍ وَلَا رَسُولٍ وَ
 لَا حَبِيبٍ وَلَا شَهِيدٍ إِلَّا غُضُّوا أَبْصَارَهُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ فَتَسِيرُ حَتَّى تُنْجِدَ عَرْشَ رَبِّهَا جَلَّ
 خَلَاهُ وَتَرْوُحَ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَتَقُولُ إِلَهِي وَسَيِّدِي أَحْكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَنِي اللَّهُمَّ
 حُكْمُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدِي فَإِذَا الْيَتَامَى مِنْ قَبْلِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ يَا حَبِيبَتِي يَا أُمَّةَ حَبِيبِي
 تَسْبِيحِي تُغْنِي وَاشْفَعِي تُشْفَعِي وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أَجَارِي جَارِي ظَلَمَ ظَالِمٌ فَتَقُولُ إِلَهِي وَسَيِّدِي
 دَرَيْتِي وَشَيْعَتِي وَشَيْعَةَ دُرَيْتِي وَمُحِبِّي وَمُحِبَّاتِ دُرَيْتِي فَإِذَا الْيَتَامَى مِنْ قَبْلِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ أَيْنَ دُرَيْتُهُ
 وَحِجَّتُهُ وَشَيْعَتُهَا وَلُحُوبُهَا وَمُحِبُّو دُرَيْتِهَا فَيَقُولُونَ وَقَدْ أَخَاطَ بِهِمْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ فَثَقَلَتْهُمْ
 وَحِجَّتُهُ حَتَّى تُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ

یہ جعفر حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا کہ
 میں نے جعفر بن محمد سے سنا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میری بیٹی حضرت فاطمہؑ جنت کے ناکہ پر سوار ہو کر (میدانِ محشر
 میں) آئیں گی۔ اس ناکہ کے دونوں اطراف ریشم و دیباچ سے آراستہ ہوں گے۔ اس کی مہار تازہ موتیوں کی ہوگی، اس
 پر بیز مرد کے ہوں گے۔ اس کی دم خالص خوشبودار مشک سے ہوگی، اس کی دونوں آنکھیں سرخ یا قوت کی ہوں
 گی۔ اس پر نور کا ہودج رکھا ہوگا جو اس قدر شفاف ہوگا کہ اس کے ظاہر سے باطن اور باطن سے ظاہر نظر آ رہا ہوگا۔ اس
 کے سر پر نور کا عفو و درگزر اور اس کے باہر اللہ کی رحمت ہوگی۔

حضرت فاطمہؑ کے سر اقدس پر نور کا تاج ہوگا اور اس تاج کے ستر ارکان ہوں گے جبکہ ہر رکن موتی اور یا قوت کے جتے سے مزین ہوگا۔ یہ نورانی تاج یوں چمک رہا ہوگا جیسے آسمان کے آفتی پر روشن ستارے چمکتے ہوں گے۔ اس جنتی ناز کے دائیں طرف ستر ہزار فرشتے اور بائیں طرف ستر ہزار فرشتے ہوں گے جبکہ حضرت جبریلؑ اس ناز کی مہار کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور وہ بلند آواز میں پکار کر کہیں گے: ”اپنی نگاہوں کو نیچے کر لو تا کہ حضرت محمدؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؑ (میدان محشر سے) گزر جائیں۔ اس دن ہر نبی، مرسل، رسول، صدیق اور شہید بھی اپنی نگاہوں کو جھکا لیں گے تا کہ حضرت فاطمہؑ زہراؑ گزر جائیں۔ پھر حضرت فاطمہؑ وہاں سے گزر کر اپنے پروردگار جل جلالہ کے عرش کے سامنے پہنچیں گی اور خود کو ناز پر گرا دیں گی اور فریاد کرتے ہوئے عرض کریں گی:

”میرے معبود و سر دار! میرے اور ان ظالموں کے درمیان فیصلہ کریں جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا۔ اے اللہ! میرے اور میری اولاد کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔“

یہ فریاد سن کر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری حبیب! اے میرے حبیب کی بیٹی! آج آپ مجھ سے جو مانگیں گی آپ کو عطا کیا جائے گا اور آج آپ جس کی بھی سفارش و شفاعت فرمائیں گی آپ کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ مجھے میری عزت و جلال کی قسم! آج کوئی عالم مجھ سے بچ نہیں پائے گا۔

یہ سن کر جناب فاطمہؑ عرض کریں گی: اے میرے معبود و سر دار! آج میں اپنی ذریت (اولاد)، اپنے شیعوں، اپنی ذریت کے شیعوں، اپنے حب داروں اور اپنی ذریت کے حب داروں کی شفاعت کرتی ہوں۔

تو اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئے گی: جناب فاطمہؑ کی اولاد! جناب فاطمہؑ کے شیعوں، ان کے حب دار اور ان کی اولاد کے حب دار کہاں ہیں؟ تو یہ گردہ کھڑا ہو جائے گا اور اللہ کی رحمت کے فرشتے انہیں اپنے حصار میں لے لیں گے اور حضرت فاطمہؑ ان کی رہبری کرتے ہوئے آگے چلیں گی یہاں تک کہ انہیں جنت میں لے جائیں گی۔^①

فضائل علیؑ بزبان رسول کریمؐ

33/33 قَالَ وَبِإِسْنَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَمِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي قَتَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ الْحُسَيْنِ

بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الْوَضَائِعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُؤَدِّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَصْفَهَانِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
 سَمْعَانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْعَبْسِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ السَّلَمِيِّ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:
 فِي عَلِيٍّ خِصَالٌ لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً مِنْكَ فِي تَجْمِيعِ النَّاسِ لَا تَلْتَفِتُوا إِلَيْهَا فَضْلًا مِنْهَا قَوْلُهُ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَاةً
 فَتَعَيَّنَ مُؤَلَاةً وَقَوْلُهُ عَلِيُّ مِثِّي كَهَارُونَ مِنْ مُوسَى وَقَوْلُهُ عَلِيُّ مِثِّي وَأَنَا مِنْهُ وَقَوْلُهُ عَلِيُّ مِثِّي كَتَفْسِي
 كَعَتَّةِ طَاعِي وَمَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِي وَقَوْلُهُ حَزْبُ عَلِيٍّ حَزْبُ اللَّهِ وَسُلْمُ عَلِيٍّ سُلْمُ اللَّهِ وَقَوْلُهُ وَلِيُّ
 شَيْبٍ وَفِي اللَّهِ وَعَدُوٌّ عَلِيٍّ عَدُوٌّ لِلَّهِ وَقَوْلُهُ عَلِيُّ نَجَّةُ النَّاسِ عَلَى أَعْدَائِهِ وَقَوْلُهُ حُبُّ عَلِيٍّ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ
 وَقَوْلُهُ حِزْبُ عَلِيٍّ حِزْبُ اللَّهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِ حِزْبُ الشَّيْطَانِ وَقَوْلُهُ عَلِيُّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ لَا
 يَنْفَرُ قَانِ حَقِّي يَوْمَ دَاخِلِ الْخَوْصِ وَقَوْلُهُ عَلِيُّ قَائِمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَوْلُهُ مَنْ فَارَقَ عَيْنِي فَقَدْ فَارَقَنِي وَ
 مَنْ فَرَغَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلُهُ شَيْخَةُ عَلِيٍّ هُمْ الْفَارِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو بر بن عبد اللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ایسے فضائل بیان
 کیے ہیں کہ ان میں سے صرف ایک فضیلت تمام لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتے تو یہ ان سب کی فضیلت و برتری کے لیے
 کافی ہوتی۔ جو فضائل رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بیان فرمائے ان میں سے چند درجہ ذیل ہیں:
 آپؐ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

اور آپؐ نے فرمایا: علیؑ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب ہارون کو جناب موسیٰ سے تھی۔

اور آپؐ نے فرمایا: علیؑ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے نفس کی مجھ سے نسبت ہے۔ علیؑ کی اطاعت میری
 اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

اور آپؐ نے فرمایا: علیؑ کی جنگ، اللہ کی جنگ ہے اور حضرت علیؑ کی صلح اللہ کی صلح ہے۔

اور آپؐ نے فرمایا: علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ دشمنانِ خدا پر اللہ کی حجت ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ کی محبت ایمان اور ان سے بغض کفر ہے۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کی جماعت شیطان کی جماعت ہے۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: جس نے علیؑ سے جدائی اختیار کی اُس نے یقیناً مجھ سے جدائی اختیار کی اور جس نے مجھ سے جدائی اختیار کی اُس نے یقیناً اللہ عزوجل سے جدائی اختیار کی۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔ ①

شیعہ کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا

34/34 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ سِتِّ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُعْتَمِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو التَّمِيمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُهَدَّبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْكَتَّابِ السَّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْكُتَيْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِيٍّ أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا عَلِيُّ قَالَ بَلَى يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا وَأَنْتَ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ خَلَقْنَا مِنْ طِينَةٍ وَاجِدَةٍ وَفَضَّلْتُ مِنْهَا فَضْلَةً فَجَعَلْتُ مِنْهَا سَبْعَةً وَأَرْبَعِينَ نَسَبًا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ النَّاسُ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءُ أُمَّهَاتِهِمْ مَا خَلَا نَحْنُ وَشِعْرَتُنَا وَنَحْنُ نَأْتِيَهُمْ بِدُعْوَانِ أَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؑ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے علیؑ! کیا میں آپؐ کو ایک بشارت و خوشخبری نہ سناؤں؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں جی ہاں! آپؐ مجھے یہ خوشخبری سنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، آپؐ، حضرت فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ایک ہی طینت (مٹی) سے خلق ہوئے

① مآلی شیخ صدوق: مجلس ۲۰، ج ۱۲، ص ۸۹؛ الحاصل: ج ۲، ص ۳۹۶؛ جامع الاخبار: فصل ۵، ص ۱۲-۱۳؛ بحار الانوار: ج ۳۸، باب ۶۱، ج ۱۱، ص ۹۵

تہ درہم کی بیج جانے والی مٹی سے ہمارے شیعوں اور حُب داروں کو خلق کیا گیا ہے، لہذا جب قیامت کا دن ہوگا تو سب
 نبیوں کے اور ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا مگر ہمیں، ہمارے شیعوں اور ہمارے حُب داروں کو ان کے اور
 والد کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ ①

میں میرے اہل بیت سے ہیں

35/35 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعْتَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ
 أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ: قَالَ
 صَادِقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا النَّاسُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ مَشْرِيقَةِ أُمِّ
 إِبْرَاهِيمَ كَمَا أَخْبَرُوا قَوْلَهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ فِي مَشْرِيقَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ وَعِنْدَهُ
 أَصْحَابُهُ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ قَتْمٍ يَفِرُّ جُورَهُ فَتَبَا رَأَاهُمْ ثُمَّ يَفِرُّ جُورَهُ قَالَ لَهُمْ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ هَذَا عَلِيُّ
 مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَتَسْتَعِفُّونَ بِهِمْ وَنَاخِي بَيْنَ ظَهْرِائِكُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ غِبْتُ عَنْكُمْ فَإِنَّ امْنَةً لَا
 يَغِيبُ عَنْكُمْ إِنَّ الرُّوحَ وَالزَّاهِقَةَ وَالْبَشَرَ وَالْإِنْسَانَ أَلَيْسَ انْتَهَى بِعَيْنِي وَتَوَلَّاهُ وَمُسْلِمٌ لَهُ وَ
 بَدَأَ وَصِيَاءَ مِنْ وَلَدِهِ إِنْ حَقَّ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي لَا تَكْفُرُ أَتَبَاعِي فَمَنْ يَبْعَثِي فَإِنَّهُ مِنِّي سُنَّةُ
 جَرَّتْ فِي مَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا فِي مَنْ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمَ مِنِّي وَفَضْلُ لَهُ فَضْلُهُ وَفُضِّلَ لَهُ فَضْلِي وَأَنَا
 أَفْضَلُ مِنْهُ تَصَدَّقْ قَوْلَ رَبِّي فَدَرَيْتُهُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ تَمِيمٌ غَيْرُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ وَثَمْتُ
 رَجُلٍ فِي مَشْرِيقَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ حَتَّى تَدْرُكَ النَّاسَ

محمد القبطی بیان کرتا ہے کہ امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی ابن ابی
 طالب علیہ السلام کے متعلق فرمان جو آپ نے حجرۂ اُم ابراہیم (یعنی رسول اللہ کی زوجہ جناب ماریہ قبطیہ) میں ارشاد فرمایا تھا،
 اس طرح بھول گئے جیسے وہ آپ کے غدر خیم کے دن حضرت علی علیہ السلام کے متعلق فرمان کو بھول گئے تھے۔
 رسول اللہ ﷺ حجرۂ اُم ابراہیم میں موجود تھے جبکہ آپ کے اصحاب بھی آپ کے پاس تھے کہ اتنے میں

حضرت علیؑ آپ کے پاس تشریف لائے تو اصحاب نے انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ دی۔ جب آپ نے یہ دیکھا کہ میرے اصحاب نے انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ دی تو آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! یہ علیؑ میرے اہل بیتؑ میں سے ہیں اور تم انہیں حقیر و ہلکا سمجھ رہے ہو حالانکہ ابھی میں تمہارے درمیان موجود اور زندہ ہوں۔ یاد رکھو، خدا کی قسم! اگر میں تمہارے سامنے سے غائب ہو بھی جاؤں تو اللہ تم سے غائب نہیں ہوگا۔ یقیناً اُس شخص کے لیے راحت و جہنم اور بشارت و خوشخبری ہے جو حضرت علیؑ کی امامت کا عقیدہ رکھتا ہے اور ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد میں سے اوصیاء کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہے۔ مجھ پر ان لوگوں کا یہ حق ہے کہ میں ان کی شفاعت کروں کیونکہ انہوں نے میری پیروی کی اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے جو ہمارے لیے قائم کی گئی ہے کیونکہ میں حضرت ابراہیمؑ سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔ میری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور ان کی فضیلت میری فضیلت ہے اور درحقیقت میں حضرت ابراہیمؑ سے افضل ہوں۔ میرے رب کا درج ذیل فرمان اس بات کی تصدیق کرتا ہے:

ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۳۴﴾ (سورہ آل عمران: آیت ۳۴)

یعنی ”یہ ذریت ایک دوسرے میں سے ہے اور اللہ بخوبی سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

اس وقت رسول اللہ ﷺ اس وجہ سے حجرہ اُم ابراہیمؑ میں موجود تھے کیونکہ آپ کے پاؤں میں مویج آئی ہوئی تھی اور وہ لوگ آپ کی عیادت کے لیے جمع تھے۔^①

جو مانگو میرے وسیلہ سے مانگو

36/36 وَ عَنْهُ رَجَعَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَجَعَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَبَائِسُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْأَلُوكَ الْوَسِيلَةَ قَالَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ عَنِ الْوَسِيلَةِ فَقَالَ هِيَ ذُرِّيَّتِي فِي

① امالی شیخ صدوق: مجلس ۲۳، ج ۱۲، ص ۱۱۱؛ بصائر الدرجات: ج ۳، ص ۱/۱؛ فضائل الخیۃ: ج ۲۰، بحار الانوار: ج ۳۶، ص ۲۳۸، ج ۲۵ و ۳۸، ص ۹۵.

حَتَّى وَهِيَ أَلْفُ مِرْقَاةٍ مَا بَيْنَ الْمِرْقَاةِ إِلَى الْمِرْقَاةِ خُمْسُ الْفَرَسِ الْجَوْدِ شَهْرًا وَهِيَ مَا بَيْنَ مِرْقَاةِ
 خَوْزَكَةَ إِلَى مِرْقَاةِ زَبْرَجِدٍ وَ مِرْقَاةِ يَاقُوتَةَ إِلَى مِرْقَاةِ دُحَبٍ إِلَى مِرْقَاةِ فِضَّةٍ فَيُؤْتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 حُرٌّ مُنْصَبٌ مَعَ دَرَجَةِ النَّبِيِّينَ فِيهِمْ فِي دَرَجَةِ النَّبِيِّينَ كَالْقَمَرِ بَيْنَ الْكُوَاكِبِ فَلَا يَبْقَى يَوْمَئِذٍ نَبِيٌّ وَ
 لَا شَهِيدٌ إِلَّا قَالَ طُوبَى لِمَنْ كَانَتْ هَذِهِ الدَّرَجَةُ دَرَجَتَهُ فَيَأْتِي الْبَدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 ثُمَّ وَجَلَّ يُسْمِعُ النَّبِيِّينَ وَجَمِيعَ الْخَلْقِ هَذِهِ دَرَجَةُ مُحَمَّدٍ فَأُتِيْلُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُؤْتَرٌّ بِرِيقَةٍ وَعَلَى تَاجٍ
 سَبْعُونَ وَخَمْسِينَ الْكِرَامَةَ وَعَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَيَتِيدِي يَوْمَئِذٍ وَهُوَ يَوْمُ الْحَمْدِ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِمْ لَا
 يَخْرُجُ لَهُ الْمُفْلِحُونَ هُمْ الْغَائِزُونَ بِأَنَّهُمْ وَإِذَا مَرَزْنَا بِالنَّبِيِّينَ قَالُوا هَذَانِ مَلَكَانِ مُقَرَّبَانِ وَلَهُ
 عِزٌّ فَبَيَّنَّا وَنُفَعْنَا وَإِذَا مَرَزْنَا بِالنَّبِيِّينَ قَالُوا هَذَانِ نَبِيَّانِ مُرْسَلَانِ حَتَّى أَعْلَوْ الدَّرَجَةَ وَعَلَى
 يَسْعَى حَتَّى إِذَا جِئْتُ فِي أَعْلَى دَرَجَةٍ مِنْهَا وَعَلَى أَسْفَلِ مَعَى بِدَرَجَةٍ وَلَا يَبْقَى يَوْمَئِذٍ نَبِيٌّ وَلَا صِدِّيقٌ
 وَلَا شَهِيدٌ إِلَّا قَالَ طُوبَى لِهَذَيْنِ الْعَبْدَيْنِ مَا أَكْرَمَهُمَا عَلَى اللَّهِ فَيَأْتِي مِنْ قِبَلِ اللَّهِ عِزٌّ وَجَلَّ يُسْمِعُ
 النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءَ وَالْمُؤْمِنِينَ هَذَا حَسْبِي مُحَمَّدٌ وَهَذَا وَلِيِّي عَيْنٌ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّهُ وَ
 حَبِبَ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ الْبَغْضَةُ وَكَذَبَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَبْقَى يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ أَحَبَّكَ يَا عَلِيُّ إِلَّا
 سَبَّحَكَ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَبَيَّضَ وَجْهَهُ وَفَرَّحَ قَلْبَهُ وَلَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ عَادَاكَ أَوْ نَصَبَ لَكَ عِزًّا
 سِوَاكَ وَجْهَهُ وَاضْطَرَبَتْ قَدَمَاهُ وَبَيَّنَّا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا مَلَكَانِ قَدْ أَقْبَلَا إِنَّ أَمَّا أَحَدُهُمَا رِضْوَانُ
 جَنَّتِي وَأَمَّا الْآخَرُ فَمَالِكُ خَازِنُ الْجَنَّةِ الْيَمَانِ فَيَأْتِي رِضْوَانٌ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ
 قَدْ سَلَّمَ عَلَيْكَ مِنْ أُنْتُ فَمَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ فَيَقُولُ أَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ
 جَنَّتِي وَهَذِهِ مَقَارِيِبُ الْجَنَّةِ بَعَثَ بِهَا إِلَيْكَ رَبُّ الْعِزَّةِ فَخُذْهَا يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ قَدْ قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْ
 رَبِّي أَحْمَدُ عَلَى مَا فَضَّلَنِي بِهِ أَذْفَعُهَا إِلَى أَحْمَدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَنْدُو مَالِيكَ فَيَقُولُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ مَنْ أُنْتُ فَمَا أَقْبَحَ وَجْهَكَ وَأَنْكَرَ
 سَبَّحَكَ

سَبَّحَكَ خَازِنُ النَّارِ وَهَذِهِ مَقَارِيِبُ النَّارِ بَعَثَ بِهَا إِلَيْكَ رَبُّ الْعِزَّةِ فَخُذْهَا يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ
 سَبَّحَكَ مِنْ رَبِّي فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى مَا فَضَّلَنِي بِهِ أَذْفَعُهَا إِلَى أَحْمَدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ يَرْجِعُ مَالِيكَ

فَيُقْبَلُ عَنْ رُبِّكَ تَائِبٌ وَمَعَهُ مَغْفِرَتُكَ الْحَقُّ وَمَقَالِيدُ النَّارِ حَتَّى يَتَوَقَّفَ عَلَى مَجْرَى جَهَنَّمَ وَقَدْ
تَشَاطَرُوا فِيهَا وَعَلَا زَفِيرُهَا وَاشْتَدَّ حَرُّهَا وَعَلَى أَحَدٍ بِزَمَانِهَا قَتْلُ جُرْفٍ يَأْتِي فَقَدْ أَظْفَأَ نَوْرَكَ
تَكُونُ قَتْلُكَ تَهَا عَيْنٌ تَحْرِقُ يَا جَهَنَّمَ تَحْرِقُ قَتْلًا وَتَكُونُ قَتْلًا عَيْنٌ تَحْرِقُ قَتْلًا وَتَكُونُ قَتْلًا
فَيُجْهَنَّمُ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مُطَاوَعَةً لِعَيْنٍ مِنْ غُلَامٍ أَحَدٍ كَفَّ لَصَاحِبِهِ وَإِنْ شَاءَ يُدْهِبْ يَمْنَةً وَإِنْ شَاءَ
يُذْهِبْهَا يَسْرَةً وَيُجْهَنَّمُ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مُطَاوَعَةً لِعَيْنٍ فَيَمُوتُ بِمُزْخَا بِه مِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

ابوسعید الخدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ عزوجل سے کچھ مانگو تو اس سے
میرے وسیلہ کے واسطے مانگو۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یہ وسیلہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ جنت میں میرا درجہ (مقام) ہے جبکہ اس مقام تک پہنچنے کے لیے ایک ہزار درجے (بلندی پر
چڑھنے کے زینے) ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان ایک مہینہ تیز رفتار گھوڑا دوڑانے کی مسافت کا فاصلہ ہے جبکہ یہ درجے
جو ہر (وہ پتھر جس سے مفید چیز نکالی جائے) زبرجد، یاقوت، سونے اور چاندی کے ہیں۔ قیامت کے دن اس درجہ کو نبیوں
کے درجہ کے ساتھ رکھ دیا جائے گا اور یہ انبیاء کے درجوں کے درمیان یوں چمک رہا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند
چمک رہا ہوتا ہے۔ اس دن ہر نبی، صدیق اور شہید پکار کر یہ کہہ رہا ہوگا کہ خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا یہ درجہ ہے تو اللہ
عزوجل کی طرف سے ایک ندا آئے گی جسے تمام انبیاء اور ہر مخلوق سنے گی کہ یہ حضرت محمد ﷺ کا درجہ ہے۔ پھر میں
آگے بڑھوں گا۔ اس دن میں نے نور کی عبادت پر رکھی ہوگی اور میں نے بادشاہت و بزرگی کا تاج پہن رکھا ہوگا جبکہ علی
ابن ابی طالبؓ میرے آگے ہوں گے اور ان کے ہاتھ میں میرا پرچم ہوا، الحمد للہ ہوگا جس پر یہ تحریر لکھی ہوگی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمُبْتَغُونَ هَذَا الْقَائِدُونَ بِاللَّهِ

یعنی ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ بگ فلاح پا گئے جو اللہ کی بارگاہ میں کامیاب ہوئے۔“

جب ہم انبیاء کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے: یہ دونوں مقرب فرشتے ہیں۔ ہم ان کو نہیں پہچانتے اور ہم
نے ان دونوں کو پہلے نہیں دیکھا اور جب ہم فرشتوں کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے: یہ دونوں نبی و مرسل ہیں
یہاں تک کہ یوں ہی چلتے ہوئے میں اس درجہ سے اوپر جاؤں گا اور حضرت علیؓ میرے پیچھے پیچھے اوپر آئیں گے یہاں
تک کہ میں سب سے بلند درجہ تک پہنچ جاؤں گا اور حضرت علیؓ مجھ سے ایک درجہ نیچے ہوں گے۔ اس دن ہر نبی، صدیق
اور شہید پکار کر کہے گا کہ اس دن ان دونوں بندوں کے لیے طوبیٰ ہے کہ یہ دونوں خدا کے نزدیک کس قدر معزز و مکرم ہیں۔

پھر اللہ عزوجل کی طرف سے ایک عدا آئے گی جسے تمام انبیاء، صدیقین، شہداء اور مومنین سنیں گے کہ یہ میرا حبیب
نہ ہے اور یہ میرا ولی علیؑ ہے۔ طوٹی ہے اُس شخص کے لیے جو علیؑ سے محبت رکھے اور ولی (جہنم کی وادی) ہے اُس شخص
— یہ جو علیؑ سے انھیں رکھے اور انھیں بھلائے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! اس دن (یروز قیامت) تیرا ہر حُب دار اس کلام سے خوش و
— سوگا اور ان کے چہرے روشن اور دل شاد ہوں گے اور اس دن تیرے دشمنوں اور تجھ سے جنگ کرنے والوں کے
نے سے سید اور قدم برزاں ہوں گے۔ اس دوران ان کے درمیان سے دو فرشتے میرے پاس تشریف لائیں گے۔ ان میں
— سے ایک رضوانِ جنت کا خزانچی ہوگا اور دوسرا جہنم کا خزانچی ہوگا۔ پس! رضوانِ جنت میرے پاس آکر مجھ سے کہے گا:
— اَللّٰهُمَّ عَلَيْنِكَ يَا اَحْمَدُ۔

تو میں سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھوں گا کہ تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ کس قدر بخیر صورت اور تمہاری خوشبو کس قدر
— ہے؟

تو وہ عرض کرے گا: میں رضوانِ جنت کا کلید بردار ہوں اور یہ جنت کی چابیاں ہیں جو رب العزت نے آپؐ کی
— سے سونپی ہیں۔ پس اے احمد! آپؐ ان چابیوں کو لے لیں۔

تو میں کہوں گا: میں نے اپنے رب کی طرف سے انھیں قبول کیا اور میرے رب نے مجھے جو فضل بخشا ہے اس پر
— نہ کہ حمد و ستائش بیان کرتا ہوں۔ پھر میں جنت کی چابیاں اپنے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سپرد کردوں گا اور رضوان
— جسے پست چائے گا۔

اس کے بعد مالکِ جہنم میرے قریب آکر مجھے یوں سلام کرے گا: اَلسَّلَامُ عَلَيْنِكَ يَا اَحْمَدُ۔
تو میں اسے سلام کا جواب دینے کے بعد کہوں گا: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ کس قدر قبیح اور تمہیں دیکھنا کس قدر برا منظر
— ہے؟ جو ب دے گا: میں، مالکِ جہنم کا کلید بردار ہوں اور یہ جہنم کی چابیاں ہیں جو رب العزت نے آپؐ کی خدمت
— سے سونپی ہیں۔ پس اے احمد! آپؐ یہ چابیاں لے لیں۔

پھر میں اسے جواب دوں گا: یقیناً میں نے اپنے رب کی طرف سے یہ چابیاں قبول کیں اور اس نے یہ چابیاں
— سے جو فضیلت بخشی ہے اس پر اس کی حمد بجالاتا ہوں۔ پھر میں جہنم کی چابیاں اپنے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ
— سے دے گا۔ اس کے بعد مالکِ جہنم واپس چلا جائے گا۔

پس حضرت علی ابن ابی طالب ان چابیوں کو قبول کر لیں گے اور اب ان کے پاس جنت و جہنم کی چابیاں ہوں۔ یہاں تک کہ آپ جہنم کے دھانے پر کھڑے ہوں گے جبکہ جہنم کے شرارے اُپر اُٹھ رہے ہوں گے اور اس کی آواز نہ ہو رہی ہوگی اور اس کی تپش شدید بڑھ رہی ہوگی۔

حضرت علی علیہ السلام نے جہنم کی مہارت تمام رکھی ہوگی اور جہنم کہے گی: اے علی! مجھے چھوڑ دیں آپ کے نور سے میرا آگ بجھ رہی ہے۔ تو حضرت علی علیہ السلام جہنم سے کہیں گے: اے جہنم! ٹھہر جاؤ، اسے پکڑ لو اور اسے چھوڑ دو۔ فلاں شخص کو لے لو کیونکہ یہ میرا دشمن ہے اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ میرا دوست ہے۔ اس دن جہنم حضرت علی علیہ السلام کی اس سے بھی زیادہ مضیق فرمانبردار ہوگی جس قدر ایک غلام اپنے آقا کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ اگر حضرت علی علیہ السلام چاہیں گے تو اسے دائیں طرف بھیج لیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے بائیں طرف بھیج لیں گے۔ اس دن جہنم آپ کی نہایت اطاعت گزار ہوگی کہ آپ اُسے تمام مخلوق کے بارے میں جو حکم دیں گے تو جہنم آپ کے حکم کے مطابق عمل کرے گی۔ ﴿۱﴾

دس لاکھ حج کا ثواب

37/37 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

أَحْمَدَ بْنِ الصَّفَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشَّيْخِ الْمَوْزُونِيِّ قَالَ:

قَرَأْتُ كِتَابَ أَبِي الْحُسَيْنِ الْإِسْنَادِ أَلْبَيْغِ شَيْعَتِي أَنَّ زِيَارَتِي عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى تُغْفِرُ أَلْفَ حَجَّةٍ يَمُنُّ زَارِعًا

قَالَ فَقَسَمْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ أَلْفَ حَجَّةٍ قَالَ رَأَى وَاللَّهِ أَلْفَ حَجَّةٍ يَمُنُّ زَارِعًا غَارًا بِحَقِّهِ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے مروی ہے کہ میں نے ابوالحسن حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی کتاب میں یہ پڑھا ہے کہ میرے شیعوں کو یہ پیغام پہنچاؤ کہ میری زیارت کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثواب ایک ہزار حج بجالانے کے برابر ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر (حضرت امام محمد تقی علیہ السلام) سے عرض کیا: کیا ان کی زیارت کا ثواب ایک ہزار حج کے برابر ہے؟

آپ نے فرمایا: جی ہاں! بلکہ خدا کی قسم! ان کی زیارت کا ثواب دس لاکھ حج کے برابر ہے بشرطیکہ جو ان کے حق

○ امالی شیخ صدوق: مجلس ۲۳، ج ۲، ص ۱۱۶-۱۱۸؛ بشار الدرجات: ۱۱/۲۳۶؛ تفسیر النبی: ۲/۳۲۳؛ طل الشرائع: ۱۶۳/۱۰۰

بحار الانوار: ۷/۳۲۶، ج ۲

۱۔ نہت رکھتے ہوئے زیارت کرے۔

۲۔ صراط کو بچھا دیا جائے گا

38/38 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ
السُّلَاسِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَرَارِهِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ الْخَلَوِصِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الثُّغَمَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُظَفَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ هَكَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ زَكْرِيَّا الْبَطْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا غَمْرُ بْنُ الْفُضَيْلِ
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُزْجِيُّ عَنْ الْقَطْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي تَصَدِّقٍ عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: كَيْفَ بِكَ يَا عَلِيُّ إِذَا وَقَفْتَ عَلَى شَفِيرِ
جَهَنَّمَ وَقَدْ مَدَّ الظُّرَاطُ وَقِيلَ لِلنَّاسِ جُوزُوا وَقَدْ كُنْتُمْ يَحْتَمِلُونَ هَذَا إِلَى وَهَذَا أَلَيْسَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ
لَهُ وَمَنْ أَوْلَيْكَ فَقَالَ أَوْلَيْكَ بِشَيْعَتِكَ مَعَكَ حَيْثُ كُنْتَ

پیغمبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول
نے فرمایا: اے علی! اُس وقت آپ کی کیا حالت ہوگی جب آپ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور پل
سے دو بچہ دیا جائے گا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ پل صراط عبور کریں اور آپ جہنم سے کہہ رہے ہوں گے: یہ میرا ہے
میں نے (دو) اور یہ تیرا ہے (اسے پکڑ لو)۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: وہ آپ کے شیعہ ہوں گے جہاں آپ ہوں گے وہاں آپ کے شیعہ ہوں گے۔

نسخہ صدوق نے یہ روایت من لاصحروہ المتقیہ، ج ۲، ص ۵۸۲ پر اور شیخ طوسی نے کتاب الجہاد، ج ۲، ص ۸۵ پر قزوینی سے مختلف
روایت بیان کی ہے۔ امالی شیخ صدوق: مجلس ۱۵، ج ۹، ص ۶۲ اور مجلس ۳۵، ج ۳، ص ۱۱۹؛ مینون اخبار الرضا: ج ۲، باب ۶۶، ج ۱۰،
ص ۳۵۷؛ ابن قولیہ کی کتاب کامل الزیارات: باب ۱۰۱، ج ۹، ص ۳۰۶؛ جامع الاخبار: فصل ۱۳، ص ۳۲
نسخہ طوسی: مجلس ۳، ج ۵۵، ص ۹۳؛ امالی شیخ مفید: مجلس ۳۸، ج ۱۲، ص ۳۲۸؛ بحار الانوار: ج ۳۹، باب ۸۲، ج ۸، ص ۱۹۷-۱۹۸
ج ۶، باب ۱۸، ج ۳۶، ص ۱۱۲

آپ کا محبوب میرا محبوب ہے

39/39 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُؤَدَّبُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَصْطَفَانِيِّ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَاشِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمْرِي وَوَحْيِي وَوَارِثِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَوَلِيِّكَ وَلِيِّي

جابر بن عبد اللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا: اے علی! آپ میرے بھائی، وصی، وارث اور میری امت میں میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں۔ آپ کا محبوب میرا محبوب ہے اور آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور آپ کا دوست میرا دوست ہے۔^(۱)

فرشتوں کا تقرب الہی حاصل کرنا

40/40 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ بَابُوَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجُبَّارِ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَعْلَبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَحَبُّ بَنِي وَبَنَاتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوْجُهُ أَحَبُّهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاءٍ وَأَرَايَهُ أَشْهَدَ عَلَى ذَلِكِ مُقَرَّبِي مَلَائِكَتِهِ وَجَعَلَهُ بَيْنَ وَحْيِنَا وَقَعْدَتِي بَيْنِي وَأَنَا مِمَّنْ يُحِبُّهُ مُحِبُّهُ وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَشْتَاقُ رَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ تبارک و تعالیٰ نے سات آسمانوں پر مجھے

یعنی ابن ابی طالب کو آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے اور میری بیٹی سے ان کا عقد فرمایا ہے اور اپنے مقرب فرشتوں کو اس پر مقرر کیا ہے اور حضرت علی کو میرا وصی مقرر کیا ہے۔ پس! علی مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔ حضرت علی کا حسب دار حسب دار ہے اور ان سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ بے شک! فرشتے علی کی محبت کے ذریعے اللہ کا قرب و خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔

میروں سے افضل ترین عید

41/41 قَالَ وَبَدَأَ الْإِسْنَادُ عَنِ الشَّيْخِ الطَّفِيهِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَهَاسِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَرَاتٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ الْقَهَاسِمِيُّ عَنْ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَوْمَ عَدِيٍّ خَيْرٌ لِّكُمْ فَضْلُ عَهْدِ أُمِّي وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أُمِرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كُرَّةٍ بِتَضْيِيقِ عَيْنِي بِنِ ابْنِ تَالِبٍ لِمَا لَأُمِّي يَهْتَدُونَ بِهِ مِنْ بَغْيِي وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَكْتَلَ مِنْ تَعَالَى فِيهِ الدِّينَ وَأَتَمَّهُ عَلَى أُمِّي فِيهِ النِّعْمَةُ وَرَضِيَ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَايِرَ النَّاسِ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ ابْنِ تَالِبٍ يَتْبَعِي وَأَنَا مِنْ تَلِيٍّ حَقِيقٌ تَلِيٌّ مِنْ طَائِفَتِي وَهُوَ إِمَامٌ حَقِيقٌ بَغْيِي يَبْقَى لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ سُنَنِي وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحْجَرِينَ وَنِعَاسُ الدِّينِ وَخَيْرُ الْوَصِيِّينَ وَرَوْحُ سَيِّدَةِ الْعَالَمِينَ وَأَبُو الْأَيْمَةِ الْمُهْدِيَيْنَ مَعَايِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَبْغَضَنِي وَمَنْ وَصَلَ عَلِيًّا وَصَلَنِي وَمَنْ قَطَعَ عَلِيًّا قَطَعَنِي وَمَنْ جَفَا عَلِيًّا جَفَوْنِي وَمَنْ وَآلِي عَلِيٍّ وَالِيَتُهُ وَمَنْ عَادَى عَلِيًّا عَادَى عَادِيَتُهُ مَعَايِرَ النَّاسِ مَنْ مَدِينَتُهُ الْحِكْمَةُ وَعَلِيٌّ بَابُهَا وَلَا يُوَدَّى الْمَدِينَةَ إِلَّا مَنْ قَبِلَ الْبَابَ وَكَذَلِكَ مَنْ رَعِمَ أَنَّهُ جَنِيٌّ وَبَغِضَ عَلِيًّا مَعَايِرَ النَّاسِ وَأَنزَى بَعْثَنِي بِالسُّبُورِ وَأُصْطَفَانِي عَلَى تَمَجُّجِ لُبِّيَّةٍ مَا نَصَبْتُ سِوَهُ سِوَا أُمِّي خَلْفِي تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ بِسْمِهِ فِي تَمَا وَابْتَدَأْ وَأَوْجِبْ وَلَا يَتَّعْ عَلَى مَلَايِكَتِهِ

نہایت ۔ جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے اور آپ نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے

بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی عیدوں میں سے افضل عید روزِ غدیرِ خم (عیدِ غدیر) ہے۔ یہ دن ہے جس دن اللہ نے مجھے یہ حکم دیا کہ تمہیں اپنے بھائی علی ابن ابی طالبؓ کو ہدایت کا منارہ (امام) مقرر کروں۔ میرے بعد لوگ ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کریں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے دین کو کامل کیا اور میری امت پر اپنی نعمت کو تمام کیا اور ان کے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ اس کے بعد نبی (علیہ وآلہ السلام) نے مزید یہ فرمایا:

”اے لوگو! علی ابن ابی طالبؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔ حضرت علیؓ میری مٹی سے خلق ہوئے ہیں۔ وہ میرے بعد لوگوں کے امام ہیں اور لوگ میری سنت کے بارے میں جو اختلاف کریں گے تو حضرت علیؓ لوگوں پر میری سنت واضح کریں گے۔ حضرت علیؓ مومنوں کے امیر، روشن پیشانیوں والوں کے قائد و پیشوا، یعسوب الدین، تمام اوصیاء سے بہتر و برتر، عالمین کی عورتوں کی سردار بی بی کے شوہر اور ہدایت یافتہ آئمہ کے والد بزرگوار ہیں۔“

اے لوگو! جس نے علیؓ سے محبت کی اس سے میں محبت کروں گا اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا، اس سے میں بغض رکھوں گا۔ جس نے علیؓ سے اپنا تعلق جوڑ کر رکھا اس سے میرا تعلق جڑا رہے گا اور جس نے علیؓ سے اپنا تعلق توڑ لیا اس سے میں اپنا تعلق توڑ لوں گا۔ جس نے علیؓ سے جفا کی اس سے میں جفا کروں گا اور جس نے علیؓ سے دوستی رکھی اس کو میں اپنا دوست رکھوں گا اور جس نے علیؓ سے دشمنی رکھی اس کو میں اپنا دشمن رکھوں گا۔

اے لوگو! میں حکمت کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں اور شیر میں صرف دروازے سے ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ شخص جو بھٹا ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے لیکن علیؓ سے بغض رکھتا ہے۔ اے لوگو! مجھے اس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبوت کے منصب کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور مجھے تمام مخلوق پر برگزیدہ کیا ہے، میں نے علیؓ کو اپنی طرف سے اپنی امت کے لیے خلیفہ و امام مقرر نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کے نام کو آسمانوں میں بلند کیا ہے اور ان کی ولایت کو فرشتوں پر واجب قرار دیا ہے۔“ ①

عرش پر بزمِ ولایت

42/42 وَبَیَّنَا الْاِسْلَامَ وَقَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ مَسْرُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ

ابی صدوق: ۱۲۵، مجلس ۲۶، ج ۸؛ التخصیص ابن طاووس: ۵۵۰، باب ۱۲: بحار الانوار: ۳۷/۱۰۹، ج ۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيٍّ
 فِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّكَ تُدْعَى أَمِيرَ
 الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ أَمَرْتُكَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ إِنَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ أَمَرَنِي عَلَيْهِمْ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُصَدِّقُ عَلِيٌّ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ أَمَّةً أَمَرُوا عَلَى خَلْقِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ بِوَلَايَةِ مَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَقَدَهَا بِهِ فَوْقَ عَرْشِهِ وَأَشْهَدَ عَلَى ذَلِكَ مَلَائِكَتُهُ إِنَّ عَلِيًّا
 خَيِّفَةُ اللَّهِ وَنُجَّةُ اللَّهِ وَإِنَّهُ لِرَأْسِ الْمُسْلِمِينَ طَاعَتُهُ مَقْرُوءَةٌ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْصِبُهُ
 مَقْرُوءَةٌ بِمَنْصِبِهِ اللَّهُ فَمَنْ جَهِلَهُ فَقَدْ جَهِمَنِي وَمَنْ عَرَفَهُ فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ أَلْكَرَ إِقَامَتَهُ فَقَدْ أَلْكَرَ
 نُبُوَّتِي وَمَنْ يَخْتَارُ امْرَأَتَهُ فَقَدْ يَخْتَارُ سَائِي وَمَنْ دَفَعَ فَضْلَهُ فَقَدْ نَقَضَنِي وَمَنْ قَاتَلَهُ فَقَدْ قَاتَلَنِي وَمَنْ
 سَبَّهُ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّهُ مَعِيَ خَيْرٌ مِنْ طَيْبَتِي وَمَوْزُوجٌ قَاهِطَةُ الْبَيْتِ وَأَبُو وَلَدِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ثُمَّ
 قَالَ أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةُ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ فَجَعَلَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ أَعْدَاءً وَأَنَا أَعْدَاءُ
 سِوَا أَوْلِيَاءِ وَأَنَا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ

امیر المومنین حضرت علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپؑ سے سوال کیا: اے
 حسینؑ آپؑ کو امیر المومنین کہہ کر بلایا جاتا ہے، آپؑ کو کس نے مومنوں پر امیر مقرر کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: مجھے اللہ جل
 جلالہ نے مومنوں پر امیر مقرر کیا ہے۔ پھر وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپؑ سے پوچھا کہ حضرت علیؑ نے جو
 دیکھا ہے کہ اللہ نے انھیں اپنی مخلوق پر امیر مقرر کیا ہے کیا وہ سچ کہہ رہے ہیں؟!

اس کی یہ (گستاخانہ) بات سن کر نبی کریم ﷺ کو غصہ آگیا اور فرمایا: علیؑ، اللہ عزوجل کی طرف سے ولایت عطا
 کیے جانے کی وجہ سے امیر المومنین ہیں۔ اللہ نے ان کی بزم ولایت کو عرش پر منعقد کیا تھا اور فرشتوں کو اس پر گواہ بنایا
 تھا۔ بے شک! علیؑ اللہ کے خلیفہ (نماینده) اور اُس کی حجت ہیں۔ آپؑ مسلمانوں کے امام و پیشوا ہیں۔ آپؑ کی اطاعت
 نہ صرف سے فرض کی گئی ہے اور آپؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور آپؑ کی معصیت و نافرمانی اللہ کی نافرمانی
 ہے۔ جس نے علیؑ کو نہ پہچانا اُس نے مجھے نہیں پہچانا اور جس نے ان کی معرفت حاصل کی اُس نے میری معرفت حاصل کی۔
 جس نے علیؑ کی امامت کا انکار کیا گویا اُس نے میری نبوت کا انکار کیا۔ جس نے علیؑ کی امامت کا انکار کیا اُس نے میری تحقیر
 کی۔ جس نے ان سے جنگ کی اُس نے مجھ سے جنگ کی، جس نے انھیں گالی دی اس نے مجھے گالی دی کیونکہ آپؑ میری

طینت سے خلق ہوئے ہیں اور آپ میری بیٹی حضرت فاطمہ کے شوہر اور میرے بیٹوں حسن و حسین کے والد بزرگوار ہیں۔
اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے مزید یہ فرمایا: میں، علی، و فاطمہ، حسن، حسین اور حسین کے نو بیٹے مخلوق خدا پر اللہ کی رحمت ہیں۔ ہمارے دشمن اللہ کے دشمن ہیں اور ہمارے دوست اللہ کے دوست ہیں۔^(۱)

شمیل بن زیادؓ کو وصیت

43/43 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَقَاءِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي الْمَحْزَمِ سَنَةَ سِتِّ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ الدَّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو سَلَمَةَ الْأَصْهَرَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَاشِدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ وَائِلٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصِ بْنِ أُمِّ مَيِّمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَرْطَاةً قَالَ: لَقِيتُ كُثَيْلَ بْنَ زَيْدٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ فَضْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ بِوَصِيَّةِ أَوْصَائِي بِهَا يَوْمَ مَا هِيَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا فَقُضِيَ بَنِي قَالَ: قَالَ فِي عَلِيٍّ يَا كُثَيْلُ بْنُ زَيْدٍ فَسَمِعْتُ كُلَّ يَوْمٍ بِإِسْمِ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَادْكُرْنَا وَنَحْمِدُ بِأَسْمَائِنَا وَصَلِّ عَلَيْنَا وَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ رَبِّنَا وَادْعُ عَنِّي نَفْسِكَ وَمَا تَخَوَّفُ عَنَّا بَشَرٌ تُكْفَى شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ يَا كُثَيْلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَذَى لَدُنَّ سَرَّوَجَلٍ وَهُوَ أَذَى لِي وَأَنَا أَذَى لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَوْرَثُ الْأَذَى الْكَرِيمِينَ يَا كُثَيْلُ مَا مِنْ عِلْمٍ إِلَّا وَأَنَا فَتَنُهُ وَمَا مِنْ بَرٍّ إِلَّا وَالْقَائِمُ يَحْتِمُهُ يَا كُثَيْلُ دُرِّيَّةُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَإِنَّهُ سَمِيعٌ عَلَيْهِمْ يَا كُثَيْلُ لَا تَأْخُذْ إِلَّا عَنَّا تَكُنْ مِنَّا يَا كُثَيْلُ مَا مِنْ حَرْكََةٍ إِلَّا وَأَنْتَ مُخْتَارٌ إِنْ مَعُونَتِي فِدَا إِلَى مَعْرِفَتِي يَا كُثَيْلُ إِذَا أَكَلْتَ الطَّعَامَ فَسَمِّ بِإِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَحْضُرُ مَعَ شَيْءٍ شَيْءٍ وَهُوَ الشَّيْفَاءُ مِنْ جَمِيعِ الْأَسْوَاءِ يَا كُثَيْلُ إِذَا أَكَلْتَ الطَّعَامَ فَوَاكِلْ بِهِ وَلَا تَبْغِلْ بِهِ فَإِنَّكَ تَهْرُقُ النَّاسَ شَيْئًا وَإِنَّهُ يُجْزِلُ لَكَ الثَّوَابَ بِذَلِكَ يَا كُثَيْلُ أَحْسِنْ خُصَّتَكَ وَابْسُطْ إِلَيَّ

۱۔ المال شیخ صدوق، بحسب ۲، ج ۸، ص ۱۳۱، سید ابن طاووس کی کتاب "الخصائص"، باب ۱، ص ۵۳۵، بحار الانوار، ج ۳۶، باب ۳۱، ج ۵، ص ۲۲۷

حبيبك ولا تنهرك خادمك يا كميل إذا أكلت فقول أكلت يستوف من معتك ويرزق منه
 غيبك يا كميل إذا استوفيت طعامك فاحمد الله على ما رزقت و ارفع يديك صوتك ليحمدك
 صوت فيعظم يديك أجرك يا كميل لا توقرن معدتك طعاماً ودع فيها لبنه موضعاً ولبده
 فجلاً يا كميل لا تنفذ تنفذ طعامك فإن رسول الله لم ينفذه ابتعد يا كميل لا ترفعن يدك
 من طعام إلا وأنت تشهيد فإذا فعلت ذلك فأنت تستبرئه يا كميل صفه الجسم من قبله
 طعامه وقلة الماء يا كميل البركة في المال من إيتاء الزكاة ومواساة المؤمنين وصلته
 زكراهم وهم الأقربون لتأيا كميل زد قرايتك المؤمنين على ما أعطى رسول الله من المؤمنين وكن
 سيم أرف وعلينهم أعطف وتصدق على المساكين يا كميل لا تردن سائلاً ولو بشق تمر أو
 من شطر عنب يا كميل الصدقة تنمي عند الله يا كميل حسن خلق المؤمن التواضع وبخائه
 شغف وشرفه الشفقة وعزاه ترك القالي والقبيل يا كميل إياك والبراء فإنت تُعري بنفسك
 سفهاء إذا فعلت وتفسد الإخاء يا كميل إذا جادنت في الله تعالى فلا تخاطب إلا من يشبه
 عقلاء وهذا طرور يا كميل هم على كل حال سفهاء كما قال الله تعالى لا إثمهم هم السفهاء
 ولكن لا يعلمون يا كميل في كل صنف قوم أرفع من قوم قياتك ومناصرة الخسيس منهم وإن
 سمعوك فاحتمل وكن من الذين وصفهم الله تعالى بقولهم وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا
 سلاماً يا كميل قل الحق على كل حال ووازي المقيمين وأهجر الفاسقين يا كميل جانيب
 كنت فيهم ولا تصاحب الخائنين يا كميل إياك إياك والشرق إلى أبواب الظالمين ولا
 اختلاظ بهم ولا كتساب منهم وإياك أن تطيعهم وأن تشهد في مجالسهم ما يسخط الله يا
 كميل إن اضطررت إلى حضورها فادوم ذكر الله تعالى والتوكل عليه واستعد بالله من شرهم
 ونه في عنهم وأنكر يقبلك فغلهم وأجهز بتغصيم الله عز وجل وأسمعهم في قلبهم بربك
 تنفي يا كميل إن أحب ما أمت العباد إلى الله تعالى بعد الإقرار به وأولي به التجهل و
 شغف والإضطبار يا كميل لا بأس بأن لا يعظم يرك يا كميل لا تترن الناس افتقاراك و
 خيرة ركب واضطرب عنهم احتساباً تعرف يست يا كميل ممن أخوك أخوك الذي لا يتخلل عند

الْبَشِيرَةِ وَلَا يَفْعَلْ عَنْكَ عِنْدَ الْحَيْرِ وَلَا يَخْذَعُ جَهَنَّمَ لَسْأَلِهِ وَلَا يَتْرُكْ وَأَمْرَكَ حَتَّى يَغْتَبَهُ فَإِنْ
كَانَ مُجِبِلًا أَضْلَعَهُ يَا كُنَيْلُ الْمُؤْمِنُ مِنْ مِرَاةِ الْمُؤْمِنِ يَتَأَمَّلُهُ وَيَسُدُّ فَاغْتَهُ وَيُجِبِلُ خَالَتَهُ يَا كُنَيْلُ
الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ وَلَا تَحْزَنُ أَمْرٌ عِنْدَ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ يَا كُنَيْلُ إِذَا لَمْ تُجِبْ أَحَاكَ فَلَسْتَ أَحَاكَ يَا
كُنَيْلُ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ مَنْ قَالَ بِقَوْلِنَا فَمَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا فَطَرَّ عَنَّا وَمَنْ قَطَرَ عَنَّا لَمْ يَنْحَقْ بِنَا وَمَنْ
لَمْ يَكُنْ مَعَنَا فِي ذَلِكَ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَا كُنَيْلُ كُلُّ مُضْطَّاعٍ يَنْفُكُ فَمَنْ نَفَكَ إِلَيْكَ مِمَّا
بِأَمْرٍ وَأَمْرَكَ بِسَمْعِهِ فَإِنَّكَ أَنْ تُبْدِيَهُ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ إِبْدَائِهِ تَوْبَةٌ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ تَوْبَةٌ فَالْمَصِيرُ
إِلَى نَفْسِي يَا كُنَيْلُ ذَا شَيْءٍ مِنْ آلٍ مُتَحِدٍ لَا يَقْبَلُ أَنَّهُ تَعَانٍ مِنْهَا وَلَا يَحْتَمِلُ عَلَيْهَا أَحَدًا يَا كُنَيْلُ وَمَا
قَوْلُهُ لَكَ مُضْطَّاعًا فَلَا تُعِينُهُ إِلَّا الْمُؤْمِنُ مُوَفَّقًا يَا كُنَيْلُ لَا تُعْلِمُ الْكَاذِبِينَ أَخْبَارًا تَقْبِزُ دَوَاغِلَهَا
فَيُبْذَرُوكُمْ بِهَا يَوْمَ يُعَاقِبُونَ عَلَيْهَا يَا كُنَيْلُ لَا بُدَّ لِمَا ضَمِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَوْتَى وَلَا بُدَّ لِمَا فِيكُمْ مِنْ
عَلَبَةٍ يَا كُنَيْلُ سَيَجْتَمِعُ إِلَيْكُمْ خَيْرُ الْبَدِيَّةِ وَالْعَاقِبَةِ يَا كُنَيْلُ أَنْتُمْ مُشْعُونَ بِأَعْدَائِكُمْ تَنْظُرُونَ
بِضَرَبِهِمْ وَتَشْرَبُونَ بِشَرِبِهِمْ وَتَأْكُلُونَ بِأَكْلِهِمْ وَتَدْعُونَ مَدَاخِلَهُمْ وَرُكَّتْ عَلَيْهِمْ عَلَى رِغْمِهِمْ
إِلَى وَاللَّهِ عَلَى أَكْرَامِهِمْ بِذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجِدُكُمْ وَخَازِنَهُمْ فَإِذَا كَانَ وَاشْرَبْتُمْكُمْ وَ
ظَهَرَ صَاحِبُكُمْ لَمْ يَأْكُلُوا وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَمْ تَرَوْا مَوَارِدَكُمْ وَلَمْ يَقْرَعُوا أَبْوَابَكُمْ وَلَمْ يَتَأَلَوْا
بِعَمَّتِكُمْ أَذِلَّةَ خَاسِرِينَ أَيْمَانُ يُقِفُوا أُخَذُوا وَقِيلُوا تَفَرُّبًا يَا كُنَيْلُ احْتَدِ اللَّهَ تَعَالَى وَالْمُؤْمِنُونَ
عَلَى ذَلِكَ وَعَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ يَا كُنَيْلُ قُلْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ تُكْفَى
وَقُلْ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَزِدُ مِنْهَا وَإِذَا أَهْبَابُ الْأَرْضِ عَلَىكَ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ يُسَبِّحُ عَلَيْكَ
فِيهَا يَا كُنَيْلُ إِذَا وَسَّوسَ الشَّيْطَانُ فِي صَدْرِكَ فَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْقَوِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ وَأَعُوذُ
بِمُحَمَّدٍ الرَّحِيمِ مِنْ شَرِّ مَا قَدَرَ وَقَطَى وَأَعُوذُ بِاللَّهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَسَلَامُ
تُكْفَى مَثْوَاهُ إِبْيَيسَ وَالشَّيْطَانِ مَعَهُ وَلَوْ أَنَّكُمْ كُلُّكُمْ أَبْلَسَةٌ مِثْلُهُ يَا كُنَيْلُ إِنَّ لَهُمْ خِدَاعًا وَ
شَقَاشِقًا وَزَخَارِيفَ وَوَسَاوِسَ وَخِيَلَاءَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ قَدَرٌ مَنُورٌ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَيَحْسِبُ
ذَلِكَ يَسْتَوْلُونَ عَلَيْهِ بِالْعَبَثَةِ يَا كُنَيْلُ لَا عُدُوَّ عَنَى مِنْهُمْ وَلَا ضَارَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أُمْنِيَّتُهُمْ أَنْ
تَكُونَ مَعَهُمْ عَدَاً إِذَا اجْتَمَعُوا فِي الْعَذَابِ الْأَلِيمِ لَا يُفْتَرُ عَنْهُمْ شَرُّهُمْ وَلَا يُقْطَرُ عَنْهُمْ خَالِدِيْن

فِيهَا أَمْدًا يَا كَمِيلُ سَخَطَ اللَّهُ تَعَالَى مُوَيْدَ مَنْ لَمْ يَخْتَرْ مِنْهُمْ بِأَتَمِّهِ وَنَبِيِّهِ وَبِحَبِيبِ عَزَائِمِهِ وَعَوْدِهِ
 جَلَّ وَعَزَّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا كَمِيلُ إِنَّهُمْ يَخْشَعُونَكَ بِأَنْفُسِهِمْ فَإِذَا لَمْ تُجِبْهُمْ
 مَكْرُوا بِكَ وَبِشَفِيتَ وَبِتَخَيَّرَ مِنْهُمْ إِلَيْكَ شَهَوَاتُكَ وَإِعْطَايَتُكَ أَمَانِيَّتُكَ وَإِذَا ذَكَكَ وَبُسُولُونَكَ
 وَبُسُوتُكَ وَتَقَبُّوتُكَ وَيَأْمُرُونَكَ وَيُحْسِنُونَ كَلِمَتَكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَرْجُوهُ فَتَغْفَرَ بِذَلِكَ وَ
 تَعْفِيهِ وَجَزَاءُ الْعَاصِي لَمْ يَلِ يَا كَمِيلُ الْحَقُّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمَلَ لَهُمْ وَ
 الْمُسْوَلُ الشَّيْطَانُ وَالْمُحِيلُ اللَّهُ تَعَالَى يَا كَمِيلُ إِذْ كَرَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى لِإِبْلِيسَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَأَجْلِبْ
 عَلَيْهِمْ بِخِيلَتِكَ وَرَجَلِكَ وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِزَّهُمْ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ الشَّيْطَانِ إِلَّا
 غُرُورًا يَا كَمِيلُ إِنَّ إِبْلِيسَ لَا يَعِدُّ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّمَا يَعِدُّ عَنْ رَبِّهِ لِيُخَيِّبَهُمْ عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَيُؤَيِّدَ ظُهُمَهُ
 يَا كَمِيلُ إِنَّهُ لَا يَلِي لَكَ يَلْطِفُ كَيْدَهُ قِيَامُكَ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّكَ قَدْ أَلْفَيْتَهُ مِنْ طَاعَتِهِ وَلَا تَدْعُهَا فَتُخْسَبُ
 أَنَّ ذَلِكَ مَلَكٌ وَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَجِيمٌ فَإِذَا سَكَتَ إِلَيْهِ وَأَطَاعْتَهُ عَلَى الْعَصَايِمِ الْمُهِلِكَةِ الَّتِي
 لَا تُجَاوِزُهَا يَا كَمِيلُ إِنَّهُ إِذَا خَافَ أَنْ يَنْصِبَهَا فَخَذَّرَ أَنْ يُوَقِّعَكَ فِيهَا يَا كَمِيلُ إِنَّ الْأَرْضَ قَدْ دُورَتْ مِنْ
 خَلْقِهِمْ فَلَنْ يَنْجُوا مِنْهَا إِلَّا مَنْ تَنَبَّهَ بِهَا وَقَدْ أَعْلَمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ لَنْ يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا عِبَادُهُ وَ
 بِيَدِهِ أُولِيَاؤُنَا يَا كَمِيلُ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَقَوْلُهُ
 عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ يَا كَمِيلُ الْحُجَّ يُولَايَتَنَا مِنْ أَنْ
 يَنْزِعَ فِي مَالِكَ وَوَلَدِكَ كَمَا أَمَرَ يَا كَمِيلُ لَا تَغْفَرُ بِأَتَمِّهِ يُصَلُّونَ قِيَامِيُونَ وَيُصُومُونَ
 نِيَّةً وَمُؤَنَ وَيَتَصَدَّقُونَ قِيَامِيُونَ أَتَبْهَمُ مَوْفُقُونَ يَا كَمِيلُ أَقْبِرْ بِاللَّهِ لَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ
 إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا خَلَّ قَوْمًا عَلَى الْفَوَاحِشِ مِثْلَ الزِّنَاءِ وَالْخُرْبِ وَالْخَمْرِ وَالزُّبَانِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنْ
 حَتَّى وَنَتَائِجِهِ حَبَسَ رِلْيَتَهُمُ الْعِبَادَةَ الشَّدِيدَةَ وَالْحُسُوعَ وَالزُّكُوعَ وَالْخُضُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ
 حَمِيَهُمْ عَلَى وَلَايَةِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى اللَّهِ وَبِأَيِّهِمُ الْقِيَامَةُ لَا يُنْصَرُونَ يَا كَمِيلُ إِنَّهُ مُسْتَقَرٌّ
 مُسْتَدْعٍ فَاخْذَرْ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُسْتَوْدِعِينَ يَا كَمِيلُ إِنَّمَا تُسْجَعُ أَنْ تَكُونَ مُسْتَقَرًّا إِذَا
 لَمْ تَكُنْ جَدَّةَ الْوَاحِدَةِ الَّتِي لَا تُخْرِجُكَ إِلَى عَوَجٍ وَلَا تُزِيلُكَ عَنْ مُنْهَجٍ مَا حَمَلَتْكَ عَلَيْهِ وَهَذِيكَ
 يَا كَمِيلُ لَا رُخْصَةَ فِي فَرِيضٍ وَلَا شِدَّةَ فِي نَافِلَةٍ يَا كَمِيلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْأَلُكَ إِلَّا عَمَّا

فَرَضَ وَرَتَمَا قَتَمَتَا عَمَلِ التَّوَائِلِ بَيْنَ أَيْدِيكَ لِأَهْوَالِ الْعِظَامِ وَالطَّاقَةِ يَوْمَ الْمَقَامِ يَا كَمِيلُ
 إِنَّ اللَّهَ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تُزِيلَهُ الْفَرَايِضُ وَالتَّوَائِلُ وَتَحْيِجُ الْأَحْمَالُ وَصَالِحُ الْأَمْوَالِ وَلَكِنْ مَنْ
 تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا كَمِيلُ إِنَّ دُنُوبَكَ أَكْثَرُ مِنْ حَسَنَاتِكَ وَغَفَلَتِكَ كَثَرُ مِنْ ذِكْرِكَ وَنِعْمَتُهُ
 اللَّهُ عَلَيْكَ أَكْثَرُ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يَا كَمِيلُ إِنَّهُ لَا تَحْمِلُ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَكَ وَعَافِيَتِهِ فَلَا تَحْسُ
 مِنْ تَحْيِيصِهِ وَتَمْجِيدِهِ وَتُسْبِيحِهِ وَتُقْدِيرِهِ وَشُكْرِهِ وَذِكْرِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ يَا كَمِيلُ لَا تَكُونَنَّ مِنَ
 الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَسُوا اللَّهَ فَنَسَوا أَنفُسَهُمْ وَنَسُوا إِلَى الْفِسْقِ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
 يَا كَمِيلُ لَيْسَ الشَّانُ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُصُومَ وَتَتَصَدَّقَ إِنَّمَا الشَّانُ أَنْ تَكُونَ الصَّلَاةُ فَعَلْتَ بِقَلْبٍ
 نَقِيٍّ وَعَمَلٍ عِنْدَ اللَّهِ مَرْضِيٍّ وَخُشُوعٍ سَوِيٍّ بِقَاءِ لِبَعْدِ فِيهَا يَا كَمِيلُ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا
 بَيْنَهُمَا تَبَثَّلْتَ الْعُرُوقَ وَالْمَفَاصِلَ حَتَّى تَسْتَوِيَ إِنْ مَا تَأْتِي مِنْ جَمِيعِ صَلَوَاتِكَ يَا كَمِيلُ انْظُرْ فِيهِمْ
 تُصَلِّيَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ وَجْهِهِ وَجِلْدٌ فَلَا قَبُولَ يَا كَمِيلُ إِنَّ الْإِنْسَانَ يَبُوحُ مِنَ الْقَسْبِ وَالْقَلْبُ يَقُومُ
 بِالْإِعْدَاءِ فَانْظُرْ فِيمَا تُغْذِي قَلْبَكَ وَجِسْمَكَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ حَلَالًا لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ تَسْبِيحَكَ وَلَا
 شُكْرَكَ يَا كَمِيلُ فَهَهُمْ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تُرَخِّصُ فِي تَرْكِ آدَاءِ الْأَمَارَاتِ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ فَمَنْ رَوَى عَنِّي
 فِي ذَلِكَ رُحْصَةً فَقَدْ أَبْطَلَ وَائْتِمَّ وَجَزَّأُوهُ النَّارِ بِمَا كَذَبَ أَقْسِمُ لَسَيَعُكَ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ لِي قَبْلَ
 وَفَاتِي بِسَاعَةِ مَرِّ رَأَيْتُ نَارًا يَا أَيُّهَا الْحَسَنِيُّ أَوْ الْأَمَانَةُ إِنْ أَلِيتُ وَالْفَاجِرُ فِيمَا قَدْ وَجَلَّ فِي الْخَطِيئَةِ وَالْبَغْيِ
 يَا كَمِيلُ لَا غُرُورَ لِمَعَ إِمَامٍ عَاجِلٍ وَلَا نَفْسَ إِلَّا مَعَ إِمَامٍ قَاضِلٍ يَا كَمِيلُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ سَمَّ
 يُظْهِرُ نَبِيًّا وَكَانَ فِي الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَكَانَ فِي دُعَائِهِ إِلَى اللَّهِ مُخْطِئٌ أَوْ مُصِيبًا بَلَى وَاللَّهُ مُخْطِئٌ حَتَّى
 يَنْصِبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُوضِّعَهُ يَا كَمِيلُ الْبَيْنُ بَيْنَهُ فَلَا تَعْتَرِزَنَّ بِأَقْوَالِ الْأُمَّةِ الْمُخْدُوعَةِ الَّتِي ضَلَّتْ
 بَعْدَ مَا اهْتَدَتْ وَأَنْكَرَتْ وَبَحَثَتْ بَعْدَ مَا قَبِلَتْ يَا كَمِيلُ الْبَيْنُ بَيْنَهُ فَلَا يَقْبَلِ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَمِيرٍ
 الْقِيَامَ بِهِ إِلَّا رَسُولًا أَوْ نَبِيًّا أَوْ وَصِيًّا يَا كَمِيلُ هِيَ نُبُوءَةٌ وَرِسَالَةٌ وَإِمَامَةٌ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا
 مُتَوَلِّينَ وَمُتَعَلِّينَ وَضَالِّينَ وَمُغْتَلِبِينَ يَا كَمِيلُ إِنَّ النَّصَارَى لَمْ تُعْصِلِ اللَّهَ تَعَالَى وَلَا الْيَهُودَ وَلَا
 بَحَثَتْ مُوسَى وَلَا عِيسَى وَكَانَ لَهُمْ زَادُوا وَنَقَصُوا وَخَزَنُوا وَاتَّخَذُوا قُلُوبَهُمْ وَمَقُوتًا وَتَحْتَابُوا
 لَمْ يَقْبَلُوا يَا كَمِيلُ إِنَّ أَبَانَ آدَمَ سَمَّ يَلْدَ يَهُودِيًّا وَلَا نَحْرَ إِبْنِيًّا وَلَا كَانَ ابْنُهُ إِلَّا حَنِيفًا مُسِيماً قَسَمُ

يَحْذَرُونَ عَيْبَهُ فَإِذَا ذَلِكَ إِلَى أَنْ أَلَمَ بِكُمِلِ إِنَّهُ لَهُ قُرْبَانًا بَلْ قَبْلَ مِنْ أَخِيهِ فَحَسَدُهُ وَقَتْلُهُ وَ
 مِنْ السَّجُونِينَ فِي الْقَلْقِ الْفَلْقِ الَّذِينَ عَذَّبَهُمْ اثْنَا عَشَرَ سِنَّةً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ سِنَّةً مِنْ
 آخِرِينَ وَ لَقِيَ الْفُلُقُ الْأَسْفَلُ مِنَ النَّارِ وَمِنْ مُخَارِبَةِ حَرْجِهِمْ وَ حُسْبِكَ فِيهَا حَرْجُهُمْ مِنْ
 دَرِيَّةٍ كُتِمِلُ نَحْنُ وَ إِنَّمَا الَّذِينَ تَقَوَّا وَ الَّذِينَ هُمْ مُخِيسُونَ يَا كُتِمِلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ رَحِيمٌ
 خَبِيرٌ حَبِيرٌ ذَلِكَ عَلَى الْخِلَافَةِ وَ أَمْرًا بِالْأَخْذِ بِهَا وَ تَحَلُّ النَّاسِ عَلَيْهَا فَقَدْ أَذَيْنَاهَا غَيْرَ مُخْتَصِفِينَ
 وَ رُسُسًا غَيْرَ مُتَأَيِّقِينَ وَ صَدَقْنَا مَا غَيْرَ مُكْذِبِينَ وَ قِيلَتْهَا غَيْرَ مُرْتَابِينَ لَهُ يَكُنْ لَنَا وَ اللَّهُ
 شَهِيدٌ نُوْحِي إِلَيْهَا وَ نُوحِي إِلَيْهَا كُنَّا وَ صَفَّ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ قَرَأَ
 فِيهِ نَزَلَ شَيْاطِينُ الْإِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا يَا كُتِمِلُ التَّوْبِلُ
 بِهِمْ فَتَوَفَّ يَتَقُونَ غَيًّا يَا كُتِمِلُ لَسْتُ وَ لَمْ تَمُتْ لِقَا حَتَّى أَطَاعَ وَ لَا مُتَتْ حَتَّى أُعْصِيَ وَ لَا مُهَانًا
 بِغَيْرِ الْأَعْرَابِ حَتَّى أَنْتَجَلَ أَمْرًا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ أَدْعَى بِهَا يَا كُتِمِلُ نَحْنُ الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ وَ الْقُرْآنُ
 الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ وَ قَدْ أَسْمَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ وَ قَدْ جَمَعَهُمْ قَدْ نَادَى فِيهِمُ الصَّلَاةَ جَامِعَةً يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا
 وَ يَوْمًا سَبْعَةً وَ ثَلَاثِينَ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ يَتَعَذَّفْ أَحَدٌ فَصَعِدَ لِيُنْزِلَ فَعَمِدَ اللَّهُ وَ أَلْقَى عَلَيْهِمْ لَمْ قَالَ
 مَعَاذِ اللَّهِ النَّاسِ إِلَى مُؤَدَّةٍ عَنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَ لَا مُخِيرٌ عَنْ نَفْسِي فَمَنْ صَدَّقَنِي فَيَسِّرْ صَدَقَ وَ مَنْ صَدَّقَ اللَّهَ
 نَجَّاهُ الْيَمَانِ وَ مَنْ كَذَّبَنِي كَذَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ مَنْ كَذَّبَ اللَّهَ أَخْبَبَهُ الْيَمَانُ ثُمَّ نَادَى فَصَعِدْتُ
 فَدَعَيْتُ دُونَهُ وَ رَأَيْتُ إِلَى صَدْرِهِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَنْ عَيْنَيْهِ وَ شَمَالِهِ ثُمَّ قَالَ مَعَاذِ اللَّهِ النَّاسِ
 نَزَلَنِي جَبْرَائِيلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ رَبِّي وَ رَبُّكُمْ أَنْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّ الْقُرْآنَ الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَّ وَحْيِي
 خَدَا وَ ابْنَايَ الْإِنْسِ وَ مَنْ خَدَفَهُمْ مِنْ أَصْلَابِهِمْ حَامِلًا وَ صِيَاهُمْ الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ يَشْهَدُ الثَّقَلُ
 الْبَاقِي يَشْهَدُ الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ لِلثَّقَلِ الْأَكْبَرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُلَازِمٌ لِصَاحِبِهِ
 غَيْرَ مُفَارِقٍ لَهُ حَتَّى يَرِدَا إِلَى اللَّهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ الْعِبَادِ يَا كُتِمِلُ فَإِذَا كُنَّا كَذَلِكَ فَعَلَامَ
 تَقَدَّمْنَا مِنْ تَقَدَّمَ وَ تَأَخَّرَ عَنْ مَنْ تَأَخَّرَ يَا كُتِمِلُ قَدْ بَدَّعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ رِسَالَةَ رَبِّهِ وَ نَصَحَ لَهُمْ وَ
 لَكِنْ لَا يُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ يَا كُتِمِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَوْلًا وَ الْهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ مُتَوَافِرُونَ
 يَوْمَ بَعْدَ الْعَظِيمِ يَوْمَ التَّضَعُّبِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ فَوْقَ مِثْبَرِهِ عَلَى وَ ابْنَايَ مِنْهُ

الظَّالِمُونَ مِنِّي وَأَكَامِنُكُمْ وَهُمْ الظَّالِمُونَ بَعْدَ أَمِيهِمْ وَهُمْ سَفِينَةٌ مِّن رَّكِبَتِهَا نَجَا وَمَن تَخَلَّفَ عَنْهَا
هَوَى النَّاجِي فِي النَّجَّةِ وَالنَّاهِي فِي لُغَى يَأْكُمِيلُ الْفَضْلُ بِبَدَلِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَانَّهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ يَأْكُمِيلُ عَلَامَهُ يُحْسِدُونَكَ وَانَّهُ أَنشَأَ نَاصِرًا مِّن قَبْلِ أَن يَعْرِفُونَ أَفْتَرًا هُمْ بِحَسَدِهِمْ إِنَّا نَا عَنْ
رَبَّنَا يُؤِيلُونَنَا يَأْكُمِيلُ مَن لَا يَسْكُنُ النَّجَّةَ قَبِيضٌ دُعَابِ أَيْمٍ وَخِزْيٍ مُّقِيمٍ وَأَنْتَابٍ وَمَقَامِعٍ
وَسَلَاسِلِ جَوَالٍ وَمُقَطَّعَاتِ الزَّيْتَانِ وَمُقَارَنَةِ كَيْلِ شَرِيحَانِ الشَّرَابِ صَدِيدٍ وَالْبَلْبَاسِ حَدِيدٍ وَ
الْحَزَنَةِ فَضْصَةِ اقْطَظَةٍ وَالنَّارِ مُلْتَمِعَةٍ وَالْأَبْوَابِ مُوْتَقَّةٍ مُّطْبِقَةٍ يُنَادُونَ فَلَا يُجَابُونَ وَ
يَسْتَفِيضُونَ فَلَا يُرْخَمُونَ يَدَاؤُهُمْ يَا مَارِكُ لِيَقْضِ عَيْنِنَا رَبَّنَا قَالَ إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ لَقَدْ جِئْتُمَا كُمْ
بِالْحَقِّ وَلَكِنْ أَكْثَرُكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ يَأْكُمِيلُ نَحْنُ وَانَّهُ الْحَقُّ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ التَّبَعُ الْحَقُّ
أَهْوَاءُهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ يَأْكُمِيلُ لَقَدْ يَنَادُونَ اللَّهَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ
بَعْدَ أَنْ يَمُكُّوا أَحْقَابًا اجْعَلْنَا عَلَى الرَّجَاءِ فَيُجِيبُهُمْ اخْسُوا فِيهَا وَلَا تُسْكِنُ يَأْكُمِيلُ فَعِنْدَهَا
يَنَاسُونَ مِنَ الْكُرَّةِ وَاسْتَدَّتِ الْحَزَنَةُ وَاقْنُوا بِالْهَكَّةِ وَالْمَكِثِ جَزَاءً يَمَّا كَسَبُوا وَغَدَبُوا يَا
كُمَيْلُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ يَأْكُمِيلُ أَنَا أَعْمَدُ اللَّهُ عَلَى تَوْفِيقِهِ رَيَّاقٍ وَ
الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ ائْتِمَاعِي مَن سَخِيضٍ بِدُنْيَا زَايِلَةٍ مُدِيرَةٍ فِي فَهْمٍ وَتَخْصِي بِخَيْرَةٍ بِقِيَّةٍ ثَابِتَةٍ
يَأْكُمِيلُ كُلُّ يَصِيرُ إِلَى الْآخِرَةِ وَالَّذِي يُرْغَبُ فِيهِ وَمِنْهَا رِضَا التَّوَنُّعَالِ وَالذَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ النَّجَّةِ
الَّتِي لَا يُؤَدُّهَا إِلَّا مَن كَانَ تَقِيًّا يَأْكُمِيلُ إِنَّ يَسْلُتَ فَهْمُ

سعید بن زید بن ارطاة سے مروی ہے کہ میری کمیلؑ بن زیاد سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے امیر المومنین
حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا تو جناب کمیلؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت علیؑ کے بارے
میں وہ وصیت نہ سناؤں جو ایک دن انھوں نے مجھے وصیت فرمائی تھی کیونکہ یہ تمہارے لیے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے
سے بہتر ہوگی۔ میں نے کہا: جی ہاں! ضرور مجھے وہ وصیت سنائیں۔ تو جناب کمیلؑ نے بیان کیا کہ حضرت علیؑ نے مجھے
مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اے کمیلؑ! تم ہر دن خدائے واحد کا نام اپنی زبان پر جاری کرو اور کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، خدا پر توکل
کرو، ہمیں یاد کرو، ہمارے نام اپنی زبان سے لو اور ہم پر درود بھیجو اور ہمارے پروردگار اللہ کی ذات سے پناہ طلب کرو۔

ترپے نفس اور تمہارے گرد و جوار میں جو چیز تمہارے لیے اہم ہے اور جس کی حفاظت تمہیں عزیز ہے اس دن وہ شتر سے بھرتو رہیں گے۔

عے کمیل! رسول اللہ ﷺ کو اللہ عزوجل نے ادب سکھایا اور تربیت کی اور میری رسول اللہ نے تربیت فرمائی۔ مومنوں کی تربیت پر مامور ہوں، لہذا میں صاحبانِ عزت و شرف افراد کو ضرور ادب سے مزین کروں گا۔
عے کمیل! کوئی علم ایسا نہیں جس کا آغاز میں نے نہ کیا ہو اور کوئی بھی راز ایسا نہیں ہے جسے ہمارا قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) انجام تک نہ پہنچائے۔

عے کمیل! خاندان رسالت کا سلسلہ ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔^①
عے کمیل! ہر کام سے پہلے اس کے متعلق تمام معرفت اور آگاہی حاصل کرلو۔
عے کمیل! کھانا کھانے سے پہلے اللہ کا نام لو کہ جس کے نام مبارک کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔
یہ برائیوں سے شفاء کا موجب ہے۔

عے کمیل! جب تم کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو اسے دوسروں کے ساتھ مل کر کھاؤ اور اس میں غل نہ کرو کیونکہ تم کسی سے نہیں دیتے (یعنی مہمان اپنا رزق کھاتا ہے) اور اللہ تمہیں اس کام (دوسروں کو کھانا کھلانے) پر بہت زیادہ نفع دیتا ہے۔

عے کمیل! (دستر خوان پر) اپنا اخلاق اچھا رکھو اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اپنے خدمت پر مت چلاؤ۔

عے کمیل! جب کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو دسترخوان پر کافی دیر تک بیٹھ کر (آرام سے) کھانا کھاؤ تاکہ اس سے بھرہ ہو تمہارے علاوہ دوسرے افراد بھی اپنا رزق حاصل کر سکیں۔

عے کمیل! جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی حمد و ستائش اور شکر بجالاؤ کہ اُس نے تمہیں جو رزق دیا ہے اور تمہیں خدا کا حمد و شکر بجالاؤ تاکہ تمہارے علاوہ دوسرے افراد بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ پس! تمہارے اس سے تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔

عے کمیل! اپنے کھانا (یعنی روٹی وغیرہ) کو مت چھیدو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا نہیں کیا۔

① اس حدیث کا اشارہ قرآن مجید کی اس آیت کی طرف ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاک نسل کا سلسلہ بیان ہوا ہے۔ (مترجم)

الْقَاطِبُونَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَهُمْ الْقَتِيلُونَ بَعْدَ أَمْرِهِمْ وَهُدُ سَفِينَةٍ مِّن رَّكِبَتِهَا تَجَاوَزُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا
 هَوَى النَّاجِي فِي الْجَنَّةِ وَالْهَارِي فِي سَعَى يَا كُنَيْلُ الْفَضْلُ بَيْنَ الْبَنِي يُوتِيهِ مَن يَشَاءُ وَانَّهُ ذُو الْفَضْلِ
 الْعَظِيمِ يَا كُنَيْلُ عَلَامَةٌ يُحْسَدُونَكَ وَانَّهُ أَنْشَأَنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَعْرِفُونَا أَفَتَرَاهُمْ يَحْسَدُونَكَ يَا نَاكَاثِنَ
 رَيْتَا يُزِيلُونَكَ يَا كُنَيْلُ مَن لَا يَسْكُنُ لُجَّةً قَبِيضٌ ذِي عَذَابٍ أَلِيمٍ وَخِزْيٌ مُّقِيمٌ وَأَثْبَالٌ وَمَقَامِعٌ
 وَسَلَاسِلٌ طَوَالٍ وَمُقَطَّعَاتُ النِّيرَانِ وَمَقَارِنُ كُلِّ شَيْطَانٍ الشَّرَابِ صَدِيدٌ وَالْيَتَامَى حَبِيدٌ وَ
 الْحَزَنَةُ فَضْضَةٌ فَظْلَةٌ وَ النَّارُ مُلْتَهَبَةٌ وَالْأَبْوَابُ مُوثَقَةٌ مُطْلَقَةٌ يُنَادُونَ فَلَا يُجَابُونَ وَ
 يَسْتَعِيضُونَ فَلَا يُزَحْمُونَ يَدَاؤُهُمْ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ شَيْئًا رَّهْتَ قَالَ إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ تَقْدَحُونَ كُنْتُمْ كُفْرًا
 بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أُنْثَرَكُمْ بِمَعْقٍ كَايَهُونَ يَا كُنَيْلُ نَحْنُ وَاللَّهِ الْحَقُّ الَّذِي قَالَ إِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ
 أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ يَا كُنَيْلُ ثُمَّ يُنَادُونَ اللَّهُ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ
 بَعْدَ أَنْ يَمُوتُوا أَحْقَابًا اجْعَلْنَا عَلَى الرَّجَاءِ فَيُجِيبُهُمْ اخْسُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ يَا كُنَيْلُ فَعِنْدَهَا
 يَبْأَسُونَ مِنَ الْكَرَّةِ وَاسْتَدَّتْ الْحَسْرَةُ وَأَنْقَضُوا بِأَهْلِكَ وَ الْمَكِثِ جَزَاءً يَمَّا كَسَبُوا وَعَذَّبُوا يَا
 كُنَيْلُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ يَا كُنَيْلُ أَنَا أَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى تَوْفِيقِهِ إِنِّي وَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنَّمَا أُحْطَى مِنْ حَقِّي بِدُنْيَا زَايِدَةٍ مُّذِيرَةٍ فَافْهَمْ وَأَتَخَضَّ بِأَخِرَةٍ بَاقِيَةٍ ثَابِتَةٍ
 يَا كُنَيْلُ كُلُّ يَصِيرُ إِلَى الْآخِرَةِ وَالَّذِي يُرْغَبُ فِيهِ امْنُهَا رِضَا اللَّهِ وَتَعَانٍ وَالتَّوَجُّاتُ الْعَلَى مِنَ الْجَنَّةِ
 الَّتِي لَا يُورِثُهَا إِلَّا مَن كَانَ ثَقِيًّا يَا كُنَيْلُ إِنَّ شَيْئًا فَقُمْ

سعید بن زید بن ارطاة سے مروی ہے کہ میری کمیلؑ بن زیاد سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے امیر المومنین
 حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا تو جناب کمیلؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت علیؑ کی
 وہ وصیت نہ سناؤں جو ایک دن انھوں نے مجھے وصیت فرمائی تھی کیونکہ یہ تمہارے لیے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس
 سے بہتر ہوگی۔ میں نے کہا: جی ہاں! ضرور مجھے وہ وصیت سنائیں۔ تو جناب کمیلؑ نے بیان کیا کہ حضرت علیؑ نے مجھے
 خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے کمیلؑ! تم ہر دن خدائے واحد کا نام اپنی زبان پر جاری کرو اور کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، خدا پر توکل
 کرو، ہمیں یاد کرو، ہمارے نام اپنی زبان سے لو اور ہم پروردگار بھیجو اور ہمارے پروردگار اللہ کی ذات سے پناہ طلب کرو۔

تہ اپنے نفس اور تمہارے گرد و جوار میں جو چیز تمہارے لیے اہم ہے اور جس کی حفاظت تمہیں عزیز ہے اس دن وہ شرف سے محفوظ رہیں گے۔

کے مکمل! رسول اللہ ﷺ کو اللہ عزوجل نے ادب سکھایا اور تربیت کی اور میری رسول اللہ نے تربیت فرمائی۔ مومنوں کی تربیت پر مامور ہوں، لہذا میں صاحبانِ عزت و شرف افراد کو ضرور ادب سے مزین کروں گا۔

کے مکمل! کوئی علم ایسا نہیں جس کا آغاز میں نے نہ کیا ہو اور کوئی بھی راز ایسا نہیں ہے جسے ہمارا قائم (مجل اللہ) نہ (جہ شریف) انجیم تک نہ پہنچائے۔

کے مکمل! خاندان رسالت کا سلسلہ ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے والا اور جاننے والا ہے۔^①

کے مکمل! ہر کام سے پہلے اس کے متعلق تمام معرفت اور آگاہی حاصل کرلو۔

کے مکمل! کھانا کھانے سے پہلے اللہ کا نام لو کہ جس کے نام مبارک کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔

تمہارا تمہارا سے شفاء کا موجب ہے۔

کے مکمل! جب تم کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو اسے دوسروں کے ساتھ مل کر کھاؤ اور اس میں بغل نہ کرو کیونکہ تم کسی سے نہیں دیتے (یعنی مہمان اپنا رزق کھاتا ہے) اور اللہ تمہیں اس کام (دوسروں کو کھانا کھلانے) پر بہت زیادہ شائبہ دیتا ہے۔

کے مکمل! (دستر خوان پر) اپنا اخلاق اچھا رکھو اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اپنے خدمت سے مت چٹاؤ۔

کے مکمل! جب کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو دسترخوان پر کافی دیر تک بیٹھ کر (آرام سے) کھانا کھاؤ تاکہ اس سے دوسرے افراد بھی اپنا رزق حاصل کر سکیں۔

کے مکمل! جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی حمد و ستائش اور شکر بجالاؤ کہ اُس نے تمہیں جو رزق دیا ہے اور تمہیں خدا کا حمد و شکر بجالاؤ تاکہ تمہارے علاوہ دوسرے افراد بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔ پس! تمہارے اس سے تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔

کے مکمل! اپنے کھانا (یعنی روٹی وغیرہ) کو مت چھیدو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا نہیں کیا۔

① حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاک نسل کا سلسلہ بیان ہوا ہے۔ (مترجم)

اے کمیل! تم اس وقت کھانے سے ہاتھ پیچھے کھینچ لو جب ابھی بھوک باقی ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم کھانے کے مزیدار اور خوش گوار ہونے کا احساس کرو گے۔

اے کمیل! جسم کی صحت کا راز کم کھانے اور کم پانی پینے میں ہے۔
اے کمیل! اس شخص کے مال میں برکت ہوتی ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور مومنین کی مدد کرتا ہے اور اپنے رشتہ داری سے صلہ رچی کرتا ہے کیونکہ وہ ہمارے قریب ہوتے ہیں۔

اے کمیل! اپنے باایمان رشتہ داروں کو دوسروں سے زیادہ عطا کرو۔ ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور ان پر شفقت کرو اور فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات دو۔

اے کمیل! اپنے دروازے سے کسی سائل کو محروم نہ پلاؤ، چاہے اسے آدھا دانہ کھجور یا انگور کا تھوڑا سا دانہ ہی کیوں نہ دو، کیونکہ یاد رکھو کمیل! صدقہ دینے سے اللہ کے پاس مال بڑھتا رہتا ہے۔

اے کمیل! مومن کا حسن اخلاق یہ ہے کہ وہ عجز و انکساری کرے اور اس کا حسن و جمال یہ ہے کہ وہ پاک دامن ہو، اس کا شرف اس میں ہے کہ وہ دوسروں پر شفقت کرے اور اس کی عزت اس میں ہے کہ کسی کی بات کو ادھر اُدھر (چغلی) کرنے سے پرہیز کرے۔

اے کمیل! خود پسندی اور نمود و نمائش سے بچو۔ اگر تم بے وقوف لوگوں میں اپنا مقام و مرتبہ بڑھانا چاہو گے تو بھائی چارے کو ختم کرو گے۔

اے کمیل! اللہ تعالیٰ کے متعلق عقل مند سے گفتگو کرو۔ یہ ایک ضروری بات ہے۔

اے کمیل! یاد رکھو بے وقوف شخص ہر صورت میں بے وقوف ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَلَا إِنَّهُمْ لَهُمُ لُغْتُهُمْ وَلَكِنْ لَا يَعْمُرُونَ ﴿١٣﴾ (سورۃ البقرہ: آیت ۱۳)

”آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ بے وقوف ہیں مگر یہ اس بات کو جانتے نہیں ہیں۔“

اے کمیل! ہر قوم میں کچھ شریف اور برتر لوگ بھی ہوتے ہیں، لہذا کبھی اس قوم کے پست اور تنگ نظر لوگوں سے

مناظرہ نہ کرو اور مت اُبھو۔ اگر انھوں نے تمہیں کوئی نازیبا بات بھی کہہ دی ہو تو صبر کرو اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جن

کی اللہ تعالیٰ یوں توصیف فرماتا ہے:

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَمِعْنَا ﴿٦٣﴾ (سورۃ فرقان: آیت ۶۳)

”جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو یہ ان کو سدام کرتے نزر جاتے ہیں۔“

۷۔ کمیلؑ! ہمیشہ حق بات کرو اور صرف پرہیزگار لوگوں کے ساتھ ہی دوستانہ تعلقات استوار کرو، فاسقوں سے دور رہو۔ فتنوں سے الگ رہو اور خیانت کاروں سے رفاقت نہ کرو۔

۸۔ کمیلؑ! ستم گروں (ظالموں) کے ساتھ کام، معاملہ یا ملاقات کی غرض سے ان کے گھروں کے دروازوں کو نہ کھولو اور نہ ہی تم ان کی تعظیم اور احترام کرو اور نہ ہی ان کی تعریف و مفاہیہ میں شرکت کرو چونکہ تمہارے اس کام سے نہ کا غضب بھڑک اٹھے گا اور اگر بھیر واکراہ تمہیں ستم گروں کی محفلوں میں لے جائے گا یا بھی کیا ہو تو مسلسل ذکرِ خدا سے رہو، اُسی پر توکل و بھروسہ کرو، ان کے شر سے خدا کی پناہ مانگو اور اپنے چہرے کو جھکا لو (یعنی ایک ستم گر کی طرح نہ صرف دیکھو) اپنے دل میں ان کے کردار کے مخالف رہو اور آشکارا طور پر خدا کی عظمت کا اقرار کرو تا کہ وہ سن کر بخیر غمہ تمہاری تائید کرے اور تمہیں ان کے شر سے نجات عطا فرمائے۔

۹۔ کمیلؑ! اللہ تعالیٰ کی توحید، رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور ہماری ولایت کے بعد سب سے محبوب اعمال میں سے توحید، عفت و پاک دامنی، مردوباری اور صبر ہے۔

۱۰۔ کمیلؑ! کسی دوسرے کے سامنے اپنی تعقدی کا اظہار مت کرو، عزت نفس کی حفاظت اور پردہ پوشی کرتے ہوئے صبر کا اظہار کرتے رہو۔

۱۱۔ کمیلؑ! اپنے راز کو اپنے بھائی سے بتانے میں کوئی مشکل نہیں لیکن پہلے یہ سمجھ لو کہ بھائی کون ہوتا ہے؟ تمہارا بھائی وہ ہے کہ جو سختیوں اور پریشانیوں میں تمہیں تنہا نہ چھوڑے، اور اگر کوئی دیت یا گھانا تمہاری گردن پر آجائے تو اسے وقت بغیر مانگے کام آئے اور تمہیں تمہارے حال پر نہ چھوڑے۔

۱۲۔ کمیلؑ! مومن دوسرے مومن کے لیے آئینہ کے مانند ہوتا ہے (کہ جس کی روشنی میں اپنے عیوب کی اصلاح کی جاسکے) جب وہ اس کے وجود کی طرف دیکھے تو اپنی حالت سدھار لے۔

۱۳۔ کمیلؑ! مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہذا انہیں کسی چیز کو بھی اپنے مومن بھائی پر ترجیح نہیں دینی

۱۴۔ کمیلؑ! اگر تم اپنے بھائی کو پسند نہیں کرتے تو گویا تم اس کے بھائی نہیں ہو چونکہ مومن تو وہ ہوتا ہے جو ہم کہتے

ہیں کہ: ”مومن دوسرے مومن کے لیے آئینہ کے مانند ہوتا ہے (کہ جس کی روشنی میں اپنے عیوب کی اصلاح کی جاسکے) جب وہ اس کے وجود کی طرف دیکھے تو اپنی حالت سدھار لے۔“

تحریر: اس سے تمہارے رزق میں کشادگی پیدا ہوگی۔

سے کہیں! اگر شیطان تمہارے دل میں دوسرے پیدا کرے تو یہ دعا پڑھو:

عَوِذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّغْوِيِّ وَأَعُوذُ بِمُحَمَّدٍ الرَّحْمَنِ مِنَ شَرِّ مَا قَدَرُ وَقَضَى وَأَعُوذُ بِاللَّهِ
لِلنَّاسِ مِنْ شَرِّ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

اس سے تم ابلیس اور اس کے ہمراہ دوسرے شیاطین کے مکر و شر سے محفوظ رہو گے۔ اگرچہ یہ دوسرے شیاطین بھی
جیسے تھے۔

سے کہیں! ان شیاطین کا کام دھوکہ دہی، جادائی پیدا کرنا، گناہوں کو سجا سنوار کر پیش کرنا، دوسرے ڈالنا اور خود
میں جتر کرتا ہے۔ یہ ہر شخص کو اس کی اطاعت و معصیت کے لحاظ سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ گمان
نہ تھے کہ وہ ان کو مختلف ہتھکنڈوں سے گمراہ کر کے ان پر غلبہ پالیں گے۔

سے کہیں! تمہارا ان سے بڑا دشمن کوئی نہیں ہے اور تمہارے لیے ان سے زیادہ ضرر رساں کوئی نہیں ہے۔ ان
سے کہیں! تم کہ تم کل (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہو کہ جب انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور
انہیں عذاب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور یہ ہمیشہ اس عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

سے کہیں! جو شخص اللہ کے نام اور اس کے نبی ﷺ کے نام اور اس کے تمام عزائم کے ذریعے شیاطین کے شر
سے محفوظ نہیں کرتا اُسے اللہ تعالیٰ کا غضب گھیر لیتا ہے۔ پس! تم اللہ عزوجل اور اس کے نبی ﷺ کی پناہ مانگو۔

سے کہیں! یہ شیاطین تمہیں دھوکہ دیں گے۔ اگر تم ان کی خواہشوں کے مطابق عمل نہیں کرو گے تو یہ تم سے بری
ہوں گے اور تمہارے سامنے تمہیں تمہاری آرزوؤں اور ارادوں کے ذریعے فریب دیں گے۔ پھر یہ تمہیں بھول
دیں گے۔ یہ تمہیں نیکیوں سے روکیں گے اور گناہوں کا حکم دیں گے اور یہ اللہ عزوجل کے متعلق تمہیں حسن ظن کی تلقین
نہیں دے سکتے۔ تم اس کی رحمت و مغفرت کی امید پر اس کی نافرمانی اور معصیت کے مرکب ہو جاؤ اور معصیت و نافرمانی

جو بنی جہنم کی آگ ہے۔

سے کہیں! اللہ عزوجل کے اس فرمان کو یاد رکھو:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَأَقْبَلِي لَهُمْ ۝ (سورہ محمد: آیت ۲۵)

یعنی نہ نے انہیں فریب دیا اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔

یاد رکھو قریب دینے والا شیطان ہے اور دُشمن دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔
 اے کمیل! ابلیس ملعون میرے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس قول کو اچھی طرح یاد رکھو:
 وَالْأُولَادِ وَعِذُّهُمْ - وَمَا يَعِدُّهُمْ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (سورۃ الاسراء: آیت ۶۴)

”اور گواہ اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کر دے اور ان کے اموال اور اولاد میں ان کا شریک بن جا اور انھیں (جھوٹے) وعدوں میں لگائے رکھ اور شیطان سوائے دھوکے کے انھیں اور کوئی وعدہ نہیں دیتا۔“

اے کمیل! ابلیس یہ وعدہ اپنے آپ سے نہیں کر رہا ہے بلکہ اپنے رب سے کر رہا ہے کہ وہ انسانوں (اولادِ آدمؑ) کو گناہوں پر ابھار کر معصیت میں مبتلا کرے۔

اے کمیل! وہ تجھے بہت لطف دہمزدی سے اپنے مکر و فریب میں اتارے گا اور وہ جو جانتا ہے اس کا تجھے حکم دے گا اور تم اس کی اطاعت کر کے اس سے مانوس ہو جاؤ گے اور تم اسے جھوڑ نہ سکو گے اور تم یہ گمان کرنے لگو گے کہ یہ کوئی فرشتہ ہے حالانکہ وہ شیطان مردود ہوتا ہے۔ جب تم اس سے سکون محسوس کرنے لگو گے اور اس سے مطمئن ہو جاؤ گے۔ تو تمہیں ہلاک کر دینے والے کرتوتوں پر اُکسائے گا کہ جن کا ارتکاب کرنے پر نجات ممکن نہ ہوگی۔

اے کمیل! شیطان کے پاس ایک جال ہے جس میں پھنسانے کے لیے وہ جال نصب کرتا ہے پس! تم چونکہ اس جال میں پھنس چکے ہو کہ تمہیں تم اس جال میں پھنس نہ جاؤ۔

اے کمیل! زمین شیطانوں کے جال سے بھری ہوئی ہے اور اس سے صرف وہی بچا رہے گا جس نے ہر ذریعے ثابت قدمی و استقامت کا مظاہرہ کیا اور اللہ عزوجل نے تمہیں اس بات سے آگاہ فرمایا ہے کہ شیطان کے وعدے صرف اس کے تخلص بندے اور اس کے وہ بندے جو ہمارے حُب دار ہیں، نجات پا گئے اور ان پر اس کا لعنہ چلے گا۔

اے کمیل! اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی درج ذیل آیت میں ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (سورۃ حجر: آیت ۳۲)

”جو میرے بندے ہیں ان پر یقیناً میری بالادستی نہ ہوگی۔“

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہوتا ہے:

تَمَّ سُلْطَنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ (سورہ نحل: آیت ۱۰۰)

”س (شیطان) کی بالادستی تو صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے اپنا سرپرست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔“

”کمل!“ ہماری ولایت کے ذریعے اس بات سے نجات طلب کرو کہ شیطان تمہارے مال اور اولاد میں شریک نہ ہو۔ یہ حکم دیا گیا ہے۔

”کمل!“ ایسے گروہوں کے ذریعے دھوکہ نہ کھاؤ جو لمبی نمازیں پڑھتے ہوں اور سارا دن روزے سے رہتے ہیں۔ یہ صدقہ و خیرات دیتے ہوں، اس سے وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ انھیں خدا کی طرف سے توفیقات خیر میسر ہیں۔

”کمل!“ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی مردہ کو برائیوں جیسے زنا، شرب، سود خوری وغیرہ یا اس جیسے دیگر گناہوں پر اُکساتا ہے تو پہلے انھیں شدید تنصوع و خشوع، رکوع اور سجدوں کی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر ان کے دلوں میں اُن آئمہ و پیشواؤں کی محبت و عقیدت دیتا ہے جو جہنم کی طرف ہلاتے ہیں اور یہ قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ کریں گے۔

”کمل!“ یہ ایک قرار کی جگہ اور امانت کی حفاظت کی جگہ ہے۔ پس! تم امانت دار ہونے میں احتیاط کرو۔ ”کمل!“ تم اس بات کے حق دار ہو کہ تم مستقر قرار دیے جاؤ۔ تم واضح راستے پر استقامت سے گامزن رہو کہ راستہ راست سے منحرف نہ کرے اور ہم نے تجھے جس راستے پر ڈالا ہے اور ہم نے تمہاری جس طرف رہنمائی کی ہے اس سے تمہیں کوئی نہ بھٹکائے۔

”کمل!“ فرض کو ادا کرنے میں کوئی رخصت نہیں ہوئی (یعنی فرض کو ہر حال میں بجالانا ہے) اور ناقلہ کو ادا کرنے میں شدت و سختی نہیں ہوتی (یعنی اگر ناقلہ کو نہ بھی بجالائیں تو انسان گناہگار نہیں ہوتا)۔

”کمل!“ اللہ عزوجل تم سے صرف فرائض کی ادائیگی کے متعلق سوال کرے گا اور ہم نے لوائل (مستحبات) میں نہ سختیوں اور ہولناکیوں سے بچنے کے لیے انجام دیئے ہیں۔

”کمل!“ اللہ کی ذات اسی سے بلند ہوتا ہے کہ فرائض، نوافل، نیکی اعمال اور صالح اموال اسے اس کے مقام پر نہ پہنچیں۔ اسے عمر سے خدا کی ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ وہ طاری عبادت و اطاعت سے بڑا ہو۔ یہ جو بھی شخص اپنی خوشی سے نکل کر رہتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہوتی ہے۔

اے کمیل! تمہاری برائیاں تمہاری نیکیوں سے زیادہ ہیں اور تم خدا کو یاد کرنے سے زیادہ اس سے غافل رہتے ہو اور تم پر اللہ کی نعمتیں تمہارے اعمال سے زیادہ ہیں۔

اے کمیل! بے شک تم پر کوئی لحظہ ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ عزوجل کی نعمت اور عافیت سے خالی ہو۔ پس! تم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف، تسبیح و تقدیس، شکر اور ذکر کرتے رہو۔

اے کمیل! تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جو ناجن کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لَسُوا مِنَ الْإِنسَانِ أَفْطَسُهُمْ (سورہ: حشر: آیت ۱۹)

یعنی ”جو خدا کو بھلا بیٹھے تو خدا نے انھیں ایسا کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو بھول گئے۔“

اللہ نے ان لوگوں کی طرف فسق کی نسبت دیتے ہوئے مزید فرمایا:

أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (سورہ: حشر: آیت ۱۹)

”یہ لوگ فاسق ہیں۔“

اے کمیل! اس بات میں عزت نہیں ہے کہ تم نماز پڑھو، روزہ رکھو اور صدقہ و خیرات کرو بلکہ درحقیقت اس بات میں عزت و شان ہے کہ تم نے پاکیزہ دل کے ساتھ نماز ادا کی ہو اور تمہارا عمل اللہ کی خوشنودی کے لیے ہو اور تم غشوعہ و خشوع سے عمل کرو اور قبر میں تمہارا یہ عمل ہی باقی رہے گا۔

اے کمیل! رکوع و سجود اور ان دونوں ارکان کے درمیان جو باقی ارکان نماز ہیں ان میں تمہاری تمام رنگیں اور ہڈیوں کے جوڑ بھی شامل ہوں اور تمام نمازوں میں تمہارے غشوعہ و خشوع کی یہی کیفیت ہونی چاہیے۔

اے کمیل! اس بات میں غور و فکر کرو کہ تم کیوں اور کس مقصد کی خاطر نماز ادا کر رہے ہو؟ اگر تمہیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہے تو تمہاری نماز قبول نہ ہوگی۔

اے کمیل! زبان پر وہی بات آتی ہے جو دل میں ہوتی ہے اور دل خدا سے قائم ہوتا ہے۔ پس! تم غور کرو کہ تم نے اپنے دل اور جسم کو کیا غذا دی ہے۔ اگر تم نے دل اور جسم کو حلال غذا نہیں کھلائی تو اللہ تعالیٰ تمہاری تسبیح اور شکر کو قبول نہیں کرے گا۔

اے کمیل! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ ہم مخلوق میں سے کسی کی بھی امانتوں کو واپس نہ لوٹانے کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر کسی نے اس کے برعکس قول مجھ سے منسوب کر کے بیان کیا ہے تو اس نے باطل عمل کیا اور وہ گنہگار مرتکب ہو

یہ جھوٹ باندھنے پر اسے جہنم کی آگ کی صورت میں بدلہ ملے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے ایک گھنٹہ پہلے تین بار یہ سنا کہ آپ مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: اے ابوالحسن! امانت واپس کرو، خواہ وہ کسی عیسائی کی ہو یا قاجر و بدکار کی ہو، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، حتیٰ کہ اگر وہ امانت سوتی کے سوراخ کے دھاگہ کے برابر بھی ہو تب بھی واپس کرو۔

اے کھیل! ہمیشہ عادل امام و پیشوا کے ہمراہ جنگ کرو اور فاضل امام کے ہمراہ جنگ کے لیے نقل و حرکت کرو۔ اے کھیل! کیا تم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ اگر اللہ، نبی کو ظاہر نہ کرتا اور کوئی پرہیزگار مومن زمین پر موجود ہوتا جو سے دُعا کر رہا ہوتا تو کیا وہ اللہ سے دعا مانگ کر صحیح کر رہا ہوتا یا غلط کر رہا ہوتا ہے؟ ہاں، خدا کی قسم! وہ خطا پر ہوتا یہاں تک کہ اللہ نبی کو متعین کرتا اور اس کے لیے آسانی پیدا فرماتا۔

اے کھیل! دین اللہ کا ہے، پس! تم اس دھوکہ باز امت سے دھوکہ و فریب نہ کھاؤ کہ جو ہدایت کے بعد گمراہ ہو گئی۔ حق کو قبول کرنے کے بعد انکار کر دیا۔

اے کھیل! دین اللہ کا ہے، پس اللہ، رسول یا نبی یا امام کے بغیر قیام کرنے کو قبول نہیں کرتا۔ اے کھیل! یہ نبوت امت اور امامت ہے، اور اس کے بعد صرف حق سے منہ موڑنے والے، سرکش، گمراہ اور حد سے تجاوز کرنے والے۔

اے کھیل! یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کو معطل نہیں کیا اور نہ ہی انھوں نے جناب موسیٰ و عیسیٰ کا انکار کیا بلکہ انھوں نے یہ بتی و کی کی اور تحریف و الحاد کے مرتکب ہوئے۔ پس ان کے ان اعمال کی بدولت ان پر لعنت کی گئی اور دشمن بنا دیے گئے۔ انھوں نے نہ توبہ کی اور نہ ہی ان کی قبولیت ہوئی۔

اے کھیل! ہمارے جد بزرگوار حضرت آدمؑ نہ تو یہودی پیدا ہوئے تھے اور نہ ہی نصرانی۔ اسی طرح ان کا بیٹا بھی نصرانی پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ وہ دین حنیف کے پیر و کار اور مسلمان تھے۔ ان پر کوئی واجب نہ تھا مگر وہ پھر بھی ادا دیتے تھے۔ خدا نے (قائیل کی) قربانی کو قبول نہ فرمایا بلکہ اس کے بھائی (جناب ہابیلؑ) کی قربانی کو قبول فرمایا تو اسے دہلیز میں بھائی کے خلاف حسد پیدا ہوا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا اور وہ جہنم کی وادی قلق کے قیدیوں میں سے ہے۔ یہ قیدیوں کی کُل تعداد بارہ ہے۔ ان میں سے چھ اذہین اور چھ آخرین میں سے ہیں۔ وادی قلق جہنم کا مچلا طبقہ ہے۔ یہ بخارات سے جہنم کی حرارت و تپش ہے اور تمہارا اس اذیت ناک جگہ کو سمجھنے کے لیے صرف یہ تصور کر لینا کافی ہے۔

ہے کہ اس کے بخارات سے جہنم کی حرارت و تپش بنتی ہے۔

اے کھیل! خدا کی قسم! ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کی اور جو احسان کرنے والے ہیں۔
اے کھیل! اللہ عزوجل کی ذات کریم، رحیم، عظیم اور حلیم ہے جس نے ہماری خلافتِ الہیہ کی طرف رہنمائی فرمائی
اور ہمیں اس خلافت کو قبول کرنے کا حکم دیا اور لوگوں کو اس کی طرف ہدایت کی۔ پس! ہم نے خلافت کا حق اختلاف کیے بغیر
ان کا کیا اور اس کو غیر منافق لوگوں تک پہنچایا۔ اور ہم نے سچوں کی طرح اس کی تصدیق کی اور شک نہ کرنے والوں کی طرح
اسے قبول کیا۔

خدا کی قسم! ہمارے پاس شیاطین نہیں ہیں کہ جنہیں ہم کوئی بات انشاء کریں یا وہ ہمارے دل میں کوئی بات ڈالیں
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس قوم کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ پس! تم اس آیت کو پڑھو جیسا کہ ارشاد
ہوتا ہے:

شَيْطَانُ الرَّائِسِ وَالْحَقُّ يُوجِي بِغَضِّهِ خَدَّيْ بَعْضُ زُخْرَفِ الْقَوْلِ غُورًا - (سورۃ النعام: آیت ۱۱۲)

”جن و انس میں سے شیاطین (شریر) ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چھڑی ہاتھوں کی
سرگوشی کرتے ہیں۔“

اے کھیل! ان کے لیے ویل ہے اور یہ عقرب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔

اے کھیل! خدا کی قسم! وہ چالوسی کرنے والے نہ تھے حتیٰ کہ انہوں نے اطاعت کی اور نہ ان لوگوں سے تھے
جنہوں نے گناہ کیا، نہ انہوں نے عربوں کی بدعنوانیوں سے ذلت اٹھائی یہاں تک کہ مومنین کی حکومت ختم ہو گئی جس پر
انہوں نے دعویٰ کیا تھا۔

اے کھیل! ہم ثقلِ اصغر اور قرآن ثقلِ اکبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو یہ فرمان سنایا تھا۔ آپ نے
انہیں جمع کیا اور ان میں اعلان کیا کہ فلاں دن باجماعت نماز ہوگی، سات دن تک ایسا ہوا اور فلاں فلاں وقت۔ پس اس
کے بعد کوئی بھی پیچھے نہ رکا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے
کے بعد فرمایا:

اے لوگو! میں اپنے پروردگار کی طرف سے یہ حکم پہنچا رہا ہوں، میں اپنی طرف سے یہ بات نہیں کر رہا، پس! جس

یہ نیکو تصدیق کی اُس نے اللہ کی تصدیق کی اور جس نے اللہ کی تصدیق کی اُسے اس کے اجر و ثواب میں جنت عطا کی۔ جس نے مجھے جھٹلایا اُس نے اللہ عزوجل کو جھٹلایا اور جس نے اللہ کو جھٹلایا اُس کا ٹھکانہ جہنم کی بھڑکی ہوئی آگ ہے۔ رسول اللہ نے مجھے ندا دی تو میں بھی منبر پر چڑھ گیا اور آپ نے مجھے اپنے سامنے یوں کھڑا کیا کہ میرا سر آپ کے سر کے سامنے تھا اور حسن و حسین دائیں اور بائیں جانب کھڑے تھے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جبرئیل نے مجھے اللہ کی طرف سے یہ حکم دیا ہے کہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے تم کو رب ہے اور میں تم لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دوں کہ قرآن ثقل اکبر ہے اور میرا یہ وصی اور میرے یہ پیارے ہیں اور ان کے صلہوں سے آنے والی وہ ڈریت جو ان کے دمایا کے امین ہوں گے وہ ثقل اصغر ہیں۔ ثقل اکبر، ثقل اصغر میں اور ثقل اصغر، ثقل اکبر کے حق میں گواہی دیتا ہے۔

یہ دونوں (قرآن و اہل بیت) ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ تک کہ دونوں اللہ کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے۔ پھر اللہ ان کے اور بندگان خدا کے درمیان اپنا فیصلہ جاری کرے گا۔

سے مکمل! رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اپنے رب کا پیغام پہنچایا تھا اور انھیں نصیحت فرمائی تھی لیکن لوگ نہ مانتے نہ کرتے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

سے مکمل! ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ۱۵ رمضان المبارک، نماز عصر کے بعد مہاجرین و انصار کے جم غفیر سے فرمایا حاکمہ اُس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے:

میں مجھ سے ہیں اور میرے دونوں بیٹے اس سے ہیں، پاکیزہ نوگ مجھ سے ہیں درمیں ان سے ہوں۔ یہ طیب و پاک لوگ ہیں اور یہ کشتی نجات ہیں۔ جو اس کشتی پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے بچھے وہ گیا وہ گمراہ ہوا۔ نجات پانے والا ملتی ہے اور گمراہ ہونے والا جہنمی ہے۔

سے مکمل! فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے فضیلت عطا کرتا ہے اور اللہ بہت عظیم فضل کا مالک

سے مکمل! لوگ ہم سے کیوں حسد کرتے ہیں؟ یہ ہماری معرفت حاصل کرنے سے پہلے ہماری شان کم کرتے

ہم انھیں دیکھتے ہو کہ یہ اپنے حسد کی بناء پر ہمیں ہمارے ان مقامات و مراتب سے ہٹانا چاہتے ہیں جو ہمارے

رہنے میں عطا کیے ہیں۔

اے کھیل! جو جنت میں مقیم نہیں ہوگا اسے دردناک اور ہمیشہ رہنے والے زسواکن عذاب کی بشارت دے دو۔ انھیں بیڑیوں میں جکڑے جانے، لوہے کے ہنٹروں، لمبی زنجیروں، جہنم کی آگ کے شعلوں، ہر شیطان سے متصل ہونے، خون ملی پیپ کے پینے، لوہے کا لباس پہننے، بھڑکتی ہوئی آگ اور جہنم کے مضبوط بند دروازوں کی بشارت دے دو۔ یہ لوگ وہاں پکاریں گے لیکن انھیں جواب نہیں دیا جائے گا اور یہ فریاد کر رہے ہوں گے لیکن ان کی پکار اور فریاد پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ جہنمی داروغہ سے پکار کر کہیں گے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰتَيْنَاْهُم مِّنْ اَمْرِنَاْ رُبُّكَ - قَالِ اِنَّكُمْ فَاكِهُنَّ ۝ لَقَدْ جِئْتُمْكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنْ اَكْثَرُكُمْ يٰنْعٰی كُرْهُوْنَ ۝ (سورہ ذر: آیت ۷۷-۷۸)

”اے مالک (داروغہ جہنم کوئی ترکیب کرو) تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دے دے وہ جواب دے گا: تم کو اسی حال میں رہنا ہے، ہم تو تمہارے پاس حق لے آئے ہیں مگر تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں۔“

اے کھیل! ہم وہ حق ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۚ (سورہ مومنون: آیت ۷۷)

”اور اگر حق ان کی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتا تو سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔“

اے کھیل! یہ کافی عرصے تک جہنم میں پڑے رہنے کے بعد اللہ جس کے مقدس نام ہیں، کو پکار کر کہیں گے: اب ہمیں اس جگہ سے ایک طرف کر دے تو خدا انھیں جواب دے گا: تم لوگ جہنم میں ہی پڑے رہو اور کوئی بات مت کرو۔ اے کھیل! وہ اُس وقت اپنے پلٹنے سے مایوس ہو جائیں گے اور ان کی حسرت حریذ بڑھ جائے گی اور انھیں اپنی ہلاکت اور جو عمل کرتے رہے ہیں اس کے بدلہ ملنے کا یقین ہو جائے گا اور انھیں عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔

اے کھیل! یہ دعا پڑھا کرو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجَّاتُنَاْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ظالموں سے نجات دی ہے۔“

اے کمیل! میں اللہ کا حمد و شکر بجالاتا ہوں کہ اُس نے مجھے اور مومنین کو اپنی توفیق میر فرمائی اور ہر حال میں اُس کا شکر کرتا ہوں۔ اس دنیا میں اتنا ہی حصہ ہے جو کسی نے لے لیا اور یہ دنیا ختم ہو جانے والی اور پیٹھ پھیر لینے والی ہے۔ پس اس بات کو سمجھو کہ تمہارا آخرت میں موجود حصہ باقی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اے کمیل! ہر شخص آخرت کی جانب رواں دواں ہے، جو آخرت میں رغبت رکھتا ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا و نسیب در جنت میں بلند درجے میسر ہوں گے کہ جس جنت کے متقی و پرہیزگار لوگ وارث ہوں گے۔

اے کمیل! اگر تم اس جنت کے خواہش مند ہو تو آمادہ ہو جاؤ۔^①

صحیح سید الوصلین ہیں

44/44 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بَابُوَيْهٍ عَنْ عَمْرِو مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَجِيٍّ مَا جِئْتُونِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَوَاتِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللَّهِ وَخَلِيفَتِي وَنُجَّةُ اللَّهِ وَنَجَّتِي وَبَابُ اللَّهِ وَبَابِي وَصَفِيُّ اللَّهِ وَصَفَتِي وَحَبِيبُ اللَّهِ وَحَبِيبِي وَخَلِيلُ اللَّهِ وَخَلِيلِي وَشَيْفُ اللَّهِ وَشَيْفِي وَهُوَ أُمِّي وَصَاحِبِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مَعْنَاهُ مُبِغِضِي وَوَلِيَّتُهُ وَلِيَّتِي وَعَدُوُّهُ عَدُوِّي وَخَزْبُهُ خَزْبِي وَسِلْمُهُ سِلْمِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي وَأَمْرُهُ أَمْرِي وَخَتْمُهُ بَيْتِي وَوَلَدُهُ وَلَدِي وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَخَيْرُ أُمَّتِي أَتَجْعَلُونَ

یہ جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

— حضرت علی ابن ابی طالب، اللہ کے اور میرے خلیفہ، اللہ کی اور میری حجت، اللہ کے اور میرے باب (دروازہ)۔

— ختم نبوت کے ذریعہ اور وسیلہ، اللہ کے اور میرے پختے ہوئے، اللہ کے اور میرے حبیب، اللہ کے اور میرے

— نسیب در جنت کے وارث ہیں۔ آپ میرے بھائی، ساتھی، وزیر اور وصی و جانشین ہیں۔ آپ کا محبوب میرا محبوب اور آپ کی

— عداوت رکھنے والا مجھ سے مبغض و عداوت رکھتا ہے۔ آپ کا دوست میرا دوست، آپ کا دشمن میرا دشمن، آپ کی

جنگ میری جنگ، آپ کی صلح میری صلح، آپ کا فرمان میرا فرمان اور آپ کا حکم میرا حکم ہے، آپ کی زوجہ میری دختر ہے۔ اور آپ کے بیٹے میرے بیٹے ہیں۔ آپ تمام اوصیاء کے سید و سرور اور میری تمام امت سے بہتر و برتر ہیں۔^(۱)

ولایت علی کے بغیر عمل قبول نہیں

45/45 قَالَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَرَاتٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ظَهْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُونُسَ الْبَغْدَادِيِّ بِتَغْدَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَنْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ جَبْرِئِيلَ عَنْ مِيكَائِيلَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّهُ مُبَاحَةٌ قَالَ: أَدْنَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِي فَالْخَلْقُ مِنْهُمْ مَنْ شِئْتُ مِنْ أَنْبِيَائِي وَخَلَقْتُ مِنْ تَحِيهِهِمْ مُحَمَّدًا حَبِيبًا وَخَلِيفَةً وَصَفِيًّا فَبَعَثْتُهُ رَسُولًا إِلَى خَلْقِي وَخَلِيفَتِي وَاصْطَفَيْتُ عَنْبَاءً فَعَلَّمْتُهُ لَهُ أَخَا وَوَصِيًّا وَوَزِيرًا وَمُؤَدِّيًا عَنْهُ مِنْ بَغِيهِ إِلَى خَلْقِي وَعِبَادِي وَيُتَوَكَّلُونَ أَهْلَهُ كِتَابِي وَيَسِيرُ فِيهِمْ بِحُكْمِي وَجَعَلْتُهُ الْعَلَمَ الْهَادِيَّ مِنَ الضَّلَالَةِ وَتَابَ الَّذِي أَوْفَى مِنْهُ وَبَيَّنَّتِي الَّذِي مِنْ دَخَلُهُ كَانَ آمِنًا مِنْ قَارِي وَجِئْتِي الْيَدِي مَنْ تَجَأَ إِلَيْهِ حَصَنَتُهُ مِنْ مَكْرُوهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَوَجْهِي الَّذِي مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْهِ لَمْ أَضِلَّ وَجْهِي عَنْهُ وَتَجَنَّبِي فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِينَ عَلَى جَمِيعٍ مَنْ فِيهِنَّ مَنْ خَلَقِي لَا أَقْبَلُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْهُمْ إِلَّا بِالْإِفْتَرَارِ بِوَلَايَتِهِ مَعَ بُيُوتَةِ أَخِي رَسُولِي وَهُوَ يَدِينُ التَّبَسُّوْكَ عَلَى عِبَادِي وَهُوَ الْبَيْعَةُ أَيْ أَنْعَمْتُ بِهَا عَلَى مَنْ أَحَبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي فَمَنْ أَحَبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي وَتَوَلَّيْتُهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَتَمَّ فَيُعْزَلِي حَقَّقْتُ وَبَعَلَّيْ أَقْسَمْتُ أَنَّهُ لَا يَتَوَلَّى عَلِيًّا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي لَا زَخْرَحْتُهُ عَنِ الشَّرِّ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُبْغِضُهُ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي وَبَعَلَّيْ عَنْ وَلَا يَتَوَلَّى إِلَّا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَيُسَّ التَّحْيِيرِ

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء و اجداد کے سلسلہ روایت (حضرت امام موسیٰ کاظم تا امیر المومنین) سے نقل کیا ہے۔

۔۔۔ مجھے میرے جبریل، جبریل نے میکائیل، میکائیل نے اسرافیل اور اسرافیل نے اللہ جل جلالہ سے یہ قول نقل ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

”میں نہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پھر میں نے ان میں سے جسے چاہا اپنے انبیاء کے طور پر منتخب کیا اور ان تمام انبیاء سے حضرت محمد ﷺ کو اپنا وصیب، خلیل اور صفی منتخب کیا۔ پھر میں نے حضرت محمد ﷺ کو مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چنا اور انھیں حضرت محمد ﷺ کا بھائی، وصی، وزیر اور ان کی وفات کے بعد میری حقوق و رہندوں تک رسول کی طرف سے حق پہنچانے والا قرار دیا جو لوگوں کو میری کتاب بیان کرے گا۔ ان کے درمیان میرے حکم کو جاری کرے گا۔ میں نے انھیں گمراہی سے ہدایت کی طرف رہنمائی کی۔ سنے والے علم قرار دیا اور انھیں اپنا دروازہ قرار دیا، جس کے ذریعے مجھ تک پہنچا جاتا ہے اور یہ میرا گھر ہے جو جس میں داخل ہوا وہ میری جہنم کی آگ سے محفوظ رہا اور یہ میرا قلعہ ہے جس نے اس میں پناہ لی ہے جس نے دنیا و آخرت کی بلاؤں سے بچا لیا اور یہ میرا چہرہ ہے جو بھی اس کی طرف متوجہ ہوگا میں اس سے منہ نہیں موڑوں گا اور یہ تمام زمینوں اور آسمانوں کی مخلوق پر میری حجت ہے، میں اُس وقت تک کسی شے کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک وہ میرے رسول احمد (ﷺ) کی نبوت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اقرار نہ کرتا ہو۔ یہ میرے بندوں پر میرا وسیع ہاتھ ہے (یعنی میرے کرم جو کا مظہر ہے) اور یہ میری وہ نعمت ہے جو میں نے اپنے محبوب بندوں کو عطا کی ہے۔ میں نے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اور اپنا دوست بنایا، اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی معرفت نصیب فرمائی۔ مجھے میری عزت و جلالت کی قسم! میرا جو بھی بندہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت و ولایت رکھتا ہوگا میں اُسے جنت کی آگ سے آزاد کروں گا اور اُسے جنت میں داخل کروں گا اور میرا جو بھی بندہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا ہوگا اور ان کی ولایت سے منہ موڑے گا میں اُسے جہنم کی آگ میں داخل کروں گا۔^①“

صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۰، ج ۲۲۲؛ معجم ابن جریر: ج ۲، باب ۳۱، ج ۱۹۱، ص ۳۹؛ بحار الانوار: ج ۳۸، باب ۶۱، ج ۱۷۷۔

صحیح مسلم: ج ۸، باب ۱۵، ج ۲۷، ص ۸۔

حسنین شریفین سے محبت کا صلہ

46/46 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْصُورٍ
 بْنُ أَبِي نُجَيْمٍ وَأَبُو زَيْدٍ الْقُرَيْبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا نَعْرُ بْنُ الْكُتَيْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ
 قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَمِّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ هَذَيْنِ وَآبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي ذَرْجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کا بارونچ

کر فرمایا:

"جس شخص نے بھی ان دونوں اور ان کے باپ اور ماں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے درجے

پر میرے ساتھ ہوگا۔" ①

شیعہ کے چہرے ثورانی ہوں گے

47/47 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِنْخَاقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ
 بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْهَجَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ أَبِي الْهَجَارِ وَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ لَمْ تَبَارِكْ وَ تَعَالَى
 يَتَعَلَّكَ أَكَا سَأُ وَ جُوهُهُمْ مِنْ نُورٍ عَلَى كَرَامَتِي مِنْ نُورٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّي نَعْرُشٌ يَتَنَزَّلُ
 الْأَنْبِيَاءُ وَ يَتَنَزَّلُ الشُّهَدَاءُ وَ لَيْسُوا بِالشُّهَدَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ أَكَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ آخَرُ
 أَكَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا قِيلَ مَنْ هُمْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ قَالَ هَذَا وَ
 شَيْعَتُهُ

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ تبارک و تعالیٰ (بروزِ محشر) کچھ لوگوں
 کو محشر کرے گا جبکہ ان کے چہرے ثورانی ہوں گے۔ وہ ثورانی کرسیوں پر تشریف فرما ہوں گے، انھوں نے ثور کی

① بحار الانوار ج ۶۵، باب ۱۸، ج ۵۲، ص ۱۲۳؛ امالی شیخ صدوق: مجلس ۳۰، ج ۱۱، ص ۲۲۹؛ ابن قولیہ کی کتاب ۱۶

۱۱ زیارات: باب ۱۳، ج ۱۳، ص ۵۳

... نہ رہے ہوگا اور وہ عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ان کی قدر و منزلت انبیاء اور شہداء کی طرح ہوگی حالانکہ وہ شہداء نہ تھے۔ س پر ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی ان افراد میں سے ہوں؟
 آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: کیا میں ان افراد میں سے ہوں؟
 آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟
 تو آپ نے حضرت علی بن ابی طالب کے سر مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: وہ لوگ یہ اور اس کے شیعہ ہیں۔^(۱)

شہرِ حکمت کا دروازہ ہیں

48، 48 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَقَّابٍ نَوَّابٍ الْبَرَاهِمِيِّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ظَرِيفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَأَنْتَ بَابُهَا وَلَنْ تَوْتَ إِثْوَى، الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَكَذَبَ مَنْ رَفَعَهُ أَنَّهُ يُحْيِي وَيُفْضِكُ لِأَنَّكَ مَعِيَ وَأَنَا مِنْكَ لَحْمٌ مِنْ لَحْمِي وَرُوحٌ مِنْ رُوحِي وَتَمِيرُكَ مِنْ تَمِيرَتِي وَعَلَانِيَتِكَ مِنْ عَلَانِيَتِي وَأَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي وَخَلِيفَتِي عَلَيْنَا بَعْدِي سَعْدٌ مِنْ أَطَاعَتِكَ وَشَقٌّ مِنْ عَصَاكَ وَرَيْحٌ مِنْ ثَوَلَاتِكَ وَخَيْرٌ مِنْ عَذَابِكَ وَقَارٌ مِنْ لَوْمَتِكَ وَهَمٌّ مِنْ فِرَاقِكَ مِثْلُكَ وَنَشْرُ الْأَيْمَةِ مِنْ وَلَدِكَ بَعْدِي مِثْلُ سَفِينَتِكَ تُوجِ مِنْ رَكِبَتِهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَمِثْلُكَ نَشْرُ السُّجُودِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ إِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا: میں صحت کا شہر ہوں اور آپ اس کا دروازہ ہیں اور شہر میں صرف دروازہ سے گزر کر ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ شخص مہوٹا ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جبکہ وہ آپ سے بغض رکھتا ہو کیونکہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ آپ کا گوشت میرا گوشت، آپ کی روح میری روح، آپ کا باطن و ظاہر، میرا باطن و ظاہر ہے۔ آپ میری امت کے امام و پیشوا اور میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہیں۔ خوش بخت ہے وہ انسان جس نے آپ کی

اطاعت کی اور بد بخت ہے وہ انسان جس نے آپؐ کی نافرمانی کی۔ جس نے آپؐ سے محبت کی وہ فائدے میں رہا اور جس نے آپؐ سے دشمنی رکھی وہ خسارے میں رہا۔ جس نے آپؐ کا دامن تھام لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے آپؐ سے جدائی اختیار کی وہ ہلاک ہو گیا۔ آپؐ اور میرے بعد آپؐ کی اولاد میں سے اماموں کی مثال کشتی نوح جیسی ہے کہ جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوا اور ان اماموں کی مثال ستاروں کی طرح ہے کہ جب ایک ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا ستارہ قیامت تک طلوع ہوتا رہے گا۔

عوی سادات کی شفاعت قبول ہوگی

49/49 وَ هَذَا إِسْنَادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَقَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَخْطَابٍ عَنِ الْمُحْسِنِ بْنِ سَلَفٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَّاحٍ عَنْ أَبِي تَعْيِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَّعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَحِدٍ فَتَنَاسَاهُمْ فَلَمَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَضْحَكُونَ إِلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُونَ يَا رَبِّ اكْشِفْ عَنَّا هَذِهِ الْقُبَّةَ قَالَ فَيُقْبَلُ قَوْمٌ يَمْشِي السُّورَ بِلُحْنٍ أَيْدِيَهُمْ قَدْ أَضَاءَ أَرْضَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ أَنْبِيَاءُ اللَّهِ فَيَجِئُهُمُ الْبَدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَا هَؤُلَاءِ بِأَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَيَجِئُ أَهْلَ الْجَنَّةِ أَتَيْتُهُمُ مَلَائِكَةُ اللَّهِ فَيَجِئُهُمُ الْبَدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَا هَؤُلَاءِ بِمَلَائِكَةِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ شُهَدَاءُ اللَّهِ فَيَجِئُهُمُ الْبَدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَا هَؤُلَاءِ بِشُهَدَاءِ اللَّهِ فَيَقُولُونَ مَنْ هُمْ فَيَجِئُهُمُ الْبَدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ سَلُّوهُمْ مَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْعُلَوِيَّةُ نَحْنُ ذُرِّيَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ نَحْنُ أَوْلَادُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ بَكَرَامَةُ اللَّهِ نَحْنُ الْأَمَّيُّونَ الْمُظْهَرُّونَ فَيَجِئُهُمُ الْبَدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَوَعَّانِ اشْفَعُوا فِي مُيَسِّرِكُمْ وَأَهْلِي مَوَدَّتِكُمْ وَبِشِعَتِكُمْ فَوْشَقَعُونَ فَيُشْفَعُونَ

ابو بصیر سے منقول ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ اولین و

① مالی شیخ صدوق: مجلس ۳۵، ج ۱۸، ص ۲۶۹؛ کمال الدین: باب ۴۲، ج ۶۵، ص ۲۴۱؛ بحار الانوار: ج ۲۳، باب ۷، ج ۵۳، ص

۱۲۵؛ سید ابن طاووس کی کتاب "الخصائص" باب ۱۷، ج ۱۸، ص ۲۶۰-۲۶۱

یہ ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ پھر ان پر شدید تارکی چھا جائے گی تو وہ اپنے رب کی بارگاہ میں فریاد کریں گے:
 ۱۔ پروردگار! ہم سے اس ظلمت و تارکی کو دور فرما کہ اتنے میں ایک گرد و اس میدان میں آگے بڑھے گا، ان
 ۲۔ نے نور چل رہا ہوگا، اس نور سے قیامت کی زمین روشن ہو جائے گی، ان نورانی ہستیوں کو دیکھ کر تمام اہل محشر سوال
 کریں گے: کیا یہ اللہ کے انبیاء ہیں؟

تو نہ کی طرف سے انہیں آواز کی: نہیں! یہ خدا کے انبیاء نہیں ہیں۔ پھر تمام حاضرین پوچھیں گے: کیا یہ اللہ کے
 ۳۔ تے ہیں؟ تو اللہ کی طرف سے انہیں جواب آئے گا: نہیں! یہ اللہ کے فرشتے نہیں ہیں۔ پھر تمام حاضرین عرض کریں
 ۴۔ یہ یہ شہداء ہیں؟ تو اللہ کی طرف سے انہیں جواب ملے گا: نہیں! یہ شہداء نہیں ہیں۔

پھر تمام حاضرین پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں؟ تو انہیں خدا کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہل محشر! تم ان سے
 ۵۔ یہ کہو کہ انہیں؟ تو تمام حاضرین ان سے سوال کریں گے کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ (نورانی ہستیاں) یوں جواب دیں
 ۶۔ کہ ہوں، ہم اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی ذریت اور اللہ کے ولی حضرت علی علیہ السلام کی اولاد ہیں جنہیں
 ۷۔ بت عزت و کرامت سے مخصوص کیا ہے۔ ہم پر امن و مطمئن ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی: آپ
 ۸۔ اب دروں، اہل مودت اور شیعوں کی شفاعت کریں تو وہ ہستیاں ان کی شفاعت کریں گی اور ان کی شفاعت
 ۹۔ ہو جائے گی۔ ①

۱۔ حدیث کی پہچان

50, 51: وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ
 أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَعِيمٍ النَّوْرَاقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: مَعَايِرُ أَصْحَابِي
 ۱۔ مَن تَعَالَى جَعَلَ عَبْدًا عِلْمًا بَيْنَ الْإِيمَانِ وَ الْيَقَاقِ مَن أَحَبَّهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَن أَبْغَضَهُ كَانَ
 ۲۔ مَن يَفْضَلُ جَلَّ جَلَالُهُ جَعَلَ عَلِيًّا وَصِيًّا وَمَنَارَ الْهُدَى فَهُوَ مُوضِعُ يَدِي وَعِمَّةُ عِلْمِي وَخَلِيفَتِي
 ۳۔ غَيْرِي إِنِّي أَنَا شَكُوكَ الْيَوْمِ مِنْ أُمَّتِي

۱۔ صحیح مسلم: مجلس ۴، ج ۱۸، ص ۲۸۳، بحار الانوار: ج ۷، باب ۵، ج ۳، ص ۱۰۰، ج ۸، باب ۲۱، ج ۱۰، ص ۳۶، ج ۹۳، باب

۲۔ ص ۲۱۷

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اسے میرے گروہ اصحاب! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو ایمان اور نفاق کے درمیان پہچان کی نشانی قرار دیا ہے۔ پس جو شخص ان سے محبت رکھتا ہو وہ مومن ہے اور جو ان سے بغض و عداوت رکھے وہ منافق ہے۔ یقیناً اللہ جل جلالہ نے حضرت علی علیہ السلام کو میرا وصی و جانشین اور ہدایت کا ستارہ قرار دیا ہے، وہ میرے راز دار اور میرے علم کے امین اور میرے خاندان میں میرے نائب ہیں۔ میری امت میں سے جو لوگ ان پر ظلم و تعدی کریں گے میں اللہ کی بارگاہ میں ان کی شکایت کروں گا۔^①

روزِ قیامت ولایت علی کا سوال

51/51 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو مُعْتَمِدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُعْتَمِدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي يُوَيْسَ رَجُلَهُمْ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ الْقَبَائِسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُعْتَمِدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ تَزَعَّ أَنْ يَجُوزَ قُلَى الْجَزَاطِ كَالزَّيْجِ الْقَاصِفِ وَيَلِجَ الْحَتَّةَ يَهْرُ جَسَابٍ فَلْيَتَوَلَّ وَلِيُّهُ وَوَصِيُّهُ وَصَاحِبِيُّهُ وَخَلِيفَتِيُّهُ عَلَى أَهْلِي وَأَقْبَمِي عَنِ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَمَنْ تَزَعَّ أَنْ يَلِجَ النَّارَ فَلْيَتَوَلَّ عَمْرُوهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ وَجَلَّ لَوْنُهُ لَبَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤَدُّهُ لَأَمْنُهُ وَإِنَّهُ الْجَزَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَإِنَّهُ الَّذِي يَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَلَا يَتَوَقَّعُ الْقِيَامَةَ

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ خوشی چاہتا ہے کہ وہ اہل صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو تو وہ میرے ولی، وصی، ساتھی، میرے خاندان اور میری امت میں میرے خلیفہ و جانشین علی ابن ابی طالب سے محبت رکھے اور جس کی خوشی اس میں ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو تو علی کے علاوہ کسی اور سے محبت کرے۔ مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم! حضرت علی اللہ کا دروازہ ہیں۔ خدا تک پہنچنے کے لیے اس دروازے سے داخل ہونا پڑتا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام

سختی میں۔ اللہ عزوجل قیامت کے دن ان کی ولایت کے بارے میں سوال کرے گا۔^①

کے کھرا کانپ رہا ہوگا

52 53 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي التَّرْتِيبِ سَنَةَ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي بَابُوَيْهٍ رَجُلُهُمْ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَحْمَدَ الشَّيْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ الْأَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَوْصِيَانِي سَادَةُ أَوْصِيَاءِ خَلْقِي وَ الْمُرْسَلِينَ وَ كَرَّتِي أَفْضَلُ ذُرِّيَّاتِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ أَهْلِي الَّذِينَ سَكُّوا مِنْ زَوْجِي أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ نُفُوسِي خَيْرُ نَفْسٍ أَلْمَحَتْ لِلنَّاسِ وَ نَا كَثُرُ النَّبِيِّينَ تَبَعًا يَوْمَ تَبَيَّنَ مَوَدِّي خَوْصٌ عَزُوضُهُ مَا بَيْنَ بَصَرِي وَ صُلْعَاءِ وَ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ عَدَدُ نُفُوسِ السَّمَاءِ وَ خَلِيفَتِي يَوْمَ تَبَيَّنَ عَنِ الْخَوْصِ خَلِيفَتِي فِي الدُّنْيَا قَيْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ ذَاكَ؟ قَالَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَوْلَاهُمْ بَعِيضِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْقِي مِنْهُ أَوْلِيَاءَهُ وَ يَنُودُ عَنْهُ أَعْدَاءَهُ كَمَا يَنُودُ خَدْنُ الْغُرَبَاءِ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وَ أَطَاعَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ رَدَّ عَلَى عَدُوِّي حُدُّهُ كَانَ مَعِيَ فِي كَرَجَتِي فِي الْجَنَّةِ وَ مَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ عَصَى كَلِمَ أَرْكَوْهُ وَ لَهْجَتِي يَوْمَ تَبَيَّنَ مَوَدِّي وَ اخْتَلَجَ دُونِي وَ أُجِدُّ بِهِ ذَاتِ الشَّيْبَانِ إِلَى النَّارِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام انبیاء و مرسلین کا سردار اور مقرب فرشتوں کا سربراہ ہوں۔ میرے اوصیاء تمام انبیاء و مرسلین کے اوصیاء کے سید و سردار ہیں، اور میری ذریت (اولاد) تمام انبیاء و مرسلین کی ذریتوں سے افضل ہے اور میرے وہ اصحاب جو میرے راستے پر چلنے والے ہیں تمام انبیاء و مرسلین کے اصحاب

① صحیح مسلم: ۲۸۸، مجلس ۳۸، ج ۳؛ بحار الانوار: ۳۸/۹۷، ج ۱۶؛ خواہد اشتریل: ۷۶/۹۰ ج ۹۰

سے افضل ہیں، اور میری بیٹی جناب قاطبہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے، اور میری ازواج میں طاہرہ بیبیاں اہم ترین (مومنوں کی مائیں) ہیں اور میری اُمّت بہترین اُمّت ہے جسے دیگر لوگوں سے الگ کیا گیا ہے اور قیامت کے دن تمام امتیاء سے سب سے زیادہ بزرگوار (اُمّی) میرے ہوں گے، اور میں حوض (کوٹھ) کا مالک ہوں جس کی چوڑائی بہ، اور متغاء کے درمیان مسافت کے برابر ہے اور اس کے جام آسمان پر ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ قیامت کے دن وہی شخص اس حوض پر میرا خلیفہ ہوگا جو دنیا میں میرا خلیفہ ہوگا۔

اس پر لوگوں نے آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سا شخص ہے؟

تو آپ نے فرمایا: وہ مسلمانوں کا امام و پیشوا، مومنوں کا امیر اور میرے بعد مومنوں کا مولا یعنی حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔ آپ اس حوض سے اپنے حب داروں کو میراب کریں گے اور اپنے دشمنوں کو اس حوض سے یوں دور ہونے کے جیسے تم لوگ اجنبی اونت کو اپنے پانی سے دور ہونے کے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مزید یہ فرمایا: جس نے دنیا میں حضرت علیؑ سے محبت کی اور ان کی اطاعت فرما کر داری کی وہ کل (قیامت کے دن) میرے حوض پر میرے پاس آئے گا اور جنت میں میرے درجہ پر میرے ساتھ ہوگا اور جس نے دنیا میں ان سے بغض رکھا اور ان کی نافرمانی کی قیامت کے دن میں ایسے شخص کو نہ دیکھوں گا اور نہ وہ مجھے دیکھ پائے گا وہ مجھ سے الگ تھلک کھڑا کانپ رہا ہوگا۔ پھر اسے پکڑ کر بائیں طرف سے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

مولا علیؑ امام المسلمین ہیں

53/53 قَالَ وَ عَلَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ الْمُؤَدَّبِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ
تَاوَكِيُوْرَجَهُمْ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّيِّدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ
الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِزْرَانَ الشَّعْبِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ ظَرْيَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَلَيْسَ
إِقْدَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَائِدُ الْمُتَجَبِّينَ وَ نَجَّةُ اللَّهِ بَعْدِي عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَ
سَيِّدُ الْوَحِيدِينَ وَ وَحْيُ سَيِّدِ السَّيِّئِينَ يَا عَلِيُّ إِنَّهُ غُرْحٌ فِي رَأْسِ السَّمَاءِ الشَّاهِقَةِ وَ مِنْهَا إِيَّيْ سِنْدُ

① ادنیٰ شیخ صدوق: مجلس ۳۹، ج ۱۲، ص ۲۹۸، بحوالہ الامام ج ۸، باب ۲۰، ج ۱۵، ص ۲۲: سندین ملائیس کی کتاب "القصص" باب ۵۶۱

سَمِعْتُمْ وَمِنْهَا إِلَىٰ حُجُبِ الثُّورِ وَأَنْتُمْ مَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ يُخَاجِلُونِ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ فَلَمْ تَبَيِّنْ يَا
رَبِّ وَتَعَذَّبْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا إِمَامُ أَوْلِيَّائِي وَنُورٌ مِّنْ أَطَاعَتِي وَهُوَ الْكَلِمَةُ
الْحَقُّ مَقْبُولُ الْمُتَّقِينَ مَن أَطَاعَهُ أَطَاعَنِي وَمَن عَصَاهُ عَصَانِي فَبَيَّنْتُ بِذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
سَمِعْتُ مِنْ قَدِيرِي حَقِّي أَنِّي أَذْكُرُ هُنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ يَا عَلِيُّ فَاشْكُرْ رَبَّكَ فَحَمْدُكَ عَلَىٰ سَاجِدٍ أَشْكُرُ إِلَهُهُ وَتَعَالَى
مَوْلَاهُ أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ

نیز عیسٰیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! آپ
کے امام و پیشوا، مومنوں کے امیر اور روشن پیشانی والوں کے قائد، میرے بعد تمام مخلوق پر اللہ کی رحمت، تمام
کے سردار اور سید الانبیاء کے وصی ہیں۔

اے علیؑ! جب مجھے ساتویں آسمان پر معراج کے لیے لے جایا گیا اور پھر ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ، پھر
سنتی سے حجابِ ثور کی طرف لے جایا گیا تو وہاں میرے پروردگار جل جلالہ نے مجھے اپنی مناجات کے ذریعے
تکریم بخشی اور رب نے مجھ سے فرمایا:

اے محمدؐ! میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! الٰہیک وسعدیک "میں تمہاری خدمت گزاری کے لیے بار
ہوں۔" تیری ذات بابرکت اور بلند و برتر ہے۔

تو پروردگار نے فرمایا: یقیناً علیؑ میرے اولیاء کے ام اور جس نے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی اُس کے لیے
جنت ہے۔ نئی وہ کلمہ ہیں جس سے متقی و پرہیزگار افراد کبھی جدا نہیں ہو سکتے، جس نے ان کی اطاعت کی اُس نے میری
خدمت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ پس آپؑ علیؑ کو یہ خوشخبری سنا دیں۔

یہ سن کر حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! میری اُس حد تک قدر و منزلت ہے کہ میرا ذکر وہاں
راج پر بھی ہو رہا ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اے علیؑ! پس آپؑ اپنے رب کا شکر ادا کریں تو حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ خدا کے
تمام و اکرام پر شکر ادا کرنے کی خاطر سجدے میں گر گئے اور سجدہ شکر ادا فرمایا۔^①

دوسرا باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چار طرح کے افراد کی شفاعت

1/54 أخبرنا الشيخ الإمام أبو داود أبو طالب يحيى بن محمد بن الحسن بن عبد الله الجوافي الطبري الحسيني رحمه الله تعالى وقرائه في داره بمصر في العشرين سنة تسع وخمسمائة قال: أخبرنا الشيخ الإمام أبو علي جامع بن أحمد الدهشاني [الديستاق] بمسالكه قال: أخبرنا الشيخ الإمام أبو الحسن علي بن الحسن بن عبد بن الصمد وثي قال: أخبرنا أبو إسحاق أحمد بن محمد بن إسماعيل الشافعي قال: أخبرنا أبو القاسم يعقوب بن أحمد التبري المعروف قال: حدثنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن علفة بن العباس بن عمر في سنة سبع وثلاثين وثلاثمائة قال: حدثنا أبو القاسم عبد الله بن أحمد بن عافيه لفظاً قال: حدثني أبي في سنة سبعين ومائتين قال: حدثنا الإمام علي بن موسى الرضا قال: حدثني أبي موسى بن جعفر قال: حدثني أبي جعفر بن محمد قال: حدثني أبي محمد بن علي قال: حدثني أبي علي بن الحسن قال: حدثني أبي علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله: أربعة أئمة عليهم السلام يوم القيامة المكرم يدعى والحاجين لهم حوائجهم والشايع في أمورهم عندنا اظفر والله والموجب لهم بقلبه ولبه

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن چار طرح کے لوگوں کی شفاعت کروں گا:

- ۱- میری اولاد کی عزت و کرم کرنے والا۔
- ۲- میری اولاد کی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے والا۔

يَرْفُقُ بِهِ وَدَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ هَوْلَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَتَوَرَّ قَلْبُهُ وَبَيَّضَ وَجْهُهُ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَظْلَمَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَمَعَ الشُّهَدَاءِ وَالْحَيِّيقِينَ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا تَجَاهَدَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَكَانَ فِي الْجَنَّةِ رَفِيقِي حَمْرَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا ثَبَتَ الْحُكْمَةُ فِي قَلْبِهِ وَأُجْرَى عَلَى لِسَانِهِ الطَّوَابُ وَفُتِحَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا سُبِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ أَسِيرَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا تَادَاةَ مُلْكٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ بِمَا عِبَادَتُهُ اسْتَأْنَبَ الْعَمَلُ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ الذُّنُوبَ كُلَّهَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَاءَ بِوَمَرِ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وَضَعَ اللَّهُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجَ الْكِرَامَةِ وَالْبَيْتُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِبِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وَتَوَلَّى كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَجَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ وَأَمَاناً مِنَ الْعَذَابِ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يُنْتَقَرُ لَهُ دِيْوَانٌ وَلَا تُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَيُقَالُ لَهُ أَوْ قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ إِلَّا وَمَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ إِلَّا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَافَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَعَا الْأَلْهِمَاءَ وَقَطَعَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَأَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَهَا ثَلَاثًا

قال قتيبة بن سعيد أبو رجاء كان حماد بن زيد يفتخر بهذا الحديث ويقول هو الأصل لمن يقر به

امین عمر سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی قدر و منزلت کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ مجھ سے اس شخصیت کی قدر و منزلت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں جس کی قدر و منزلت مجھ جیسی ہے۔

یاد رکھو! جس نے علیؑ سے محبت رکھی اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس سے اللہ راضی ہوا اور جس سے اللہ راضی ہوا اُس نے اسے بدلے میں جنت عطا فرمائی۔

آگاہ ہو جاؤ! جس نے علیؑ سے محبت کی، اللہ اُس کی نماز، روزہ، قیام اور دُعا قبول کرتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! جس نے علیؑ سے محبت کی، اُس کے لیے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تاکہ وہ جس دروازے سے چاہے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے۔

کہہ دیجو! جس نے علیؑ سے محبت کی، وہ اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوگا کہ اسے آپ کوثر سے میرا ب کیا
سے (جنت کے) شجرہ طویٰ کا پھل کھلایا جائے گا اور اسے جنت میں اس کا گھر دکھایا جائے گا۔

یہودیوں نے علیؑ سے محبت کی، اُس پر اللہ تبارک و تعالیٰ موت کی سختیوں اور ہولناکیوں کو آسان فرما دیا اور اس کی
سے باقیات میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

یہودیوں نے علیؑ سے محبت کی اسے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کے پسینے کے قطروں کی تعداد میں ٹھہریں عطا
کرے۔ اور وہ اپنے خاندان کے اہل افراد کی شفاعت کرے گا اور اسے اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے میں جنت
یہودیوں کو عطا کیا جائے گا۔

یہودیوں نے علیؑ سے محبت رکھی تو جب اللہ تعالیٰ اُس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس ملک الموت کو
بھیجے گا تو وہ اُس کی روح قبض کرے گا اور اللہ عزوجل اس سے منکر و نکیر کے خوف کو دُھ کر دے گا اور اس کے دل
یہودیوں کو روشن کر دے گا۔

یہودیوں نے علیؑ سے محبت رکھی تو جب اللہ تعالیٰ اسے (بروز محشر) اپنے عرش کے سائے میں شہداء اور صدیقین
یہودیوں کو رکھے گا۔

یہودیوں نے علیؑ سے محبت رکھی اسے اللہ جہنم سے نجات عطا فرمائے گا۔
یہودیوں نے علیؑ سے محبت کی اس کی اللہ نیکیاں قبول کرتا ہے اور اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور
سے میں سید الشہداء حضرت حمزہؑ کا ساتھی ہوگا۔

یہودیوں نے علیؑ سے محبت رکھی اس کے دل میں حکمت راسخ ہو جائے گی اور اس کی زبان پر حق جاری
یہودیوں پر رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! جس نے علیؑ سے محبت رکھی وہ آسمانوں پر ”اسیر اللہ فی الارض“ یعنی زمین میں اللہ کا قیدی کے نام
سے مہیوم ہوگا۔

آگاہ ہو جاؤ! جس نے علیؑ سے محبت رکھی اسے عرش کے نیچے سے فرشتہ پکار کر کہتا ہے:
اے عبید خدا! اپنا عمل مجھے سرے سے شروع کرو، اللہ نے تمہارے (سابقہ) تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔
یاد رکھو! جس نے علیؑ سے محبت رکھی وہ قیامت کے دن اس حالت میں محشر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی

طرح چمک رہا ہوگا۔

یاد رکھو! جس نے عیسیٰ سے محبت رکھی (بروز قیامت) اللہ تعالیٰ اس کے سر پر عزت و کرامت کا تاج رکھے گا اور اسے عزت و کرامت کا لباس پہنائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! جس نے علیؑ سے محبت رکھی وہ اہل صراط سے بھی جیسی چیز سے گزر جائے گا۔
یاد رکھو! جس نے علیؑ سے محبت و ولایت رکھی اللہ اس کے لیے جہنم سے نجات اور اہل صراط سے گزرنے اور عذاب سے نجات کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! جس نے علیؑ سے محبت رکھی اس کے لیے اعمال نامہ نہیں کھولا جائے گا اور اس کے لیے میزان نصب نہیں کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یاد رکھو! جس نے آل محمدؑ سے محبت رکھی وہ حساب، میزان اور صراط سے محفوظ رہے گا۔
آگاہ ہو جاؤ! جسے آل محمدؑ کی محبت پر موت آئے اس سے ملائکہ مصافحہ کرتے ہیں اور انہماک اس کی زیارت کے ہے آتے ہیں اور اللہ اس کی ہر حاجت کو پورا کرتا ہے جو وہ اللہ عزوجل سے طلب کرتا ہے۔
یاد رکھو! جسے آل محمدؑ کی محبت پر موت آئی عیسیٰ اس کا جنت میں کفیل ہوں گا۔
آپؐ نے اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔

فقیر بن سعید ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ حماد بن زید اس حدیث پر فخر کرتے ہوئے کہتے تھے کہ جو شخص درج بالا حدیث کا اقرار کرتا ہے اس کے ایمان کی یہ اصل اور بیلا ہے۔^(۱)

اس کتاب کے مصنف محمد بن ابی القاسم طبری بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت اولیاء اللہ کی ولایت کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ یہ تمام نیکیاں اور خیر و برکات اولیاء اللہ سے محبت و ولایت اور اللہ کے دشمنوں سے برأت و بیزاری کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔

مومن پست نہیں ہوتا

3/56 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شُهْرَبَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ فِي سَمْعٍ مِنْ شُهْرَبَارٍ أَنَّكَ تَقْرَأُ قِرَاءَةً وَتَنْسِبَانِيَّةً قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

(۱) بحار الانوار: ج ۶۵، باب ۱۸، ج ۵۳، ص ۱۳۳۔ فضائل المعصوم: ج ۲، ص ۲۰۱، باب ۲: ۸۶۵

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَغْدَادِيُّ وَفِي يَمِينِهِ نَبِيُّ
 قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ يَحْيَى بْنُ أَبِي هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْرَافِيلَ بْنِ
 مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى الْكَلَابِجِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ
 مُوسَى بْنِ يَحْيَى يَوْسُفُ بْنُ كُوفُو فِي جَامِعِهَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِأَرْبَعِ عَشَرَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ
 وَ سَبْعِينَ وَ ثَلَاثِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ
 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَالِبٍ
 عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَذِيقَةَ بْنِ مَلْصُومٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ
 جِئْتُكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَا يُولِي مِنْ مَحَبَّتِكَ وَاجْلَالِكَ وَتَعْظِيمِكَ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَقَالَ
 الصَّادِقُ إِنَّهُ تَعْظِيمٌ أَنْ يَكُونَ مُحِبُّكَ بِهَذِهِ الْحَالَةِ وَلَكِنْ أَلَا تُبَيِّنُكَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا النَّاصِبِ لَنَا شَرُّ
 مِنْهُ وَإِنْ أَذَى الْمُؤْمِنِ وَلَيْسَ فِيهِمْ كَيْفَ يَشْفَعُ فِي مَا تَكُونُ لِنَسَبٍ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ لِسَانِ وَابِ السَّيِّعِ وَ
 الْأَرْطَبِ مِنَ السَّيِّعِ وَ الْبَغَاةِ السَّيِّعِ تَشْفَعُوا فِي نَاصِي مَا شَفَعُوا فَيُؤَدَّ إِلَّا أَنَّ هَذَا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا
 حَتَّى يَكُوبَ أَوْ يَنْتَلِيَهُ نَلَّةً يَبْلَا فِي جَسَدِهِ فَيَكُونُ تَحْبِيصًا بِخَطَايَاهُ حَتَّى يَنْقُصَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا ذَلْبَ
 عَلَيْهِ وَإِنْ شِيعَتُنَا عَلَى السَّيِّئِ الْأَقْوَمِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَبِي كَانَ كَثِيرًا مَا يَقُولُ أَحْسِبْ عَجِيبًا إِلَى مُحَمَّدٍ
 وَإِنْ كَانَ مَوْفَقًا بِهَذَا أَمْرًا فَكَيْفَ لَا أَوْ تَبْغِضُ تَبْغِضُ آلَ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ صَوَامًا فَكَيْفَ

حذیقہ بن منصور بیان کرتا ہے کہ میں ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ
 نے پس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہوا میرا ایک بھائی ہے جو آپ (آل محمد) سے محبت
 کرتا ہے آپ کی تعظیم و تکریم میں کوئی لاپرواہی نہیں کرتا مگر وہ شراب پی پیتا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر بھی وہ عظیم اور بڑا شخص ہے کہ وہ اس حالت میں بھی ہمارا حب دار ہے لیکن کیا میں تمہیں یہ نہ
 بتاؤں کہ اس سے زیادہ بڑا شخص وہ ہے جو ہم نے بعض وعداوت رکھتا (ناموسی) ہے۔ ایک ادنیٰ مومن اگرچہ کہ مومن پرست
 نہیں ہوتا، وہ بھی دوسو انسانوں کی شفاعت کرے گا اور اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کے
 تین بھی ناموسی کے بارے میں شفاعت کریں تو ان کی شفاعت ناموسی کے حق میں قبول نہیں ہوگی۔

یہ (گناہ گار) مومن اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوگا جہاں تک کہ وہ توبہ کر لے گا یا اللہ تعالیٰ اسے کسی

جسمانی بیماری اور آزمائش میں مبتلا کر دے گا جس سے اس کے تمام گناہ ختم ہو جائیں گے اور وہ اللہ عزوجل سے یوں ملاقات کرے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ بے شک! ہمارے شیعہ سیدھے راستے پر ہیں۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے مزید یہ فرمایا: میرے والد بزرگوار (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ آل محمدؑ سے محبت کرنے والے سے محبت کرو اگرچہ وہ (لوگوں کی نظر میں ظاہری طور پر) پست اور حقیر ہی کیوں نہ ہو اور آل محمدؑ سے بغض و عداوت رکھنے والے سے بغض رکھو اگرچہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والا اور بہت زیادہ عبادت گزار ہی کیوں نہ ہو۔^①

امت کے بہترین افراد

4/57 أَخْبَرَنَا الْقُرَيْبِيُّ الْإِمَامُ أَبُو الْهَرَكَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَمْرَةَ الْحُسَيْنِيِّ الرَّيْدِيِّ قِرَاءَةً عَنْهُ بِالنَّكَوْفَةِ فِي مَسْجِدِهَا بِالثَّلَاثَةِ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّامِيُّ أَبُو نُحَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النُّعُودِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو الشَّكْرِيُّ الشُّكْرِيُّ الْحَمْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ مَعْنٍ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عَزَّوْكَمُ عَزَّوْكَمُ لِأَهْلِ بَيْتٍ بَغِيضٍ

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیتؑ کے لیے بہتر ہو۔^②

محمد بن ابی القاسم طبری (محقق) بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ آل محمدؑ کے شیعہ، امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں کیونکہ یہ سب سے زیادہ نبی کے اہل بیتؑ کے خیر خواہ ہوتے ہیں اور اس روایت کے تمام راوی ثقات الطائفة ہیں۔

① بحار الانوار ج ۶۵، باب ۱۸، ج ۵۳، ص ۱۲۶؛ ارشاد المکتوب: ۲۵۶

② بحار الانوار ج ۲۳، باب ۷، ج ۱، ص ۱۰۴

یت کا عہد و بیان

5/58 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْقَلَوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي مُجَادَى
أَوَّلَى لِسَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِحَشِيدٍ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ
سَلَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ الْقَلَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَعْنَانِ الْخَارِزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوَلَّيْدٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْقَعْنَانِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ يَسْنَانٍ عَنْ كَلْبَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:
مَنْ قَبِضَ لِنَتِي نَبِيًّا حَتَّى أَمْرُهُ أَنْ يُوْحَى إِلَيَّ أَنْفَسَ عِزَّتِهِ مِنْ عُصْبَتِهِ وَأَمَرَنِي أَنْ أُوْحِيَ فَقُلْتُ إِلَى
مَنْ تَارِبٌ فَقَالَ أَوْحِ يَا مُحَمَّدُ إِلَى ابْنِ عَمِكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنِّي قَدْ أَكْبَهْتُ فِي الْكُتُبِ السَّابِقَةِ وَ
تَنَبَّطُ فِيهَا أَنَّهُ وَصِيَّتُكَ وَعَلَى هَذَا أَخَذْتُ مِثْلَ الْخَلَائِقِ وَمَوَاقِفَ الْأَنْبِيَاءِ وَرُسُلِ أَخَذْتُ
مَوَاقِفَهُمْ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلَكَ يَا مُحَمَّدُ بِالنُّبُوَّةِ وَلِيَعْلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالنُّبُوَّةِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ
نے اس وقت تک کسی نبی کی روح کو قبض نہیں کیا جب تک اسے یہ حکم نہ دیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے گروہ میں
سب سے افضل شخص کو اپنا وصی قرار دے اور اللہ نے مجھے بھی اپنا وصی قرار دیتے کا حکم دیا تو میں نے عرض کیا: اسے
سے پروردگار! میں کسے اپنا وصی قرار دوں؟

تو خدا نے فرمایا: اے محمد! اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالب کو اپنا وصی قرار دو کیونکہ میں نے سابقہ کتابوں میں
یہ ثابت کیا ہے اور میں نے ان کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب ہمارے وصی ہیں اور میں نے اس
تمام مخلوقات اور اپنے تمام انبیاء و رسل سے مہد و خاتم لیا ہے۔ میں نے ان سے اپنی ربوبیت، اے محمد! آپ کی
یت و علی ابن ابی طالب کے وصی ہونے کا اقرار و خاتم لیا تھا۔^①

محمد بن ابی القاسم طبری (مؤلف کتاب) کہتے ہیں کہ شیعیان حیدر کزار نے ان کی ولایت کے حلق اللہ سے

۱۔ شیخ طوسی: مجلس ۴، ج ۱۶، ص ۱۰۶؛ بحار الانوار: ج ۶۵، باب ۱، ج ۲، ص ۱۸؛ ج ۲۶، باب ۶، ج ۱۱، ص ۲۷۶؛ ج ۳۸، باب ۶۱،

ج ۳۳، ص ۱۱۱؛ دلیل الایمان: ۲/۵۶۶

کئے ہوئے عہد کو پورا کیا۔ وہ ان کو ولی اللہ مانتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور نے خدا سے کیے ہوئے عہد و پیمان کو پورا نہیں کیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے درج ذیل بشارت شیعہ ائمہ علیہ السلام کے لیے خاص ہے۔

وَمَنْ آوَىٰ بِعَهْدِهِ مِنْ النَّاسِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ - وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١﴾
(سورہ توبہ: آیت ۱۱)

”اللہ سے بڑھ کر کون اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے، پس! تم نے اللہ سے جو سودا کیا ہے اس سودے (بیعت) پر خوشیاں مناؤ اور کہیں تو بہت بڑی کامیابی ہے۔“
اور یہ نجات و عظیم کامیابی صرف شیعوں کے لیے ہے دوسروں کے لیے نہیں ہے۔

اولادِ سیدہ عترتِ رسول ہے

6/59 حَدَّثَنَا الزَّاهِدُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْجَوْنِيُّ الْحُسَيْنِيُّ رَجُلُهُ أَتَاهُ فِي دَارِهِ بِأَمَلٍ لَفْصًا وَقَرَأَهُ سَنَةً ثَمَانٍ أَوْ تِسْعَ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّهِيدُ الزَّاهِدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الدَّاعِي الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّهِيدُ الْجَبِيلُ أَبُو إِسْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَيْطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّيِّجِ الْعَامِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ يَسْتِ عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ عَصْبَةً يَنْتَسِبُونَ إِلَيْهَا إِلَّا وَلَدَ قَاطِمَةٌ فَأَوْدَتْ لَهُمْ وَأَتَا عَصَبَتَهُمْ وَهُمْ عِزَّتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي وَنِيلَ لِمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی نسل اور اولاد ہوتی ہے جو اس کی مہر منسوب ہوتی ہے سوائے اولادِ قاطمہ کے۔ پس میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کی اصل ہوں اور وہ میری عترت و اولاد ہیں۔ وہ میری مٹی سے خلق ہوئے ہیں۔ جو شخص ان کی فضیلت کو جھڑے اس کے لیے وہیل (جہنم کی وادی) ہے اور جو نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ محبت رکھتا ہے اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ بغض رکھتا ہے۔^①

محمد بن ابی القاسم طبری کہتے ہیں کہ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی عترت حضرت حسن و زین واد ہے، کوئی اور ان کی عترت میں شامل نہیں کیونکہ آپ نے اولادِ فاطمہ کو اپنی عترت سے خاص کیا ہے۔

محمد بن طہیر کی شجرہ سے تشبیہ

7/60 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بَابُو نُورٍ رَحِمَهُ اللَّهُ جَزَاءً عَمَلِهِ فِي خَاتَمِهِ بِالرَّيِّ فِي الْمَعْرَمِ سَنَةَ خَمْسَةٍ وَخَمْسِينَ قَال: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَبِيں الظَّوِي رَحِمَهُمُ اللَّهُ فِي ربيعِ الْآخِرِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَرَجَبِ ثَلَاثَةِ أَهْلِ مَنْ لَقِيَهِ بِالْمَشْهَدِ الْمُقَدَّسِ بِالْعِرَاقِ عَلَى سَاكِينِهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ سَيِّدُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغْتَنِي رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي هَمَّامُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَيِّدُ نَوَافِلِ الرِّحَمِيِّينَ عَوْفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَا مَيِّتَا أَلَا أُخْبِرُكَ حَدِيثَ يَنْفَعُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ يَنْفَعُكَ يَقُولُ: أَنَا شَهْرَةٌ وَفَاطِمَةٌ قَرَعَتْهَا وَعَلِيٌّ لَقَا حَتًّا وَحَسَنٌ تَمَرٌ فَامُحَمَّدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

میر حسن بن عوف زہری کا غلام مینا بیان کرتا ہے کہ مجھ سے عبدالرحمن بن عوف نے کہا: اے مینا! کیا میں تمہیں

خبر دے سکوں گی وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے آپ سے سنی تھی۔ تو میں نے کہا: جی ہاں سناؤ۔
اس نے کہا: میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: میں درخت ہوں اور سیدہ فاطمہ اس درخت کی شاخ اور حضرت حسن و زین واد و حضرت حسین اس درخت کا پھل ہیں اور میری امت میں سے ان سے محبت کرنے والے۔

درخت کے پھل ہیں۔

محمد بن یحییٰ شجرہ سے ہیں

حدیث میں ہے کہ محمد بن یحییٰ شجرہ سے ہیں

الْشَيْخُ الْحَسَنُ الْمُشْكَلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَمُرَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
يَهْرَ جَانَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَرْثُيَسَ الْكُوَيْتِيُّ بِقَعْدِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ: خُلِقَ النَّاسُ مِنْ أَشْهَابٍ شَتَّى وَخُلِقْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ شَجَرَةٍ
وَاحِدَةٍ قَتَا قَوْلُكُمْ فِي شَجَرَةٍ أَنَا أَصْلُهَا وَ فَاطِمَةُ فَزَعُهَا وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَارُهَا وَ
شَيْعَتُنَا أَوْزَاقُهَا مَنْ تَعَلَّقَ بِغُضَنِ مِنْ أَغْصَانِهَا سَاقِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَهَا هَوَى فِي النَّارِ

اس روایت کو ابو یعقوب بصرائی نے درج ذیل اشعار میں نظم کی صورت میں بیان کیا ہے:
”آفرین ہے اس بڑے پھلے ہوئے درخت پر جو جنت اقلہ میں اُگا ہوا ہے۔ جنت اقلہ میں ہمیشہ کوئی
بھی درخت اس جیسا نہیں ہے۔ اس درخت کی اصل (جڑ) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، اس کی شاخ
حضرت فاطمہؑ اور اس کا ٹکڑہ حضرت علیؑ ہیں جو انسانوں کے سید و سردار ہیں۔

دوہاشی جو رسول اللہ کے نواسے ہیں وہ اس درخت کا پھل ہیں اور شیعہ وہ پٹے ہیں جو اس پھل کے ساتھ
لپٹے ہوئے ہیں۔ یہ رسول اللہ کا فرمان ہے جو روایت بیان کرنے والے (علماء نے) ایک اہم اور بلند
قدر و منزلت والی روایت میں ذکر کی ہے۔

”بے شک میں ان ہستیوں کی محبت کے صدقے میں کل (بروز قیامت) نجات کی اُمید رکھتا ہوں اور ان
کے ہمراہ کامیاب اور نجات ہونے میں ہی بہترین ہمراہی ہے۔“

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ مختلف درختوں سے پیدا ہوئے ہیں جبکہ میں اور علیؑ ایک
درخت سے خلق ہوئے ہیں۔ پس! تم لوگوں کا اس درخت کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں اس درخت کی اصل (جڑ) ہوں
اور جناب فاطمہؑ اس کی شاخ، حضرت علیؑ، اس کا تہ، حضرت حسنؑ و حضرت حسینؑ اس کا پھل اور ہمارے شیعہ اس کے پٹے
ہیں۔ پس جو شخص اس درخت کی کسی ٹہنی سے وابستہ ہو گیا تو وہ ٹہنی اسے جنت تک لے جائے گی اور جس شخص نے اس
درخت کو چھوڑ دیا وہ جہنم میں گرے گا۔ ﴿۱﴾

سور علی پر پانچ عطا میں

9/62 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو حَنِيفٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْقَلَوِيُّ رَجَاهُ اللَّهُ بِمَشْهَدٍ أَمِيرِ
 الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ:
 حَدَّثَنَا الشَّعِيدُ الْوَالِدُ رَجَاهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
 شُعْبَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَعْلَى بْنُ هِلَالٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي
 صَبِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: أَغْطَانِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَمْسًا وَ
 خُصِّيَ عَلَيَّ خَمْسًا أَغْطَانِي جَمِيعَ الْكَلِمِ وَأَعْطَى عَلَيَّ جَمِيعَ الْعِلْمِ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَهُ وَصِيًّا وَ
 أَغْطَانِي الْكَوْثَرَ وَأَعْطَاهُ السَّلْسَبَمَ وَأَغْطَانِي الْوَحْيَ وَأَعْطَاهُ الْإِلَهَامَ وَأَسْرَى بِي إِلَيْهِ وَفَتَحَ لَهُ
 أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى تَنْظُرَ إِلَيَّ وَتَنْظُرَ إِلَيْهِ قَالَ ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا يَبْكِيكَ
 يَا أَبَا عَلِيٍّ قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّ أَوَّلَ مَا كَلَّمَنِي بِهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ انْظُرْ تَحْتَكَ
 تَنْظُرُ إِلَى الْجَنَّةِ قَدْ انْفَرَجَتْ وَإِلَى أَبْوَابِ السَّمَاءِ قَدْ انْفَتَحَتْ وَتَنْظُرُ إِلَى عَلِيِّ وَهُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ وَ
 يَخْتَبِي وَكَلَّمَنِي رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَلَّمْتَ رَبَّكَ فَقَالَ: قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَعَلْتُكَ عَيْنًا
 وَمَعِينًا وَوَزِيرًا وَخَلِيفَةً مِنْ بَعْدِكَ فَأَعْلَمُهُ فَمَا هُوَ يَسْمَعُ كَلَامَكَ فَأَعْلَمُهُ وَأَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي
 عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَدْ قَبِلْتُ وَأَطَعْتُ فَأَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَقَعَلَتْ فَزَدَ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَ
 رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَتَّبِعُونَهُ وَمَا مَرَرْتُ بِمَلَائِكَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ السَّمَاءِ إِلَّا هَنَوْنِي هَتُّوْنِي وَ
 قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ دَخَلَ الشَّرُّورُ عَلَى جَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ بِسَبْخِ خِلَافِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 نَفْسَ ابْنِ عَمْرٍ وَرَأَيْتُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ قَدْ تَكْسَرُوا رُءُوسَهُمْ إِلَى الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا جَبْرَائِيلُ لِمَ تَكْسَرُ
 حَمَلَةُ الْعَرْشِ رُءُوسَهُمْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا مِنْ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا وَقَدْ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
 حَبِيبٍ اسْتَبْشَارًا بِهِ مَا خَلَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ فَإِنَّهُمْ اسْتَأْذَنُوا اللَّهَ عَزَّ اسْمُهُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَأَذِنَ
 لِيَهُمْ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَتَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَلَمَّا هَبَطْتُ جَعَلْتُ أُخْبِرُكَ بِذَلِكَ وَهُوَ يُخْبِرُنِي
 فَعَيْنُكَ أَلَى لَمْ أَطَأْ مَوْطِئًا إِلَّا وَقَدْ كَشَفَ عَنْهُ حَتَّى تَنْظُرَ إِلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَوْصِي فَقَالَ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْكَ بِحَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَوَدَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ حَسَنَةً حَتَّى يَسْأَلَهُ عَنْ حَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ تَعَالَى أَعْلَمُ فَإِنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ قَبَسَ عَمَلَهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ وَإِنْ يَأْتِ بِوَلَايَتِهِ لَمْ يَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِوَلَايَةِ النَّارِ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنَّ النَّارَ لَأَشَدُّ غَضَبًا عَلَى مُبْغِضِي عَيْنِ مِنْهَا عَلَى مَنْ رَعِمَ أَنْ يَكُونَ لَهَا يَا ابْنِ عَبَّاسٍ لَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءَ الْمُرْسَلِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى بُغْضِهِ وَلَنْ يَفْعَلُوا لَعَذَّبَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالنَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يُبْغِضُهُ أَحَدٌ قَالَ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ يُبْغِضُهُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ أَفْئَتَهُمْ مِنْ أَفْتِي لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا يَا ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ بُغْضِهِمْ لَهُ تَفْضِيلُهُمْ مَنْ هُوَ دُونَهُ عَلَيْهِمْ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا أَكْرَمَ عَلَيْهِمْ مَنِي وَلَا وَصِيًّا أَكْرَمَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَصِيِّ عَنِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُ أَرْبَعَ مُخَيَّلَاتٍ لَنَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ وَضَائِي بِمَوَدَّةِ وَإِنَّهُ لَا أَكْرَمَ عَلَيْهِمْ عِنْدِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ مَضَى مِنَ الزَّمَانِ مَا مَضَى وَخَفَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ الْوَفَاةُ فَخَفَرْتُهُ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَنَا أَجْنُكَ فِيمَا تَأْمُرُنِي فَقَالَ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ خَالَفَ مَنْ خَالَفَ عَلِيًّا وَلَا تَكُونَنَّ لَهُمْ قَهِيرًا وَلَا وَلِيًّا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لَمْ لَا تَأْمُرُ النَّاسَ بِتَرْكِ عُلَاقَتِهِ قَالَ قَبِئْتُ حَتَّى أُغَيِّرَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ سَبَقَ فِيهِمْ عِصْمَةُ رَبِّي وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَا تَخْرُجُ أَحَدٌ مِنْ خَالَفَتِهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يُغَيِّرَ اللَّهُ تَعَالَى مَا يَوْ مِنْ يَغْيَرُهُ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُلْقَى اللَّهَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ فَاسْلُكْ طَرِيقَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمِنْ مَعَهُ حَيْثُمَا مَالَ وَارْضَ بِهِ إِمَامًا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ اخْذِرْ أَنْ يَدْخُلَكَ شَكٌّ فَيُؤْفِقَ الشَّكَّ فِي عَيْنٍ كُفِّرَ بِاللَّهِ تَعَالَى

عبداللہ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پانچ چیزیں مجھے عطا کیں اور پانچ چیزیں علی کو عطا فرمائیں:

۱۔ مجھے جوامع الکلم اور علی کو جوامع العظم عطا فرمایا۔

۲۔ مجھے نبی اور علی کو (میرا) وصی قرار دیا۔

۳۔ مجھے کوثر اور علی کو سلیمیل عطا کیا۔

SHIA BOOKS
PDF

MANZAR AEL YA

WWW.SHIABOOKSPDF.COM

۴۔ مجھے وحی اور علیؑ کو الہام سے نوازا۔

۵۔ مجھے اپنے پاس معراج پر بلایا اور علیؑ کے لیے آسمان کے تمام دروازے اور جبابات ہٹا دیے یہاں تک کہ آپؑ نے مجھے اور میں نے آپؑ کو دیکھا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے گریہ کیا تو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں! آپؑ کس جنت پر گریہ فرما رہے ہیں؟

رسول اللہ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! میرے پروردگار نے مجھ سے پہلی گفتگو یہ فرمائی تھی کہ اے محمدؐ! اپنے بیٹے محمدؑ کو ترس نے دیکھا کہ تمام جبابات ہٹا دیے گئے اور تمام دروازے کھول دیے گئے ہیں اور میں نے علیؑ کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ اپنا سر مبارک اوپر (آسمان کی طرف) اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر انھوں نے مجھ سے گفتگو کی اور میں نے ان سے گفتگو کی اور میرے رب نے مجھ سے گفتگو کی۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؑ کے رب نے آپؑ کے ساتھ کیا گفتگو فرمائی؟ تو آپؑ نے جواب دیا کہ میرے رب نے فرمایا تھا: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو آپؑ کا دھی، وزیر اور آپؑ کے بعد نبی، خلیفہ و جانشین بتایا ہے۔ پس آپؑ علیؑ کو اس بات سے آگاہ فرمائیں کیونکہ وہ آپؑ کی گفتگو سن رہے ہیں۔ پھر میں نے اس پر سب بتایا جبکہ میں اس وقت اپنے پروردگار عزوجل کی بارگاہ میں کھڑا تھا تو علیؑ نے فرمایا: میں یہ قبول کرتا ہوں۔ پس عمرؓ پر اطاعت کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کو سلام کریں تو انھوں نے علیؑ کو سلام پیش کیا اور آپؑ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کو خوشخبری اور مبارک باد دے رہے ہیں اور آسمان کے جس فرشتے کے پاس سے گزرا اس نے مجھے مبارک باد و تہنیت پیش کی اور فرشتوں نے کہا:

اے محمدؐ! اس ذات کی قسم جس نے آپؑ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ عزوجل نے آپؑ کے بچا زاد (علیؑ) کو آپؑ کا میراث بنائے اور فرشتوں کو خوش کر دیا ہے اور میں نے حاملین عرش مانجھ کر دیکھا کہ وہ اپنے سروں کو زمین کی طرف ہٹے ہوئے کھڑے ہیں تو میں نے جبرئیلؑ سے کہا: اے جبرئیلؑ! حاملین عرش نے اپنے سروں کو کیوں جھکایا ہوا ہے؟ تو جبرئیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس نے حضرت علیؑ کی جانشینی کی خوشی میں حضرت علیؑ ابن ابی طالبؓ سے کسی زیارت نہ کی ہو، سوائے حاملین عرش کے۔ پس انھوں نے اب اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی تو اللہ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؓ کی زیارت کی اجازت عطا فرمائی۔ پس اب یہ حضرت علیؑ کی زیارت کر رہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب میں زمین پر اترتا تو میں نے یہ سارا ماجرا علیؑ کو سناتا چاہا تو انھوں نے سر واقعہ خود مجھے سنایا۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ (معراج پر) کوئی جگہ ایسی نہیں تھی کہ جہاں میں گیا ہوں مگر یہ کہ علیؑ نے لیے آسمانوں کے پردے ہٹا دیے گئے اور وہ (زمین پر بیٹھ کر) اس جگہ کو دیکھ رہے تھے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! تم پر لازم ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؓ سے محبت رکھو۔

میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اور نصیحت کیجیے تو آپؐ نے فرمایا: تم پر واجب ہے علیؑ ابن ابی طالبؓ سے مودت کرو۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ اس وقت تک کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا جب تک اس سے (حضرت) علیؑ کی محبت کے بارے میں سوال نہیں کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کیے بغیر جانتا ہے۔ اگر وہ علیؑ کی ولایت لے کر خدا کی بارگاہ میں جائے گا تو اس کے عمل کو قبول کیا جائے گا اور اگر وہ حضرت علیؑ کی ولایت کے بغیر خدا کی بارگاہ میں جائے گا تو اس سے کسی قسم کا (عمل کے متعلق) سوال نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے خدا جنت کی آگ میں جانے کا حکم دے گا۔

اے ابن عباسؓ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے! اس شخص پر جہنم کی آگ زیادہ غضب ناک ہوگی جو علیؑ سے انھض رکھتا ہوگا بہ نسبت اس شخص کے جو اپنے باطل ٹھکان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بے ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو (یعنی دشمن علیؑ کو مشرک سے زیادہ سخت عذاب ہوگا)۔

اسے ابن عباسؓ! اگر تمام ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین علیؑ کے انھض پر بیعت ہو جائیں اگرچہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا: بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب سے دو چار کرتا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیؑ سے بھی کوئی انھض و عداوت رکھے گا؟ تو آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! ایک قوم ایسی ہوگی جو ان سے انھض رکھے گی اور خود کو میرا امتی سمجھتے ہوں گے۔ اللہ ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ قرار نہیں دے گا۔

اے ابن عباسؓ! ان لوگوں کی علیؑ سے انھض و عداوت کی نشانیں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ یہ ان لوگوں کو اللہ سے افضل قرار دیں گے جو علیؑ سے پست و کمتر ہوں گے۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا، اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں کیا جو خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ فضیلت و تکریم رکھتا ہو اور خدا نے کوئی وحی ایسا نہیں بھیجی

نہ کے نزدیک میرے وحی علیؑ سے زیادہ فضیلت و تکریم رکھتا ہو۔

بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت کے بعد میں نے ہمیشہ حضرت علیؑ سے محبت کی جیسے کہ رسول اللہ نے مجھے تم دیا تھا اور ان سے مودت کرنے کی وصیت فرمائی تھی اور میرے نزدیک میرا یہی عمل حد تک ہی فضیلت سے مودت و ولایت قائم رکھنا (سب سے عظیم اور معزز تھا)۔

بن عباسؓ کہتے ہیں کہ بھریوں ہی وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آپہنچا تو میں نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، آپؐ کی وفات کا وقت آپؐ پہنچے ہے۔ پس! آپؐ مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟

رسول اللہ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! جو علیؑ کا مخالف ہو تم اس کے مخالف بن کر رہو اور تم ان لوگوں (دشمنان علیؑ) سے جو ترہ دنیا دار اور دوست نہ بنو۔

یہ سن کر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ لوگوں کو حضرت علیؑ کی مخالفت ترک کرنے کا حکم کیوں نہیں

دیتے؟ آپؐ نے فرمایا یہاں تک کہ آپؐ پر وحی طاری ہو گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! اس بارے میں تم سے پروردگار کو پہلے سے علم تھا (کہ یہ دشمنان علیؑ ان کی مخالفت میں پیچھے نہیں ہٹیں گے) اُس ذات کی قسم! جس نے حق نیکی بنا کر بھیجا ہے، جس نے بھی علیؑ کی مخالفت کی اور ان کے حق کا انکار کیا وہ اُس وقت تک دنیا سے رخصت نہ ہوگا۔

بن عباسؓ! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم اس حال میں اللہ سے ملاقات کرو کہ وہ تم سے راضی اور خوش ہو تو تم علیؑ سے محبت کے رستے پر چلو اور جہاں علیؑ کا میلان و رغبت ہو تم بھی اس طرف میلان و رغبت رکھو اور علیؑ کی امامت سے دشمنی نہ کرو۔ دشمنی رکھتے تم بھی اس سے دشمنی رکھو اور جو ان سے دوستی رکھتے تم بھی اُس سے دوستی رکھو۔

بن عباسؓ! تم اس بات سے ڈرو کہ علیؑ کے متعلق تمہارے دل میں شک پیدا ہو کیونکہ علیؑ کی (امامت و نبوت) کے متعلق منافقین کے کفر و انکار کے مترادف ہے۔

نہایت بات یہ کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص علیؑ پر کسی غیر کو مقدم کرے

عَنْ عَمْرِو بْنِ نَابِيتٍ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَبِيصٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آخِذُونَ بِحُجْرَتِهِ
نَبِيَّتَنَا وَإِنْ شِيعَتَنَا آخِذُونَ بِحُجْرَتِنَا

میسرہ بن حبیب سے منقول ہے کہ حضرت امام علی (زین العابدین) بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہم قیامت کے
اپنے نبی ﷺ کا دامن تھامے ہوئے ہوں گے اور ہمارے شیعہ ہمارا دامن تھامے ہوئے ہوں گے۔^①

محمد بن ابی بکر کے نام خط

12/65 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ تَابُوتٍ وَرَأًةً عَلَيْهِمَا تِسْعَةُ عَشْرَةَ
وَحَمِيسَاتُهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّلَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبِيبٍ الْكَاتِبُ قَالَ: أَخْبَرَنِي
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّعْقَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ الْإِزْجِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُفَيْيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ فَطْمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
نَحْمَدُكَ قَالَ: لَمَّا وَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَضَرَ وَأَعْمَلَهَا كَتَبَ لَهُ
كِتَابًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَفْرَأَهُ عَلَى أَهْلِ مَضَرَ وَأَنْ يَعْمَلَ بِمَا أَوْصَاهُ بِهِ وَكَانَ الْكِتَابُ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ
لِرَحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَهْلِ مَضَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
قَرَأَنِي أَخْبَدُ إِلَيْكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَمَّ بَعْدُ قَرَأَنِي أَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّكُمْ تَسْأَلُونَهُ
وَأَلَيْهِ تُصِيرُونَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ تَوْبَتِ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيئَةً وَ
يَقُولُ وَيُخَيِّدُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ التَّصِيرُ وَيَقُولُ قَوْلَ رَبِّكَ لَتَسْلُكُنَّهُمْ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْنَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ فَأَعْمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَسَائِلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَالْكَبِيرَةِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَإِنْ
يُعَذِّبُ فَتَعْنُونَ أَظْلَمُ وَإِنْ يَهْوَى يَغْفِرْ فَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ بِأَعْبَادِ اللَّهِ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى
تُغْفِرُكَ وَالرَّحْمَةُ جِدْنَ مَعْمَلُ شَيْءٍ بِطَاعَتِهِ وَتَنْصَحُهُ فِي التَّوْبَةِ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا تَجْتَنِبُ مِنَ

تفسیر فی: ج ۲، ص ۱۰۴؛ برقی کی کتاب "الحاسن": ج ۱، باب ۴۳، ج ۱، ص ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲ پر مفصل ذکر ہے۔ شیخ صدوق نے یہ
حدیث اپنی کتب مطالی الاخبار (ص ۱۶)؛ بحون اخبار الرضا: ج ۱، باب ۱۱، ج ۲، ص ۲۰؛ التوحید: باب ۲۳، ج ۱، ص ۳-۱۶۵-۱۶۶
پر ذکر کی ہے۔

الْخَيْرَ مَا لَا خَيْرَ غَيْرُهُ وَيُذَكِّرُ فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ مَا لَا يُذَكِّرُ بِغَيْرِهَا خَيْرُ الدُّنْيَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَقِيلَ
لِلَّذِينَ آمَنُوا مَاذَا أَرْزَلْ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ
وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ اَعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْمَلُونَ لثَلَاثٍ مِنَ الثَّوَابِ أَمَّا الْخَيْرُ فَإِنَّ اللَّهَ
يُشَبِّهُهُ بِعَمَلِهِ فِي دُنْيَاةٍ وَآخِرَتِهِ أَجْرُهُ فِي الدُّنْيَا وَآخِرَتِهِ فِي الْآخِرَةِ لَيِّنُ الصَّالِحِينَ فَمَنْ عَمِلَ لِلَّهِ أَعْطَاهُ
أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَفَاءَ الْمُهْمِ فِيهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِقَدْرِ
حِسَابٍ فَمَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا تَمَّ بِحَسَبِ مَقْدَرِهِمْ فِي الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى
وَرِزْقًا زَادًا وَلَا يَمَسُّهُمُ فِيهِمْ أَفْئَةٌ وَلَا يَلْمِزُهُمْ فِيهِمْ وَلَا يَلْمِزُهُمْ فِيهِمْ وَلَا يَلْمِزُهُمْ فِيهِمْ وَلَا يَلْمِزُهُمْ فِيهِمْ
يُكَفِّرُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ سَيِّئَةٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْعِيْنَ الشَّيْئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرُ لِلَّذِينَ كَانُوا
عَمَلِي إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حَيْثُ لَهُمْ حَسَنَاتُهُمْ لَمْ أَعْطَاهُمْ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا إِلَى
الشَّيْئَةِ إِنَّهُ يُعْطِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خِزَاءٌ مِنْ رَبِّكَ عَطَاءٌ حَسَنًا وَقَالَ فَأُولَئِكَ لَهُمْ جِزَاءٌ الْيُسْعِفِ
مِنْ عَمَلِهِمْ وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمَنُونَ فَارْغَبُوا فِي هَذَا يَزِيدُكُمْ اللَّهُ وَاعْمَلُوا لَهُ وَتَحَابُّوا عَلَيْهِ وَ
اعْمَلُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ الْمُتَّقِينَ كَانُوا عَاجِلِ الْخَيْرِ وَأَجَلُهُ شَارِكُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ وَلَمْ
يُشَارِكُهُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي آخِرَتِهِمْ وَأَبَاحَهُمُ اللَّهُ مِنَ الدُّنْيَا مَا كَفَاهُمْ وَبِهِ أَعْنَاهُمْ قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالتَّكْوِيَّاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ تَفْضِيلُ الْإِنْسَانِ يَقُولُ يَعْلَمُونَ سَكَنُوا الدُّنْيَا بِالْفَضْلِ
مَا سَكَنَتْ أَكَلُوا مَا بِالْفَضْلِ مَا أَكَلَتْ شَارِكُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ فَأَكَلُوا مَعَهُمْ مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
يَأْكُلُونَ وَشَرِبُوا بِالْفَضْلِ مَا يَشْرَبُونَ وَلَبَسُوا مِنْ أَفْضَلِ مَا يَلْبَسُونَ وَتَزَوَّجُوا مِنْ أَفْضَلِ مَا
يَتَزَوَّجُونَ وَزَكَّوْا مِنْ أَفْضَلِ مَا يَزَكُّونَ أَصَابُوا الدُّنْيَا وَهُمْ عِدَا جِيرَانِ اللَّهِ يَتَمَتُّونَ عَلَيْهِ
فَيُغْطِيهِمْ مَا كَانُوا لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ وَلَا يَنْقُصُ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الدُّنْيَا قُلْ هَذَا يَأْتِي عِبَادَ اللَّهِ
يَشْتَاتِي مَنْ كَانَ لَهُ عَقْلٌ وَيَعْمَلُ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا عِبَادَ اللَّهِ
إِنَّ اتَّقِيَهُمُ اللَّهُ وَحَفِظَهُمْ تَبَيَّنَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَقَدْ عَيَّدَ مُحَمَّدًا بِالْفَضْلِ مَا عَيَّدَ وَكَرَّمَهُ بِالْفَضْلِ مَا

ذِكْرٌ وَشُكْرٌ مُّمَوَّهٌ بِأَفْضَلِ مَا شُكِرَ وَأُخْذُتُمْ بِالْأَفْضَلِ الشُّكْرِ وَاجْتَهَدْتُمْ بِأَفْضَلِ الْاجْتِهَادِ وَإِنْ كَانَ عَزَبُكُمْ أَطْوَلُ مِنْكُمْ ضَلَاةً وَأَكْثَرُ مِنْكُمْ حَسَبًا مَا قَاتَلْتُمْ أَنْتُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَأَنْصَحَ لِأُولَى الْأَمْرِ ابْنِ إِسْحَاقَ هَدَانِي سَے مروی ہے کہ جب امیر المومنین حضرت علیؑ نے محمد بن ابی بکر کو مصر کا گورنر بنایا تو انھیں ایک خط تحریر کر کے دیا اور انھیں حکم دیا کہ یہ خط مصر کے لوگوں کو پڑھ کر سنانا اور میں نے اس خط میں جو نصیحتیں کی ہیں ان پر عمل کرنا۔ اس خط پر یہ تحریر تھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”اللہ کے بندے، مومنوں کے امیر علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف سے اہالیان مصر اور محمد بن ابی بکر کے نام! بے شک میں تم لوگوں کے لیے اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اب بعد! بے شک تم لوگ جس امر کے بارے میں جواب دہ ہو میں تمہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو اللہ کی بارگاہ میں واپس لوٹ کر جانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (سورہ آل عمران: آیت ۱۸۵)
”ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھتا ہے۔“

ثُمَّ نَفْسٍ يَمُرُّ بِهَا كَسَبَتْ زَوِيَّتَهُ (سورہ مدثر: آیت ۳۸)
”پھر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔“

وَنَجِدُهُ كَفًّا لِّنَفْسِهِ ۖ وَيَأْتِي اللَّهَ النَّصِيحُ (سورہ آل عمران: ۲۸)
”اور اللہ تمہیں اپنی ہستی سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف پلٹ کر جاتا ہے۔“

ورود فرماتا ہے:

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورہ حجر: آیت ۹۲-۹۳)

”پ کے پروردگار کی قسم! ہم ان سب سے اس کی بابت ضرور سوال کریں گے کہ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔“

بنیاد خدا! جان لو کہ اللہ عزوجل تم سے تمہارے تمام چھوٹے بڑے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ جس ”رودہ عذاب دے تو اس لیے کہ ہم نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اگر وہ معاف کر دے تو اس

لیجے کہ وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اے خدا کے بندو! بے شک جو چیز بندے کو مغفرت اور رحمت کے سب سے زیادہ قریب کرتی ہے وہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے تحت عمل بجالانا اور اس کی بارگاہ میں خالص توبہ کرنا ہے۔ تم لوگ تقویٰ الہی اختیار کرو کیونکہ اس میں تمام خیر اور نیکیاں جمع ہیں جبکہ تقویٰ کے علاوہ کسی شے میں خیر و بھلائی نہیں ہے اور جو نیکی تقویٰ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اس دنیا کی نیکی اور بھلائی کو تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔“

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا خَيْرٌ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَكِنَّ الْأَخْزَرَ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾ (سورہ نحل: آیت ۳۰)

”اور جب صاحبانِ تقویٰ سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ سراسر خیر و خوبی نازل کی ہے جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی اور بھلائی کی ان کے لیے آخرت میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو یقیناً اور بھی بہتر ہے اور متقین کا گھر کیا ہی خوب ہے۔“

اللہ کے بندو! جان لو کہ مومن تین قسم کا ثواب حاصل کرنے کے لیے عمل کرتا ہے۔ اگر غیر دنیوی کی رو سے دیکھا جائے تو اللہ اس کے عمل پر اسے دنیا میں جزا اور اجر عطا کرتا ہے اور وہ آخرت میں صالحین میں شمار ہوتا ہے۔ پس! جو شخص اللہ کی خوشنودی کی خاطر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اجر عطا فرماتا ہے اور اس کے اہم ترین امور کی بجا آوری کے لیے دنیا و آخرت میں اس کا یہ عمل کافی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَأَرْضُ اللَّهِ وَأَبْسَعُ ۚ لَنَمُنَّ بِأَيِّ الظُّهُورِ أَنْ جَزَاهُمْ بِغُلُوِّ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ (سورہ ذرہ: آیت ۱۰)

”اے میرے ایمان دار بندو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو کیونکہ جن لوگوں نے دنیا میں نیکی کی ان کے لیے ہی آخرت میں بھلائی ہے اور خدا کی زمین کشادہ ہے۔ صبر کرنے والوں کو ان کا بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائے گا۔“

پس اللہ نے ان صاحبانِ ایمان کو دنیا میں جو کچھ عطا کیا ہوگا آخرت میں ان سے اس کا حساب نہیں لے گا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَذُنُّنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةً ۖ وَلَا يَزِيدُ هُنَّ إِلَّا ذِلَّةً (سورہ یونس: آیت ۲۶)

”جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی ان کے لیے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور کچھ بڑھ کر ہوگا (گناہ گاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک نہ ہوگی اور نہ (انھیں) ذلت ہوگی۔“

پس! درج بالا آیت میں حسن سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد دنیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی ہر نیکی کے بدلے گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسا کہ ارشاد پروردگار ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ الشَّرَّاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كُونُوا (سورہ ہود: آیت ۱۱۳)

”یقیناً نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں اور ہماری یاد کرنے والوں کے لیے یہ باتیں فصاحت و صہرت ہیں۔“
یہاں تک کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور ان کی نیکیوں کو شمار کیا جائے گا تو انھیں ہر نیکی کے عوض دس گناہ سے سات سو گنا تک بدلہ ملے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

جَزَاءُ مَنْ زَكَّاهُ عَظَاۤءُ جَسَابَاۥ (سورہ نساء: آیت ۳۶)

”یہ تمھارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قَدْ وَفَّيْنَاكَ لَهُمْ جَزَاءُ الطَّغْيَانِ عَمَلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفِ آمِنُونَ (سورہ سبا: آیت ۳۷)

”پس ان لوگوں کے لیے تو ان کے اعمال کی ذہری جزا ہے اور وہ لوگ (بہشت کے) جہروں میں اطمینان سے رہیں گے۔“

بند تم لوگ اس بدلے اور جزا کے لیے رغبت اور شوق دکھاؤ، اللہ تم پر رحم فرمائے گا اور تم اس اجر کے حصول کے لیے خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی اس پر رغبت دلاؤ۔

اے بندگانِ خدا! جان لو کہ متقی و پرہیزگار افراد ہر وقت نیکیوں کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ وہ دنیا دار افراد کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں لیکن دنیا دار لوگ ان کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے۔ اور اللہ نے ان کے لیے دنیا میں سے جس قدر ان کی ضروریات ہیں وہ ان کے لیے مباح قرار دیا ہے اور انھیں حرام سے بے

نیزار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ - قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ - كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾

”(اے رسول! ان سے) پوچھو کہ جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں؟ تم خود کہہ دو کہ یہ سب پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے خاص ہیں جو دنیا کی زندگی میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔“ (سورہ اعراف: آیت ۳۲)

یہ دنیا میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں اور بہترین کھاتے ہیں جب کہ اہل دنیا ان کے دنیوی امور میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پاکیزہ کھانوں میں سے کھاتے ہیں اور یہ بہترین مشروب پیتے ہیں اور بہترین لباس زیب تن کرتے ہیں اور بہترین اعزاز میں شادی کرتے ہیں اور بہترین سواری پر سوار ہوتے ہیں اور دنیا کی لذت سے لطف امدوز ہوتے ہیں اور یہ کل اللہ کی ہمسائیگی (رحمت) میں ہوں گے اور یہ وہاں جس چیز کی تمنا کریں گے خدا انھیں عطا کرے گا اور ان کی دعا و پکار کو رد نہیں کیا جائے گا اور لذت میں سے ان کا حصہ کم نہیں ہوگا۔

پس اے بندگانِ خدا! جو صاحب عقل و شعور ہوتا ہے وہ اس کا مشتاق اور آرزو مند ہے اور تقویٰ الہی (خوفِ خدا) کے ساتھ عمل انجام دیتے ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (اے بندگانِ خدا! اگر تم نے اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیا اور اپنے مئی کی ان کے اہل بیت کے متعلق وصیت کی پاسداری کی اور اسے یاد رکھا تو یقیناً تم نے خدا کی سب سے بہتر و افضل بندگی کی اور اس کا سب سے بہتر اعزاز میں ذکر کیا اور اس کا سب سے افضل و بہتر اعزاز میں شکر ادا کیا اور حق و حقیقت کے لیے سب سے افضل و بہتر کوشش اور اجتہاد کیا۔ اگرچہ تمہارا مخالف تم سے زیادہ لمبی نمازیں پڑھتا ہو اور تم سے زیادہ روزے رکھتا ہو لیکن پھر بھی تم اس سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے (متقی و پرہیزگار) ہو اور اولی الامر کے زیادہ خیر خواہ ہو۔ ﴿١﴾

① امالی شیخ طوسی: مجلس ۱، ج ۳، ص ۲۵-۲۷ پر متصل مذکور ہے۔ لسانی شیخ مفید: مجلس ۳، ج ۳، ص ۲۶۰-۲۶۳؛ بحار الانوار: ج ۴، ص ۷۲۰

۱۵، ج ۱۱، ص ۳۸۹؛ کتاب الخارات: ۱/۲۳۳؛ تحف العقول: ۱۷۶

اس کتاب کے مؤلف محمد بن ابی القاسم طبری بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث طولانی ہے لیکن میں نے اسے صرف یہاں تک ہی ذکر کیا ہے کیونکہ میرا مقصد آخری الفاظ سے ہے۔ ان الفاظ میں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے جو خوفِ خدا رکھتے ہیں اور متقی و پرہیزگار ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں۔
مؤلف کہتے ہیں کہ میں نے یہ کمال حدیث کتاب الزہد والقیوں میں ذکر کی ہے۔

رحمت کے دروازے کھلے ہیں

13/66 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّامُزِيُّ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِالسَّهْدِ
الْمُقَدَّمِ بِالْعَرَبِيِّ عَلَى مَا كُنْتُ لِسَلَامٍ فِي سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ ثَوْبِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ الْوَالِدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْغَمَّانِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ الْمَرْعَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّلَّالُ عَنْ سَبْرَةَ بِنِ
رِيْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْمُغْتَبِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
تَالِبٍ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كَيْفَ أُمْسَيْتَ قَالَ أُمْسَيْتُ
مِنْ بُحْبُوحَتِنَا وَمُبْغِضَاتِ الْمُبْغِضِينَ وَأُمْسَيْتُ مُحِبِّتًا مُغْتَبِطًا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ كَانَ يَنْتَظِرُهَا وَأُمْسَيْتُ غَدُونا
يَوْمَئِذٍ لِنَهَائِهِ عَلَى شَقَا جُرْفٍ عَمَّا فَكَانَ ذَلِكَ الشَّقَا قَدْ انْهَارَ بِوَلِي نَارِ جَهَنَّمَ وَكَانَ أَبْوَابُ
رَحْمَةٍ قَدْ فُتِحَتْ لِأَهْلِهَا فَتَنِيْتُ لِأَخْلِ الرَّحْمَةِ رَحْمَتُهُمُ وَالشُّغْلُ لِأَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ لَهُمْ بِأَحْسَنِ
نَيْزٍ أَنْ يَغْلَمَ أَمْحِبُّ لَنَا هُوَ أَمْ مُبْغِضٌ فَلَيْسَتْ قَلْبُهُ فَإِنْ كَانَ لِحُبِّ وَلِيَّاكَ فَلَيْسَ بِمُبْغِضٍ
وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُ وَلِيَّاكَ فَلَيْسَ بِمُحِبٍّ لَنَا إِنْ أَلَّهِ تَعَالَى أَخَذَ الْوِشَاقَ يُحِبُّنَا بِمَوَدَّتِنَا وَكَتَبَ فِي
سُورَةِ الْمُبْغِضَاتِ الْحَقِّ السُّجَّاءِ وَأَقْرَأَنَا أَقْوَامَ الْأَنْبِيَاءِ

حسن بن محسن بیان کرتا ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ سلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے کس حالت میں شام کی؟
میں نے فرمایا میں نے اس حالت میں شام کی کہ جو ہم سے محبت رکھتا ہے میں بھی اُس سے محبت رکھتا ہوں اور
میں سے بغض و عداوت رکھتا ہوں اور ہمارے حب دار نے اس حالت میں
..... رحمت پر رشک کر رہا ہے جبکہ وہ اللہ کی اس رحمت کا انتظار کر رہا تھا اور ہمارے دشمن (مبغض رکھنے والے)

قُلْ مَنْ حَزَمَ زِينَةَ الدُّنْيَا الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالْكَثِيبَ مِنَ الزُّرْقِ - قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - كَذَلِكَ تُفْضِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ①

”(اے رسول! ان سے) پہچھو کہ جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں؟ تم خود کہہ دو کہ یہ سب پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے خاص ہیں جو دنیا کی زندگی میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔“ (سورۃ اعراف: آیت ۳۲)

یہ دنیا میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں اور بہترین کھاتے ہیں جب کہ اہل دنیا ان کے دنیوی امور میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پاکیزہ کھانوں میں سے کھاتے ہیں اور یہ بہترین مشروب پیتے ہیں اور بہترین لباس زیب تن کرتے ہیں اور بہترین انداز میں شادی کرتے ہیں اور بہترین سواری پر سوار ہوتے ہیں اور دنیا کی لذت سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور یہ کل اللہ کی مسرتگی (رحمت) میں ہوں گے اور یہ وہاں جس چیز کی تمنا کریں گے خدا انھیں عطا کرے گا اور ان کی دعا و پکار کو رد نہیں کیا جائے گا اور لذت میں سے ان کا حصہ کم نہیں ہوگا۔

پس اے بندگانِ خدا! جو صاحبِ عقل و شہد ہوتا ہے وہ اس کا مشتاق اور آرزو مند ہے اور تقویٰ الہی (خوفِ خدا) کے ساتھ عمل انجام دیتے ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اے بندگانِ خدا! اگر تم نے اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیا اور اپنے نبی کی ان کے اہل بیت کے متعلق وصیت کی پاسداری کی اور اسے یاد رکھا تو یقیناً تم نے خدا کی سب سے بہتر و افضل بندگی کی اور اس کا سب سے بہتر انداز میں ذکر کیا اور اس کا سب سے افضل و بہتر انداز میں شکر ادا کیا اور حق و حقیقت کے لیے سب سے افضل و بہتر کوشش اور اجتہاد کیا۔ اگرچہ تمہارا مخالف تم سے زیادہ لمبی نمازیں پڑھتا ہو اور تم سے زیادہ روزے رکھتا ہو لیکن پھر بھی تم اس سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے (مقی و پرہیزگار) ہو اور اول الامر کے زیادہ خیر خواہ ہو۔ ①

① امامی شیخ طوسی: مجلس ۱، ج ۳۱، ص ۲۵-۲۷ پر منقول مذکور ہے۔ لکھنؤ: مجمعۃ النسخ، ۱۳۶۳-۲۶۰، ج ۱۱، ص ۷۳، باب

۵، ج ۱۱، ص ۳۸۹: کتاب القارات: ۱/۲۳۳: تحف العقول: ۱۷۶

اس کتاب کے مولف محمد بن ابی القاسم طبری بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث طولانی ہے لیکن میں نے اسے صرف یہ تک ہی ذکر کیا ہے کیونکہ میرا مقصد آخری الفاظ سے ہے۔ ان الفاظ میں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے جو خوفِ خدا رکھتے ہیں اور متقی و پرہیزگار ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں۔
مولف کہتے ہیں کہ میں نے یہ کھل حدیث کتاب الزہد والفقوٰی میں ذکر کی ہے۔

رحمت کے دروازے کھلے ہیں

13/66 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِالشَّهَدِ
تُحَمَّدٍ فِي الْغُرَبِيِّ عَنْ سَائِكَ السَّلَامُ فِي سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا
شَيْخُ الْوَالِدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْثَانَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ الْأَمَّاشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُو مُعْتَبِرٍ الدَّلَاجُ عَنْ سَلْبَةَ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْمُغْتَمِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
تَالِبٍ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كَيْفَ أُمْسَيْتَ قَالَ أُمْسَيْتُ
فِي بِلْعَيْنَا وَمُبِغِضًا مُبِغِضًا وَأُمْسَى فِيمُنَا مُغْطَبًا بِرَحْمَةِ اللَّهِ كَانَ يَنْتَظِرُهَا وَأُمْسَى عَدُوًّا
يَأْسُ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَا بِرَفْكَانِ فَلَيْتَ الشَّقَا قَدِ انْقَارَ بَدْوِي نَارَ جَهَنَّمَ وَكَانَ أَبْوَابُ
رَحْمَةِ اللَّهِ قَدْ فُتِحَتْ لِأَهْلِهَا فَهَيِّنَا لِأَهْلِ الرِّحْمَةِ رَحْمَتَهُمُ وَالشَّعْسَ لِأَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ لَهُمْ يَأْخُضُونَ
مَنْ يَرَوْا أَنْ يَغْتَمَّ أَوْجِبَ لَنَا هُوَ أَمْ مُبِغِضٌ فَيَمْتَنِعُونَ قَلْبُهُ فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ وَلَيْتَ لَنَا فَلَيْسَ بِمُبِغِضٍ
وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُ وَلَيْتَ لَنَا فَلَيْسَ بِمُحِبٍّ لَنَا إِنْ لَمْ تَعَالِ أَخَذَ الْيَسَاقُ لِمُحِبِّتِ يَتَوَدَّعَتَا وَكُتِبَ فِي
بَشِيرَةٍ مُبِغِضَتَانِ مِنَ السَّجِيَاءِ وَأَمْرًا لَنَا أَفْرَظُ الْأَنْبِيَاءِ

حسن بن معتمر بیان کرتا ہے کہ میں امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ کہہ کر آیا: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ نے کس حالت میں شام کی؟
آپ نے فرمایا: میں نے اس حالت میں شام کی کہ جو ہم سے محبت رکھتا ہے میں بھی اُس سے محبت رکھتا ہوں اور
ان سے بغض و عداوت رکھتا ہے میں بھی اس سے بغض و عداوت رکھتا ہوں اور ہمارے حُب دار نے اس حالت میں
..... وہ رحمت پر رشک کر رہا ہے جبکہ وہ اللہ کی اس رحمت کا اعتقاد کر رہا تھا اور ہمارے دشمن (بغض رکھنے والے)

نے اس حالت میں شام کی کہ اس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے۔ بچہ کھائی اسے دوزخ کی آگ میں لے گئی۔ رحمت کے دروازے اہل رحمت کے لیے کھلے ہیں۔ پس رحمت کے داروں کو رحمت کے حصول پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور بلاست ہے جہنمیوں کے لیے اور ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔

اے حسن! جو شخص یہ جانتا چاہتا ہے کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے یا ہم سے بغض رکھتا ہے تو وہ اپنے دل کا استیصال کرے۔ اگر تو وہ ہمارے دوست اور حب دار سے محبت رکھتا ہے تو وہ ہم سے بغض نہیں رکھتا اور اگر ہمارے دوست و حب دار سے بغض رکھتا ہے تو وہ ہم سے محبت نہیں رکھتا ہے۔ بے شک! اللہ تعالیٰ نے ہمارے حب دار سے دوستی و مودت کا عہد و پیمان لے رکھا ہے اور اس نے اپنی لوح پر ہم سے بغض رکھنے والے کا نام تحریر کر رکھا ہے۔ ہم معزز و عزیز ہستیاں ہیں جس نے ہمارے بارے میں افراط (حد سے تجاوز) کیا اس نے انبیاء سے افراط کیا۔^①

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

14/67 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْأَمَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ سَنَةَ تِسْعٍ وَ

مِائَتَيْنِ فِي دَارِهِ بِأَمْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الدَّاعِي الْحُسَيْنِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِسْحَاقَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ فَطْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ مَمْنُونٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الشَّامِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو السَّجِيُّ عَنْ الْأَجْلَحِيِّ عَنْ

حَبِيبِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَاجِمِ بْنِ خَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي صَالِبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمُجِبُونَا قَالَ مِنْ وَرَائِكُمْ

حضرت علی ابن ابی طالب سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ سب سے پہلے جنت میں

داخل ہونے والے افراد میں، آپ، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تو ہمارے حب دار؟

اس پر آپؐ نے فرمایا: وہ آپؐ لوگوں کے پیچھے جنت میں داخل ہوں گے۔

مومن کے لیے تقویٰ و پرہیزگاری لازم

15/68 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُتَمِّسُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيْهٍ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي حَدِّثَاهُ بِالرَّيِّ سَنَةً شَرْقِيَّةً وَخَمْسِيَّةً قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الطَّوَيْقِيِّ سَنَةً سَبْعِينَ وَتَمِيسِينَ وَأَرْبَعِيَّةً قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ الْبَغْدَادِيُّ رَجُلَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُلُوبُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمِيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ كَزَّحَمٍ عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: أَمَّا وَلِلَّهِ نَكْمٌ لَعَلَّ يَسِّرَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ فَأَعِينُوا نَسِي خَلِيتَ يَوْمَ رَجْعِ وَاجْتِهَادِ عَلَيْكُمْ بِالْضَّلَاةِ وَالْعِبَادَةِ عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ

نویس اسدی بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم! ہم اللہ اور اس کے فرشتوں کے دین پر قائم ہو۔ پس اتم تقویٰ و پرہیزگاری اور عمل سے سچی و کوشش کے ذریعے ہماری مدد کرو۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ نماز اور عبادات کو بجا لاؤ اور تمہارے لیے پرہیزگاری لازم ہے۔

سیر کا محذور ہونا

16. 69 أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ مِزَارَ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَانَا مِنْ سَوَاطِينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَجُلَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ السَّيِّدِيِّ الْكَرَّارُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَدِّي الْأُمِّيُّ خَنِيْبُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

۱۔ ۶۵، باب ۶، ج ۱۳، ص ۸۷؛ لالی فتح منیہ: مجلس ۳۲، ج ۱، ص ۲۷۰؛ لالی فتح طوی: مجلس ۲، ج ۲، ص ۳۳؛

۲۔ ۶۷، باب ۵۷، ج ۲، ص ۳۰۶

۳۔ ۶۸، باب ۵۷، ج ۲، ص ۳۰۶

رَبَّنَا فَأَحْبَبُوا إِلَهُهُمْ صَفَاءً ثُمَّ طُيِبَ حَوْلُهُمْ مِنْ أَدِقِّ مِنْ نَارٍ ثُمَّ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ
وَأَخَذُوا بِالشَّعْرِ أَدِقِّ ثُمَّ طُيِبَ حَوْلُهُمْ مِنْ أَدِقِّ مِنْ نَارٍ ثُمَّ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَأَحْبَبُوا
بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ طُيِبَ حَوْلُهُمْ مِنْ أَدِقِّ مِنْ نَارٍ حَتَّى عَدَّ مَلَائِكَةُ حَسْبُجَ مَتَمَّوَاتٍ وَ سَبْعُ مِائَةِ
فَتَبَيَّنَ لِرَجُلٍ فَبَنَّا أَفَاقَ قَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَنْتَ عَلِيٌّ وَ شِيعَتُهُ قَالَ عَلَى كُتُبِ الْبَيْتِ يُؤْتُونَ
بِخَعَاوِهِ وَ الشَّرَابِ لَا يَخْزُونَهُمْ ذَلِكَ

یونس بن ابویقوب نے ایک مرد کے ذریعے حضرت علی (دین العابدین) علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص
— حضرت علی بن حسین علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ اولین و
— آخرین کے حقوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ پھر آسمانِ دنی (پہلا آسمان) کے فرشتے نازل ہوں گے اور ان کے گرد
— سرخسے آرائیں گے۔ پھر وہ ان کے اطراف آگ کا پردہ کھینچ دیں گے۔ پھر دوسرے آسمان کے فرشتے زمین پر اتریں
— زمین کے گرد حصار بنانے کے بعد آگ کا پردہ کھینچ دیں گے۔ پھر تیسرے آسمان کے فرشتے زمین پر اتریں گے اور
— زمین کے گرد حصار بنانے کے بعد ان کے گرد آگ کا پردہ کھینچ دیں گے۔ اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے زمین پر
— آگ کے دور آگ کے سات پردے ان لوگوں کے گرد کھینچ دیں گے۔ یہ سن کر گویا اس پر بجلی گر گئی ہو اور وہ بے ہوش
— رہا۔ جب اسے افاقہ ہوا تو اس نے عرض کیا:

یہ فرزندِ رسول! اس دن حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ کہاں ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: وہ مشک کے ٹیلے پر موجود ہوں گے جہاں انھیں کھانا اور مشروب پیش کیا جائے گا اور انھیں کوئی
— چیز نہ ہوگی۔

تیسرے طرف

18- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الزَّاهِدُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْمَعْرِزَةِ سَنَةً
نَحْنُ وَخَمْسِمِائَةٍ لَفْظاً وَفَرَاءَةً فِي دَارِهِ بِأَمَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ
الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِبراهيم جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَخَاكُمْ أَبُو عَبْدِ

أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلِيفَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّظَرِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الدَّوْرَقَانِيُّ بِالنَّهْزَوْنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمَاءُ عَنْ يَسَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَنْبَارِيِّ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الْهَوَالِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْهُ الْعَزِيزُ مُحَمَّدُ بْنُ الدَّرَاوَزِيِّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَنَا وَفَاحَتُهُ وَعَيْنُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِي حُلِيِّزَةِ الْقُدْسِ فِي قُبَّةٍ بَيْضَاءٍ وَهِيَ قُبَّةُ الْمَبْعَدِ وَشِيعَتُنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

مر بن خطاب سے منقول ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں، فاطمہ، علی، حسن اور حسین خدہ قدس کی بارگاہ میں سفید گنبد تلے ہوں گے۔ یہ عزت و مجد کا گنبد ہوگا جب کہ ہمارے شیعہ خدائے رحمن تبارک و تعالیٰ۔
عرش کے دائیں طرف ہوں گے۔ ①

ہمارا محبوب رحمت کا منتظر ہوتا ہے

19/72 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّيْسُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِالنَّهْزَوْنِيِّ فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِيَانَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْكَسْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْطَلُوبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَحَاذَى الْأَوَّلِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِيَانَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الثُّغَمَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ أَمْرٌ عَنْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوَيْطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الْخَرَّاسِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى مَسْرُوقِ الْأَجْدَعِ فَإِذَا عِنْدَهُ طَيْفٌ لَهُ لَا نَعْرِفُهُ وَهُمَا بَطْعَمَانِ مِنْ طَعَامِهِ لُهُمَا فَقَالَ الطَّيْفُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا قَالَتْهَا عَرَفْتَا أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ مَطْبَعَةٌ مَعَ النَّبِيِّ قَالَ لِمَا نَبَتْ صَفِيَّةُ بِذَلِكَ عَنِّي بِيْنِ أَخْطَبَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ يَسْأَلُكَ فَتَنْتِ الْأَخَّ وَالْأَبَ وَالْعَمَّ وَإِنْ حَدَّثَ بِكَ حَدَّثَ فَإِنِّي مَنْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا وَأَشَارَ لِي عَيْنُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا أَحَدَكُمْ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ الْخَرَّاسِيُّ الْأَعْوَرُ قَالَ فَلَمَّا بَلَّيْ قَالَ دَخَلْتُ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَعْمُرُ، قَالَ حُبَّتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَنْتَ لِلَّهِ قُلْتَ اللَّهُ
فَنَاسَبَنِي فَلَا تَأْتُمُّ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ مَعِيَ ائْتَمَعَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ بِالْإِيمَانِ إِلَّا وَهُوَ يَجِدُ مَوَدَّتَنَا وَ
مَحَبَّتَنَا عَلَى قَلْبِهِ وَلَيْسَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَعِيَ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَجِدُ بُغْضَنَا عَلَى قَلْبِهِ
فَأَصْبَحَ فُجِئًا يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ وَكَانَ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ قَدْ فُتِحَتْ لَهُ وَأَصْبَحَ مُبْغِضًا عَلَى شَفَا جُرُوبِ
هَذِهِ قَائِمًا رِيحًا فِي دَارِ جَهَنَّمَ فَتَجِدُنَا لَأَهْلِ الرَّحْمَةِ رَحْمَتُهُمْ وَتَعْسًا لَأَهْلِ النَّارِ مَلُؤُوا هُذُنًا

یہ حقائق سبھی بیان کرتا ہے کہ ہم مسروق اجدع کے پاس گئے تو اس کے پاس ایک مہمان بیٹھا ہوا تھا جسے ہم نہیں
مانتے تھے۔ وہ دلوں اپنے کھانے سے کھا رہے تھے۔ اتنے میں اس مہمان نے بتایا کہ میں خیر میں رسول اللہ کے ہمراہ
تھوڑا تھا۔ جب اس نے یہ بات کہی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ اسے نبی کریم کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہے۔

اس نے بتایا کہ میں خیر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کی زوجہ جناب
سیدہ بنت جحش بنی النضر تشریف لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی باقی بیویوں جیسی نہیں ہوں؟ آپ نے
میں سے جدائی، والد اور چچا کو قتل کیا اگر آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آجائے تو میں کس کے پاس جاؤں؟
اس پر رسول اللہ نے ان سے فرمایا: اس شخص کی طرف اور آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب کی طرف اشارہ

کے بعد اس (مہمان) نے مزید یہ کہا: کیا میں آپ لوگوں کو وہ بات نہ بتاؤں جو مجھے حادثہ اعمور نے بتائی

تو ہم نے کہا: جی ہاں! بتاؤ۔

تو اس نے کہا: ہم سے حادثہ اعمور نے بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ میں حضرت علی ابن ابی طالب کی خدمت میں
میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا:

اے اعمور! تمہارا کیسے آنا ہوا؟

حادثہ نے جواب دیا: یا امیر المؤمنین! آپ کی محبت مجھے آپ کے پاس کھینچ لائی ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! واقعی ایسا ہے؟

تو میں (حادثہ) نے عرض کیا: خدا کی قسم! واقعی یہ بات ہے۔ آپ نے تین دفعہ قسم دے کر مجھ سے یہ اقرار لیا۔

پھر آپؐ نے فرمایا: یاد رکھو! اللہ نے جس بندے کے دل کا ایمان کے ذریعے امتحان لیا ہو وہ ضرور اُس کے دل میں ہر روز مودت اور محبت کو ڈال دیتا ہے اور اللہ اپنے جس بندے پر غضب ناک ہوتا ہے وہ اُس کے دل میں ہمارا انحصار ڈال دیتا ہے۔ پس! ہمارا محب رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور اللہ کی رحمت کے دروازے اُس پر کھول دیئے جاتے ہیں اور ہم سے بغض رکھنے والا کھائی کے کنارے پر ہوتا ہے کہ جو کھائی کرنے والی ہوتی ہے۔ پھر یہ کھائی اُسے دوزخ کی آگ میں لے جاتی ہے۔ پس اہل رحمت کو ان کی رحمت پر مبارک باد ہے اور جہنمیوں کے لیے ہلاکت ہے اور ان کا مکان (جہنم) بہت بڑا ہے۔ ①

ارکانِ دین اور اسلام کے ستون

20/73 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ بِقَرَأَتِي عَنْ أَبِي عَمِيرَةَ فِي سَوَالِ سَلَّةٍ اِلْتَمَنِي عَشْرَةً وَتَمَسَّيْتُ بِمَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْيَزِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ اِمْلَاءُ مِنْ أَصْلَابِ كِتَابِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ جَفْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِيَعْنِي بَيْنَ أَبِي طَالِبٍ مَا عُنِيَ أَكَاوَأْتُ وَابْنَاتُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَتِسْعَةُ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ أَرْكَانُ الْبَيْتِ وَدَعَائِمُ الْإِسْلَامِ مَنْ تَبِعَنَا تَجَاوَزَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا قَالَى النَّبِيُّ قَوَى

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے علی! میں، آپ، آپ کے دونوں بیٹے حسن و حسین و حسین کے نو بیٹے (امام علی زین العابدین تا امام مہدی) دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں۔ جس نے ہماری پیروی کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم سے پیچھے رہ گیا وہ جہنم میں گر گیا۔ ①

① ابی شیخ مفید: مجلس ۳۲، ج ۲، ص ۲۷۷؛ ابی شیخ طوسی: مجلس ۲، ج ۳، ص ۳۳؛ کشف المستور: ج ۱، ص ۱۳۹؛ بحار الانوار: ج ۲، ص ۸۱/۸۲

② ابی شیخ مفید: مجلس ۲۵، ج ۳، ص ۲۱۷؛ بحار الانوار: ج ۳۶، باب ۴۱، ج ۹۲، ص ۲۷۱

درغیروں؟

21/74 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْقَاضِي أَبُو النُّجَيْمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَيْسَى الرَّازِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرٍ وَتَحْسِبُ الْقِرَاءَةُ عِنْدِي فِي ذَرْبِ زَاهِرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ
 أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْكَلْبِيُّ بِوَرِثِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَطِيبُ
 السَّيْئُورِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ قُتَيْبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الدُّرَّازِيُّ بِسَامِرَاءَ فِي مُجَادَى
 رَجَبٍ سَنَةِ ثَلَاثِينَ وَتِسْعِينَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَزٍ الْقَهْطَمِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ
 مَنِ عَذِيبِ الْقَطَّانِ بِتَحْقِيقِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَيْصَلٍ كَوَاسِمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَهَّابِيُّ عَنْ مَرْيَمَ قَالَ:
 كُنْتُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ إِذْ دَخَلَ عَيْنًا ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُهْرَمَةَ وَ
 وَخَنِيْفَةُ فَأَقْبَلَ أَبُو خَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ إِنَّ اللَّهَ وَخَدَاكَ لَا
 تَرِيْنَهُ وَعَلَّمَكَ أَنْتَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ يَوْمِ الْآخِرَةِ وَآخِرَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَقَدْ كُنْتُ تَرَوِي فِي عَيْنِ
 بَنِي عَدِيْبٍ أَحَادِيْثَ لَوْ أَمْسَكْتُ عَنْهَا لَكُنْتُ أَفْضَلُ فَقَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ يَهْشَلُ يُقَالُ هَذَا أَقْبَعُ مِنِّي
 سَبْدُونِي ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَبِي خَنِيْفَةَ فَقَالَ يَا أَبَا خَنِيْفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَوِّكِلِ النَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 حَدَّثَنِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا وَيْلَتَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
 دَخَلَ الْجَنَّةَ كُلُّ مَنْ أَحَبَّنَا وَالْقَارِ مَنْ أَبْغَضَنَا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقِيَامَةُ فِي جَهَنَّمَ كُلُّ كَافِرٍ
 نَسِيْبٍ فَقَالَ أَبُو خَنِيْفَةَ قَوْمُوا بِمَا لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ هُوَ أَغْضَمُ مِنْ هَذَا قَالَ الْفَضْلُ سَأَلْتُ الْحَسَنَ
 مَضَى مِنَ الْكَافِرِ قَالَ الْكَافِرُ يَجْزِي رَسُولُ اللَّهِ قَوْلُكَ وَمَنِ الْغَنِيْمُ قَالَ الْحَاجِدُ عَلَى عَيْنِ أَبِي طَالِبٍ

تریک سے منقول ہے کہ سلیمان اعش کی اس بیماری کے وقت میں ان کے پاس موجود تھا کہ جس بیماری میں ان کا
 ... اس دوران ہمارے پاس ابن ابی لیلیٰ، امین شہرہ اور ابو حنیفہ آئے اور ابو حنیفہ نے سلیمان اعش کی جانب
 ...

سے سلیمان اعش! اللہ وحدہ لا شریک سے ڈرو اور جان لو کہ آج تمہارا آخرت کا پہلا دن اور دنیا میں آخری دن
 ... اب کہ تم علی ابن ابی طالب کے بارے میں بہت سی احادیث بیان کرتے تھے۔ اگر تم ان احادیث کو بیان کرنے
 ... جے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر اور افضل تھا۔

فِي حَدِيثٍ كَثِيرٍ قَالَ نَبِيٌّ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي عَدِيثًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ حَدَّثَنِي خَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ أَنِّي أَرَدْتُ
أَنَا وَشَيْعَتِي الْحَوْضَ دَوَاءَ مَرُورَيْنِ مُبَيَّضَةً وَجُوهُهُمْ وَيَرُدُّونَنَا نَحْنُ مُظْلَمِينَ مُسَوَّدَةً وَجُوهُهُمْ
خُذْهَا إِلَيْكَ قَصِيرَةً مِنْ طَوِيلَةٍ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَنَتِ مَا كُنْتُمْ أَزْسِلِي يَا أَخَاهُمَا ثُمَّ
دَخَلَ الْقَصْرَ

عبدالرحمن بن قیس ارجی سے منقول ہے کہ میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ہمراہ قصر کے دروازے پر بیٹھا
تھا یہاں تک کہ سورج کی دھوپ قصر کی دیواروں پر پڑنی شروع ہو گئی اور حضرت علی علیہ السلام قصر کے اندر جانے کے لیے
نہیں تو قبیلہ ہمدان کا ایک شخص آپ کے پاس تجزی سے اٹھ کر آیا اور آپ کے دامن کو پکڑ لیا اور عرض کیا:
اے امیر المومنین! مجھے کوئی ایسی جامع حدیث سنائیں جس سے اللہ مجھے (دنیا و آخرت میں) فائدہ و نفع عطا
کے۔

آپ نے فرمایا: غمناک وہ بڑی حدیث ہو
تو اس نے عرض کیا: جی ہاں! لیکن مجھ سے وہ حدیث بیان فرمائیں جس سے اللہ مجھے فائدہ عطا فرمائے۔
اس پر آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے خلیل (دوست) رسول اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور میرے شیعہ حوض
(بشارت) پر وارد ہوں گے تو انھیں سیراب کیا جائے گا اور ان کے چہرے سفید و روشن ہوں گے اور جب ہمارے دشمن وارد
ہوں گے تو وہ سخت پیاسے ہوں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔
تم اس طولانی حدیث کا یہ چھوٹا سا حصہ محفوظ کر لو تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ (محشور) ہو گے جس سے تم (دنیا
میں) محبت کرتے تھے اور تم نے دنیا میں جو عمل کیا ہے تمہیں اسی کا بدلہ ملے گا۔
میرے ہمدانی بھائی! اب مجھے اجازت دو۔ پھر آپ قصر کے اندر تشریف لے گئے۔

شیعہ کے متعلق کعب البحر کا بیان

23/76 أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو النَّبِيِّ كَاتِبُ سُكْرُ بْنُ إِهْرَاقِيَّةَ بْنِ عَمْرَةَ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو غَالِبٍ سَعِيدُ بْنُ
مُسَيْبٍ الشَّقْفِيُّ الْكُوفِيُّ فِيهَا سَنَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْهَبِيُّ الشَّعْرِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ جُفْرِ السَّيْنِ بِغَدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَادَةُ
 بْنُ مُعْتَدٍ بْنِ سَوَادَةَ أَضَهُ كُوفِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَنْعَبَاسٍ الطَّيْرِيُّ أَلَيْمَشَقِيُّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ
 هَمَامِ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ قَالَ: قُتِلَ لِكَعْبِ الْخَوْبَرِ مَا تَقُولُ فِي هَذِهِ الشَّيْعَةِ شَيْعَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يَا
 هَمَامُ إِنِّي لَا جِدُ صِفَتَهُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْمُنْزَلِ أَفْلَهُمْ جِزْبُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْصَارُ دِينِهِ وَشَيْعَتُهُ
 وَلِيَّتُهُ وَمَنْ خَاصَّةُ اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ وَنَجَبَاؤُهُ مِنْ خَلْقِهِ اصْطَلَفَ اللَّهُ لِدِينِهِ وَخَصَّهُمْ بِحَبْلِهِمْ مَسْكُوتُهُمْ
 الْجَنَّةُ فِي الْغُرْدَاةِ الْأَعْلَى فِي جَنَّتِهِمُ الدَّرَجَاتُ وَغُرْفَتُهُمُ الْوُلُوءُ وَهُمْ فِي الْمُقَرَّبِينَ الْأَكْزَارِ يَشْرَبُونَ مِنَ
 الرَّحِيقِ الْمَغْتَوَمِ وَتِلْكَ عَذَابٌ يُقَالُ لَهَا تَسْنِيمٌ لَا يَشْرَبُ مِنْهَا غَيْرُهُمْ فَإِنَّ التَّسْنِيمَ عَذَابٌ
 وَمِنْهَا اللَّهُ تَعَالَى لِقَاطِنَةً يَنْتَبِهُ مُعْتَدٍ رَوْحُهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ قَائِمَةٍ قَبَّتِهَا عَلَى بَرْدِ
 الْكَافُورِ وَطَعِيمِ الزَّجْجِيلِ وَرِيحِ الْيَسَنِ ثُمَّ تَسِيلُ فَيَشْرَبُ مِنْهَا شَيْعَتُنَا وَأَجْبَاؤُنَا وَإِنْ لَقَبْتِهَا
 أَرْبَعَ قَوَائِمَ قَائِمَةٌ مِنْ لَوْلُؤٍ بَيَاضٍ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا عَذَابٌ تَسِيلُ فِي سُبُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهَا
 السُّسْبُسُ وَقَائِمَةٌ مِنْ دُرَّةٍ صَفْرَاءٍ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا عَذَابٌ يُقَالُ لَهَا طَهُورٌ (ظَهُورٌ) أَوْ هِيَ الْهِيَ قَالَ
 اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَتَقَاهُمْ رَبَّهُمْ شَرَابٌ طَهُورٌ أَوْ قَائِمَةٌ مِنْ زُمُرَدٍ خَضِرَاءٍ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا
 عَيْنَانِ نَضَاحَتَانِ مِنْ تَحْتِهَا فَكُلٌّ عَذَابٌ مِنْهَا تَسِيلُ إِلَى أَسْفَلِ الْجَنَّةِ إِلَّا التَّسْنِيمَ فَإِنَّهَا
 تَسِيلُ إِلَى عَلِيٍّ فَيَشْرَبُ مِنْهَا خَاصَّةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شَيْعَةُ عَلِيٍّ وَأَجْبَاؤُهُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ يُسْقَوْنَ مِنَ رَحِيقِ مَغْتَوَمٍ خِثَامُهُ يَسُكُّ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ وَ
 مِزَاجُهُ مِنَ التَّسْنِيمِ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ فَهَبَيْتُ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ وَلَوْلَا يُجَاهِدُهُمْ إِلَّا مَنْ
 أَخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ الْيَمِيقَ

ہمام بن ابی علی سے منقول ہے کہ میں نے کعب البحر سے سوال کیا کہ تم حضرت علی ابن ابی طالب کے شیعوں کے
 بارے میں کیا کہتے ہو؟

کعب البحر نے کہا: اے ہمام! بے شک میں نے اللہ کی نازل کردہ کتاب (قرآن مجید) میں شیعوں کی یہ صفات
 پائی ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا گروہ ہیں۔ وہ اللہ کے دین کے مددگار، اس کے ولی کے شیعہ، اللہ کے خاص بندے
 اور اس کی مخلوق میں اس کے معزز و مکرم بندے ہیں۔ اللہ نے انھیں اپنے دین کے لیے منتخب کیا اور انھیں اپنی جنت کے

یہ خلق کیا ہے۔ جنت میں ان کا مسکن فردوس اعلیٰ ہے جہاں وہ بڑے موتیوں کے خیموں میں موتیوں کے جبروں میں مقیم ہوں گے اور یہ اللہ کے ٹیکوکار، مقرب بندوں میں شامل ہوں گے۔ انھیں سر بہرہ خالص شراب (رجیق مخوم) پلائی جائے گی اور یہ ایک چشمہ ہے جسے تسنیم کہا جاتا ہے۔ اس سے غیر شیعہ کو سیراب نہیں کیا جائے گا کیونکہ چشمہ تسنیم اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ بنت محمدؑ جو کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی زوجہ ہیں، کو بہہ فرمایا ہے۔ یہ چشمہ ایک ایسے ستون کے نیچے سے بہتی ہوئی ہوتا ہے جس کا تہ (گنبد) کافور کی چادر پر ہے۔ اس کا ذائقہ زنجبیل جیسا اور خوشبو مشک جیسی ہے۔ پھر یہ چشمہ بہتا سرگے جاتا ہے۔ پس! اس چشمہ (تسنیم) سے ہمارے شیعہ اور حُب دار سیراب ہوں گے۔ اس کے گنبد کے چار ستون تھے۔ ان میں سے ایک ستون سفید موتیوں کا ہے جس کے نیچے سے ایک چشمہ نکلتا ہے جو اہل جنت کی گلیوں میں بہتا ہے اور سے ”سلسیل“ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک ستون پیلے موتیوں کا ہے۔ اس کے نیچے سے جو چشمہ نکلتا ہے اسے ”صبرا“ کہا جاتا ہے۔ اس چشمہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

وَسَفَّهُمْ رَبُّهُمْ شَرًّا بِأَطْفُوْرًا ۝ (سورہ نسان: آیت ۲۱)

”اور ان کا پروردگار انھیں چشمہ طہور سے سیراب کرے گا۔“

اور ایک ستون ہرز مرد کا ہے جس کے نیچے سے دوائی ہوئے شراب اور شہد کے حشے نکلتے ہیں۔ ان میں سے چشمہ جنت کے نچلے حصے کی جانب بہتا ہے سوائے تسنیم کے۔ وہ عیلمین (اوپر) کی جانب بہتا ہے اور چشمہ تسنیم سے جنت کے صرف خاص لوگ سیراب ہوں گے اور وہ خاص لوگ حضرت علیؑ کے شیعہ اور حُب دار ہیں۔

اسی حوالے سے اللہ عزوجل نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ارشاد فرمایا ہے:

يُسْقَوْنَ مِنْ رَجِيْقٍ مَّعْشُوْرَةٍ ۝ بِخَشْمَةٍ مِنْهُ ۝ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ وَبِمَزَاجٍ مِنْ

تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ (سورہ مطفقین: آیت ۲۵-۲۸)

”انھیں سر بہرہ عمدہ شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر ہوگی۔ اس چیز میں سبقت لے جانے والوں کو سبقت (اور رغبت) کرنی چاہیے، اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقرب ہوئے پئیں گے۔“

پس! مہارک ہو ان لوگوں کو۔ پھر کعب نے کہہ خدا کی قسم! ان ہستیوں سے صرف وہی محبت کرتا ہے جس

سے اللہ عزوجل نے یشاق (عہد و بیان) لیا تھا۔ ①

محمد بن ابی القاسم طبری کہتے ہیں کہ شیعوں کو چاہیے کہ وہ اس حدیث کو سونے سے لکھیں کیونکہ اس میں ان کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ اس حدیث کو زبانی یاد کر کے اس کے مطابق عمل سرانجام دیں گے تاکہ وہ ان عظیم درجات کو پاسکیں۔ اس حدیث میں خاص بات یہ ہے کہ اسے عامہ (غیر شیعہ) راویوں نے بھی نقل کیا ہے لہذا یہ حجت میں اعلیٰ درجہ کی اور صحت و درست ہونے میں واضح ترین حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تعلیمات کے مطابق علم و عمل کی توفیق عطا فرمائیے جو ہدایت کے علم بردار، آئمہ علیہم السلام نے ہم تک پہنچائی ہیں۔

فرمانِ غدیر خم سے کیا مراد ہے؟

24/77 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَدِيبُ أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ قِزْوَانٍ الشَّيْمِيُّ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي الْمَحْزُومِ سَنَةَ سِتِّ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ تَقْدِيمًا مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاذِلِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْكَلْبِيِّ الْقُرَشِيِّ وَأَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ الْبَرْزُجِيِّ جَمِيعًا عَنْ عَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالٍ الْكَاتِبِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَجَاءِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قِيلَ لَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ بِقَوْلِهِ لَعَلِّي يَوْمَ الْغَدِيرِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ فَاسْتَوَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَائِدًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ مَوْلَانِي أَوْلَى بِمَنْ نَفْسِي لَا أَمْرَ بِي مَعَهُ وَأَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَا أَمْرَ لَهُمْ مِنِّي وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي لَا أَمْرَ لَهُ مَعِي فَقَالَ بَنِي صَالِبٍ مَوْلَاهُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي لَا أَمْرَ لَهُ مَعَهُ

ابراہیم بن رجا شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) علیہ السلام سے یہ سوال کیا گیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر کے دن حضرت علی علیہ السلام کے حلق یہ فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں، اس کا میں مولا ہے۔ اے اللہ! جو ان سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو ان سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔" اس سے رسول

ہوگا۔

کوئی بندہ صاحب ایمان نہیں بن سکتا؟

26/79- حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو مُعْتَمِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفُلْفُلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْكَنْظِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الشَّظَرِ السَّكُونِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِزَّتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِزَّتِهِ وَذَنِّي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَنبِهِ

عبدالرحمن بن ابی لیل نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بندہ اُس وقت صاحب ایمان (مومن) نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنی ذات سے زیادہ مجھ سے، اور اپنے اہل بیت سے زیادہ میرے اہل بیت سے اور اپنی اولاد سے زیادہ میری اولاد سے اور اپنی ذات سے زیادہ میری ذات سے محبت نہ رکھے۔“

حسنین شریفینؑ ووش رسالت پر

27/80- الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّفَّارُ الْخَافِضُ أَلْهَرَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ أَلْهَرَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ زَيْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَلْمُزَنِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسْكُرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ هَذَا عَلَى عَاتِقٍ وَهَذَا عَلَى عَاتِقٍ وَهُوَ يَسْتَمِرُّ هَذَا مَرَّةً وَهَذَا مَرَّةً فَقَالَ لَهُ جَبْرَيْلُ إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا، قَالَ إِنْ أُحِبُّهُمَا وَأُحِبُّ مَنْ أُحِبَّهُمَا فَإِنَّ مَنْ أُحِبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

① بحار الانوار: ج ۶۵، باب ۱۸، ج ۵۲، ص ۱۲۳؛ امالی شیخ صدوق: مجلس ۴۰، ج ۱۱، ص ۲۲۹؛ ابن قولیہ کی کتاب ”کامل الزیارات“ باب ۱۳، ج ۱۳، ص ۵۲۔ یہ حدیث پہلے باب میں حدیث ۴۶ کے تحت گزر چکی ہے۔
② امالی شیخ صدوق: مجلس ۵۳، ج ۹، ص ۳۳۳؛ مغل الخرائج: ج ۱، باب ۱۱۷، ج ۳، ص ۱۳۰

بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے کہ آپؐ کے
بے ترنے پر حضرت حسنؓ اور دوسرے شانے پر حضرت حسینؓ بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ باری باری دونوں کو پوسہ دے
تے تھے۔

اس پر حضرت جبریلؑ نے آپؐ سے عرض کیا: کیا آپؐ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دونوں سے بھی محبت رکھتا ہوں اور جو ان دونوں سے محبت رکھے اس سے بھی
محبت ہوں۔ بے شک! جس شخص نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان دونوں سے
محبت رکھی اس نے مجھ سے غفلت رکھا۔

عن اور آپؐ کی ذریت سے محبت

28/8: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَ
خَمْسِينَ بِسُتَيْشَابُورَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيِّدِيِّ قَالَ: حَدَّثَكَ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ
بْنُ خَالِصٍ الْغُبَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَلْصُورٍ الْبَغْدَادِيُّ الْخِزَرَانِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِمْسَى
سُتَيْشَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقَى عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيِيَ حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَوْتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَتَيْتِي وَعَلَى رِجْلِي فَلْيَتَوَلَّ عَلَيَّ
بَنِي تَالِيبٍ وَذُرِّيَّتَهُ فَإِنَّهُمْ لَمْ يُغَيِّرُوا كُفْرِي وَتَمَّ يَدْخُلُوا كُفْرِي فِي بَابِ ضَلَالَةٍ

یہ بن مطرف سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ میری طرح زندہ رہے اور
میرے موت آئے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے تو وہ علیؑ ابن ابی
طالبؑ کی ذریت سے محبت کرے کیونکہ یہ تم لوگوں کو ہدایت کے باب سے باہر نہیں نکالیں گے اور گمراہی کے باب
پر نہیں گریں گے۔

۱۔ سنن ابی داؤد، ج ۳، ص ۷۵، حدیث ۱۰۶۔ یہ حدیث باب ۳ میں حدیث ۷۷ کے تحت حذف الاستاد کے ساتھ آئے گی۔

۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۳، ص ۷۶، حدیث ۱۰۶۔

بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے کہ آپؐ کے
— ترے پر حضرت حسنؓ اور دوسرے شانے پر حضرت حسینؓ بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ باری باری دونوں کو بوسہ دے
— تھے۔

نہ پر حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ سے عرض کیا: کیا آپؐ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟
میں اللہ ﷻ نے فرمایا: میں دونوں سے بھی محبت رکھتا ہوں اور جو ان دونوں سے محبت رکھے اس سے بھی
محبت کرتا ہوں۔ بے شک! جس شخص نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان دونوں سے
— محبت نہ کی اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ ﴿

میں اور آپؐ کی ذریت سے محبت

ع 28 حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَحْمَسٍ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ وَ
حَسِبَ تَوْبِيكَ بَوْرًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّحْمِيذِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَسٍ مُحَمَّدُ
بْنُ تَقِيٍّ الْقَارِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَسْصُورٍ الْبَغْدَادِيُّ الْخِزَرِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَسِبٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى
شَيْخِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْجٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مِطْرٍ قَالَ:
نَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَوْتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ
— بَنِي حَسِبٍ وَذُرِّيَّتَهُ فَإِنَّهُمْ لَمْ يُفَرِّجُوا كُفًّا مِنْ بَابِ حُدَى وَكَمْ يُدْخِلُونَا فِي بَابِ ضَلَالَةٍ

یہ بن مطرف سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ میری طرح زندہ رہے اور
— سے موت آئے اور اُس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے تو وہ علیؓ ابن ابی
— بن کن ذریت سے محبت کرے کیونکہ یہ تم لوگوں کو ہدایت کے باب سے باہر نہیں نکالیں گے اور گمراہی کے باب
— سے علیؓ نہیں کریں گے۔ ﴿

ع 28: ج ۲، باب ۳، ج ۵، ص ۱۰۶۔ یہ حدیث باب ۳ میں حدیث ۷۷ کے تحت حذف الاسناد کے ساتھ آئے گی۔

ع 28: ج ۲، باب ۳، ج ۵، ص ۱۰۶۔

دو شعراء کا مکالمہ

29/82- أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَمَّارِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ كَنْزُ رِبَائِي قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَبَلَةَ الْكُوَيْطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَنَا السَّيِّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَجَعْفَرُ بْنُ عَفَّانَ الطَّائِيُّ فَقَالَ لَهُ السَّيِّدُ وَنَعَمْ أَتَقُولُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ

مَا بَالَ بَيْتُكُمْ يَجْرُبُ سَقْفَهُ وَبَيْتَابُكُمْ مِنْ أَرْدَلِ الْأَلْيَابِ
فَقَالَ جَعْفَرُ فَمَا أَكْثَرَتْ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَهُ السَّيِّدُ رَهْ الدُّخَانِ قَانَسَكِ أَيْ وَصَفُ آلِ مُحَمَّدٍ يَمْثِلُ هَذَا وَ
لَيْكِي أَغْدِرَكَ هَذَا أَطْبَعَكَ أَوْ عَلِمَكَ وَمُسْتَهَاكَ وَقَدْ قُلْتَ مَا أُنْجُو عَنْهُمْ عَارَ مَذِيكَ

أَقْسِمُ بِاللهِ وَ آلاِهِ	وَ الْمَرْءِ عَنَّا قَالَ مَسْئُولُ
إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ	عَلَى الثَّقَى وَ الْيَزِيدُ مَجْبُولُ
وَ إِنَّهُ ذَاكَ الْإِمَامُ الَّذِي	لَهُ عَلَى الْأُمَمَةِ تَقْضِيلُ
يَقُولُ بِالْحَقِّ وَ يُفْتِي بِهِ	وَ لَا تُهَيِّهِ الْأَبْطَالُ
كَانَ إِذَا الْخَرْبُ مَرَمَتْهَا لَقْنَا	وَ أَتَجَمَّعَتْ عَنْهَا الْبَهَائِلُ
يَمْنَحُنِي إِلَى الْقُرُونِ وَ فِي كَفِّهِ	أَبْيَضُ مَا ضَى الْحَيِّ مَضْفُوقُ
مِثْلُ الْعَفْرِقِيِّ مِنْ أَشْبَالِهِ	أَبْرَزُهُ لِلْقَنْصِ الْغِيلُ
ذَاكَ الَّذِي سَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ	عَنِهِ مِكَالٌ وَ جَبْرِيلُ
مِكَالٌ فِي آلِهِ وَ جَبْرِيلُ فِي	آلِهِ وَ يَنْتَلُوهُمْ تَرَاغِيلُ
لَيْلَةٍ يَهْدِي مَدَدًا أَنْزَلُوا	كَأَنَّهُمْ ظِيْرُ أَبَاهِيلُ
فَسَلَّمُوا لَنَا آتَوْا خَدَوَهُ	وَ ذَاكَ إِعْظَامُ وَ تَبَجِيلُ

هَكَذَا يُقَالُ فِيهِمْ يَا جَعْفَرُ وَ شِعْرُكَ يُقَالُ مِنْهُ لِأَهْلِ الْخِصَاصَةِ وَ الضَّعِيفِ فَقَبَّلَ جَعْفَرُ رَأْسَهُ وَ
قَالَ أَنْتَ وَلِلَّهِ الرَّأْسُ يَا أَبَا هَاشِمٍ وَ نَحْنُ الْأَكْدَابُ

محمد بن جبلة کو فی بیان کرتے ہیں کہ سید بن محمد حمیری اور جعفر بن عثمان طائی ہمارے پاس اکٹھے ہوئے تو سید نے جعفر طائی سے کہا: تم پر افسوس ہے کیا تم اس طرح کے اشعار آل محمد کے متعلق کہتے ہو:

مَا بَالُ بَيْتِكُمْ يَخْرُبُ سَقْفُهُ وَ يَتَابِكُمْ مِنْ أَرْدَابِ الْأَثْيَابِ
 ”حمہ رے گھر کو کیا ہوا ہے کہ اس کی چھت خراب اور شکستہ ہو چکی ہے اور آپ کے لباس سب سے گھٹیا اور پرانے ہوتے ہیں۔“

تو جعفر نے کہا: کیا تم اس بات کا انکار کرتے ہو؟

اس پر سید بن محمد حمیری نے اس سے کہا: اگر انسان کو مدح سرائی اور تعریف و توصیف کرنی نہ آتی ہو تو اُسے بے موش رہنا چاہیے۔ کیا آل محمد کی اس طرح توصیف بیان کی جاتی ہے لیکن میں تجھے اس کام سے معذور سمجھتا ہوں کیونکہ تمہارے ہم اور تمہاری سوچ کی حدیں یہیں تک ہیں۔ میں نے آل محمد کی شان میں اشعار کہے ہیں جس سے میں تمہاری مدح و ربی کی ذلت و عار کو ان سے متادوں گا۔

أَقْسِمُ بِاللهِ وَ آلائِهِ	وَ التَّوَدُّعَاتِ قَالَ مَنْسُولٌ
إِنَّ طَيْعَ بَنِي أَبِي طَالِبٍ	عَلَى الثَّقَلَيْنِ وَ الْيَوْمِ يُجْبَوْنَ
وَ إِنَّهُ ذَاكَ الْإِمَامُ الَّذِي	نَهَى عَنِ الْأُمَّةِ تَفْضِيلَ
يَقُولُ بِأَلْحَقِّي وَ يُفْقِي بِهِ	وَلَا تُلْهِيهُ إِلَّا هَاطِلٌ
كَانَ إِذَا الْخَرْبُ مَرَّ بِهَا الْقَنَا	وَ أَتَجَمَّتْ قَتَلَا الْبَهَائِلُ
يَمْشِي إِلَى الْقُرُونِ وَ فِي كَفِّهِ	أَبْيَضُ مَا فِي الْحَدِّ مَضْفُولٌ
مَشَى الْعَقَرَى بَيْنَ أَشْبَالِهِ	أَبْرَزَهُ يَلْقَتَنِ الْغَيْلُ
ذَاكَ الَّذِي سَلَّمَ فِي لَيْلَةِ	عَلَيْهِ مِيكَالُ وَ جَلْوِيلُ
مِيكَالُ فِي آلِ وَ جَلْوِيلُ فِي	آلِ وَ يَتَلَوْنَهُ تَرَافِيلُ
لَيْلَةَ بَدْرِ مَدَدًا أَنْزَلُوا	كَأَنَّهُمْ ظَنُّوا أَنَّهُ بَيْلُ
فَسَلُّوا لَنَا أَتَوَا حَذْوَهُ	وَ ذَاكَ إِعْظَامُ وَ تَجْجِيلُ

”میں اللہ اور اس کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ کوئی بھی شخص جو بات کرتا ہے وہ اس کے بارے میں جواب دہ ہے۔ بے شک حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو تقویٰ و پرہیزگاری اور نیکی کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے۔ یقیناً آپ ہی وہ امام و پیشوا ہیں جنہیں پوری اُمت پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ آپ ہمیشہ حق بات کہتے ہیں اور حق سے ہی فتویٰ دیتے ہیں جبکہ باطل قوتیں انہیں لوگوں کے دلوں سے نکال نہیں سکتی ہیں۔ جب جنگ کے دوران نیزے نرم پڑے رہے ہوں اور بڑے بڑے سو راہوں کے قدم ڈر کر پیچھے کی جانب اٹھ رہے ہوں۔

اس وقت آپ (حضرت علیؑ) اپنے مد مقابل کی طرف یوں چل رہے ہوتے ہیں کہ آپ کے دست مبارک میں سفید کاٹنے والی تیز تلوار ہوتی ہے۔ (اس وقت آپ یوں چل رہے ہوتے ہیں جیسے) شیر اپنی جھاذی میں اپنے بچوں کے درمیان چل رہا ہوتا ہے تاکہ انہیں جنگی شکاری سے بچا سکے۔

آپ کی ذات وہ ہے جسے رات کو حضرت میکائیلؑ اور حضرت جبرئیلؑ نے سلام پیش کیا تھا۔ (اس رات) حضرت میکائیلؑ ایک ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آئے اور حضرت جبرئیلؑ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے جبکہ حضرت اسرائیلؑ بھی ان کے پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ یہ جنگِ بدر کی رات کی بات ہے کہ جب فرشتے (مسلمانوں کی) مدد کے لیے زمین پر اترے اور ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ ابابیل پر عرے ہوں۔ پس! جو فرشتے بھی زمین پر آئے انھوں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور انھوں نے یہ حضرت علیؑ کی عظمت و بلندی اور تعظیم و توقیر کی بناء پر کیا۔ اے جعفر! آلِ محمدؑ کی شان میں اس طرح اشعار کہے جاتے ہیں اور جیسے اشعار تم نے ان کے بارے میں بیان کیے ہیں وہ ان سے انھیں دیکھ کر کہنے والے اور کمزور عقیدہ کے لوگ بیان کرتے ہیں۔ یہ سن کر جعفر نے سید بن محمدؑ الحمیری کے سر پر بوسہ دے کر کہا: اے ابو ہاشم! خدا کی قسم! تم بلند شان کے مالک ہو جبکہ ہم گناہ گار ہیں۔^(۱)

لوگوں کا ٹور ہے۔ پس (اے علیؑ) آپ کو یہ کرامت و بزرگی مبارک ہو۔

ہم شجرۃ العلم ہیں

31/84 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ تَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَصْبَاطٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَمْرَةَ عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَبَا بصيرٍ نَحْنُ شَجَرَةُ الْعِلْمِ وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ النَّبِيِّ وَفِي دَارِنَا مَهْبِطُ جَبَرُئِيلَ وَنَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُعَادِنُ وَخِي اللَّهِ مَنْ تَبِعَنَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا فَالِكَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابو بصیر سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو بصیر! ہم علم کا درخت اور نبی کے اہل بیت ہیں۔ ہمارے گھر میں جبرئیل نازل ہوتا ہے۔ ہم اللہ کے علم کے امین اور اس کی وحی کی کائنات ہیں۔ جس نے ہماری پیروی کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ہم سے منہ موڑا وہ ہلاک ہو گیا۔ یہ اللہ عزوجل پر ہمارا حق ہے۔

شیعہ اور سادات کو حقیر نہ سمجھو

32/85 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ رِثَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا تَسْتَفْخِرُوا بِفَقَرٍ شَيْعَةٍ عَلِيٍّ نَبِيِّ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرَتِهِمْ مِنْ بَعِيدٍ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَسْتَفْخِعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةٍ وَمُضَرٍّ

ابو الحسن حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت علی ابن ابی طالب کے مفلس و نادار شیعوں اور ان کے بعد ان کی عزت و اولاد کو پست و حقیر نہ سمجھو کیونکہ ان میں سے ہر شخص قبیلہ ربیعہ اور مضر کے افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

① بحار الانوار ج ۳۰، باب ۹۱، ج ۸۷، ص ۵۳، امالی فیخ صدوق: مجلس ۵۰، ج ۱۳، ص ۳۰۶

② امالی فیخ صدوق: مجلس ۵۰، ج ۱۵، ص ۳۰۷، بحار الانوار: ج ۲۶، باب ۵، ج ۱، ص ۲۳۰

③ امالی فیخ صدوق: مجلس ۵۰، ج ۱۶، ص ۳۰۷، بحار الانوار: ج ۹۶، باب ۹۳، ج ۲۷، ص ۳۵

امت کے دو باپ

33/86 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي يُونُسَ بِالرِّيِّ سَنَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ عَنْ عَمْرِو مُعْتَدٍ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو الشَّيْخِ سَعِيدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُعْتَدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُونُسَ رَجَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ أَحْمَدَ شَيْبَانِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوَيْ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَزْمَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَارِئُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَقِيصًا عَنْ سَيِّدِ الشَّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ نَبِيِّ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أُمِّي وَأَنَا أَخُوكَ أَنَا الْمُصْطَفَى بِسَبُوءَةٍ وَأَنْتَ الْمُجْتَبَى لِلْإِمَامَةِ وَأَنَا صَاحِبُ الْقُرْبَى وَأَنْتَ صَاحِبُ الشَّوَابِلِ وَأَنَا وَأَنْتَ أَبَوَا خَدِيدِ الْأَمَّةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَوَزِيرِي وَوَايِي وَأَبُو وَلَدِي شِيعَتُكَ شِيعَتِي وَأَنْصَرْتُ خَضِرِي وَأَوْلِيَاؤُكَ أَوْلِيَاؤِي وَأَعْدَاؤُكَ أَعْدَاؤِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْخَوْضِ غَدَاً وَأَنْتَ صَاحِبِي فِي السَّقَامِ الْمَعْمُودِ وَأَنْتَ صَاحِبُ يَوْمِي فِي الْأَجْرِ كَمَا أَنْتَ صَاحِبُ يَوْمِي فِي الدُّنْيَا لَقَدْ تَجِدُ مَنْ كَوَّلَاكَ وَشَقَى مِنْ عَادَاكَ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَقَدَّسَ ذِكْرُهُ بِمَحَبَّتِكَ وَلَا يَحُكُّ وَالدُّنْيَا أَهْلَ مَوَدَّتِكَ فِي السَّمَاءِ لَا تَكْثُرُ مِنْهُمْ فِي الْأَرْضِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أُمِّي أُمِّي وَحُجَّةُ اللَّهِ شَيْبَ بَعْدِي قَوْلُ قَوْلِي وَأَمْرُكَ أَمْرِي وَطَاعَتُكَ طَاعَتِي وَرَجْرُكَ رَجْرِي وَتَهْلِيكَ تَهْلِي وَتَعْصِيَتُكَ تَعْصِيَتِي وَجِزْهُكَ جِزِّي وَجِزْبُ اللَّهِ وَ مَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُوَ الْغَالِبُونَ

سیدِ رادصیاء امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ میں نبوت کے لیے چنا گیا ہوں اور آپ کو امامت کے لیے منتخب کیا گیا۔ میں صاحبِ منزل ہوں اور آپ صاحبِ تاویل ہیں۔ میں اور آپ اس امت کے باپ ہیں۔

اے علی! آپ میرے وصی، خلیفہ، وزیر، وارث اور میری اولاد کے باپ ہیں۔ آپ کے شیعہ میرے شیعہ، آپ کے دشمن میرے دشمن اور آپ کے دوست میرے دوست اور آپ کے دشمن میرے دشمن ہیں۔

اے علی! آپ کل (بروز محشر) حوض (کوثر) پر میرے ساتھ ہوں اور آپ مقام محمود پر میرے ہمراد ہوں۔
 جس طرح آپ دنیا میں میرے علم بردار ہیں اسی طرح آپ آخرت میں میرے علم بردار ہیں۔ خوش بخت ہے :-
 جو آپ سے محبت رکھے اور بد بخت ہے وہ انسان جو آپ سے دشمنی رکھے۔ بے شک! ملائکہ آپ کی محبت اور ویت -
 ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! زمین سے زیادہ آسمان پر آپ سے مولا ت کرنے والے ہیں۔
 اے علی! آپ میری امت کے امین، اور میرے بعد ان پر اللہ کی رحمت ہیں۔ آپ کا فرمان میرا فرمان -
 آپ کا حکم میرا حکم ہے۔ آپ کی اطاعت میری اطاعت، آپ کا ڈانٹنا میرا ڈانٹنا، آپ کا روکنا (منع کرنا) میرا روکنا -
 اور آپ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور آپ کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔

وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۵۶﴾ (سورہ مائدہ: آیت ۵۶)

”اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو دلی بنائے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں شامل ہو جائے گا
 اور) اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔“ ①

شیعہ کوسات مقامات کی بشارت

34/87 وَ عَنْهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرْوَانَ عَنْ خُزَّانِ بْنِ أَهْنَشٍ عَنْ

أَبِي عَمْرٍو الْقُمِّيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِمَا السَّلَامِ قَالَ: قَالَ سَلْمَانَ الْقَارِي فِي رَجْعَةِ اللَّهِ: كُنْتُ

ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا عَلِيُّ، قَالَ بَنِي

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا أَحِبُّهُنَّ جَلَسْتُ لِيُخْبِرُنِي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَدْ أَخْلَى مُوَيْبِيتَ وَشَيْعَتَكَ سَبْعَ

خِصَالٍ إِيْرَفَقَ عِنْدَ لُتُوتَ وَالْأَنْسَ عِنْدَ الْوَحْشَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالرَّحْمَنَ عِنْدَ الْفَرَجِ وَالْغَنَى

عِنْدَ الْبَيْزَانِ وَالْحَيَاةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّخُولَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ مِنَ الْأُمَمِ بِمِائَتِينَ عَامًا

جناب سلمان فارسی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھ ہوئے

حضرت علی ابن ابی طالب تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا میں آپ کو ایک بشارت نہ دوں۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ضرور دیجیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میرا حبیب جبرئیلؑ، اللہ عزوجل کی طرف سے مجھے یہ خبر دے رہا ہے کہ اللہ نے آپؐ کے شیعوں اور حسب داروں کو سات خصوصیات سے نوازا ہے:

- ۱- سکرات موت کے وقت آسانی اور نرمی
- ۲- وحشت قبر کے وقت مونس و غم خواری
- ۳- اندھیری قبر میں روشنی
- ۴- محشر کے خوف سے امان
- ۵- میزان پر (نامہ اعمال کے تولے جانے کے وقت) نیکی کے پڑے کا بھاری ہونا
- ۶- پل صراط سے گزرنا
- ۷- دوسری امتوں کے لوگوں سے اسی سال پہلے جنت میں داخل ہونا۔^①

مور علیؑ یعسوب المومنین ہیں

35/88 قَالَ وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَادِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَنَسٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَانَ
رَضِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ بِأُخُوَّتِي يَوْمَ
ذَاتِ يَوْمٍ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ قُبَا وَالْأَنْصَارُ مُجْتَمِعُونَ يَا عُمَيُّ أَنْتَ أَخِي وَأَدَا أَخُوكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَلِيِّي وَ
خَيْفَتِي وَرَمَامُ أُمَّتِي، بَعْدِي وَإِلَى اللَّهِ مِنْ وَالَاكَ وَعَادَى اللَّهِ مِنْ عَادَاتِكَ وَأَبْغَضُ مَنْ أَبْغَضْتُ وَ
تَحَرَّ مِنْ تَحَرَّكَ وَخَذَلْ مَنْ خَذَلْتَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ زَوْجُ ابْنَتِي وَأَبُو وَلَدِي يَا عَلِيُّ إِنَّهُ لَنَا عُرْجٌ إِلَى
سَّمَاءِ عَهْدٍ إِنَّ رَبِّي فِيكَ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُتِلَ لَبَيْتُ رَبِّي وَسَعْدَيْتُ ثَبَارَتُكَ وَ
تَعَلَّيْتُ فَقَالَ إِنَّ عِبِيدَائِي الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجِّجِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد قبا میں تشریف فرما تھے جبکہ انصار آپؐ کے پاس

محج تھے تو آپؑ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ میرے بھائی ہیں اور میں آپؑ کا بھائی ہوں۔

اے علیؑ! آپؑ میرے دوست، خلیفہ و جانشین اور میرے بعد میری امت کے امام و پیشوا ہیں۔ اللہ اس شخص سے محبت رکھتا ہے جو آپؑ سے محبت رکھے اور اللہ اس شخص سے دشمنی رکھتا ہے جو آپؑ سے دشمنی رکھے۔ خدا اس سے انقض رکھتا ہے جو آپؑ سے انقض رکھے، خدا اس کی مدد کرتا ہے جو آپؑ کی مدد کرے اور وہ اس کی مدد نہیں کرتا جو آپؑ کی مدد سے ہتھیار کھینچ لے۔

اے علیؑ! آپؑ میرے بیٹی کے شوہر اور میری اولاد کے باپ ہیں۔

اے علیؑ! جب مجھے آسمان پر محرّاج کے لیے لے جایا گیا وہاں میرے رب نے مجھ سے آپؑ کے متعلق تین کلمات ارشاد فرمائے۔

پروردگار نے فرمایا: اے محمدؐ! تو نہیں نے جواب دیا: لبیک ربی وسعدیک ”میرے پروردگار! میں تیرے خدمت میں بار بار حاضر ہوں۔“ یقیناً تیری ذات بابرکت اور بلند و برتر ہے۔

پھر اللہ نے فرمایا: بے شک علیؑ (۱) متقیوں کے امام (۲) روشن پیشانی والوں کے قائد (۳) اور مومنوں کے سرور

ہیں۔^(۱)

روزِ قیامت شیعہ کی کامیابی

36/89 أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ

عَمْرِو عَلِيٍّ السَّلَامِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو رَجُلُهُمْ لَقْنَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْإِزَاهِيَّةِ عَنْ آبَائِهِ

قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرِو بْنُ الْإِزَاهِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْإِزَاهِيَّةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَمْرِو بْنِ

مُوسَى الزَّيْطَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: شَيْعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو الحسن حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن علیؑ کے شیعہ کامیاب ہوں گے۔^(۲)

① ابالی شیخ صدوق: مجلس ۵۳، ج ۱۵، ص ۳۳۶؛ بحار الانوار: ج ۲۵، باب ۱۵، ج ۳، ص ۹

② میون اخبار الرضا: ج ۲، باب ۳۱، ج ۲، ص ۵۲؛ ابالی شیخ صدوق: مجلس ۵۷، ج ۱۳، ص ۳۶۱

سید علی ثور کی سواری پر

37/50 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ
 حَمْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَصْبَغَانِ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مُعْتَبِرٍ الشَّافِعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِتِ يَاعْلَى عَلَى تَهِيْبٍ مِنْ ثَوْبٍ وَعَلَى رَأْسِكَ تَأْخِذُ قَدْ أَضَاءَ نُورُهُ
 وَتُخْتَلَفُ أَهْضَارُ أَهْلِ التَّوْقِيفِ فَيَأْتِي الْيَدَاءُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَجَلَّ جَلَالُهُ أَيْنَ خَلِيفَةُ مُعْتَبِرٍ رَسُولِ اللَّهِ
 فَيَقُولُ عَلِيُّ هَذَا إِذَا قَالَ فَيُنَادِي الْمُنَادِي تَأْخِذُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَمَنْ عَادَاكَ النَّارَ
 وَتَقْسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

مہر نہ بن عمر سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! قیامت
 آپؑ کی سواری پر بٹھا کر (محشر کے میدان میں) لایا جائے گا۔ اس وقت آپؑ کے سر پر تاج موجود ہوگا جس
 سے محشر کے میدان میں کھڑے لوگوں کی آنکھیں چمکھیں گی۔

2۔ نہ عزوجل کی طرف سے آواز آئے گی: اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کا خلیفہ و جانشین کہاں ہے؟

3۔ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ عرض کریں گے: میں یہاں ہوں۔

4۔ مزید عداوت کا: اے علی! جس نے آپؑ سے (دُشمنی میں) محبت رکھی اسے جنت میں داخل کریں اور جس نے

5۔ سے محبت و عداوت رکھی اسے جہنم میں ڈال دیں اور آپؑ جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

تاج: چہرہ دیکھنا عبادت ہے

58 : وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَنْسَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
 سَبِّحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا
 عَمْرُو بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
 بِكَ فَلَمَّا رَكِبَ الْبَعَرَ بِضَاعَتْهُ يَسِيرَةٌ إِلَى الصُّبْحِ فَأَمْرَ الْكَرَّةَ وَأَعْظَمَ الْغَيْبَةَ الْغَيْبَةَ حَتَّى

حَسَدُهُ أَهْلُ وَدِيَّةٍ وَأَوْسَعُ قَرَابَاتِهِ وَجِدَائِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ مَالِ الدُّنْيَا كُلُّهَا إِذَا دَا كُنْتُمْ
وَعَظْمَةُ إِذَا دَا ضَاجِبُهُ بَلَاءٌ فَلَا تَغِيْطُوا أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ إِلَّا مِنْ جَاءَ بِمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ
لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ أَقْلٌ مِنْ صَاحِبِكُمْ بِضَاعَةٌ وَأَنْشُرُ مِنْهُ كَرَّةً قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُقْبِلِ فَتَنْظُرُوا فَإِذَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَكَتِ الْهَيْمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ لَقَدْ صَعِدَ لَهُ فِي هَذَا الْيَوْمِ إِلَى الْعُلُومِ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالطَّاعَةِ مَا لَوْ قُسِمَ عَلَى بَحْرِ
أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَانَ نَصِيبُ أَقْلِيهِمْ غُفْرَانُ ذُنُوبِهِمْ وَوُجُوبُ الْجَنَّةِ لَهُ قَالُوا بَلَى
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَلُوهُ يُخْبِرُكُمْ بِمَا صَنَعَ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَاقْبَلُوا إِلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالُوا لَهُ
هَيْبَتاً لَكَ مَا بَشَّرَكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ فَوَيْدَا صَنَعْتَ فِي يَوْمِكَ هَذَا حَتَّى كُتِبَ لَكَ مَا كُتِبَ فَقَالَ
الرَّجُلُ مَا أَعْنَمُ أَلَى صَنَعْتُ شَيْئاً غَيْرَ الَّذِي خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِي وَأَزْدْتُ حَاجَةً كُنْتُ أَهْطَأْتُ عَنْهَا
فَتَشَبَّهْتُ أَنْ تَكُونَ قَاتِلِي فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا غَتَاضُ مِنْهَا بِالنَّظَرِ إِنِّي وَجُو عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَقَدْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ النَّظَرُ إِلَى وَجُو عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ بَادَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِي وَ اللَّهِ عِبَادَةٌ وَ
أَلَى عِبَادَةٍ إِنَّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كُتِبَتْ تَبَتُّنِي أَنْ تُكْسِبَ دِينَارَ أَيْقُوبَ عِيَانَتِكَ فَفَاتَكَ ذَلِكَ فَاعْتَضَتْ
مِنْهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجُو عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَأَنْتَ مُؤْتَمِنٌ لَهُ وَيُفْضِلُهُ مُعْتَقِدٌ وَذَلِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ لَوْ
كَانَتْ الدُّنْيَا كُلُّهَا ذَهَبَةً تَمْرَةً فَأَنْفَقْتَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَتَشْفَعَنَّ بِعَدُوِّ كُلِّ نَفْسٍ تَنْفُسُهُ فِي
مَسِيرِكَ لَيْسَ فِي أَلْفِ رَقَبَةٍ يُغْتَفِقُهُمْ أَنَّهُ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِكَ

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ
اللہ کے رسول! کیا آپ نے فلاں شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ سمندری راستے سے تھوڑے سے مال و متاع کے ساتھ بحر
اور وہ بہت تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے اپنی منزل پر پہنچ گیا اور وہاں اس نے بہت زیادہ منافع حاصل کیا۔ یہ
تک کہ اس کے چاہنے والوں، رشتہ داروں اور مسایوں نے اس سے حسد کرنا شروع کر دیا۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! کسی شخص کے پاس جس قدر دنیا کا مال بڑھتا جاتا ہے اس
اس کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے لہذا تم کسی مالدار شخص پر رشک نہ کرو سوائے ان مالدار افراد
اپنے مال راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں لیکن کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں کہ جس کے

سب حاضرین نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ضرور اس شخص کے بارے میں آگاہ

یوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُس آنے والے شخص کی جانب دیکھو جب ہم نے اُس کی طرف دیکھا تو ایک

سب سے پہلے یہ حکم دیا گیا: بے شک! آج اس شخص کی جو نیکیاں اور اطاعت گزاری آسمان کی طرف گئی ہے اگر وہ آسمانوں کے تمام رہنے والوں پر تقسیم کر دیں تو اس تمام مخلوق کے لیے جو کم از کم حصہ ہوگا وہ یہ ہے کہ ان کو جہنم بھیج دیا جائے اور اس پر جنت واجب قرار دی جائے گی۔

یہ سن کر حاضرین نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کو کیوں یہ صلہ عطا کیا گیا ہے؟

جپ نے فرمایا: تم لوگ خود ہی اس سے سوال کرلو، یہ تم لوگوں کو بتائے گا کہ اس نے آج کون سا ایسا عمل کیا ہے۔
 اے اللہ کے اصحاب اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے تمہارے متعلق جو بشارت اور خوشخبری
 دی ہے اس پر ہم تمہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ تم نے آج کون سے ایسا عمل سرانجام دیا ہے کہ تمہارے لیے اس قدر
 ثواب تمہارا کیا ہے؟

تو اس شخص نے جواب دیا: مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں نے آج کوئی ایسا عمل سر انجام دیا ہو سوائے یہ کہ آج میں
 سے ایک ضروری کام کے ارادہ سے نکلا۔ پھر میں نے اس ضروری کام کے لیے جانے میں عسرت روی کا مظاہرہ کیا
 ہے۔ مجھے یہ خدشہ لاحق تھا کہ میں آج یہ کام نہیں کر پاؤں گا۔

۲۔ سر نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس کام کے بدلے میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے چہرے کی زیارت کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ سنا تھا کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے چہرے کو دیکھنا

۱۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم! یہ عبادت ہے۔ جی ہاں! یہ عبادت ہے۔ اے بندہ خدا! تم سے نکلے تھے کہ تم اپنے اہل و عیال کے خرچہ کے لیے دنیا کا کر لاؤ لیکن پھر تم نے وہ جھوڑ دیئے اور ۔۔۔ میں حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے چہرے کی زیارت کا شرف حاصل کیا کیونکہ تم حضرت علیؑ کے ثوب اور

ان کی فضیلت کے معتقد ہو۔ پس! تمہارا یہ عمل اس سے بہتر ہے کہ اگر یہ ساری دنیا سرخ سونے کی ہوتی اور اس سرخ سونے کو راہِ خدا میں خرچ کیا جاتا۔ تم نے حضرت علیؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہوئے راستے میں جتنے سانس لیے ہیں۔ ان لوگوں کی شفاعت کرو گے اور تمہاری شفاعت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ تمہاری ہر سانس کے بدلے میں ایک ہزار جہنم سے آزاد فرمائے گا۔^①

حزب اللہ کی پہچان

39/92۔ أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْنٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ جَامِعٍ الْجَمْعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَابٍ الْأَعْمَرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْكَتَّانِيِّ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ أَنْتَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي وَ أَنْتَ مِنِّي كَشِيفٍ مِنْ آدَمَ وَ كَسَمٍ مِنْ نُوحٍ وَ كَوَافٍ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَ كَيُوشَعَ مِنْ مُوسَى وَ كَسَمْعُونٍ مِنْ عِيسَى يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيَّي وَ وَارِثِي وَ غَايِلُ جُثَيِّ وَ أَنْتَ الَّذِي يُوَارِثُنِي فِي حُمْرَتِي وَ يُؤَدِّي عَنِّي دَيْنِي وَ تُنَجِّزُ عِدَاتِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُتَحَمِّينَ وَ يَعْصُونَكَ الْمُؤْمِنُونَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ الْبَشَرِ فَظَنَّةُ ابْنَتِي وَ أَبُو السَّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ وَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِكَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّنَا وَ وَالَّاكَ أَحَبَّنَا وَ وَابَيْتَهُ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا وَ عَادَاكَ أَبْغَضَنَا وَ عَادَيْتَهُ لَا نَكُنْ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ظَهَرَ نَا وَ ضَلَّكَ نَا لَمْ تَنْفَكْ لَكَ أَثْوَابٌ عَلَى سَفَاحٍ قَطْرٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ فَلَا يُحِثُّنَا إِلَّا مَنْ طَابَتْ وَ لَادَتْهُ يَا عَلِيُّ أَبْنَاءُ بِالشَّهَادَةِ فَإِنَّكَ مَظْلُومٌ بَعْدِي مَقْضُولٌ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ ذَلِكَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي قَالَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ إِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ وَلَنْ تَزُولَ وَ لَوْلَاكَ لَمْ يُعْرِفْ حِزْبُ اللَّهِ بَعْدِي

عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کو مخاطب کر کے فرمایا:

① امالی فتح صدوق: مجلس ۵۸، ج ۱، ص ۳۶۱-۳۶۲؛ بحار الانوار: ج ۳۸، باب ۶۳، ج ۵، ص ۱۹۷-۱۹۸؛ تائیل الآیات: ۲/۱۹۸

۔ عی! آپ میری زندگی میں اور میری موت کے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں۔ آپ مجھ سے ہیں جیسے شیث آدم سے،
۔ نوح سے اور اسماعیل ابراہیم سے اور یوشع موسیٰ سے اور شمعون عیسیٰ سے ہیں۔

سے عی! آپ میرے وصی، وارث اور میری میت کو غسل دینے والے ہیں۔
سے عی! آپ مجھے میری لحد میں اتارنے والے، میری طرف سے میرے قرض کو ادا کرنے والے اور میرے
۔ پر کرنے والے ہیں۔

سے عی! آپ مومنوں کے امیر، مسلمانوں کے امام و پیشوا، روشن پیشانی والوں کے قائد اور مومنوں کے سردار

سے عی! آپ میری بیٹی فاطمہ جو محورتوں کی سردار ہیں، کے شوہر اور میرے دونوں اسوں حسن اور حسین کے باپ

سے عی! بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر نئی کی ذریت (نسل) کو اس کے صلب میں رکھا جبکہ میری ذریت کو
۔ سے صلب میں رکھا۔

سے عی! جس نے آپ سے محبت اور دوستی رکھی اس سے عی محبت اور دوستی رکھوں گا اور جس نے آپ سے بغض
۔ رکھی اس سے عی بغض اور دشمنی رکھوں گا کیونکہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔

سے عی! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں طاہر و پاکیزہ قرار دیا اور ہمیں چن لیا۔ حضرت آدم سے لے کر آج تک
۔ من برائی و بدکرداری سے آلودہ نہیں ہوئے ہیں۔ پس! ہم سے صرف وہی محبت کرتا ہے جس کی ولادت پاک

سے عی! میں آپ کو شہادت کی بشارت دیتا ہوں۔ آپ میرے بعد مظلوم اور مقتول ہوں گے۔

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس وقت میرا دین سلامت ہوگا؟

آپ نے فرمایا: بے شک! تمہارا دین سلامت ہوگا کیونکہ آپ کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور آپ کے پیروں میں کبھی

۔ گمراہی نہ ہوگی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد اللہ کی جماعت کی پہچان نہ ہوتی۔^①

جَنَابِ أُمِّ سَلَمَةَ كَايِمَان

40/93 قَالَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الضَّمِرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَلَغَ أُمُّ سَلَمَةَ رَوْجَةَ النَّبِيِّ أَنَّ مَوْلَى لَهَا يَنْتَقِصُ عَلَيْهَا وَيَتَكَاوَلُهُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا أَنَّ صَارَ إِلَيْهَا قَالَتْ لَهُ يَا بَنِي إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَنْتَقِصُ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ يَا أُمُّ قَالَ فَعَضِبْتَ وَقَالَتْ أَفَعَدُّ تُكَلِّمُكَ أُمَّكَ حَتَّى أُخْبِرَكَ بِخَبْرِكَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ اخْتَرْتُ لِنَفْسِكَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ تَسْعَ يَسْوَةٍ وَكَانَتْ لَيْسِي وَيُوجِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَاتَيْتُكَ الْبَابَ فَقُلْتُ ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا قَالَتْ فَكَبَّوْثُ كَبُورَةً شَدِيدَةً فَخَفَّةٌ أَنْ يَكُونَ رَكْنِي مِنْ سَخَطِهِ أَوْ يَرَى قِيَامِي مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ لَمْ أَلْبَسْ أَنْ أَتَيْتُكَ الْبَابَ ثَانِيَةً فَقُلْتُ ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ادْخُلِي يَا أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ خَلْتُ وَعَلَى جَانِبِ بَيْنِ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا فَبِمَاذَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَمُرُكَ بِالضَّمْرِ ثُمَّ أَعَادَ خَبْرَهُ الْقَوْلَ ثَانِيَةً فَأَمَرَهُ بِالضَّمْرِ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ يَا أُمِّي إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَسَلْ سَيْفَكَ وَطَعُهُ عَلَى عَاتِقِكَ وَاطْرِبْ بِهِ قُدَمَاءَ حَتَّى تَنَقِّيَ وَسَيْفَكَ شَامِرٌ يَقَطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ يَا مَا هَذِهِ الْكَاثِبَةُ يَا أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ مِنْ رَدِّكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَنَحْوُ مَا رَدَدْتَنِي مِنْ مَوْجِدَةٍ وَإِنَّكَ لَعَلَّيْ خَلَّيْتُ مِنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنْ أَتَيْتَنِي وَجَبْرَتِي عَنْ يَمِينِي وَعَلَى عَنِ يَسَارِي وَجَبْرَتِي لِي بِخَبْرِي بِالْأَحْدَاثِ الَّتِي تَكُونُ مِنْ بَعْدِي وَأَمَرَنِي أَنْ أُوحِيَ بِذَلِكَ عَلَيَّ يَا أُمُّ سَلَمَةَ اسْمَعِي وَاشْهَدِي هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَأَخِي فِي الْآخِرَةِ يَا أُمُّ سَلَمَةَ اسْمَعِي وَاشْهَدِي هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَامِلٌ لِي فِي الدُّنْيَا وَحَامِلٌ لِي فِي الْآخِرَةِ غَدًا فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا أُمُّ سَلَمَةَ اسْمَعِي وَاشْهَدِي هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَّتِي وَخَبِيرَتِي مِنْ بَعْدِي وَقَاضِي عِدَاتِي وَالذَّائِدُ عَنْ خَوْضِي يَا أُمُّ سَلَمَةَ اسْمَعِي وَاشْهَدِي هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُجْتَهِدِينَ وَقَاتِلُ الْكَافِرِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالتَّارِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَنَا كَيْفَ قَالَ الَّذِينَ يُبِيعُونَهُ بِالْمَدِينَةِ وَيَتَكَلَّبُونَ بِالْبُخْرَةِ قُلْتُ مِنَ الْقَاسِطِينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَخْبَابُهُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قُلْتُ وَ

مِنْ سَاحِرِينَ قَالَ أَضْحِكُ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ مَوْلَى أَبُو سَلَمَةَ فَرَجَحْتُ عَلَى فَرَجِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا
تَبَيَّتُ عَيْبًا أَبَدًا

مُبرک اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ نبی
کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ کو یہ خبر ملی کہ ان کا غلام حضرت علیؓ کے مقام و مرتبہ کو گھٹاتا ہے اور ان کے
نے اس کو پتہ نہ تھا کہ آپؐ نے اس کو پتہ نہ کیا۔ جب وہ آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اس سے کہا: اے
نہیں یہ خبر ملی ہے کہ تم حضرت علیؓ کے مقام و مرتبہ کو کم کرتے ہو؟
اس نے جواب دیا: ہاں اماں جی! ایسا ہی ہے۔

یہ نہ کر جناب اُم سلمہؓ غضب ناک ہوئیں اور اس سے کہا: تمھاری ماں تمھارے غم میں بیٹھے! یہاں بیٹھو تا کہ میں یہ حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ پھر اپنے لیے راستہ چُنیں لینا۔

رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں نو عورتیں تھیں اور ہر بیوی کا خاص دن ہوتا تھا جبکہ ایک دن اور رات میری ہے۔ آپؐ کے حجرے کے دروازے کے پاس گئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کہو میں اندر آ جاؤں؟

آپؐ نے فرمایا: نہیں۔

سب سے پہلے کہتی ہیں: یہ جواب سن کر میرا رنگ تبدیل ہو گیا اور مجھے سخت خوف لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ مجھ سے تو نہیں جس کی وجہ سے آپؐ نے مجھے ایسا جواب دیا ہے یا آسمان سے میرے بارے میں کوئی حکم آیا ہے؟

تھوڑے دیر کے بعد میں دوبارہ دروازے پر آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اعدا آ جاؤں؟

آپؐ نے فرمایا: اُم سلمہ! اعدا آ جاؤ۔

۲۔ خرد داخل ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ آپ کے سامنے تشریف فرما ہیں اور کہہ رہے ہیں:

۳۔ "مے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جب ایسے حالات ہو جائیں تو آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟"

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آپؐ کو صبر کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

تو میں نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے انہیں صبر کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے تیسری دفعہ پوچھا تو میں نے کہا: جب ان کی طرف سے حالات سنگین ہو جائیں تو اپنی تلوار نیام سے نکال لینا اور اپنی رداؤں پر سے جھٹ کرنا اور ان کے پیروں پر ضرب لگانا یہاں تک کہ آپ میرے پاس آئیں تو آپ کی تلوار سے خون

کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

جناب اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے فرمایا: اے اُم سلمہ! آپ اس قدم پریشان کیوں ہیں؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اندر آنے سے منع کر دیا تھا میں اس لیے پریشان اور غمزدہ ہوئی۔
اس پر رسول اللہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تم کو غصہ سے نہیں روکا تھا بلکہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ کے حق سے خیر پر ہو۔ درحقیقت جب تم دروازے پر میرے پاس آئی تو اس وقت جبرئیلؑ میرے دائیں طرف اور علیؑ یہ۔
بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جبرئیلؑ نے مجھے وہ حالات و واقعات بتائے جو میرے بعد رونما ہوں گے اور یہ۔
مجھے یہ حکم دیا کہ میں ان حالات و واقعات کے متعلق حضرت علیؑ کو آگاہ کر کے مبرکی تلقین کروں۔
اے اُم سلمہ! میری بات سنو اور گواہ رہو کہ یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ دنیا میں بھی میرا بھائی اور آخرت میں بھی۔
بھائی ہے۔

اے اُم سلمہ! میری بات سنو اور اس پر گواہ رہو یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ دنیا میں بھی میرا پرچم اٹھانے والا ہے۔
بروز قیامت آخرت میں بھی میرا پرچم اٹھانے والا ہے۔

اے اُم سلمہ! میری بات سنو اور اس پر گواہ رہو یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے بعد میرا وصی اور میرا خلیفہ رہیں گے۔
ہے اور یہ میرے وعدے کو پورا کرنے والا اور میرے حوض (کوثر) سے نالوں کو بہانے والا ہے۔

اے اُم سلمہ! میری بات سنو اور اس پر گواہ رہو کہ یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ مسلمانوں کے سردار، متقیوں کے۔
پیشوا، روشن پیشانی والوں کے قائد، ناکشیں، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنے والے ہیں۔

اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ناکشیں کون ہوں گے؟

رسول اللہ نے فرمایا: جو مدینہ میں علیؑ کی بیعت کریں گے اور بصرہ میں ان کی بیعت توڑ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یہ قاسطین کون ہوں گے؟

رسول اللہ نے فرمایا: معاویہ اور اس کے شام کے رہنے والے ساتھی۔

میں نے عرض کیا: یہ مارقین کون ہوں گے؟

تو رسول اللہ نے فرمایا: یہ نہروان والے ہوں گے۔

یہ سن کر جناب ام سلمہؓ کے غلام نے کہا: آپؐ نے میری مشکل کو دور کر دیا اللہ آپؐ کی مشکلات کو آسان فرمائے۔ یہ قسم! آئندہ میں کبھی حضرت علیؓ کو برا اور سب و شتم نہیں کروں گا۔^①

۱۔ ولایت کی گواہی پر عہد نامہ

41:54 وَ يَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُسَيْنِ سَعْدَانِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسْدَانَ عَنْ أَبِي الْحَارِثِ وَدُرِّغَادِ بْنِ سِنْدَرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ ثَمَالَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِمْ تَجْوِزُ كِبَرَهُ وَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ فَقُتِلَتْ لَهَا تَرَكَتِ اللَّهَ حَدِيثِي فِي بَعْضِ فَضَائِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ قَالَتْ أُحَدِّثُكَ وَ هَذَا شَيْخٌ بَدَنِي قَائِمٌ فَقُلْتُ وَمَنْ هَذَا فَقَالَتْ أَبُو الْحَارِثِ خَادِمُ سَوْبِ لَتَو لَجَسْتُ الْيَوْمَ قَسَمًا سَمِعْتُ حَدِيثِي اسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ مَهْ فَقُتِلَتْ حَدِيثِي رَحِمَكَ اللَّهُ يَمَا رَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ صُنْعِهِ يَعْنِي بَنِي أَبِي تَالِبٍ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُكَ عَنْهُ فَقَالَ عَلَى الْحَبِيرِ سَقَطَتْ مِنْ رَأْسِكَ النَّبِيُّ أَصْنَعُهُ يَعْنِي بَنِي أَبِي تَالِبٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي ذَلِكَ يَوْمٍ يَا أَيُّهَا الْحَارِثُ انْطَلِقْ فَادْعُ إِلَى خِدْمَةِ بَيْنِ الْعَرَبِ وَ ثَمَسِينَ رَجُلًا مِنَ الْعَجَمِ وَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنَ الْقَبِطِ وَ عِشْرِينَ رَجُلًا مِنَ حَبَشَةِ قَعْدَةَ رَسُولِ اللَّهِ فَصَفَّ الْعَرَبَ ثُمَّ صَفَّ الْعَجَمَ خَلْفَ الْعَرَبِ وَ صَفَّ الْقَبِطَ خَلْفَ الْعَجَمِ وَ صَفَّ الْحَبَشَةَ خَلْفَ الْقَبِطِ ثُمَّ قَامَ لِحُجَّةِ اللَّهِ وَ أَتَمَّى عَلَيْهِ وَ تَجَدَّدَ اللَّهُ بِتَنْجِيدِهِ لَمْ يَسْجَحْ حَدِيثِي بِشَيْءٍ لَمْ قَالَ مَعَاشِرَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ الْقَبِطِ وَ الْحَبَشَةِ أَقْرَرْتُكُمْ بِشَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ خَدَعُوا لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنِّي مُعْتَدُّ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ تَنِي بَنِي أَبِي تَالِبٍ أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ حَتَّى قَالَتْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَعْنِي يَا أَيُّهَا الْحَسَنِ عَلِيُّ قَاتِمِي بِصُحُفِهِ وَ دَوَاةٍ فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ فَقَالَ لِيُكْتُبْ قَالَ وَ مَا أَلُكْتُبُ قَالَ كُتِبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَقْبَلْتُ مِنَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ الْقَبِطِ وَ الْحَبَشَةِ أَقْرَرُوا بِشَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُعْتَدُّ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ تَنِي بَنِي أَبِي تَالِبٍ أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَلِيُّكُمْ

① بحیث مرقوم: مجلس ۱۵، ج ۹، ص ۳۳۳-۳۳۶، مرقوم: مجلس ۲۰، ج ۱۰، ص ۳۸۰-۳۸۲؛ بحار الانوار: ج ۲۲، باب ۳،

ج ۲۰، ص ۳۲۲-۳۲۳؛ معانی الاخبار: ۲۰۳

أَمْرِهِمْ مِنْ بَعْدِي ثُمَّ خَتَمَ الضَّعِيفَةَ وَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ فِيمَا رَأَيْتُهَا إِلَى الشَّاعَةِ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ
 إِذْ خَلِي قَالَ نَعَمْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا مَعْافِرَ
 الْخَلَائِقِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاهِي بِكُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ لِيُخَيِّرَ لَكُمْ عَائِمَةً ثُمَّ التَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ
 لَهُ وَغَفَرْتُ يَا عَلِيُّ خَاصَّةً وَقَالَ يَا سَيِّدُ أَذُنٌ مَعِي فَقَالَ إِنَّ السَّعِيدَ حَقَّقَ السَّعِيدُ مَنْ أَمَّنَكَ
 وَأَخَاعَكَ وَرَبَّنَّ السَّعِيدُ كُلُّ السَّعِيدِ مَنْ عَاذَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَأَبْغَضَكَ يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ
 أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ يَا عَلِيُّ مَنْ عَاذَكَ فَقَدْ عَاذَنِي وَمَنْ خَارَنِي فَقَدْ خَارَبَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَلِيُّ
 مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ وَأَبْغَضَ اللَّهُ جَنَّةً وَأَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

قبیلہ شمالہ کا شیخ (بزرگ) بیان کرتا ہے کہ میں قبیلہ تمیم کی ایک کبرن یوزمی عورت کے پاس گیا جبکہ وہ لوگوں سے
 احادیث بیان کر رہی تھی۔ میں نے اس سے کہا: اللہ تم پر رحم فرمائے، مجھے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب سے
 فضائل میں سے کوئی حدیث سناؤ تو اس بڑھیا نے کہا: یہ جو بزرگ میرے ساتھ کھڑے ہیں میں ان کی موجودگی میں تمہارے
 کیسے حدیث سنا سکتی ہوں۔

میں نے اس بڑھیا سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟

تو اس نے جواب دیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم ابوالحمراء ہیں۔

میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے میری گفتگو سنی تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہا: خاموش ہو جاؤ۔

تو میں نے کہا: خدا آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے رسول اللہ کا حضرت علی کے ساتھ جو طرز عمل اور برتاؤ کیا۔

آنکھوں سے دیکھا ہے وہ مجھے بھی بتائیں۔

اس پر ابوالحمراء نے کہا: تم باخبر شخص کے پاس آئے ہو، میں نے نبی ﷺ کا حضرت علی ابن ابی طالب سے

ساتھ جو طرز عمل اور سلوک دیکھا ہے وہ سنو۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابوالحمراء! جاؤ اور میرے پاس عرب کے سوا افراد، عجم کے بچے۔

تکھڑے تیس اور حبشہ کے بیس مرد لے آؤ تو میں یہ افراد آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ پھر رسول اللہ نے کہا:

ہو کر ان کی یوں صف بندی کی کہ سب سے آگے عربوں کی صف بنائی، پھر عربوں کے پیچھے عجمیوں کو ایک صف میں رکھو۔

پھر عجمیوں کے پیچھے قطیفیوں کی صف بنائی، پھر قطیفیوں کے پیچھے حبشیوں کی صف بندی کی۔

پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی یوں حمد و ثناء اور تعریف و توصیف بیان فرمائی کہ اس سے پہلے کبھی مخلوق خدا
 نہ حمد و ثناء نہیں سنی تھی۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے گروہانِ عرب و عجم و قبط و حبشہ!
 "قَدْ رَزَقْتُكُمْ بِشَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
 تَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَوَلِيُّ أَمْرِ هَذَا مِنْ بَعْدِي
 "کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں محمد اللہ کا
 بندہ اور اس کا رسول ہوں اور علیؑ ابن ابی طالبؑ مومنوں کے امیر اور میرے بعد ان کے امور کے
 سرپرست (مولا) ہیں۔"

یہ سن کر سب نے جواب دیا: اے بارالہا! ہاں ہم یہ گواہی دیتے ہیں۔ آپؐ نے عین دفعہ ان سے یہ اقرار لیا۔ پھر
 آپؐ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ جاؤ اور میرے پاس ایک صحیفہ اور قلم و دوات لے آؤ تو حضرت علیؑ
 — صحیفہ و قلم و دوات آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے وہ صحیفہ اور قلم و دوات حضرت علیؑ کے حوالے
 کئے ہوئے فرمایا: لکھو۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا تحریر کروں؟
 اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: لکھو، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ یہ وہ عہد نامہ ہے جس کا عرب، عجم، قبط اور حبشہ
 نے فرار کیا ہے اور انھوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ:
 "وہ گواہی دیتے ہیں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے
 رسول ہیں اور علیؑ ابن ابی طالبؑ مومنوں کے امیر اور میرے بعد ان کے امور کے سرپرست ہیں۔"
 پھر رسول اللہؐ نے اس صحیفہ پر لکھا کہ اسے حضرت علیؑ کے حوالے کر دیا جبکہ اس کے بعد میں نے
 — خد وہ صحیفہ نہیں دیکھا۔

یہ کہتا ہے کہ میں نے ابوالحرّاء سے عرض کیا: خدا آپؐ پر رحمت نازل فرمائے مجھے حضرت علیؑ کے فضائل
 — حق پر یہ کچھ بتائیے تو انھوں نے جواب دیا: اچھا ٹھیک ہے۔
 یہ دفعہ عرفہ کے دن رسول اللہؐ اس حالت میں ہمارے سامنے تشریف لائے کہ آپؐ نے حضرت علیؑ

ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ آج کے دن تم لوگوں پر فخر و مہابت کرتا ہے۔ کیونکہ اُس نے تم لوگوں کو بالعموم بخش دیا ہے۔

پھر آپؑ نے حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو بالخصوص بخش دیا ہے۔ اس کے بعد نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! میرے قریب آؤ تو وہ آپؑ کے قریب ہو گئے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: درحقیقت خوش خبری انسان ہے جس نے آپؑ (حضرت علیؑ) سے محبت رکھی اور آپؑ کی اطاعت و فرمانبرداری کی اور درحقیقت بد بخت وہ ہے جس نے آپؑ سے دشمنی و عداوت رکھی اور آپؑ سے جنگ کی اور آپؑ سے بغض رکھا۔

اے علیؑ! وہ مجموعہ شخص ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جبکہ وہ آپؑ سے بغض رکھتا ہو۔ اے علیؑ! جس نے آپؑ سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اس نے میرے مزاج سے جنگ کی۔

اے علیؑ! جس نے آپؑ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا، خدا اُسے ہلاک کرے گا اور وہ ایسے شخص کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

①

محاسن کو ذکر علیؑ سے زینت دو

42/95 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعْتَبِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّازِي فِي كَذِبِ مُسْلِكِهَا بِالرَّيِّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعِينَ مِائَةً مِنْ لَفْظِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصْرِ الْخَلَوَانِيُّ فِي دَارِهِ عَشْرَةَ ربيعِ الْآخِرِ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَ أَرْبَعِينَ مِائَةً بِكَوْنِهِ بِغَدَاذِ إِمْلَاءٍ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ الْأَجَلِ الْمُزَنِّي عَنْهُ أَنَّ الْهَدْيَ دُوَّ الْمُجَدِّينَ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُوسَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي دَارِهِ بِبَغْدَادِ فِي بِرْكَةِ زَلْزَلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعِينَ مِائَةً قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى قَالَ:

① المالی فتح طوسی: مجلس ۱۵، ج ۱۰، ص ۴۲۶؛ بحار الانوار: ج ۲۷، باب ۱۰، ج ۶، ص ۲۲۰؛ المالی فتح صدوق: مجلس ۶۰، ج ۱۱، ص ۱۰۰

بحار الانوار: ج ۳۸، باب ۶۱، ج ۳۸، ص ۱۰۸

حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: زَيِّنُوا قَبَائِلَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قبائل کو علی ابن ابی طالبؓ
سے زینت عطا کرو۔^①

۱۔ اہل بیتؑ سے محبت رکھو

43/5: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْهَرَكَاتِ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَمَزَةَ الْحُسَيْنِيُّ بِالْكُوفَةِ فِي
سَجِيرَةٍ بِالْقَلْعَةِ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الشُّغُورِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ الشُّكْرِ الْاَحْمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَمْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ سَبْعٍ وَ
عَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ التَّوْقَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَخْذُوكُمْ بِهِ مِنْ بَعْتِهِ وَأَحِبُّوا النَّاسَ
بِمَا جَاءُوا أَهْلَ بَيْتِي بِحَقِّهِ

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیونکہ اس نے تمہیں اپنی نعمتوں
سے اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھو۔^②

۲۔ اہل بیتؑ سے جنگ کی

44: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الرَّاهِدُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْحُسَيْنِيُّ فِي
سَجِيرَةِ سَنَةِ تِسْعٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قِرَاءَةً وَلَفْظًا فِي دَارِهِ بِمِصْرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْأَجَلُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

① ج ۳۸، باب ۶۳، ج ۸، ص ۱۹۹۔ محدث نوری کی کتاب "مستدرک الوسائل" ج ۱۲، باب ۳۳، ج ۴، ص ۳۹۳

② مجمع مصدق: مجلس ۵۸، ج ۵، ص ۳۶۳؛ امانی فتح طوی: مجلس ۳۱، ج ۵، ص ۶۳۲

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا
 الْحَارِثُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَظْمٍ الْهَمْدِيُّ
 عَنْ الشَّرِيفِ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى أَوْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ: أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَ
 الْحُسَيْنَ أَنَا خَيْرُ لَيْسَنَ حَارِثُكُمْ وَسَلَامُ لَيْسَنَ سَالِمُكُمْ

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین کو جمع کر کے ہوئے فرمایا: جس نے آپ لوگوں سے جگ کی اس سے میری جگ ہے اور جس سے آپ نے صلح کی اس سے میری صلح ہے۔^①

میدان محشر میں چار سوار

45/98 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ بَابُوئِيهِ بِقِراءَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسِينَ سَنَةً قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَوِيُّ فِي مَجْتَاذِي الْأَخِيرَةِ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً مَوْلَانَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَارِزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْرَافِيلُ بْنُ مُهْدِيٍّ الْإِزْمِيلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ الرَّشِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي الْهَدِيدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَنْصُورُ أَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: أَتَيْنَا النَّاسَ نَحْنُ فِي الْقِيَامَةِ رُكْبَتَانِ أَرْبَعَةٌ لَيْسَ غَيْرُنَا قَالَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا أَبَا أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الرُّكْبَتَيْنِ قَالَ أَنَا عَلَى الْبَرَاءَةِ وَأُمِّي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ اللَّهِ الَّتِي عَقَرَهَا قَوْمُهُ وَابْنَتِي فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَتِي الْبَيْضَاءِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ لُوقِ الْجَبَلِ وَخَصَامُهَا مِنَ النُّلُوكِ الرُّطْبِ وَغَيْبَتُهَا مِنَ بَاقُوتَيْنِ عَمْرَاوَيْنِ وَبَطْنُهَا مِنْ زَيْرٍ جَدِيدٍ خَضِرَاءِ

غَيْبَ قُبَّةٍ مِنْ لَوْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا ظَاهِرُهَا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَ
 جَمْعٍ مِنْ عَقْرِ الشَّيْءِ إِذَا أَقْبَلْتَ رَقَّتْ وَإِذَا أُذْبِرْتَ رَقَّتْ وَهُوَ أَمَامِي عَلَى رَأْسِهِ تَأَخَّرَ مِنْ نُورٍ يُضِيءُ
 فِي الْجَنَّةِ ذَلِكَ الشَّجَرُ لَهُ سَبْعُونَ رُكْنًا كُلُّ رُكْنٍ يُضِيءُ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَبَيْنَهُ
 يَوْمَ الْخُرُوجِ وَهُوَ يُنَادِي فِي الْقِيَامَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَمُوتُ بِمَلَأَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا
 قَوْمٌ نَبِيُّ مُرْسَلٌ وَلَا يَمُوتُ بِنَبِيِّ إِلَّا وَيَقُولُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ فَمُنَادِي مُنَادٍ مِنْ لُطْغَانِ الْعَرْشِ يَا أَيُّهَا
 مَنْ لَيْسَ هَذَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا حَامِلَ عَرْشٍ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَبِهِ
 سَبْعَةٌ مِنْ بَعْدِهِ فَمُنَادِي مُنَادٍ لِشِبَعَةَ مِنْ أَلْسِنَةٍ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْعَبْدِيُّونَ فَيَأْتِيهِمُ الْيَدَاءُ أَيُّهَا
 مَعْبُودُونَ أَلْسِنَةُ أَيْمُونِ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ مَعَ مَنْ كُنْتُمْ تَوَالُونَ

عبداللہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! قیامت کے
 دن چار سو سوار ہو کر آئیں گے جبکہ ہمارے علاوہ کوئی اور سوار ہو کر نہیں آئے گا۔ (۱) اسے میں ایک شخص نے آپؐ
 سے سنا ہے اللہ کے رسول! میرے باپ آپؐ پر قربان ہوں، یہ کون لوگ سوار ہو کر (محشر کے میدان میں)
 آئیں گے؟

رسول اللہ نے فرمایا: میں براق پر سوار ہوں گا اور میرا بھائی صالح (نبی) اللہ کی اس اُٹنی پر سوار ہوں گے جس کی
 کھوپڑی قوم نے کاٹ ڈالی تھیں اور میری بیٹی فاطمہؓ میری سفید اُٹنی پر سوار ہوگی اور علیؓ ابن ابی طالبؓ حقیقی اُٹنی پر
 آئیں گے جس کی ٹکلی تازہ موتیوں کی ہوگی۔ اس کی دونوں آنکھیں سرخ یا قوت کی، اس کا پیٹ سبز زبرجد کا اور اس پر
 سیاہ باندھ ہوگا جو اس قدر شفاف ہوگا کہ اس کے باہر سے اندر کا حصہ اور اندر سے باہر نظر آتا ہوگا۔ اس کا ظاہر اللہ
 کی طرف سے اور باطن اللہ کی طرف سے علو و درگزر سے مرکب ہوگا۔ یہ جنت کی اُٹنی جس پر علیؓ سوار ہوں گے جب آگے
 آئے تو بھی روشن ہوگی اور جب واپس پلنے کی تو بھی روشن ہوگی۔ علیؓ میرے آگے چل رہے ہوں گے، آپؐ کے سر پر

۱۔ حدیث میں چار کے علاوہ سوار ہو کر آنے والوں کی نفی کی تاویل ضروری ہے کیونکہ کچھ احادیث میں چار سے زیادہ سوار ہو کر آنے
 والے ذکر ہے اور اس کی تاویل کئی طرح سے ممکن ہے مجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں سوار ہو کر آنے والوں کا تعلق کسی خاص
 مقام (موقف) سے ہو اور دیگر مقامات پر باقی سوار اس سے مستثنیٰ ہوں جیسا کہ معلوم ہے کہ میدان محشر میں کئی مواقع ہوں گے۔ اس
 سے مزید تخریج اور مواقع کی مکمل تفصیل ہماری کتاب ”عقائد مومنین بزبان چارہ مصومین“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ (آصف

محمدیہ لکچر)

ٹورانی تاج ہوگا جو تمام حاضرین کے لیے چمک رہا ہوگا جیسے آسمان کے افق پر روشن ستارہ چمکتا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور آپ محشر کے میدان میں یہ عدا دے رہے ہوں گے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جب آپ ملائکہ کی جماعت کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے: یہ کوئی نبی مرسل ہے اور جب آپ کسی نبی کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہے گا: یہ مقرب فرشتہ ہے۔ پھر عرش سے آواز آئے گی: اے لوگو! یہ کوئی مقرب فرشتہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی یہ حامل عرش ہے بلکہ غنی ابن ابی طالب ہیں۔ ان کے پیچھے ان کے شیعہ آئیں گے تو مہادی ان کے شیعوں سے عدا دے کر پوچھے گا: آپ لوگ کون ہیں تو وہ جواب دیں گے: ہم علی والے ہیں۔ اس پر انھیں آواز آئے گی: اے علی والو! تم لوگ امن و سلامتی میں ہو اور تم (دنیا میں) جن سے محبت رکھتے تھے ان کے ہمراہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ﴿۱﴾

عظیم اہل بیت میں ایک آنسو کا ثواب

46/99- أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِمَشْهُدٍ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. يَقْرَأُ بِيَّ غَنِيَّةً فِي رَجَبٍ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّعِيدُ الْوَائِدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السُّعْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو عُمَانُ الدَّقَّاقِيُّ إِجَازَةً قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنُهُ قَطْرَةً أَوْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِيمَا دَمَعَهُ إِلَّا بَوَّأَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ حُطْبٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَرَأْتُكَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنُهُ فِيمَا دَمَعَهُ أَوْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِيمَا دَمَعَهُ إِلَّا بَوَّأَهُ اللَّهُ تَعَالَى حُطْبًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ فَتُكْ يَنْسُقُ الرِّسَالَةُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

احمد بن یحییٰ از دی بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد بن ابراہیم نے بتایا اور اس نے ربیع سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے والد کے ذریعے نقل کیا ہے کہ حضرت امام حسین بن علیؑ نے فرمایا: جس بندے کی آنکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرہ یا

۔۔۔ نبی ہوا اللہ اُسے اس ایک آنسو یا ایک قطرہ کے بدلے جنت میں اسی سال تک ٹھہرائے گا۔
 حرمین بکھی ازوی کہتا ہے کہ میں نے خواب میں حضرت حسین بن علی کی زیارت کی تو آپ سے پوچھا کہ مجھے بخول
 بیر نے، اس نے ربیع بن منذر سے، اس نے اپنے باپ سے اور اس کے والد نے آپ سے نقل کیا ہے کہ جس
 من تکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرہ یا ایک آنسو جاری ہو اللہ اُسے ایک آنسو یا ایک قطرہ کے عوض جنت میں اسی
 ۔۔۔ فرمائے گا۔

آپ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: اب میرے اور آپ کے درمیان سلسلہ استاد ختم ہو گیا۔^①

۔۔۔ شے سے پاکیزہ شے نکلتی ہے

47/100 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ فِي سُؤَالِ سَنَةِ اِثْنَيْ عَشَرَ قًا
 وَتَحْسِبَانِ قَال: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْفَرَسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْخِ الْمُهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَهُمْ
 قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ يَغُوتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُسْتَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَمْرُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ الْمَدَائِنِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمَرَةَ وَآخِرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَثَلِي وَ
 مَثَلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ شَجَرَةٌ أَنَا أَصْلُهَا وَعَلِيٌّ فَرْعُهَا وَالْحُسَيْنُ وَمُزَاهَا وَالْبَيْعَةُ وَرَفَقَاتُهَا
 تَخْرُجُ مِنَ الطَّيِّبِ إِلَّا الطَّيِّبُ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور علی ابن ابی طالب کی مثال ایک درخت
 ہے۔ میں اس درخت کی اصل (جڑ) ہوں اور علی اس کی فرع (شاخ) ہیں۔ حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور
 بیعت حیدر و اس درخت کے پتے ہیں، پس پاک و پاکیزہ شے سے پاک و پاکیزہ چیز ہی نکلتی ہے۔^②

①۔ شیخ مفید: مجلس ۳۰، ج ۶، ص ۳۳۰؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۴، ج ۳۵، ص ۱۱۶؛ بحار الانوار: ج ۴۴، باب ۳۳، ج ۸، ص

②۔ شیخ حوی: مجلس ۱۲، ج ۱، ص ۳۵۳؛ بحار الانوار: ج ۴۷، باب ۵۰، ج ۱۹، ص ۴۳ و ج ۶۵، باب ۱۵، ج ۳۵، ص ۲۳

شیعوں کی مغفرت اور کامیابی

48/101 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو الْعَلَوِيُّ وَ أَبُو غَالِبٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الثَّقَفِيِّ سَنَةَ سِتِّ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِكُوفَةٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّعَّاسِ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الرَّمَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلَمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَضَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ أَبُو يَحْقُوبَ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَغْفِرَ إِلَّا لَنَا وَ إِنَّ شِيعَتَنَا هُمُ الْقَائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر سے منقول ہے کہ ابو جعفر حضرت محمد باقر علیہ السلام بن علی دین العابدینؑ نے فرمایا: بے شک! اللہ ہمیں اور ہمارے شیعوں کی مغفرت فرمائے گا۔ بے شک ہمارے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

سرخ، زرد اور سفید عقین کی فضیلت

49/102 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوئِيهِ الرَّزِّيُّ فِي التَّوْضِيحِ السَّنَدُ كُورِي فِي السَّنَةِ السَّنَدُ كُورِي قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهِمْدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الثُّغْنَانِ الْحَارِثِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْحَشَّابِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الثُّغْنَانِ عَنْ بَشِيرِ الدَّخَانِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ جُعِلَتْ فِدَاكَ أَتَى الْقُصُوصُ أَفْضَلَ لِلْأَزْجَةِ عَلَى خَائِي قَالَ يَا بَشِيرُ أَمِنَ أَنْتَ عَنِ الْعَقِيبِيِّ الْأَنْمَرِ وَ الْعَقِيبِيِّ الْأَصْفَرِ وَ الْعَقِيبِيِّ الْأَبْيَضِ قَائِلًا ثَلَاثَةُ جِبَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَمَّا الْأَنْمَرُ فَمُطَّلٌ عَلَى دَارِ رَسُولِ اللَّهِ وَ أَمَّا الْأَصْفَرُ فَمُطَّلٌ عَلَى دَارِ قَاطِئَةٍ وَ أَمَّا الْأَبْيَضُ فَمُطَّلٌ عَلَى دَارِ أُمِّهِ السُّؤْمِيَّةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الدُّورُ كُلُّهَا وَاحِدَةٌ وَاحِدَةٌ [يُخْرَجُ] مِنْهَا ثَلَاثَةُ أَنْهَارٍ مِنْ تَحْتِ كُلِّ جَبَلٍ نَهْرٌ أَشَدُّ بَرْدًا مِنَ الثَّلَاجِ وَ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَشَدُّ بَهَاضًا مِنَ اللَّحَنِ لَا يَشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا مُحَمَّدٌ وَ آلُهُ وَ شِيعَتُهُمْ وَ مَضْبُغُهَا كُلُّهَا وَاحِدٌ وَ عَجْرَاهَا مِنَ الْكُوثرِ وَ إِنَّ هَذِهِ الثَّلَاثَةَ جِبَالُ تَسْبِيحِ اللَّهِ وَ تَقْدِيسِهِ وَ تَمْجِدِهِ وَ تَحْمِيدِهِ وَ تَسْتَغْفِيرٍ لِمُجْتَبَى آلِ مُحَمَّدٍ فَمَنْ تَخَتَّمَهُ بِقِيَمَةٍ مِنْهَا مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَزَلْ إِلَّا الْخَيْرَ وَ الْحُسْنَى وَ السَّعَةِ فِي الرِّزْقِ وَ السَّلَامَةِ مِنْ بَحِيرِ أَنْوَاعِ

سَلَامٌ وَهُوَ أَمَانٌ مِنَ السُّلْطَانِ الْهَائِرِ وَمِنْ كُلِّ مَنْ يَخَافُهُ الْإِنْسَانُ وَيَحْذَرُهُ

شیخ: رحمان کرتا ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے سوال کیا کہ میری جان آپؑ پر قربان
 ہو۔ عینہ پہننا افضل ہے تاکہ میں وہ عینہ اپنی انگوٹھی میں جڑواؤں؟

تو آپؐ نے فرمایا: اے بشیر! کیا تم کو سرخ حقیق، زرد حقیق اور سفید حقیق کی فضیلت معلوم نہیں ہے؟ یہ تینوں پہاڑ
 تھے۔ ان میں سے سرخ حقیق کے پہاڑ کا سایہ رسول اللہ کے گھر میں پڑتا ہے اور زرد حقیق کا سایہ جناب فاطمہؑ
 کے گھر میں پڑتا ہے اور سفید حقیق کا سایہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے گھر میں پڑتا ہے۔ درحقیقت یہ تینوں
 پہاڑ جہنم پر ہیں اور وہاں سے تین نہریں جاری ہوتی ہیں جبکہ ان میں سے ہر پہاڑ کے نیچے سے ایک نہر نکلتی ہے۔
 : یہ نہر عرف سے زیادہ طہر، شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس نہر سے صرف محمدؐ و آل محمدؐ اور
 : تیسہ میرا اب ہوں گے۔ یہ تمام نہریں ایک ہی جگہ پر اختتام پذیر ہوتی ہیں اور ان سب نہروں کا منبع و مصدر کوثر
 : ہے۔ اب شک! یہ تینوں پہاڑ اللہ کی تسبیح و تہلیل اور حمد و توصیف کرتے ہیں اور یہ آل محمدؐ کے حب داروں کے لیے
 : تھے۔

جس نے بھی ان میں سے کسی ہتھ کے گیند کی انگلی اپنے ہاتھ میں پکڑ لی وہ ہمیشہ
 بھلائی دیکھے گا۔ اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور وہ تمام بلاؤں اور پریشانیوں سے بچا رہے گا اور وہ ظالم
 وہ شے جو انسان کو ذرا ترقی اور خوشنودہ کرتی ہے اُس کے شر سے محفوظ رہے گا۔^(۱)

... اُس سے جنگ ہے۔

50/203 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْجَوَانِي الْحُسَيْنِيُّ لَقَظًا بِأَمَلٍ فِي دَارِهِ فِي
تَحْرِيرِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّاعِي الْحُسَيْنِيُّ
سَبَقَنِي فِي دَارِهِ بِسُكُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِلُ بِالْكُوفَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
سَبَقَنِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نَوَاسٍ سَلِيمَانُ بْنُ الْقُرَيْبِ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَوَاسٍ
فَصَحَّحَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أُنْتُكَ زَيْدٌ أَوْ زَيْدٌ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَقُلْتُ جِئْتُ لِتُحَدِّثَنِي عَنْ

رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ وَقَاطِحَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَكَا حَرْبٌ
لِيَمَنْ حَارَبْتُمُ وَيَسْلَمَ لِمَنْ سَأَلْتُمُ

زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ حضرت علیؑ، حسنؑ
فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے پاس سے گزرے اور فرمایا: میری اس سے جنگ ہے جس نے آپؐ کو دور سے
جنگ کی اور میری اس سے صلح ہے جس سے آپؐ نے صلح کی۔^①

صرف مومن محبت کرے گا

51/104 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو النَّخَعِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنُ عَمْسَى الزَّازِي بِالرَّيِّ فِي سَنَةِ يَسَفَ
عَشْرَةَ وَ تَمْسِيَانَةَ قِزَاءَةً عَلَيْهِ بِدَوْبٍ زَاهِرَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
الْقُمِّيُّ بِالرَّيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزْازِيُّ لَفْظًا بَعْدَ مَا كَتَبَهُ لِي بِحَدِيثِهِ
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْعَدَنِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الطُّوسِيُّ
قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَيْشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: وَالَّذِي فَتَقَى الْحَبَّةَ وَ
تَرَدَّى بِالْعِظَمَةِ إِنَّهُ لَعَهْدَ الشَّيْءِ الْأَمْنِيِّ: لَنْ أَتَهُ لَا يُحْيِيكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُغْنِيكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

زید بن حبیش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اُس ذات کی قسم، جس
نے دانے کو شکاف نہ کیا اور جو اپنی عظمت کے ذریعے پہچانا گیا! اُنہی نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی: (اے علیؑ) تم سے
صرف مومن محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔^②

حق علیؑ میں رسالت مآب کی تبلیغ

52/105 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ فِي الْمَوْجِيعِ الْمُقَدِّمِ ذِكْرُهُ فِي
السَّنَةِ الْتَمْدُ كُورِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ قَالَ:

① یہ حدیث دوسرے باب میں پہلے بیان ہو چکی ہے۔ حدیث نمبر ۹۷/۳۳

② اس مضمون و مضمون کی حدیث کافی کتابوں میں مذکور ہے جیسے امالی شیخ طوسی: مجلس ۱۰، ج ۳، ص ۲۵۸؛ امالی شیخ صدوق: مجلس ۲۸، ج ۲، ص ۱۳۴؛ امالی شیخ مفید: مجلس ۳۸، ج ۵، ص ۳۰۷

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْحَرَّاشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو هَكِّمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ
 النَّجَّافِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
 عِمْرَانَ الْحَسَنِيُّ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعْرٍ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ
 أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 : إِنَّ جِبْرِئِيلَ نَزَلَ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقُومَ بِتَقْضِيلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ خَطِيباً عَلَى
 أَصْحَابِكَ لِيُبَيِّنُوا مِنْ بَغْضِكَ ذَلِكَ عَشْتُكَ وَيَأْمُرُ بِجَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ أَنْ تَسْمَعَ مَا تَدْنُرُهُ وَاللَّهُ يُوحِي
 رَيْبَكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ مَنْ خَالَفَتْ فِي أَمْرِهِ فَلَهُ النَّارُ وَمَنْ أَطَاعَكَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ مُنَادِياً يُنَادِي
 بِاخْلَافَةِ جَامِعَةٍ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَخَرَجَ النَّبِيُّ حَتَّى غَلَا الْيَنْبَرُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أُخُوْدُ بَابِهِ
 مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا الْبَشِيرُ وَأَنَا الْنَذِيرُ وَأَنَا
 لِسُنِّي الْأَخْيَ أَنَا مُبَيِّنُكُمْ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِ رَجُلٍ كُفِيَ دَمُهُ دَمِي وَهُوَ غَيْبَةُ الْعِلْمِ وَهُوَ
 نَبِيُّ التَّجَبُّهِ اللَّهُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَاصْطَفَاكَ وَمَدَاكَ وَتَوَلَّاهُ وَخَلَقَنِي وَرَبَّاهُ فَطَنِي بِالرِّسَالَةِ وَقَضَاهُ
 بِالسَّبِيلِ عَنِّي وَجَعَلَنِي مَدِينَةَ الْعِلْمِ وَجَعَلَهُ خَارِجَ الْعِلْمِ وَالْمُقْتَبَسَ مِنْهُ الْأَحْكَامَ وَخَصَّهُ
 بِتَوْحِيدَةٍ وَأَهَانَ أَمْرَهُ وَخَوَّفَ مِنْ عَدَاوَتِهِ وَأَرْفَقَ لِسَنِي وَالْأَلَاةُ وَغَفَرَ لِشِيعَتِهِ وَأَمَرَ النَّاسَ بِجَمِيعِهَا
 بِحَقِّهِ وَأَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ عَادَاكَ عَادَانِي وَمَنْ وَالَاكَ وَالَانِي وَمَنْ نَاصَبَهُ نَاصَبَنِي وَمَنْ خَالَفَهُ
 خَالَفَنِي وَمَنْ عَصَاكَ عَصَانِي وَمَنْ آذَاكَ آذَانِي وَمَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَحَبَّهُ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَرَادَهُ
 أَرَادَنِي وَمَنْ كَادَكَ كَادَنِي وَمَنْ نَحَرَهُ نَحَرَنِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مَا أَمُرُكُمْ بِهِ وَأَطِيعُوا فَإِنِّي
 أَخَوْفُكُمْ عِقَابَ اللَّهِ يَوْمَ تَحْدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُخْطِئاً وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ
 بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِرِدَائِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ فَقَالَ مَعَاشِرَ
 سَيِّدِي هَذَا مَوْتِي الْمُؤْمِنِينَ وَنَحْنُ اللَّهُ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَمُجَاهِدُ الْكَافِرِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ بَلَغْتُكَ وَ
 حَمْدُ عِبَادِكَ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى إِصْلَاحِهِمْ فَأَصْلَحْهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ ثُمَّ
 نَزَلَ عَنِ الْيَنْبَرِ فَأَتَاهُ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُفَرِّقُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ جَزَاكَ
 مِنْهُ عَنْ تَبْلِيغِكَ خَيْرًا وَقَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَضَحْتَ لِأَقْرَبِكَ وَأَرْضَيْتَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
 رَزَمْتَ الْكَافِرِينَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْإِنِّ عَمَلَكَ مُبْتَلَى وَمُبْتَلَى بِهِ يَا مُحَمَّدُ قُلْ فِي كُلِّ أَوْقَاتِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

أَنعَالِيهِمْ وَاسْتَغْلَمَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيْ مُنْقَلَبٌ يَنْقَلِبُونَ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریلؑ مجھ پر: ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے آپؐ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپؐ اپنے اصحاب کے سامنے خطبہ ارشاد فرما کر انھیں حضرت علیؑ ابی طالبؑ کی فضیلت سے آگاہ فرمائیں تاکہ وہ آپؐ کے بعد آنے والی نسلوں کو آپؐ کی طرف سے یہ پیغام پہنچا کر اللہ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ آپؐ علیؑ کے جو فضائل بیان فرمائیں وہ انھیں غور سے سنیں اور اسے حمد! اللہ نے آپؐ یہ وحی کی ہے کہ جس نے بھی علیؑ کے امر میں آپؐ کی مخالفت کی وہ جہنمی ہے اور جس نے اس بارے میں آپؐ کی اطاعت وہ جنتی ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں جا کر اعلان کرے کہ وہ نماز کے لیے (مسجد میں) آئے ہو جائیں تو تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ گھر سے آئے یہاں تک کہ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے سب سے پہلے گفتگو شروع کرتے ہوئے کہا:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

”اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں بشارت (خوشخبری) دینے والا ہوں اور میں ڈرانے والا ہوں، میں انہی نئی ہوں، میں اللہ عزوجل کی طرف سے تمہیں اس مرد کے بارے میں پیغام پہنچا رہا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت اور جس کا خون میرا خون ہے۔ وہ میرے علم کا خزانہ اور امین ہے۔ اے اللہ نے امت سے منتخب کیا ہے اور اسے چن لیا ہے اور اسے ہدایت یافتہ بنایا ہے اور اسے اپنا ولی بنایا ہے۔ اللہ نے مجھے اور اس کو خلق فرمایا۔ پھر مجھے رسالت کے ذریعے فضیلت عطا کی اور اسے میری طرف سے اس رسالت کی تبلیغ کے ذریعے فضیلت عطا فرمائی۔ اللہ نے مجھے علم کا شہر اور اسے علم کا امین بنایا اور اس سے تمام احکام حاصل کیے جائیں گے اور اس کو میرا وصی ہونے سے مختص کیا۔ اس نے اس کے امر (امامت و ولایت) کو واضح کیا ہے اور اس کی عداوت و دشمنی سے ڈرایا ہے جس نے اس سے محبت رکھی اسے اپنا قرب بخشا اور اس نے اس کے شیعوں کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس نے اس (علیؑ) سے کینہ و عداوت رکھی اُس نے مجھ سے عداوت رکھی، جس نے اسے دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے اس سے دشمنی رکھی،

اُس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ جس نے اس کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ جس نے اسے ذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے اس سے بخش رکھا اس نے مجھ سے بخش رکھا۔ جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی۔ جس نے اس کا ارادہ کیا اُس نے میرا ارادہ کیا۔ جس نے اس سے برائی کا ارادہ کیا اس نے مجھ سے برائی کا ارادہ کیا۔ جس نے اس کی مدد کی اُس نے میری مدد کی۔

اے رب! اللہ نے تمہیں اس (علی) کے بارے میں جو حکم دیا ہے اسے غور سے سنو اور اس پر عمل کرو۔

یقیناً میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعْبُدُونَ ۖ إِنَّكُمْ أَعْيُنُكُمْ عَلَىٰ عَذَابِهِ يُنْزِلُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ (سورہ آل عمران: آیت ۳۰)

اُس دن ہر شخص اپنا نیک عمل حاضر پائے گا، اسی طرح ہر برے عمل بھی (اُس روز) انسان یہ تمنا کرے گا کہ کاش! یہ دن اس سے بہت دور ہوتا اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

اے لوگو! یہ مومنوں کا مولا، رحم مخلوق پر اللہ کی حجت اور کافروں کے خلاف جہاد کرنے والا ہے۔ اسے نہ اس نے تیرے حکم کو پہنچا دیا ہے اور یہ تیرے ہی بندے ہیں اور ان کی اصلاح کرنے کی قدرت و ہمت رکھتا ہے۔ پس ان لوگوں کی اصلاح فرما، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت و بخشش طلب کرتا ہوں۔

پس آپ صبر سے تشریف لے آئے تو حضرت جبرئیل (دوبارہ) آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے محمد! اللہ نے آپ کو سلام کے بعد کہا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کی اس تبلیغ پر بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ یقیناً آپ نے اپنے بیعت کو پہنچا دیا ہے اور آپ نے اپنی امت کو نصیحت فرما دی ہے اور مومنوں کو راضی کر دیا ہے اور کافروں کو

اے محمد! بے شک آپ کے چچا زاد (حضرت علی) کی آزمائش ہوگی اور ان کے ذریعے لوگوں کی آزمائش ہوگی۔

اے محمد! آپ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے یہ ورد کرتے ہیں۔

حَسْبُكَ اللَّهُ وَكَفَىٰ ۚ (سورہ شعراء: آیت ۲۲۷)

”اور عالموں کو غریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پلٹ کر جائیں گے۔“^①

حضرت جابرؓ کی دو اماموں سے ملاقات

53/106 - أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ فِي شَوَّالِ سَنَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَ تَمْسِيهَا تَبَعُ عَشْرِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَرَامَةِ عَلَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِي رَحِمَهُ اللَّهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَيْمُونِ الْمُعْتَدِلِ يَوْسِفُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَزَّازُ وَ بَجَاعَةُ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُعْظَلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَدَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَجْعَمُ بْنُ نَصْرِ الصَّدِيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ شَدَّادٍ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ شَدَّادِ بْنِ رُشَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَظَرَتْ إِلَى مَا فَعَلَهُ ابْنُ أَخِيهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِنَفْسِهِ مِنَ الدَّاءِ فِي الْعِبَادَةِ أَنتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَتْ لَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ لَنَا عَلَيْكُمْ حُقُوقًا وَإِنَّ مِنْ حَقِّنَا عَلَيْكُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدَنَا يَهْلِكُ نَفْسَهُ اجْتِهَادًا أَنْ تُدْخِرُوهُ اللَّهُ وَ تَدْعُوهُ إِلَى الْبَقَا عَلَى نَفْسِهِ وَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بِقِيَّةِ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ قَدْ انْقَرَمَ أَنْعُهُ وَ تَفِئَتْ جَنَّتُهُ وَ رُكِبَتَاهُ وَ رَاغَتَاهُ إِذْ أَبَا مِنْهُ لِنَفْسِهِ فِي الْعِبَادَةِ فَذَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ بِالنَّهَابِ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُغْيَلَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ اجْتَمَعُوا هُنَاكَ فَتَنَصَّرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَيْهِ مُطِيبًا فَقَالَ خِدَّةُ مِشْمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَفْهُةٌ فَمَنْ أَنْتَ يَا عَلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَبْلَكَ جَابِرُ وَقَالَ أَنْتَ وَ اللَّهُ الْبَاقِرُ عَنِ الْعِلْمِ حَقًّا أَدْنِ مِنِّي بِأَنِّي أَنْتَ قَدْ نَامَتْهُ فَحُلْ جَابِرُ أَرَزَاكَ لَمْ وَضَعْ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ فَقَبَّلَهُ وَ جَعَلَ عَلَيْهِ خَدَّهُ وَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَقْبِرْكَ عَنْ جَدِّكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ وَ قَدْ مَرَّتْ بِي أَنْ أَفْعَلَ بِكَ مَا فَعَلْتُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُوشِكُ أَنْ يُعْمِشَ وَ تَبْقَى حَتَّى تُلْقَى مَنْ وَلَدِي لِنُفْسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَتَقَرُّ الْعِلْمَ بِفَرَأ وَقَالَ إِنَّكَ تَبْقَى

① ابالی شیخ مفید: مجلس ۳۱، ج ۲، ص ۳۰۵؛ ابالی شیخ طوسی: مجلس ۳، ج ۳۹، ص ۱۱۸؛ بحار الانوار، ج ۳۸، باب ۶۱، ج ۵۱، ص ۱۱۲

مَنْ تَغْنَى وَيُكْشَفُ لَكَ عَنْ بَصِيرَتِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّكَ لَبْنِي عَنْ أَبِيكَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
 حَسَنُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِيهِ وَأَخْبَرَهُ الْخَبَرُ وَقَالَ إِنَّ شَيْعاً بِالْبَابِ وَقَدْ فَعَلَ بِي كَيْتُ
 كَيْتُ قَالَ يَا بَنِي ذَاكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّكَ لَبْنِي عَنْ أَبِيكَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا
 السَّلَامُ فَدَخَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِيهِ وَأَخْبَرَهُ الْخَبَرُ وَقَالَ إِنَّ شَيْعاً بِالْبَابِ وَقَدْ فَعَلَ
 كَيْتُ وَكَيْتُ قَالَ يَا بَنِي ذَاكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ مِنْ بَنِي وَلَدَانِ أَهِيكَ قَالَ لَيْتَ مَا
 وَقَعَ بِكَ مَا فَعَلَ، قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا نَشْعُرُهُ لَمْ يَغْصِبَتْ بِسُوءٍ وَلَقَدْ أَشَاطَ
 سَمِيتَ ثُمَّ أَذِنَ لِجَابِرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي مِزَابٍ وَقَدْ نُصِصَتْهُ أَيْعِيَادُهُ فَتَنَهَضَ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
 كَسَمَتْ شَيْنَ خَالِهِ سُؤَالاً خَفِيئاً ثُمَّ جُلِسَتْهُ بِجَنَابِهِ فَأَقْبَلَ جَابِرٌ عَلَيْهِ يَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا
 جِئْتَ أَنَّ اللَّهَ إِنَّمَا خَلَقَ الْجَنَّةَ لَكُمْ وَلَيْتَنِي أَحَبَّكُمْ وَخَلَقَ الْكَرِيمَ لِيُغَضِّكُمْ وَعَاذَاكُمْ فَمَا هَذَا
 حِينِ تَبْدَى كَلْفَتُهُ نَفْسَكَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا
 جِئْتَ أَنَّ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَلَمْ
 يَرْجِعْ بَعْدَهُ وَقَدْ تَعَبَّدَ بِأَنِي هُوَ وَأَقْبَى حَقِّي الْتَفَاحَ السَّاقِ وَوَرَمَ الْقَدَمُ فَقِيلَ لَهُ تَفَعَّلَ هَذَا وَقَدْ
 كَسَمْتَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا
 كَسَمْتَ بَنِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَأَنَّ هَيْسَ يُغْنَى فِيهِ قَوْلُ مَنْ يَسْتَسِيمُهُ مِنَ الْجَهْدِ وَ
 تَضَرَّعَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْبُقْيَا عَلَى نَفْسِكَ فَإِنَّكَ مِنْ أَسْرَةٍ
 فِي سَبَلٍ وَيُكْشَفُ الْأَوَاءُ وَبِهِمْ تُسْتَنْظَرُ السَّهَاءُ فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أَزَالُ عَلَى مِنْهَاجِ
 : وَأَقْبَلَ جَابِرٌ عَلَى مَنْ حَظَرَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِنْ أَوْلَادِ الْأَنْبِيَاءِ مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
 : يُؤَسِّفُ بَنِي يَعْثُوبٍ وَاللَّهُ لَنَرِيَّتُهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ
 : بِحُيُوتٍ مِنْ مِثْلِهِ لَتَمُنَّ بِمَلَأَ الْأَرْضَ عَذْلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا.

حضرت جعفر (صادق بن محمد باقر علیہ السلام) سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ بنت علی بن ابی طالب نے
 کے بھتیجے حضرت علی ابن حسین نے مسلسل عبادت میں مشغول رہنے کی وجہ سے اپنا کیا حال کر لیا ہے تو آپ
 نے عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس تشریف لائیں اور ان سے فرمایا: اے رسول اللہ کے صحابی! بے شک ہمارے تم

لوگوں پر حقوق ہیں اور ہمارا تم پر ایک حق یہ ہے کہ اگر تم لوگ ہمارے کسی فرد کو دیکھو کہ اس نے مسلسل عبادت میں مشغول رہنے کی وجہ سے خود کو فنا کر لیا ہو تو اسے اللہ کی یاد دلاؤ اور اسے اپنی جان بچانے کی طرف بلاؤ۔ یہ علی ابن حسینؑ جو اپنے والد حضرت حسینؑ کی نشانی ہیں۔ انھوں نے (مسلسل عبادت میں مشغول رہنے کی وجہ سے) اپنا ناک زخمی کر لیا ہے۔ ان کی پیشانی، گھٹنوں اور ہتھیلیوں پر گٹھے پڑ چکے ہیں۔

یہ سن کر حضرت جابر بن عبد اللہؓ حضرت علی ابن حسینؑ کے دروازے پر تشریف لائے تو انھوں نے حضرت ابو جعفر محمد (باقر) بن علیؑ کو بنو ہاشم کے نوجوانوں کے ہمراہ دروازے پر موجود پایا جبکہ وہ لوگ وہاں پر جمع تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے حضرت محمد (باقر) کو دیکھا تو ان کی جانب بڑھے اور عرض کیا: ان کے چلنے کا انداز رسول اللہ جیسا ہے۔ ان کے خصال رسول اللہ جیسے ہیں۔ پھر انھوں نے عرض کیا: اے نوجوان! آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔

یہ سن کر حضرت جابرؓ نے گریہ کرتے ہوئے عرض کیا: خدا کی قسم! یقیناً آپ ہی علم کو شکافہ کرنے والے ہیں۔ آپ میرے قریب تشریف لائیں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ان کے قریب ہوں۔ حضرت جابرؓ نے ان کا سینہ بند کھول کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ کر پوسہ دیا۔ پھر اپنا رخسار اور چہرہ ان کے سینہ اقدس پر رکھ کر عرض کیا: آپ کے نانا رسول اللہ نے آپ کو سلام کہا تھا اور انھوں نے مجھے یہ سب کچھ آپ کے ساتھ کرنے کا وعدہ کیا جو میں نے ابھی آپ کے ساتھ کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم اس قدر زندہ اور باقی رہو گے کہ میرے ایک بیٹے سے ملاقات کرو گے۔ اس کا نام محمد بن علی ہوگا اور وہ علم کو شکافہ کرے گا اور تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ تمہارے بیٹا کی چلی جائے گی اور وہ تمہاری بیٹائی واپس لوٹائے گا۔

پھر حضرت جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: آپ اپنے والد حضرت علی ابن حسینؑ سے میری ملاقات کے لیے اجازت طلب کریں تو ابو جعفرؑ اپنے والد کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں سارا واقعہ بتایا اور فرمایا: دروازے پر ایک بزرگ موجود ہیں۔ انھوں نے میرے ساتھ اس طرح کا طرز عمل اپنایا ہے۔

اس پر حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: وہ جابر بن عبد اللہؓ ہیں۔ پھر آپ نے اپنے خاندان میں سے اپنی اولاد کے سامنے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا کہ جابرؓ نے آپ سے یہ کچھ کہا ہے اور انھوں نے آپ کے ساتھ یہ سلوک اپنایا ہے۔

ن پر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں، بالکل ایسا ہی ہے۔

پھر حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔ جابرؓ نے آپؑ کے ساتھ کچھ نہیں کیا بلکہ آپؑ کے خون کو سونگھ کر اسے خوش آگیا تھا۔ پھر آپؑ نے حضرت جابرؓ کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ نہایت لے آئے اور انھوں نے حضرت علی زین العابدین علیہ السلام کو عراب عبادت میں بندگی پروردگار میں مشغول پایا۔ یہ جہوت نے انھیں لافرو کمزور کر دیا تھا۔

حضرت جابرؓ کو دیکھ کر آپؑ اپنی جگہ سے اٹھے اور ان سے آہستہ سے سوال کرتے ہوئے ان کا حال دریافت کیا۔ جس اپنے پہلو میں بٹھایا۔

حضرت جابرؓ نے آپؑ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا: اے فرزند رسول! آپؑ بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ نے جنت سے آپؑ کے خب داروں کے لیے خلق فرمائی ہے اور اس نے جہنم آپؑ سے انھیں رکھنے والوں اور آپؑ کے دشمنوں سے بچہ بچہ کیا ہے۔ پھر آپؑ اس قدر خود کو عبادت و ریاضت میں کیوں مشغول رکھتے ہیں؟

ن پر حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے صحابی رسول! کیا آپؑ کو معلوم نہیں کہ میرے نانا رسولؐ کے اللہ نے مجھے پچھلے تمام گناہ معاف فرما رکھے تھے لیکن انھوں نے پھر بھی عبادت کو نہیں چھوڑا۔ میرے ماں باپ رسولؐ کے بند ہوں انھوں نے اس قدر عبادت پروردگار کی کہ ان کی پٹلیاں پھول گئیں اور ان کے پیروں دم آگئے اور آپؑ سے کہا گیا کہ کیا آپؑ اس قدر عبادت کرتے ہیں کہ آپؑ کی پٹلیاں پھول چکی ہیں اور پیروں پر دم آگئے ہیں۔ انہوں نے آپؑ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر رکھے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: کیا میں خدا کا بہت زیادہ شکر گزار بندہ ہوں؟

جب حضرت جابرؓ نے دیکھا کہ حضرت علی بن حسین علیہ السلام کو کوئی چیز عبادت پروردگار سے نہیں روک سکتی تو انھوں نے فرمایا: اے فرزند رسول! آپؑ اپنی جان کو بچ کر رکھیں کیونکہ آپؑ کو تعلق اس خاندان (اہل بیت) سے ہے جن سے سوائے میں بلائیں اور مصیبتیں زور ہوتی ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور بارش نازل ہوتی ہے۔

پھر حضرت جابرؓ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر عرض کیا: خدا کی قسم! میں نے انبیاء کی اولاد میں حضرت یوسفؑ کو محبوب کے علاوہ کسی کو حضرت علی بن حسینؑ کی مانند نہیں دیکھا لیکن خدا کی قسم! حضرت علی بن حسینؑ کی ڈریت سے یوسفؑ بن یعقوبؑ کی ڈریت سے افضل ہے کیونکہ حضرت علی بن حسینؑ کی ڈریت (اولاد) سے وہ شخصیت ہے جو

زمین کو اس طرح بدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔^①

اہل بیتؑ کے وسیلہ سے بخشش

54/107- أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْيَزِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَةَ الْعَلَوِيِّ الْكُوفِيِّ بِهَا وَأَبُو غَالِبٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّقِيقُ سَنَةَ سِتِّ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ وَأَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَايِدُ بْنُ طَهْمَازٍ [ظَهْمَان] أَبُو الْعَلَاءِ الْخُفَافُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَخْفَرُ لَكُمْ

خالد بن طہماز ابو العلاء الخفاف بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”تم لوگ جو محبت کے وسیلے سے بخش دیے جاؤ گے۔“^②

تم اہل بیتؑ میں سے ہو

55/108 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُو يُونُسَ السَّنَّةُ الْمَدُّ كُورَةً بِالزَّيْتِ بِقَرَاءَةِ عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلَاءً فِي مَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَجَادِي الْأَخِيرَةِ سَنَةِ خَمْسِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ وَارْتِيبَانَهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْبَانِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرَقَنْدِيُّ قَالَ:

① بحار الانوار: ج ۲۸، ص ۸۵، باب ۶۳، ج ۴، ص ۱۱، فتح طوسی، ص ۶۳۶، مجلس ۳۱، ج ۱۶

اس حدیث کے الفاظ ظاہر ا میرت اہل بیتؑ کے معانی ہیں لہذا اس کی تاویل کا لازم ہے جو کئی طرح سے ممکن ہے لیکن مہارت اہل بیت کا طریقہ رہا ہے۔ خود رسول اللہ کو اللہ نے کہا کہ مہارت تم کیا کرو، لہذا ممکن ہے کہ حدیث صحیح ہو لیکن الفاظ تفسیر پر محمول ہیں۔ الفاظ کے مطالب دونوں جو ہم سمجھ رہے ہیں۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہو کیونکہ اس کی سند میں حسین بن شریحہ لکھی موجود ہے جو محمول ہے (دیکھیے: المفید من تحم رجال الحديث: ۱۷۰)۔ واللہ اعلم!

② المال فتح طوسی: ۲/۲۸

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَنَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَا فِرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَا ابْنَ نَجِيٍّ أَنْتَ وَالْمُؤْمِنَاتُ أَهْلُ الْبَيْتِ فَقُضِيَ جُعِيتُ فِدَاكَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ: وَالْمُؤْمِنَاتُ أَنْفُسُهُمْ يَا عُمَرُ مَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَتَلِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَفِي الْمُؤْمِنِينَ آمَنَّا قَوْلَهُ لَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَافِرٌ تَوَّابٌ

مؤمن بن یزید سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: اے ابن یزید! خدا کی قسم! تم میری امت میں سے ہو۔

میرے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو آل محمد میں سے؟
 آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ان میں سے ہواے عمر! کیا تم اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) میں یہ قول نہیں

لَا أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَتَلِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۶۸﴾

(سورہ آل عمران: آیت ۶۸)

آج کل! ابراہیم سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے ان کی پیروی نہ کر اب یہ نبی اور ایمان والے (زیادہ حق رکھتے ہیں) اور اللہ مومنوں کا سرپرست ہے۔
 یہ تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا: (حضرت ابراہیم نے کہا):
 تِلْكَ شِعْبِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَافِرٌ تَوَّابٌ ﴿۶۸﴾ (سورہ ابراہیم: آیت ۳۶)
 جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو کو یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱﴾

اور تمہارے آگے آگے ہوگا

56/259 وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَيْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَعْبِجٍ عَنْ

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ النَّهْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ
 أَحْمَدَ الدَّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيفُ بْنُ سَابِقٍ الْكُفَيْيِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ السَّمْدَرِيُّ
 [الْتَمُذَرِيُّ] قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَجْزِيٍّ مُحَمَّدٍ إِلَى أَدْخُلُ بِلَادَ الْيَمَزَلِكِ وَإِنْ عِنْدَنَا يَقُولُونَ
 إِنَّ مِنْكَ خُشْرَتٌ مَعَهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا عَمَّادُ إِذَا كُنْتَ تَمُرُّ بِدُكْرِ أَمْرَةٍ وَتَدْعُو إِلَيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
 فَإِذَا كُنْتَ فِي هَذِهِ الْمَدِينِ مُدِينٍ إِلَى سَلَامٍ تَدْكُرُ أَمْرَتَا وَتَدْعُو إِلَيْهِمَا قَالَ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِي إِنَّكَ إِنْ
 مِنْكَ خُشْرَتٌ أَمَةٌ وَخَذْتَ وَسَعَى نُورُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ

حماد السمدری کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں مشرک شہر
 ممالک میں بھی جاتا ہوں اور ہمارے پاس کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تم وہاں مر گئے تو مشرکوں کے ساتھ مشہور ہوئے
 آپ نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! جب تم مشرکوں کے علاقے میں ہوتے ہو تو وہاں ہمارے امر (امامت
 رکھتے ہو اور انھیں اس کی دعوت دیتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

پھر آپ نے مجھ سے پوچھا: اگر تم ان مسلمان شہروں میں ہوتے ہو تو ہمارے امر کو یاد کر کے لوگوں کو اس کے
 بلائے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔

تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم کو (وہاں) موت آگئی تو تم اپنی ایک امت (اسلام) کے ساتھ مشہور ہوئے
 تمہارا ثور تمہارے آگے آگے چل رہا ہوگا۔^①

عرش الہی کے نیچے تحریر

57/110 أَخْبَرَنَا الْفقيهُ أَبُو النَّجْمِ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْكَرَازِيُّ قِرَاءَةً عَنْهُ فِي دَرْبِ
 زَمَهْرَانَ بِالزَّيْ فِي صَفْرِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمِيسَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
 اللَّيْثِيُّ أَبُو رِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ بْنِ قِرَاءَةَ عَنْهُ قَالَ:
 حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَغْفُوبَ يَعْنِي إِسْحَاقَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْخَبَّازَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ
 أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ مُوسَى الْوَيْهَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ بْنِ حَسَنِ
 الْخَبَّازِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَشَقِّ عَنْ الْأَشَقِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ

① اہل شیخ طوسی: مجلس ۲، ج ۲۳، ص ۳۵، رجال کشی: ج ۲۳۵، ص ۳۲۲

رَسُولُ اللَّهِ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَ نَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ آدَمُ فَأَلْهِمَهُ أَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ يَا آدَمُ تَحَدَّثْ بِي قَوْلِي وَ جَلَّالِي لَوْلَا عَبْدَانِ أُرِيدُ أَنْ أَخْلُقَهُمَا فِي آخِرِ
 زَمَانٍ مَا خَلَقْتُكَ قَالَ أَيْ رَبِّ قَمِي يَكُونَانِ وَمَا سَمَّيْتَهُمَا فَاَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ اذْفَعْ رَأْسَكَ فَزَفَعَ
 رَأْسَهُ فَإِذَا تَحْتِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ يُبَيِّنُ الرَّحْمَةَ عَلَى مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
 قَسِمُ بِعِزِّي إِنْ أَرَحَمْتُ مَنْ تَوَلَّاهُ وَأَعَذِّبُ مَنْ عَادَاهُ

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے حضرت آدم کو خلق فرمایا اور ان میں
 سے موت دی تو حضرت آدم کو چھینک آئی۔ پھر اللہ نے انھیں الہام کیا تو انھوں نے کہا: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ پھر
 نے انھیں وحی کی: اے آدم! تم نے میری حمد کی ہے، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! اگر وہ دو بندے نہ ہوتے جنھیں
 نے آخری زمانے میں خلق کرنے کا ارادہ کیا ہے تو میں تمھیں پیدا نہ کرتا۔ تو حضرت آدم نے عرض کیا: پروردگار! وہ
 ۔۔۔ ستیاں کب دنیا میں تشریف لائیں گی اور کون نے ان دونوں کے کیا نام رکھے ہیں؟ پس! اللہ نے جناب آدم کو وحی کی
 ۔۔۔ اے خدا! تو انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے نیچے یہ تحریر تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ يُبَيِّنُ الرَّحْمَةَ عَلَى مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ أَقْسِمُ بِعِزِّي إِنْ أَرَحَمْتُ مَنْ تَوَلَّاهُ وَ
 أَعَذِّبُ مَنْ عَادَاهُ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (حضرت) محمد اللہ کے رسول اور نبی رحمت ہیں، (حضرت) علی جنت کی
 کھنچی ہیں، مجھے میری عزت کی قسم! میں اس شخص پر رحم کروں گا جس نے علی سے محبت رکھی اور اس شخص کو
 عذاب دوں گا جس نے علی سے عداوت و دشمنی رکھی۔“^①

۱۔ کے پانچ بنیادی ارکان

58/111 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْقُتُوبِيُّ بِإِسْنَادٍ طَوِيلٍ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُلُوبُودٍ قَالَ:
 حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ

مروے اغیار کی عبادت قبول نہیں

60/113 أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عُمَرُ بْنُ حَفْصَةَ وَأَبُو غَالِبٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقَدَّمُ ذِكْرُهُمَا فِي السَّنَةِ الْمَذْكُورَةِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَوِيِّ الْمُقَدَّمُ ذِكْرُهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَاجِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَزْبُ بْنُ حَسَنِ الطَّعَّانِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسَاوِيٍّ عَنْ أَبِي الْحَارُودِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا أَبَا الْحَارُودِ أَمَا تَرْضَوْنَ تَصَلُّوا فَيُقْبَلَ مِنْكُمْ وَتَصُومُوا فَيُقْبَلَ مِنْكُمْ وَتَحْجُّوا فَيُقْبَلَ مِنْكُمْ وَتَسُكُّهُ لِيُصَلِّيَ عَلَيْكُمْ فَمَا يُقْبَلُ مِنْهُ وَيَصُومُ فَمَا يُقْبَلُ مِنْهُ وَيَحْجُّ عَلَيْكُمْ فَمَا يُقْبَلُ مِنْهُ

ابو الحارود سے مروی ہے کہ ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: اے ابو الحارود! کیا تم لوگ (شیعیانِ حیدر) کی بات پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ تم نماز پڑھتے ہو تو تم لوگوں کی نماز قبول کی جاتی ہے اور تم روزہ رکھتے ہو تو وہ قبول ہوتا ہے اور تم حج کرتے ہو تو تم سے حج قبول کیا جاتا ہے۔ خدا کی قسم! تمہارے اغیار (غیر شیعہ) نماز پڑھتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔ وہ روزہ رکھتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتا اور وہ حج کرتے ہیں مگر ان کا حج قبول نہیں ہوتا۔^①

نبی سیدہ عالم کی فضیلت

61/114 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو قَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْجَوَائِي الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الدَّاعِي الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَاوِظُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَعَدُلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَلْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْأَبَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ دَاوُدَ الْقَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ قُصَّالَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لِفَاطِمَةَ أُمَّا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ؟ قَالَتْ فَأَيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ؟ قَالَ لَهَا أُمِّي بَنِيَتْ يَتْلُو تِلْكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَقَدْ رَوَّجْتُكِ سَيِّدَةً فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدَةً فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُجِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُعْطَاهُ إِلَّا مُتَأَفِّقٌ

میرے جب کرتے ہوئے فرمایا: اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ لوگ ہمارے
میں سے کچھ نہیں ہے۔

مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری رشتہ داری کی قسم! میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ ہی میں نے اپنے آباء و
تر سے کسی سے یہ سنا ہے اور نہ ہی میرے آباء و اجداد میں سے کسی کے متعلق مجھے یہ خبر ملی ہے کہ کسی نے یہ کہا ہو۔
ن کے بعد آپ نے فرمایا: ہاں! ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطاعت و فرمانبرداری اور دین میں ہم سے محبت و ولایت
نے تر سے تالیق اور غلام ہیں۔ پس اہر حاضر و غائب تک یہ بات پہنچا دو۔^(۱)

میرا نکڑا ہیں

63/125 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسَدِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِبٍ أَلْتَوَاتَنِي قَالَ:
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْغَزَّالُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي
سَدِّ النَّوْنِ الْحَسَنِ الْأَخْطَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَنِدٍ أَلْتَوَاتَنِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَنِدٍ أَلْتَوَاتَنِي
حَدَّثَنِي بَنِي تَوْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ يَغْنِي ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
بِشَوَّلٍ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ سَرَّهَا فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَاءَ مَا فَقَدْ سَاءَ لِي فَاطِمَةُ أَعَزُّ النَّاسِ عَلَيَّ

میرے نہ بن عارث بن نوفل بیان کرتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص سے سنا ہے کہ اس نے بتایا
نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: فاطمہ میرا نکڑا ہے جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور
۔۔۔ سے تمہیں کیا اس نے مجھے تمہیں کیا۔ فاطمہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔^(۲)

میں تلی بیت کے عبادت

64/126 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِمُتَّفَقٍ مَوْلَانَا أُمِّهِ
سُيُومِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ يُخَوِّاتَنِي عَنْهُ

۱۔ بحار، ج ۱۰، باب فرض طلاق الامت، ص ۱۸۷، مالی فتح مفید: مجلس ۳۰، ج ۳، ص ۲۵۳، مالی فتح طوی: مجلس ۱، ج ۲، ص ۲۲

۲۔ بحار، ج ۹۳، ص ۵۳۳، وسائل المعتمد: ۲۳/۲۶۱، ج ۲۹۵۹۵

۳۔ بحار مفید: مجلس ۳۱، ج ۲، ص ۲۶۹، مالی فتح طوی: مجلس ۱، ج ۳۰، ص ۲۳

قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْشُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَلِيِّ قَالَ: قَالَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِينَ أَيْ الْيَقَاجِ أَفْضَلُ، فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَغْنَمُ فَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْيَقَاجِ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا غَيَّرَ مَا غَيَّرَ نُوْحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا يَصُومُهُ النَّهَارَ وَيَقُومُهُ اللَّيْلَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ وَلَا يَتَنَاَلَهُ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ شَيْئًا

ابو حمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام نے ہم سے پوچھا: زمین کا کون سا کون سا کون سا

ہے؟

ہم نے عرض کیا: اللہ، اس کا رسول اور اس کے رسول کا بیٹا زیادہ بہتر جانتے ہیں۔
پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: بے شک زمین کا افضل کھڑا ”رکن“ اور ”مقام“ ہے۔ اگر کسی شخص کی عمر اس قدر جس قدر عمر حضرت نوح نے اپنی قوم میں گزاری ہے اور وہ ساڑھے نو سو سال ہے اور وہ اس ساری عمر میں اس جگہ پر۔۔۔ میں روزہ رکھتا ہو اور رات میں نمازیں پڑھتا ہو۔ پھر وہاں اُسے موت آجائے لیکن وہ ہماری ولایت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ یہ نماز و روزہ اسے کوئی فائدہ نہ پہنچائیں گے۔^①

شاہِ ولایت کی محبت اور ثابت قدمی

65/118 وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْقَهْمَدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنَّانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ قَالَ: مَا ثَبَّتَ اللَّهُ تَعَالَى حُبَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قَلْبٍ أَحَدٍ فَرَزْتُ لَهُ قَدْرًا إِلَّا ثَبَّتْتُ لَهُ أُخْرَى

① خانہ کعبہ کے جس کونے میں حجر اسود نصب ہے۔ (مترجم)

② یعنی مقامِ ابراہیم۔ (مترجم)

③ من لاصحروہ البقیۃ: ج ۲، ص ۲۳۵؛ امالی فیح طوسی: مجلس ۵، ج ۲۲، ص ۱۳۵؛ وسائل البقیۃ: ۱/۱۲۲، ج ۳۰۸؛ عقاب ادیب

مردوق: ۲۳۳، ج ۲؛ مستدرک الوسائل: ۱/۱۴۹، ج ۲۶۶؛ کتاب عام بن حمید: ۲۰

سیر سے مروی ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے دل میں حضرت علیؑ کی محبت کو ظہر ادا کرے تو اگر اس کے ایک قدم میں لغزش آجائے تو اللہ اس کے دوسرا قدم کو استقامت و ثابت نہ فرمائے۔ ①

۲۔ خوش ہوں کہ میں شیعہ ہوں

66/119 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَهْرِ يَارَ الْخَازِنْ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ اَلتَّحَنُّنِ شَرْقًا وَتَحْسِبَانَا بِمَشْهُدٍ مُؤَلَّاهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى النَّوَّاسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ بَغْدَادَ وَرَدَّ إِلَيْنَا زَائِرًا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى سَدَى السَّيْدِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَطْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْمَالِكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأُرْدُبِيُّ الشَّهَّاحُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فَبَيْعْتُمَا أَنَا بِالظُّوْفِ فَإِذَا أَنَا بِتَجَارِيَةٍ لِحَاسِيَّةٍ وَهِيَ مُتَعَلِّقَةٌ بِسِتَارَةِ الْكَعْبَةِ وَهِيَ مُخَاطَبٌ جَارِيَةٌ مِثْلَهَا وَهِيَ تَقُولُ أَلَا وَحَقِّي الْمُسْتَجِبُ بِالْوَصِيَّةِ نَحْنُ بِالسُّوَيْيَةِ الطَّحِيحِ النَّيَّةِ رُوحَ قَاطِئَةِ الْمَرْطَبَةِ مَا كَانَ كَذَا فَقُلْتُ لَهَا يَا جَارِيَّةُ مَنْ صَاحِبُ هَذِهِ الصِّفَةِ قَالَتْ ذَلِكَ وَاللَّهِ عَلَمُ الْأَعْلَامِ وَتَابَ الْأَحْكَامِ وَقَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ رَبَّائِي زُفَرًا وَرِيَّائِي الْأَيَّامُ أَخُو النَّبِيِّ وَوَصِيَّتُهُ وَخَلِيفَتُهُ عَلَى أَمْتِهِ ذَلِكَ مُؤَلَّاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ لَهَا يَا جَارِيَّةُ بِمَنْ يَسْتَعِيقُ عَلِيٌّ مِنْكَ هَذِهِ الصِّفَةِ قَالَتْ كَانَ أَبِي وَاللَّهِ مُؤَلَّاهُ فَقِيلَ بَنِي يَدْيُو يَوْمَ صِفِّينَ وَلَقَدْ دَخَلَ يَوْمَ عَلَى أَبِي وَهِيَ فِي جَبَانِهَا وَقَدَرَكِيْنِي وَأَخَالِي مِنَ الْحَدَرِي مَا دَخَلَ بِهِ أَبْصَارُكَ أَعْلَمًا رَأَاكَ تَأَوُّدًا وَأَنْشَأَ يَقُولُ:

مَا إِنْ تَأَوَّضْتُ مِنْ شَيْءٍ رُزِيْتُ بِهِ
كَمَا تَأَوَّضْتُ لِلْأَطْفَالِ فِي الصَّغَرِ
قَدْ مَاتَ وَالِدُهُمْ مَنْ كَانَ يَكْفُهُمْ
فِي النَّائِبَاتِ وَ فِي الْأَسْفَارِ وَ الْحَضَرِ

ثُمَّ أَذْنَاكَ إِلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَ بِدُكَا الْمُبَارَكَةِ عَلَى عَنِي وَعَلَيْ أُمِّي ثُمَّ دَعَا بِدَعَوَاتٍ ثُمَّ شَالَ يَدَهُ
فَهَا أَنَا يَا أَبَا أَلْتِ وَأَنَّهُ أَنْظَرُ إِلَى الْمُجْتَلِ عَلَى قَرَابِعِ كُلِّ ذِيكَ بِدَرْكِيهِ قَالَ فَتَلَّكَ خَيْرَ بَطْنِي قَدْ خَفَعْتُ
إِلَيْهَا دِيهَانَيْنِ بَقِيَّةَ نَفَقَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فَتَبَسَّسْتُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَتْ مَهْ خَلَقْنَا أَكْرَمَ سَلَفٍ عَلَى خَيْرِ
خَلْقٍ فَتَخُنَ الْيَوْمَ فِي كَفَالَةِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ قَالَتْ أَتُحِبُّ عَيْنًا، قُلْتُ أَجَلٌ قَالَتْ أَبَشِيرُ
فَقَدْ اسْتَبَسَّسْتُ بِالْعُرْوَةِ الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا ثُمَّ وَلَّتْ وَهِيَ تَقُولُ:

مَا بَكَ حُبِّي فِي ظَهْرِ قَتْنِي إِلَّا لَهُ شَهَدَتْ مِنْ رَبِّي النِّعَمُ
وَلَا لَهُ قَدَمٌ زَلَّ الزَّمَانُ بِهَا إِلَّا لَهُ قَبِلْتُ مِنْ بَعْدِهَا قَدَمُ
مَا سَرَّ لِي أَتَيْتُ مِنْ غَيْرِ شَيْعَتِهِ وَإِنْ لِي مَا حَوَاكَ الْعَرَبُ وَالْعَجَمُ

عبدالواحد بن زید بیان کرتا ہے کہ میں مکہ کے لیے روانہ ہوا۔ جب میں مکہ میں (خانہ کعبہ کے) طواف میں مشغول تھا تو میں نے ایک پانچ سالہ بچی کو دیکھا جو خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنی ہم عمر بچی سے کہہ رہی تھی: یاد رکھو! ان ذات کی قسم، جو برحق وحی منتخب ہوئے اور سب پر حاکم ہیں، صحیح نیت (اخلاص) والے ہیں اور جنابِ فاطمہ مرضیہ کے شاہ ہیں جو فلاں فلاں صفات کے مالک ہیں۔

میں نے اس پانچ سالہ بچی سے پوچھا: اے بچی! ان صفات کا مالک کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا: خدا ان کے وہ سرداروں کے سردار، احکام و قضاوت کا دروازہ، جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے، اُمت کی تربیت کرنے والے، ان کے سردار، نبی کے بھائی و وحی اور ان کی اُمت میں ان کے خلیفہ و جانشین ہیں اور وہ میرے آقا و مولا امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

یہ سن کر میں نے اس سے کہا: اے بچی! تمہاری طرف سے حضرت علیؑ ان صفات کے کیوں دار ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: خدا کی قسم! میرے والد حضرت علیؑ کے غلام تھے اور وہ جنگِ صفین میں حضرت عمرؓ کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ پھر آپؑ ایک دن میری والدہ کے خیمہ میں تشریف لائے جبکہ میں اور میرا بھائی چچک — مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنی بصرات سے محروم ہو گئے تھے۔ جب آپؑ نے ہمیں دیکھا تو آپؑ نے ایک آدھ اور یہ شعر پڑھا:

مَا إِنْ تَأَوَّخْتُ مِنْ غَمٍّ زُرَيْتَ بِهِ
كَمَا تَأَوَّخْتُ لِلْأَطْفَالِ فِي الصَّبْرِ
قَدْ مَاتَ وَالِدُهُ مَنْ كَانَ يَكْفُلُهُمْ
فِي الثَّائِبَاتِ وَ فِي الْأَسْفَارِ وَ الْحَضَرِ

میں نے بھی کسی مصیبت و پریشانی پر یوں آہ نہیں بھری جیسے ان کسمن بچوں کو دیکھ کر آہ بھری ہے۔ ان
: : بدلت ہو چکا ہے جو تمام پریشانیوں اور سفر و حضر میں ان کا خیال رکھتا تھا۔

جس آپؐ نے ہمیں اپنے قریب ہونے کا حکم دیا تو ہم آپؐ کے قریب ہو گئے۔ پھر آپؐ نے ابتدا دست مبارک میری
سے بدائی کی آنکھ پر رکھ کر کچھ دعاؤں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپؐ نے ابتدا دست مبارک اٹھایا تو ہم شفا یاب ہو گئے۔
۔۔۔ تمہارے سامنے (صحیح و سالم بصارت کے ساتھ) کھڑی ہوں۔ خدا کی قسم! اب میں کئی فرخ (ایک فرخ تقریباً
: : ٹوئیز کا ہوتا ہے) کی دوری سے اوتھ دیکھ لیتی ہوں۔ یہ سب حضرت علیؑ کی برکت و فیض سے حاصل ہوا ہے۔
۔۔۔ وہی کہتا ہے میں نے اپنے تھیلے سے دو دینار نکال کر اس بچی کی جانب بڑھائے کہ جو میرے اخراجات سے باقی
تھے۔ اس نے میرا یہ برتاؤ دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اس نے کہا: یہ رہنے دیجیے ہمیں اپنے والد
۔۔۔ حضرت زین اور کریم کفالت کرنے والے میسر ہیں اور اب ہم ابو محمد حضرت حسنؑ کی کفالت و نگرانی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔
پھر اس بچی نے کہا: کیا آپؐ حضرت علیؑ سے محبت رکھتے ہیں؟

تو میں نے کہا: جی ہاں۔ اس پر اس نے کہا: میں آپؐ کو بشارت دیتی ہوں کہ یقیناً آپؐ نے وہی تمام لی ہے
۔۔۔ مئے والی نہیں ہے۔

پھر وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے واپس چلی گئی:

مَا بَدَأَ حُبِّي فِي طَوِيرِ فَتًى إِلَّا لَهُ شَهَادَتٌ مِنْ رَبِّهِ الْيَعْمُ
وَلَا لَهُ قَدَرٌ زَلَّ الزَّمَانُ بِهَا إِلَّا لَهُ ثَبَتَتْ مِنْ بَعْدِهَا قَدَرُ
مَا تَزَوَّيْتُ أَتَيْتُ مِنْ غَيْرِ شَيْعَتِهِ وَإِنْ لِي مَا حَوَاكَ الْعَرَبُ وَالْعَجَمُ

”جب بھی کسی جوان کے ضمیر اور دل میں حضرت علیؑ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے تو اس کے رب کی
حرف سے اس پر نعمتیں نازل ہوتی ہیں جو اس کی (محبت کی) گواہی دے رہی ہوتی ہیں۔ اگر کبھی زمانے

نے اس کے ایک قدم میں لغزش پیدا کر دی ہو تو اس کے بعد اس کا قدم ہمیشہ استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں (حضرت علی کی) شیعہ ہوں اور اس وجہ سے میرے پاس عرب و عجم کی ہر چیز ہے۔^①

تین میں سے ایک سعادت

67/120 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيْدٍ فِي الرَّبْعِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الظُّوْبِيُّ إِفْلَاءً فِي بَحْثِي الْأَخِرَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَارْبَعِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ رَجُلُهُ لَكَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُلُوبُيُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَمْدَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيِّ عَنْ شَرِيهِ بْنِ سَابِقٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَوَّلُ عُنْوَانٍ هَيِّفَةِ الْمُؤْمِنِ مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ إِنْ خَلِدَ أَفْخَرًا وَإِنْ مَرَّ أَفْضَرًا وَأَقْلَلُ تَخَفَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ وَلَعَنَ نَبِيَّ جَدَّ رَسَلِهِ ثُمَّ قَالَ يَا فَضْلُ لَا يَأْتِي الْمَسْجِدَ مِنْ كُلِّ قِبْلَةٍ إِلَّا وَافِدًا وَمِنْ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّا نَجِيهًا يَا فَضْلُ لَا يَزِجُ صَاحِبُ الْمَسْجِدِ بِأَقْلٍ مِنْ رَحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ يَدْخُلُهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِمَّا دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ يَطْرُقُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ بَلَاءُ الدُّنْيَا وَإِمَّا أَحَجَّ يَسْتَفِيدُهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اسْتَفَادَ امْرُؤٌ فَايْدَهُ بَعْدَ فَايْدَةِ الْإِسْلَامِ مِثْلَ أَحَجَّ يَسْتَفِيدُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ يَا فَضْلُ لَا تَزْهَدُوا فِي فَقَرَاءِ شِيعَتِنَا فَإِنَّ الْغَنِيَّ مِنْهُمْ لَيَسْقُوعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مِثْلِ رَبْعَةٍ وَمُتَرَّ ثُمَّ قَالَ يَا فَضْلُ إِنَّمَا سَقَى الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا يَكْفِيهِ يَوْمَ قُلِّ اللَّهُ فَيُجِدُّ اللَّهُ أَمَانَةً ثُمَّ قَالَ أَمَّا تَمَوَّعَتْ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ فِي أَحَدٍ أَيْكُمْ إِذَا رَأَوْا شَفَاعَةَ رَجُلٍ مِنْكُمْ لِصَدِيقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ وَلَا صَدِيقٍ نَحِيحُ؟

① بحار الانوار ج ۳۱، ص ۲۲۱، باب ۱۱۰، ج ۳۲: الخراج والجرارح: ۲/ ۵۳۳، ج ۵ (بفرق الفاظ): مناقب آل أبي طالب

جس فضل بن عبد الملک بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا اور انھوں نے
 اُس کے ذریعے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے نامہ اعمال کا پہلا عنوان وہ ہوگا جو کچھ لوگ
 اُسے میں کہتے ہوں گے۔ اگر لوگ اس کے بارے میں اچھائی اور خیر کہتے ہوں گے تو اس کے نامہ اعمال کا
 تیسرا سبب۔ اگر وہ بُرائی اور شر کہتے ہوں گے تو اس کا عنوان شر ہوگا۔ مومن کے لیے کم از کم تحفہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ
 اُس کے جنازے میں شریک ہوتا ہے، اُسے بخش دیتا ہے۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے فضل! ہر قبیلہ سے صرف ایک گروہ ہی مسجد میں آتا ہے اور ہر گھر کے افراد میں
 ایک شریف شخص ہی مسجد میں آتا ہے۔

اے فضل! جب بھی کوئی شخص مسجد میں آتا ہے تو وہ کم از کم تین میں سے ایک سعادت کے ساتھ ضرور واپس جاتا
 ہے جو دُعاؤ اللہ سے مانگتا ہے اُس کے بدلے میں اللہ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ (۲) یا جو دُعاؤ اللہ سے
 کرتا ہے کہ بدلے میں اللہ اُس سے دنیا کی تکلیف اور بھاء کو دور کر دیتا ہے۔ (۳) یا اس کا (دینی) بھائی اُسے اللہ
 سے خوشنودی کی خاطر فائدہ پہنچاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مزید بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسلام کے فائدہ
 سے محروم نہ کرے مستفید فرماتا ہے وہ دینی بھائی ہے جو اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر اسے نفع اور فائدہ پہنچاتا

اے فضل! ہمارے مفلس و نادار شیعوں سے دُوری اختیار نہ کرو۔ کیونکہ ان میں سے ایک مفلس و نادار (فقیر)
 قیامت کے دن قبیلہ ربیعہ اور معمر کے افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے مزید فرمایا: اے فضل! مومن کو مومن اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور
 اللہ سے اُسے اپنی امان عطا فرمائے گا۔ کیا تم نے اپنے دشمنوں (غیر شیعہ) کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ
 کلام سنا کہ جب وہ قیامت کے دن تم میں سے کسی مرد کو اپنے دوست کی شفاعت کرتے ہوئے دیکھیں گے تو وہ
 اُن سے کہیں گے کہ ہماری کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی پکا دوست ہے۔

حَسْبُ بَنِي حَاجِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْسَنِ بْنِ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْمٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْفَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ كَثِيرٍ الشَّرَاجُ عَنْ أَبِي زُرَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قُنْتُ لَهُ يَتَمَكَّةَ أَوْ يَمَعِي بَاثِنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ الْحَاجَّ قَالَ مَا أَقَلَّ حَاجَّ مَا يَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا لَكَ وَلَا أَضَايَكَ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْكَ وَمَنْ أَضَايَكَ

چہ رو سے مقول ہے کہ میں نے مکہ یا مملی میں ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے عرض کیا: اے فرزندِ سیم! قدر زیادہ حاجی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: (یہ کہو) کس قدر تھوڑے حاجی ہیں۔ اللہ صرف تمہارے اور تمہارے (سیر شیعوں) کی بخشش فرمائے گا اور اللہ صرف تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا عمل (حج) قبول فرمائے گا۔^(۱)

اولاد میں کثرت

70/123 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ بِقَوَائِمِ عَنَيْهِمْ شَهْدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّجِيدُ أَبُو إِدْرِيسَ الطُّوسِيُّ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَنِّانِ: جَنَّهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو أَحْسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُطَفَّرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَحْبَبَنِي فَارْزُقْهُ الْعَقَافَ وَالْكَفَافَ وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَأَكْثِرْ نَسَبَهُ وَوَلَدَهُ

جو میری بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہا مانگتے ہوئے) فرمایا: ”(اے اللہ!) جو مجھ سے محبت رکھے اُسے بہت سے مائیں اور ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما اور جو مجھ سے بغض رکھے اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما۔“^(۲)

پہ کا محب میرا محب ہے

71/124 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَجَاهُ اللَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ

أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الشُّعْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَنِ أَبِي خَالِدٍ الْمَرَّعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ زَادَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَجُلَهُ لَمْ يَقُولْ: لَا أَزَالُ أَحِبُّ عَلَيْكَ قِرَانِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَطْرِبُ فَيَقُولُ فَيُحِبُّكَ لِي مُحِبٌّ وَ مُحِبَّتِي لِي مُحِبٌّ وَ مُبْغِضُكَ لِي مُبْغِضٌ وَ مُبْغِضِي لِلَّهِ مُبْغِضٌ

راذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب سلمانؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت سے حضرت علیؓ سے محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ وہ اپنی رن پر ہاتھ مارتے ہوئے (حضرت علیؓ سے) فرماتے تھے: آپ کا محب میرا محب ہے اور میرا محب اللہ کا محب ہے اور آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔
سے بغض رکھنے والا اللہ سے بغض رکھتا ہے۔

جناب جابر بن عبد اللہ انصاریؓ قبر مظلوم پر

72/125 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ بِقَرَامَةِ عَلَيْهِ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَوَّالِ سَنَةِ الثَّمَانِي عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ أَمَّا عَنْكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُزْجِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقُرَشِيُّ الْمَعْبُودُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ السَّمْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ الْمَلِكِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيدِيُّ عَنْ الْأَشْجَعِيِّ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ زَائِرِينَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا وَرَدْنَا كَرَّمَهُ بَلَاءُ دَنَا جَابِرٌ مِنْ شَاطِئِ الْقُرْبِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ لَزَزَ رِجْلَاهُ وَارْتَدَى بِأَخْرَ حُمْرٍ فَتَحَ صُرَّةً فِيهَا سَعْدٌ فَتَنَزَّهَا عَلَى بَدَنِهِ ثُمَّ لَمْ يَحْطْ خُطْوَةً إِلَّا ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ الْقَبْرِ قَالَ أَلَيْسَ بِهِ ذَا لَمْ تُسْئَلْهُ فَخَرَّ عَلَى الْقَبْرِ مَبْغِيذًا عَلَيْهِ فَرَسَسْتُ عَلَيْهِ شَمْعًا مِنَ الْهَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ يَا حَسَنُ فَلَا تَأْتُمْ قَالَ حَبِيبُ لَا يُجِيبُ حَبِيبَهُ ثُمَّ قَالَ وَ أَتَى لَكَ بِالْجَوَابِ وَقَدْ شُحِطَتْ أَوْ دَجَّتْ

۱۔ چت و فرت بھن بدینک و راسیک فاشہد آنت ابن خاتم النبیین و بن سید المؤمنین و
 ۲۔ حبیب الشفوی و سلیم الہدی و خاتم اقطاب الکساء و ابن سید القباہ و ابن قاطعہ
 ۳۔ بن سید و مالک لا تکون کذا و قد عدلتک کف سید المرسلین و رخصت فی حجر المؤمنین
 ۴۔ معت من شری ایمان و فطنت بالاسلام فطنت حیات و طبت معیت اغلظ ان قلوب المؤمنین
 ۵۔ غیبتہ یشرقت و لا شاکو فی الخیرة لک فعلتک سلام اندوہ و نہ و اشہد انک مضیت علی
 ۶۔ سیر شیعہ اخوک یحیی بن زکریا ثم جال بقرۃ حول القبر و قال السلام علیکم ایتہا
 ۷۔ نبی حلت یغناء الحسن و اکانت برخلو و اشہد انکم اقمتم الصلوة و اتیتکم الزکاة و
 ۸۔ تغروہ و تہیثم عن المنکر و جاهدتم الملحیدین و عبدتم الله حتی اناکم الیقین و
 ۹۔ یعت محمد بالحق نبیا لقد شارکنا فیما دخلتم فیہ قال عصیۃ فقلت لہ یا جابر کیف و
 ۱۰۔ ست و دیا و لم نعل جبلا و لم نخریب بسیف و القوم قد فرت بھن رؤوسہم و ابدانہم و
 ۱۱۔ س و زادهم و ازمک ازواجہم فقال یا عصیۃ سمعت حبیبی رسول الله یقول من احب
 ۱۲۔ حتر معہم و من احب عمل قوم اشرک فی عملہم و الذی بعث محمد بالحق نبیا ان یحیی و
 ۱۳۔ حسین منی ما مضی علیہ الحسن و افضاہہ خذنی نحو الابیاب کوفان فلما جردنا فی بعض
 ۱۴۔ من الی غیۃ هل اوصیک و ما اظن انی بعد ہذہ السفرۃ ملائمت احب محبت الی محمد
 ۱۵۔ حس و بعض مبعض الی محمد ما ابغضہم و ان کان صواما قواما و ارفق بمحب محمد و ال
 ۱۶۔ من یحیی لہ قدم بکثرۃ ذنوبہ و تبتک لہ احرى بمحببتہم فان محبتہم یعودنا الی الجنۃ
 حبیب یعودنا الی النار

حبیب بن ہشام کہتے ہیں: میں جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کے ہمراہ حضرت حسینؓ ابن علیؓ ابن ابی طالبؓ کی
 زیارت کے لیے عازم سفر ہوا۔ جب ہم کربلا پہنچے تو جناب جابرؓ نے دریائے فرات کے کنارے پر جا کر
 یہاں اُتار کر دوسرا لباس زیب تن کیا۔ پھر آپؓ نے اپنی قمیص کو کھوا جس میں خوشبو تھی اور اسے اپنے اوپر
 چھاپ کر اس حالت میں قبر حسینؓ کی جانب بڑھے کہ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہے تھے یہاں تک کہ آپؓ
 کے ہاتھ پر قبر مبارک کے قریب پہنچ گئے تو مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت امام حسینؓ کی قبر سے مس کرنا تو

میں نے انہیں آپ کی قبر مبارک سے مس کیا۔ (کیونکہ اس وقت جناب جابر نابینا ہو چکے تھے) پھر آپ نے خیر پر گرا دیا اور اس قدر گریہ کیا کہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر میں نے آپ پر پانی چھڑکا تو آپ کو آفاقہ ہوا۔ آپ نے کہا: **أَكْرَمِينَ دَفَعَهُ: يَا حَسَنُ، يَا حُسَيْنُ، يَا حَسَنُ**۔

اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام سے مخاطب ہو کر عرض کیا: ”کیا ایک محبوب اپنے محبوب کو جواب نہیں دیتا؟“ لیکن (اے آقا و مولا) آپ جواب کیسے دیں، آپ کی گردن کی رگوں کو کاٹ کر خون آلود کر دیا گیا اور آپ کے سر سے جدا کر دیا گیا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خاتم النبیین کے فرزند ہیں۔ آپ مومنوں کے سید و سردار کے فرزند ہیں۔ آپ تقویٰ و پرہیزگاری کے فرزند ہیں۔ آپ فرزندِ رشد و ہدایات ہیں اور آپ چادرِ تطہیر میں جمع ہونے والے پختہ ہیں۔ پانچویں فرد ہیں۔ آپ سرداروں کے سید و سردار کے فرزند ہیں۔ آپ معورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ہیں اور آپ کی یہ شان اور قدر و منزلت کیوں نہ ہو جب کہ آپ نے سید المرسلین کے دستِ مبارک سے غذا کھانے اور آپ نے منفی و پرہیزگار لوگوں کی آغوش میں پرورش پائی ہے۔ آپ کی ایمان کے دودھ سے نشوونما ہوئی اور آپ اسلام پر گامزن رہے۔ آپ نے مطمئن زندگی گزاری اور حالتِ اطمینان میں موت سے ہمکنار ہوئے لیکن آپ نے اور فراق پر مومنوں کے دل بے چینی اور بے سکونی کی کیفیت سے دوچار ہیں اور آپ کی اس عظیم قربانی پر کسی نے نہیں۔

پس آپ پر خدا کی سلامتی اور رضا و خوشنودی ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ پر اسی طرح مظالم ڈھائے۔ جیسے آپ کے بھائی حضرت زکریا کے بیٹے حضرت یحییٰ پر ڈھائے گئے تھے۔

پھر جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے گرد نظر دوڑائی اور (دیگر شہدائے کربلا کو مخاطب ہوئے) کہا: ”اے ارواح! آپ پر سلام ہو کہ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے آستان پر آئیں اور ان کے احاطے میں سواریاں بٹھائیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، نیکو کا حکم دیا، برائیوں سے منع کیا۔ نے ملحد اور منکرانِ دین کے خلاف جہاد کیا اور خدا کی اس قدر عبادت کی کہ یقین کی منزلت پر فائز ہوئے۔ اس ذاتِ قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، یقیناً! ہم نے بھی تمہارے ساتھ اس معرکہ شریعت کی کہ جس میں تم داخل ہوتے ہو۔“

بْنِ طَلْحَةَ الْيَزِيدِيُّ عَنْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: نَبُو اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى حُبِّ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سب لوگ علیؓ ابن ابی طالبؓ کی محبت میں جمع ہو جائے تو اللہ جہنم کو پیدا نہ کرتا۔ ①

منافق ہی مولا علیؓ سے بغض رکھے گا

74/127 أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ الدَّيْمَوِيُّ مِنْ لَفْظِهِ بِأَمَلٍ فِي دَارِهِ بِمَعْلَقَةِ الشَّهِيدِ النَّاجِي فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ عِشْرِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنصُورٍ نَحْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّائِيُّ الْقُرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْقَاسِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحِمَّةَ وَخَلَقَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا الْمُنَافِقُ

در بیان کرتا ہے کہ حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو شکلات اور قلوں کو پیدا کیا، بے شک اُمی نبیؐ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: (اے علیؓ) آپ سے صرف مومن محبت کرے اور صرف منافق بغض رکھے گا۔ ②

سید بن محمدؒ کے آخری اشعار

75/128 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّائِسُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ تَابُوتٍ بِالرَّقِ فِي صَفَرِ سَنَةِ عَشْرٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بُعْدَادَى الْأُخْرَى سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَ

① بحار الانوار ج ۳۹، باب ۸۷، ح ۱۲، ص ۲۳۹؛ الملیٰ شیخ صدوق: ۵۲۳؛ تارخ الزیارات: ۲/۳۹۷؛ کشف الخمر: ۱/۱۹۹

② یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۵۱ کے تحت گزر چکی ہے۔

سُئِلَ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْهَفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَانَ الْمَرْزُبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ رُسَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَبْلَ وَقَاتِهِ بِسَاعَةٍ وَذَلِكَ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا وَسَوْدَلُوهُ ثُمَّ أَفَاقَ وَقَدْ انْبَهَضَ وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ:

أُحِبُّ الَّذِي مِنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ وَدِيهِ	تُفَقِّهُهُ بِالْبُشْرَى لَكَدَى التَّوْبِ يَضْحَكُ
وَمَنْ مَاتَ يَهْوَى غَيْرَهُ مِنْ عَدُوِّهِ	فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا إِلَى الثَّارِ مَسْلَكُ
أَمَّا حَسَنٌ إِنِّي بِفَضْلِكَ عَارِفٌ	وَ إِنِّي بِمَحَبَّتِكَ مِنْ هَوَاكَ لَمُنِيكَ
أَمَّا حَسَنٌ مُحِبُّكَ فِي اللَّهِ خَالِصٌ	فَكَيْفَ عَلَى مُحِبِّكَ فِي اللَّهِ أَهْلِكَ
وَ أَنْتَ أَمِينُ اللَّهِ أَرْعَاكَ خَلْقُهُ	فَإِنَّا نُعَادِي مُبْغِضِيكَ وَ نَذَرُكَ
وَ أَنْتَ وَصِيُّ الْمُصْطَفَى وَ ابْنُ عَمْرٍو	فَلَيْسَ هُنْدَى إِلَّا بِكَ الْيَوْمَ يُدْرِكُ
أَمَّا حَسَنٌ تَفْهِيمُكَ نَفْسِي وَ أُسْرَتِي	وَ أَهْلِي وَ مَالِي وَ الْمَسِيَّبَ أَمْلِكُ
مَوْلَايِكَ تَأْجِجُ مُؤْمِنٌ بَيْنَ الْهُدَى	وَ قَالِيكَ مَعْرُوفُ الضَّلَالَةِ مُشْرِكُ
فَدُونِكَ مِنْ مَوْلَاكَ مِنْ جَذْمٍ يَحْتَرِ	فَوَاقِي غَيْرِ مَا لَهَا عَنْكَ مَرْحَكُ
وَ لَا جَاحَ لِحَاكِي فِي عَيْنٍ وَ جُزْءِهِ	فَقُلْتُ لِحَاكَ اللَّهُ إِنَّكَ أَغْفُكُ
عَنْ حُبِّ خَيْرِ النَّاسِ إِلَّا مُحَمَّدًا	لَحَوْتُ لِحَاكَ اللَّهُ مِنْ أَيْنَ لَوْفَكَ
فَتَ زِلْتُ أَرْزَى سَمْعَهُ فِي مَقَرِّهَا	وَ يَرْفُضُ مِنْ حُبِّكَ الْكَلَامَ وَ يَمْنَحُكَ
بِقَوْلِي عَنِّي قَامَ خَيْرَاتٍ تَأْدِمًا	عَلَى وَجْهِهِ لَوْنٌ مِنَ الْحُزَى أَرْمَكَ

میر محمد بن رشید بیان کرتا ہے کہ سید بن محمدؑ نے اپنے آخری اشعار اپنی وفات سے تھوڑی دیر پہلے بیان کیے تھے۔ یہ ہے کہ آپ اپنی وفات سے پہلے بے ہوش ہو گئے اور آپ کی رنگت سیاہ ہو گئی۔ پھر آپ کو بے ہوشی سے آپ کا چہرہ سفید ہو گیا۔ اس وقت آپ کے لبوں پر درج ذیل اشعار تھے:

حضرت علیؑ سے مودت کرنے والے جس شخص کا انتقال ہوتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔
جس کو موت کے وقت بشارت دی جاتی ہے اور وہ اس وقت مسکرا رہا ہوتا ہے اور جو شخص اس حالت

میں مرے کہ وہ حضرت علیؓ کے دشمن سے محبت کرتا ہو تو وہ شخص جہنم کے راستے کا راہی ہوتا ہے۔
ابوالحسنؑ! (حضرت علیؓ کی کنیت) میں آپؑ کے فضل و کمالات کی معرفت رکھتا ہوں اور میں آپؑ کی
محبت کی رچی کو تھامے ہوئے ہوں۔

ابوالحسنؑ! ہم آپؑ سے اللہ کی خوشنودی کی خاطر سچی و خالص محبت کرتے ہیں۔ اسی طرح آپؑ کے اہل
بیتؑ سے بھی خوشنودی خدا کی خاطر محبت کرتے ہیں۔

اور آپؑ اللہ کے امین ہیں۔ اس نے آپؑ کو اپنی مخلوق پر نگہبان مقرر کیا ہے۔ بے شک ہم آپؑ سے
بغض رکھنے والے سے عداوت و دشمنی رکھتے ہیں اور اس سے اپنا ناٹھ تعلق توڑ لیتے ہیں۔

اور آپؑ حضرت عمرؓ کے بیٹے ہیں۔ اسی اور چچا زاد ہیں۔ پس آج آپؑ کے وسیلے سے ہدایت کی
پہچان ہوتی ہے۔

ابوالحسنؑ! میری جان، میرا خاندان، اہل و عیال اور مال آپؑ پر قربان ہوں کیونکہ میری امید اور آرزو آپؑ
ہیں۔ آپؑ کا شب دار و موالی نجات پانے والا اور ہدایت یافتہ مومن ہوتا ہے اور آپؑ کا دشمن ظلمات و
گمراہی اور مشرک مشہور ہوتا ہے۔

قبیلہ میر کا آپؑ کے علاوہ کون آقا و مولا ہے؟؟ ان کے قصائد آپؑ سے جدا نہیں ہو سکتے۔

ملامت کرنے والے شخص نے حضرت علیؓ کی محبت اور ان کی جماعت کا فرد ہونے کی بناء پر میری ملامت

کی اور میں نے اسے جواب دیا کہ خدا تجھے ملامت کرے تم بے وقوف اور احمق ہو۔ میں اس ہستی سے

محبت کرتا ہوں جو حضرت عمرؓ کے بیٹے ہیں۔ بعد سب سے افضل و بہتر ہیں اور تم نے مجھے اس بات پر

ملامت کی خدا تمہیں ملامت اور تجھ پر لعنت کرے۔ تم نے مجھ پر یہ الزام و بہتان کہاں سے لگا دیا؟

میں ہمیشہ (دشمن علیؓ کی) جائے سکونت میں ہی اس کے سماعت کے معیار کو بلند کرتا ہوں اور وہ آپؑ کے

شب دار کے کلام کا انکار کرتا ہے اور اس سے بہت زیادہ جھگڑا کرتا ہے۔ وہ میری گفتگو سے حیران اور

پشیمان کھڑا تھا جبکہ اس کا چہرہ ذلت و رسوائی کی وجہ سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ ①

① امامی طبع طوی: ج ۲، ح ۳۲، ص ۲۸؛ بحار الانوار: ج ۷، باب ۱۰، ح ۶، ص ۳۱۲؛ مجالس شریعی: ۵۳/۲؛ مناقب ابن
شیراز شوب: ۲۳/۳؛ رجال الکشی: ۲۸۷ (بفرق الفاظ)

سے موالیوں کو ہمارا سلام کہنا

76/123 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ شَيْخِهِ مَوْلَانَا
 مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْمِينَ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ:
 حَرَّمَ النَّبِيُّ الْوَالِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
 مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ
 حَسْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِحَسَنَةَ بَا حَسَنَةَ أَقْرَبُ مَوَالِيَنَا مِنْ
 سَلَامَةٍ وَأَوْصِيَهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ وَأَنْ يَشْهَدَ أَحْيَاؤُهُمْ جَنَائِزَ مَوْتَاهُمْ وَأَنْ يَتَلَقَّوْا فِي
 جَنَائِزِهِمْ قَوْلَ لَقِيَاهُمْ حَيَاةً أَمْرًا قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَنَا

یعنی محمد سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام کو خیرم سے فرماتے
 دیکھے ہیں! ہمارے موالیوں اور چاہنے والوں کو ہماری طرف سے سلام پیش کرنا اور انہیں (ہماری طرف
 سے) یہ بتانا کہ وہ خدائے عظیم و برتر سے ڈرتے رہیں اور ان میں سے زندہ لوگ اپنے مرجانے والوں کے جنازہ
 میں اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں کیونکہ ان کا آپس میں ملاقات کرنا ہمارے
 لیے بہتر ہے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لیے بلند کرتے ہوئے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جس
 نے یہ بات فرمائی۔ ①

سے دین منفرد فضیلتیں

وَبَشِّرَ الْإِسْدَادَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 عَنْ شَيْخِهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِمَجْمَعٍ قَالَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ
 عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ السُّوَيْمِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ بَعْدِي قَالَ بِي أَنْتَ أَعْبَى فِي
 جَنَائِزِهِمْ وَأَنْتَ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّي مَوْفَقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَزَنِي وَمَنْ لَزَنِي فِي الْجَنَّةِ

مَتَوَاجِهَيْنِ كَيْفَ الْأَخَوَيْنِ وَأَنْتَ الْوَحْيُ وَأَنْتَ الْوَلِيُّ وَأَنْتَ الْوَزِيرُ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ
اللَّهُ وَلَيْتَ وَلِيِّي وَوَلِيَّتِي وَلِيُّ اللَّهِ

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے دس فضیلتیں عطا
گئی ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی شخص کو عطا کی گئی ہیں اور نہ میرے بعد کسی کو عطا کی جائیں گی اور وہ فضائل یہ ہیں کہ: رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: (اے علی) آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ آپ قیامت کے دن سب سے
سے زیادہ میرے قریب کھڑے ہوں گے۔ جنت میں میرا اور آپ کا گھر آمنے سامنے ہوگا جیسے دو بھائی (یعنی ان کے
گھر) آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ آپ میرے دھی و جانشین ہیں۔ آپ ولی ہیں اور آپ میرے وزیر ہیں۔ آپ کو دشمن
میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ آپ کا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔^①

پندرہ شعبان کو سید الشہداء کی زیارت

78/131 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَابُو يُوَ بِالرَّقِيِّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي صَفَرِ سَنَةِ
عَشْرٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ فِي مُجَادِي الْأَخِيرَةِ
سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ بِمَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الثُّعْمَانِ الْخَارِزْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ
بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْخَمْنَدَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَوَاذٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيِّ قَالَ:
قَالَ الْبَاقِي: مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَفِي الْأَمَلِيِّ: وَلَمْ يُكْتَبْ
لَهُ سَيِّئَةٌ فِي سَنَتِهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ السَّنَةُ فَإِنْ زَارَ فِي السَّنَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ

داؤد الرقی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص نے ۱۵ شعبان کی شب حضرت
حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کی اُس کے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (اور امالی میں ہے:) اور اس سال
اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ ایک سال گزر جائے اور وہ آئندہ سال دوبارہ قبر حسین کی زیارت کرے تو
اس کے (اس سال کے) تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔^②

① امالی طبع صدوق: مجلس ۱۲، ج ۸، ص ۷۷؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۵، ج ۲۵، ص ۱۳۷

② بحار الانوار: ج ۹۸، باب ۱۳، ج ۳۳، ص ۱۰۰؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۲، ج ۲۸، ص ۳۷

عَبَّاسُ الدُّرُوبِيِّ بِالْمَشْهَدِ الْمُقَدَّسِ بِالْغُرِّي عَلَى سَاكِنِهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ
وَأَرْبَعِينَ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى مَكَّةَ يَلْحَجُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ أَبُو
جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوئِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَجَّهْمُ اللَّهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: خَطَرْتُ فَيَلِسَ الرِّضَا وَهُوَ بِالنَّدِيمَةِ فَشَكَارَ ابْنُ رَجُلٍ أَخَاهُ فَأَنْشَأَ يَقُولُ:

أَعْنَدُ أَخَاكَ عَلَى دُوبِهِ وَاسْتَوْ وَغَطَّ عَلَى عُيُوبِهِ
وَاضْمِرْ عَلَى بَيْتِ النَّدِيمِ وَ لِلزَّمَانِ عَلَى خُطُوبِهِ
وَدَعِ الْجَوَابَ تَفْضُلًا وَ كُنَّ الظُّلُومَ إِلَى حَسْبِهِ

ابراہیم بن ہاشم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور اس کے والد (ہاشم) بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں حضرت
امام علی رضا علیہ السلام کی مجلس میں موجود تھا کہ ایک شخص نے آپ سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ نے درج ذیل اشعار
پڑھے:

”(ترجمہ) اپنے بھائی کے گناہوں پر اسے معاف کر دو اور اس کے عیوب پر پردہ ڈالو اور چھپو۔ بے
وقوف کے بہتان پر صبر کرو اور اس کے امور اور برائیوں کو زمانے پر چھوڑ دو۔ اپنے فضل کی بنا پر اسے
جواب نہ دو اور ہر ظلم کرنے والے کو حساب لینے والی ذات (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں جانا ہے۔“ ①

مولانا علی کے اصحاب اور پیروکار جلتی ہیں

81/134 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَقِيلِيُّ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجَّهَ اللَّهُ
بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي الْمَوْجِعِ الْمَذْكُورِ فِي السَّنَةِ الْمَذْكُورَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ
بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السُّعْمَانِ رَجَّهَ اللَّهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَهْمَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْعَبَّاسُ بْنُ بَكْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ
بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاجِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا قَالَ
زَيْدٌ يَا كَثِيرُ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَإِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ أَنْ تَهْلِكَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَوِزَةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكُتَيْبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَهْلُولٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَمَّا أُتِيَ فِي رَأْسِ السَّيِّءِ وَالنَّجِيِّ فِي رَأْسِ الْحَسَنِ السُّورِ كُلَّمَا رَفَعِي رَجُلٌ جَلَّالَهُ وَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ بَيِّضْ عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ مِثْقَالَ مِثْقَلِ السَّلَامَةِ وَأَعْلِيهِ أَلَّهُ لِحَبِيبِي بِعَدَاكَ عَلَى خَلْقِي وَبِهِ أَسْعَى الْعِبَادَةُ الْغَنَمُ وَبِهِ أَذْفَعُ عَنْهُمْ الشُّوَّةُ وَبِهِ أَخْتَجُ عَنْهُمْ يَوْمَ تَلْقَوْنِي قَرَابَاتًا فَلْيَطْبِعُوا وَلَا أَمْرِهِ قَنِيًّا كُفُّوا وَعَنْ تَلْبِيسِهِ قَلْبَتُهُمْ أَجْعَلُهُمْ عِنْدِي فِي مَفْعَدِ صُنْدِي وَأَبْرَحْ لَهُمْ جَنَانِي وَإِنْ لَا يَفْعَلُوا أَسْكَنْتُهُمْ نَارِي مَعَ الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أَعْدَائِي ثُمَّ لَا أُنْجِي

حضرت امام حسین بن علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کے لیے) آسمان پر لے جایا گیا اور میں حجاباتِ ثور کے پاس پہنچا تو میرا رب جل جلالہ مجھ سے ہم کلام ہوا اور اُس نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ! میری طرف سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو سلام پہنچانا اور اسے بتانا کہ وہ تمہارے بعد میری مخلوق پر میری حجت ہے اور میں اسی کے صدقے اپنے بندوں کو یا رب سے میرا پ کروں گا اور اسی کے صدقے ان سے بلاؤں گا اور کروں گا اور اسی کے ذریعے قیامت کے دن لوگوں پر جنت تمام کروں گا۔

پس! (آپہ کے بعد) لوگ صرف اس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور اس کے حکم کو سجالائیں اور جس بات سے وہ روکیں اس سے ڈک جائیں۔ جو لوگ ان کے اوامر و نواہی کے مطابق عمل کریں گے میں انہیں اپنے پاس بھیج دوں گا اور ان پر جنت کو مہاج قرار دوں گا۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو میں اپنے دشمنوں میں سے بد بخت لوگوں کے ہمراہ جہنم میں ان کا ٹھکانہ قرار دوں گا۔ پھر مجھے ان کی کوئی پروا نہیں ہوگی۔ ①

۲۔ عمرہ عظیم ﷺ کے وسیلہ سے دُعاؤں کی قبولیت

83/136 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الزَّاهِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَابُوتٍ وَرَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِمُ بِالرَّقِي سَنَةَ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَلْبُوبِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ إِمْلَاءً بِمَشْهُدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مِحَادِي الْأَخِيرَةِ سَنَةَ

١٦ بحار الأنوار ج ٣٨، باب ٦١، ج ٩٩، ص ١٣٨؛ لمحة حقبة ابن شاذان: ص ٥٥؛ عريضة الحاج: ١٥٤/٣٣٠

شعراء كاندراة عقيدت

84/137 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأُمَيْدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِيَّارَ الْخَازَنِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ إِثْنَيْ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ مِنْ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَنَدُ بَابِ الْوَدَاعِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْقَبَّاسِ الدُّرُودِيُّ بِالنَّشْرِ الْمُقَدَّسِ بِالْعَرَبِيِّ عَلَى سَاكِنَةِ السَّلَامِ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ وَهُوَ مُتَوَجِّدٌ فِي مَكَّةَ لِنَدْوَجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْمُعِيدُ السَّعِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُو يُوَزَّجُهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ الْإِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يَاقُوتِ الْخَازِمِيِّ قَالَ: لَمَّا جَعَلَ الْمُأْمُونُ عَيْنَ بْنِ مُوسَى الرِّضَا وَلِيَّ عَهْدِهِ وَطَرَبَتْ الدَّرَاهِمُ بِأَسْمِهِ وَخُطِبَ لَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ قَصْدَةُ الشُّعْرَاءِ مِنْ تَجْوِيجِ الْأَفْئِدَةِ فَكَانَ فِي بَحْلِهِمْ أَبُو تَوْاسٍ الْحَسَنُ بْنُ هَانِيٍّ مَدَّحَهُ كُلُّ شَاعِرٍ بِمَا عِنْدَهُ إِلَّا أَبُو تَوْاسٍ قَرَأَهُ ثُمَّ يَقُولُ فِيهِ شَيْئاً فَعَابَتْهُ الْمَأْمُونُونَ وَقَالَ لَهُ يَا أَبَا تَوْاسٍ أَنْتَ مَعَ تَشْبُوهٍ وَمِثْلِكَ إِلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ تَرَكْتَ مَدْحَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا مَعَ اجْتِهَادِ خِصَالِ الْخَيْرِ فِيهِ قَدْ نَشَأَ يَقُولُ:

قِيلَ لِي أَنْتَ أَشْعَرُ النَّاسِ خُزْراً	إِذْ تَفَوَّضْتَ بِالْكَلَامِ الْبَدِيهِي
لَكَ مِنْ جَوْهَرِ الْقَرِيضِ صَبِيحٌ	يُشِيرُ الدُّرَّ فِي يَدَيِ مُجْتَنِيهِ
فَعَلَامَ تَرَكْتَ مَدْحَ ابْنِ مُوسَى	وَالْخِصَالَ الَّتِي تُجْتَنَعْنَ فِيهِ
فُنْتُ لَا أَهْتَبِي لِمَدْحِ إِمَامِهِ	كَانَ جَنْزِيلُ خَادِمِمْ لَا يَمِيهِ
قَطَرَتْ أَلْسُنُ الْقَصَاحَةِ عَنْهُ	وَلِهَذَا الْقَرِيضُ لَا يَحْتَوِيهِ

قَالَ قَدْ عَايَنَّا لَوْلَوْأَ لَحْشاً فَأَهْلُ لَوْلَوْأَ وَهَكَذَا فَعَلَ بِعَيْنِ بَنِي هَاشِمٍ لَمَّا جَسَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى فِي الدُّسُوتِ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ مَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَقَالَ يَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَقُولُ فِي طَيْبَةِ مُجْتَنِيَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ وَغُرْسِ بِمَاءِ الْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ هَلْ يَنْفُخُ مِنْهَا إِلَّا رَاحِيَةُ الشَّقَى وَغَنَبُ الْهَدَى لَحْشاً يُضَافُ هَلْ لَوْلَوْأَ قُلْ يَلِيهِ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا مِنْ دَارِ الْمَأْمُونِ رَاكِباً بَغْلَةً فَارَهُةً بِمَرَاكِبِ حَسَنَةٍ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ فَاجِرَةٌ وَكَانَ الرِّضَا أَشْبَهَ الثَّانِي

يُرْسُولِ اللَّهِ وَكُلُّ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ فِي الْحَيَاةِ رَأَاهُ فِي صُورَتِهِ قَدْ اسْتَقْبَلَهُ أَبُو نُوَّاسٍ فِي الْبَحْرِ
قَالَ يَقُولُ:

مُصْهَرُونَ نَقِيَّاتٍ جُيُوبُهُمْ تَجْرِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ أَيْتَمَا ذُكِرُوا
مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَوِيًّا جِوْنٌ تُسَبِّهُ قَالَهُ فِي قَدِيمِ الدَّهْرِ مُغْتَضَرُ
اللَّهُ لَنَا بَرًّا خَلَقًا قَاتَقْنَهُ صَفَاكُمْ وَاصْطَفَاكُمْ أَيُّهَا الْبَشَرُ
قَاتُكُمْ الْمَلَأُ الْأَعْلَى وَبَشَدَكُمْ عِلْمُ الْكِتَابِ وَمَا جَاءَتْ بِهِ السُّورُ
فَقَالَ لَهُ الرِّضَا يَا حَسَنُ بْنُ هَانِي قَدْ قُلْتَ أَيْتَانَا لَمْ تُنْسِبْ إِيَّاهُمَا فَاحْسِنْ لِلَّهِ جَزَاءً لَمْ يَقُلْ
بِغَلَامِهِ كَمْ مَعْتَانِ مِنَ الثَّقَفَةِ قَالَ فَلَا تَمَيِّزُوا دِينَنَا بِقَالَ أَخْبَنَهُ إِلَى أَبِي نُوَّاسٍ فَلَمَّا رَجَعَ الْغُلَامُ قَالَ
لَهُ يَا غُلَامُ لَعَلَّهُ اسْتَقْبَلَهَا سُبْحَ الْيَدِ الْبَيْضَةِ

برہم بن ہاشم نے یا سرالحامد سے نقل کیا ہے کہ جب مامون نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد نامزد کیا
آپ کا نام مبارک درہموں پر کندہ کر دیا اور منبر پر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی مدح سرائی کی گئی اور تمام علاقوں سے
آئے تو ان شعراء میں ابو نواس حسن بن ہانی بھی تھا اور ابو نواس کے علاوہ ہر شاعر نے امام رضا علیہ السلام کی شان میں اپنا
سہ حصہ دیا۔ جب ابو نواس نے آپ کی شان میں کوئی شعر نہ کہا تو مامون نے اس کی سرزنش کی اور اس سے کہا: اے
مہرِ قزوین کے شیعہ ہو اور تم اہل بیت کی طرف رغبت اور میدان بھی رکھتے ہو مگر تم نے علی ابن موسی الرضا کی مدح
نہ کی۔ تاکہ ان میں خیر و بھلائی کی تمام خوبیاں اور صفات موجود ہیں تو ابو نواس نے یہ اشعار پڑھے:

ترجمہ: ”مجھے یہ بات کی گئی کہ تم سب لوگوں سے بہترین شعروں کی کرتے ہو جبکہ تم فی الہدیہ کلام بیان
کرتے ہو۔ تمہارے پاس اشعار کے ذریعے مدح سرائی کا ہنر ہے جیسے موتی تمہارے ہاتھوں پر چن
بیٹے گئے ہوتے ہیں۔ جب مجھے یہ بتایا گیا کہ تم نے حضرت موسیٰ (کاظم) کے بیٹے کی مدح سرائی کیوں
نہ کی۔ تاکہ ان میں تمام خوبیاں اور بہترین صفات جمع ہیں۔

ترجمہ: نے جواب دیا کہ میں اس امام کی مدح سرائی کے قابل نہیں ہوں جبکہ (فرشتوں کے سردار) حضرت
توسین کے والد بزرگوار کے خدمت گزار ہیں۔ فصیح و بلیغ زبان میں ان کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں اور
یہ شعراء ان کی صفات و کمالات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔“

مامون نے ابوہو اس کا یہ قصیدہ سن کر وہ برتن منگوا یا جس میں موتی تھے اور اس نے ابوہو اس کو موتیوں سے

کر دیا۔ اس نے علی بن حامان کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کیا۔

جب حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام صدر مجلس میں تشریف فرما ہوئے تو مامون نے علی بن حامان سے کہا:

ابن موسیٰ الرضا اور اہل بیت کے حلق کیا کہتے ہو؟

تو علی بن حامان نے جواب دیا: اے امیر المومنین! (مامون) میں اس طینت (مٹی) کے ہارے میں کیوں کر

ہوں جو آپ حیات سے گوشتی گئی اور اُسے آپ وحی و رسالت سے سینچا اور سیراب کیا گیا۔ کیا اس مٹی سے تھوڑے

پرہیزگاری اور رشد و ہدایت کے عنبر کی خوشبو کے علاوہ کچھ سونگھا جاسکتا ہے۔ پھر مامون نے اسے بھی موتیوں سے

کر دیا۔

یاد میں کرتا ہے کہ ہمارے سامنے حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام مومن کے گھر سے اس حالت میں باہر نکلتے

لئے کہ آپ ایک خوبصورت فخر پر سوار تھے اور آپ نے قافرانہ لباس زیب تن کر رکھا تھا جبکہ حضرت امام رضا علیہ السلام

لوگوں سے زیادہ رسول اللہ سے مشابہت رکھتے تھے۔ جس شخص نے بھی خواب میں رسول اللہ کو دیکھا ہے اس نے حضرت

امام علی رضا علیہ السلام کی شکل و صورت میں رسول اللہ کو دیکھا ہے۔ مامون کے گھر کی دلیلیز پر ابوہو اس نے آپ کا استقبال کیا۔

یہ اشعار پڑھے:

(ترجمہ) ”ان ہستیوں کے دامن پاک صاف اور پاکیزہ ہیں۔ جب بھی ان کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان پر

ورد کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جس کا نسب حضرت علی سے نہیں ملتا تھا تو پرانے زمانے میں اس کے پاس

فخر و مہابات کے لیے کچھ نہیں تھا۔ اللہ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا اور انہیں کامل کیا تو اس نے اپنی مخلوق

سے آپ کی ذوات مقدسہ کو خالص کیا اور منتخب کیا۔ پس آپ لوگ علی ملا علی (عالم بالا) ہیں اور آپ کے

پاس پوری کتاب کا علم ہے اور جو کچھ (قرآن کی) سورتوں میں بیان ہوا وہ سارا علم آپ کے پاس ہے۔“

یہ سن کر حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے حسن بن ہانی (ابوہو اس کا نام اور ولدیت) تم نے ہمارے بارے

میں وہ اشعار بیان کیے ہیں کہ اس جیسے اشعار پہلے بیان نہیں ہوئے۔ پس! اللہ تمہیں اس عمل پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے غلام سے فرمایا: ہمارے پاس اخراجات کے لیے کتنی رقم ہے؟ تو غلام نے عرض کیا: تین سو دینار۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وہ رقم اٹھا کر لاؤ اور ابوہو اس کے حوالے کر دو۔ جب غلام وہ رقم لے کر واپس آیا تو آپ نے فرمایا:

ترجمہ ہے لہذا تم یہ ٹیچر (سواری کا جالور) بھی اسے دے دو۔^(۱)

وگوں کو کیا ہو گیا ہے؟

85/138 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيه أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيِّدِ الْفَقِيه السَّوْدِي أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُوسِي قِرَاءَةً عَنِ أَبِيهِ بِمَشْهُدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ الْوَالِدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيه أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْبَانِي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَالِبٍ الْمَوْعِظِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرِّي قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي عَرِيضَةَ الْخَزَّاسِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَبِيدِينَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا دُكِرَ عِنْدَهُمْ آلُ إِبْرَاهِيمَ فَيُحْوَوا وَاسْتَبْشَرُوا وَإِذَا دُكِرَ عِنْدَهُمْ آلُ مُحَمَّدٍ اسْتَفْزَازَتْ قُلُوبُهُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ عَبْدًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَمَلِ سَبْعِينَ نَبِيًّا مَا قَبِلَ اللَّهُ ذَلِكَ مِثْلَهُ حَتَّى يَلْقَاهُ يَوْمَ لَا يَبْقَى وَلَا يَبْقَى أَهْلُ بَيْتِهِ

یونس بن حباب نے حضرت علی زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے آل ابراہیم کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ خوش اور شادمان ہوتے ہیں اور جب ان کے سامنے آل محمد کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں سے نفرت و کینہ ظاہر ہوتا ہے۔ مجھے اُس کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر کوئی شخص قیامت کے دن ستر انبیاء کا عمل لے کر خدا کی بارگاہ میں آئے تو اللہ اُس وقت تک اُس کے عمل کو قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے دل میں میری اور میرے اہل بیت کی نفرت نہ ہوگی۔^(۲)

محمد رسول اللہ کی ڈریت ہیں

86/139 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُوسِيُّ عَنْ

اس کی تخریج نہیں مل سکی ہے۔

ذی الحج طوسی: مجلس ۵، ج ۴۲، ص ۱۳۰؛ بحار الانوار: ج ۲۷، ص ۱۷۲؛ امالی شیخ مفید: ۱۱۵

مامون نے ایلو اس کا یہ قصیدہ سن کر وہ برتن منگوا یا جس میں موتی تھے اور اس نے ایلو اس کو موتیوں سے
کر دیا۔ اس نے علی بن حامان کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کیا۔

جب حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام صدر مجلس میں تشریف فرما ہوئے تو مامون نے علی بن حامان سے کہا: تم
ابن موسیٰ الرضا اور اہل بیت کے متعلق کیا کہتے ہو؟

تو علی بن حامان نے جواب دیا: اے امیر المومنین! (مامون) میں اس طینت (مٹی) کے بارے میں کیا کہہ سکتا
ہوں جو آپ حیات سے گوندھی گئی اور اُسے آپ وحی و رسالت سے سینچا اور سیراب کیا گیا۔ کیا اس مٹی سے تعزین
پرہیز گاری اور رشد و ہدایت کے منبر کی خوشبو کے علاوہ کچھ سونگھا جاسکتا ہے۔ پھر مامون نے اسے بھی موتیوں سے
کر دیا۔

یا سر بیان کرتا ہے کہ ہمارے سامنے حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے گھر سے اس حالت میں باہر تشریف
لائے کہ آپ ایک خوبصورت منجر پر سوار تھے اور آپ نے قاخرانہ لباس زیب تن کر رکھا تھا جبکہ حضرت امام رضا علیہ السلام
لوگوں سے زیادہ رسول اللہ سے مشابہت رکھتے تھے۔ جس شخص نے بھی خواب میں رسول اللہ کو دیکھا ہے اس نے حضرت
امام علی رضا علیہ السلام کی شکل و صورت میں رسول اللہ کو دیکھا ہے۔ مامون کے گھر کی وہیز پر ایلو اس نے آپ کا استقبال کیا اور
یہ اشعار پڑھے:

(ترجمہ) ”ان ہستیوں کے دامن پاک صاف اور پاکیزہ ہیں۔ جب بھی ان کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان پر
درود کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جس کا نسب حضرت علی سے نہیں ملتا تھا تو پرانے زمانے میں اس کے پاس
فخر و مہمات کے لیے کچھ نہیں تھا۔ اللہ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا اور انھیں کامل کیا تو اس نے اپنی مخلوق
سے آپ کی ذوات مقدسہ کو خالص کیا اور منتخب کیا۔ پس آپ لوگ ہی ملا علی (عالم بالا) ہیں اور آپ کے
پاس پوری کتاب کا علم ہے اور جو کچھ (قرآن کی) سورتوں میں بیان ہوا وہ سارا علم آپ کے پاس ہے۔“

یہ سن کر حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے حسن بن ہانی (ایلو اس کا نام اور ولدیت) تم نے ہمارے بارے
میں وہ اشعار بیان کیے ہیں کہ اس جیسے اشعار پہلے بیان نہیں ہوئے۔ پس! اللہ تمہیں اس عمل پر جزائے خیر عطا فرمائے۔
پھر امام رضا علیہ السلام نے غلام سے فرمایا: ہمارے پاس اخراجات کے لیے کتنی رقم ہے؟ تو غلام نے عرض کیا: تین سو دینار۔
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وہ رقم اٹھا کر لاؤ اور ایلو اس کے حوالے کر دو۔ جب غلام وہ رقم لے کر واپس آیا تو آپ نے فرمایا:

میرے کم ہے لہذا تم یہ حجر (سواری کا جانور) بھی اسے دے دو۔^①

وہوں کو کیا ہو گیا ہے؟

85/138 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ السَّيِّحِ الْفَقِيهُ الشَّعْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَلْبِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ بِمَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ الْوَالِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو شَيْبَةَ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْمَانِ الْخَمَارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ الْمُرَافِعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ أَبِي عَرِيذَةَ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا تَهْلُ أَقْوَامٌ إِذَا دُكِرَ عَنْهُمْ أَلْ إِبْرَاهِيمَ فَرَحُوا وَنَسْتَبَشَرُوا وَإِذَا دُكِرَ عَنْهُمْ أَلْ مُحَمَّدٍ اخْتَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ عَبْدًا جَاءَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَقْلِ سَبْعِينَ نَبِيًّا مَا قَبِلَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْهُ عَلَى بَلْقَاهُ بِوَلَايَتِي وَوَلَايَةِ أَهْلِ بَيْتِي

یونس بن حباب نے حضرت علی زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے آل ابراہیم کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ خوش اور شادمان ہوتے ہیں اور جب ان کے سامنے آل محمد کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں سے نفرت و کینہ ظاہر ہوتا ہے۔ مجھے اُس قسم کی قسم قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر کوئی شخص قیامت کے دن ستر انبیاء کا عمل لے کر خدا کی بارگاہ میں آئے تو اللہ اُس وقت تک اُس کے عمل کو قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے دل میں میری اور میرے اہل بیت کی ریت نہ ہوگی۔^②

محمد رسول اللہ کی ڈریت ہیں

86/139 وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَجَحَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَمَارِيُّ عَنْ

اس کی حرج نہیں مل سکی ہے۔

ب۔ شیخ طوسی: مجلس ۱۵، ج ۳۲، ص ۱۴۰؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۷۲؛ امالی شیخ مفید: ۱۱۵

أَتَمَدُّ بْنُ مُعَدِّ بْنِ عِمْسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ خَزْرَقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ رَجُلِهِ
 أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي زَمَنِ أَبِي مَرْوَانَ فَقَالَ
 يَحْيَى أُنْتُمْ قُتَمَائِنِ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ مَا مِنْ أَهْلِ الْبُلْدَانِ أَكْثَرُ عُتْبًا لَنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَلَا
 سِيِّئًا هَذِهِ لِعِصَابَتِنَا إِنَّ اللَّهَ قَدَا كُفْرًا تَمَرَّ جَهْلُهُ النَّاسُ فَأَحْبَبْتُمُونَا وَأَبْغَضْنَا النَّاسُ وَتَبْغِضُونَا
 وَخَالَفْنَا النَّاسَ وَصَدَّقْتُمُونَا وَكَذَّبْنَا النَّاسَ فَأَخْبَاكُمْ إِنَّهُ قَتَيْتَنَا وَأَمَّا كُمْ فَمَاتْنَا فَشَهِدُوا عَلَى
 أَبِي أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَحَدِكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَرَى مَا تَقْرُبُ بِهِ عَيْنُهُ أَوْ يَخْطِئَ إِلَّا أَنْ تَبْغِ نَفْسُهُ
 مَا هُنَا وَ أَوْ مَا يَتَّبِعُهُ إِنِّي خَلَقْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَتَقَدَّرَ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَ
 جَعَلْنَا لَهُمْ أَرْوَاحًا تَحْمِلُ خَبْرَهُ رُسُلًا لِلَّهِ

عبداللہ بن ولید بیان کرتا ہے کہ ہم بنو مروان کے در حکومت میں ابو عبداللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کوفہ کے رہنے والے ہیں تو آپ نے فرمایا: ہم سے کوفہ والوں سے زیادہ کسی شہر کے رہنے والے محبت نہیں کرتے اور خاص طور پر یہ گروہ۔ بے شک! اللہ نے تم لوگوں کو اس امر کی ہدایت فرمائی ہے جس سے باقی لوگ جاہل ہیں۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت رکھی ہے جبکہ باقی لوگوں نے ہم سے بغض رکھا۔ تم لوگوں نے ہماری پیروی کی جبکہ باقی لوگوں نے ہماری مخالفت کی۔ تم لوگوں ہماری تصدیق کی جبکہ باقی لوگوں نے ہمیں جھٹلایا۔ پس! اللہ! تم لوگوں کو ہماری طرح زندہ رکھے اور ہماری طرح موت سے ہمکنار کرے۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میرے والد بزرگوار (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے: اگر تم میں سے کوئی اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانا چاہتا ہے، یا خوش حال و شادمان ہونا چاہتا ہے تو یہ اس وقت میرا ہوگا جب اس شخص کی جان حلق تک پہنچ جائے گی اور اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَرْوَاحًا وَذُرِّيَّةً -

”اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد عطا کیں۔“ (سورہ

رحہ: آیت ۳۸)

ہیں! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد (ذُریت) ہیں۔^①

سلسلہ اوصیاء تاجید القائم صلوات اللہ علیہا

87/140 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الرَّاهِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ بَابُوِيهَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي الشَّيْخُ الْكَبِيرُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَابُوِيهَ الْقَتِيْبِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُزَيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَتَأْسِيْدُ النَّبِيِّينَ وَوَصِيَّيْ سَيِّدِ الْوَصِيَّيْنَ وَ أَوْصِيَاءُوهُ سَادَةُ الْأَوْصِيَاءِ وَ إِنْ أَقْدَرَ سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ وَصِيًّا صَالِحًا فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنِّي أَكْرَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بِالنُّبُوَّةِ ثُمَّ اخْتَرْتُ خَلْفِي وَجَعَلْتُ خِيَارَهُمُ الْأَوْصِيَاءَ ثُمَّ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يُوَصِّيَ إِلَى ابْنَتِكَ شَيْمَاءَ فَأَوْحَى أَقْدَمُ إِلَى شَيْمَاءَ وَهُوَ ابْنَةُ اللَّهِ بْنِ أَقْدَمَ وَ أَوْحَى شَيْمَاءَ إِلَى ابْنَةِ شِمَانَ وَهُوَ ابْنُ نَذْلَةَ (نَزَلَةَ) الْحَوَارِ إِلَى ابْنَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَقْدَمَ مِنْ جَنَّةٍ فَزَوَّجَهَا ابْنَهُ شَيْمَاءَ شَيْمَاءَ وَ أَوْحَى شِمَانَ إِلَى مَجْشَبَ وَ أَوْحَى مَجْشَبَ إِلَى مُخَرِّقٍ وَ أَوْحَى مُخَرِّقٍ إِلَى عَشْمِشَ وَ أَوْحَى عَشْمِشَ إِلَى أَخْخُوحَ وَهُوَ ذُرِّيَّةُ النَّبِيِّ وَ أَوْحَى إِذْرِيْسَ إِلَى كَاخُورَ وَ دَفَعَهَا كَاخُورَ إِلَى نُوحِ بْنِ النَّبِيِّ وَ أَوْحَى نُوحُ بْنُ النَّبِيِّ إِلَى سَامِرَ وَ أَوْحَى سَامِرَ إِلَى عِيْشَا وَ أَوْحَى عِيْشَا إِلَى بَرِغِيْشَا وَ أَوْحَى بَرِغِيْشَا إِلَى يَافِثَ وَ أَوْحَى يَافِثَ إِلَى بَرَّةَ وَ أَوْحَى بَرَّةَ إِلَى حَفِيْشَةَ وَ أَوْحَى حَفِيْشَةَ إِلَى عِمْرَانَ وَ دَفَعَهَا عِمْرَانَ إِلَى إِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيلِ وَ أَوْحَى إِبْرَاهِيْمَ إِلَى ابْنِهِ إِسْمَاعِيْلَ وَ أَوْحَى إِسْمَاعِيْلَ إِلَى إِسْحَاقَ وَ أَوْحَى إِسْحَاقَ إِلَى يَعْقُوبَ وَ أَوْحَى يَعْقُوبَ إِلَى يُوسُفَ وَ أَوْحَى يُوسُفَ إِلَى بَرِيْشَا وَ أَوْحَى بَرِيْشَا إِلَى شُعَيْبٍ وَ دَفَعَهَا إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَ أَوْحَى مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَ أَوْحَى يُوشَعَ بْنُ نُونٍ إِلَى دَاوُدَ وَ أَوْحَى دَاوُدَ إِلَى سُلَيْمَانَ وَ أَوْحَى سُلَيْمَانَ إِلَى أَصْفَ بْنِ بَرِخِيَا وَ أَوْحَى أَصْفَ بْنُ بَرِخِيَا إِلَى زَكْرِيَّا وَ دَفَعَهَا زَكْرِيَّا إِلَى عِيْسَى وَ أَوْحَى عِيْسَى إِلَى شَمْعُونِ بْنِ

① شیخ طوسی: مجلس ۵، ج ۳، ص ۱۳۳؛ الکافی: ۸/۸۱، ج ۳۸؛ البرهان: ۲/۲۸۷، ج ۱؛ الخصال: ۱۷۳؛ کتاب الصلوٰۃ: ج ۵۳؛

تفسیر غرر: ۲۱۶، ج ۲۹۱؛ تفسیر البیاضی: ۲/۲۱۵، ج ۵۳؛ الوافی: ۵/۸۰۱، ج ۳۰۶۲

وسیاء کے حوالے کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ سلسلہ آپ کے بعد روئے زمین پر بہترین افراد کے حوالے کیا جائے گا۔
 اور یہ اُمت ضرور آپ کا انکار کرے گی اور لوگ آپ کے بارے میں سخت اختلاف کریں گے۔ پس! جو شخص ان حالات میں آپ کے بارے میں ثابت قدمی و استقامت کا مظاہرہ کرے گا (یعنی وہ اس عقیدے پر قائم رہے کہ حضرت علی علیہ السلام امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق وصی و جانشین ہیں۔ تو ایسا شخص میرے ساتھ قیام کرنے والے کی طرح ہوگا اور تم سے دُوری اختیار کرنے والا جہنم میں جائے گا اور جہنم کافروں (انکار کرنے والوں) کا ٹھکانہ ہے۔ ﴿۱﴾

88/141 وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ شَيْخِي الْإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ بَابُو يُوَ وَشَيْخِي الْمُؤَيَّدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِ يَارَ الْخَازَنُ مُجْمَعاً عَنِ الشَّيْخِ الشَّعْبِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَنِ الشَّيْخِ الْمُؤَيَّدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْغَمَّانِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَنِ الشَّيْخِ الْفَقِيهِ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَابُو يُوَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ بِإِسْنَادٍ إِلَى أَبِيهِ الْحَدَّثِ

اس کتاب کے مولف بیان کرتے ہیں کہ درج بالا حدیث کو انھوں نے اپنی استاد کے ساتھ شیخ فقیہ ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ سے بھی نقل کیا ہے۔

سونے کے جام پر تحریر

89/142 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو النَّجْمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَقَّابِ بْنُ عَيْتِي الرَّازِيُّ بِالنَّزِي قِرَاءَةً عَنْهُ فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَ تَمْسِيَةً قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ النَّيْشَابُورِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بِقِرَاءَةٍ عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ الْقَارِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رُزْغَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْقَارِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَهْمُزِيُّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ نَحْنُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِجِ الْغُرَقِ فَإِذَا نَحْنُ بِسُنْدَةٍ عَارِيَةٍ لَا تَبَاتُ عَلَيْهَا فَنَجَسَ رَسُولُ اللَّهِ ثَمَامَةً فَأَوْزَقَتِ السُّجُودَ فَجَعَلُوا يَنْسُجُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ فَنَبَشَطُوا وَقَالَ أَنَسٌ اذْغُلِي عَلَيَّا فَعَدَوْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى

حدیث مروی: مجلس ۲۳، ج ۲، ص ۳۰۲: لسانی شیخ طوسی: مجلس ۱۵، ج ۳۸، ص ۳۴۲: ظل الخرائج: ۳۲۸

مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيٍّ يَتَنَاوَلُ شَيْئاً مِنْ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَهُ أَجِبَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ بِخَيْرٍ أَدْعِي
 فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْنَهُ قَالَ فَجَعَلَ عَلِيٌّ يَمْشِي وَيَهْزِي عَلَى أَظْرَافِ أَتَامِلِهِ حَتَّى مَثَلَ بَيْنَ يَدَيْ
 رَسُولِ اللَّهِ فَجَذَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ فَأَجَنَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَرَأَيْنَاهُمَا يَتَخَدَّعَانِ وَيَضَعُكَانِ وَرَأَيْتُ وَجْهَ عَلِيٍّ
 قَدْ اسْتَنَارَ فَإِذَا أَنَا بِجَاهِدٍ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالنَّوَاثِمِ وَالْجَوَاهِرِ وَلِلْجَاهِدِ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ عَلَى رُكْنٍ
 مِنْهُ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَلَى الرُّكْنِ الثَّانِي مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
 اللَّهِ وَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَلِيُّ اللَّهِ وَ سَيِّفُهُ عَلَى الثَّالِثِينَ وَ الْقَائِسُ طَمَحٌ وَ التَّارِيقُ مِنَ عَلَى الرُّكْنِ
 الثَّالِثِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّدُهُ بِعَيْنِ بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَ عَلَى الرُّكْنِ الرَّابِعِ نَحْوُ الْمُعْتَقِدُونَ
 لِبَيْتِ اللَّهِ الْمَوْءُونِ لِأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِذَا فِي الْجَاهِدِ رُطْبٌ وَعَيْتٌ وَلَمْ يَكُنْ أَوْانُ الْعَيْتِ وَلَا
 أَوْانُ الرُّطْبِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ يَأْكُلُ وَيَضَعُهُمْ عَيْناً حَتَّى رَأَيْنَاهُمَا أَرْتَفَعَ الْجَاهِدُ فَقَالَ بِي رَسُولُ اللَّهِ
 يَا أَنَسُ أَرَى هَذِهِ السِّدْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ قَعَدَ تَحْتَهَا ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةُ عَشَرَ نَبِيئاً وَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ
 ثَلَاثَةُ عَشَرَ وَصِيّاً مَا فِي السَّيِّدِينَ نَبِيٌّ أَشْرَفُ مِنِّي وَلَا فِي الْوَصِيِّينَ وَصِيٌّ أَوْجَهُ مِنِّي بَنِي أَبِي طَالِبٍ
 يَا أَنَسُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عَيْبِهِ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي وَقَارِهِ وَإِلَى سُتَيْمَانَ فِي قَضَائِهِ وَإِلَى يَحْيَى
 فِي رُطْبِهِ وَإِلَى أَيُّوبَ فِي صَلْوِهِ وَإِلَى إِسْمَاعِيلَ فِي حَذَقِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ يَا أَنَسُ مَا مِنْ
 نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ خَصَّهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِوَزِيرِهِ وَقَدْ خَصَّنِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِأَرْبَعَةِ الثَّنُونِ فِي
 السَّمَاءِ وَ الثَّنُونِ فِي الْأَرْضِ فَأَمَّا الثَّنَانِ فِي السَّمَاءِ فَجَبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا الثَّنَانِ فِي الْأَرْضِ
 فَعَلِيٌّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَ عَلِيٌّ حَمْرُهُ

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر سے باہر آیا اور ہم چلتے ہوئے بیچ
 الغرقہ میں پہنچے۔ ہم وہاں ایک بیری کے درخت کے پاس گئے جس پر کوئی پتہ اور پھل نہ تھے لیکن جب رسول
 اللہ ﷺ اس درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے تو وہ درخت سرسبز ہو گیا اور اس پر پتے اور پھل آ گئے اور اس نے
 رسول اللہ ﷺ پر سایہ کیا۔

یہ دیکھ کر رسول اللہ مسکرائے اور فرمایا: انس! جاؤ اور میرے پاس علیؑ کو جا کر لاؤ۔

انس کہتے ہیں کہ میں تیزی سے واپس مڑا اور حضرت فاطمہؑ کے گھر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ حضرت علیؑ

کہا تا ناول فرما رہے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو رسول اللہ نے بلایا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے مجھے خیریت سے بلایا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: اس بارے میں اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

اس بیان کرتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تیزی سے چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بجز کراہتی طرف کھینچ کر اپنے پہلو میں بٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ دونوں آپس میں گفتگو کر رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ آپ کے سامنے سونے کا جام رکھا ہوا ہے جو یا قوت اور مختلف نہ ہوتے سے مزین و آراستہ ہے اور اس جام کے چار کنارے ہیں۔ ان میں ایک کنارے پر یہ عبارت تحریر ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

اور اس کے دوسرے کنارے پر یہ تحریر تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَلِيُّ اللَّهِ وَسَيِّدُهُ عَلَى الشَّاكِسِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں اور حضرت علی ابن ابی طالب اللہ کے ولی ہیں اور ان کی تلوار ناکشیں (اہل جمل)، قاسطین (اہل صفین) اور مارقمین (اہل نہروان) پر چلے گی۔“

اور اس جام کے تیسرے کنارے پر یہ تحریر تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَأَمَّا اللَّهُ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں اور میں نے حضرت علی ابن ابی طالب کے ذریعے ان کی مدد و تائید فرمائی۔“

اور اس جام کے چوتھے کنارے پر یہ تحریر تھا:

لَا تَسْتَعْتِدُونَ لِيَوْمٍ لَّيْسَ بِكُمْ مَوْلَانُ وَلَا هَلْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ

”تم کے دین پر مضبوط عقیدہ رکھنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے موالی و حُباب دارِ نبوت پائے گئے۔“

اس جام میں تازہ کھجور اور انگور تھے حالانکہ اس وقت انگوروں اور کھجوروں کا موسم نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر پھل تناول کر رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کھلا رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ دونوں سیر ہو گئے تو یہ جام خالی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اس! کیا تم یہ بیری کا درخت دیکھ رہے ہو؟ میں نے جواب دینا: جی ہاں۔

اس پر آپؐ نے فرمایا: اس بیری کے درخت کے نیچے تین سو تیرہ انبیاء اور تین سو تیرہ اوصیاء تشریف فرما تھے۔ ان انبیاء میں سے کوئی مجھ سے اشرف و افضل نہ تھا اور ان اوصیاء میں سے علی ابن ابی طالبؑ سے افضل و برتر کوئی نہ تھا۔ اے اس! جو جناب آدمؑ کو ان کے علم میں، جناب ابراہیمؑ کو ان کے وقار میں، جناب سلیمانؑ کو ان کی تقوت میں، جناب یحییٰؑ کو ان کے زہد میں اور جناب اسماعیلؑ کو ان کی سچائی میں دیکھنا چاہے وہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو دیکھ لے۔

اے اس! کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاص وزیر عطا نہ کیا ہو۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چار وزیر عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے دو آسمان میں اور دو زمین پر ہیں اور جو دو آسمان پر ہیں وہ جبریل و میکائیل ہیں اور جو دو زمین پر ہیں وہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ اور میرے چچا جناب حمزہؑ ہیں۔^①

جناب ابوذر غفاریؓ کی نصیحت

90/143 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْوَلَدِ رَجُلٌ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى رَجُلٌ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ أَلُو مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي سَخِيلَةَ قَالَ: تَجَعَّبْتُ أَنَا وَسَمْعَانُ الْفَارِسِيُّ رَجُلٌ أَنَّهُ قَمَرْنَا بِالزَّهْدَةِ وَجَلَسْنَا إِلَى أَبِي ذَرٍّ الْغَفَارِيِّ فَقَالَ لَنَا إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةٌ وَلَا بُدَّ مِنْهَا فَعَبَّيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَالشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُمَا قَدْ شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَأَوَّلُ مَنْ صَدَّقَنِي وَ

أَوَّلُ مَنْ بَصَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَهُوَ قَارِوُ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ
الْبَاطِلِ وَهُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَالتَّالِيَّ يَعْسُوبُ الْمُتَافِقِينَ

ابو مخنف سے مروی ہے کہ میں اور سلمان فارسی حج کے لیے عازم سفر تھے کہ ہم ریزہ سے گزرے اور وہاں جناب
بندر غدریؑ کے پاس بیٹھ گئے تو انھوں نے ہم سے (صحیح کرتے ہوئے) کہا: عنقریب میرے بعد فتنہ ظاہر ہوگا۔ پس!
اس فتنہ کے نمودار ہونے پر تمھارے لیے ضروری ہے کہ تم اللہ کی کتاب اور علی ابن ابی طالبؑ کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔
میں کو بتا دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت
سید عالمؑ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور انھوں نے سب سے پہلے میری تصدیق کی اور وہ قیامت کے دن سب سے
میں مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ صدیق اکبر اور اس امت میں قاطق یعنی حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے
ہیں۔ مومنوں کے یعسوب (سرदार و بادشاہ) ہیں اور منافقوں کا یعسوب مال ہوتا ہے۔^①

اس کتاب کے مؤلف شیخ فقیہ عماد الدین کہتے ہیں کہ یعسوب شہد کی کمیوں کے سرदार و بادشاہ کو کہتے ہیں۔ یہ ان کا
تہذیب و ریسر ہوتا ہے اور شہد کی کہیاں اس کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ پس! جب یہ کوچ کرتا ہے تو اس کے کوچ کرنے سے باقی
حصہ کہیاں بھی کوچ کر جاتی ہیں۔

۳۳۰ چہارم کے فرشتوں کی تسبیح

91/144 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجُلَهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُلُوبُوزٍ عَنْ أَبِيهِ رَجُلَهُ لَلَّهُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ قَالَ
سَجَدْتُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: فِي السَّمَاءِ أَرْبَعَةُ مَلَائِكَةٍ يَقُولُونَ فِي تَسْبِيحِهِمْ سُبْحَانَ مَنْ كُلُّ هَذَا
خَلَقَ تَقْلِيلًا مِنْ هَذَا الْخَلْقِ الْكَثِيرِ عَلَى هَذَا الدِّينِ الْعَزِيزِ

مختصر بن عمر جعفی سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ فرما رہے تھے:
”۳۳۰ پر رہنے والے فرشتے درج ذیل تسبیح کرتے ہیں: ”پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی کثیر مخلوق میں سے اس

۱۔ بحار بحیث ۵، ج ۵۵، ص ۱۳۷: تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۴۸: بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۳۱۷: بحار تلخیص صدوق، ج ۱۷۲: التلخیص لکن حاوئہ ص ۱۹۳

قلیل مخلوق کی اپنے عزیز دین کی طرف رہنمائی فرمائی۔^①

جناب ابوذرؓ و سلمانؓ بارگاہ رسالت میں

92/145 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الزَّهَّادُ الرَّبِيعُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُونُسَ رَجُلَهُ أَنَّهُ
يَقْرَأُ فِي عَيْنِهِ فِي صَفِّ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّجِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ
الْحَسَنِ الْقُصَوْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِمْلَاءً فِي بَحَاذِي الْأَخِيرَةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِينَ
مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنِ بْنِ أَبِي تَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ رَجُلَهُ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رِيَاحٍ الْفَرُوزِيُّ إِجَارَةً قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِقَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: إِنَّ أَبَا ذَرٍّ وَسَلَمَانَ رَجَعْتُمَا لِنَا خَرَجَا فِي طَلَبِ رَسُولِ اللَّهِ
فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُ تَوَجَّهَ إِلَى قُبَا فَوَجَدَهُ سَاجِدًا تَحْتَ شَجَرَةٍ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ ابْنَهُ حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ تَأْتِيهِمْ فَأَخْبَرَا
لِيُوقِظَاهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِمَا لَمْ يَقَالَ قَدْ زَأَيْتُ مَكَانَكُمْ وَتَوَعَّثُ مَقَالَتِكُمَا وَلَمْ أَكُنْ رَاقِدًا إِنَّ
اللَّهَ بَعَثَ كُلَّ نَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي إِلَى أُمَّتِي بِلِسَانِ قَوْمِهِ وَبَعَثَنِي إِلَى كُلِّ أَسْوَدَ وَأَمْرٍ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَعْطَانِي فِي
أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطِهَا نَبِيًّا قَبْلِي نَقَرَنِي بِالرُّغْبِ يُسْعِي فِي الْقَوْمِ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ مَسِيرَةَ شَهْرٍ
فَيُؤْمِنُونَ بِي وَأَخْلَى لِي الْمَغْنَمَ وَجَعَلَ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَظَهْرًا أُنْتِ مَا كُنْتُ مِنْهَا أَتَيْتُكُمْ مِنْ
تُرَابِهَا وَأَصْلَى عَذْبَتَا وَجَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مَسْأَلَةٌ فَسَأَلُوهُ إِيَّاهَا فَأَعْطَاهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَعْطَانِي مَسْأَلَةً
فَأَعْزَتْ مَسْأَلَتِي لِشَفَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَفَعَلَ ذَلِكَ وَأَعْطَانِي جَوَامِعَ الْعِلْمِ وَ
أَعْطَانِي عَلَيًّا مَقَابِيحَ الْكَلَامِ وَلَمْ يُعْطِ مَا أَعْطَانِي نَبِيًّا قَبْلِي فَمَسْأَلَتِي بِإِلَافَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَنْ لَقِيَ
اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَيَرْضَى مُوَالِيًا يُوصِي مُحِبًّا لَا يَهْلِي بَيْنِي

ابو بصیرؓ نے ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن جناب ابوذرؓ اور جناب
سلمانؓ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے نکلے تو انھیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تشریف لے گئے ہیں تو انھوں نے

یہ کہ وہاں رسول اللہ ایک درخت کے نیچے سجدہ میں مشغول ہیں اور یہ دونوں بیٹے کو آپ کا انتظار کرنے لگے کہ آپ سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں۔ جب کافی دیر تک آپ نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا تو ان دونوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ فوت ہو گئے۔ پھر یہ دونوں آپ کو بیدار کرنے کے ارادے سے آپ کی جانب بھاگے کہ آپ نے اپنا سر مبارک ان کی جانب نہ کیا اور فرمایا:

میں نے تم دونوں کو دیکھا اور تمہاری جھگڑا سنی ہے جبکہ میں ہرگز خینہ میں نہیں تھا۔ بے شک! اللہ نے مجھ سے پہلے نبیوں کی طرف ان کی قوم کی زبان کے ذریعے مبعوث کیا جبکہ اس نے مجھے ہر کاے اور سرخ و سفید کی طرف زبان نبیان کے ذریعے مبعوث کیا اور اس نے مجھے میری امت میں پانچ ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی سے نہیں کی گئیں۔

تہ تعالیٰ نے رُعب و دُبُعب کے ذریعے میری مدد فرمائی ہے۔ وہ قوم جو مجھ سے ایک ماہ کی مسافت پر موجود ہے۔
 ۱۰۔ میرے بارے میں سنتے ہیں تو مجھ پر ایمان لے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مالی غنیمت کو حلال قرار دیا۔
 ۱۱۔ میں نے میرے لیے زمین کو سجدہ کرنے کی جگہ اور پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پس! میں جہاں پر بھی ہوں زمین
 ۱۲۔ پر تعمیر کر سکتا ہوں اور اس پر نماز پڑھ سکتا ہوں۔

سنتِ حق نے ہر نبی کو ایک حاجت (دُعا) طلب کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے خدا سے وہ حاجت طلب کی اور خدا
 - اس دنیا میں وہ عطا فرمادیا اور جب خدا نے مجھے یہ اختیار دیا کہ میں اس سے کچھ مانگوں تو میں نے اپنی حاجت کو
 نہ مانگا بلکہ دیا اور وہ یہ کہ مجھے قیامت کے دن اپنی اُمت کے گنہ گاروں کی شفاعت کرنے کا حق حاصل ہو تو
 - یہی اس دُعا کو قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام علوم عطا فرمائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کلام کی سبجیوں عطا
 - فرمائی تھیں جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے وہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں فرمایا۔

خس قیامت کے دن صرف اُس بندے کی شفاعت کروں گا جو اس حالت میں خدا کی بارگاہ میں پیش ہو کہ ۔۔۔ ہر کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو اور میرے جیسی (حضرت علیؓ) کی ولایت پر راضی ہو اور میرے اہل بیتؑ سے محبت

نعمت بنی القاسم (مؤلف) کہتے ہیں: اس روایت کے آخری الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت

محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنی امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کی بشارت و خوشخبری دینا یہ صرف شیعوں سے خاص ہے۔ آپ کے اہل بیت سے محبت اور ولایت رکھتے ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا ہے۔

مولانا علی کی محبت عبادت ہے

93/146 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَارِزْمِيُّ بِقَرَأَتِي عَنْ أَبِي عَمِيرَةَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِشَهَادَةِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي ظَلِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيه أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الدُّوْرِيِّ بِإِسْنَادٍ عَلَى سَاكِنِهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَرُبْعِيائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ الْهَرَاذِيُّ بِشَهَادَةِ السَّلَامِ سَنَةِ اَرْبَعِيائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُطِيبِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ لَعْدُلُ الْأَنْبَارِيِّ: قَالَ قَدِمَ أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دَاوُدَ بَغْدَادَ فَذَلَّ الرُّمَيْيَةَ وَهِيَ مَحْتَمَّةٌ بِهَا فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَهْلُ بَابِ الْحَدِيثِ وَنَصَبُوا لَهُ كُرْسِيًا صَعِيدًا لِيَدُوعَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَأَخَذَ يَعْطُ النَّاسَ وَيَذْكُرُهُمْ وَيَرَوِي لَهُمُ الْأَحَادِيثَ وَكَانَتْ أَيْمَانًا صُغْبَةً فِي الثَّقَيْنَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْمَجْلِسِ وَقَالَ لَهُ يَا أَبَا نُعَيْمٍ أَتَشْتَشِيعُ قَالَ فَكِرَةً الشَّيْخُ فَقَالَتْهُ وَاعْرَضَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَتَمَثَّلَ بِهِذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ:

وَمَا زَالَ فِي حُبِّكَ حَتَّى كَانَتِي

لَأَسْلَمَ مِنْ قَوْلِ الْوَشَاةِ وَتَسْمِي

قَالَ فَتَمَّ يَفْظُنْ مَرَّاجَةً وَعَادَ إِلَى سُؤَالِ وَقَالَ يَا أَبَا نُعَيْمٍ أَتَشْتَشِيعُ فَقَالَ يَا هَذَا كَيْفَ يُلِيكُ

بِكَ وَأَيُّ رِيحٍ هَبَّتْ بِكَ إِنَّ نَعْمَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ صَالِحٍ بَنِي تَحِي يَقُولُ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ:

حُبِّي عَلَى عِبَادَةٍ وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ مَا كُنْتُ مَتَّ

احمد بن حسين عدل انباری بیان کرتا ہے: ابو نعیم فضل بن دکین بغداد آئے تو انھوں نے بغداد کے محلہ رمیلہ میں قیام کیا۔

اسحاب حدیث اُن کے گرد جمع ہو گئے اور انھوں نے اُن کے لیے ایک کرسی لگائی تاکہ وہ انھیں کوئی حدیث سنا سکیں۔

وہ کرسی پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور کچھ احادیث بیان کیں۔ چونکہ وہ زمانہ تہذیب کا تھا اور سخت مشکل

دن تھے کہ اتنے میں ایک شخص اس مجلس کے پیچھے سے کھڑا ہو گیا اور اُس نے اُن سے کہا: اے ابو نعیم! کیا آپ شیعہ ہو؟ تو

بزرگ (الوہیم) نے اس کی بات کو ناپسند اور ناگوار سمجھتے ہوئے اس سے اپنا چہرہ موڑ لیا اور درج ذیل دو آیات الشہر سے تشبیہ و تمثیل بیان کی:

”میں ہمیشہ سے آپؐ سے محبت رکھتا ہوں یہاں تک کہ سائل نے مجھ سے آپؐ کے متعلق جو سوال کیا ہے میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے گونگا ہوں۔ چغل خوروں کی بات میں بھلائی و سلامتی نہیں ہوتی۔ اگر آپؐ صحیح و سلامت ہیں تو میں صحیح و سلامت ہوں۔ کیا کوئی زعمہ انسان صحیح و سلامت رہ سکتا ہے۔“

وہ شخص ان اشعار سے الوہیم کی مراد کو نہ سمجھ سکا ہذا اس نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا اور کہا: اے الوہیم! کیا آپؐ خیر ہو؟ تو الوہیم نے جواب دیتے ہوئے کہا: میں تمہارے ذریعے کیسی آزمائش و امتحان میں مبتلا ہوا ہوں اور تمہاری وجہ سے مرنے لگا ہوں یہاں تک کہ الوہیم نے کہتا ہاں! میں نے حسن بن صالح بن حنی سے سنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

حضرت علی علیہ السلام کی محبت عبادت ہے اور بہترین عبادت وہ ہوتی ہے جو چھپا کر کی جائے۔^①

تیرا میل و میکانیل اُس کے دشمن ہیں

94/147 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي مَنْشَدِ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شُعْبَانِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الثَّغَمَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ شُعْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ مَيْسَرَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ تَمَسَّيْنَا لَهُمْ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ نَتَّيْسُ مِنْ عَبْدِ الْمُتَعَنِّ اللَّهُ قُبْنُهُ لِلْإِيمَانِ إِلَّا أَصْبَحَ يَجِدُ مَوَدَّتَنَا عَلَى قَبْلِهِ وَلَا أَصْبَحَ عَبْدٌ يَتَّقِي سَخَطَهُ عَلَيْهِ إِلَّا يَجِدُ بُغْضًا عَلَى قَبْلِهِ وَأَصْبَحْنَا نَقْرُحُ بِحُبِّ الْمُحِبِّ لَنَا وَنَعْرِفُ الْبُغْضَ الْمُبْغِضَ لَنَا وَأَصْبَحَ مُبْغِضًا مُغْتَضًى بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ يَنْتَظِرُهَا كُلُّ يَوْمٍ وَ أَصْبَحَ مُبْغِضًا يُؤْتَسَى بِمُتَيَّاتِهِ عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ فَكَانَ الشَّقَاءُ قَدْ انْتَهَرَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَ

كَأَنَّ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ قَدْ قُفِّلَتْ لِأَهْلِ الرَّحْمَةِ فَهَيِّسْنَا لِأَهْلِ الْوَحْشَةِ رَحْمَتَهُمْ وَتَعَسَّ لِأَهْلِ النَّارِ
مَشْوَاهُمْ إِنَّ عَبْدًا لَمْ يُقْضَ فِي حَيَاتِهِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ وَلَنْ يُحِبَّنَا مَنْ يُحِبُّ مُبْغِضَنَا إِنَّ ذَلِكَ
لَمْ يَجْتَمِعْ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ لِزُجُلٍ مِنْ قُلُوبٍ فِي جَوْفِ مُحِبٍّ يَهْدَى قَوْمًا وَيُحِبُّ بِالْآخِرِ
عَدُوَّهُمْ وَالَّذِي يُحِبُّ قَوْمًا يَخْلُصُ بِحَبِثٍ كَمَا يَخْلُصُ الذَّهَبُ الَّذِي لَا غَشَّ فِيهِ نَحْنُ الْمُتَجَنِّبُونَ
أَفْرَاطَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنَا وَبِحَيِّ الْأَوْصِيَاءِ وَأَنَا حِزْبُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَالْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ حِزْبُ
الشُّهَكَانِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ مَخَالَءَ فِي حَيَاتِهِ فَلْيَسْتَحِمْ قَلْبَهُ فَإِنَّ وَجَدَ فِيهِ حُبَّ مَنْ أَلْبَسَ عَدِيَّتَهُ
فَلْيَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَدُوٌّ وَجَنَزِيئٌ وَيَسْكَائِيئٌ وَاللَّهُ عَدُوُّ الْكَافِرِينَ

صالح بن میثم تمنا سے منقول ہے کہ میں نے جناب میثم کی کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
نے ایک رات امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بسر کی تو آپ نے ہم سے فرمایا: اللہ نے جس بندے
کے دل کو ایمان کے ذریعے آزمایا ہو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے دل میں ہماری موت کو پاتا ہے اور اللہ جس
بندے پر غضب ناک ہوتا ہے وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے دل میں ہمارا بغض پاتا ہے۔ اور ہم صبح اس
حالت میں کرتے ہیں کہ جب ہمارے حُب دار ہم سے محبت کرتے ہیں تو ہم خوش ہوتے ہیں اور ہم اُس بغض کے بغض کو
بھی بخوبی پہچانتے ہیں جو ہم سے بغض و عداوت رکھتا ہے اور ہمارا حُب دار اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت
پر رشک کر رہا ہوتا ہے اور ہر روز اُس کی رحمت کا انتظار کر رہا ہوتا ہے اور ہم سے بغض رکھنے والا اس حال میں صبح کرتا ہے
کہ وہ اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھتا ہے کہ وہ کھائی اسے جہنم میں آگ میں لے کرے گی۔
بے شک! اہل رحمت کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ پس! اہل رحمت کو ان کی رحمت مبارک ہو اور
جہنمیوں پر افسوس ہے کہ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ بے شک! بندہ اس خیر (نیکی) کی وجہ سے ہم سے محبت کرنے میں کوتاہی
نہیں کرتا جو اللہ نے اُس کے دل میں قرار دی ہوئی ہے اور وہ شخص ہرگز ہمارا حُب دار نہیں ہے جو ہم سے بغض و عداوت
رکھنے والے سے محبت رکھتا ہے کیونکہ ایک ہی دل میں ہماری اور ہمارے دشمنوں کی محبت جمع نہیں ہو سکتی ہے اور اللہ نے
کسی انسان کے بدن میں دو دل نہیں رکھے کہ وہ ایک دل میں ایک قوم کی محبت رکھے اور دوسرے دل میں اس قوم کے
دشمنوں کی محبت رکھے۔ پس! جو شخص ہم سے محبت رکھتا ہے وہ ہم سے محبت میں یوں خالص ہوتا ہے جیسے خالص سونا ہو جس
میں کسی قسم کی ملاوٹ اور دھوکہ دہی نہ ہو۔

ہم نجات و شرفاء ہیں اور ہم سے تجاوز کرنے والا انبیاء سے تجاوز کرنے والا ہے۔ میں اوصیاء کا دسی ہوں، میں اللہ کے رسول کی جماعت ہوں اور باغی گروہ (اہل شام) شیطان کی جماعت ہے۔ پس! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ہم سے محبت میں اپنی حالت ملاحظہ کرے تو وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر اُس کے دل میں اُس کی محبت موجود ہے جس نے ہم سے ظلم و تعدی کرتے ہوئے تجاوز کیا تو وہ جان لے کہ اللہ اُس کا دشمن ہے اور جبرئیل و میکائیل بھی اس کے دشمن ہیں اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔^(۱)

شیعوں کی تخلیق علین سے ہے

95/148 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الشَّيْخِ الْهَيْدِ السَّعِيدِ أَبُو أَبِي جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَمِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُعْتَمِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عِمْسِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُضَائَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُعْتَمِدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّا وَشِيعَتُنَا خُلِقْنَا مِنْ طِينَةٍ مِنْ عِلْيَيْنَ وَخَلَقَ اللَّهُ عِدَّةً مِنْ طِينَةٍ خَبَالٍ مِنْ تَحْتِ الْمَسْنُونِ

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: بے شک! ہماری اور شیعوں کی تخلیق علین (جنت کی ایک بلند وادی) کی مٹی سے ہوئی ہے اور اللہ نے ہمارے دشمن کو خبال (جہنم کی مٹی) کی سڑے ہوئے گارے کی مٹی سے پیدا کیا ہے۔^(۲)

شیعہ اہل بیت کی پناہ میں

96/149 أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ الْعَلَوِيُّ الْكُوفِيُّ فِي مَسْجِدِهِ فِي صَفَرٍ سَنَةِ سِتِّ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّقَطِيُّ الْكُوفِيُّ بِهَا قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَوِيُّ الْعَدَامَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَاجِبٍ قِرَاءَةُ عَلَيْنِهَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَجَارِيُّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ حَسَنِ الطَّعَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا

۱. شیخ طوسی: مجلس ۵، ج ۵۶، ص ۱۳۸

۲. شیخ طوسی: مجلس ۵، ج ۵۷، ص ۱۳۹

يَحْيَى بْنُ مُسَاوٍ عَنْ شَيْخِ النَّبَالِ وَكَانَ يَتَوَى النَّبَلَ قَدْ اشْتَرَيْتُ بَعِيرًا بِضَوًّا فَقَالَ لِي قَوْمٌ
بِجَهْلِكَ وَقَالَ قَوْمٌ لَا يَجْهَلُكَ قَرَيْبُكَ وَمَشَيْتُ عَنِّي وَصَلْتُ السَّيْمَةَ وَقَدْ تَشَقَّقَ وَجْهِي وَهَدَأَنِي وَ
رَجَلَانِي فَأَتَيْتُ نَابَ أَبِي جَعْفَرٍ فَقُلْتُ يَا غَلَامُ اسْتَأْذِنْ لِي عَنْهُ قَالَ فَتَسْمَعُ صَوْتِي فَقَالَ ادْخُلْ
يَا أَبَشِيرُ مَرْغَبًا مَا هَذَا نَذَى أَرَى بِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اشْتَرَيْتُ بَعِيرًا بِضَوًّا قَرَيْبُكَ وَمَشَيْتُ
فَلَسَوْقٌ وَجْهِي وَهَدَأَنِي وَرَجَلَانِي فَقَالَ فَمَا ذَاكَ لِي قُلْتُ قُلْتُ حُبُّكَ وَاللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِذَا
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَّخَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ فَرَّخَ غُثْمَ الصَّافِرِي ثَلَاثِينَ ثَرْوَةً
لَذَهَبَ بِكُمُ إِلَى الْجَنَّةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

یحییٰ بن مساور نے بشیر نیال (حیر ساز) سے نقل کیا ہے جب کہ بشیر نیال حیر سازی کا کام کرتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے:
ایک دفعہ میں نے ایک سرکش اونٹ خریدنا تو کچھ لوگوں نے مجھے کہا کہ یہ تمہیں اپنی پشت پر سواری کرنے دے گا اور کچھ
لوگوں نے کہا کہ یہ تمہیں اپنی پشت پر سواری نہیں ہونے دے گا۔ پھر میں اس پر سوار ہو کر چل پڑا یہاں تک کہ میں مدینہ
پہنچ گیا لیکن اس پر سواری کی وجہ سے میرا چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں ٹانگیں پھٹ چکی تھیں۔ میں مدینہ میں ابو جعفر
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازے پر حاضر ہوا اور وہاں دروازے پر موجود غلام سے کہا کہ میرے لیے ابو جعفر سے
اجازت طلب کرو تو آپ نے میری آواز سن لی اور اندر سے فرمایا: بشیر! اندر آ جاؤ۔ مرحبا! خوش آمدید! یہ میں تمہاری یہ
حالت دیکھ رہا ہوں؟

تو میں نے جواب دیا: میری جان آپ پر قربان ہو! میں نے ایک سرکش اونٹ خرید لیا تھا اور میں اس پر سوار ہو کر
آیا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے، دونوں ہاتھوں اور دونوں ٹانگوں کی جلد پھٹ چکی ہے۔
یہ سن کر آپ نے فرمایا: تمہیں کس نے اس سرکش جانور کی سواری کر کے مدینہ آنے پر مجبور کیا ہے؟
تو میں نے جواب دیا: خدا کی قسم! آپ کی محبت نے مجبور کیا تھا میری جان آپ پر قربان ہو۔
اس پر آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی پناہ میں ہوں گے اور ہم رسول اللہ کی
پناہ میں ہوں گے اور آپ لوگ ہماری پناہ میں ہوں گے اور آپ دیکھیں گے کہ ہم آپ لوگوں کو جنت میں لے جائیں
گے۔ رب کعبہ کی قسم! ہم آپ کو جنت میں لے جائیں گے رب کعبہ کی قسم! ①

عن بیت مثل باب حطہ میں

97/150 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ يَأْتِي فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمِيسَاءَ بِقِرَآئَتِي عَلَيْهِمَا قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي حُجَّةِ دَى الْأَخِيرَةِ سَنَةَ خَمِيسٍ وَخَمِيسِينَ وَأَرْبَعًا ثَوْبًا بِشَهَادَةِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي كَلَابٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُفِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ التُّغَمَانِ الْحَمَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّقْفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظَهْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَافِعِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْذًا بِخَلْقَةِ بَابِ الْكُفْبَةِ وَ يَقُولُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي أَنَا جُلْدَتُ الْغَفَارِيِّ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَنِي فِي الْأُولَى وَقَاتَلَنِي فِي الثَّانِيَةِ حَسَرَهُ اللَّهُ مَعَ الدَّجَالِ إِنَّمَا مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمِثْلِ سُوَيْفَتِهِ تُوجُّ مِنْ رِكَبَتَيْهَا وَمِنْ تَحْتِهَا غُرْقٌ وَمِثْلُ بَابِ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَهَا نَجَا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْهَا هَلَكَ

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابوذرؓ کے غلام رافع سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے جناب : کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے دروازے پر لوگوں کے ایک حلقہ سے فرما رہے تھے: جو مجھے جانتا ہے سو : ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں جناب غفاری ہوں اور جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر ہوں اور : نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے پہلی دفعہ مجھ سے جنگ کی وہ دوسری دفعہ میرے اہل بیت سے جنگ کرے گا اور خدا ایسے شخص کو دجال کے ساتھ مشورہ کرے گا۔

بے شک! تم لوگوں کے درمیان میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس پر سوار ہوا : ت پا گیا اور جو سوار نہ ہوا بلکہ پیچھے رہا وہ غرق ہو گیا اور میرے اہل بیت کی مثال باب حطہ جیسی ہے جو اس دروازے سے : رخس ہوا نجات پا گیا اور جو داخل نہ ہوا وہ ہلاک ہو گیا۔^①

مولانا علی کے شیعہ مقرب ہیں

98/151 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّازِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَكُوبَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي السَّنَةِ
الْمَذْكُورَةِ وَالْمَوْضِعِ وَالشَّارِحِ الْحَدَّثُ كُورِي قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الشَّيْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّظَرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُفَيْي قَالَ:
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَنْ بَنِي الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفُضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنِ الصَّخَالِيِّ بْنِ مُزَاجٍ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ قَوْلِ النَّوْعَزِيِّ وَبَنِي السَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ أَوْلِيَاكَ الْمُتَقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ فَقَالَ: قَالَ فِي جَنَّةِ رَبِّكَ ذَلِكَ عَيْنٌ وَشِدْقَتُهُ هَكَذَا
السَّابِقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ الْمُتَقَرَّبُونَ مِنَ اللَّهِ بِكِرَامَتِهِمْ

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسد عزوجل کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا:
وَالشَّابِقُونَ الشَّابِقُونَ ۝ أَوْلِيَاكَ الْمُتَقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝ (سورہ واقفہ آیت ۱۰-۱۲)
”اور سبقت لے جانے والے تو آئے بڑھنے والے ہی ہیں۔ یہی مقرب لوگ ہیں، نعمتوں سے مالا مال
جنوں میں ہوں گے؟“

تو آپؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ اس سے مراد حضرت علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں جو جنت میں
سبقت لے جانے والے ہوں گے اور خدا کی بارگاہ میں ان کی عزت و بزرگی کی وجہ سے وہ اللہ کے مقرب لوگ ہوں گے۔

مصائب کے لیے تیار ہو جاؤ

99/152 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الشَّيْبِيُّ أَبُو قَلْبٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ
فِي شُعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَتَمْسِيَّتِهِ يَتْلُو مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّيِّدُ الْوَالِدُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الشَّيْبِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْبَانِيِّ الْخَارِزِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ السَّلَسِيُّ إِجَازًا

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ الْحَكِيمِ الْكَشِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ الشَّكْرِيُّ
قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْعَلِيِّ [الْعَلَاءِ] عَنِ الْيَمَانِيِّ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
الْبَاقِرِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ الرَّجُلُ كَيْفَ أَنْتُمْ؟ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ أ
وَمَا أَنْ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا. كَيْفَ تَحْنُ. إِنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَثَلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانَ يُذْبَحُ أَبْنَاؤُهُمْ
وَتُسْتَحْيَا نِسَاؤُهُمْ أَلَا وَإِنَّ هَؤُلَاءِ يُذْبَحُونَ أَبْنَاءَنَا وَتُسْتَحْيُونَ نِسَاءَنَا زَعَمَتِ الْعَرَبُ أَنَّ لَهُمْ
فَضْلًا عَلَى الْعَجَمِ فَقَالَتِ الْعَجَمُ وَبِمَا ذَاكَ، قَالُوا كَانَ مُحَمَّدٌ بِنَا غَرِيبًا قَالُوا لَهُمْ صَدَقْتُمْ وَ
زَعَمَتِ قُرَيْشٌ أَنَّ لَهَا فَضْلًا عَلَى غَيْرِهَا مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَتْ لَهُمُ الْعَرَبُ مِنْ غَيْرِهِمْ وَبِمَا ذَاكَ،
قَالُوا كَانَ مُحَمَّدٌ قُرَيْشِيًّا قَالُوا لَهُمْ صَدَقْتُمْ وَإِنْ كَانَ الْقَوْمُ صَدَقُوا فَلَنَا فَضْلٌ عَلَى النَّاسِ لِأَنَّ
ذُرِّيَّتَهُ مُحَسَّبٌ وَأَهْلُ بَيْتِهِ خَاصَّةٌ وَعِزَّتُهُ لَا يَشْرُكُنَا فِي ذَلِكَ غَيْرُنَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ
أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَتْ فَاتَّخِذْ بَنِي بَلَاءٍ جَلِيًّا بِأَقْوَامِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَسُرُّ غَيْرَ الْبَيْتِ وَإِنِّي شَيْعَتِي مِنَ الشَّيْلِ فِي الْوَادِي
وَبَيْنَ يَبْدَا الْبَلَاءِ لَكُمْ بِكُمْ وَيَسْأَلُونَ الرِّجَالَ لَكُمْ بِكُمْ

منہاں بن عمر کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسنے میں آپ کے پاس ایک
شخص آیا جس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے اسے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: آپ لوگ (اہل بیت
یوں) کس حالت میں ہیں؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں ابھی تم لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ ہم کس حالت میں ہیں۔ یقیناً ہماری اس
امت میں وہی حالت ہے جو (قبیلوں) قوم بنی اسرائیل کی تھی۔ وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتے تھے اور ان کی
مورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ پس! آگاہ رہو کہ یہ لوگ بھی ہمارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے ہیں اور ہماری عورتوں کو زندہ رکھتے
تھے۔ عرب یہ گمان کرتے ہیں کہ ہمیں غم والوں پر فضیلت حاصل ہے۔ جب غم والوں نے ان سے پوچھا کہ تمہیں ہم پر
کس وجہ سے فضیلت حاصل ہے؟ تو عربوں نے جواب دیا اس لیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے یعنی عرب تھے تو
غم والوں نے ان سے کہا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ اور قریش نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے علاوہ باقی تمام عربوں پر فضیلت
حاصل ہے۔ جب ان سے باقی عربوں نے دریافت کیا کہ تم لوگوں کو کس وجہ سے دوسروں پر فضیلت حاصل ہے تو انھوں

نے جواب دیا اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ کا تعلق قریش سے تھا۔ تو ان عربوں نے قریش سے کہا: تم لوگوں نے سچ کہا ہے اگر اس قوم (قریش) نے سچ بات کی ہے تو پھر ہمیں سب لوگوں پر فضیلت حاصل ہے اس لیے کہ ہم حضرت محمد ﷺ کی ذریت اور ان کے خاص اہل بیت و عترت ہیں اور اس فضیلت میں ہمارے علاوہ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

یہ سن کر اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں آپ اہل بیت سے محبت رکھتا ہوں۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پھر تم بلاء و مصیبت کے لیے تیار ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! کسی گہری وادی میں اس تیزی سے پانی نہیں بہتا جس قدر تیزی سے مصیبت و بلاء ہم پر اور ہمارے شیعوں پر وارد ہوتی ہے۔ مصیبت ہم سے شروع ہوتی ہے، پھر تم پر آتی ہے اور کشائش و آسانی پہلے ہم پر وارد ہوتی ہے پھر تم لوگوں تک پہنچتی ہے۔^①

محب اہل بیت کے لیے گناہوں کی معافی

100/153 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو حَبِيبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالتَّوَضُّعِ الْمُقَدَّسِ عَلَى سَائِرِ السَّلَامَةِ فِي التَّارِيخِ الْمَوْزُجِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِدْرِجَةَ لَكَهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَارِثِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّنَا وَأَحَبَّ إِلَيْنَا لَا يَغْرِضُ دَلِيًّا يُصِيبُهَا مِثْلُهُ وَغَادَى عَدُوًّا لَا لِإِحْنَةٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَيْنُو مِنَ الذُّلُوبِ مِثْلُ رَمْلِ عَالِجٍ وَزَهْدِ الْبَغْرِ غَلَرٍ هَا أَنَّهُ لَهُ

حسین بن مصعب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: جس نے ہم سے اور ہمارے حب دار سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر محبت رکھی، کسی دنیوی مقصد کے حصول کی خاطر محبت نہ رکھی اور اس نے ہمارے دشمن سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دشمنی رکھی، اپنی ذاتی عداوت کی وجہ سے دشمنی نہیں رکھی تو جب ایسا شخص قیامت کے دن محشور ہوگا تو اگر اس کے نامہ اعمال میں ریت کے ذرات اور سمندر کی

جو اُس کے برابر گناہ ہوں گے تو اللہ اسے بخش دے گا۔ ①

مذہب اور مخلوق کے درمیان وسیلہ

101/154 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ فِي الْمَوْضِعِ وَالشَّارِخُ الْمُقَدِّمُ
ذِكْرُهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا
الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْبَانِ الْحَارِثِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ
بْنُ عَمْرِو الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَزْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ: تَحْتَمِلُ السَّبَبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

محمد بن مثنیٰ ازوی بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم تم لوگوں اور

مذہب کے درمیان وسیلہ و سبب ہیں۔ ②

مذہب ان اقوام پر لعنت کرے

102/155 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الزَّاهِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَاقُوْبٍ بِقَرَاءَةِ عَلَمِهِ بِالرَّيِّ سَنَةَ
عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْبَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:
تَجِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ لَحْمَهُ مِنْ لَحْمِي وَدَمُهُ مِنْ دَمِي لَعَنَ اللَّهُ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي ضَعَفُوا لِحُبِّ عَهْدِي وَتَسَوَّأَ
فِيهِ وَصَحَّتْ مَا لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ خَلْقٍ

ابو سعید الخدری سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرو کیونکہ ان کا گوشت

میرا گوشت، ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ میری امت میں سے ان لوگوں اور اقوام پر لعنت کرے جو حضرت محمد پر متعلق میرے عہد و بیان کو ضائع کریں اور ان کے متعلق میری وصیت کو بھول جائیں۔ ایسے لوگوں کا اللہ کے پاس حصہ اور نصیب نہیں ہے۔^(۱)

برائیوں کا نیکیوں میں تبدیل ہونا

103/156 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ الرَّيِّسُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَابِطٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِالتَّوَضُّعِ الْمَذْكُورِ فِي التَّارِيخِ الْمَذْكُورِ الْمَكْتُوبِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالشَّهَادَةِ الْمُقَدَّسَةِ بِالْعَرَبِيِّ عَلَى سَائِكِنَةِ السَّلَامِ فِي مُجَادِي الْآخِرَةِ سَنَةِ ثَمِنٍ وَخَمْسِينَ وَارْبَعِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْهَفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغْتَنَبِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَزَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي أَبُو الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَهْجَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَائِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ رَزِينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ لُثْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَوْفَيْكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا قَالَ يُؤْتَى بِالْمُؤْمِنِ الْمُدْنِيبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَامَ مَوْقِفٌ لِحِسَابِ فَيَكُونُ اللَّهُ تَعَالَى مُؤَلِّزِي حِسَابِهِ لَا يُظْلَعُ عَلَى حِسَابِهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ فَيَعْرِفُهُ ذُنُوبُهُ حَتَّى إِذَا أَقْرَبَ سَيِّئَاتِهِ قَالَ إِنَّهُ تَعَالَى يُلْكُ كِتَابَهُ بِذُلُومِهَا حَسَنَاتٍ وَأُظْهِرُوهَا لِنَاسٍ فَيَقُولُ النَّاسُ جِئْتُمْ بِمَا كَانُوا لِهَذَا الْعَبْدِ سَيِّئَةً وَاجِدَةً ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ بِوَرَأَى الْحَقَّةَ فَهَذَا تَأْوِيلُ الْآيَةِ وَهِيَ لِلْمُذْنِبِينَ مِنْ شِيعَتِنَا خَاصَّةً

محمد بن مسلم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر حضرت امام محمد (باقر) بن علی (زین العابدین) بن حسین علیہ السلام سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے درج ذیل فرمان کے متعلق پوچھا:

فَأَوْفَيْكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورہ فرقان: آیت ۷۰)

”پس! اللہ ان لوگوں کی برائیوں (گناہوں) کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا

مہربان ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کے دن گنہگار مومن محشور ہوگا یہاں تک کہ وہ حساب و کتاب کی جگہ پر کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ خود اس کا حساب لے گا اور وہ لوگوں میں کسی شخص کو بھی اس کے حساب و کتاب سے مطلع نہیں کرے گا۔ پس! جب خدا اس بندے کو اس کے گناہوں سے آگاہ کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا تو اللہ تعالیٰ عمل لکھنے والے فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دو اور پھر اس کا نامہ اعمال لوگوں کو دے دو۔ جب لوگ اس کا نامہ اعمال دیکھیں گے تو (عجب کرتے ہوئے) کہیں گے کہ اس بندے کا ایک بھی گنہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ اس کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔ پس! یہ اس آیت کی تائید ہے اور یہ آیت ہمارے گنہگار شیعوں سے مختص ہے۔ ①

تیسرا البریہ مولا علی ہیں

104/157 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو التَّجَمِدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرَّازِيُّ يَهْدِي فِي صَفَرِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاضِي أَبُو عَيْنٍ الْحَسَنُ بْنُ عَيْنٍ الصَّفَّارُ يَقْرَأُنِي عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ تَهْمِيذِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَنْبَسٍ الْغُبَّارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَنَسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ قَدْ تَأْتَاكُمْ أَمْرٌ ثُمَّ التَّفَقُّسُ إِلَى الْكُفَّةِ فَطَرَبَهَا بِمِدْيَةٍ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ هَذَا وَشَيْعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ أَوْلَاكُمْ بِمَنْ نَمِي وَأَوْفَاكُمْ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَفْوَاكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعَدَّكُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَأَفْسَحَكُمْ بِالسُّوِيَّةِ وَأَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوَازِيَةً قَالَ وَتَزَلَّتْ إِنْ أَلْبَسْتُمْ أَمْنًا وَغِيَا الصَّاحِبِ أُولَئِكَ هُمُ عَزِيزُ الْبَرِيَّةِ

جناب جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے کہ اسٹن میں حضرت علیؑ نے سب وہاں تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک! تم لوگوں کے پاس میرا بھائی تشریف لایا ہے۔

پھر آپؑ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے اپنا ہاتھ کعبہ پر مار کر فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ نہ ہے، بے شک یہ (حضرت علیؑ) اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں۔

اس کے بعد آپؑ نے مزید فرمایا: بے شک! یہ تم لوگوں سے پہلے میرے ساتھ ایمان میں داخل ہوئے اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والے اور تم سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے امر کو مضبوط کرنے والے، تم سب سے زیادہ اپنی رہا سے عدل کرنے والے اور تم سب سے زیادہ عدل و انصاف سے تقسیم کرنے والے اور تم سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں بلند قدر و منزلت کے مالک ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّينَ ﴿١٠٥﴾ (سورہ جن: آیت ۱۰۵)

”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک و صالح اعمال بجا لائے یہی لوگ (اللہ کی) بہترین مخلوق ہیں۔“

﴿۱۰۵﴾

امام وقت سے وابستہ رہو

105/158 وَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ عَشْرٍ وَ عَشْرِينَ تَوَفَّيْتُهُ مَوْلَاكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّعِيدُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهِدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّعْمَانِ الْخَارِزْمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُثْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَطْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّامِتِ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْبَطْنِيِّينَ فَحَدَّثَهُمْ بِحَدِيثِ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْحَجِّ أَمْلَاءَ عَنْهُمْ فَلَمَّا قَامُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَسْ أَخَذُوا يَمِينًا وَ شَعَالًا وَ إِنَّكُمْ لَبِ مُمْتَمٍ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ تَرُونَ يَوْمَ دُيُكُمْ رَى الْجَنَّةَ وَ اللَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَ اللَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَ اللَّهُ

محمد بن صامت جعفی بیان کرتے ہیں کہ ہم بصرہ کے لوگوں کی ایک جماعت کے ہمراہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر

صدق علیہ السلام) کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے اپنے والد گرامی (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) کی ایک حدیث ان لوگوں کو سنائی جو جابر بن عبد اللہ انصاری نے (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے) نقل کرتے ہوئے حج کے موقع پر دوں کو تحریر کروائی تھی۔ جب وہ لوگ آپؐ کی بارگاہ میں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: بے شک! نبیؐ دائیں اور بائیں سے (دین) لے رہے ہیں حالانکہ تم لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے وقت کے امام سے وابستہ رہو۔ پس! تم کہاں دیکھ رہے ہو؟ اگر تم اپنے وقت کے امام سے وابستہ رہو گے تو خدا کی قسم! وہ تم لوگوں کو جنت میں لے جائے گا۔ خدا کی قسم! جنت میں لے جائے گا، خدا کی قسم! جنت میں لے جائے گا۔^①

مومن کے لیے جنت کی ضمانت

106/159 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي التَّارِيخِ وَالْجَمْعِ أَنَّ جَبْرِ الْمَقْدَمِ ذَكَرَهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّوْعْبُ الْوَالِدُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُوَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ عَنْ عَمْرِو الْحُسَيْنِيِّ بْنِ يَزِيدَ التَّوَكِّلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرِو الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ضَمَّنَ لِلْمُؤْمِنِ ضَمَانًا قَالَ قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ طَوَّعَ لَهُ أَنْ أَقَرَّ لِلَّهِ تَعَالَى بِالرُّبُوبِيَّةِ وَالْمُحَمَّدِ بِالنَّبُوءَةِ وَلِعَلِّي بِالإِمَامَةِ وَأَذَى مَا أَفْتَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُسَكِّنَهُ فِي جَوَارِيهِ قَالَ قُلْتُ هَذِهِ وَاللَّهِ الْكَرَامَةُ الَّتِي لَا تُسَبِّحُهَا كَرَامَةُ الْكَافِرِينَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَمَلُوا أَقْلِيلًا تَتَعَبُوا كَثِيرًا

مفضل بن عمر جہمی سے منقول ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے مومن کو ایک ضمانت عطا فرمائی ہے۔ تو میں نے عرض کیا: وہ کیا ضمانت ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کو یہ ضمانت عطا کی ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کرے اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور جنت نبوی ﷺ کی امامت کا اقرار کرے اور خدا نے اس پر جو امور فرض قرار دیئے ہیں ان کو ادا کرے تو وہ اس بندے کو

اپنی رحمت کے جوار (جنت) میں ٹھہرائے گا۔
اس پر میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! اولادِ آدمؑ کے لیے اس جہی اور کوئی عزت و کرامت نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تم لوگ تھوڑا عمل کرو اور بہت زیادہ نعمتیں حاصل کرو۔^①

یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

107/260 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّايِسُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَاسُوذَةَ بِالنَّزَقِ بِغَيْرِ إِتْفَاقٍ عَنْ أَبِي صَفْوَةَ سَنَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّجِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجُلَهُ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْهَيْدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفُغَيْرِيِّ نَحْوِي رَجُلَهُ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَمْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ الْوَدَّاعِ رَجُلَةً وَأَنْشَأَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ مُسِيماً فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو دَرٍّ الْبَغْدَادِيُّ رَجُلَهُ أَنَّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ وَلِبَاسُهُ الْقَفْوَى وَرَبِيشُهُ الْحَيَاءُ وَمِلَاكُهُ الْوَرَعُ وَبِحَالُهُ الْوَقَارُ وَنَمْرُهُ الْقَتْلُ الْمَضْلُحُ وَلِكُلِّ عَمَلٍ أَسَاسٌ وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

ابو جعفر امام محمد بن علی (زین العابدین) بن حسین علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوارؑ اور انھوں نے اپنے جَد سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیتِ الوداع کے موقع پر مناسکِ حج ادا کر لیے تو اپنی سواری کے جانور پر سوار ہو کر فرمایا: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ اس پر جناب ابوذر غفاریؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا: اسلام عریاں (بے لباس و آستار) ہے۔ اس کا لباس تقویٰ، اس کی زینت شرم و حیا، اس کا سرمایہ تقویٰ و پرہیزگاری، اس کا جمال بادقار ہونا اور اس کا پھل نیک و صالح عمل ہے۔ ہر شے کی بنیاد ہوتی ہے اور اس پر

نَقِيتُ أُمَّةً نَدَّيْنِي رُشِيدِي فَقُلْتُ لَهَا خَيْرِي مِمَّا تَمُوتُ مِنْ أَيْمَانِكَ قَالَتْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
 قَالَ فِي خَيْرِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ شَيْبَانُ بْنُ أَبِي صَالِبٍ يَرْشِيدُ كَيْفَ صَدْرِكَ إِذَا أُرْسِلَ إِلَيْكَ فَتَقِي
 أُمَّةً لَقَعَ يَدَيْتِ وَرَجَلَيْكَ وَبَسَانَةً قُلْتُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَكُونُ أَجْرَ ذَلِكَ رَأَى الْجَنَّةَ قَالَ
 نَعَمْ يَا رُشِيدُ وَأَنْتَ مَعِي فِي سُدُنِيَا وَالْأَجْرَةَ لَكَ فَوَاللَّهِ كَعَبْتِ الْإِيمَانُ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكَ وَاللَّهِ
 عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَشُعْبَةُ بْنُ سَعْدٍ قَالَا لِي الْبَرَاءَةُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي صَالِبٍ فَإِنِّي
 أَنْ يَتَبَرَّأَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ بَأْسِي مَبْتَرٌ قَالَ لَكَ صَاحِبُتُ تَمُوتُ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَوِصِي أَنْتَ تَدْعُونِي إِلَى
 لِبْرَاءَةٍ مِنْهُ وَلَا أَنْتَ تَقْضِي مَنِي وَتَقْطَعُ يَدِي وَرَجْلِي وَلِسَانِي فَقَالَ وَاللَّهِ لَا كَذَبْتُ صَاحِبَكَ قَدْ مَوَدَّ
 فَأَقْبَضُوا يَدَاهُ وَرَجْلَهُ وَأَنزَلُوهُ لِسَانَهُ فَنَقَطُوا لُحْمَهُ حَتَّى حَلَّوهُ إِلَى مَنْزِلِنَا فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ جُعِلْتُ فِدَاكَ
 هَلْ تَجِدُ يَدَ أَصَاتِكَ أَبَا قَالَ لَا وَنَدَّيَا بُنَيَّةً إِلَّا كَانَتْ عَاهِدَ بَيْنِ الْقَائِسِ وَدَحَسَ عَلَيْهِ جِيرَانُهُ وَ
 مَعَارِلُهُ يَتَوَجَّعُونَ لَهُ فَقَالَ ابْلُغِي بِصُغُرِهِ وَدَوَاةً أَذْكُرُ لَكُمْ مَا تَكُونُ بِهَا عَلَيْنِي وَمَوْلَايَ أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ فَتَوَدَّ بِصُغُرِهِ وَدَوَاةً تَجْعَلُ يَذْكُرُ وَيُمْلِي عَلَيْهِمْ أَخْبَارَ السَّلَاحِ وَكُلَّ بَنَاتٍ وَيُسَيِّدُنَهَا
 يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَبَسَّغَ ذَلِكَ ابْنُ زَيْدٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فَارْسَلَهُ رَهْبَةً الْحَقَّامَةَ حَتَّى قَطَعَ لِسَانَهُ فَمَاتَ مِنْ
 لَيْسَتِ بَيْنَكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وكان امير المؤمنين رضي الله عنه راشد العيني وكان قد اتقى إليه علم السنا والبلايا. وكان
 يهمل الرجل فيقول له يا فلان بن فلان تموت ميتة كذا وكذا وأنت يا فلان تقتل قتلة كذا
 فيكون الأمر كما قاله راشد رحمه الله

ابو حسان العيني سے مروی ہے کہ میری رشید لہجری کی بیٹی اُمّہ اللہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا کہ
 آپ نے اپنے والد گرامی (رشید لہجری) سے جو کچھ سنا ہے وہ بیان کریں تو اُمّہ اللہ نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کو یہ
 فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ایک دن میرے محبوب امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے رشید
 اس وقت تمہارے مہر کی کیا کیفیت ہوگی جب بنو امیہ کا دعویدار شخص (عبید اللہ ابن زیاد) تمہیں بلوائے گا اور تمہارے
 دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور زبان کاٹ ڈالے گا تو انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا اس کا انجام اور اللہ جنت
 کی صورت میں ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں اے رشید! تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھ رہو گے۔

رشید کی بیٹی آمنہ اللہ کہتی ہیں: خدا کی قسم! کچھ دنوں کے بعد عید لہ امن زیادہ نے میرے والد کو بلوایا اور انھیں مومنین سے برأت و بیزاری کرنے کا حکم دیا تو میرے والد نے یہاں کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے میرے والد سے بہتہ تمھارے دوست (حضرت علی) نے تمھیں کیا بتایا تھا کہ تمھاری موت کیسے ہوگی؟ تو انھوں نے جواب دیا: میرے دوست نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تم مجھے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے برأت و بیزاری کا اعلان کرنے کی دعوت دو گے۔ میں یہاں کرنے سے انکار کر دوں گا تو تم میرے دونوں ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ دو گے۔

یہ سن کر ابن زیاد نے کہا: خدا کی قسم! میں تمھارے دوست کو ضرور جھوٹا (نعوذ باللہ) ثابت کروں گا۔ پھر اس نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالو مگر زبان نہ کاٹو تو اس کے سپاہیوں نے اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کے سر ہمارے گھر چھوڑ گئے تو میں نے ان سے پوچھا:

سے دلورگرمی! میری جان آپ پر قربان ہو! آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کا آپ کو درد محسوس ہو رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں، خدا کی قسم! مجھے درد محسوس نہیں ہو رہا ہے بلکہ صرف ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی شخص نبیؐ اور میں پھنس جائے تو اسے جو احس ہو رہا ہوتا ہے میری بھی وہی کیفیت ہے۔ پھر ان کے پاس بمسائے اور جاننے والے آنے لگے اور ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے لیے درد اور تکلیف کا اظہار کرتے گئے تو میرے والد سُرری نے مجھے صحیفہ اور دوات لادو تاکہ میں آپ لوگوں کو وہ باتیں بتاؤں جس سے میرے مولا امیر المومنینؑ نے مجھے آگاہ کیا تھا۔ پھر لوگوں نے انھیں صحیفہ اور دوات پیش کی تو وہ لوگوں کے سامنے کائنات میں روتا ہونے والے حوادث و حادثات بیان کرنے لگے اور انھیں سکھوانے لگے اور آپ ان باتوں کی نسبت امیر المومنینؑ سے دے رہے تھے کہ انھوں نے مجھے یہ نعم عطا فرمایا تھا۔

جب یہ خبر ابن زیاد تک پہنچی تو اس نے ایک حجام کو بھیجا جس نے جناب رشید البحرؑ کی زبان کاٹ دی، اور اسی نے آپ کی شہادت واقع ہو گئی۔ اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ انھیں راشد المہدی کے نام سے موسوم فرمایا تھا کیونکہ آپ نے انھیں علم النبیاء و البیاء عطا کیا تھا۔ جب رشید البحرؑ کی کسی شخص سے ملاقات ہوتی تو آپ اسے بتاتے کہ اے فلاں بن فلاں تمھاری اس طرح کی بات واقع ہوگی اور اے فلاں تم کو قمار حریف سے قتل کیا جائے گا۔ پھر ایسا ہی ہوتا تھا جیسا کہ جناب رشید نے اسے

بتایا ہوتا تھا۔ اللہ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔^①

آزمائش ہم سے شروع ہوتی ہے

110/163 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهَيْدِيُّ الرَّازِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالرَّحْمَةِ فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بُحَاذَى الْخَزِرَةِ سَنَةَ ثَمِنِينَ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهَيْدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَجَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنُ عُقْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثْتُ سُفْيَانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْعَابِدِيَّ الْقَاضِيَّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: يَتَأَيَّدُ الْبَلَاءُ ثُمَّ يَكُمُّ وَيَتَأَيَّدُ الرَّخَاءُ ثُمَّ يَكُمُّ وَاللَّيْ يُخَفُّ بِوَلَيْتَيْهِ لَنَّهُ يَكُمُّ كَمَا انْتَصَرَ بِالْحِجَارَةِ

سفیان بن ابراہیم العابدی القاضی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم سے آزمائش و مصیبت شروع ہوتی ہے۔ پھر تم (شیعوں) تک پہنچتی ہے، جو اس بات کا حنف دیتا ہے تو اللہ تم کو یوں غلبہ عطا فرمائے گا جیسے اُس نے بھڑک (اصحابِ نعل پر) غلبہ عطا فرمایا تھا۔^②

حسبِ علی ایمان اور بغضِ نفاق ہے

111/164 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِ يَازَ الْخَازَنُ بِقَرَاءَةِ عَلَيْهِ يَتَشَهَّدُ مَوْلَاكَ أَمِيرِ آلِ وَمِنْهُنَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ إِسْتَنْكَى عَشْرَةً وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَنْفِيُّ الصَّنْعَوِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا حَاجًّا مِنْ نَيْشَابُورَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَالِدِي أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ طَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابُورَ الدَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

① مالی فتح طبرستان: ص ۱۶۸؛ بحار الانوار: ج ۳۲ ص ۱۲۶

② مالی فتح مفید: ۳۱؛ نیز یہ حدیث ج ۱ ح ۱۱ کے تحت گزر چکی ہے۔

مَسْعُودٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللَّهَ بِشَرِّ مَا قَامَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَحَدٍ كَهَبًا فَأَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمُدَّ فِي عَمْرِيَا حَتَّى يَجَّ لَفَ حَبَّةٌ لُحْدَ قَيْلَ بَيْنَ الصَّغَاوَةِ وَالْعَزْوَةِ ثُمَّ سَمَّ يَوْمَئِذٍ يَا عَلِيُّ ثُمَّ يَسْمَرُ رَاحِيَةَ الْجَنَّةِ وَلَهُ يَدْخُلُهَا أَمَّا عَلِيٌّ أَنَّهُ حُبَّتْ حَسَنَةُ لَا يَخْزُ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَبُغْضُكَ سَيِّئَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهَا طَاعَةٌ يَا عَلِيُّ لَوْ تَذَرْتُ الدَّرَّ عَلَى الْمُتَافِقِ مَا أَحْبَبْتُكَ وَلَوْ خَرَبْتُ خَيْشُومَ الْمُؤْمِنِ مَا أَبْغَضْتُكَ لِأَنَّ حُبَّكَ إِيْمَانٌ وَبُغْضُكَ نِفَاقٌ وَلَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُتَافِقٌ شَقِيٌّ

عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اگر کوئی بندہ اتنی مدت تک اللہ کی عبادت کرے جتنی مدت حضرت نوح نے اپنی قوم میں گزاری ① اور اس کے پاس اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا ہو جسے وہ ساری راہ میں خرچ کرے اور خدا اس کی اُس قدر عمر طولانی کر دے کہ ایک ہزار حج بجالائے پھر وہ (حج کے دوران سلی کرتے ہوئے) صفا اور مروہ کے درمیان قتل کر دیا جائے اور اے علی! اگر وہ تم سے محبت و ولایت نہ رکھتا ہو تو جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا اور وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اے علی! اگر منافق پر موحیوں کی برسات کر دیں تو وہ پھر بھی آپ سے محبت نہیں کرے گا اور اگر مومن کی ناک آگئی جائے تو وہ پھر بھی آپ سے بغض نہیں رکھے گا کیونکہ آپ کی محبت ایمان اور آپ کا بغض نفاق ہے۔ اور آپ سے صرف مومن و متقی محبت رکھتا ہے اور آپ سے صرف متافق و شفی (بدبخت) بغض و عداوت رکھے گا۔ ②

حرفِ کوثر سے دُور کیا جائے گا

112/165 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَرَأَتِهِ عَلَيْنَا فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قَال: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْوَائِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْخَارِزَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ

قرآن مجید میں یہ مدت نو سو سال بیان ہوئی ہے۔ (مترجم)

نورِ طبع طوسی ص ۳۱۰ بحوالہ الانوار ج ۳۹ ص ۲۰۸

عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ كَثْرَانَ بْنِ أَعْلَنَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ
عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ الدَّؤَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: وَلَوْلَا دُودُنَا
بَيْنَ يَدَيْ هَاتَيْنِ الْفَلَصِيصَتَيْنِ عَنْ حُذَيْفِ بْنِ رَسُولٍ لَنُؤَاغِدَا نَا وَلَوْلَا دُودُنَا أَجَبْنَا نَا

ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

اللہ کی مخلوق میں بہترین بندے

113/166 أَخْبَرَنَا الْقَفِيَّةُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ بَابُوذٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِإِذْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمِيسَاتِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِفْلَاءً فِي رَجَبٍ سَنَةِ خَمِيسٍ وَخَمِيسِينَ وَارْبَعِيَّاتِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الثُّعْمَانِ الْخَارِجِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَلِينِيُّ الْهَوْصِيُّ أَبُو تَوْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: تَحَنَّنْ خَيْرَةً أَنْتَ مِنْ خَلْقِهِ وَشِدْعْنَا خَيْرَةً لَكَ مِنْ أُمَّةٍ نَبِيٍّ

محمد بن اسحاق ثعلبی موسیٰ ابووفل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر سے کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم اللہ کی مخلوق میں سے اُس کے بہترین و برتر بندے ہیں اور ہمارے شیعا اُس کے نیکو کرامت میں اُس کے بہترین و برتر بندے ہیں۔^(۱)

شیعہ کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا

114/167 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْقَلِيبِيُّ الرَّيْسُ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُو يَرْجُهُ اللَّهُ بِقَرَاءَتِي

○ امامی شیخ طوسی: ص ۱۷۶

۱۰۰ امامی شیخ مفید: ص ۳۰۸: امامی شیخ طوسی: ص ۷۷: نیز یہ حدیث ج ۱، حدیث ۷۷ کے تحت گزر چکی ہے۔

عَلَيْهِ بِالزَّيِّ سَنَةٌ عَشْرَةٌ وَتَحْيَاؤُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ
الْكَلْبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِمَشْهُدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ أَبِي طَالِبٍ فِي رَجَبِ سَنَةِ ثَمِينٍ وَتَمِيمِينَ وَ
أَرْبَعِينَ مَلَأَ مِنْ لَعْنِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَارِزِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَمْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزَارِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ ابْنِ طَالِبٍ إِلَّا أَبَيْتُكَ إِلَّا
أَمْسَحَكَ، قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ خُبَيْتُكَ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ طَيْبَتِهِ وَاجِدَةٍ فَفَضَلْتَ مِنْهَا فَضْلاً
فَخَلِّقْ مِنْهَا شَيْعَتَنَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَعَى النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّتِهِمْ إِلَّا بِشَيْعَتِكَ فَوَاتَتْهُمْ
بِعَدْوٍ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ بِطَيْبٍ وَلَا دَيْبِهِمْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور آپ ایک ہی طینت (مٹی) سے خلق ہوئے ہیں اور ہمارے تخلیق کے بعد
 بننے والی مٹی سے ہورے شیعوں کو پیدا کیا گیا ہے، لہذا جب قیامت کا دن ہوگا تو آپ کے شیعوں کے عدادہ سب
 نبیوں کو ان کی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ مگر آپ کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ
 ان کی ولادت پاکیزہ ہے۔ ①

نہ ممبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

115/168 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْقَلْبِيُّ أَبُو النُّجَيْمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَقَّابِ بْنِ عَيْسَى الرَّزَّازِيُّ بِالزُّرِّيِّ فِي رَأْسِ رَأْمَهَرَانِ بِالشَّهْرِ الْمَعْرُوفِ بِالْعَرِيقِيِّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي صَفْرِ سَنَةِ عَشْرٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الشُّشْتُورِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۳۳۔ بخاری: ج ۷، ص ۲۳۹: ابائی شیخ موسیٰ: ۲/ ۷۱: نیز اس کے مثل حدیث ج ۱، ص ۲۰ کے تحت مزیحی ہے اور اسی کے مثل ج ۲، ص ۳۳ کے تحت گزرے ہیں۔

أَلَمْ يُرَى بِقَوْمٍ عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَزْرُونَ أَلَمْ يُرَى بِقَوْمٍ
إِمْلَاءً قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَلَمْ يُرَى بِقَوْمٍ جَعْفَرُ بْنُ جَعْفَرٍ أَلَمْ يُرَى
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: مَنْ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَدَى وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُنِيَ وَمَنْ قَبِعَ بـ
رِزْقِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَنِيَ وَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ اللَّهُ عِبَادَ اللَّهِ مَا اسْتَطَاعَهُمْ وَاجْبَعَهُمْ
وَسَلِّمُوا الْأُمُورَ لِأَهْلِهَا يُفْلِحُوا وَاصْبِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا
فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ . . . الْآيَةُ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ
الْمُفَايِزُونَ وَهُمْ شِيعَةُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَمَّةَ سَلَمَةَ رُوِيَ النَّبِيُّ قَالَتْ كُنْتُ
رَسُولَ اللَّهِ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْمُفَايِزُونَ

صنوان بن یحیی سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس نے
عزوجل کی رچی کو مضبوطی سے تھام لیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اللہ عزوجل پر توکل و بھروسہ کیا اس کے لیے وہ روزے
اور جس نے اللہ عزوجل کے عطا کردہ رزق پر قناعت اختیار کی وہ غنی ہو گیا اور جو اللہ عزوجل سے ڈر گیا وہ نجات پا گیا۔
اے بندگانِ خدا! جس قدر تمھارے لیے ممکن ہو اللہ سے ڈرو اور تقویٰ الہی اختیار کرو اور اللہ کی رحمت
فرمانبرداری کرو اور معاملہ اس کے اہل کے سپرد کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو فلاح پا جاؤ گے اور صبر کرو بے شک اللہ میرا
دالوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ

”تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود فراموشی میں مبتلا کر
دیا۔“ (سورۃ الحشر: آیت ۱۹)

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ . أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْمُفَايِزُونَ ۝

”جہنمی اور جنتی لوگ برابر نہیں ہو سکتے، جنتی لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“ (سورۃ الحشر:
آیت ۲۰)

ورود کامیاب ہونے والے جنتی حضرت علیؑ کے شیعہ ہیں۔

س بارے میں مجھے میرے والد نے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے جناب ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ سے نقل سے ہوئے بتایا ہے کہ جناب ام سلمہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے درج ذیل آیت مجیدہ کی تلاوت

لَا يَسْتَوِي الْأَخْطَبُ الشَّارِبُ وَالْأَخْطَبُ الْجَنَّةُ - خُطْبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿سورة الحشر: آیت ۲۰﴾
 ”جنتی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے۔ بے شک جنتی لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“

(مؤلف کہتے ہیں کہ اصل اور ظاہر میں اس روایت سے یہ عبارت ساقط ہو گئی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دو نجات پانے والے جنتی لوگ حضرت علیؑ کے شیعہ ہیں)

۱۱۶/۱۶۹ کا وسیلہ آل محمدؑ ہیں

116/169 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَيْهِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطَّلَوَيْيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي مَشْهَدٍ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ س فِي شُعْبَانِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَ خَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَيْهِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُعْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمِيُّ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ يَانِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الثَّمَالِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ دَعَا اللَّهَ بِمَا أَفْلَحَ وَمَنْ دَعَاهُ بِغَيْرِ مَا هَكَذَا وَاسْتَهْلَكَ

ایجزہ ثمالی سے مروی ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جس نے اللہ سے ہمارے وسیلہ سے دعا

کی وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اللہ سے ہمارے غیر کے وسیلہ سے دعا مانگی وہ ہلاک و گمراہ ہو گیا اور اس نے ہلاکت کا سبب بن گیا۔

مولانا علی کی تعلیم کردہ دعا

117/170 وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُغِيدُ أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الطُّوَيْحِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الدَّرَوَيْزِ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَبِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَقَّابِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا
 أَبُو الْقَعْبَائِسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو
 بْنِ عُثْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُبَارَازٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَالِكِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ ظَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: كُنْتُ أُرْجِعُ عِنْدَ أَبِي أُمِّهِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَا أَذْخُلُ لَنَا ذُ
 تَخْرُجُ أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا أَصْبَغُ قُتِلَ نَبِيَّكَ قَالَ أَيْ عَمٍّ كُنْتُ تَضَعُ قُدْرَكَ رُكْعَتِ وَأَنَا أَذْخُلُ قَالَ
 أَقْلًا أَعْيَنَتِكَ دُعَاءَ سَوْعَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ، قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا كَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى
 كُلِّ حَالٍ ثُمَّ خَرَبَ بِبَيْتِهِ السُّنْمَى عَلَى مَنْكَبِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ يَا أَصْبَغُ لِمَنْ قُبِلَتْ قَدْرُكَ وَتَمَّتْ
 وَلَا يَشْتَ وَالنَّبَسَطُ يَذْكُ اللَّهُ رُكْعَتِكَ مِنْ نَفْسِكَ

اصبح بن نہایت بیان کرتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے گھر کے دروازے پر رکوع اور اللہ سے توبہ
 کرنے میں مشغول تھا کہ اچانک امیر المؤمنین باہر تشریف لائے اور آپؑ نے فرمایا: اے اصبح! میں نے جواب دیا: سر
 حاضر ہوں تو آپؑ نے فرمایا: تم کیا کر رہے تھے؟

میں نے عرض کیا: میں رکوع کر رہا تھا اور دعا میں مشغول تھا۔
 یہ سن کر آپؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا تعلیم نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟
 میں نے عرض کیا: جی ہاں! مجھے وہ دعا ضرور تعلیم کریں۔
 آپؑ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا كَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
 ”جو کچھ ہو چکا ہے (جس حال میں بھی تھا) اُس پر اللہ کی حمد و شکر ہے اور ہر حال میں اللہ کی حمد و شکر بجالانا
 ہوں۔“

اصبح کہتے ہیں کہ بجز آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں شانے پر مارتے ہوئے فرمایا: اے اصبح! اگر تم ثابت
 قدم رہے اور ولایت پر استقامت کا مظاہرہ کیا تو اللہ تمہارے رزق میں کسادگی پیدا کرے گا اور اپنی طرف سے تیرے

رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ①

ہمارے امر کی حفاظت کرو

118/171 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّيِّسُ الرَّاهِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَابُوَيْنَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالرَّيِّ بِقَرْنِ عَنِّي عَلَيْهِ فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرٍ وَخَمِيسًا نَوَقَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْقَوِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي رَجَبٍ سَنَةِ خَمِيسٍ وَخَمِيسِينَ وَأَرْبَعًا نَوَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤَمِّنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْقَوِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُوتُوْبِيَةَ قَالَ: حَدَّثْتُ أَبَا عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ هَتَامٍ الْإِسْكَافِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُجَيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَهْوَاِزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عُيَيْرَةَ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا مُدْرِكُ إِنَّ أَمْرًا لَيْسَ بِقَبُولِهِ فَقَطْ وَلَكِنَّهُ بِحَيَاتِهِ وَكِتَابِهِ عَنْ أَهْلِهِ أَقْرَبُ لِحُضْرَتِنَا السَّلَامِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَقُلْ لَهُمْ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمْرًا اجْتَزَمَ مَوْذَعُ الثَّامِنِ إِلَيْنَا وَحَدَّثَهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَتَرَكَ مَا يُشْكِرُونَ

مدرک بن زہیر سے منقول ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ...! ہمارے امر (امامت) کو صرف قبول کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ جو اس کا اہل نہیں ہے اس سے اس کی حفاظت کرنا اور بچہ: بھی ضروری ہے۔ ہمارے دوستوں کو ہماری طرف سے سلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ کہنا اور ان سے کہنا: اللہ اس بندے پر نازل فرمائے جو لوگوں کی محبت و وسعت کو ہم (محمد و آل محمد) تک پہنچ کر لاتا ہے اور لوگوں کو وہی بات بتاتا ہے جس کی وہ سخت رکھتے ہوں اور وہ بات چھوڑ دیتا ہے۔ جس کا وہ انکار کرتے ہوں۔ ②

یوم غدیر کے روزہ کا ثواب

119/172 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِ يَارَ الْخَازِنَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرْنِ عَنِّي

محصولات: ج 45، ص 371، المجلد طوسی: 1/146
یہ حدیث باب نمبر 1 میں حدیث نمبر 21 کے تحت گزر چکی ہے۔

عَوَانَةُ مُوسَى بْنِ يُوسُفَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْحَكِيمِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ كَابٍ
عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي رَأَى يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حَيْثُ يُحِبُّ وَمَنْ أَبْغَضَنِي رَأَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ يَكْرَهُ

حادث سے مروی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ قیامت کے
دن مجھے محبت کی نگاہ سے دیکھے گا اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ قیامت کے دن مجھے نفرت و کراہت کی نظر سے دیکھے گا۔

شیونجف کی قدر و منزلت

121/174 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي
تَنْزِيحٍ وَالتَّوَضُّعِ الْمَقْدِيرِ وَكُرُمَاتٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ الثُّعْبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ التَّمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَيْنِ بْنِ حَرْوٍ عَنْ الْأَصْبَغِ
بِهِ نَبَأٌ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ بْنَ أَبِي تَالِبٍ قَدْ رَزَيْتُكَ
بِمَنْ يَنْتَ لَمْ يَزُرْ عِنْدَ الْعِبَادِ بِزَيْنَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهَا رَزَيْتُكَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلْتُكَ لَا تَزُرُ أَمِنْهَا
شَيْئًا وَلَا تَزُرُ أَمِنْكَ شَيْئًا وَوَهَبْتُ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ فَجَعَلْتُ تَرْضَى بِهِمْ أَتْبَاعًا وَيَرْضَوْنَ بِكَ
مِمَّا فَطَوْنِي لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ فَأَوْلَيْتُكَ فِي دَارِكَ وَشَرَكَاؤَكَ فِي جَنَّتِكَ وَأَمَّا مَنْ
فَخَسَتْ وَكَذَبَ عَلَيْكَ فَحَقِّي عَلَى اللَّهِ أَنْ يُوقِفَهُ مَوْقِفَ الْكَذَّابِينَ

میں نے نہایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو
سب سے زیادہ فرمایا: اے علی! بے شک اللہ نے آپ کو اس زینت سے آراستہ فرمایا ہے جس سے کسی اور کو آراستہ
نہ ہو سکتا۔ یہ زینت اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ نے آپ کو دنیا میں زہد سے آراستہ فرمایا ہے اور اسے آپ کے
سب سے زیادہ عزیز ہے کہ اس سے نہ تو زہد میں سے کوئی چیز کم ہوگی اور نہ ہی آپ سے کوئی چیز کم ہوگی اور اللہ نے آپ میں

مسکینوں کی محبت و ودیعت فرمائی ہے۔

پس! آپ کو ان سے بطور ہمدردکار اور ان کو آپ سے بطور امام راضی فرمایا ہے۔ طوٹی ہے اس شخص سے ہے۔
نے آپ سے محبت رکھی اور آپ کی تصدیق کی۔ پس! ایسے افراد جنت میں آپ کے شرکاء اور مسائے ہوں گے۔
شخص نے آپ سے بغض رکھا اور آپ کو جھٹلایا تو اللہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان لوگوں کو جہنموں کے کھڑا ہونے کی جہ
کھڑا کرے۔^(۱)

ہر ایک کا حج قبول نہیں

122/175 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَيْنٍ الطَّوْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ الْوَالِدُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ مُعْتَمِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ مُعْتَمِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ
مَنْ أَهْلَ بَيْتِنَا عَنْ تَوْفِي بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسْنَاقٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي ظَلْعَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ:
نَظَرْتُ إِلَى الْمُتَوَقِّفِ وَاللَّسْ فِيهِ كَثِيرٌ فَذَنُوتُ رَأَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا الْمُتَوَقِّفَ كَثِيرٌ قَالَ
فَكَتَرَبَ بِبَصَرِهِ فَأَذَارَهُ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ أَفَنِ مَعِيَ يَأْتِيَنَّ اللَّهُ فَنُوتُ مِنْهُ فَقَالَ عُمَةُ يَأْتِي بَيْنَا الْمُتَوَقِّفُ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ مَا الْحُجُّ إِلَّا لَكُمْ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَنْتَبِهُ إِلَّا مِنْكُمْ

معاذ بن کثیر سے منقول ہے کہ میں نے (حج کے موقع پر) وقف عرقات کے میدان پر نظر دوڑا تو مجھے وہ
بہت زیادہ لوگ نظر آئے۔ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کے قریب ہو کر عرض کیا: بے شک! وقف
عرقات کے میدان میں بہت زیادہ لوگ ہیں؟ اس پر آپ نے اپنی آنکھوں کو جھکایا، پھر اس جہوم پر طائرانہ نظر دوڑا
فرمایا:

اے بندہ خدا! میرے قریب آؤ تو میں آپ کے قریب ہو گیا۔

پھر آپ نے فرمایا: یہ لوگ اس بھاگ کے ماتم ہیں جو ہر جگہ سے سیاہی ریلے میں لہروں کے ساتھ آتی ہے۔ صرف
تم لوگوں (شیعیان حیدر کزار) کا حج ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اللہ صرف تم لوگوں کا حج قبول کرتا ہے۔^(۲)

① امالی شیخ طوسی: ص ۱۸۵

② امالی شیخ طوسی: ص ۱۸۹

انبیاء و رسل سے بیباق ولایت

123/176 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَاقُوتَ بْنِ رَجْمَةَ اللَّهِ بِالْمَدِينَةِ بِمَقَرِّهِ عَنِ ابْنِ صَفْرِ سَنَةَ عَشْرَةَ وَخَمِيسَاتِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَجَاهُمُ اللَّهُ فِي رَجَبِ سَنَةِ ثَمِينٍ وَخَمِيسِينَ وَارْبَعِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهَيْدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ الْخَارِزْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنْدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا حَتَّى أَمَرَ أَنْ يُوصِيَنِي أَفْضَلُ عَشِيرَتِهِ مِنْ عَصَبَتِهِ وَأَمَرَنِي أَنْ أُوَصِّيَ فَقُلْتُ إِلَى مَنْ يَا رَبِّ فَقَالَ أَوْصِ يَا مُحَمَّدُ إِلَى ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنِّي قَدْ نُبِّئْتُ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ وَكُتِّبْتُ فِيهَا أَنَّهُ وَصِيَّتُ وَعَلَى ذَلِكَ أَخَذْتُ وَبِشَاقِي الْخَلَائِقِ وَمَوَالِيِّي أَنْبِئَنِي وَرُسُلِي وَأَخَذْتُ مِمَّا قَهَّمُوا بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلَيْتَ يَا مُحَمَّدُ بِالنُّبُوَّةِ وَلَعَلِّي بِالْوَلَايَةِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آپ کو واجدانہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اُس وقت تک کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جب تک اُسے یہ حکم نہ دیا کہ وہ اپنے خاندان میں سے سب سے افضل شخص کو اپنا وصی قرار دے اور خدا نے مجھے بھی یہ حکم دیا تو میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میں کسے اپنا وصی قرار دوں؟ تو خدا نے فرمایا: اے محمد! اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالب کو اپنا وصی قرار دو کیونکہ میں نے اسے آسمانی کتابوں میں اس امر کو تحریر کر رکھا ہے اور میں نے ان کتب میں یہ تحریر کیا ہے کہ علی ابن ابی طالب تمہارے جانشین ہیں اور میں نے اس بات کا تمام مخلوق اور اپنے انبیاء و رسل سے بیباق (عہد و پیمان) لیا ہے اور میں نے ان سب سے بی بی بیعت، اے محمد! تمہاری نبوت اور علیؑ کی ولایت کا بیباق لیا ہے۔

تبریک، وحیہ کلیبی کے روپ میں

124/177 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو سَلْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَاءَ الْخَارِزْمِيُّ بِمَقَرِّهِ عَنِ

فِي الْقَعْدَةِ سَنَةً اِلْتَمَنِي حَسْرَةً وَتَحْسِبَانِي بِمَشْهَدٍ مُؤَلَّافًا مُبْدِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الصَّدُوقُ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْكَعْبَرِيِّ (أَتَعَدُّرِي) الْمُعْتَمِلُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ
بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدَ قُوَيْهِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ أَحْمَدَ الشَّيْخِ الدَّقَائِقِيِّ قَالَ:
حَدَّثَنِي شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ مُرُوضَةً
فَقَعَا إِلَيْهِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي الْغُلَسِ وَكَانَ لِحَبِّ أَنْ لَا يَسْبِقَهُ إِلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ قَرَأَ هُوَ فِي حُضْرِي
الدَّارِ رَأْسَهُ فِي تَحْرِيرِ دُخَانِهِ بَيْنَ خَيْفَةِ الْكَلْبِيِّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَمَّا إِلَيَّ أُحِبُّكَ وَلَكَ عِنْدِي مَدِينَةٌ أَلْقِيهَا إِلَيْكَ قَالَ لَهُ قُلْ قَالَ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ
أَنْتَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُعْجَبِينَ وَأَنْتَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ رَلَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
يَوْمَ الْحَبَشَةِ بِمَدِينَتِكَ تَرَفُّ أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ زَقَا زَقَا إِلَى الْجَنَانِ أَفَمَنْ تَوَلَّكَ وَخَابَ وَخَسِرَكَ
خَيْرًا مَنْ تَحَلَّكَ بِحَبِّ مُحَمَّدٍ أَحَبُّكَ وَبِغَضِّ مُحَمَّدٍ أَبْغَضُّكَ لَنْ تَسْأَلَهُمْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ اذْهَبْ إِلَى
صَفْوَةِ نِسْوَةِ أَجْيِكَ وَابْنِ عَمِّكَ وَأَنْتَ أَحَقُّ النَّاسِ بِوَقْفَتِنَا عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَخَذَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ
أَخْذًا رَقِيقًا فَصَيَّرَهُ فِي تَحْرِيرِهِ فَالْتَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مَا هَذِهِ ائْتَمَرْتُمْ فَأَخْبَرَهُ عَلَيْهِ بِالتَّحْيِيثِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ دُخَانِهِ بَيْنَ خَيْفَةِ الْكَلْبِيِّ ذَلِكَ جَبَرَتِيْلُ تَمَّكَ بِأَسْفَاءِ تَفَاكَ لَنَّهُ يَهَا وَهُوَ
الَّذِي أَلْقَى مَحَبَّتَكَ فِي قُيُوبِ وَصُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَهْبَتَكَ وَخَوْفَكَ فِي صُدُورِ الْكَافِرِينَ وَلَكَ عِنْدَ
اللَّهِ أَطْعَامٌ كَثْرَةٌ [كَثِيرَةٌ]

عقمر نے عبداللہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہو گئے تو رات کی تاریکی
میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس گئے کیونکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ سے پہلے کوئی ان کے پاس نہ
جائے۔ جب آپ گھر کے صحن میں پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک دھیمے بن خنیفہ کلبی کی گود میں

آپ نے دھیمے کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكَ تو دھیمے نے جواب دیا: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

آگاہ ہو جائیں کہ میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں اور میرے پاس آپؐ کی فضیلت و مدح امانت کے طور پر ہے جو میں آپؐ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: وہ مدحت و فضیلت بیان کریں تو وحیہ نے کہا: آپؐ مومنوں کے امیر، روشن چشمانی والوں کے قائد اور قیامت کے دن تک تمام اولادِ آدمؑ سوائے سید النبیین والمرسلین کے، سید و سردار ہیں۔ ﴿قیامت کے دن آپؐ جہنم میں لوہا، الحمد ہوگا۔ آپؐ اور آپؐ کے شیعہ دوڑتے ہوئے جنت کی جانب رواں دواں ہوں گے جس نے آپؐ سے سُنَّہ و نجات پالیا اور جس نے آپؐ سے دشمنی کی وہ خسارے میں رہا۔ حضرت محمدؐ کی محبت کی وجہ سے لوگ آپؐ سے محبت رکھیں گے اور حضرت محمدؐ کی بغض کی وجہ سے آپؐ سے بغض رکھیں گے اور آپؐ سے بغض رکھنے والے حضرت محمدؐ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

پھر وحیہ نے مزید یہ کہا: آپؐ اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے اور اللہ کی برگزیدہ ہستی کے قریب ہوں کیونکہ تمام لوگوں سے آپؐ ان کے قریب ہونے کے حق دار ہیں۔ پھر حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ رسول اللہ کے قریب ہوئے اور رسول اللہ کا سر مبارک جنابِ وحیہ سے لے کر اپنی آغوش میں رکھ لیا۔ اتنے میں رسول اللہ کی آنکھ کھل گئی اور یہ کہہ دیا: کیا ہے؟ تو حضرت علیؑ نے آپؐ کو اس گفتگو کے متعلق بتایا۔

پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ وحیہ بن علیؑ بن ابی طالبؑ تھے بلکہ وہ حضرت جبرئیلؑ تھے اور انھوں نے آپؐ سے موسوم کیا ہے کہ جن ناموں سے اللہ نے آپؐ کو موسوم کر رکھا ہے اور اللہ مومنوں کے سینوں اور دلوں میں یہ محبت ڈال دیتا ہے اور کافروں کے دلوں میں آپؐ کا رعب و دبدبہ اور خوف ڈال دیتا ہے اور اللہ کے پاس آپؐ کا

... حصہ (اجر) ہے۔ ﴿۱﴾

ت کے بغیر عمل

125/1-2: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الطَّلَاطِيّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَوَائِيهِ بِمَنْهَجِهِ مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَنَةَ خَدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَجِيدُ الْأَوْدَادِ أَبُو جَعْفَرٍ الطَّلَاطِيّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو سَعْدٍ نَوَاحِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

... سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ راوی یا مباحث میں لفظ ”سید“ حذف ہو گیا ہے۔ (مترجم)

مستدرک ج ۳، ص ۲۹۶؛ ابی شیخ طوسی: ص ۲۲

بْنِ الشَّعْبَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصَنَّبٍ
سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنَةَ مَوْعِي بْنُ يُوسُفَ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْكُوَيْقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ
بَدِيعِ النَّخْعَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْأَشَقَرُ عَنْ قَمِيصٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي سَيْلٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: الرُّمُومُ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ يَوْمَدُنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
بِشَفِّ عَيْنِنَا وَالَّذِي تَغْيِبِي بَيْدِهِ لَا يَنْتَفِعُ عِنْدَ عَرْشِهِ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِيقَتِهِ

حضرت امام حسین بن حضرت امام علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنی بیعت کرنے والوں کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہیں۔ پس! جو شخص اس حالت میں اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا کہ وہ ہم سے مودت رکھتا ہو۔ ہماری شفاعت کے ذریعے جنت میں داخل ہوگا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس بندے کو اس کا عمل اس وقت تک فائدہ نہیں پہنچا سکا جب تک اسے ہمارے حق کی معرفت حاصل نہ ہو۔

آپ کا وحی کون ہے؟

126/179 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَمْرِو بْنُ الْقَاسِمِ فِي أَشْرَاحِ وَالتَّوَضُّعِ الْمَقْدَمِ ذِكْرُهُمَا قَالَ:
أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْوَيْدِ أَبُو جَعْفَرٍ الْقَاسِمِيُّ رَوَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو ثَعْلَبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقُمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ
السَّنَائِكَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حِزَامٍ قَالَ: أُنْصِتْ رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ وَصِيَّتُ قَالَ فَأَمْسَكَ عَشْرًا لَا يُجِيبُنِي ثُمَّ
قَالَ يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي فَقُلْتُ بَلَى أَنْتَ وَأُمِّي أَمْرٌ وَاللَّهِ لَقَدْ سَكَّ عَلَيَّ حَتَّى ظَنَنْتُ
أَنَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ يَا جَابِرُ وَلَكِنْ كُنْتُ أَنْتَظِرُ مَا يَأْتِينِي مِنَ الشَّيْءِ فَأَتَانِي
جَبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يُعْزِمُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَّتُكَ وَ
خَيِّفْتُكَ عَلَى أَهْلِكَ وَأَقَمْتُكَ وَالِدًا يُدِيرُ عَنْ حَاضِرَتِكَ وَهُوَ صَاحِبُ لِيَا أَيْكَ بَعْدُكَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقُلْتُ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَذَا أَقُولُهُ قَالَ نَعَمْ يَا جَابِرُ مَا وَضِعَ هَذَا الْمَوْضِعُ إِلَّا لِيَتَابَعَ عَلَيْهِ
فَمَنْ تَابَعَهُ كَانَ مَعِيَ غَدًا وَمَنْ خَالَفَهُ لَمْ يَرِ دُخْلَى الْخَوْضِ أَبَدًا

جابر بن عبد اللہ بن حزام سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا وصی کون ہے؟

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد آپ کوئی دس لفظ (سینٹرز) خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جابر! تم نے مجھ سے جو پوچھا ہے کیا میں تمہیں اس کا جواب دوں؟ تو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! خدا کی قسم! آپ میرا سوال سن کر خاموش ہو گئے تو میں نے یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اے جابر! میں تم سے ناراض نہیں تھا بلکہ میں اس بات کا خطر تھا کہ آسمان (خدا کی طرف) سے مجھے کیا حکم آتا ہے۔ پھر جبریل میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

اے محمد! آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور اس نے یہ فرمایا ہے: بے شک! علی ابن ابی طالب آپ کے خاندان اور آپ کی اُمت میں آپ کے وصی اور خلیفہ و جانشین ہیں اور یہ آپ کے حوض (کوثر) سے لوگوں کو ہٹانے والے تھے اور یہ آپ کے پرچم (لواء الحمد) کو اٹھانے والے ہیں جو جنت میں آپ کے آگے ہوگا۔

جب جابر کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ جو اس بات پر یمن نہ رکھے اسے قتل کیا جائے گا؟

تو رسول اللہ نے فرمایا: اے جابر! صرف وہی شخص اس مقام (جنت) تک پہنچے گا جو علی کا مددگار ہوگا اور جو ان کا مددگار نہ ہوگا وہ کل (قیامت کے دن) میرے ساتھ ہوگا اور جو ان کی مخالفت کرے گا وہ کبھی بھی میرے پاس حوض (کوثر) میں نہیں ہوگا۔ ①

نے کے جام پر تحریر

127/180 مُحَمَّدُ بْنُ الْوَهَّابِ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ السَّمْعَانِيِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ
حُسَيْنٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَهْوَازِيِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى
نَقَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْبَغْدَادِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى
نَجَبْنَاهُ إِيَّاهُ بِقِيَعِ الْغَزَقِ فَإِذَا نَحْنُ بِسِدْرَةِ عَارِيَةِ لَا نَبَاتَ عَلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَوْرَقَتْ

اس کہتے ہیں کہ میں تیزی سے واپس مڑا اور حضرت فاطمہؑ کے گھر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ حضرت علیؑ کھانا تناول فرما رہے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپؐ کو رسول اللہؐ نے بلایا ہے تو حضرت علیؑ نے فرمایا: انھوں نے مجھے خیریت سے بلایا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: اس بارے میں اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

اس بیان کرتا ہے کہ حضرت علیؑ تیزی سے چلتے ہوئے رسول اللہؐ کے سامنے حاضر ہوئے تو رسول اللہؐ نے انھیں پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اپنے پہلو میں بٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ دونوں آپس میں گفتگو کر رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ آپؐ کے سامنے سونے کا جام رکھا ہوا ہے جو یا قوت، اور مختلف جواہرات سے مزین و آراستہ ہے اور اس جام کے چار کنارے ہیں۔ ان میں ایک کنارے پر یہ عبارت تحریر ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔“

اور اس کے دوسرے کنارے پر یہ تحریر تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَعَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَلِيُّ اللَّهِ وَسَيِّدُهُ عَلَى أَتَابِكُنَّ وَالْقَابِلِينَ وَالنَّارِ قُلُوبُ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمدؐ علیؑ رسول اللہ کے رسول ہیں اور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ کے ولی ہیں اور ان کی تلوار ناکشین (اہل محل)، قاسطین (اہل صفین) اور مارقین (اہل جبروان) پر چلے گی۔“

اور اس جام کے تیسرے کنارے پر یہ تحریر تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ أَيْدِيَهُ بَعْلِي بِنِ أَبِي طَالِبٍ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمدؐ علیؑ رسول اللہ کے رسول ہیں اور میں نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذریعے ان کی ہمد و ثناء فرمائی۔“

اور اس جام کے چوتھے کنارے پر یہ تحریر تھی:

تَجْمَا الْمُعْتَقِدُونَ لِبَيْتِ اللَّهِ الْمُؤَلُّونَ لَا خَلَّ بَيْتِ رَّسُولِ اللَّهِ

”اللہ کے دین پر مضبوط عقیدہ رکھنے والے رسول اللہؐ کے اہل بیتؑ کے موالی و حُب دار نجات پائیں گے۔“

اس جام میں تازہ کھجور اور انگور تھے حالانکہ اس وقت انگوروں اور کھجوروں کا موسم نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ پھل تناول کر رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کھلا رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ دونوں میر ہو گئے تو یہ جام خالی کیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! کیا تم یہ بیری کا درخت دیکھ رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس پر آپ نے فرمایا: اس بیری کے درخت کے نیچے تین سو تیرہ انبیاء اور تین سو تیرہ اوصیاء تشریف فرما تھے۔ ان انبیاء میں سے کوئی مجھ سے اشرف و افضل نہ تھا اور ان اوصیاء میں سے علی ابن ابی طالب سے افضل و برتر کوئی نہ تھا۔ اے انس! جو جناب آدم کو ان کے علم میں، جناب ابراہیم کو ان کے وقار میں، جناب سلیمان کو ان کی قہوت میں، جناب یحییٰ کو ان کے زہد میں اور جناب اسماعیل کو ان کی سچائی میں دیکھنا چاہے وہ حضرت علی ابن ابی طالب کو رنجو لے۔

اے انس! کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاص وزیر عطا نہ کیا ہو۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چار وزیر عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے دو آسمان میں اور دو زمین پر ہیں اور جو دو آسمان پر ہیں وہ جبریل و میکائیل ہیں اور جو دو زمین پر ہیں وہ حضرت علی ابن ابی طالب اور میرے چچا جناب حمزہ ہیں۔^①

فرشتے گناہوں کو مٹاتے ہیں

128/181 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُقْبِيُّ أَبُو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجُلُهُ أَنَّهُ يَقُولُ فِي شَلْبُو فِي شُعْبَانَ سَنَةً إِحْدَى وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّوْعِيدُ الْوَالِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَسَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يُونُسَ الْبَطْنِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْيَفَرِيِّ رَجُلُهُ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ ضَرَبَ كَيْفَ عَنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ بِسَيْفِهِ وَقَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّتْ فَهْوَ الْعَرَبِيُّ وَمَنْ أَبْغَضَتْ فَهْوَ الْعَجَبِيُّ شَيْعَتُنَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَالْمَعْدِنِ وَالشَّرَفِ وَمَنْ كَانَ مَوْلِدُهُ صَوْبًا وَمَعَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا تَحْنُ وَشَيْعَتُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا يَزِيدُونَ إِنَّ اللَّهَ

① بحوالہ الامام ج ۳۹، باب ۷۸، ج ۱۶، ص ۱۲۸؛ ح ۲۳۵؛ ح ۲۳۵

وَمَلَايِكَتُهُ يَبْدِيهِمْ سَيِّئَاتِ شَيْعَتَيْنَا كَمَا يَهْدِيهِمُ الْقَوْمُ الْبَشَرِيَّ

حضرت ابوذر غفاریؓ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپؐ نے حضرت
ابن ابی طالبؓ کے کاندھے کو اپنے ہاتھ سے چھپاتے ہوئے فرمایا: اے علی! جس نے ہم سے محبت رکھی وہی فصیح
اور بیان کا مالک ہے اور جس نے ہم سے انقباض و عداوت رکھی وہ جنگی گدھا ہے (جو صرف بے ہودہ آوازیں نکارتا
ہے۔ ہمارے شیعہ ہی آباد اور صاحبانِ عزت و شرف ہیں۔ ان کی ولادت صحیح پاکیزہ (حلال) طریقے سے ہوتی ہے۔
ہم اور ہمارے شیعہ ہی حضرت ابراہیمؑ کی ملت (طرزِ زندگی) پر ہیں جبکہ باقی تمام لوگ اس سے محروم ہیں۔ بے
شک و راسخ کے فرشتے ہمارے شیعوں کے گناہوں کو یوں گراتے ہیں جیسے لوگ عورتوں کو گراتے ہیں۔)

۳۔ پر خیر کی وصیت

129/182 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الشَّارِحِ وَالتَّنْوِيعِ
تَقْدِيرُهُ وَكُتِبَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْوَلَدِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَمَّا أُمِرْتُ
بِإِسْمَاءَ وَالتَّحْقِيفِ بِسَدْرَةِ الْمُنْتَهَى كُودِيَتْ بِمُحَمَّدٍ اسْتَوْصِ بِعَيْنٍ عَظِيمَةٍ فَإِنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَائِدُ الْعَوَالِمِ الْمُتَجِدِّينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب
میں پر (معراج کے لیے) لے جایا گیا اور وہاں میری گردائی مٹی اور جب میں مقامِ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو مجھے عدا
وت سے محمدؐ! حضرت علیؑ کو خیر کی وصیت فرمائی کیونکہ وہ بروز قیامت مسلمانوں کے سردار، متقیوں کے امام و
پیشانی والوں کے قائد ہوں گے۔

تحفہ منیہ: ص ۱۶۹؛ امالی شیخ طوسی: ص ۱۹۵؛ ارشاد القلوب: ۲۵۳

تحفہ منیہ: ج ۲، ص ۳۲؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۷، ج ۳۰، ص ۱۹۳

مولانا علی صدیق اکبر اور فاروق ہیں

130/183 أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو النُّجَيْمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنُ عَيْسَى الرَّازِيُّ فِي حَدِيثِهِ
رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَتَادَةَ فِي صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
الْحُسَيْنِيُّ الشَّيْخُ أَبُو رَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَذْهَبٍ أَبُو الْفَتْحِ بِقَرَاءَةِ عَمْرِو بْنِ
كَتَبَهُ بِخَطِّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ الْفَضْلِ الْغُبَرِيُّ بِفُسْطَاطٍ مَعْرُوفٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْبِيهِ الْعَدْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُرَيْعٍ بْنُ جَابِرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ
سُفْيَانُ بْنُ بِشْرِ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ
بِي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ بَصُلَّحَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنْتَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَأَنْتَ الْفَارُوقُ الَّذِي تَفَرَّقَ بِهِ
الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ وَأَنْتَ يَعْشُوبُ الدِّينَ وَالْمَالُ يَعْشُوبُ الْمُنَافِقِينَ

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ سے یہ
ہوئے سنا: آپؐ سب سے پہلے مجھے پر ایمان لائے اور آپؐ قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے
آپؐ صدیق اکبر اور فاروق ہیں، یعنی حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔ آپؐ دین کے سردار ہیں جبکہ
منافقین کا سردار ہے۔^(۱)

ان کے چہرے سیاہ ہوں گے

131/184 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَابُوتٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْهَفِيدُ أَبُو عُبَيْدٍ
اللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعُتْبَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ مُوسَى بْنُ يُونُسَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَهْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

۱۔ حدیث باب نہرا میں حدیث نمبر ۹۰ کے تحت گزر چکی ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ الرَّحْبِيُّ قَالَهُ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى بَابِ الْقَصْرِ حَتَّى أَتَاهُ
الشَّمْسُ إِلَى حَائِطِ الْقَصْرِ فَوَثَبَ لِيَدْخُلَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ فَتَعَنَّيَ بِثَوْبِهِ وَقَالَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنِي حَدِيثًا جَامِعًا يَنْفَعُنِي إِنَّهُ بِهِ قَالَ: أَوَلَمْ يَكُنْ فِي حَدِيثِكَ كَثِيرٌ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ
حَدِّثْنِي حَدِيثًا يَنْفَعُنِي إِنَّهُ بِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيبُ رَسُولِ اللَّهِ أَنِّي أَرَدْتُ أَنَا وَشَيْعَتِي بِرِوَاءِ مَرْوَيْنِ
مِنْ بَيْضَةِ وَجُوهِهِمْ وَتَرَدُّدِ أَغْدٍ وَنَاظِمَاءِ مُطَهَّنِينَ مُسَوَّدَةً وَجُوهُهُمْ خُذَّهَا إِلَيْكَ فَصِيْرَةً مِنْ ظُلُومِهِ
أَنْتَ مَعَ مَنْ أُخْبِنْتَ وَلَكَ مَا كُتِبَتْ يَا أَخَا هَمْدَانَ ثُمَّ دَخَلَ الْقَصْرَ

عبدالرحمن بن قیس الرحبی بیان کرتا ہے: میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قصر کے دروازے پر بیٹھا
تھا یہاں تک کہ سورج کی دھوپ قصر کی دیواروں پر پڑنی شروع ہو گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہم قصر کے اندر جانے کے لیے
نئے و قبیلہ ہمدان کا ایک شخص حمزی سے دوڑ کر آپ کے پاس آیا اور آپ کے دامن کو تھام لیا اور عرض کیا:

اے امیر المؤمنین! مجھے کوئی ایسی جامع حدیث سنا میں جس سے اللہ مجھے (دنیا و آخرت میں) فائدہ و نفع عطا
کے تو آپ نے فرمایا: خواہ وہ بڑی حدیث ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن مجھ سے وہ حدیث بیان فرمائیں
جس سے اللہ مجھے فائدہ و نفع عطا فرمائے۔

اس پر آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے ظلیل (دوست) اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور میرے
تبعہ حوض (کوڑ) پر وارد ہوں گے تو انھیں سیراب کیا جائے گا اور ان کے چہرے سفید و روشن ہوں گے۔ اور جب
میرے دشمن وارد ہوں گے تو وہ سخت پیاسے ہوں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ پس! تم اس طولانی حدیث کا یہ
چھوٹا سا حصہ محفوظ کر لو اور تم آخرت میں اسی کے ساتھ محشور ہو گے جس سے تم دنیا میں محبت کرتے تھے اور تم نے دنیا میں جو
نہ سنا ہے تمہیں اسی کا بدلہ ملے گا۔ اے میرے ہمدانی بھائی! اب مجھے حازت دو پھر آپ قصر کے اندر تشریف لے
جئے۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاةٌ

132/185 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ

ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْظَمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَحْمَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّحَا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي
مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَقِي مَوْلَاكَ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ
عَادَ مَنْ عَادَكَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَانْظُرْ مَنْ نَظَرَهُ

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی
مولا ہے۔ اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تو اُس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو اُس سے دشمن رکھے اور جو
اس کی مدد سے ہاتھ کھینچ لے تو اُس کی مدد نہ کر اور جو اس کی مدد کرے تو اُس کی مدد کر۔^①

مولا علی کے دس مخصوص فضائل

133/186 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيه أَبُو قَتِيبٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقِرَائَتِي
عَلَيْهِ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ اِخْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ مَشْهَدِ مَوْلَانَا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْوَلِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ:
أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغْتَنَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْكَاتِبُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّغْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّقْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي
عَمْرُو بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِثَرِ الْكُوفَةِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَشْرُ حَقِّ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ أَنْتَ أَعْيُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ
أَقْرَبُ الْخَلَائِقِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي التَّوْقِيفِ بِلَيْدِي الْجَبَّارِ وَمَنْ لَكَ فِي الْجَنَّةِ مُوَاجَهَةٌ مِثْلِي كَمَا
تَكُونُ أَجَهٌ مَنَازِلُ الْإِخْوَانِ فِي الدُّعَاةِ وَجَلَّ وَأَنْتَ الْوَارِثُ وَأَنْتَ الْوَحِيدُ مِنْ بَعْدِي فِي عِدَائِي وَأَمْرِي

① بحارالانوار ج ۳۷، ص ۲۲۲: اہل شیخ حوتی: ص ۲۲۳، مجلس ۱۲، ج ۴۴

وَأَنْتَ الْحَافِظُ لِي فِي أَخِي عَشْرَ عَشِيرَةٍ وَأَنْتَ أَمَامُ مِلَّةٍ مَعِي وَالْقَائِمُ بِالْقُسْطِ فِي رَعِيَّتِي وَأَنْتَ وَلِيُّي
وَوَلِيِّي وَلِيُّ الْأَنْدَى وَعَدُولُكَ عَدُولِي وَعَدُولِي عَدُولُكَ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن
ابی طالب نے کوفہ کے منبر پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دس ایسی
سببیں میسر ہیں جو مجھے اس چیز سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ جب قیامت کے دن تمام مخلوق
میرے جبار کے سامنے ایک میدان میں جمع ہوگی تو اس وقت تم سب سے زیادہ میرے قریب ہوگے۔ جنت میں تمہارا گھر
میرے گھر کے سامنے ہوگا جیسے دینی بھائیوں کے گھر آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ تم میرے وارث ہو اور تم میرے بعد
میرے امور اور میرے وعدوں کو پورا کرنے میں میرے وحی ہو۔ میری غیر موجودگی میں تم میرے خاندان میں میرے
جگہ ہو۔ تم میری امت میں امام اور میری رحمت میں عدل و انصاف قائم کرنے والے ہو۔ تم میرے دوست ہو اور میرا
دشمن نہ کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

سبب آل محمد میں ایک آنسو کا اجر

134/187 وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَقِيلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الْكُوفِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْمَوْضِعِ وَالْفَارِغِ الْمَقْدَرِ
ذِكْرًا قَالُوا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغْتَنَانِ
أَخْبَرَنَا رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَمْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ سَعِيدٍ الْقَهْمَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيدِيُّ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْبَةَ
بْنِ حُسَيْنٍ الْأَشْجَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَارَةَ الْكُوفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: مَنْ دَفَعَتْ
عَيْنَاهُ فَيْتَ دَفْعَةً لِيَوْمِ سُفُوكِ لَنَا أَوْ حَتَّى يُقْضَاهُ أَوْ يَرْضَى إِلَيْكَ لَنَا أَوْ لَا يَخُذْ مِنْ شِدْقَتِنَا يَوْمَ
نَسْتَعَايِهَا فِي الْحَقِّ حَقُّبًا

محمد بن ابی عمارہ کوفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ جس شخص کی آنکھوں سے ہماری محبت میں ایک آنسو جاری ہوا کہ جو ہمارا خون ناحق بہایا گیا یا ہمارے حق کو کم کیا تو یہ یا ہماری عزت کو پامال کیا گیا یا ہمارے شیعوں میں سے کسی شیعہ کی مظلومیت پر وہ آنسو بہایا گیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس ایک آنسو کے بدلے میں اسے کم از کم اسی سال جنت میں سکونت عطا فرمائے گا۔^①

ایک سانس کا تسبیح میں شمار

135/188 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّائِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَاقُوتَ بْنِ رَجَاءَ اللَّهِ بِإِسْنَادٍ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَتَمْسِيَّةٍ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الشَّعْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَتَمْسِيَّةٍ وَتَمْسِيَّةٍ وَأَرْبَعِيَاثَةَ عَشْرٍ مَوْلَاةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُؤَيَّدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفُتَيْانِ رَجَاءَ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَزْوينِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْكَيْدِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَدُوَانَ عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي مَنصُورٍ عَنْ أَبِي نُوَيْرٍ ثَعْلَبِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: نَفَسُ الْمُتَهَوِّدِ يَطْلُبُنَا تَسْبِيحَ وَفَتْنَةُ عِبَادَتِهِ وَ

يَكْفَانُ بِهِ تَاجَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَجِبُ أَنْ يُكْتَبَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ ابان بن ثعلب بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ظلم و حاکم جانے کی وجہ سے غمزدہ ہونے والے شخص کا سانس لینا تسبیح شمار ہوتا ہے اور اس وجہ سے پریشان و مغموم ہونا عبادت شمار ہوتا ہے اور ہمارے اسرار کو چھپانا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے مترادف ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: ضروری ہے کہ یہ حدیث سونے سے تحریر کی جائے۔^②

اللہ اپنے امر کو پورا کرنے والا ہے

136/189 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجَاءَ اللَّهِ فِي شَعْبَانَ

① ابالی فتح طوسی: ص ۱۹۷

② ابالی فتح مفید ص ۳۳۸؛ ابالی فتح طوسی: ص ۱۱۵

سَنَةً إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِشَعْدٍ مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بِرِزَائِي عَلَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَجُلَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيه
 الْمُهِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغْتَنِي الْأَخْبَارِيُّ رَجُلَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:
 حَدَّثَنَا ظَرِيفُ بْنُ نَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمِيِّ رَجُلِهِ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:
 سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بِجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَأَمْلُوهُ أَنْ عَلَّ أَقْوَامُكُمْ أَوْ كَيْتَهُ لَا تُحَدِّثُ كُلَّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِتَالَا
 يَسْتَوْجِشُ مَعَهُ أَتَى شَيْءٌ وَلَكِنْ قَدْ سَبَقَتْ فِيمَكُمْ لِإِدَاعَةٍ وَأَنَّهُ يُلَيِّحُ أَمْرَهُ

ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو اپنے
 صاحب کی ایک جماعت سے یہ فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! اگر تم لوگوں کے منہ پر ریش بند می ہوتی (یعنی تالے لگے
 ہوتے) تو میں تم میں سے ہر شخص کو ایسی خبر دیتا جس سے اُسے کسی چیز سے وحشت اور خوف محسوس نہ ہوتا لیکن تم لوگ خبر کو
 پیر نے میں سبقت رکھتے ہو اور اللہ اپنے امر کو پورا کرنے والا ہے۔^①

مفضل بن محمد المہلبی کے اشعار

137/190 أنشدني الشيخ أبو عبد الله بن شهريار الخازن في سنة الثنتي عشرة وخمسمائة بمشهد

مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب قال أنشدني المفضل بن محمد المہلبی لنفسه:

فيا رب زدني كل يوم و ليلة
 أولئك دون العالمين أمتي
 لعل رسول الله حيا إلى حيا
 وسلمهم سلمتي و حربهم حربني

مؤلف بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو عبد اللہ بن شہریار خازن نے ۵۱۲ھ میں ہمارے آقا و مولا امیر المؤمنین حضرت
 علی بن ابی طالب علیہ السلام کے روضہ مبارک پر مجھے درج ذیل اشعار سنائے تھے اور انھوں نے کہا تھا کہ مجھے مفضل بن محمد
 مہلبی نے یہ اشعار سنائے تھے
 ”(ترجمہ) اے میرے پروردگار! ہر شب و روز میں میری رسول اللہ کی آل (آل محمد) سے محبت میں

اضافہ فرما۔ تمام عالمین کے مقابلے میں وہی (آل محمد) میرے آئمہ ہیں جس کے ساتھ ان کی صلح ہے اُس کے ساتھ میری صلح ہے اور جس کے ساتھ ان کی جنگ ہے اس کے ساتھ میری جنگ ہے۔“

اہل حق کی تائید

138/191 أَخْبَرَنَا الْفَقِيهَةُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقُوتِي رَحِمَهُ اللَّهُ بِأَنَّهُ وَضَعَ وَالتَّوَضُّعِ وَالتَّوَضُّعِ
الْمَقْدَمِ ذِكْرُهَا قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْغَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
الْحَسَنِ عَنِ بْنِ يَلَالٍ الْمُهَلَّبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رَيْبِيعِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ الزَّرِيحِ الْفَرَسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَنِ بْنِ يَلَالٍ وَ
حَدَّثَنِي عَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَتَسٍ الْمَنْصُورِ الْأَصْهَرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِتْرُيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَلَالٍ
الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْأَنْسَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
حَزْرَوَيْهِ عَنِ الْأَصْبَغِيِّ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَؤُلَاءِ
الْقَوْمُ الَّذِينَ نَفَّاهُمُ الدُّعُوتَ وَاجِدَةَ وَالرُّسُولَ وَاجِدَ وَالصَّلَاةَ وَاجِدَ الْحُجَّ وَاجِدَ لَيْلَتِهِمْ نُسْتَهْدِهِمْ
قَالَ سَلِّطْهُمْ بَيْنَ سَقَاكُمُ إِنَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ يَمُوتُ الرُّسُلُ فَضَلَّنا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ
إِنَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَجَاءَتْ وَأَتَيْنَا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ السِّينَانِي وَأَتَيْنَا هَؤُلَاءِ يَدُوحَ الْقُدْسِ وَلَوْ شَاءَ
إِنَّهُ مَا أَقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا قَوْلَهُمْ مَنْ آمَنَ
وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ فَلَمَّا وَقَعَ الْاِخْتِلَافُ كُنَّا نَحْنُ أَوْلَى بِأَنبِئَتِهِ وَجَنِّ وَبِالنَّبِيِّ وَالْكِتَابِ وَبِالْحَقِّ
فَنُحْنُ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا وَشَاءَ اللَّهُ فَيُتَالَهُمْ بِحَشِيَّتِهِ وَارِادَتِهِ

اصح بن حیات بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی ابن ابی طالب کی خدمت میں آیا اور اُس نے کہا: اے
امیر المؤمنین! ہم جن لوگوں سے جنگ کر رہے ہیں ان کا اور ہمارا خدا ایک، رسول ایک، نماز ایک اور حج ایک ہے تو پھر ہم
ان لوگوں کو کیا نام دیں؟

تو امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: تم انھیں وہی نام دو جس نام سے اللہ تعالیٰ نے محمد اپنی کتاب (قرآن مجید) میں

موسوم کیا ہے اور وہ یہ ہے:

”ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن سے اللہ

ہم کلام ہوا اور اس نے ان میں سے بعض کے درجات بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس سے ان کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے آنے اور روشن نشانیاں دیکھ لینے کے بعد یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے مگر انھوں نے اختلاف کیا۔ پس ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض نے کفر اختیار کیا۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۵۳)

جب امت اسلام میں اختلاف واقع ہوا تو ہم ہی اللہ عزوجل، نبی، کتاب (قرآن مجید) اور حق کے زیادہ قریب تھے۔ پس ہم دوسرے ہیں جو ایمان لائے اور وہ سب اس گروہ کا حصہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور اللہ نے اپنی مشیت اور ارادے سے ان لوگوں سے جنگ و قتال چاہی ہے۔

مولا امام حسن علیہ السلام کا خطاب

139/192 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْهَيْدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفُضَّالِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَلْبَزِيُّ الْكَاتِبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو هَيْبٍ بْنُ مُعْتَمِدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي ثَوْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَخْطُبُ النَّاسَ بِالْبَيْعَةِ لَهُ فَقَالَ تَحْسُنُ حِزْبُ اللَّهِ الْغَالِبُونَ وَ عِزَّةُ رَسُولِهِ الْأَقْرَبُونَ وَ أَهْلُ بَيْتِهِ الظَّالِمُونَ الظَّالِمُونَ وَ أَخَذَ الثَّقَلَيْنِ السَّيِّئَيْنِ خَلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ فِي أَقْرَبِهِ وَ الثَّانِي فِي كِتَابِ التَّوْفِيقِ تَفْصِيلُ كُلِّ شَيْءٍ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَدَنٍ يَدْرِي وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ تَالِيعَوْلُ عَلَيْنَا فِي تَفْسِيرِهِ لَا يُشْعِبُنَا تَأْوِيلُهُ بَلْ نَتَيَقَّنُ حَقَانَتَهُ فَأَطِيعُوا فَإِنَّ هَذَا عَمَلٌ مَفْرُوضٌ إِذْ كَانَتْ بِصَاعَةِ الْوَعْدِ وَ جَلَّ وَ بِرَسُولِهِ تَفَرُّوْنَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ الرَّسُولِ وَ لَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ مِنْهُمْ وَ أَخَذَرُكُمْ إِلَّا ضَعَاءَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ هَدُوٌّ مُبِينٌ لَكُمْ فَتَكُونُوا كَأُولِيكَ الَّذِينَ قَالَ لَكُمْ الشَّيْطَانُ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ إِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاهُ الثَّانِي تَكْصُ عَلَى

عَقِبْتُهُ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ فَتُخْلِقُونَ إِنِّي الزَّحَّاجُ زُورًا [وَزَرًا] وَإِنِّي الشَّيْوِيُّ
جَزَرًا وَلِنَعْمِدَ خَطْبًا وَلَيْسَ بِهَا مِرْغَرَضًا ثُمَّ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ
فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا

ہشام بن حسان سے منقول ہے کہ میں نے ابو محمد حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام کو اپنی بیعت کے بعد لوگوں سے
خطاب کرتے ہوئے سنا جس میں آپؑ نے فرمایا: ہم اللہ کا غالب آنے والا گردہ، اس کے رسولؐ کی عزت و قریبی، ان
کے پاکیزہ و طاہر اہل بیتؑ ہیں۔ ہم تھلکین (دو گراں قدر چیزوں) میں سے ایک ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ اپنے بعد اپنی
امت میں چھوڑ کر گئے ہیں اور جبکہ تھلکین میں دوسری اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے جس میں ہر شے کی تفصیل موجود ہے
اور اس کے آگے اور پیچھے سے باطل کا گزر نہیں ہے۔ اس کی تفسیر کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور ہمارے لیے اس کی تاویل
بیان کرنا مشکل نہیں ہے بلکہ ہم یقین کے ساتھ اس کے حقائق بیان کرتے ہیں۔ بے شک ہماری اطاعت کرنا لوگوں پر
فرض قرار دی گئی ہے جبکہ ہماری اطاعت، اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور تم میں سے جو صاحبانِ امر ہیں ان کی اطاعت
کرو۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع
کرو۔“ (سورۃ النساء: آیت ۵۹)

اور دوسری جگہ پر ارشاد پروردگار ہے:

”اگر وہ اس خبر کو رسولؐ اور اپنے میں سے صاحبانِ امر تک پہنچا دیتے تو ان میں سے اہل تحقیق اس خبر کی
حقیقت کو جان لیتے۔“ (سورۃ النساء: آیت ۸۳)

اور میں تم لوگوں کو تنبیہ کر رہا ہوں کہ شیطان کی آواز پر کان مت دھرتا کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ورنہ تم بھی
ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ گے جنہیں شیطان نے کہا:

”آج لوگوں میں سے کوئی تم پر فتح حاصل کر ہی نہیں سکتا اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر جب دونوں
گردہوں کا مقابلہ ہوا تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا: میں تم لوگوں سے بیزار ہوں۔ میں وہ کچھ
دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔“ (سورۃ الانفال: آیت ۴۸)

ہیں! تم لوگوں کو نیزدوں، چیز کواروں، بالنوں اور تیروں کا سامنا کرنا ہوگا اور اس شخص کو اس کا ایمان کچھ بھی فائدہ
 سے کاجو پہلے سے ہی مومن نہیں تھا یا اس نے اپنے ایمان میں خیر کو جمع نہیں کیا۔^①

رسالت علی کی تلقین

140/193 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو التَّجَمُّدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنُ عُمَرَ الزَّائِرِيُّ بِهَا قِرَاءَةً
 شَنِيدَةً فِي مَسْجِدِ الْعَرَبِيِّ بِمَدِينَةِ رَامُوتَ أَنْ فِي صَفَرِ سَنَةِ عَشْرٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ
 بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْخُ يُوسُفُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ:
 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْخَنَّازِيُّ مَلَأَ فِي أَتَامِ
 هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَلْخِيُّ الْحَاطِطُ بِقِرَاءَةٍ عَلَيْهِ قَالَ وَهُوَ يَسْتَعِ
 مِنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْخُصَّابُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
 عَبِيدَةَ بْنِ مُصَيْبٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَضِيِّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:
 أَوْحِيَ مِنْ أَمْرِ بِي وَصَلَّيْ بِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّاهُ بِي وَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّاهُ
 بِي عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحْبَبَهُ فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي فَقَدْ أَحْبَبَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

جب عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق
 کرے اسے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی تلقین کرتا ہوں۔ پس! جس نے اسے اپنا ولی بنایا اس نے
 اللہ سے محبت کی اور جس نے مجھے ولی بنایا اس نے اللہ عزوجل کو اپنا ولی بنایا، اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے
 محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی۔^②

سرفیق کو تمام نعمتیں دے دوں

141/194 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ الْفَيْدُ أَبُو عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِقِرَاءَةٍ عَلَيْهِ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ
 حَتَّى عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ بِمَشْهُدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

① شیخ حوچ، مجلس ۵، ج ۱، ص ۱۲۱، اور مجلس ۳۹، ج ۱۲، ص ۶۹۱

② نور، ج ۳۸، ص ۱۳۹، ابلی طوسی: ۱/۲۵۲

أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ الْحَارِثِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْقَعْبَاسِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي مَيْسُونٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُؤْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَيْتًا يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ صَبَبْتُ الدُّنْيَا عَلَى الْمُنَافِقِ صَبًّا مَا أَحْبَبَنِي وَلَوْ صَرَفْتُ بِسَيْفِي هَذَا خَيْشُومَ الْمُؤْمِنِ لَأَحْبَبَنِي وَكَذَلِكَ أَتَى سَمْعُكَ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ يَا عُمُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

سود بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! اگر میں منافق کو دیکھ جہان کی نعمتیں عطا کروں تو وہ پھر بھی مجھ سے محبت نہیں کرے گا اور اگر میں مومن کی گردن پر اپنی تلوار سے ضرب لگاؤں تو وہ پھر بھی مجھ سے محبت رکھے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؐ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور آپؐ سے صرف منافق بغض و عداوت رکھے گا۔^①

مولانا علی صدیق اکبر اور فاروقِ اُمت ہیں

142/195 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ أَبُو الْوَلِيدِ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا السَّاجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي هَالِبٍ فَقَالَ هَذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ يُصَاحِبُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ فَارُوقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ يَعْصُوهُ الْمُؤْمِنِينَ

ابو خلیلہ نے جناب ابوذر غفاریؓ اور سلمان فارسیؓ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور یہ وہ ہے جو بروز قیامت سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ یہ صدیق اکبر، اس اُمت کا فاروق اور مومنوں کا یحسوب (سرदार) ہے۔^②

① یہ حدیث پہلے حدیث نمبر ۱۱۱ کے تحت ایک طرہائی حدیث کے ضمن میں بیان ہو چکی ہے۔ (مترجم)

② ابوالفتح طوسیؒ ہجری ۴۷۰ء۔ یہ حدیث کچھ اضافات کے ساتھ حدیث ۹۰۱ء حدیث ۱۳۰ کے تحت گزر چکی ہے۔

چار چیزیں، پانچویں کے بغیر نامکمل

143/196 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازَنُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي رُيِّ الْقَعْدَةِ سَنَةَ إِسْتَنْىَ عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَلَانِ الْمُعَدِّلُ بِأَلْكَوفَةِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَارْتَبَعَانِيَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْقَسْبِيُّ الْأَشْهَانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَشْهَانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ نَحْسًا وَلَمْ يَفْتَرِضْ إِلَّا حَسَنًا بِحِيلَا الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصِّيَامِ وَوَلَا يَتَنَّى أَهْلَ الْبَيْتِ فَعَلَّ لَكَ بِأَرْبَعٍ وَاسْتَغْفُوا بِالْخَامَةِ وَاتَّوَلَا يَسْتَكْبِرُوا الْأَرْبَعُ حَتَّى يَسْتَكْبِرُوا بِالْخَامَةِ

حضرت امام علی (زین العابدین) بن حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: بے شک! اللہ نے پانچ چیزوں کو فرض قرار دیا اور اس نے حسین و جمیل چیزوں کو فرض قرار دیا ہے اور وہ پانچ چیزیں نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور امام اہل بیت کی ولایت ہے۔ لوگوں نے (کھلی) چار چیزوں پر عمل کیا اور پانچویں کو حقیر و خفیف سمجھا۔ خدا کی قسم! وہ چار بھی اُس وقت تک پایہ تکمیل نہیں پہنچ سکتیں جب تک ان کے ساتھ پانچویں کو مکمل طور پر ادا نہ کیا جائے۔^①

مقوم کربلا کی زیارت کا ثواب

144/197 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَشْهَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

عَنْ عَيْنِ بْنِ رِقَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا خَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ
إِنَّهُ لَيُنْزِلُ كُلَّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ قِيَّاثُونَ الْبَيْتِ الْمَغْمُورَ فَيَطُوفُونَ بِهِ قِيَادًا هُمْ
طَافُوا بِهِ تَزَكُّوا قَطَافُوا بِالْكَعْبَةِ قِيَادًا طَافُوا بِهَا أَتَوْا قَبْرَ النَّبِيِّ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ تَوَلَّوْا إِلَى قَبْرِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ طَالِبٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَوْا قَبْرَ الْحُسَيْنِ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ عَرَّجُوا وَ يَنْزِلُ
وَمِنْهُمْ أَهْدَأُ فَكَذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفًا بِحَقِّهِ غَيْرَ مُتَجَبِّحٍ وَلَا
مُتَكَبِّرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ مِائَةِ شَهِيدٍ وَ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ بَعِثَ مِنَ
الْأَمِينِينَ وَ هُوَ عَلَيْهِ الْحِسَابُ وَ اسْتَقْبَلَهُ الْمَلَائِكَةُ قِيَادًا الْخَضِرَ فَيَسْتَعِينُونَ بِهِ عَلَى مَنَازِلِهِ قِيَادًا مِرْضَ
عَادُوهُ وَ ذُنُ مَاتَ تَبْعُهُ بِالْإِسْتِغْفَارِ إِلَى قَبْرِهِ قَالَ وَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَارِفًا بِحَقِّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
ثَوَابَ أَلْفِ حَيَّةٍ مَقْبُولَةٍ وَ أَلْفِ شَمَةِ مَقْبُولَةٍ وَ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ

محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ (ر) امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے
سب سے زیادہ تعداد میں ملائکہ کو پیدا فرمایا ہے۔ پس ہر شب و روز میں ستر ہزار ملائکہ بیت المحور^(۱) میں نازل ہوتے ہیں
اور اس کا طواف کرتے ہیں۔ جب وہ اس کا طواف کر چکیں تو وہ خانہ کعبہ میں اتر کر اس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر اس کا
طواف کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس آتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔
پھر یہ فرشتے امیر المؤمنین حضرت علی (علیہ السلام) ابن ابی طالب کی قبر مبارک کے پاس آتے ہیں اور آپ کی خدمت میں
سلام عرض کرتے ہیں۔ پھر یہ فرشتے حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی قبر مبارک کے پاس آتے ہیں اور آپ کو سلام عرض کرتے
ہیں۔ پھر یہ آسمان پر چھ جاتے ہیں اور اسی طرح ہمیشہ قیامت تک دیگر فرشتے باری باری نازل ہوتے رہیں گے (اور یہ
عمل سرانجام دیتے رہیں گے)۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے حق کی معرفت حاصل کرتے ہوئے آپ کی
قبر مطہر کی زیارت کرے جبکہ وہ شخص مغرور اور تکبر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ شہداء کے برابر
اجر و ثواب لکھ دیتا ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اسے قیامت کے دن امن و سلامتی والے لوگوں کے

(۱) بیت المحور جو آسمان پر آسمانی مخلوق کے لیے قبلہ ہے۔ اس سے مجھے مود سمجھایا جائے تو زمین پر اس کے عین نیچے خانہ کعبہ واقع ہے جو
زمین والوں کے لیے قبلہ ہے۔ (مترجم)

ساتھ مشور کرے گا اور اس پر حساب و کتاب کو آسان فرمادے گا اور فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور جب یہ زائر اپنے گھر کے لیے واپس پلٹتا ہے تو فرشتے اس کے ہمراہ چلتے ہوئے اسے اس کے گھر تک چھوڑ کر آتے ہیں۔ پس جب یہ بیمار پڑ جاتا ہے تو فرشتے اس کی عیادت کرنے آتے ہیں اور جب اس کی وفات ہوتی ہے تو فرشتے اس کے جنازے کے پیچھے منتظر کرتے ہوئے اس کی قبر تک آتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت حاصل کرتے ہوئے آپ کی قبر مطہر کی زیارت کرتا ہے اللہ اس کے بارے اعمال میں ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مقبول عمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔^①

دین میں آئمہ کی گواہی لازم

145/198 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الْخَلَوَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْغُبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَثَوْتِ بْنِ نُوحٍ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْمُخَابِرِيِّ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دِينِي فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى إِمَامٌ عِنْدَ بَعْدِهِ ثُمَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَنْتَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ اتَّقُوا اللَّهَ عَنَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَذَاءِ الطَّاعَةِ وَ الْإِمَانَةِ وَ عِفَّةِ الْبَطْنِ وَ الْفَرَجِ تَكُونُوا مَعَنَا فِي الْآخِرَةِ الْأَعْلَى

ابراہیم مخارق بیان کرتا ہے میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اپنا دین بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت علی علیہ السلام ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام عدل ہیں۔ پھر حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہ السلام امام عدل ہیں۔ پھر علی بن حسین، پھر محمد بن

① اہل فتح طوسی: مجلس ۸، ج ۲۲، ص ۲۱۳؛ بحار الانوار: ج ۹۷، باب ۳، ج ۱، ص ۲۵۷؛ کمال الزیارات: ۱۱۳؛ ثواب الاعمال: ۱۸۷

کشف القیوب: ۶۷؛ لہوار الکبیر: ۱۰۹

علی، پھر آپ امام عدل ہیں۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، تم لوگوں پر :- :-
کہ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو۔ سچ بولو، اطاعت و فرمانبرداری کرو، امانت ادا کرو، اپنے حکم اور شرم گاہ کو حرام سے :- :-
رکھو۔ اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم رفیقِ اہل (جنت) میں ہمارے ساتھ ہو گے۔^①

میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے

146/199 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْكَلْبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي التَّوْبِيعِ وَالشَّارِحِ
الْمَدْكُورِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشُّعْمَانِ قَالَ:
أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقَرِّي قَالَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ظَرْبٍ عَنْ أَبِي الْأَصْبَغِ
بْنِ لُبَابَةَ عَنْ سَنَمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ أَلَا أُنَلِّكُمْ عَلَى مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَدَا عَلِيٌّ أَيْمَهُ وَوَلَدِي وَوَالِدِي وَخَلِيفَتِي إِمَامُكُمْ فَأَجْبُوهُ بِالْحَبِي وَ أَكْرِمُوهُ لِكْرَامَتِي فَإِنْ جَلَسَ رَيْلٌ
أَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ لَكُمْ مَا قُلْتُ

اصبح بن نباتہ نے سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ جناب سلمان فارسی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے مردو مہاجرین و انصار! کیا میں تم لوگوں کی اس چیز کی طرف رہنمائی نہ کرو کہ اگر تم اس سے وابستہ رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے؟ تو سب نے عرض کیا: جی ہاں۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ علی میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث اور میرا خلیفہ و جانشین ہے اور تمہارا امام و پیشوا ہے۔ پس اتم لوگ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو اور میری عزت و تکریم کی وجہ سے اس کی عزت و تکریم کرو۔ بے شک! میں نے تم سے جو کچھ کہا ہے وہ جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں سے یہ بات کروں۔

① امالی شیخ طوسی: مجلس ۸، ج ۳۳، ص ۲۲۲

② امالی شیخ صدوق: مجلس ۳۸۶، امالی شیخ طوسی: مجلس ۸، ج ۳۵، ص ۲۲۲

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 التُّعْمَانِيُّ الْحَارِثِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ
 بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ زِيَادٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنُ الْحَسَنِ الْجَمْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْ
 نَظْرُ بْنُ سَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنْ جَبَرَيْلُ نَزَلَ عَلَيَّ وَقَالَ
 إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقُومَ بِتَعْصِيلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَاطِباً عَلَى أَضْيَافِكَ لِيُبَيِّلُوا مَنْ بَعْدَهُمْ ذِيَتْ
 عَمَلِكَ وَيَأْمُرُ بِجَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ أَنْ تَسْمَعَ مَا تَذْكُرُهُ وَانَّهُ يُوحِي إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ مَنْ خَالَفَكَ فِي أَمْرِ
 فَلَهُ النَّارُ وَمَنْ أَطَاعَكَ فِي أَمْرِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ مُنَادِياً مُنَادِي الصَّلَاةِ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ
 النَّاسُ وَخَرَجَ حَتَّى غَلَا الْمَيْدَانُ فَكَانَ أَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ وَأَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ إِنِّي مُبَيِّغُكُمْ عَنِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِ رَجُلٍ لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي وَدَمُهُ مِنْ دَمِي وَمَوْعِظَتُهُ الْعِلْمُ وَهُوَ الَّذِي انْتَجَبَهُ اللَّهُ مِنْ هَذِهِ
 الْأُمَّةِ وَاصْطَفَاهُ وَهَدَاهُ وَتَوَلَّاهُ وَخَلَقَنِي وَإِيَّاهُ وَفَضَّلَنِي بِالرِّسَالَةِ وَفَضَّلَهُ بِالتَّكْلِيفِ عَلَيَّ وَجَعَلَنِي
 مَدِينَةَ الْعِلْمِ وَجَعَلَهُ خَازِنَ الْعِلْمِ الْمُقْتَسِمِ مِنْهُ الْأَحْكَامَ وَخَصَّهُ بِالتَّوَصِيَةِ وَأَيَّانَ أَمْرُهُ وَخَوْفُ
 مِنْ عَدَاوَتِهِ وَزُلْفٍ مِنْ وَالَاهُ وَغَفَرٍ لِشَيْعَتِهِ وَأَمَرَ النَّاسَ بِجَمَاعَةٍ بِطَاعَتِهِ وَأَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ
 عَادَاهُ فَقَدْ عَادَانِي وَمَنْ وَالَاهُ فَقَدْ وَالَانِي وَمَنْ نَاصَبَهُ فَقَدْ نَاصَبَنِي وَمَنْ خَالَفَهُ فَقَدْ خَالَفَنِي وَمَنْ
 عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي وَمَنْ آذَاهُ آذَانِي وَمَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَحَبَّهُ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَرَادَهُ أَرَادَنِي وَ
 مَنْ كَادَهُ كَادَنِي وَمَنْ نَصَرَهُ نَصَرَنِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا إِنَّمَا أَمْرُكُمْ بِهِ وَأَطِيعُوا فَإِنِّي أَخَوْتُكُمْ
 بِعِقَابِ اللَّهِ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُخْتَصِراً وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ
 أَمداً مَعِيداً وَيَحْذَرُكُمْ أَنَّهُ نَفْسُهُ ثُمَّ أَخَذَ بِرِدَائِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ هَذَا
 مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَخُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْخُلُقِ أَجْمَعِينَ وَالمُجَاهِدُ لِلْكَافِرِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَهُمْ
 عِبَادُكَ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى إِصْلَاحِهِمْ فَأُصْلِحْهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَيْهِ وَكَرُمُ
 ثُمَّ نَزَلَ عَنِ الْمَيْدَانِ فَأَتَاهُ جَبْرَيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اللَّهُ يُغْفِرُ لَكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ

تَبْلِيغِكَ خَيْرًا فَقَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَتَصَعَّتْ لَأَمَّتِكَ وَ أَرْضَيْتَ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَرْضَعْتَ
الْكَافِرِينَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ ابْنَ عَمَّتِكَ مُبْتَلًى وَمُبْتَلًى بِوَيَا مُحَمَّدُ قُلْ فِي كُلِّ أَوْقَاتِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَسَمِعَهُ الَّذِينَ ظَنُّوا أَنِّي مُنْقَلَبٌ بِتَقْلِيلُونَ

جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرئیلؑ مجھ پر نازل ہوئے اور
میں نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ اللہ آپ کو یہ حکم دے رہا ہے کہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان کھڑے ہو کر حضرت علیؑ
کی فضیلت پر خطبہ ارشاد فرمائیں تاکہ وہ آپ کی طرف سے یہ پیغام اپنے بعد آنے والے لوگوں تک پہنچائیں اور اللہ نے
تمام فرشتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم جو ذکر کریں وہ اُسے سنیں۔

اے محمد! اللہ نے آپ کو یہ وحی فرمائی ہے کہ جس شخص نے اس امر میں آپ کی مخالفت کی وہ جہنم میں جائے گا اور
جس نے اس امر میں آپ کی اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ لوگ نماز کے لیے مسجد میں جمع ہو جائیں تو لوگ
سننے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ باہر تشریف لائے یہاں تک کہ منبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اپنی گفتگو کا آغاز یوں فرمایا:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”اے لوگو! میں بشیر (بشارت) و خوشخبری دینے والا) اور نذیر (ڈرانے والا) ہوں۔ میں اُتی نبی ہوں، میں
اللہ عزوجل کی طرف سے اُس مرد کے بارے میں تم لوگوں کو پیغام پہنچا رہا ہوں جس کا گوشت میرا
گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے۔ وہ علم کا خزانہ ہے۔ اسے اللہ نے اس اُمت میں سے منتخب
اور برگزیدہ فرمایا۔ اسے ہدایت یافتہ بنایا اور اس سے اللہ محبت کرتا ہے۔ خدا نے اسے اور مجھے خلق فرمایا
اور مجھے رسالت کے منصب سے فضیلت بخشی اور اسے میری طرف سے لوگوں کو اس امر کی تبلیغ کے
ذریعے فضیلت عطا فرمائی۔ خدا نے مجھے علم کا شہر اور اسے علم کا خزانہ وار مقرر فرمایا کہ جس سے تمام احکام
اخذ کیے جاتے ہیں۔ خدا نے اسے میرا وصی بنایا اور اس کے امر (امامت) کو ظاہر کیا اور اس سے دشمنی و
عداوت سے ڈرایا ہے۔ جس نے اس (علی) سے محبت کی اس نے اسے اپنا قرب بخشا اور اس کے شیعوں
کی مغفرت فرمائی اور تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔

وہ اللہ عزوجل یہ فرماتا ہے: جس نے اس (علی) سے عداوت رکھی اُس نے مجھ سے عداوت رکھی اور جس

نے اس کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا، جس نے اُس سے دشمنی رکھی اُس نے مجھ سے دشمنی رکھی، جس نے اُس کی مخالفت کی اُس نے میری مخالفت کی، جس نے اُس کی حکم عدولی کی اس نے میری حکم عدولی کی، جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے اُس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے اس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، جس نے اس کا ارادہ کیا اُس نے میرا ارادہ کیا، جس نے اسے دھوکہ دیا اُس نے مجھے دھوکہ دیا اور جس نے اس کی مدد کی اُس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! تمہیں حضرت علی علیہ السلام کے متعلق جو حکم دیا جا رہا ہے اسے غور سے سنو اور اس پر عمل کرو۔ بے شک! میں تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ (اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:)

” (اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے اور جو کچھ بُرائی کی ہے اس کو موجود پائے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش! اس کی بدی اور اس کے درمیان زمانہ دراز حائل ہو جاتا اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے۔“ (سورۃ آل عمران: آیت ۳۰)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

”اے لوگو! یہ مومنوں کا مولا، تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت اور کافروں کے خلاف جہاد کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے اور یہ سب تیرے ہی بندے ہیں اور تو اُن کی اصلاح کرنے پر قادر ہے۔ پس! کو اپنی رحمت کے مدد سے ان کی اصلاح فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! میں اللہ سے اپنے لیے اور تم لوگوں کے لیے استغفار کرتا ہوں۔“

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے تو جبریلؑ نے نازل ہو کر آپؐ سے فرمایا:

”اے محمد! اللہ نے آپؐ کو سلام کہنے کے بعد یہ فرمایا ہے کہ اللہ آپؐ کی اس تبلیغ پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ یقیناً آپؐ نے اپنے رب کے پیغامات و احکامات کو پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی ہے اور مومنوں کو راضی کیا اور کافروں کو ذلیل و رسوا کیا۔

اے محمد! یقیناً آپؐ کے چچا زاد (حضرت علی علیہ السلام) کی آزمائش کی گئی ہے اور ان کے ذریعے لوگوں کو آزمایا جائے گا۔

اے محمد! آپ ہر وقت یہ پڑھتے رہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَسَيَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنِّیْ مُنْقَلَبٌ یَّنْقَلِبُوْنَ

یعنی ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں عتق رب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے۔“ ①

محمد و آل محمد کو اللہ نے منتخب کیا

149/202 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْهَيْدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمِيسَاءَ يَوْمَ بَقَرَاءَ عَنِ عَلِيِّ بْنِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّوِيدُ الْوَلِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ الْحَارِثِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُوتُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الضَّنْدَاوِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: مَا يَسْتَعْمَلُ إِذَا كَلَّمَكَ النَّاسُ أَنْ تَقُولُوا ذَهَبْنَا حَيْثُ ذَهَبَ اللَّهُ وَالْحَقُّ أَنَّ اللَّهَ اخْتَارَ مُحَمَّدًا وَاخْتَارَ آلَ مُحَمَّدٍ فَتَحْنُ مُسْتَسْكِنُونَ بِالْخَيْرَةِ مِنَ الْبُغَاةِ وَجَلَّ

کلب بن معاویہ صیداوی سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں کو کس چیز نے روک رکھا ہے کہ جب تم دوسرے لوگوں سے گفتگو کرو تو ان سے کہو کہ ہم بھی وہاں گئے جہاں تم ہو، اور ہم نے بھی ان ہستیوں کو چنا ہے جنہیں خدا نے چنا ہے۔ بے شک! خدا نے محمد و آل محمد کو چنا ہے۔ پس اہم یہ ہے کہ عز و جل کی طرف سے منتخب کردہ ہستیوں سے متمسک ہیں۔ ①

ترقی و ترقی سے میراب ہونے والے

150/203 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِأَمْرٍ مَوْضِعٍ وَالتَّارِخِ الْمَذْكُورِ الْمَقْدَمِ

① شیخ مفید: ص ۷۶؛ ابالی شیخ طوسی: ص ۱۱۸

② شیخ طوسی: مجلس ۸، ج ۲، ص ۲۶۶؛ بحار الانوار: ج ۲، باب ۱، ج ۵، ص ۲۶۶

فِي كُرْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ الْوَالِدَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعُثْمَانِ الْخَبَرِيُّ رَحِمَهُ
 اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّغَفَرِيِّ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الشَّعْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ
 الْحِمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الزَّبِيحِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَبِي
 أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ عَنِ الْحَوْضِ فَقَالَ أَمَّا زَكَاةُ سَأَلْتُمُونِي عَنْهُ فَأَخْبِرُكُمْ أَنَّ
 الْحَوْضَ أَكْرَمُ اللَّهِ بِهِ وَقَضَانِي عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِ وَصَنْعَاءُ فِيهِ مِنَ
 الْأَيْدِيَةِ مِنْ عَدُوِّ نَجْوَى السَّمَاءِ تَسِيلُ فِيهِ خُلُجَانٌ مِنَ الْمَاءِ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ
 حَضْبَاءُ وَكَالزُّمُرُودِ وَالْيَاقُوتِ بِطَعَاؤُهُ مِنْكَ أَذْفَرُ فَهَرَطٌ مَشْرُوطٌ مِنْ رَبِّي لَا يَرِدُهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا
 التَّقِيَّةُ قُوبُهُمُ الصَّحِيحَةُ نَبَاتُهُمُ الْمُسْلِمُونَ لِلْوَحْيِ بَعْدِي الَّذِينَ يُغْطُونَ مَا عَلَيْهِمْ فِي يَسْمٍ وَلَا
 يَأْخُذُونَ مَا لَهُمْ فِي عُسْمٍ يَنْدُودُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ لَيْسَ مِنْ شَيْعَتِي كُنَّا يَدُوكَ الرَّجُلِ الْبَعِيَّةِ
 الْأَجْزَبُ مِنْ شَرْبِ الْمَاءِ لَمْ يَفْضَأْ أَبَدًا

اصح بن ہاتھ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ابوایوب انصاری نے حوض (کوثر) کے متعلق سورہ :
 آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اگر تم لوگوں نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تو میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ نہ۔
 اس حوض کے ذریعے میری عزت افزائی فرمائی ہے اور اس کے ذریعے مجھے اپنے سے پہلے انبیاء پر فضیلت بخش ہے۔
 حوض ایلہ اور منعاء کے درمیان کی مسافت کے برابر ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں۔
 میں پانی کی ایسی عمیاں بہتی ہیں کہ جن کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے کلرزمر۔
 یاقوت کے ہیں اور اس کا پھیلاؤ مشک کی خوشبو سے معطر ہے اور اس سے میراب ہونے کے لیے میرے رب کی رحمت۔
 سے یہ شرط ہے کہ میری امت سے صرف وہی لوگ اس حوض پر وارد ہوں گے جن کے دل پاک اور نیتیں صاف ہوں۔
 اور وہ لوگ میرے وصی (حضرت علیؑ) کے آگے سر تسلیم خم کرنے والے ہوں گے۔ یہ آسودگی کی حالت میر۔
 دوسروں کو عطا کرنے والے اور تنگی میں کسی سے کچھ نہ لینے والے ہوں گے۔ جو شخص علیؑ کا شیعہ نہ ہوگا اسے قیامت کے۔
 اس حوض سے یوں دور کیا جائے گا جیسے کوئی شخص اجنبی اڈنٹ کو اپنے پانی سے میراب ہونے سے دور کرتا ہے اور وہ۔

حوض سے بھی میرا پتہ ہوگا۔ ①

مراح اہل بیتؑ میں بچے کے اشعار

151/204 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْقَلْبِيُّ أَبُو الْكَلْبِجِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ آلِ قَابِ بْنِ عَيْسَى قِرَاءَةً فِي قَرْبِ زَاهِرَانَ بِالرَّيِّ فِي صَفْرِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بِقَرَاءَةٍ عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيُّ نَجَّزْجَانِي تَقْدِصِي قَدِيمَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْحُسَيْنِيُّ الْقُفَيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ الْقَهْدَانِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ صَبِيًّا صَغِيرًا يُكُونُ سَبْعَ أَوْ ثَمَانِينَ يَلْمِزُ بَنُو عَلَى سَائِرِهِمَا أَفْضَلَ السَّلَامِ يُنْشِدُهُ

تَلْعَنُ عَلَى الْخَوِضِ كُؤَادُهُ تَذُودُ وَ تَشْعُدُ وَ زَادُهُ
وَمَا قَارَ مِنْ قَارٍ إِلَّا بِئَا وَ مَا خَابَ مِنْ خُبْنَا زَادُهُ
وَمَنْ نَزَرْنَا نَالَ مِنَّا السُّرُورَ وَ مَنْ سَاءَ سَاءَ مِيلَادُهُ
وَمَنْ كَانَ كَذَلِمْتَا حَقُّنَا فَإِنَّ الْقِيَامَةَ مِيعَادُهُ

قُلْتُ يَا فُلَيْ لَتَنْ هَذِهِ الْأَبْيَاتُ فَقَالَ لِمُنْشِدِهَا فَقُلْتُ مِنَ الْعَلِيِّ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ قَاطِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

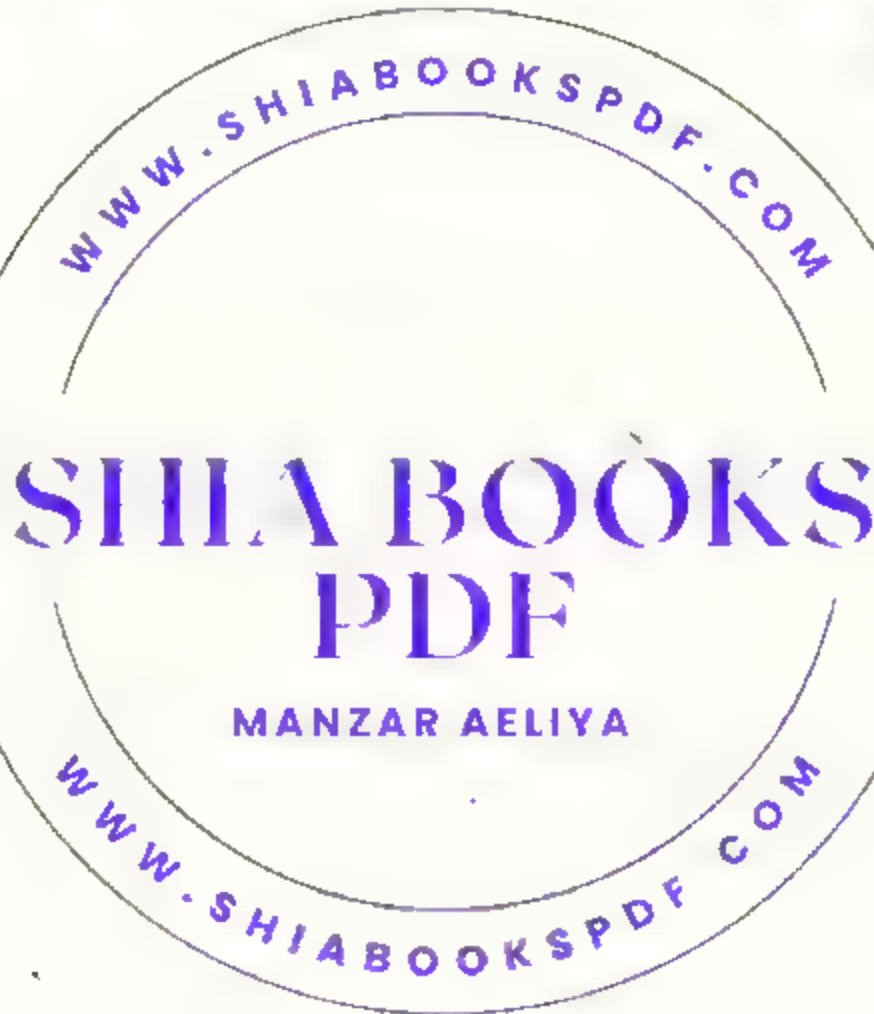
احمد بن زیاد ہمدانی بیان کرتا ہے کہ میں نے سات یا آٹھ سال کا بچہ مدینہ میں دیکھا۔ مدینہ میں آرام کرنے والی

سستی پر بہتر و برتر درود و سلام ہو۔ وہ بچہ درج ذیل اشعار پڑھ رہا تھا:

”(ترجمہ) ہم ہی وہ لوگ ہیں جو حوض (کوثر) سے لوگوں کو دور کریں گے اور خوش بخت افراد کو اس حوض پر وارد کریں گے۔ جو شخص بھی کامیاب ہے اسے ہمارے وسیلے سے کامیابی ملی ہے اور جس کا زاہد راہ بری محبت ہے وہ کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوگا اور جس نے ہمیں خوش کیا اس نے (بدلے میں) ہم سے خوشی اور سرور پایا ہے اور جس نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا ہے دراصل اس کی ولادت بُری ہے اور

جس نے بھی ہم پر ظلم کیا اور ہمارا حق غصب کیا یقیناً قیامت کا دن وعدہ گاہ ہے (اس دن اس سے اس کا حساب لیا جائے گا)۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: اے بچے! یہ کس کے اشعار ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: اس کے کہنے والے سے تو میں نے کہا: ان اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ایک ملوی قاضی ہے۔^① (ایسا شخص جو اولاد میں قاطب سے ہو۔ مترجم)



تیسرا باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیعہ کے لیے امام کی نصیحتیں

1/205 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ
 إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي مَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَهْرِ يَارَ الْخَارِزَنِيِّ وَالشَّيْخُ الرَّئِيسُ
 أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَابُوئِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ
 الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُهَيْدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
 النُّعْمَانِ الْخَارِزَنِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ
 قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ شَمْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَكُنْ بِجَاعَةٍ بَعْدَ مَا قَضَيْنَا
 نُسُكَنَا فَوَدَعْنَاهُ وَفَلْنَا لَهُ أَوْصِيَانَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ لِيُعِينَ قُوَّتُكُمْ طَعِيفُكُمْ وَلِيُعْطِفَ
 غَنِيَّتُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلِيُصْصِحَ الرَّجُلُ أَحَاةَ النَّصِيحَةِ لِنَفْسِهِ وَاسْكُتُوا أَمْرًا زَكَا وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ
 عَلَى أَعْنَاقِنَا وَانْظُرُوا أَمْرَنَا وَمَا جَاءَكُمْ عَنَّا فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُ لِبَقْرَانِ مُوَافِقًا فَخُذُوا بِهِ وَإِنْ لَمْ
 تَجِدُوهُ مُوَافِقًا فَزِدُوهُ وَإِنْ اشْتَبَهَ الْأَمْرُ عَلَيْكُمْ فَاقْبُوا عِنْدَهُ وَرُدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى نَشْرَحَ لَكُمْ مِنْ
 ذِيكَ مَا شَرَحْنَا لَنَا وَإِذَا كُنْتُمْ كَمَا أَوْصَيْنَاكُمْ لَمْ تَعُدُّوا إِلَيَّ غَيْرِهِ فَتَمَّتْ مِنْكُمْ أَمِيَّتٌ أَقْبَلُ أَنْ
 يَخْرُجَ قَائِمَتُنَا كَانَ شَهِيداً وَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ قَائِمَتُنَا فَقَتِلَ مَعَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ مَنْ قَتَلَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ عَدُوَّائَنَا كَانَ لَهُ أَجْرُ عَشِيرَتَيْنِ شَهِيداً

حضرت جابر سے مروی ہے کہ ہم مناسب حج ادا کرنے کے بعد پوری جماعت ابو جعفر حضرت امام محمد باقر بن امام

علی زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم آپ کے پاس سے رخصت ہونے لگے تو ہم نے عرض کیا: اے فرزندِ رسول! ہمیں کوئی نصیحت فرمائیے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے طاقتور کو اپنے کمزور کی مدد کرنی چاہیے۔ تم میں سے جو مالدار ہو وہ تمہارے فقراء پر (اپنے مال کے ذریعے) شفقت و رحم دلی کرے۔ تم میں سے ہر شخص اپنے (مومن) بھائی کے لیے اسی طرح خیر خواہ ہو جیسے وہ اپنی ذات کے لیے خیر خواہ ہوتا ہے اور تم لوگ ہمارے اسرار کو مخفی رکھو اور لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کرو۔^① تم لوگ ہمارے امر (امامت) کے بارے میں غور و فکر کرو۔ ہماری طرف سے جو کچھ تمہارے پاس پہنچے اگر تم اسے قرآن کے موافق پاؤ تو اسے لے لو اگر تم اسے قرآن کے مخالف پاؤ تو اسے رد کرو اور اگر تم پر کوئی امر مشتبہ ہو تو اسے ہماری طرف لوٹا دو یہاں تک کہ ہم تمہارے لیے اس امر کی وہ تشریح کریں جو (ہمارے آباء و اجداد کے ذریعے) ہمارے لیے تشریح بیان کی گئی ہے۔

اگر تم نے میری ان نصیحتوں پر عمل کیا اور ہمارے علاوہ کسی اور کے دروازے پر نہ گئے اور تم میں سے جو شخص بھی اس حالت میں ہمارے قائم (عج) سے پہلے وفات پا جائے تو وہ شہید کا درجہ پائے گا اور تم میں سے جس نے ہمارے قائم کا زمانہ پایا اور ان کے ہمراہ قتل ہوا تو وہ دو شہیدوں کا اجر پائے گا اور جس نے قائم آل محمدؑ کے سامنے ہمارے دشمن کو قتل کیا، اسے بیس شہداء کا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا۔^②

فضائل علیؑ بزبان ابو جعفر منصور

2/206 وَجَدْتُ مَكْتُوبًا بِمَنْطِقِ الْوَالِدِيِّ أَبِي الْقَاسِمِ الْفَقِيرِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الصُّوفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ سَلَمَانَ قَالَ: بَعَثَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ نَزَلَ بِطَرِيَا قَاتَانِي رَسُولُهُ بِاللَّيْلِ فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكُنْتُ فِي نَفْسِي مَا بَعَثَ إِلَيَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي هَذِهِ السَّيْلَةِ إِلَّا لِيَسْأَلَنِي عَنْ فَضَائِلٍ عَنِّي فَلَعَلِّي إِنْ أَحْبَبْتُهُ فَتَلَّيْتُ قَالَ فَكُتِبْتُ وَصِيَّتِي فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَلَمَانَ مَا هَذِهِ السَّيْلَةُ قَالَ قُلْتُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَتَانِي رَسُولُكَ

① یعنی تم لوگوں کے سامنے ہمارے اسرار بیان نہ کرو کہ جس سے وہ ہماری جانوں کے دشمن بن جائیں۔ (مترجم)

② امالی شیخ طوسی: مجلس ۹، ج ۲، ص ۲۳۱؛ بحار الانوار: ج ۷۵، ص ۷۷، ج ۱۸۲

الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخِيرُكُمْ الْيَوْمَ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّةً قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَإِنَّ جَدَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ وَجَدَّهُمَا خَدِيجَةُ اُنْكَرِي بِنْتُ خُوَيْلِدٍ
 سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْجَهْدِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخِيرُكُمْ الْيَوْمَ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا وَخَيْرِهِمْ أُمًّا قَالُوا
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَإِنَّ أَبَاهُمَا شَابُ مُحَمَّدٍ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَأُمُّهُمَا فَاطِمَةُ
 بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخِيرُكُمْ الْيَوْمَ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ
 خَيْرِهِمْ عَمَّةً قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَإِنَّ عَمَّهُمَا ذُو الْجَنَاحَيْنِ
 الطَّيْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَعَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أُخِيرُكُمْ الْيَوْمَ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالََّةً قَالُوا بَلَى يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَإِنَّ خَالَهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَخَالَتُهُمَا زَيْنَبُ
 بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ الْحَسَنَ فِي الْجَنَّةِ وَالْحُسَيْنَ فِي
 الْجَنَّةِ وَجَدَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَجَدَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأَبَاهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ
 عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا فِي الْجَنَّةِ وَ
 مَبِيعَتُهُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَقَالَ الشَّيْخُ مَنْ أَنْتَ يَا فَتَى قُلْتُ مِنَ الْعِرَاقِ قُلْ عَرَبِيٌّ أُمُّ مَوْلَى قَالَ
 قُلْتُ بَلْ عَرَبِيٌّ قَالَ فَأَنْتَ تُحَدِّثُ النَّاسَ بِحَدِيثٍ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنْتَ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْحَالِ
 قَالَ فَكَسَانِي جِلْعَةً وَأَعْطَانِي بَغْلَةً قَالَ فَبِعْتُهَا فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ بِثَلَاثِ مِائَةِ دِينَارٍ ثُمَّ أَقَالَ أَقْرَرْتُ
 عَيْنِي وَإِلَيْكَ حَاجَةٌ قُلْتُ مَا حَاجَتُكَ قَالَ هَاهُنَا أَخَوَانِ أَحَدُهُمَا إِمَامٌ وَالْآخَرُ يُؤَيِّنُ فَأَمَّا
 الْإِمَامُ فَلَمْ يَزَلْ مُجِيبًا لِعَيْنٍ مُنْذُ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَأَمَّا الْمُؤَيِّنُ فَلَمْ يَزَلْ مُبْغِضًا لِعَيْنٍ مُنْذُ خَرَجَ
 مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ فَأَتَى الْإِمَامَ حَتَّى تُحَدِّثَهُ قَالَ قُلْتُ فُلِّمْنِي إِلَى مَثَلِهِ فَأَشَارَ إِلَى مَثَلِهِ فَقَرَأْتُ الْبَابَ
 فَقَرَعْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيَّ شَابٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْكِسْوَةَ وَعَرَفَ الْبَغْلَةَ فَقَالَ اعْلَمْ أَنَّ الشَّيْخَ لَمْ
 يَكُنْ جِلْعَةً الْكِسْوَةَ وَيُعْطِيكَ الْبَغْلَةَ إِلَّا وَأَنْتَ تُحِبُّ عَلِيًّا فَتُحَدِّثُنِي فِي فَطَائِلِ عَلِيٍّ قَالَ
 قُلْتُ أَخْبِرْنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ وَ
 هِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَذَّرْتَنِي لِسَاءِ قُرَيْشٍ أَيْمًا زَعَمَنَ أَنَّكَ
 زَوْجَتُنِي رَجُلًا مُعْرِمًا لَا مَالَ لَهُ قَالَ لَا تَبْكِينَ يَا فَاطِمَةُ فَوَدَّعْتُهُمَا زَوْجَتُكَ حَتَّى زَوَّجَكَ اللَّهُ مِنْ فَوْقِ

عَزَّوَجَلَّ وَأَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ أَطْلَعَ مِنْ قَوْي عَرْشِهِ فَاخْتَارَنِي مِنْ خَلْقِهِ
وَبَعَثَنِي نَبِيًّا ثُمَّ أَطْلَعَ ثَانِيَةً فَاخْتَارَ مِنَ النَّاسِ عَلِيًّا فَجَعَلَهُ وَارِثًا وَوَصِيًّا فَعَلِيَ أَشْجَعُ النَّاسِ قَلْبًا
وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَعَدُّهُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَأَقْسَمَهُمْ بِالسُّيُوتِ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَاسْمُهُمَا فِي تَوْرَةِ مُوسَى شَابِيرٌ وَشَابُورٍ يَكْرَهُمَا عَلَى اللَّهِ يَا فَاطِمَةُ لَا تُبْكِينَ إِذَا كُيِّمْتُ
عَدَا كُيِّمَ عَلَى مَعِي وَإِذَا حُيِّمْتُ عَدَا حُيِّمَ عَلَى مَعِي يَا فَاطِمَةُ يَوَاءُ الْحَمْدِ يَتَدَيُّ وَالنَّاسُ تَحْتَ رَأْيِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَنَا وَلَهُ عَلَيْكَ لِكْرٌ أَمَرَهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا فَاطِمَةُ عَلَى عَوْنِي عَلَى مَقَاتِلِ الْجَنَّةِ يَا فَاطِمَةُ
عَلَيَّْ وَبَشِيرَتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَلَمَّا حَدَّثْتُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَا فَاطِمَةُ مَنْ أَنْتِ قُلْتُ
مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ عَرَفْتُ أُمُّ مَوْئِدٍ قُلْتُ عَرَفْتُ قَالَ فَأَنْتِ تُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَنْتِ عَلَى مِثْلِ
هَذَا الْحَالِ فَكُتِبَ لِي ثَلَاثِينَ تَوْبَةً وَأَمَرَنِي بِعَشْرَةِ آلَافٍ ذُرْقَةٍ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَقْرَبْتُ عَيْنِي وَإِلَيْكَ
حَاجَةٌ قَالَ مَا حَاجَتُكَ قَالَ تَأْتِي مَسْجِدَ بَنِي فَلَانٍ أَوْ مَسْجِدَ بَنِي مَرْوَانَ حَتَّى يَأْتِيكَ الْأَخُ الْمُبِغِضُ
عَلَيَّ فَطَالَتْ عَلَى بِلَاسِكَ اللَّيْلَةُ فَتَبَّ أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَصَلُّ وَإِذَا بِشَابٍ
يُصَلِّي إِلَى جَانِبِي وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ إِذْ سَقَطَتْ الْعِمَامَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَاذًا رَأْسُهُ رَأْسُ جُنْدِيٍّ وَوَالِدُهُ مَا
دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فِي صَلَاتِي فَلَمَّا انْقَضَتْ قُلْتُ لَهُ وَيْلَكَ مَا الَّذِي أَرَى بِكَ مِنْ سُوءِ الْحَالِ قَالَ فَقَالَ
يَا نَعْتِكَ صَاحِبُ أَمِي قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَخَذَ يَتَدَيُّ ثُمَّ خَرَجَ بِي مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَتَبَكَّى بُكَاءً شَدِيدًا
حَتَّى أَتَى بِي دَارَهُ ثُمَّ قَالَ لِي تَرَى هَذِهِ الدَّارَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنَا كُنْتُ مُؤَدِّنًا وَالْعَيْنُ عَلَيَّ فِي كُلِّ
يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى مِائَةً مَرَّةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ لَعَنَتْهُ عَشْرَةُ آلَافٍ مَرَّةٍ وَفِي
رِوَايَةٍ أُخْرَى أَلْفَ مَرَّةٍ فَخَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى دَارِي هَذِهِ وَبُيِّنْتُ فِي هَذَا الْمَكَانِ فِيمَا
بَيْنَ النَّاسِ كَأَنَّ النَّبِيَّ قَدْ أَقْبَلَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ فَجَسَّ
رَسُولُ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاقِفَانِ وَفِي يَدِ الْحَسَنِ كَأْسٌ وَفِي يَدِ الْحُسَيْنِ الْإِبْرِيْقُ يُسْقَى
بِهِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا حَسَنُ اسْقِنِي فَشَدَّ الْحَسَنُ يَدَهُ بِالكَأْسِ إِلَى الْحُسَيْنِ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ
سَبِّ فَسَبَّ الْحُسَيْنُ مِنَ الْإِبْرِيْقِ فِي الْكَأْسِ فَتَنَاوَلَ الْحُسَيْنُ النَّبِيَّ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ أَصْحَابِي
فَسَقَوْهُمْ ثُمَّ قَالَ اسْقِ النَّاسَ عَلَى الدُّكَّانِ قَالَ وَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْكَبَانِ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ

مَا يُبْكِيكُمْ، فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نَسْقِيهِ وَهُوَ يَلْعَنُ آبَاءَنَا كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ نَعَتْ
الْيَوْمَ عَشْرَةَ آلِافٍ مَرَّةٍ قَالَ فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ قَامَ مُغْضَبٌ حَتَّى أَتَانِي فَقَالَ أَسْعِنْ عَلَيَّ وَأَنْتَ تَعْرِفُ
أَنَّهُ بِالنَّكَاحِ الَّذِي هُوَ بَيْنِي ثُمَّ فَتَرْتَنِي وَقَالَ غَيْرَ اللَّهِ مَا بَكَتَ حِلْفُكَ فَقُنْتُ وَرَأَيْتُ وَوَجْهِي فَكَرَّ
ثُمَّ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ هَلْ سَمِعْتَ مِثْلَ هَذَيْنِ الْمُتَدَبِّهَتَيْنِ قُلْتُ لَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ الْأَمَانُ قَالَ لَكَ الْأَمَانُ قُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِي قَاتِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ
سُلَيْمَانُ قَالَ قُنْتُ فَمَا تَقُولُ فِي قَاتِلِ أَوْلَادِ الْحَسَنِ قَالَ فَسَكَّتْ مَبْتِئًا ثُمَّ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ الْمُسْتِ
عَقِيمُ أَذْهَبَ فَخَرِّبْ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ مَا شِئْتَ

قال محمد بن ابی القاسم: هذا الخبر قد سمعته ورويته بأسانيد مختلفة وألفاظ تزيد وتنقص
وقد أوردته هاهنا على هذا الوجه وفي آخره قد أدخل كلام بعض في بعض والله أعلم
بالصواب!

سليمان اعمش بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین ابو جعفر (منصور دوانقی) نے بطریایا میں قیام کر رکھا تو
نے رات کے وقت اپنا قاصد میرے پاس بھیجا اور اس قاصد نے مجھ سے کہا کہ تمہیں امیر المومنین نے بلایا ہے تو
اپنے دل میں کہا کہ اس نے رات کے وقت صرف اس لیے مجھے پیغام دے کر بلوایا ہے کہ وہ مجھ سے حضرت علیؑ کے
فضائل کے متعلق پوچھ سکے اور اگر میں نے اسے حضرت علیؑ کے فضائل کے بارے میں بتایا تو وہ مجھے قتل کر دے
لہذا میں نے اپنی وصیت لکھی اور اس کی طرف چل پڑا۔

جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ پر سلام ہو تو اس نے جواب دیتے ہوئے
کہا: وعلیک السلام اے سلیمان! یہ خوشبو کیسی ہے؟ تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کا قاصد رات کے وقت یہ
پاس آیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ ضرور امیر المومنین نے اس لیے مجھے بلوایا ہے تاکہ وہ مجھ سے حضرت علیؑ کے
فضائل کے متعلق سوال کریں اور اگر میں نے انہیں حضرت علیؑ کے فضائل کے بارے میں خبر دی تو وہ مجھے قتل کر دے
گے لہذا میں نے اپنی وصیت لکھ چھوڑی اور اپنا کفن پہن لیا۔

میری یہ بات سن کر ابو جعفر (منصور دوانقی) جو کہ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہا: لا حول ولا

قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

پھر ابو جعفر (منصور دوانیقی) نے کہا: اے سلیمان! تم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کس قدر احادیث نقل کی ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: میں نے بہت زیادہ احادیث نقل کی ہیں۔ اس پر اس نے کہا: خدا کی قسم! میں تمہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں دوا کی حد پیش کرتا ہوں کہ تم نے ایسی احادیث پہلے کبھی نہیں سنی ہوں گی۔

یہ سن کر میں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھے وہ احادیث سنائیں تو ابو جعفر (منصور دوانیقی) نے کہا: میں بنو مروان سے بھاگا ہوا تھا اور میں نے بہت ہی بوسیدہ کپڑے پہن رکھے تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کے ذریعے لوگوں کا قرب حاصل کرتا جس کی وجہ سے وہ مجھے کھانا کھلاتے اور مجھے اپنے قریب کرتے یہاں تک کہ میں ایک رات ایک مسجد کے پاس سے گزرا جہاں نماز مغرب ادا کی جا رہی تھی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں اس مسجد میں جاؤں اور نماز پڑھ کر لوگوں سے رات کے کھانے کے بارے میں سوال کروں گا۔ پھر میں یہ سوچ کر مسجد میں داخل ہو گیا اور وہاں نماز پڑھی کہ اتنے میں مسجد میں دو لڑکے داخل ہوئے۔ جب اس مسجد کے امام نے انہیں دیکھا تو کہا: خوش آمدید و مرحبا، تم دونوں کو اور جن دوستوں کے ناموں پر تم دونوں کے نام رکھے گئے ہیں۔

یہ منظر دیکھ کر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے پوچھا کہ یہ دونوں لڑکے اور یہ بزرگ کون ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: یہ دونوں لڑکے اس بزرگ کے پوتے ہیں اور اس شہر میں اس بزرگ جیسا کوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شبہ نہیں ہے۔

یہ سن کر میں اٹھا اور اس بزرگ کی جانب بڑھا اور کہا: اے شیخ (بزرگ) کیا میں آپ کو ایک ایسی حدیث سناؤں جس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملے تو انہوں نے جواب دیا: اگر تم نے میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی تو میں تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاؤں گا۔

پھر میں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے اور انہوں نے میرے دادا کے ذریعے جناب عبداللہ بن عباس سے نقل کئے ہوئے مجھے یہ خبر دی ہے کہ جناب ابن عباس بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت آقدس میں پہنچے ہوئے تھے کہ اچانک میں جناب فاطمہؑ روتے ہوئے رسول اللہ کے پاس تشریف لائیں تو آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! آپ کیوں روتی ہیں؟

تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! کل رات سے حسن و حسینؑ میری نظروں سے اوجھل ہیں اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ دونوں نے رات کہاں گزاری ہے؟

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قاطعہ! آپ نہ روئیں، ان دونوں کا پروردگار ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک آسمان کی طرف بلند کر کے دُعا فرمائی:

”اے اللہ! وہ دونوں خشکی یا سمندر میں جہاں بھی ہیں ان کی حفاظت فرما اور ان دونوں کو امن و مسرت عطا فرما۔“

اسنے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جناب جبریل آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ غزوہ نہ ہونے سے حسرت و حسین بنو نجار کی حویلی میں ہیں اور اللہ نے ان پر ایک فرشتے کو مسلط کیا ہوا ہے جو ان دونوں کی حفاظت کرے۔ اس فرشتے نے اپنا ایک پر ان کے نیچے بچھا رکھا ہے اور اپنے دوسرے پر سے ان پر سایہ بنا رکھا ہے۔

یہ سن کر نبی ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے تو آپ کے ساتھ اصحاب بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ بنو نجار کی حویلی میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ حسرت و حسین ایک دوسرے کے گلے میں بائیں ڈالے آرام فرما رہے ہیں جبکہ ان کے نیچے بچھا ہوا تھا اور دوسرے پر سے ان پر سایہ کیا ہوا تھا۔ پھر نبی ﷺ ان کی جانب سے اٹھے اور دونوں کو گلے سے لگایا۔ پھر گریہ کرنے لگے اور ان کو یوں اٹھالیا کہ حضرت حسن کو اپنے دائیں شانے اور حضرت حسین کو بائیں شانے پر بٹھایا۔

جب آپ حویلی سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر نے کہا: اے اللہ کے رسول! دونوں شہزادوں سے تیرے ایک شہزادہ مجھے دے دیجیے اسے میں اٹھا لیتا ہوں تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان کو اٹھانے والا کس قدر اچھا ہے۔ ان دونوں بچوں کو اٹھایا ہوا ہے وہ بھی کس قدر اچھے ہیں اور ان دونوں کے والد ان سے بھی افضل ہیں۔ پھر جو بات حضرت ابوبکر نے کی تھی وہی حضرت عمر نے کی تو نبی ﷺ نے ان کو بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکر کو دیا تھا۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اللہ نے تم دونوں کو وہ شرف و فضیلت بخشی ہے جیسے اللہ نے جناب بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو میرے پاس بلاؤ۔ جب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

اے لوگو! کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں کہ جن کے مانا اور ثانی سب سے بہتر و برتر تھے۔ سب نے جواب دیا: جی ہاں رسول اللہ! بتائیے۔

تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ حسنؑ و حسینؑ سے ضرور وابستہ رہو کیونکہ ان دونوں کے نانا رسول اللہ (حضرت محمدؐ) اور ان کی نانی جناب خدیجہ بنت خویلد جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں آج ان لوگوں کے بارے میں بتاؤں جو باپ اور ماں کے اعتبار سے تم سے بہتر و برتر ہیں؟

سب نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ!

تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو اس حوالے سے حسنؑ و حسینؑ سے ضرور وابستہ رہنا ہوگا کیونکہ ان دونوں کے والد گرامی وہ جوان ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتے ہیں اور ان دونوں کی والدہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر دوں جو چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر و برتر ہیں؟

تو سب نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ!

تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ حسنؑ و حسینؑ سے ضرور متمسک رہو کیونکہ ان دونوں کے چچا (حضرت جعفر طیارؑ) وہ ہیں جنہو پرہیزگاروں کے ساتھ جنت میں پرواز کرتے ہیں اور ان کی پھوپھی اُمّ ہانی بنت ابی طالبؑ ہیں۔ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں جن کے ماموں اور خالہ لوگوں کے ماموں اور خالہ سے بہتر و برتر ہیں؟

تو لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ!

تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ حسنؑ و حسینؑ سے وابستہ رہو کیونکہ ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ہیں اور ان کی خالہ فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں۔^①

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہماری جانب بڑھے اور فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ حسنؑ جنتی ہے، حسینؑ جنتی ہے۔ ان دونوں کے نانا اور نانی جنتی ہیں۔ ان دونوں کے والد گرامی اور والدہ جنتی ہیں۔ ان دونوں کے چچا اور پھوپھی جنتی ہیں۔ ان دونوں کے ماموں اور خالہ جنتی ہیں۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ان دونوں سے محبت رکھنے والا جنتی ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے۔

رسول اللہ کی پروردہ ہونے کی حیثیت سے انہیں بتاتے ہوئے کہا جاتا ہے۔

ابو جعفر (منصور دوانیقی) کہتا ہے کہ یہ سن کر اس بزرگ نے مجھ سے پوچھا: اے جوان! تم کون سے جواب دیا: میں عراق سے ہوں۔

اس بزرگ نے پوچھا: تم عربی ہو یا عجمی غلام؟
میں نے کہا: میں عربی ہوں۔

یہ سن کر اس نے کہا: تم لوگوں کو اس طرح کی حدیث سنا رہے ہو اور پھر بھی اس (کسمپرسی کی) حالت میں اس نے مجھے ایک ٹھکر دی۔ میں نے اس زمانے میں وہ ٹھکر تین سو دینار میں بیچا۔ پھر اس بزرگ نے کہا کہ تم نے (یہ حدیث کر) میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی ہے، مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے؟
میں نے کہا: آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟

تو اس نے کہا: یہاں دو بھائی رہتے ہیں ان میں سے ایک پیش نماز اور دوسرا مؤذن ہے۔ جو پیش نماز ہے...
سے حکم داور سے دنیا میں آیا ہے ہمیشہ سے حضرت علی علیہ السلام کا خب دار ہے اور جو مؤذن ہے وہ جب سے شکر و درت میں آیا ہے ہمیشہ سے حضرت علی علیہ السلام سے بغض و عداوت رکھتا ہے۔ پس! تم پیش نماز کے پاس جاؤ اور اسے (حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت میں) کوئی حدیث سناؤ۔

میں نے بزرگ سے کہا کہ آپ مجھے پیش نماز کی رہائش گاہ کے بارے میں بتائیے تو انھوں نے اس سے گھر طرف اشارہ کر کے مجھے بتایا کہ وہ اس کا گھر ہے۔ پھر میں نے اس گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک جوان باہر میرے پاس اور میں نے اسے سلام کیا تو اس نے میرے لباس اور سواری سے پہچان لیا اور کہہ: یاد رکھو! تمہیں شیخ (بزرگ) نے اس وجہ سے یہ قیمتی لباس اور ٹھکر عطا کیا ہے کیونکہ تم حضرت علی علیہ السلام سے محبت رکھتے ہو لہذا تم مجھے حضرت علی علیہ السلام کے فضل کے بارے میں حدیث سناؤ۔

ابو جعفر (منصور دوانیقی) کہتا ہے کہ میں نے کہا: مجھے میرے باپ نے، اس نے اپنے باپ کے ذریعے۔ جناب عبد اللہ ابن عباس سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے مجھ سے بیان کی ہے کہ جناب عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ جناب فاطمہؑ روتی ہوئی تشریف لائیں تو آپؐ نے فرمایا: فاطمہ! آپ کو کس نے رولایا ہے؟ تو جناب فاطمہؑ نے فرمایا: اے رسول! مجھے قریش کی عورتوں نے ابھی بھی طعنہ دیا ہے کہ تمہارے باپ نے تمہاری شادی ایسے مرد سے کی ہے جس کے پاس مال دنیا میں سے کچھ نہیں ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! آپ مت روئیں، خدا کی قسم! میں نے اس وقت تک (زمین پر) آپ کی شادی نہیں کی جب تک اللہ نے اپنے عرش پر آپ کی شادی نہ انجام دی اور اللہ نے (عرش پر) اس شادی کے گواہ جبریل اور میکائیل مقرر کیے۔ آگاہ رہو! یقیناً اللہ نے اپنے عرش سے اپنی ساری مخلوق پر نظر دوڑائی تو اس نے اپنی ساری مخلوق سے مجھے منتخب کیا اور مجھے نبی بنا کر بھیجا۔ پھر اس نے دوسری دفعہ اپنی مخلوق پر نظر دوڑائی تو تمام لوگوں سے علی کو منتخب کیا اور انھیں میرا وارث اور وصی قرار دیا۔

علیؑ دل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ شجاع اور سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ اپنی رعایا سے سب سے زیادہ عدل و انصاف کرنے والے اور برابر تقسیم کرنے والے ہیں اور حسنؑ اور حسینؑ جو ان جنت کے سردار ہیں۔ حضرت مہدیؑ پر نازل ہونے والی کتاب تورات میں ان دونوں کے نام شامیر اور شایور ہیں کیونکہ یہ دونوں اللہ کی بارگاہ میں عزت و کرامت کے مالک ہیں۔

اے فاطمہ! آپ مت روئیں کل (بروز قیامت) جب مجھے (جنتی) لباس پہنایا جائے گا تو میرے ساتھ علیؑ کو بھی بس پہنایا جائے گا۔ جب کل میرے ساتھ محبت کی جائے گی تو میرے ساتھ علیؑ سے بھی محبت کی جائے گی۔
اے فاطمہ! (قیامت کے دن) واء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور قیامت کے دن لوگ میرے پرچم تلے ہوں گے جبکہ میں یہ پرچم (واء الحمد) علیؑ کے سپرد کروں گا کیونکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کی جو عزت و کرامت ہے اس بنا پر ایسا کروں گا۔

اے فاطمہ! علیؑ جنت کی کنجیوں میں میرا مدگار ہے۔

اے فاطمہ! قیامت کے دن علیؑ اور ان کے شیعہ کامیاب ہوں گے۔

(منصور کہتا ہے کہ) جب اس پیش نماز نے مجھ سے یہ حدیث سنی تو اس نے کہا: اے جوان! تم کون ہو؟ میں

نے جواب دیا: میں عراق کا رہنے والا ہوں۔

اس نے کہا: تم عربی ہو یا گجی قلام؟

میں نے جواب دیا: میں عربی ہوں۔

تو اس نے کہا: تم یہ حدیث سنارہے ہو اور تمہاری یہ حالت ہے۔ پھر اس نے مجھے تیس لباس اور دس ہزار درہم دیئے

تعم دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم نے میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی ہے اور اب مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے؟

تو میں نے کہا: آپ کو مجھ سے کیا ضروری کام ہے؟

تو اس نے کہا: تم بنو فلاں کی مسجد میں جاؤ یا اس نے یہ کہا تھا کہ تم بنو مروان کی مسجد میں جاؤ وہاں تمہارے پاس میرا وہ بھائی آئے گا جو حضرت علیؓ سے بغض و عداوت رکھتا ہے۔

ابو جعفر (منصور دوانیقی) کہتا ہے کہ میرے لیے وہ رات بہت طویل ہو گئی۔ جب صبح ہوئی تو میں اس مسجد کی جانب چل پڑا۔ میں نے اس مسجد میں پہنچ کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ جب میں نماز پڑھ رہا تھا تو میرے پہلو میں ایک نوجوان نماز میں مشغول تھا۔ اس کے سر پر عمامہ تھا۔ پس! اچانک اس کے سر سے عمامہ نیچے گرا تو میں نے دیکھا کہ اس کا سر خنزیر کے سر کے مانند ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں اپنی نماز کے دوران کیا پڑھتا رہا ہوں۔ جب وہ نماز پڑھنے کے بعد واپس جانے کے لیے مڑا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر وائے ہو میں جو تمہارا برا حال دیکھ رہا ہوں اس کا کیا سبب ہے؟ تو اس نے کہا: شاید تم میرے بھائی کے ساتھی ہو۔ میں نے جواب دیا: ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر اس نے میرا ہاتھ تھام لیا اور میرے ہمراہ مسجد سے باہر آ گیا اور وہ شدید گریہ و زاری کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔

پھر اس نے مجھ سے کہا: کیا تم یہ گھر دیکھ رہا ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! دیکھ رہا ہوں۔ تو اس نے کہا: میں مؤذن تھا اور ہر روز حضرت علیؓ پر ایک ہزار دفعہ لعنت کرتا تھا (العیاذ باللہ)۔ اور دوسری روایت کے مطابق ایک سو دفعہ لعنت کرتا تھا یہاں تک کہ ایک دن میں نے ان پر دس ہزار دفعہ لعنت بھیجی اور دوسری روایت کے مطابق ایک ہزار دفعہ لعنت بھیجی (العیاذ باللہ)۔ اس عمل کے بعد میں مسجد سے باہر آیا اور اس گھر کی جانب واپس مڑا۔ میں گھر آ کر اس جگہ پر سو گیا اور میں نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ نبی ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے ہیں جبکہ آپ کے دائیں اور بائیں جانب حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ رسول اللہ اور ان کے اصحاب بیٹھ گئے لیکن حسنؑ و حسینؑ کھڑے رہے۔ جناب حسنؑ کے ہاتھ میں پیالہ اور جناب حسینؑ کے ہاتھ میں شربت کا جام تھا جس سے وہ لوگوں کو سیراب کر رہے تھے۔ اٹنے میں نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک بلند کرتے ہوئے فرمایا: اے حسنؑ! مجھے سیراب کر دو تو حضرت امام حسنؑ نے اپنے دست مبارک سے وہ پیالہ حضرت امام حسینؑ کی جانب بڑھایا اور فرمایا: اے حسینؑ! اس میں شربت ڈال لے تو حضرت امام حسینؑ نے اس پیالے کو شربت سے لبریز کر کے نبی ﷺ کو پیش کیا تو نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب کو بھی سیراب کر دو تو حضرت حسنؑ و حسینؑ نے اصحاب نبیؐ کو بھی سیراب

یہ۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس مکان پر سونے والے کو بھی سیراب کرو۔

یہ سن کر حسن و حسینؑ رونے لگے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دونوں کیوں رورہے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! ہم اس شخص کو کیسے سیراب کریں جبکہ یہ ہر روز ہمارے والد گرامیؑ پر ایک ہزار دفعہ لعنت کرتا ہے۔ اس نے آج ان پر دس ہزار دفعہ لعنت کی ہے۔ (العیاذ باللہ)

وہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا یہ سن کر نبی ﷺ غضب ناک حالت میں اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے پاس آئے۔ کیا تم علیؑ پر لعنت کرتے ہو؟ اور تم جانتے ہو کہ علیؑ کو مجھے کیا قدر و منزلت ہے اور اس کا میرے نزدیک کیا مقام ہے؟ پھر آپؐ نے مجھے مارا اور میرے حق میں یوں بددعا کی: ”اللہ تعالیٰ میری صورت و خلقت کو تبدیل فرمائے۔“

اس کے بعد جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میرا سر اور میرا چہرہ اس حالت میں (خزیر کی طرح) تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کے بعد ابو جعفر (منصور دوانیقی) نے کہا: اے سلیمان! کیا تم نے اس سے پہلے کبھی ان دو حدیثوں جیسی کوئی حدیث سنی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: نہیں۔

پھر میں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر جان کی امان پاؤں تو ایک بات پوچھوں؟ تو ابو جعفر (منصور دوانیقی) نے کہا: ہاں! تمہیں جان کی امان دیتا ہوں تو میں نے سوال کیا: آپ حسنؑ و حسینؑ کے قاتل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

تو اس نے جواب دیا: اے سلیمان! وہ جہنمی ہیں۔ پھر میں نے پوچھا: آپ حضرت حسینؑ کی اولاد کے قاتل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا: اے سلیمان! بادشاہت بانجھ (بے برکت) ہے۔ جاؤ تمہارا طاق کے فضائل کے متعلق جو جی چاہتا ہے وہ بیان کرو۔

(مؤلف) محمد بن ابوالقاسم نے کہا کہ میں نے اس خبر کو مختلف اسانید اور الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ سنا ہے اور روایت کیا ہے اور اسے میں نے یہاں اسی طرح سے وارد کیا ہے اور اس کے آخر میں بعض کلام بعض میں داخل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

کتابۃ الاثر: ۱۷۵، ج ۶۳؛ المالک شیخ صدوق: ۲۳۱، مجلس ۶، ج ۲؛ بحار الانوار: ۳۶/۳۱۹، ج ۱۷۰؛ منتخب الاثر: ۱۷۰، فصل ۱، باب ۷، ج ۱۶؛ شرح الاخبار تاجی نعمان: ۱/۱۱۹، ج ۳۶؛ الفضائل ابن شاذان: ۱۱۹؛ تہذیب حدیث ج ۴، ص ۷۹ کے تحت تفصیل سے ذکر ہوگی۔

مولا علی کی قدر و منزلت

3/207 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَسٍ الطُّوسِيُّ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السُّعْمَانِ الْخَارِجِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُوتُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مَسْعُودٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَبَّاسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ مَنْ كَانَ أَكْثَرَ النَّاسِ يَتَذَكَّرُ رُسُولَ الْوَفَاءِ أَيْتَ قَانَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَتَذَكَّرُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِنْ كَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ فِي جُزْءِ اللَّيْلِ فَيَتَخَلَّوْهُ حَتَّى يُصْبِحَ فَكُنَّا كَأَنَّهُ عِنْدَهُ مَنْزِلَةٌ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَنَسُ تُحِبُّ عَلِيًّا قُلْتُ بَارِسُورُ اللَّهِ لِي لِأَجِبْهُ بِحَبِّكَ إِنِّي أَفْقَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ أَحْبَبْتَهُ لَنَنَالَكَ تَعَالَى وَإِنْ أَبْغَضْتَهُ أَبْغَضَكَ اللَّهُ وَإِنْ أَبْغَضَكَ اللَّهُ أَوْتَحْتَ النَّارَ

عبداللہ انصاری نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے انس بن مالک سے سوال کیا کہ تم نے کیا دیکھا ہے کہ لوگوں میں سے کون سا شخص رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھا؟

انس نے جواب دیا: میں نے کسی کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک وہ مقام و مرتبہ نہیں دیکھا جو مقام و منزلت حضرت علی ابن ابی طالب کا رسول اللہ کے نزدیک تھا۔ اگر حضرت علی رات کے وقت رسول اللہ کے پاس تشریف لاتے تو آپ ان سے تنہائی میں راز و نیاز کرتے رہتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ حضرت علی کی یہی قدر و منزلت رسول اللہ کے نزدیک رہی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے انس! کیا تم علی سے محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں حضرت علی سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ آپ ان سے محبت رکھتے ہیں۔

ان سے صلح مجھ سے صلح ہے

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم نے علی سے محبت کی تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اگر تم نے علی

سے بخش رکھا تو اللہ تم سے بخش رکھے گا اور اگر اللہ نے تم سے بخش رکھا تو وہ تمہیں جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔ ﴿۱۰﴾

4/208 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الزَّاهِدُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيِّ الْجَوَانِي فِي شَهْرِ شَوَّالِ سَنَةِ تِسْعٍ وَتَمْسِيَانِ لَفْظاً مِنْهُ وَقَابِلُهُ بِأَصْلِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الزَّاهِدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَيْنِ بْنِ الدَّاعِي الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْكَلْبَلِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّرِيفِ بْنِ يَحْيَى شَيْبَانِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخُثَيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: إِنِّي لِعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَا وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا خَرَبٌ لِمَنْ خَارَبَهُمْ وَيَسْلَمُ لِمَنْ سَأَلَهُمْ

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس وقت حضرت زید اور حضرت امام حسن و حسین علیہم السلام بھی موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس سے جنگ ہے جس سے جنگ کی اور میری اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی۔ ﴿۱۱﴾

سب اہل بیت شیعہ ہیں

5/209 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالتَّوَضُّعِ الْمَقْدَمِ فِي الشَّارِحِ الْمَذْكُورِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ النُّعْمَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْقَدِّحِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ التَّوَجِيلِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِعَلِيٍّ إِنَّكَ أَنْتَ وَآلُكَ الْخَلْقُ فِي الْبَيْتِ الْخَلْقُ حَيْثُ أَقَامَهُمْ أَشْبَاحُ فَقَالَ لَهُمُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ وَمُحَمَّدٌ رَسُولِي قَالُوا بَلَى قَالَ وَعَنِّي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَأَبَى الْخَلْقُ بِجَمِيعٍ إِلَّا اسْتَكْبَرُوا وَخَنَوْا سِوَايَتِي إِلَّا نَفَرُ قَبِيلٍ وَهُمْ أَقْلُ الْقَبِيلِ وَهُمْ أَضْعَافُ السَّيِّئِينَ

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

بے شک! اللہ نے ابتداء خلقت کے وقت آپ کے ذریعے (خلوق پر) حجت تمام کی۔ وہ یوں کہ جب اس نے تمام ارواح کو قائم کیا تو ان سے کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! بے شک تُو ہی ہمارا رب ہے۔

پھر اس نے پوچھا: کیا محمد میرے رسول ہیں؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

پھر اس نے پوچھا: اور علی امیر المومنین (مومنوں کے پیشوا) ہیں؟

تو اکثر خلوق نے تکبر کیا اور آپ کی ولایت سے سرکشی کی سوائے قلیل تعداد کے اور وہی تھوڑی سی تعداد کے لوگ اصحاب الیمین ہیں۔^①

مومن غریب الوطن ہے!

6/210 أَخْبَرَنَا الْقَاضِي الرَّيْثِيُّ الرَّاهِدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيْرِجَهُ أَنََّّهُ إِجَارَ قَسَنَةً عَشْرَةَ وَتَحْسِبَانَتْ وَتَسْعُكَ مِنْ أَصْلِهِ وَقَابَلْتُكَ مِنْ كِتَابِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْمُؤَقِّي أَبِي الْقَاسِمِ بِالرَّيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمِّهِ الشَّيْخِ الشَّعْبِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيْرِجَهُمُ أَنََّّهُ عَنْ أَبِيهِ رَجَعَهُ أَنََّّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَقَّارِ الْكُوفِيِّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ بَشِيرِ الدَّهَّانِ عَنْ كَامِلِ النُّكَّارِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ أَتَدْرِي مَنْ هُمْ، قُلْتُ أَنْتَ أَعْنَمُ قَالَ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ هُمُ الْمُجْتَبَاءُ وَالْمُؤْمِنُونَ غَرِيبٌ ثُمَّ قَالَ طَوَّافٌ لِلْغُرَبَاءِ

کامل تمہارے مروجے ہے کہ ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (سورۃ مومن: آیت ۱)

”یقیناً مومن کامیاب ہیں۔“

کیا تم جانتے ہو کہ یہ مومن کون ہیں؟

تو میں نے جواب دیا: آپؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

اس پر آپؐ نے فرمایا: مسلمان کامیاب ہیں، بے شک مسلمان اچھی صفات کے مالک ہوتے ہیں اور مومن غریب وطن (پردہ کی اور غیر مالوس) ہوتا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: غرباء کے لیے جنت طوبی ہے۔

مولانا علی ہدایت کے پرچم ہیں

7/211 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَوِيُّ بِقَرَاتِهِ عَلَيْنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ رَجُلُهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُظَفَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْهُ الزَّوْجَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ عَاهِدَ لِي بِعَهْدِ أَفْقَلِكُ رَبِّي تَبَتُّهُ لِي قَالَ اسْمِعْ قُلُوبَكُمْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلِيًّا رَأْيَهُ الْهُدَى بَعْدَكَ وَإِمَامُهُ أَوْلِيَانِي وَنُورٌ مِنْ أَطَاعِي وَهِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَلَزَمْتُهَا الْمُتَّقِينَ فَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي فَتَبَيَّنَتْ

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھ سے ایک عہد طلب کیا تو میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! اس عہد کو میرے سامنے بیان کریں۔

تو خدا نے فرمایا: غور سے سنو۔

میں نے عرض کیا: میں سن رہا ہوں۔

پھر خدا نے فرمایا: اے محمدؐ! بے شک علیؑ آپؐ کے بعد ہدایت کا پرچم، میرے دوستوں کا امام، میرے اطاعت گزار بندوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔ یہ وہ کلمہ ہے جو متقیوں کے لیے لازم ہے جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ

سے محبت کی اور جس نے اُس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ پس! آپ حضرت علیؑ کو یہ خوشخبری سنا دیں۔^①

جنتی اور جہنمی لوگ

8/212 أَخْبَرَنِي وَالِدِي أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْفَقِيهَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَابْنُهُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ عَمَّارٍ جَمِيعًا عَنْ الشَّيْخِ الزَّاهِدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي نَصْرِ الْجَوَّجَانِيِّ عَنِ الشَّيْخِ الزَّاهِدِ مُحَمَّدِ بْنِ خَمْزَةَ الْحُسَيْنِيِّ الْمَرْعُوشِيِّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ تَابُوتٍ عَنْ أَخِيهِ الشَّيْخِ السَّعِيدِ الْقُومِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ تَابُوتٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمَجَازِيُّ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَزِينَ ابْنُ أَبِي دَعْبَلٍ عَنْ أَبِي الْخَزَائِعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ فَقَالَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَنْ أَطَاعَنِي وَسَلَّمَ يَلْعَنُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ بَغْدِي وَأَقَرُّ بَوْلَانِيَّةٍ وَأَصْحَابُ النَّارِ مَنْ سَخَطَ الْوَلَايَةَ وَنَقَضَ الْعَهْدَ وَقَاتَلَهُ بَغْدِي

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا:

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ. أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿سورة حشر: آیت ۲۰﴾

”جہنمی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی لوگ کامیاب ہیں۔“

جنتی لوگ وہ ہیں جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرے بعد علی ابن ابی طالبؑ کے آگے سر تسلیم خم کیا اور ان کی ولایت کا اقرار کیا۔ جہنمی لوگ وہ ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کی ولایت کا انکار کیا اور عہد (امامت) کو توڑا اور میرے بعد ان سے جنگ کی۔^②

① مال شیعہ صدوق: ص ۳۸۶؛ مالی شیخ طوسی: ص ۲۵۱؛ ابن عساکر: ص ۵۸

② مال شیعہ طوسی: ص ۳۷۳

مولا علیؑ ہر مومن و مومنہ کے مولا ہیں

9/213 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُقْبِدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ فِي الْقَارِجِ وَ التَّوَضُّعِ الْمُقَدِّمِ ذِكْرُهُمَا عَنْ أَبِيهِ وَ رَجَعَهُمُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عُقْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ شَيْبَةَ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكِيمِ بْنِ ضَهْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ سَابُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ وَ هُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي

برید نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ ہیں ابی طالب ہر مومن و مومنہ کے مولا اور میرے بعد تم لوگوں کے ولی (سرپرست) ہیں۔^(۱)

مولا علیؑ کے حق میں وصیت

10/214 وَ يَهَذَا إِسْنَادٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ عُقْدَةَ الْخَافِضِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَشْبَةَ الْكِنْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَأْيِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَأْيِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: أَوْصِ مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِالْوَلَايَةِ يَعْنِي قِيَامَهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّاهُ وَ مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ

نور بن یسر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں ہر اُس شخص کو یہ وصیت کرتا ہوں جو مجھ پر ایمان لایا اور حضرت علیؑ کی ولایت کے متعلق میری تصدیق کی (اور وہ وصیت یہ ہے کہ) جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا۔^(۲)

صحیح حوی: ص ۲۵۳

حدیث نمبر ۲۴۹، ص ۲۰۸، ابی فتح طوسی: ص ۲۵۳

وہ شخص جھوٹ یوں ہے

11/215 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الزَّاهِدُ أَبُو زَيْدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَابُو يَوْزَجَهُمُ اللَّهُ إِجَارَةً وَتَسْعَةً مِنْ أَطْلُو وَغَارِطٍ يَوْمَ مَعَ وَلِيهِ أَبِي الْقَاسِمِ فِي سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَابُو يَوْزَجَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلُو يَوْمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ نَصْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ عَنْ الْقُتَيْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُؤْمِنٌ، قَالَ إِنْ عَدَاؤُنَا تَلَوْنِي بِالْهُودِيِّ وَالنَّضْرَانِي إِنْ كُنْ لَا تَدْخُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُحِبُّونِي وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ هَذَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ مؤمن ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری عداوت و دشمنی بند ہے کہ یہودی و نصرانی سے ملحق کر (مل) دیتی ہے۔ بے شک! تم لوگ اُس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتے جب تک مجھ سے محبت نہ کرو اور وہ شخص جھوٹ یوں ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ اس شخص یعنی علی ابن ابی طالب سے بغض رکھتا ہے۔

کیا میرے بعد منافقت کرو گے؟

12/216 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَيْدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنُ عُقْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى عَمِيَّتَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعَادُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي

حَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَخَدَهُ وَجَعَهُمَا فَقَالَ إِذَا اجْتَمَعْتُمْ فَعَيْنُكُمْ بِعَيْنٍ قَالَ
فَأَخَذْنَا يَمِيناً وَيَسَاراً قَالَ فَأَخَذَ عَلِيٌّ فَأَبْعَدَ فَأَصَابَ شَيْئاً فَأَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمَيْسِ قَالَ بَرِيدَةُ وَ
كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ بُغْضاً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ عَلِمَ ذَلِكَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فَأَتَى رَجُلٌ خَالِداً
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمَيْسِ فَقَالَ مَا هَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعَتِ الْأَخْبَارُ عَلَى قَدَمِ
فَرَعَانَ خَالِدٍ فَقَالَ يَا بَرِيدَةُ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي صَنَعَ فَأَنْطَلِقُ بِكِتَابِي هَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَأَخْبِرُهُ وَ
تَسَبُّ إِلَيْهِ فَأَنْطَلِقُ بِكِتَابِي حَتَّى دَخَسْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَأَخَذَ الْكِتَابَ فَأَمْسَكَهُ بِشِمَالِهِ وَكَانَ
عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَكْتُبُ وَلَا يَقْرَأُ وَكُنْتُ رَجُلاً إِذَا تَكَلَّمْتُ تَحَاطَّتْ رَأْيِي حَتَّى أَفْرَغَ مِنْ
حَاجَتِي فَتَكَلَّمْتُ لَوْ قَعْتُ فِي عِلْيٍ حَتَّى فَرَعْتُ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْيِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَضِبَ غَضَباً
أَخْبَرَهُ بِغَضَبِي مِنْهُ قَطْرًا لَا يَوْمَ قَرْيَةٍ وَالتَّضْيِيرُ فَتَنَظَّرَ إِنَّ فَقَالَ يَا بَرِيدَةُ إِنَّ عَلِيّاً وَلِيُّكُمْ بَعْدِي
وَأَجَبْتُ عَيْنِي فَأَيُّمَا يَفْعَلُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا أَخَذَ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثْتُ أَنَّ حَزْبَ بَنِ سُوَيْدِ بْنِ غَفَنَةَ فَقَالَ كُنْتُكَ عَبْدُ اللَّهِ بَرِيدَةُ بَعْضَ الْحَدِيثِ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَهُ أَنَا فَعَلْتُ بَعْدِي يَا بَرِيدَةُ

میرا سہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی
طالبؑ اور خالد بن ولیدؓ میں سے ہر ایک کو الگ الگ لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ پھر آپؐ نے ان دونوں کو اکٹھے کیا اور
جب دونوں جمع ہو جاؤ تو اس وقت تم لوگوں کے سردار علیؑ ہوں گے۔ پھر وہ دونوں ہمیں لے کر واپس اور باہمیں
جائیں گے اور ایک سمت حضرت علیؑ نے سنبھالی۔ راستے میں آپؐ کا دشمن سے سامنا ہوا (اور ان سے جنگ
آپؐ نے (جنگ کے مال غنیمت سے) خمس میں سے ایک کنیز لے لی۔

یہ کہتا ہے کہ میں اس وقت حضرت علیؑ کا سخت دشمن تھا اور خالد بن ولیدؓ کو یہ بخوبی علم تھا۔ پس ایک شخص
نے پاس آیا اور اس نے اسے یہ بتایا کہ حضرت علیؑ نے خمس میں سے ایک کنیز لے لی ہے۔ تو خالد نے کہا کہ ایسا
بہتر ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی یہی خبر دی۔ پھر پے درپے کئی لوگوں نے یہ خبر دی۔ پھر خالد نے مجھے
سے بریدہ! تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ جو علیؑ نے کیا ہے لہذا تم میرا یہ خط رسول خدا کی خدمت میں لے جاؤ اور
کہیں اس بارے میں خبر دو۔

خالد نے رسول خدا کے نام خط لکھا۔ پھر میں وہ خط لے کر روانہ ہوا یہاں تک کہ رسول خدا کی خدمت میں پہنچ گیا اور انھیں خط پیش کیا تو انھوں نے خط لے کر ایک طرف رکھ دیا۔

بریدہ کہتا ہے: میں وہ آدمی ہوں کہ جب میں گفتگو کرتا ہوں تو اپنا سر جھکا کر بات کرتا ہوں اور جب تک میری بات مکمل نہ ہو جائے میں اپنا سر اُپر نہیں اٹھاتا۔ پس! میں نے اپنا سر نیچے کیا اور انھیں سارا ماجرا سنانا شروع کر دیا۔ جب میری بات مکمل ہو گئی تو میں نے اپنے سر کو اٹھایا۔ پھر جب میں نے رسول خدا کی طرف دیکھا تو آپ سخت غضب ناک تھے۔ میں نے آپ کو جنگِ قریظہ اور نصیر کے علاوہ کبھی اس قدر غضب ناک نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے بریدہ! بے شک علی میرے بعد تمھارا ولی و سرپرست ہے، لہذا تم علی سے محبت رکھو اور یقیناً علی دینی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

بریدہ کہتا ہے: یہ سننے کے بعد میں رسول اللہ کی بارگاہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس دن سے مجھے علی سے زیادہ کسی اور شخص سے محبت نہیں ہے۔

عبداللہ بن عطا کہتا ہے کہ میں نے یہ ساری گفتگو حرب بن سويد بن غفله کے سامنے بیان کی تو اس نے کہا: عبداللہ بن بریدہ نے اس حدیث کا کچھ حصہ تم سے چھپایا ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اے بریدہ! کیا تم میرے بعد منافقت کرو گے۔^①

پُل صراط اور اجازت نامہ

13/217 حَدَّثَنَا الْإِمَامُ الزَّهْدِيُّ أَبُو ظَلَيْفٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْجَوْنِيُّ لَقِئَا وَفَرَاةً فِي مَحَرِّمْ سَنَةِ ثَمَجٍ وَخَمْسِيَاثَةِ بِأَمَلٍ فِي دَارِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ جَامِعُ بْنُ أَحْمَدَ الدِّهْنِيُّ بِبَيْتِ شَابُورٍ فِي رَبِيعِ الْآخِرِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيَاثَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّعَالِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَعْقُوبُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَفْصَةَ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عُثَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَامِرِيُّ الْكُوفِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُضَيْلِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ

نُفِيَتْ أَمْرَهُ أَفْعَدَ اللَّهُ جَبْرِيْلَ وَمُحَمَّدٌ أَلَا يَجُوزُ أَحَدًا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ حضرت محمدؐ کی طرف سے جبریلؑ کو (پہل صراط پر) بٹھا دے
۔ وہاں سے صرف وہی شخص گزر سکے گا جس کے پاس حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا اجازت نامہ ہوگا۔^①

حسن شریفینؑ سے محبت

14/218 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي الْكَارِخِ وَ
تَوْضِيْعِ الْمَقْدِمِ ذِكْرُهُمَا عَنْ أَبِيهِ رَجَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ السُّوَيْبِ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ:
أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا
زُطَافَةُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي
ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسنؑ و حسینؑ سے محبت کی
۔ نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔^②

بہنِ معظم و مکرم ہیں

15/219 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ
تَقْتَوَانِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَنَسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ قَدْ أَتَاكُمْ أَخِي ثُمَّ التَّفَتَ إِلَى الْكُفَّةِ فَصَرَّ بِهَا يَتَدَبَّرُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ هَذَا
وَيَسِيعُهُ هُمْ الْقَائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ أَوْكُفُّكُمْ إِيمَانًا مَعِيَ وَأَوْفَاكُمْ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَقْوَمُكُمْ
بِأَمْرِ اللَّهِ وَأَعْدَلُكُمْ فِي الرِّعَايَةِ وَأَعْظَمُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَرْيَّةً قَالَ وَ تَزَلَّتْ إِنْ الْيَدَيْنِ آمَنُوا وَعَمِلُوا
سَيِّئَاتٍ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ وَ كَانَ أَهْلَابُ مُحَمَّدٍ إِذَا أَقْبَلَ عَلَيْنَا قَالُوا قَدْ جَاءَ خَيْرُ الْبَرِّ يَوْمَئِذٍ

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس میرا بھائی تشریف لایا ہے۔ پھر آپؐ خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: یہ (علیؑ) اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔ پھر آپؐ نے مزید فرمایا: یہ تم میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ایمان لایا۔ یہ تم میں سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا، اللہ کے امر کو قائم کرنے والا، اپنی رعیت سے عدل و انصاف کرنے والا اور اللہ کے نزدیک تر سر سب سے زیادہ معظم و مکرم ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ «أُولَٰئِكَ لَهُمْ خَيْرُ الدَّرَجَاتِ» (سورہ یونس: آیت ۷)

”بے شک! جو لوگ ایمان لائے اور نیک و صالح عمل کیے یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔“

جابر بن عبد اللہ نے مزید بتایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد جب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپؐ کے اصحاب کہتے: ”خیر البریہ مخلوق میں سے بہترین فرد“ تشریف لایا ہے۔^①

جہاں مولیٰ وہاں آپؐ کے شیعہ

16/220 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ الرَّائِسُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَابُو نُوحٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ بِالزَّيْ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةَ عَشْرٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَعَمَّرِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُظَفَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ هَتَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ زَكْرِيَّا الْبَطْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَرَبِيُّ عَنْ الْأَخْبَرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: كَيْفَ بِكَ يَا عَلِيُّ إِذَا وَقَفْتَ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ وَ قَبِمْتَ الصِّرَاطَ وَقِيلَ لِلنَّاسِ جُوزُوا وَقُلْتُ لِيَهْتَمُّ هَذَا لِي وَهَذَا لَكَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

مَنْ أَوْلَيْكَ فَقَالَ أَوْلَيْكَ شَيْعَتُكَ مَعَكَ حَيْثُ كُنْتَ

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اس وقت آپ کی کیا حالت ہوگی جب آپ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور پل صراط آپ کے سر سے ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا: پل صراط کو عبور کرو اور آپ جہنم سے کہیں گے: ”یہ میرا ہے اور یہ میرا ہے۔“
یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے (کہ جنہیں میں اپنا کہوں گا؟) تو آپ نے فرمایا: وہ آپ کے شیعیہ ہوں گے اور جہاں آپ ہوں گے وہاں وہ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔^①

عبداللہ بیت کا مقام

17/221 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْعِيدُ الْوَلِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُثْبَةَ السَّكْنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْرَةُ الزَّيْثَاتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَابِظٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّنَا يَلْوَ وَزَدْنَا نَحْنُ وَهُوَ عَلَى نَيْبِنَا فَكُذَّاءٌ وَهَمَّ أَصَابِعُهُ وَمَنْ أَحَبَّنَا لَدُنِّيَا قَرِيبٌ الدُّنْيَا تَسُوعُ الْبَرِّ وَالْفَاجِرُ

حضرت حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر ہم سے محبت کی تو ہم اور وہ (قیمت کے لئے) نئے نیلے ہمارے لئے کے پاس یوں دو ملی ہوئی انگلیوں کی طرح وارد ہوں گے اور جس نے دنیا کی خاطر ہم سے محبت کی تو یہ نیک اور بد ہر ایک کو ملتی ہے۔^①

نیلے رنگ کے اسم گرامی کی علت

18/222 حَدَّثَنَا السَّيِّدُ الزَّوْجُ أَبُو طَالِبٍ بَحْتِي بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيِّ الْجَوَائِي لَفْظاً مِنْهُ وَ

قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي الْمَحْرَمِ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ أَلْفًا فِي ذِي يَأْمَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ
 بْنُ عَلِيِّ بْنِ الدَّاعِي الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَنْعَالِمُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ:
 أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَائِيفٍ الْحَافِظُ
 بِتَعْدَادِهِ وَالتَّحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَرْهَرِيُّ بِتَيْشَابُورَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
 أَبُو زَيْدٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللَّهَ قَطَعَهُ مِنْ أَكْبَهَا
 عَنْ الثَّانِي

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ زہراء کا نام فاطمہ اس لیے ہے کیونکہ اللہ نے ان کے خب داروں کو جہنم
 آگ سے آزاد فرمایا ہے۔^①

خطبہ غدیر میں فرمان رسول

19/223 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ الْقَطَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي التَّوَضُّعِ وَ
 التَّأْرِخِ الْمَقْدِمِ ذِكْرُهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ مَهْدِيٌّ قَالَ:
 أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ مَدَادِمِذَارٍ قَالَ:
 حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ مِهْسَرَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
 حَبِيبٌ وَكَانَ إِسْكَافًا فِي بَيْتِي بِدِي وَ أُنْثِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ بَنِي أَزْقَمٍ يَقُولُ: تَخَطَّبَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 يَوْمَ غَدِيرٍ لِحُجَّتِهِ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَّاهُ فَعَلَيْ مُؤَلَّاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ

حکم بن عتیہ اور سلمہ بن کہیل نے حبیب سے نقل کیا ہے کہ حبیب نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم کو یہ کہنے
 ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے دن ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
 جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! تم اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور تو
 اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔^②

① بیrollانوار: ج ۶۸، ص ۱۳۳؛ یہ حدیث جلد ۳، ح ۳۳ اور جلد ۵، ح ۴ کے تحت بھی بیان ہوگی۔

② امالی شیخ طوسی: ص ۲۵۲

میر علی کے سر اقدس پر دستِ نبوت

20/224 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الزَّاحِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ هَبَايُوهَ فِي خَاتَمِهِ بِالنَّزِي بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ عَشْرٍ وَخَمْسِينَ قَال: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيه أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَاسٍ وَخَمْسِينَ وَارْبَعِينَ قَال: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبٍ عَنْ أَبِي خَزَنَةَ الْكُمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا تَزُولُ قَدَمُ عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ عَمْرِكَ فِيهَا أَقْنَمْتَهُ وَجَسَدِكَ فِيهَا أَهْبَيْتَهُ وَمَالِكَ مِنْ أَتَيْنَ اكْتَسَبْتَهُ وَأَتَيْنَ وَضَعْتَهُ وَعَنْ حَبِيبِ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ فَحَبَّةٌ هَذِهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل کی بارے میں اُس وقت تک کسی بندے کے قدم اپنی جگہ سے حرکت نہیں کریں گے جب تک اُس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے گا:

۱۔ تم نے اپنی عمر کن کاموں میں گزاری؟

۲۔ تم نے اپنے بدن کو کن کاموں میں جھکا کیا؟

۳۔ تم نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا؟

۴۔ اور ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

یہ سن کر ایک مرد نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ (اہل بیت) سے محبت کرنے کی کیا نشانی ہے؟
تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب کے سر اقدس پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: اس شخص کی سب سے بڑی محبت کی نشانی ہے۔

مولانا علی کا دامن تھام لو

21/225 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ الْمَوْرَاقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّلَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِزَّازٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عِزَّازٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَبِيصٍ الْخَطَرَمِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ عِمَاضِ بْنِ عِمَاضٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِمَلَائِكَةٍ فِيهِمْ سَلَمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُمْ سَلَمَانُ قُومُوا اخَذُوا بِحُجْرَةِ هَذَا وَاللَّهُ لَا يُخَذِّرُكُمْ بِسِرِّ نَبِيِّكُمْ أَحَدٌ غَوِيَةٌ

عیاض بن عیاض نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ایک گروہ کے پاس سے گزرے جن میں جناب سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے تو جناب سلمانؓ نے ان لوگوں سے کہا کہ اس شخص (حضرت علی علیہ السلام) کا دامن تھام لو خدا کی قسم! تم لوگوں کو اس ہستی کے علاوہ اور کوئی شخص تمہیں تمہارے نبی کے راز کی خبر نہیں دے گا۔ ①

تیرہ لوگوں کی گواہی

22/226 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ فُطْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عُمَرَ ذِي مِرٍّ وَ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَقِيعٍ قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ فِي الرَّحْبَةِ أَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ الشَّيْخَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا قَالَ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَسْتُ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَهَذَا مَوْلَاكَ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادَ مِنْ عَادَاكَ وَ أَحَبَّ مِنْ أَحَبَّكَ وَ أَبْغَضَ مِنْ أَبْغَضَكَ وَالْأَنْصَارُ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْتَلَفَ مَنْ خَدَّنَهُ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ جَمْعٌ فَرَّغَ مِنَ الْحَدِيثِ أَيْ أَشْبَاهُ هُمْ

یزید بن نقیع سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک کشادہ میدان میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے

فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میں سے کس نے غدیر خم کے دن نبی ﷺ کا فرمان سنا تھا؟ تو حیرہ ہو گئے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس دن فرمایا تھا: کیا میں مومنوں پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟

سب نے جواب دیا: جی ہاں یا رسول اللہ!

پھر نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

”جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھتا ہے اور اُس اُس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور اُس سے بغض رکھ جو اس سے بغض رکھتا ہے اور اُس کی مدد کر جو اس کی مدد کرتا ہے اور اُس کی مدد نہ کر جو اس کی مدد سے ہاتھ کھینچتا ہے۔“ ①

عبداللہ کی ثابت قدمی

23/227 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَائِبٍ يُونِىَ حَدَّثَنَا هُوَ بِالتَّرْتِيبِ فِي شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِيَّارَ الْخَازَنُ بِمَشْهُدٍ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ ابْنِ طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الشَّجِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْطَلَوَيْيَ رَجَعَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْفَيْدُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَاتِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنَّانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْنٍ أَبِيقَاصٍ قَالَ: مَا ثَبَتَ اللَّهُ تَعَالَى حُبَّ عَلِيٍّ فِي قَلْبٍ أَحَدٍ فَزَلَّتْ لَهُ قَدَمُهُ إِلَّا ثَبَتَ اللَّهُ لَهُ قَدَمًا أُخْرَى

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کو راسخ فرماتا ہے تو اگر اُس کا ایک قدم لڑکھڑا جائے تو اللہ اُس کے دوسرے قدم کو استقامت و ثابت قدمی عطا فرماتا ہے۔ ②

① ابوالفتح طوسی: ص ۲۵۵

② ابوالفتح صدوق: ص ۳۶۷؛ ابوالفتح طوسی: ص ۱۲۷

احمد اہل بیت کی ولایت کا پروانہ

24/228 أَخْبَرَنَا وَالْيَدِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْفَقِيهَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَغَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَوَلَدُهُ أَبُو الْقَاسِمِ سَعْدُ بْنُ غَمَّارٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ بِجَمِيعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَظَرَ الْجُمُوحِيِّ عَنِ الشَّيْخِ الزَّاهِدِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ الْحُسَيْنِيِّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَابُوئِيهِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْمَجَاورُ فِي مَنْسَجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَزِينِ بْنِ أَبِي دُعَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمَظْلُومُ بَعْدِي قَوْلُ لِمَنْ قَاتَلَكَ وَطَوَّبَ لِمَنْ قَاتَلَ مَعَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الَّذِي تُنْطَلِقُ بِكَلَامِي وَتُتَكَلَّمُ بِلِسَانِي بَعْدِي قَوْلُ لِمَنْ رَدَّ عَلَيْكَ وَطَوَّبَ لِمَنْ قَبِلَ كَلَامَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدِي وَأَنْتَ إِمَامُهَا وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا وَمَنْ فَارَقَكَ فَارَقَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ مَعَكَ كَانَ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَأَوَّلُ مَنْ أَعَانَنِي عَلَى أَمْرِي وَجَاهَدَ مَعِي عَدُوِّي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعِي وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي خِفْلَةٍ الْجَهَالَةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ مَعِي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُبْعَثُ مَعِي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَجُوزُ الصِّرَاطَ مَعِي وَإِنْ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ أَفْسَمَ بِعِزَّتِهِ لَا يَجُوزُ عَقْبَةُ الصِّرَاطِ إِلَّا مَنْ كَانَ لَهُ بَرَاءَةٌ بِوَلَايَتِكَ وَوَلَايَةُ الْأُمَّةِ مِنْ وَلَدِكَ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَرُدُّ حَوْطِي تَسْعَى مِنْهُ أَوْلِيَاءُكَ وَتُدْوِدُ عَنْهُ أَعْدَاؤُكَ وَأَنْتَ صَاحِبِي إِذَا مُنْتُ الْمَقَامَ الْمَحْبُودَ تُشْفَعُ لِبُحْبُثِنَا فِيهِمْ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَبْدِكَ لَوَائِي بِوَاءِ الْحَمْدِ وَهُوَ سَبْعُونَ شَقَّةَ الشَّقَّةِ مِنْهُ أَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَهْرَةِ طُوبَى فِي الْجَنَّةِ أَضْلُهَا فِي دَارِكَ وَأَعْصَانُهَا فِي دُورِ شِيعَتِكَ وَمُحِبَّتِكَ

حضرت حسین بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! آپ میرے بعد مظلوم ہوں گے۔ دہل ہے اس شخص کے لیے جو آپ سے جنگ کرے اور طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو آپ کے ہم رکاب ہو کر (آپ کے دشمنوں سے) جنگ کرے۔

اے علی! آپ ہی وہ شخص ہیں جو میرے بعد میرے کلام کے ذریعے بات کریں گے اور میری زبان سے گفتگو

یہ گئے۔ پس ویل (جہنم کی وادی) ہے اُس شخص کے لیے جو آپؐ کے کلام کو رد کرے اور طوبیٰ (درخت) ہے اُس شخص کے لیے جو آپؐ کے کلام کو قبول کرے۔

اے علیؑ! آپؐ میرے بعد اس اُمت کے سید و سردار اور امام ہیں اور آپؐ اس اُمت میں میرے خلیفہ و جانشین ہیں۔ جس نے آپؐ سے جدائی اختیار کی اس نے قیامت کے دن مجھ سے جدائی اختیار کی اور جو آپؐ کے ہمراہ ہوگا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

اے علیؑ! آپؐ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور آپؐ نے سب سے پہلے میرے امر و نہی میں میری مدد کی اور میرے ہمراہ میرے دشمن کے خلاف جہاد کیا۔ آپؐ نے سب سے پہلے میرے ساتھ جماعت (نماز ادا کی جبکہ اُس وقت باقی لوگ جہالت کی غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

اے علیؑ! آپؐ میرے ساتھ وہ پہلے فرد ہوں گے جس کے لیے زمین شق ہوگی اور آپؐ میرے ساتھ وہ پہلے فرد ہوں گے جو (قبر سے) اُٹھائے جائیں گے۔ آپؐ میرے ہمراہ وہ پہلے فرد ہوں گے جو قتل صراط عبور کریں گے۔ میرے رب جل جلالہ نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ صراط کی گمائی صرف وہی شخص عبور کرے گا جس کے پاس آپؐ (حضرت علیؑ) اور آپؐ کی اولاد میں سے آئمہ کی ولایت کا پر دانہ ہوگا۔ آپؐ سب سے پہلے میرے حوض (کوثر) پر وارد ہوں گے اور آپؐ اس حوض سے اپنے دوستوں کو میراب کریں گے اور اپنے دشمنوں کو زور کریں گے۔ جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو آپؐ میرے ساتھ ہوں گے اور آپؐ ہمارے خب داروں کی شفاعت کریں گے۔

اے علیؑ! آپؐ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپؐ کے ہاتھ میں میرا پرچم (لواء الحمد) ہوگا۔ اس پرچم کے ستر حصے ہوں گے اور ہر حصہ سورج اور چاند سے زیادہ وسیع اور کشادہ ہوگا۔ آپؐ جنت کے شجرہ طوبیٰ کے مالک ہیں۔ یہ شجرہ (طوبیٰ) کی جڑ آپؐ کے گھر میں اور اس کی ٹہنیاں اس کے شیعوں اور خب داروں کے گھروں میں ہوں گی۔^①

رسول اللہ کا مولا علیؑ سے عہد

25/229 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ

إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ

السَّلَامُ وَأَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ الْأَمِينُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازِنُ قَرَاءَةً عَلَيْهِ

بحار انوار: ج ۳۸، ص ۱۳۰؛ عیون، اخبار الرضا: ۳/۲ (بفرق الفاظ)؛ نیز یہ حدیث ج ۷، ص ۳۲۷ کے تحت بھی بیان ہوئی۔

فِي سَنَةِ أَرْبَعِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْغَرِيِّ عَلَى سَاكِنِهِ السَّلَامُ سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَهْدِيٍّ سَنَةَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعِينَ فِي مَنْزِلِهِ بِبَغْدَادٍ فِي دَرْبِ الرَّعْفَرَانِيِّ رَحْبَةً ابْنِي مَهْدِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عُقْدَةَ الْخَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْجُعْفِيُّ الْخَارِزْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: قَالَ زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ فِيمَا عَهْدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ أَنْ لَا يُحِبَّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

در بن حبش سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک یہ عہد بھی فرمایا تھا کہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔^①

محبت علی، محبت رسول ہے

26/230 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْسَنُ بْنُ أَحْسَنِ بْنِ تَابَوَيْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالرَّقِيِّ وَأَبُو عَلِيٍّ أَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْسَنِ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْسَنِ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الثَّعْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْسَنِ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقُبَ عَنْ خَالِدِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَوْلَانِيِّ عَنْ زَادَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ: لَا أَرَأَى أَحَبُّ عَلِيًّا فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَطْرُبُ لِنُفْذَةٍ وَيَقُولُ مُجِئْتُ لِي مُحِبٌّ وَمُحِبِّي لِي مُحِبٌّ وَمُبْغِضُكَ لِي مُبْغِضٌ وَمُبْغِضِي لِي مُبْغِضٌ

اذا ان سے مروی ہے کہ میں نے جناب سلمان (فارسی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے اس دن کے بعد ہمیشہ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کی ران پر اپنا

تو رتے ہوئے فرما رہے تھے: (اے علی!) آپ کا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور آپ سے بغض
میں لا مجھ سے بغض رکھتا ہے اور مجھ سے بغض رکھنے والا اللہ سے بغض رکھتا ہے۔^(۱)

اب بیت، مومنین کے پاس امانت ہیں

27/231 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْجَوَانِي الْحُسَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي
مَحَرَّمِ سَنَةِ ثَمَانٍ أَوْ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ بِأَمَلٍ فِي دَارِهِ وَتَسَخَّرَ مِنْ أَصْلِهِ وَتَارَضَتْهُ مَعَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ أَبُو إِسْرَاهِيمَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاجُّ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو
حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الْكِلَابِيُّ بِبَيْتِهِمْ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ وَمَعَهَا
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ إِلَى النَّبِيِّ فِي الْمَرَضِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَأَنكَبَتْ عَلَيْهِ فَاحْتَضَتْهُ وَأَلْصَقَتْ صَدْرَهَا
بِصَدْرِهِ وَجَعَلَتْ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ يَا فَاطِمَةُ وَمَا هَذَا عَنِ الْبُكَاءِ فَأَتَصَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ
النَّبِيُّ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ مَوْعِ اللَّهُمَّ أَهْلَ بَيْتِي وَأَنَا مُسْتَوْدِعُهُمْ كُلَّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

اُس سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مرض میں مبتلا تھے کہ جس بیماری میں آپ کا انتقال ہوا تو حضرت
عمرؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے ہمراہ آپ کے پاس تشریف لائیں تو آپ ان پر جھک کر گریہ و زاری کرنے
پہنچے۔

تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے فاطمہ! آپ مت روئیں، تو وہ گھرواپس چلی گئیں۔ پھر نبی ﷺ نے
یہ جبکہ اُس وقت آپ کے آنسو برس رہے تھے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیتؑ اور میں انھیں ہر مومن و مومنہ کو بطور
امت سپرد کرتا ہوں۔ آپ نے یہ جملہ عین بار آورایا۔^(۲)

اس کتاب کے مصنف محمد بن ابی القاسم کہتے ہیں کہ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مومن وہ ہے جو ان
... بیت سے متمسک ہو اور ان کے حق کی معرفت رکھتا ہو، ان کی اطاعت کرتا ہو اور نبی ﷺ کی امانتوں (اہل بیت

یہ حدیث باب نمبر ۲، حدیث نمبر ۱۷ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

”کا خیال رکھتے ہوئے ان کی حفاظت کرتا ہو۔ بے شک! جو شخص ان سے روگردانی کرے اور ان کے علاوہ کسی سے محبت کرے اور ان کے اغیار کو ان پر مقدم کرتا ہو تو یقیناً اس نے نبی ﷺ کی امانت و ضائع کیا اور وہ مومن و مسلم پانے سے باہر نکل گیا۔ یعنی ایسا شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی ﷺ نے اپنے اہل بیت کو مومن کے پاس سے امانت سپرد کیا۔ ہر وہ شخص جس نے ان کی حفاظت کی اور انھیں دیگر تمام لوگوں پر مقدم کیا وہ رسول اللہ کی امانت کو ناسٹ کرنے والا ہے اور ان صفات کے مالک صرف شیعہ ہیں جو ان کے آگے تسلیم خم کرتے ہیں۔ وہ ان کے احکامات و اطاعت، ان کے فیصلہ کو قبول کرنے والے اور ان کے فیصلہ سے راضی رہنے والے اور ان سے محبت رکھنے والے ہیں۔ یہ (شیعہ) ان لوگوں کے مخالف ہوتے ہیں جو اہل بیت کی مخالفت کرتے ہیں اور دوسروں کو ان پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے حق سے بغاوت کی اور رسول خدا کی امانت کو ضائع کر دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ پس لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اے میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو اپنے رب کے مقادیر سے خوفزدہ ہوئے اور اپنے نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اولی الامر (ائمہ معصومین) کی اطاعت و فرمانبرداری اور رسول اللہ کے قرابت داروں سے موافقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین! بے شک وہ جسے چاہتا ہے اُسے اپنے لطف سے بہرہ مند فرماتا ہے۔

باغی گروہ شیطان کا گروہ ہے

28/232 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ السَّعِيدُ أَبُو عَيْنٍ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَوَيْقُ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَتَمْسِيَّةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّعِيدُ الْوَالِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ النَّظَامِيُّ [الْقَائِي] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّةَ الْعُرْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَيْنًا يَقُولُ: نَحْنُ السَّجَبَاءُ وَأَقْرَبُ أَقْرَابِ الْأَنْبِيَاءِ جُزْأَنَا جُزْأُ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ الْأَبَاسِيَّةُ جُزْأُ الشَّيْطَانِ مَنْ سَاوَى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَتَيْسَ مِنَّا

حبہ العرنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ہم شریف الاصل لوگ ہیں۔

ہماری اولاد انبیاء کی اولاد ہے، ہماری جماعت (گروہ) اللہ کی جماعت ہے اور باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے۔ جس نے ہمیں اور انھیں برابر سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔^①

رسول اللہ کی طرف سے دس عطا کیں

29/233 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَابُوتٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي خَانَقَاهُ بِالزَّيِّ فِي شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الثُّعَيْنِ الْحَارِثِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَالحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بِمَجْمَعٍ قَالَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ فِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَشْرٌ لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يُعْطَاهُنَّ بَعْدِي قَالَ لِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ أُمِّي فِي الدُّنْيَا وَأُمِّي فِي الْآخِرَةِ وَأَنْتَ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّي مَوْفَقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لِي وَمَنْ لَكَ فِي الْجَنَّةِ مَتَوَاجِهَتَيْنِ كُنْتُ لِي الْأَخَوَيْنِ وَأَنْتَ الْوَصِيُّ وَأَنْتَ الْوَلِيُّ وَأَنْتَ الْوَزِيرُ عَدُوٌّكَ عَدُوٌّ عَدُوِّ اللَّهِ وَلِلَّهِ وَلِيٌّ وَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ایسی فضیلتیں عطا کیں ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا کی گئی ہیں اور نہ میرے بعد کسی کو عطا کی جائیں گی اور وہ فضائل یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے علی! آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ آپ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب رہے ہوں گے۔ جنت میں میرا اور آپ کا گھریوں آمنے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے گھر آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ آپ میرے وصی (جانشین)، ولی اور وزیر ہیں۔ آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ آپ کا دوست اللہ کا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔^②

جی ہاں! ہم نے یہ فرمان سنا تھا

30/234 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ وَأَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَيْبَةَ
الْحَارِزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجَاهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا
عُمَرُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ سَوْدٍ
مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ
فِي الرَّحْبَةِ وَيُنْشِدُ النَّاسَ مَنْ تَبِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَعَلَيْ مَوْلَاكَ اللَّهُمَّ وَالِ مَوْلَاكَ
وَالِاهُ وَعَاوِدُ مَنْ عَادَاكَ فَقَامَ بِطُغَّةٍ عَشْرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا

عمارہ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو ایک میدان میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ -
لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا تھا:
”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! اُس سے محبت رکھ جو علیؑ سے محبت رکھتا ہے اور جو
اُس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے۔“

تو دس سے کچھ زیادہ افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے رسول خدا کا یہ فرمان سنا تھا۔^①
محمد بن ابی القاسم (اس کتاب کے مصنف) کہتے ہیں: اگرچہ اس روایت کے الفاظ مکرر اور مختلف اسرار
ہیں لیکن یہ حدیث شیعہ کے لیے بہت بڑی بشارت (خوشخبری) ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کے حق میں
فرمائی جو حضرت علیؑ سے ولایت کا رشتہ رکھتے ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی ﷺ کی دُعا مستجاب
ہوتی ہے۔ اگر شیعہ حضرت علیؑ سے یوں محبت و ولایت رکھیں جو ان کی ولایت کا حق ہے تو وہ یقیناً نبیؐ کی دُعا -
صدقے میں اللہ کے ولی ہو جائیں گے۔ پس! اس صورت میں شیعہ ہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے -
آیات میں فرمایا ہے:

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ② (سورہ یونس: ۶۲)

”اولیائے خدا کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں محمد و آل محمدؑ کے صدقے میں ان کا صالح شیعہ قرار دے۔ آمین!

حَدِثِ دین قرآن سے لیں

31/235 أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَابُودَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِجَارَةً وَنَسَخْتُ مِنْ أَصْلِهِ وَفَرَأْتُ عَنْهُ فِي خَانِقَاهُ بِالرَّيِّ سَنَةَ عَشْرَةِ وَخَمْسِينَ عَنْ عَمْرِو مُعْتَمِدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو أَبِي جَعْفَرٍ مُعْتَمِدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعْتَمِدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مَا جَمَلُونَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رِزْوَيْهِمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ مُعْتَمِدِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّهُ مَنْ عَرَفَ دِينَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زَالَتِ الْجِبَالُ قَبْلَ أَنْ يُزُولَ وَمَنْ دَخَلَ فِي أَمْرِ يَجْهَلُ خَرَجَ مِنْهُ يَجْهَلُ قُلْتُ وَمَا هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ يُكُونُونَ وَقَوْلُهُ جَلَّ جَلَالُهُ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجْعِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَيِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَدَّغْتَ رِسَالَاتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَعَيْنٌ مَوْلَاكَ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ وَالْضَّرَّ مَنْ نَصَرَكَ وَالْخَذْلُ مَنْ خَذَلَهُ وَأَجِبْ مَنْ أَحَبَّكَ وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَكَ

محمد علی سے منقول ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا: جس نے اپنے دین کی کتاب (قرآن مجید) سے حاصل کی تو اس کے اپنی جگہ سے حرکت کرنے سے پہلے پہاڑ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرے گا اور جو شخص کسی جہالت اور لاطمی والے امر میں داخل ہوا تو وہ اس سے جہالت کے ساتھ ہی باہر آئے گا۔
 راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ہے۔

(ترجمہ) ”جو تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں رسول روکیں اس سے رک جاؤ۔“ (سورۃ حشر: آیت ۷)

اور اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

(ترجمہ) ”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی“۔ (سورۃ نساء: آیت ۸۰)

اور اللہ عزوجل کا یہ بھی فرمان ہے:

(ترجمہ) ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں ان کی اطاعت

کرو“۔ (سورۃ نساء: آیت ۵۹)

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

(ترجمہ) ”بے شک! تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحبو ایمان جو نماز پڑھتا ہے اور

رکوع کی حاست میں زکوٰۃ دیتا ہے“۔ (سورۃ مائدہ: آیت ۵۷)

اور اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

(ترجمہ) ”(اے رسول) تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ سچے مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ اپنے

باہمی جھگڑوں میں تم کو اپنا حاکم بنائیں۔ پھر تم جو فیصلہ کرو اس سے کسی طرح ٹک دل نہ ہوں بلکہ خوشی

خوشی اس کو مان لیں“۔ (سورۃ نساء: آیت ۶۵)

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

(ترجمہ) ”اے رسول! تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر جو (حکم) نازل ہوا ہے وہ (لوگوں تک)

پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی رسالت کو نہیں پہنچایا اور اللہ تمہیں لوگوں (کے شر) سے محفوظ

رکھے گا“۔ (سورۃ مائدہ: آیت ۶۷)

اور وہ حکم یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

”جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور تو

اُس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور تو اُس کی مدد نہ کر جو اس کی مدد نہ کرے اور تو اُس سے محبت کر جو اس

سے محبت رکھے اور تو اُس سے بغض و عداوت رکھ جو اُس سے بغض و عداوت رکھے“۔ ①

بِآلِ مُحَمَّدٍ حَفِظَ وَأَمَانَ هـ

32/236 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقْرَأُ فِي عَالَمِهِ
 فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ ثَوْبًا مَشْهُودًا مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْوَالِدِ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ
 الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْقَعْنَمِيُّ السَّامَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 الْمَنْصُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الشَّرِيقِ سَهْلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ الْمَنْقَبِيُّ أَبِي نُوَّاسٍ الْمُؤَدِّبُ فِي
 الْمَسْجِدِ الْمَعْلِيِّ فِي صَفِّ شَيْفِ بِسَامَرَاءَ: قَالَ الْمَنْصُورِيُّ وَكَانَ يُنْقَبُ بِأَبِي نُوَّاسٍ لِأَنَّهُ كَانَ
 يَتَخَالَعُ وَيَطِيبُ مَعَ النَّاسِ وَيُظْهِرُ النَّشِيعَ عَلَى الظُّبَيْدَةِ فَيَأْمُرُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا سَمِعَ الْإِمَامَ عَنِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ لَقَبَهُ بِأَبِي نُوَّاسٍ قَالَ يَا أَبَا الشَّرِيقِ أَنْتَ أَبُو نُوَّاسٍ الْحَقُّ وَمَنْ تَقَدَّمَكَ أَبُو نُوَّاسٍ الْبَاطِلُ قَالَ
 وَكُنْتُ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَا سَيِّدِي قَدْ وَقَعَ لِي اخْتِيَارَاتُ الْأَيَّامِ عَنْ سَيِّدِنَا الصَّادِقِ عَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ
 الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَهَّرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَيِّدِنَا الصَّادِقِ فِي كُلِّ شَهْرٍ
 فَاغْرُطْ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي افْعَلْ فَلَمَّا عَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَصَحَّحْتُهُ قُتِلَ يَا سَيِّدِي فِي أَكْثَرِ هَذِهِ الْأَيَّامِ
 قَدْ طُعِنَ عَنِ الْمَقَاصِدِ لِمَا ذُكِرَ فِيهَا مِنَ النُّعْصِ وَالْمَخَافِ فَدَخَلَنِي عَلَى الْاِخْتِرَارِ مِنَ الْمَخَافِ
 فِيهَا فَأَتَمَّا تَدْعُونِي الظُّرُورَ إِلَى التَّوَجُّهِ فِي الْحَوَاجِّ فِيهَا فَقَالَ يَا سَهْلُ لِشِيعَتِنَا يُولَايَتُنَا عِصْمَةٌ لَنَا
 نَسْكُوَاهَا فِي نَجْحِ الْبَحَارِ الْغَامِرَةِ وَسَبَاسِ الْبَيْدِ الْغَامِرَةِ بَيْنَ سَبَاسٍ وَذُنَابٍ وَأَعَادِي الْمُهِنِ
 وَالْإِلَاسِ لَا مَيُّوَا مِنْ مَخَافِهِمْ يُولَايَتِهِمْ لَنَا قَرْنٌ بِأَسْوَعَرٍ وَجَلَّ وَأَخْلَصَ فِي الْوَلَايَةِ بِأَمْرِكَ
 الظَّاهِرِينَ وَتَوَجَّهَ حَيْثُ شِئْتَ وَاقْصِدْ مَا شِئْتَ يَا سَهْلُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَفُلْتُ فَلَا تَأْصِبْكَ
 سَهْمٌ مُعْتَصِبٌ بِذِمَامِكَ الْمَنِيعِ الْبَدِيعِ الَّذِي لَا يُتَاوَلُ وَلَا يُتَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ ظَالِمٍ وَغَاشِمٍ مِنْ
 سَائِرِ مَا خَلَقْتَ وَمَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الظَّالِمِ وَالظَّالِمِ فِي جُنَّةٍ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ بِبِلَاسٍ سَابِقَةٍ
 وَلَا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ فِي جُنَّةٍ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ مُتَجَبِّأً مُتَجَبِّأً مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ إِلَى أَدْنَى بَيْتٍ
 حَصِينٍ الْإِخْلَاصِ فِي الْإِعْزَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ بِجَمِيعِ أَمُوقِنَا أَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَ
 فِيهِمْ وَبِهِمْ أُولَايَ مَنْ وَالُوا وَأُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَأَعِزَّنِي اللَّهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا اتَّقَيْتُهُ يَا عَظِيمُ

تَجَزَّتْ الْأَعَادِي عَلَى بَيْعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ
 فَهُمْ مُقْتَبَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ وَ
 قُلْنَا يَا عِشَاءُ فَلَا تَغْصَلِي فِي حَصْبَةٍ مِنْ مَخَافِكَ وَأَمْنٍ مِنْ مَخْذُورِكَ فَإِذَا أَرَدْتَ التَّوَجُّعَ فِي يَوْمٍ
 قَدْ خِذَرْتَ فِيهِ فَقَدِمَهُ أَمَامَكَ تَوَجُّعَكَ الْمُحْتَدِلُ دَرَبِ الْعَالَمِينَ وَالْمَقْوَدَاتَيْنِ وَآيَةُ الْكَرِيمِ وَ سُورَةُ
 الْقَدْرِ وَ آخِرُ آيَةِ آلِ عِمْرَانَ وَقُلِ اللَّهُمَّ بِكَ يَصُولُ الضَّالُّ وَيَطُولُ الْقَائِلُ وَلَا حَوْلَ لِكَلِّ ذِي
 حَوْلٍ إِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ يَمْتَسِرُهَا دُوْقُوَّةٌ إِلَّا مِنْكَ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُتَمَدِّ
 نِيَّتِكَ وَعِزَّتِهِ وَسَلَالَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيْهِمْ وَ اكْفَيْ شَرَّ هَذَا الْيَوْمِ وَضَرَكَةَ وَ
 اذْرُفِي خَذَرَهُ وَبُخْتَهُ وَاقْضِ لِي مِنْ مُنْصَرِفَاتِي بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَبُلُوغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْأُمْنِيَّةِ وَ
 كِفَايَةِ الطَّاعِنَةِ الْقَوِيَّةِ وَكُلِّ ذِي قُدْرَةٍ عَلَيَّ أُذِيَّةٍ حَتَّى أَكُونَ فِي جُنَّتِهِ وَعِصْتِهِ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنَقِيَّةٍ
 وَأَبْدَلِي مِنَ الْمَغْوَفِ فِيهِ أَمْنًا وَمِنَ الْعَوَاقِبِ فِيهِ يُسْرًا حَتَّى لَا تَضُنِّي صَادِعِي الْمُرَادِ وَلَا تَحُلَّ
 بِي ظَارِقِي مِنْ أَدَى الْعِبَادِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَالْأُمُورُ إِلَيْكَ تَصِيرُ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ
 هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

ابو السریٰ سهل بن یعقوب بن اسحاق الملقب بابی نو اس سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :-
 اے سهل! ہماری ولایت کی بدولت ہمارے شیعوں کو ایسی عصمت حاصل ہوئی ہے اگر وہ اس بناء پر ہے :-
 گہرے سمندروں کی لہروں پر چلیں اور جنگوں، بیابانوں میں درندوں اور بھیڑیوں اور دشمن جنوں اور انسانوں کے درمیان۔
 پھنس جائیں تو وہ ہماری ولایت کی بدولت ان کی ہولناکیوں اور خوف سے محفوظ رہیں گے۔ پس! تم اللہ عزوجل پر بھروسہ
 رکھو۔ اور اپنے آئمہ طاہرین علیہم السلام سے محبت اور ولاء میں اخلاص کا مظاہرہ کرو، پھر جہاں تمہارا جی چاہتا ہے جاؤ اور جس
 شے کا دل چاہتا ہے قصد کرو۔

اے سهل! تم ہر مہم میں دفعہ اس دعا کو پڑھا کرو:

أَصْبَحْتُ اللَّهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ الْبَيْعِ الْبَيْعِ الَّذِي لَا يَطَاوُلُ وَلَا يَحَاوُلُ مِنْ شَيْءٍ كُلِّ ظَارِقٍ وَ
 غَائِبٍ مِنْ سَائِرِ مَا خَلَقْتَ وَ مَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الضَّامِتِ وَالظَّارِقِ فِي جُنَّتِهِ مِنْ كُلِّ تَخَوُّفٍ
 يَلْبَاسٍ سَائِفَةٍ وَلَا يَأْهِلُ بَيْتَ نَبِيِّكَ فِي جُنَّتِهِ مِنْ كُلِّ تَخَوُّفٍ مُتَحَيِّجًا مُتَحَيِّزًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ إِلَى

السَّيِّحُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ أَشْعَالِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَغُوبُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّرِيفِ الْقُرَظِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ غَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ
قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّمَا تَقْبَلُكَ الْبَيْتُ فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللَّهَ فَطَمَهَا وَ
فَطَمَ مَنْ أَحَبَّهَا مِنَ النَّاسِ

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام ”فاطمہ“ نہ
لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ نے اسے اور اس کے حب داروں کو جہنم کی آگ سے دور رکھا ہے۔^①

محب علیؑ، رسول اللہ کا محب ہے

34/238 أَخْبَرَنِي السَّيِّحُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْقُزَيْبِيُّ بِقَرَاءَةِ أَبِي عَمِيرَةَ فِي مَشْهُدٍ مَوْلَانَا
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى الْقَهْقَامِيُّ الشَّرْمَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ
مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُصَوِّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي مُوسَى عِمْسِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمْسِي
الْمُصَوِّرِيُّ قَالَ: قَالَ كُنْتُ جَدًّا لِإِمَامِهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَرَوِي عَنْهُ كَثِيرٌ مِنْ
كُلِّ أَهْلِ أَهْلِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِمَامُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ
مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ
عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: وَإِلَّا ضَمَمْنَا يَا عَلِيُّ فَوْجَكَ لِحُجَّتِي وَمُبِغْضَاتِكَ مُبِغْضِي
امير المؤمنين حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! آپ سے

① یہ حدیث اسی باب میں حدیث نمبر ۲۲۲ کے تحت تھوڑے فرق کے ساتھ مزیں رکھی ہے۔

محبت رکھنے والا مجھ سے محبت رکھتا ہے اور آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔^(۱)

شیعہ کے نام امام ششم کا سلام

35/239 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْيُوْرَجْهُمُ اللَّهُ عَنْ عَمْرِو مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْيُوْرَجْهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْرٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكَأُورِيَهُ الشُّخُوصَ فَقَالَ أَمْلِغْ مَوَالِيَنَا السَّلَامَ وَأَوْصِيَهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَنْ يَعُوذَ غَيْرُهُمْ فَقِيْرُهُمْ وَقَوِيْلُهُمْ ضَعِيْفُهُمْ وَأَنْ يَعُوذَ مَوْبِيْهُمُ مَرِيْضُهُمْ وَأَنْ يَشْهَدَ خُدَّيْهِمْ جَنَازَةَ مَيِّتِيْهِمْ وَأَنْ يَتَلَاقُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنَّ لِقَاءَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا خِيَابَةٌ لَأَمْرٍ تَارِكٍ إِنَّهُ أَمْرٌ أَحْيَا أَمْرًا نَا خَيْثَمَةَ رَقَا لَا تُغَيِّ عَنْكُمْ مِنْ أَلْوَشِيْنَا إِلَّا بِالْعَمِي وَإِنْ وَلَا يَتَّبَعَا لَا تُدَالِ إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنْ أَشَدَّ النَّاسِ خَيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ

خیثمہ الجعفی سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں آپ کی خدمت سے کوچ کا ارادہ کر رہا تھا تو آپ نے مجھے رخصت سے پہلے فرمایا: ہمارے موالیوں (حب داروں) کو ہماری طرف سے سلام پہنچانا اور انہیں اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرنا اور ان سے کہنا (کہ تمہارے امام کی یہ وصیت ہے کہ) ان میں سے ہر ایک کو لوگ تنگ دست افراد کے ساتھ اور طاقتور افراد کمزور افراد کے ساتھ بھلائی کریں اور ان میں سے تندرست بیماروں کی نیرت کریں اور ان کے زعمہ مردوں کے جنازوں میں شریک ہو کر گواہی دیں اور وہ اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں کیونکہ ان کا ایک دوسرے سے ملنا ہمارے امر کو زعمہ کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو ہمارے امر کو زعمہ کرے۔

اے خیثمہ! ہم اللہ کی بارگاہ میں تم لوگوں سے صرف عمل پر راضی ہیں اور ہماری ولایت صرف تقویٰ کی بناء پر قائم ہوتی ہے۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت و غصوں وہ شخص کر رہا ہوگا جو عدل کی تعریف و توصیف کرے لیکن تم عیسویوں کے ساتھ عدل نہ کرے۔^(۲)

۲۷۸ ص ۲۷۸

محرم الحرام ۱۸۷ھ

اللہ سے محبت کرو

36/240 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالتَّوَضُّعِ وَالتَّارِيخِ
الْمُقَدِّمِ ذِكْرَهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْقَفَّامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ
مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُصَوِّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي مُوسَى عِمْسِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمْسِي بْنِ
مَنْصُورٍ قَالَ كُنْتُ خِدْنًا لِلْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَرَوِي عَنْهُ كَثِيرًا مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ
قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْهُ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ
بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ
عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي
أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَجِبُوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو كُمْ بِوَمِنْ نِعْمَتِهِ وَ
أَجِبُونِي بِحُبِّ اللَّهِ وَأَجِبُوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیونکہ
اس نے تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل
بیت سے محبت رکھو۔^(۱)

ولایت اہل بیت کے بغیر عمل

37/241 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالتَّوَضُّعِ وَالتَّارِيخِ
سَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الثَّعْبَانِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ بْنُ
خَالِدٍ الْمَوَاضِعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِّي
قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي عَمْرِؤَ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا ذُكِرَ عَنْدهُمْ آلُ إِبْرَاهِيمَ فَرِحُوا

○ یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۳۴ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ مزیں رکھی ہے۔

وَاسْتَبَشُرُوا وَإِذَا دُكِرَ عِنْدَهُمْ آلُ مُحَمَّدٍ اشْتَخَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ عَبْدًا
جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَتِلٍ سَبْعِينَ نَبِيًّا مَا قَبِلَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يَلْقَاهُ بِوَلَانِيٍّ وَلَا يَوْ أَهْلَ بَيْتِي
عِنْدَ اللَّهِ

یونس بن حباب نے حضرت علی زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے آل ابراہیم کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ خوش اور
تواضع سے ہوجاتے ہیں اور جب ان کے سامنے آل محمد کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں سے نفرت دیکھنے کا ظاہر ہوتا ہے۔
مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر کوئی شخص قیامت کے دن ستر انبیاء کا عمل لے کر خدا کی
پسند میں آئے تو اللہ اس وقت تک اس کے عمل کو قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے دل میں میری اور میرے اہل
بیت کی ولایت نہ ہوگی۔

ختم کے لیے ولایت علی شرط ہے

38/242 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَوَائِمِي عَلَيْهِ فِي
مَشْهُدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ
قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى
الْقَطَّاعُ السَّامَرِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ
الْمُصَوِّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُوسَى عِمَاسِي بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمَاسِي الْمُصَوِّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو
مُحَمَّدٍ بْنُ الْقَطَّاعِ وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ الطَّمَعَاكِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ أَكَامِنُ جَانِبٍ وَعَلِيٌّ مِنْ جَانِبٍ إِذْ
قَبِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ رَجُلٌ قَدْ تَلَبَّثَ فَقَالَ مَا بَالُهُ قَالَ حَتَّى عَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ قُلْتُ

یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۸۵ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَذَا إِذَا سَمِعَهُ النَّاسُ فَرَطُوا فِي الْأَعْمَالِ أَفَأَنْتَ قُضْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَمَسَّكَ بِمَحَبَّةِ هَذَا وَلَا يَتَوَلَّى

جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا جبکہ میں آپ کی ایک جانب اور حضرت علیؓ دوسری جانب تشریف فرما تھے کہ اسے میں عمر بن خطابؓ آپ کی خدمت میں آئے جبکہ ان کے ہمراہ ایک مرد بھی تھا جو کسی امر کے بارے میں تروڈ کا اظہار کر رہا تھا۔

رسول اللہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے حوالے سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله کہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جب لوگوں نے یہ سنا تو انہوں نے اعمال میں کوتاہی اور سست روی کا مظاہرہ کیا۔ کیا آپ نے یہ فرمایا ہے: اے اللہ کے رسول! تو آپ نے جواب دیجئے فرمایا: ہاں! میں نے یہ کہا تھا بشرطیکہ وہ شخص اس (حضرت علیؓ) کی محبت اور ولایت سے متمسک ہو۔^①

ہم رسول اللہ کی ڈریت ہیں

39/243 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْنٍ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ بِالرَّيِّ سَنَةَ عَشْرَةٍ وَخَمْسِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَجُلَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفُضَّيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي زَمَنِ نَبِيِّ مَرْوَانَ قَالَ مَعَنَا أَنْتُمْ، قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ مَا فِي الْبُلْدَانِ أَكْثَرُ مُحِبًّا لَنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَا يَسِيئًا هَذِهِ الْعِصَابَةُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هَذَا كُمْ لِأَمْرِ جِهَلَةِ النَّاسِ فَأَحْبَبْتُمْوْنَا وَابْغَضْنَا النَّاسَ وَصَدَّقْتُمْوْنَا وَكَذَّبْتَنَا النَّاسُ فَأَحْيَا كُمْ اللَّهُ فَمَحْيَا قَا وَأَمَاتَكُمْ مَحْيَا فَا شَهِدَ عَلَيَّ أَبِي أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَحَدِكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَرَى مَا تَقَرُّ بِوَعِيَّتِهِ أَوْ يَخْطِطَ إِلَّا أَنْ تَبْلُغَ نَفْسُهُ هَكَذَا وَ

① ابوالفتح طوسی: مجلس ۱۰، ج ۸۵، ص ۲۸۲؛ بحار الانوار: ج ۶۵، باب ۱۸، ج ۸۷، ص ۱۰۱

أَهْوَى بِبَيْتِهِ إِلَى خَلْقِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً فَتَكُنْ ذُرِّيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ

عبداللہ بن ولید سے مروی ہے کہ ہم بنو مروان کے زمانے میں ابو عبداللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی
دستِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا: تم لوگ کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو ہم نے جواب دیا: ہم کوفہ کے
بنے والے ہیں۔ اس پر آپؑ نے فرمایا: سب شہروں سے زیادہ کوفہ شہر کے لوگ ہم سے محبت رکھتے ہیں اور کوفہ میں بھی
میں مور پر یہ گروہ (شیعیان حیدر کزار) بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس امر کی طرف ہدایت فرمائی جس سے باقی
آج جا رہے تھے۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب کہ باقی لوگوں نے ہم سے بغض رکھا اور تم لوگوں نے اُس وقت ہماری
تمہیں کی جب باقی لوگوں نے ہمیں جھٹلایا۔ پس اللہ تم لوگوں کو ہماری طرح کی زندگی اور موت سے ہمکنار فرمائے۔
میں اپنے والد بزرگوار کی اس بات کا شاہد ہوں کہ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے: اگر تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس
گھمبوں کو ٹھنڈک دھین بے یادہ رکھ کر سے یہاں تک کہ اس کی جان یہاں تک پہنچ جائے۔ آپؑ نے اپنے دست
میں سے اپنے طلق کی طرف اشارہ فرمایا (تو یہ فرمان یاد رکھو)۔ بے شک! اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ارشاد

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۝

”اور ہم نے تم سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں بھی دیں اور اولاد بھی عطا کی۔“ (سورۃ

رعد: آیت ۳۸)

پس ہم رسول اللہ ﷺ کی ذریت (اولاد) ہیں۔^①

سید علی پر کنکری کا اقرار

40/244 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَجُلَهُ اللَّهُ بِقَرَاءَتِي عَنْهُ فِي
تَضْوِيعِ وَالتَّارِيخِ الْمَقْدَمِ ذِكْرُهَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّاعُ قَالَ:
حَدَّثَنِي عَمْرِؤُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَذَا إِذَا سَمِعَهُ النَّاسُ فَرَّحُوا
الْأَعْمَالِ أَفَأَنْتَ قُلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَمَسَّكَ بِمُخْبَتِهِ هَذَا وَوَلَّاهُ

جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا جبکہ میں آپ ﷺ سے
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری جانب تشریف فرما تھے کہ اتنے میں عمر بن خطاب آپ کی خدمت میں آئے جبکہ
ایک مرد بھی تھا جو کسی امر کے بارے میں تردد کا اظہار کر رہا تھا۔

رسول اللہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت عمر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ سے
یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا وہ جنت میں رہے گا۔
جب لوگوں نے یہ سنا تو انھوں نے اعمال میں کوتاہی اور سست روی کا مظاہرہ کیا۔ کیا آپ نے یہ فرمایا ہے:۔۔۔
رسول! تو آپ نے جواب دیجئے فرمایا: ہاں! میں نے یہ کہا تھا بشرطیکہ وہ شخص اس (حضرت علی) کی محبت
سے متمسک ہو۔

ہم رسول اللہ کی ڈریت ہیں

39/243 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ هَابِطٍ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ بِالرَّيِّ سَنَةَ عَشْرٍ وَ
تَمْسِيَةً قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا
الشَّيْخُ الْهَيْدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغَمَّارِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِيُّ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَمِّي عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي رَمِي
بَيْ مَرْوَانَ قَالَ يَقْنُ أَنْتُمْ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ مَا فِي الْبُلْدَانِ أَكْثَرُ عُيُنًا لَنَا مِنْ أَهْلِ
الْكُوفَةِ لَا يَسِيئًا هَذِهِ الْعَصَابَةُ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى هَذَا كُمْ لِأَمْرِ جِهْلَةِ النَّاسِ فَأَحْبَبْتُمُونَا وَابْغَضْتُمْ
النَّاسَ وَصَدَقْتُمُونَا وَكَذَّبْتُمَا النَّاسَ فَأَحْبَبَ كُمْ إِنَّهُ مُحِبَّنَا وَأَمَّا كُمْ فَمَائِدُنَا فَاشْهَدُوا عَلَيَّ أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَحَدٍ كُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَرَى مَا تَقْرَأُ بِهِ عَيْنُهُ أَوْ يَغْتَبِطُ إِلَّا أَنْ تَبْلُغَ نَفْسُهُ هَكَذَا وَ

أَهْوَى بِبَيْتِهِ إِلَى حَقِيقِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
 أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً فَتَخُنَ ذُرِّيَّتُهُ رَسُولَ اللَّهِ

عبداللہ بن ولید سے مروی ہے کہ ہم بنو مروان کے زمانے میں ابو عبداللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی
 دستِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا: تم لوگ کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو ہم نے جواب دیا: ہم کوفہ کے
 نئے و لے ہیں۔ اس پر آپؑ نے فرمایا: سب شہروں سے زیادہ کوفہ شہر کے لوگ ہم سے محبت رکھتے ہیں اور کوفہ میں بھی
 میں حور پر یہ گروہ (شعیبان حیدر کزار) بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس امر کی طرف ہدایت فرمائی جس سے ہاتھ
 نہ جھکے۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب کہ باقی لوگوں نے ہم سے بغض رکھا اور تم لوگوں نے اُس وقت ہماری
 سرینہ کی جب باقی لوگوں نے ہمیں جھٹلایا۔ پس اللہ تم لوگوں کو ہماری طرح کی زندگی اور موت سے ہمکنار فرمائے۔

میں اپنے والد بزرگوار کی اس بات کا شاہد ہوں کہ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے: اگر تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس
 نعموں کو ٹھنڈک و چین ملے یا وہ رشک کرے یہاں تک کہ اس کی جان یہاں تک پہنچ جائے۔ آپؑ نے اپنے دست
 سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا (تو یہ فرمان یاد رکھو)۔ بے شک! اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ارشاد

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ط

اور ہم نے تم سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں بھی دیں اور اولاد بھی عطا کی۔ (سورۃ
 احزاب آیت ۳۸)

پس ہم رسول اللہ ﷺ کی ذریت (اولاد) ہیں۔ ①

سید علی پرکنگری کا اقرار

۴۵: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِقَرَأَتِي عَلَيْهِ فِي
 رَجَبِ وَ الشَّارِحِ الْمُقَدِّمِ ذِكْرُهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْقَفَّحُ قَالَ:
 سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ

بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ كَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ إِذْ أَقْبَلَ عَنْهُ بَنُو أَبِي طَالِبٍ فَنَازَلَهُ النَّبِيُّ الْمُحَاصَّةَ فَلَمَّا اسْتَقَرَّتْ فِي كَفِّهِ عَلَيْهِ نَطَقَتْ وَهِيَ تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِمَاماً وَوَلِيّاً ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ رَاضِياً بِاللَّهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَدْ آمَنَ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ وَعِقَابِهِ

جناب سلمان سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ اتنے میں حضرت علیؑ طالب علیہ السلام تشریف لائے تو نبی ﷺ نے ایک کنکری حضرت علیؑ کو دی۔ جب یہ کنکری حضرت علیؑ کے دست پر پھر گئی تو اس نے بولتے ہوئے کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِمَاماً وَوَلِيّاً
 ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر حضرت محمدؐ کے نبی ہونے پر اور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے امام اور ولی ہونے پر راضی ہوں۔“

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ اللہ کے رب، (میرے نبی پر) اور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر راضی ہو تو وہ اللہ کے خوف اور عذاب سے امان میں ہوگا۔^①

مولا امام علی نقیؑ کی تعلیم کردہ دعا

41/245 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَهْرِبَارٍ الْخَازَنُ قِرَاءَةً عَلَيْهِمَا بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى الْفَخَّامُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَنْصُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي الْأَوْمُسَى عِمْسَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمْسَى قَالَ: قَصَدْتُ الْإِمَامَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا سَيِّدِي إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَهْرَحَنِي وَقَطَعَ رِزْقِي وَمَلَّنِي وَمَا أَتَيْتُهُمْ فِي ذَلِكَ إِلَّا

یہ سن کر امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: تم دوسروں سے بے نیاز ہو جاؤ گے، ان شاء اللہ۔ (راوی کہتا ہے کہ) جب کا وقت ہوا تو یکے بعد دیگرے متوکل کے کئی پیغام رساں مجھے بلانے کے لیے آئے۔ جب میں متوکل کے پاس پہنچا تو دروازے پر کھڑا تھا اور اس نے کہا: اے مرد! آج یہ شخص (متوکل) رات کے وقت تمہارے گھر اپنے فرزند تمہیں کیوں طلب کر رہا ہے؟

جب میں متوکل کے پاس داخل ہوا تو وہ اپنے بستر پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے مجھ سے کہا: اے ابوموسیٰ! تم سے منہ موڑ لیا تھا اور تمہیں بھلا بیٹھے تھے پس! اب تم مجھ سے اپنے لیے کیا مانگتے ہو؟ تو میں نے کہا: تم فلاں شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور فلاں کا وظیفہ مقرر کر دو۔ پس! میں جو کہتا رہا اس کام کو کرنے کا حکم دیا اور اس نے دگنا عطا کرنے کا حکم دیا۔

پھر میں نے فتح سے پوچھا: کیا (حضرت امام) علی (نقی) بن محمد (نقی) علیہ السلام یہاں تشریف لائے تھے؟ نے جواب دیا: نہیں۔ پھر میں نے کہا: کیا انھوں نے کوئی رقعہ لکھا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر میں وہاں سے واپس آیا اور وہ میرے پیچھے پیچھے آنے لگا اور اس نے مجھ سے کہا: مجھے اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم نے (حضرت علی بن محمد (نقی) بن محمد (نقی) علیہ السلام سے اپنے لیے دعا کی درخواست کی ہوگی۔ پس! تم اُن سے میرے لیے بھی دعا کرنے کی درخواست کرنا۔

جب میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھ سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! آج تمہارا چہرہ راضی اور خوش ہے۔ تو میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سردار! یہ سب آپ کی برکت سے ہوا ہے لیکن وہ (متوکل کے درباری) مجھے بتا رہے تھے کہ نہ تو آپ متوکل کے پاس گئے ہیں اور نہ ہی آپ نے (کوئی رقعہ لکھ کر) اس کے کوئی سفارش کی ہے۔

یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں بخوبی جانتا ہے کہ ہم مشکلات و مصائب میں صرف اُس کی ذات سے رجوع کرتے ہیں اور ہم جب بھی اُس سے کوئی سوال (دعا) کرتے ہیں تو وہ اسے مستجاب کرتا ہے۔ اگر ہم اُس کے ساتھ عدل کریں گے تو وہ بھی ہمارے ساتھ عدل کرے گا۔

پھر میں نے عرض کیا: فتح نے مجھ سے یوں یوں کہا تھا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: وہ بظاہر ہم سے محبت کرتا ہے لیکن اندر سے ہم سے دُور دُور رہتا ہے۔ ایک دعا ہے اسے جو بھی مانگے گا بشرطیکہ وہ خالصتاً اللہ کی اطاعت کرتا ہو، رہے۔

کی حقانیت کا اعتراف کرتا ہو اور ہم اہل بیت کے حق کا معترف ہو۔ پھر تم اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو بھی مانگو گے میں اُس شے سے محروم نہیں کرے گا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سردار! آپ مجھے وہ دُعا تعلیم فرمائیں تاکہ اسے دُعاؤں میں سے خاص قرار دے کر تلاوت کروں۔

امام علیؑ نے فرمایا: میں اس دُعا کی اللہ کی بارگاہ میں کثرت سے تلاوت کرتا ہوں اور میں نے اللہ سے یہ سواں بے کہ میرے بعد جو بھی میری قبر مبارک پر اس دُعا کو پڑھے وہ اس شخص کو ناکام و نامراد نہ کرے اور وہ دُعا یہ ہے:

يَا غَنِّي عَنِ الْعَدُوِّ وَيَا رَجَائِي وَالْمُعْتَمِدُ يَا كَفِّهِ وَالسُّنْدُ يَا وَاجِدُ يَا أَحَدُ يَا قُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدُ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ حَقِيقَةٍ وَلَمْ تَجْعَلْ فِي خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَيْفَ وَكَيْفَ ۝

یہ ائمہ کی رشتی کو تھامے ہوئے ہوں گے

42/246 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الزَّاجِدُ أَبُو طَالِبٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْجَوَائِي الْحُسَيْنِيُّ بِأَمَلٍ فِي مُحَرَّمِ سَنَةِ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ نَفْظًا بِمَنْهُ وَقَرَأَهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَيْنٍ جَامِعُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّيْسَانِيُّ بِمَشَاوِرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّعَالِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَعْقُوبُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْرَظِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ بِالسَّخَرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَثَلَاثِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي خَفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا تَقْرَأُ إِذَا كَانَ يَوْمُ نَيْيَامَةٍ أَخَذْتَ بِمُجْزَةِ اللَّهِ وَ أَخَذْتَ أَنْتَ بِمُجْزَتِي وَ أَخَذَ وَلَدُكَ بِمُجْزَتِكَ وَ أَخَذَ شَيْعَةُ وَلَدِكَ بِمُجْزَةِ بَنِيهِمْ فَتَرَى أَمَّنَ يُؤْتَرُ بِنَا۔

قال ابو القاسم الطائى : سألت نبا العباس عن الحجرة فقال هى السبب وسألت نفعويه النحوى عن ذلك فقال هى السبب قال محمد بن أبى القاسم الطبرى، وهى العصمة من منتهى وذمتها التى لا تخفى وحبه الذى من تمسك به لم ينقطع عنه وقد أمر الله تعالى بالتمسك به فقال: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا يَعْنِي بولاية علي بن أبى طالب وولاية الأئمة المعصومين منه وفقت الله وإياكم لطاعته وطاعة أولى الأمر ومحبتهم ومحبتهم بحق محمد وآله

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جب قیامت ہوگا تو میں اللہ کی رشتی کو تھامے ہوں گا اور آپ میری رشتی کو تھامے ہوں گے اور آپ کی اولاد آپ کی رشتی کو تھامے گی۔ شیعہ آپ کی اولاد (آئمہ اطہار علیہم السلام) کی رشتی کو تھامے ہوں گے۔ پس! آپ یہ دیکھیں گے کہ ہمیں کہاں کا حکم دیا جو۔ ابو القاسم طائی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو العباس سے عربی لکھ "حجۃ" کا مطلب پوچھا تو انھوں نے دیا: سبب یعنی رشتی، اور میں نے نفلو یہ نحوی سے اس کا معنی پوچھا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا: سبب یعنی رشتی۔ محمد بن ابی القاسم طبری (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عصمت اور امان نامہ ہے جو کبھی نہیں جاسکتا اور یہ اللہ کی وہ رشتی ہے کہ جو اس سے متمسک ہوا وہ کبھی اس سے جدا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے متمسک ہونے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران: آیت ۱۰۳)

”اور تم سب اللہ کی رشتی کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔“

اللہ کی رشتی یعنی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی ولایت ہے۔ اللہ تعالیٰ محمد و آلہ سے صدقے میں ہمیں اور آپ سب کو اپنی اور اولی الامر کی اطاعت اور اپنی اور اولی الامر کی محبت کی توفیق عطا فرمائے۔

غدير خم کے مقام پر فرمان رسالت

43/247 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوْنٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي أَجَازِلِهِ وَكَتَبَ لِي بِخَطِّهِ

بَارِئِي فِي خَاتَمِهِ سَنَةَ ثَمَنَةِ عَشْرَةٍ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّيِّدُ الزَّاهِدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ

أَلْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ الْحُسَيْنِيُّ الْكُزَّيْنِيُّ الْقَصِي قَالَ: حَدَّثَنَا وَالِدِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ جَدِّي زَيْدِ بْنِ مُعْتَبَرٍ قَالَ: حَدَّثْتُ أَبُو الطَّوَيْبِ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَانَ الْخُزَّعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَكُنَّا نَرْفَعُ أَغْصَانُ الشَّجَرِ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ تَوَاتَى إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ وَالْوَلَدُ لِلْفَرِاشِ وَلَيْسَ لِلنَّوَارِثِ وَصِيَّةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُمْ مِنِّي وَرَأَيْتُمُونِي إِلَّا مَنْ كَذَبَ عَيْنًا مُتَعَدِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَتَّعِدَهُ مِنْ لَنَارٍ إِلَّا إِنِّ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوَاضِ فَكَأَيُّ يَوْمٍ الْأَمَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا تَسْوَدُ وَجْهِي إِلَّا لَأَسْتَنْقِذَنَّ رِجَالًا مِنَ النَّارِ وَلَيْسْتُ نَقِذَنَّ مِنْ يَدِي آخِرُونَ وَلَا قَوْلَنِي يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِغَدَاةٍ إِلَّا وَإِنَّ اللَّهَ وَلِيُّي وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقَدْ كُنْتُ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَغَادِ مَنْ غَادَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي نَارِكُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَعِزَّتِي ظَرْفُهُ يَدِي وَظَرْفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْأَلُوهُمْ وَلَا تَسْأَلُوا غَيْرَهُمْ

ابو اسحاق شیبانی سے مروی ہے کہ میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ سنا کہ وہ کہتے ہیں: ہم غدیر خم سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ موجود تھے اور ہم آپ کے سر مبارک پر درخت کی ٹہنیوں کو بلند کیے ہوئے تھے۔

اس دن آپ نے فرمایا:

”اللہ اُس شخص پر لعنت کرتا ہے جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب ہو اور اُس پر لعنت کرے جو اپنے آقا کے علاوہ کسی اور سے تعلق جوڑے۔ بچہ جس کے بستر پر پیدا ہوا اُس کا ہوتا ہے اور وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاتی سوائے اس صورت میں جو تم لوگوں نے مجھ سے سنا ہے اور مجھے کرتے دیکھا ہے۔

یہ درکھو! جس نے جان بوجھ کر علی کو جھٹلایا اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

یہ درکھو! بے شک! تمہارا خون اور اموال تم لوگوں کے لیے یوں ہی محترم ہیں جیسے اس شہر (مکہ معظمہ) میں، اس مہینہ (ذی الحجہ) میں، اس دن کی حرمت ہے۔ میں تم لوگوں سے پہلے حوض (کوثر) پر موجود

ہوں گا اور میں قیامت کے دن دوسری امتوں پر تمھاری کثرت پر فخر کروں گا۔ پس! تم لوگ اس دن مجھے
رُسوا نہ کرنا۔

یاد رکھو! میں (قیامت کے دن) کچھ لوگوں کو ضرور جہنم کی آگ سے نجات دلاؤں گا اور کچھ دوسرے کو۔
میرے ہاتھ سے نجات نہیں پائیں گے۔ اور میں اپنے رب سے کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ
میرے اصحاب ہیں تو مجھے جواب دیا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کر
ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! بے شک! اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں۔ پس! جس کا میں مولا ہوں اُس کا
علیٰ مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو اے (حضرت علیؑ) کو دوست رکھے اور تو اس سے دشمنی
رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک، اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔
اس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سراسر اتم لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ پس! تم ان (میری عترت و
اہل بیت) سے سوال کرو، اس کے علاوہ کسی سے سوال نہ کرو۔“^①

سیدہ سلام اللہ علیہا کی سخاوت

44/248 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِيمَا أَجَازِي رَوَيْتُهُ
عَنْهُ وَكَتَبَ لِي بِحَقِّهِ سَنَةً خَدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ مِائَةً مَشْهُرَةً مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التُّغْرُوْفِيُّ بِأَبْنِ الصَّقَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
الْمُقَاسِّ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْعَجَلِيُّ الْقُرْمَسِيُّ الْقَزْمِيَّ بِشَهْرٍ وَقَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
الضُّهْبَانِ أَلْبَحَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ شِنْ حَمَزَةَ بْنِ حَمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَمِّيهِ السَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَاةَ الْعَقْرِ فَمِنَّا مَنْ جَلَسَ فِي قَبِيلَتِهِ وَالَّذِينَ حَوْلَهُ قَبِيلَتَنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ

رَأَيْهِ شَيْخٌ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْعَرَبِ [عَلَيْهِ] سَمَلٌ قَدْ تَهَلَّلَ وَ اخْتَلَقَ وَ هُوَ لَا يَكَادُ يَتِمَّالِكُ ضَعْفًا وَ كِبَرًا
 قَدْ قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ يُسْتَجْلِيهِ الْخَبَرُ فَقَالَ الشَّيْخُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنَا جَائِعٌ الْكَبِيرُ فَأَطْعِمْنِي وَ عَارِي الْجَسَدِ
 قَدْ كُسِيَ وَ فَقِيرٌ فَأَرِشْنِي فَقَالَ مَا أَجْدُ لَكَ شَيْئًا وَلَكِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ انْطَلِقْ إِلَى مَنْزِلِ
 مَنْ يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ يُؤَيِّرُ اللَّهَ عَلَى نَفْسِهِ انْطَلِقْ إِلَى حُجْرَةِ فَاطِمَةَ وَ كَانَ بَيْنَهُمَا
 مَلَا صِقًا بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي يَنْفَرُ دُورَهُ لِنَفْسِهِ مِنْ أَرْوَاجِهِ يَا بِلَالُ ثُمَّ وَقَفَ بِهِ عَلَى مَنْزِلِ فَاطِمَةَ
 فَانْخَلَقَ الْأَعْرَابِيُّ مَعَ بِلَالٍ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى بَابِ فَاطِمَةَ تَادَى بِأُخْلَى صَوْتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ
 بَيْتِ النَّبَوَّةِ وَ مُخْتَلَفِ الْمَلَائِكَةِ وَ مَهِيْطِ جَبْرَيْلَ الرُّوحِ الْأَمِينِ بِالتَّخْزِيلِ مِنْ عِنْدِ رَبِّ
 نَعَائِمِينَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ أَنْتَ يَا هَذَا قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْعَرَبِ أَقْبَلْتُكَ عَلَى أَبِيكَ سَيِّدِ الْبَشَرِ
 مِنْهُ جِرَاءٌ مِنْ شُقَّةٍ وَأَنَا يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ عَارِي الْجَسَدِ جَائِعٌ الْكَبِيرُ فَأَوْاسِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ وَ كَانَ لِفَاطِمَةَ وَ
 غَيْرِ فِي تِلْكَ الْحَالِ وَ رَسُولُ اللَّهِ ثَلَاثًا مَا طَعِمُوا فِيهَا طَعَامًا وَ قَدْ عَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ذَلِكَ مِنْ شَأْنِهِمَا
 فَعَمَدَتْ فَاطِمَةُ إِلَى جِلْدِ كَبِيشٍ مَذْبُوعٍ بِالْقِرْصِ [بِالْقَرِظِ] كَانَ يَتَنَاوَعُ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ
 فَقَالَتْ خُذْ هَذَا أَيُّهَا الظَّالِمُ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَزِيحَ لَكَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ
 سَكُوتْ إِلَيْكَ الْجُوعُ فَتَنَاوَلْتَنِي جِلْدَ كَبِيشٍ مَا أَنَا صَائِعٌ بِهِ مَعَ مَا أَجِدُ مِنَ السَّعْبِ قَالَ فَعَمَدَتْ لَهَا
 سَمْعَتُ هَذَا مِنْ قَوْلِهِ إِلَى عَقْدٍ كَانَ فِي عُنُقِهَا أَهْدَتْهُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 فَتَقَطَّعَتْهُ مِنْ عُنُقِهَا وَ تَبَدَّدَتْهُ إِلَى الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَتْ خُذْهُ وَ يَعْهْ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يُعَوِّضَكَ بِهِ مَا هُوَ خَيْرٌ
 مِنْهُ فَأَخَذَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَقْدَ وَ انْطَلَقَ إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ وَ النَّبِيِّ جَالِسٍ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَعْطَيْتَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْعَقْدَ وَقَالَتْ يَعْهْ فَعَسَى أَنْ يَصْنَعَ لَكَ قَالَ فَبَكَى النَّبِيُّ وَ قَالَ لَا
 تَنِيْفُ يَصْنَعُ اللَّهُ لَكَ وَ قَدْ أَعْطَيْتُكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَيِّدَةُ نَبَاتِ آدَمَ فَقَامَ عُمَارُ بْنُ يَلْبِغٍ رَحِمَهُ
 اللَّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذُنِي بِشَرَاءِ هَذَا الْعَقْدِ قَالَ اشْتَرِهِ يَا عُمَارُ فَلَوْ اشْتَرَيْتَ فِيهِ الثَّقَلَيْنِ مَا
 عَذَّبَهُمُ اللَّهُ بِالنَّارِ فَقَالَ عُمَارُ بِكُمْ هَذَا الْعَقْدُ يَا أَعْرَابِي قَالَ يَشْبَعُونَ مِنَ الْخُبْرِ وَ السَّحْمِ وَ بُزْدَةٍ
 بِمَنْزِلَةِ أَسْتَرِهَا غَوْرَتِي وَ أَصْلِي فِيهَا لِرَبِّي وَ دِينَارٌ يُبْلِغُنِي إِلَى أَهْلِي وَ كَانَ عُمَارٌ قَدْ بَاعَ سَهْمَهُ الَّذِي
 نَقَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ خَيْبَرٍ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَ مِائَتًا دِرْهَمًا هَجْرِيَّةً وَ

بُرْدَةً بِمَائِيَّةٍ وَرَاحِلَتِي تُبَلِّغُكَ إِلَى أَهْلِكَ وَشُبُعَةٌ مِنْ حُبْرِ النُّورِ وَ لِلْعَمِّ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ مَا أَخَذَ
 بِالنَّهْلِ وَ انْتَلَقَ بِهِ عَمَّارٌ قَوْفًا مَا حَمَمَ لَهُ وَ عَادَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 شَيْعَتُكَ وَ الْكُتَيْبَتُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ اسْتَغْنَيْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أَهْلِي قَالَ فَخَرِ
 فَاطِمَةَ بِصَنِيعِهَا فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِلَهٌ مَا اسْتَغْنَيْتُكَ وَ لَا إِلَهَ لَنَا تَعْبُدُهُ سِوَاكَ وَ أَنْتَ
 رَازِقُنَا عَلَى كُلِّ الْجِهَاتِ اللَّهُمَّ أَعْظِ فَاطِمَةَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ فَامَنَّ النَّبِيُّ عَلَى ذُنُوبِهِ
 وَ أَقْبَلَ عَلَى أَطْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْظَى فَاطِمَةَ فِي الدُّنْيَا ذَلِكَ كُنَّا أَبْوَهَا وَ مَا أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ
 مِثْلُهَا وَ عَيْنٌ تَعْلَمُهَا وَ تُولَا عَيْنٌ مَا كَانَ لِفَاطِمَةَ كُنُفُو أَبَدًا وَ أَعْظَاهَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ مَا لِيُتَعَلَّمِينَ
 مِثْلَهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَسْبَاطِ الْأَنْبِيَاءِ وَ سَيِّدَا أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ كَانَ يَأْزِيهِ الْيَقْدَادُ وَ ابْنُ عَمْرٍ
 عَمَّارٌ وَ سَلْبَانُ رَهْطِ اللَّهِ عَنْهُمَا فَقَالَ وَ أَرِيدُكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا فِي الرُّوحِ
 الْأَمِينِ يَغْيَى جَبْرِئِيلُ وَ قَالَ إِنَّهَا إِذَا هِيَ قُبِضَتْ وَ دُفِنَتْ يَسْأَلُهَا الْمَلَكَانِ فِي قَبْرِهَا مَنْ رَبَّتِ
 فَتَقُولُ اللَّهُ رَبِّي فَيَقُولَانِ مَنْ نَبِيِّكَ فَتَقُولُ أَبِي فَيَقُولَانِ فَمَنْ وَلِيُّكَ فَتَقُولُ هَذَا الْقَائِمُ عَلَى
 شَفِيرِ قَبْرِي عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَلَا وَ أَرِيدُكُمْ مِنْ فَضِيلَتِهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَكَّلَ بِهَا زَعِيمًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
 يَحْفَظُونَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَ مِنْ خَلْفِهَا وَ عَنْ يَمِينِهَا وَ عَنْ شِمَالِهَا وَ هُمْ تَعْلَمُهَا فِي حَيَاتِهَا وَ عِنْدَ قَبْرِهَا
 بَعْدَ مَوْتِهَا يَكْثُرُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهَا وَ عَلَى آبِهَا وَ بَنِيهَا وَ بَنِيهَا فَمَنْ رَازَى بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا رَازَى فِي
 حَيَاتِي وَ مَنْ رَازَ فَاطِمَةَ فَكَأَنَّمَا رَازَى وَ مَنْ رَازَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَكَأَنَّمَا رَازَ فَاطِمَةَ وَ مَنْ رَازَ الْحَسَنَ وَ
 الْحُسَيْنَ فَكَأَنَّمَا رَازَ عَلِيًّا وَ مَنْ رَازَ دُرَيْتَهُمَا فَكَأَنَّمَا رَازَهُمَا فَعَمَدَ عَمَّارٌ إِلَى الْعَقْدِ وَ طَلَبَهُ بِالْهَسَاءِ وَ
 لَقَّاهُ فِي بُرْدَةِ بِمَائِيَّةٍ وَ كَانَ لَهُ عَبْدٌ اسْمُهُ سَهْمٌ ابْتِاعَهُ مِنْ ذَلِكَ السَّهْمِ الَّذِي أَصَابَهُ بِخَيْبَرٍ فَدَفَعَ
 الْعَقْدَ إِلَى الْمَمْلُوكِ وَ قَالَ لَهُ خُذْ هَذَا الْعَقْدَ فَادْفَعْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ أَنْتَ لَهُ فَادْفَعْ الْعَقْدَ فَأَتَى بِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ وَ أَخْبَرَهُ يَقُولُ عَمَّارٌ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ الصِّدِّيقُ إِلَى فَاطِمَةَ فَادْفَعْ إِلَيْهَا الْعَقْدَ وَ أَنْتَ
 لَهَا نَجَاءُ الْمَمْلُوكِ بِالْعَقْدِ وَ أَخْبَرَهَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ أَنْتَ فَادْفَعْ الْعَقْدَ وَ أَخْتَقِ الْمَمْلُوكَ
 فَضَبِطَ الْغَلَامُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَا يُضْحِكُكَ يَا غَلَامُ فَقَالَ أَطْعَمَنِي عَصْمُ بْنُ كَثْرَةَ هَذَا الْعَقْدِ أَشْبَعَ
 جَائِعًا وَ كَسَا عُرْيَانًا وَ أَعْلَى فَقِيرًا وَ أَعْتَقَ عَبْدًا وَ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ پھر یہ زلزلہ سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور لوگ آپؐ کے ارد گرد بیٹھ گئے جبکہ ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھ

چاک ایک غریب بوڑھا مسافر مسجد میں وارد ہوا اور وہ پچھلے پرانے لباس میں ملبوس تھا۔ پیری و ناتوانی نے اسے جس طرح گھیر رکھا تھا کہ اس میں چلنے پھرنے کی طاقت نہ تھی۔ ہریان پیغمبرؐ نے اس کی طرف رخ انور فرمایا اور اس کا

س نے عرض کیا: میں سخت بھوکا ہوں، کھانا نہیں ہے کہ جسے کھاؤں اور اپنی بھوک مٹاؤں اور لباس نہیں ہے کہ

پیغمبر گرامی ﷺ نے فرمایا: اے میرے دوست! اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جس سے تمہاری مدد

میں تجھے فاطمہ زہراؑ کے خانہ اقدس کی طرف رہنمائی کرتا ہوں اللہ اور اس کا رسولؐ اُن سے محبت کرتے ہیں اور

میں رسولؐ کے رسولؐ سے محبت کرتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اللہ کی خوشنودی کے لیے، اس کی ذات کو اپنے اوپر مقدم سمجھتی ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کا گھر رسولؐ اللہ کے گھر کے ساتھ متصل تھا۔ آپؐ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ اس فقیر کو

جس کے گھر کے دروازے پہ لے جاؤ۔ جب وہ اعرابی حضرت بلالؓ کے ہمراہ سیدہ عائشہؓ کے دروازے پر آیا تو اس

سے اہل بیت نبوتؑ اے منزل آمد و رفت ملائکہ! اے جبرئیلؑ امینؑ کے اُترنے کی جگہ! میری مدد کیجیے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے اس سے پوچھا: کون ہے؟

س نے جواب دیا: اے دختر پیغمبرؐ! میں ایک بوڑھا آدمی ہوں، دُور دراز سے آیا ہوں، بھوکا، بے لباس و بے نوا و

میں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر اپنا لطف و کرم نازل فرمائے، میری مدد کیجیے حالانکہ یہ عظیم گھر تین روز سے قافے سے تھا۔

حضرت علیؓ اور حضرت سیدہ فاطمہؓ بھی تین دن سے بھوکے تھے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے گوسفند کا رنگین چمڑا اٹھایا اور اس سائل کو پیش کیا۔ اسی چمڑے پر آپؐ کے دونوں

شہزادے حسین شریفین سویا کر رہے تھے۔ آپ نے اس سے فرمایا: سے لے جائیے، مجھے خداوند مہربان پر اُمید ہے کہ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

اس بوڑھے نے عرض کیا: اسے دخترِ بغیرِ اُمیں نے آپ سے بھوک کی شکایت کی ہے آپ مجھے یہ ہزار دے دیں میں بھوکا آدمی اسے کیا کروں گا؟

اس دوران حضرت فاطمہ زہراؑ نے اٹھ کھڑی ہوئی، اپنے گلے سے گلوبند اُتارا ① اور مسائل کے حوالے کیا اور فرمایا: سے لے جاؤ اور فروخت کر دو خداوند تعالیٰ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

اس بوڑھے شخص نے خوشی خوشی اس گلوبند کو لیا اور مسجد میں واپس آیا اور بغیرِ سرائی ابھی تک اپنے اصحابِ مردِ حلقہ میں موجود تھے۔ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی بیٹی نے مجھے یہ گلوبند عطا کیا ہے اور انھوں نے مجھے کہا ہے کہ اسے فروخت کروں اور اس کی قیمت سے اپنی حوائج پوری کروں اور انھوں نے میری محرومیت کے خاتمے کی بھی کیا ہے۔

بغیرِ خدا روئے اور فرمایا: اے بندہ خدا! خداوند تعالیٰ کیسے تیری زندگی کے مسائل حل نہ فرماتا حالانکہ خدا نے فاطمہؑ بہت محمدؐ سیدہ نساء العالمینؑ نے تجھے اپنا گلوبند دے دیا ہے۔

حضرت عمارؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت فرمائیں کہ میں اس گلوبند کو خرید لوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! آپ ہی خریدیں اگر تمام جن واپس اس گلوبند کو تمہارے ساتھ فریاد کے لیے تیار ہو جائیں تو خداوند تعالیٰ انھیں جہنم میں نہیں ڈالے گا۔

حضرت حمزہؓ نے اس بوڑھے شخص سے پوچھا: اس گلوبند کو کتنے میں فروخت کریں گے؟ اس بوڑھے شخص نے جواب دیا: اس کی قیمت کچھ گوشت اور روٹی ہو جائے اور اس کے ساتھ یعنی چادر کے لیے اپنے اوپر ڈال سکوں اور اس پر نماز پڑھ سکوں اور چند دینار کہ جن کے ذریعے اپنے خاندان کی طرف واپس جا سکوں۔ حضرت حمزہؓ کو جنگِ خیبر سے کچھ مالِ قیمت ملا تھا۔ آپ نے اُسے مل کر اس سے اپنی ضروریات پوری کر لیں اور اس مال میں سے آپ کے پاس کچھ باقی نہیں رہا تھا لیکن باوجود اس کے اُن کے پاس کچھ رقم اور سامان تھا۔ آپ نے اس بوڑھے سے کہا: میں تجھے اس گلوبند کے عوض بیس دینار اور دو سو درہم اور یعنی چادر اور ایک سواری دیتا ہوں۔

① آپ کو یہ گلوبند حضرت عروہ بن عبدالمطلب کی بیٹی نے دیا تھا۔

تیرے اہل و عیال تک پہنچ دے گی۔ بارہ ازیں تجھے گندم کی روٹی اور گوشت سے بھی میرا کراتا ہوں۔ اب یہ گلو بند میرے حوالے کر دیجیے۔

اس بوڑھے نے ازراہِ تعجب کہا: تم ایک سخی انسان ہو، میں حاضر ہوں۔
حضرت عمارؓ اسے اپنے گھر لے گئے، اُسے کھانا کھلایا اور جن چیزوں کا وعدہ کیا تھا وہ بھی اسے پیش کر دیں۔
وہ بوڑھا واپس آیا تو پیغمبر اسلام ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں لباس مل گیا ہے اور کھانا کھالیا ہے؟
اس نے جواب دیا: جی ہاں! سب کچھ مل گیا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کے حق میں دعا کرتا۔
اُس نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا: خدایا! گو وہ خدا نہیں ہے کہ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے؟ ہم تین ہی صہرت کرتے ہیں، گو وہی ہمیں ہر طرف سے روزی رزق دینے والا ہے۔ اے اللہ! حضرت فاطمہؓ زہراؓ کو اتنا عطا کر کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو اور نہ کسی کان نے سنا ہو۔

جناب عمارؓ نے وہ گلو بند اُس بوڑھے سے لیا اور اُسے ٹھک سے مصلح کیا اور یہی چادر میں لپیٹا اور اپنے غلام ”سہم“ کے حوالے کیا۔ آپ نے یہ غلام اُس مال غنیمت کی قیمت سے خریدا تھا جو آپ کو جنگِ خیبر سے ملا تھا۔ جناب عمارؓ نے سنا کہ یہ سہم رسول اللہؐ کی خدمت اقدس میں لے جاؤ اور تم بھی انہی کی ملکیت ہو۔ وہ غلام بارگاہِ نبوت میں پہنچا اور یہی چادر جس میں گلو بند تھا حضور کے حوالے کیا اور حضرت عمارؓ کا پیغام بھی دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ سب کچھ فاطمہؓ زہراؓ کے پاس لے جاؤ اور اُن کے حوالے کر دو۔ اب تم انہی کے خدمت ہو۔ غلام بارگاہِ مرکزِ عمرت و طہارت میں پہنچا اور اُس نے وہ گلو بند حضرت زہراؓ کے حوالے کیا اور پیغمبر گرامیؐ کا پیغام بھی دیا۔

حضرت فاطمہؓ زہراؓ السلام نے وہ گلو بند لیا اور غلام کو اللہ کے راستے میں آزاد کر دیا۔ غلام جنسے لگا۔ حضرت زہراؓ نے جنسے کی وجہ پوچھی۔ اس نے جواب دیا: اس گلو بند کی برکت نے مجھے ہمارا دیا ہے کیونکہ میں خود گواہ ہوں کہ اس نے ایک جوئے کی بھوک ختم کی ہے، ایک بے لباس کو لباس پہنایا ہے، ایک حاجت مند کی حاجت روائی کی اور ایک غلام کو آزاد کیا اور پھر اپنے مالک کے پاس واپس آ گیا۔^①

امام حسن کا بچپن اور کھیل

45/249 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ أَدْنِيُّ فِي كِتَابِهِ بِأَمَلٍ فِي مَحَلَّةٍ مَشْهُدٍ الْقَاصِرِ يَلْعَقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ عَشْرِينَ وَخَمْسِينَ أَوْ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بُرَاهِيْمُ بْنُ بُنْدَارٍ الصُّرِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاصِرُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْجَبَلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو خَالِصٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ الدِّينَوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ شَاكِرٍ بْنُ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الصُّرِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَيْسِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ أَلَا عَيْبَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ صَبِيٌّ بِالنَّدَاجِ فَإِذَا أَصَابَتْ مِدْحَاتِي مِدْحَانَهُ قُلْتُ انْمَلِي فَيَقُولُ وَيَجُكُ أَتُرَكِّبُ ظَهْرًا تَحْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا أَصَابَتْ مِدْحَاتِي مِدْحَانَهُ قُلْتُ لَهُ لَا انْمَلِكُ كَمَا لَا تَحْمَلِي فَيَقُولُ أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَحْمَلَ بَدَنًا تَحْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ فَأَنْجِلُهُ

ابورافع بیان کرتا ہے کہ میں بچپن میں امام حسن بن علی کے ساتھ مداحی ① کا کھیل کھیلا کرتا تھا۔ اگر کھیل کے دوران میرے پتھر لڑھک جاتے تو میں ان سے کہتا کہ اب آپ مجھے اپنی کرپر اٹھاؤ تو وہ جواب دیتے: تجھ پر انسو ہے! کیا تم اُس کی پشت پر سوار ہو گے جسے رسول اللہ ﷺ نے اٹھایا ہے۔ تو پھر میں ان کی پشت پر سواری نہ کرتا۔ جب ان کے پتھر لڑھک جاتے اور وہ غالب آ جاتے تو میں ان سے کہتا کہ میں آپ کو نہیں اٹھاؤں گا جیسے آپ نے مجھے نہیں اٹھایا تھا۔ پھر وہ فرماتے: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اُس بدن کو اٹھاؤ گے جسے رسول اللہ ﷺ نے اٹھایا ہے۔ پھر میں آپ کو اٹھا لیتا۔ ②

چار لوگوں کی شفاعت

46/250 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَقَرِّ اتَّقِ عَلَيْهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ أَوْ بِمَشْهُدٍ مَوْلَانَا أُمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

① مداحت یا مداحی، اہل مکہ کا ایک کھیل ہے جس میں ایک گڑھا کھود کر اس میں پتھر لڑھکائے جاتے ہیں۔ (مترجم)

② بحار الانوار ج ۱۰۰، باب ۴، ج ۱۶، ص ۱۹۲

قاضی عیاض السلام قال: أخبرنا الشيخ أبو الوليد أبو جعفر الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ
 أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيى الفحام الشافعي قال: حدثني علي بن عمر بن يحيى الفحام قال:
 حدثني عبد الله بن أحمد بن عامر قال: حدثني أبي أحمد بن عامر الشافعي قال: حدثنا علي بن موسى
 بن فضال السلام قال: حدثني أبي موسى بن جعفر قال: حدثني أبي جعفر بن محمد قال: حدثني
 أبو محمد بن علي قال: حدثني أبي علي بن الحسين قال: حدثني أبي الحسن بن علي بن أمير المؤمنين
 علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَيْخٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُحِبُّ لِأَهْلِ بَيْتِي
 وَسُجُودِي لَهُمْ وَالْمُعَايَدِي فِيهِمْ وَالْقَاهِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمُ وَالشَّاسِي لَهُمْ فِي مَا تَلَوَّ بِهِمْ مِنْ أُمُورِهِمْ
 میرا مومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن

حقوق آل محمد علیہ السلام

[illegible]

یہ حدیث باب نمبر ۱۱۷ میں حدیث نمبر ۱۲۷ اور باب نمبر ۱۲۷ میں حدیث نمبر ۱۲۸ کے تحت حوالہ جات اور مختص عبارت کے ساتھ گزر چکی ہے۔

نعمتہ لا تبید ولا تفی احسن توفیق رب السماء بحق یس و آل صہ
 عمر بن یحییٰ بن ہمام سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کو یہ فرماتے ہوئے سنا
 لوگوں میں تقویٰ و پرہیزگاری کے سب سے زیادہ حق دار آل محمد اور ان کے شیعہ ہیں تاکہ (اس حوالے سے) رعایا ان کو
 اقتداء کرے۔^①

محمد بن ابی القاسم (مصنف) کہتے ہیں کہ جس طرح آل محمد کے بعد شیعہ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کے سب
 سے زیادہ حق دار ہیں اسی طرح یہ ان اعمال پر ثواب اور جزا حاصل کرنے کے بھی دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں۔ بہت
 اے میرے (دینی و ایمانی بھائیو!) آل محمد مصطفیٰ کے شیعو! اس دن کے لیے عمل کرو جس دن اللہ کی نعمت مہم اور نیکو
 ہوگی۔ آسمان کا پروردگار حق یسین و آل طہ میں بہترین عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جنگ مصفین میں مولانا علی کی شجاعت

48/252 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَلَفِيُّ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ الْحَسَنِ الطَّيْرُزِيُّ رَجُلَهُ اللَّهُ قَرَاءَةً عَلَيْهِ فِي
 صَفَرٍ سَنَةِ عَشْرٍ وَخَمْسِينَ تَقْرِئُ بِمَشْهَدٍ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 حَدَّثَنِي الشَّيْخُ أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
 مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ الْأَمْدَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ
 فِي شَعْبَانَ سَنَةِ رَسِيدٍ وَخَمْسِينَ وَفَلَانِيًّا تَقْرِئُ بِمَشْهَدٍ فِي مَهْرِ النَّجَاحِ فِي دَارِ الصُّفَّةِ وَبِالْمُشْرِقِ قَالَ:
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَعْقِلٍ الْعَبْدِيُّ الْقُرْمَسِيُّ الْقُرْمَسِيُّ بِمَشْهَدٍ وَرَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 أَبِي الطُّهْبَانِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَظَرَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَخْمَرِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ
 ثَعْلَبَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَقِمَ
 الْبَيْتُ أَنْ يَأْتِيَنَّ مِنْهُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَا كَشَفَ الْبَيْتُ دُيُوكَهُ عَنْ مَوْلَاهُ لَا وَ
 اللَّهُ مَا رَأَيْتُ قَارِسًا مُنْذِرًا يَوْمَ لَا يَكُونُ يَوْمًا وَفَعْلٌ مَعَهُ بِحَقِّهِ وَفَعْلٌ رَأْسُهُ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَ
 كَأَنَّ عَيْنَيْهِ رِجَاجٌ سَبِيضٌ يَتَوَقَّانِ مِنْ تَحْتِهَا يَقِفُ عَلَى يَدَيْهِمْ يَخْطُبُهُمْ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى نَفَرٍ
 فِيهِمْ وَتَلَعَتْ خَيْسُ لُغَاوِيَّةٍ (لَعَنَهُ اللَّهُ) نَدَعَى بِالْكُتَيْبَةِ الشَّهْبَةِ عَشْرَةَ أَلْفٍ دَارِجٍ عَلَى عَشْرَةٍ

لَا فِي أَشْهَبَ فَأَشْعَرَ النَّاسَ لَهَا لَهَارَ أَوْهَا وَانْحَارَ بَعْضُهُمْ إِنْ بَعْضٍ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا
 التَّخَعُّ وَالْمُتَعُّ أَهْلَ الْعِرَاقِ هَلْ هِيَ إِلَّا أَنْطَاصُ مَا بَلَّغَتْ فِيهَا قُلُوبُ طَائِفَةٍ لَوْ مَشَتْ سُبُوفُ أَهْلِ
 الْحَقِّ لَوَ أَتَيْتُمُوهَا كَهَرَادٍ بِقِيَعَةِ سَقْتِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ إِلَّا فَاسْتَشْعِرُوا الْحَشِيَّةَ وَتَجَنَّبُوا
 السَّكِينَةَ وَادْرَعُوا الضُّبَّةَ وَغُضُّوا الْأَطْوَاتِ وَقَلَبُوا الْأَسْيَافَ فِي الْأَعْنَادِ قَبْلَ السَّلَاقِ وَانْظُرُوا
 نَحْرَ وَاطْعُوا لَشَرَّ وَكَافُوا بِالْقَبِي وَصَلُّوا السُّبُوفَ بِالْخُصَى وَالْيَبَالَ بِالزَّمَا حِ وَغَاوُوا الْكَرَّ وَ
 سَتَحِيُوا مِنَ الْقُرْقَانَةِ عَارٍ فِي الْأَعْقَابِ وَتَارَ يَوْمَ الْحِسَابِ قَطِيبُوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ نَفْسًا وَامْسُوا
 رَنَ الْمَوْتِ مَشِيَّةً مُهَجَّ قَائِكُمْ بِعَيْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعَ نَحْيِ رَسُولِ اللَّهِ وَعَيْنِكُمْ بِهَذَا الشَّرَادِ
 الْأَذَلِّ وَالزَّوَاكِ الْمُظْمِمْ وَظَرَبُوا ثَبَجَهُ فَإِنَّ السَّيْطَانَ رَاقِدٌ فِي كَسِيرِهِ نَاقِشٌ حِضْنِيهِ مُفْتَرِشٌ
 ذِرَاعِيهِ قَدْ قَدَّمَ لِلْوُتْبَةِ يَدًا وَآخَرَ لِلنُّكُوسِ رِجْلًا فَصَدَّ صَدًّا حَتَّى يَنْجَلِيَ لَكُمْ عُمُودُ الْحَقِّ وَ
 أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكُمْ أَغْمَالُكُمْ هَا أَنَا شَادُّ قَشْدُوا بِسْمِ اللَّهِ حَمَلًا يُنْشَرُونَ ثُمَّ
 حَمَلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ وَكُلِّ دُرَيْتِهِ الضَّلَاقَةِ وَالسَّلَامُ حَمْدُهُ وَتَبِعْنَهُ حَوْلِيَّةً لَمْ تَبْلُغِ الْبَيَانَةَ
 قَارِيسَ فَبَجَالَهُمْ فِيهَا جَوْلَانِ الرَّحَى الْبُسْرَ حَقَّ بِثَقْلِهَا فَارْتَفَعَتْ كَحَاجَةٍ مَتَعَتْنِي النَّظَرُ ثُمَّ انْجَلَتْ
 فَأَلْبَسْتُ السَّطْرَ فَلَمْ تَرَ إِلَّا رَأْسًا نَادِرًا وَبَدَأَ طَائِفَةٌ فِيمَا كَانَ بِأَشْرَعِ مَنْ أَنْ وَلُوا مُدِيرِينَ كَأَنَّهُمْ مُنْزَرُ
 مُسْتَنْفِرَةٌ فَفَرَّتْ مِنْ قُسُورَةٍ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ أَقْبَلَ وَسَيْفُهُ يَنْطَفُ وَوَجْهُهُ كَشِيفَةُ الْقَمَرِ وَ
 هُوَ يَقُولُ فَقَاتِلُوا أَيْمَنَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَمَانَ لَهُمْ

قال عكرمة وكان ابن عباس رضي الله عنه يحدث فيقول أمر رسول الله عليًا عليهما السلام
 بقتال الساكسين والقاسطين والمارقين وقال **عليه السلام** : يا علي إنك لمقاتل على توويل القرآن
 كما قاتلت على تنزيله

عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عورتیں ہانچ ہو چکی ہیں کہ وہ امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ جیسا
 یہ بیدار رکھیں۔ عورتوں نے علیؓ جیسے بیٹے کے لیے اپنے دامن نہیں پھیلانے۔ خدا کی قسم! میں نے حضرت علیؓ جیسا
 بہادر نہیں دیکھا کہ جس کا ان سے موازنہ کیا جاسکے۔ میں نے جگہ صفین کے موقع پر یہ دیکھا کہ جب میں اس
 جگہ میں آپؓ کے ہمراہ تھا۔ آپ کے سر اقدس پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اور آپ کی دونوں آنکھیں حیرت روشن چراغ کے مانند

چمک رہی تھیں۔ گویا ان سے آگ نکل رہی تھی۔ آپؐ نے لوگوں کی ایک چھوٹی جماعت کے پاس کھڑے ہو کر انھیں منصب ارشاد فرمایا، پھر آگے بڑھتے ہوئے اس گروہ کے پاس تشریف لائے جس گروہ میں میں موجود تھا کہ اتنے میں معاویہ کے وہ گھڑسوار افراد کا ہر ہوئے جنھیں ہتھیاروں سے لیس بڑا لشکر کہا جاتا تھا۔ اس لشکر میں دس ہزار زرہ پوش، افراد اور دس ہزار سیاہی مائل سفید گھوڑوں پر سوار تھے۔ جب لوگوں نے اس گھڑسوار لشکر کو دیکھا تو وہ ڈر کے مارے کانپنے لگے اور یہ دوسرے کے پیچھے پیچھے لگے۔

پھر امیر المومنین علیؑ نے فتح اور خلع کے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا:

اے اہل عراق! یہ وہ لوگ ہیں جو حق سے منحرف ہیں اور ان کے دل حیرانی و پریشانی میں سرگرداں ہیں۔ اگر حق پرستوں کی تلواریں ان پر برس پڑیں تو تم انھیں دیکھو گے کہ یہ ان عزیوں کی طرح تیز تر ہو جائیں گے جنھیں طوفان کے دن تیز ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑا کر لے جاتی ہے۔

خبردار! تم لوگ خوفِ خدا کو اپنا شعار بناؤ اور اطمینان و سکون کی چادر اؤڑھ لو اور صبر کی زرہ زیب تن کر لو اور نیزہ آواز میں دھکی رکھو اور اپنی تلواروں کو قیاموں سے باہر نکالنے سے پہلے تجربہ انھیں حرکت دے لو تاکہ تمہیں بعد میں کوئی دشمن نہ ہو اور تم اپنے مد مقابل کو کن اکھیوں (ترجمی نگاہوں) سے دیکھتے رہو اور ان پر دائیں بائیں اطراف سے نیزہ زنی کر لے دو اور تلوار کی دھار سے ان کا مقابلہ کرو۔ تلواروں کو کھینچ کر قدموں کو آگے بڑھاتے چلو اور تیر انداز تیروں۔ برسات کے ذریعے ان پر حملہ کریں اور ان پر پیٹیرے بدل بدل کر حملہ کرو اور فرار ہونے سے شرم کرو کیونکہ میدان سے فرار ہونا آنے والی نسلوں کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث ہے اور حساب کے دن جہنم کی آگ میں جانے کا سبب ہے۔ پس! تم لوگ اپنی خوشی سے اپنی جان راہِ خدا میں قربان کرو اور دل پسند اعداء سے چھٹے ہوئے موت کی جا۔ بڑھو۔ یقیناً تم لوگ اللہ عزوجل کے سامنے در رسول اللہ ﷺ کے (بیچہ زاد) بھائی کے ہمراہ (جنگ کر رہے) ہو۔ لوگوں کا اس سیاہ خیمے اور اس کے آگے چھوڑے ہوئے تاریک پردے تک پہنچنا ضروری ہے اور پانی کے بہاؤ کی تیز۔ طرح اس پر ضرب لگاؤ کیونکہ اس کے ایک کونے میں شیطان چھپا ہوا ہے جس نے یک جانبہ جنگ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھا رکھے ہیں اور دوسری طرف جنگ سے بھاگنے کے لیے اپنی ناگھیں پیچھے کی جانب الٹا رکھی ہیں۔

پس! تم لوگ اپنے محکمہ ارادوں کے ساتھ ڈٹے رہو یہاں تک کہ تمہارے لیے حق کا ستون و خیمہ ہوا جائے۔ یقیناً تم لوگ ہی غالب ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہر گز تمہارے اعمال کو فسخ نہیں کرے گا۔ اب سر

نوب پر حملہ آور ہونے لگا ہوں پس! تم بھی ان پر حملہ کرو۔

اس کے بعد امیر المومنین علیؑ نے بسم اللہ حم لا یُنتصرون کہہ کر حملہ کر دیا۔ (امیر المومنینؑ اور ان کی
 حدود پر درود و سلام ہوا)

جب امیر المومنینؑ نے حملہ کیا تو آپؑ کی پیروی کرتے ہوئے گھڑسواروں کی ایک جماعت جن کی تعداد ایک سو بھی
 تھی، انہوں نے بھی دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ پھر حضرت علیؑ نے انھیں دشمن کے لشکر میں یوں دوڑایا اور چکر لگوا دیا جیسے چکی
 پنے بوجھ پر گردش کرتے ہوئے چکر کاٹتی ہے۔ اس گھمسان کی لڑائی میں اس قدر سرد و غبار اٹھ کہ مجھے اس سرد و غبار میں
 کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب غبار چھٹ گیا اور نظر آنا شروع ہو گیا تو ہم نے ہر طرف کئے ہوئے سراور بھرے ہوئے ہاتھ
 نیچے اور باقی حیزی سے پشت دکھا کر بھاگ گئے تھے۔ ان فراریوں کی حالت ان بھاگے ہوئے گدھوں جیسی تھی جو شیر کو
 دیکھ کر ڈم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

جب امیر المومنین علیؑ واپس تشریف لائے تو آپؑ کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا اور آپؑ کا چہرہ انور چودھویں
 سے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور آپؑ فرما رہے تھے: کفر کے پیشواؤں کو قتل کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔
 حکمرانہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امین عباسؑ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو ناشین،
 دشمن اور رقیین سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جس طرح میں نے قرآن کی
 تائید پر جنگ کی ہے اسی طرح آپؑ قرآن کی تائید پر جنگ کریں گے۔^①

ابو طیب کو زیارت کی اجازت

49/253 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَمْرِو النَّخَعِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ رَجُلٌ يَدْرِي رَجُلَهُ أَنَّ بَيْتَهُ فِي مَشْهَدِ
 قَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَ
 عَشْرِينَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْقَعْقَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ
 أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُوَيْطَةَ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْمَشْهَدَ وَيُزْوِرُ مِنْ وَرَاءِ الشُّبَّالِ فَقَالَ فِي حَنْتِ يَوْمَ
 عَاشُورَاءَ رَضَفَ النَّفْسَ ظَهَرَ أَوَّ السَّنَسِ ثَغْبِي وَنَظَرِي خَالٍ مِنْ وَاحِدٍ وَأَنَا قَرِيعٌ مِنَ الدَّغَارِ وَمِنْ
 أَهْلِ الْبَيْتِ أَتَمَحَقِّي إِنْ أَنْ بَلَغْتُ الْحَيْضَ نَبِيٍّ أَمْحِي مِنْهُ إِلَى الشُّبَّالِ فَتَدَدْتُ عَنِّي فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ

جَالِسٍ عَلَى الْبَابِ فَهَرُورًا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَقِّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ النَّبِيِّ يَا ابْنَ الْقَلْبِ بِصَوْتٍ يُشَبِّهُ صَوْتَ
حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْمُحْتَسِبِينَ الرِّحَا فَقُلْتُ هَذَا حُسَيْنٌ قَدْ جَاءَ يَزُورُ أَحَاذَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أَنُحِبِّي
أَزُورُ مِنَ الشُّبَّانِ وَأُجِيبُكَ فَأَقْبَضِي حَقَّتْ فَقَالَ وَيَلَا تُدْخِلُ يَا ابْنَ الْقَلْبِ تَكُونُ مَوَلَى نِكَ وَرِفًا
وَنَوَالِيكَ حَقًّا وَتَمْنَعُكَ تَدْخُلُ الدَّارَ ادْخُلْ يَا ابْنَ الْقَلْبِ فَقُلْتُ أُنِجِي أَسِيدُ عَلَيَّ وَلَا أَقْبَلُ مِنْهُ
فَقُلْتُ يَا ابْنَ الْقَلْبِ وَنَيْسَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَيُشِيرُ بِي وَيَهْدِي إِلَى جَنِّدِ الْبَشَرِ بِي حَادِيهِ الْمُؤْضِيعِ فَفَتَحَ فِي
الْبَابِ فَدَخَلْتُ فَكُنَّا نَقُولُ نَهْ أَلَيْسَ كُنْتَ لَا تُدْخِلُ فَقَالَ أَمَّا أَنْ فَقَدْ أَذِنُوا لِي بِقِيَّتِهِمْ أَنَشْرُ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ: لَا شَكَّ أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ الدَّارِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ لَمَّا رَأَى وَلِيَهُ يَا انْطِيبَ أَنَّهُ يَزُورُهُمْ مِنْ وَرَاءِ الشُّبَّانِ وَلَا يَدْخُلُ الدَّارَ احْتِرَامًا
مِنْهُ صَاحِبِ الْأَمْرِ فَقَالَ لَهُ هَذَا الْقَوْلُ وَأَذِنَ لَهُ بِالْدُخُولِ

ابو الطیب احمد بن محمد یویط سے منقول ہے کہ میں امام باقرؑ کے روضہ کے اندر کبھی نہیں جاتا تھا بلکہ کھڑکی کے پیچھے
سے ہی زیارت کرتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک مرتبہ عاشوراء کے دن ظہر کے وقت روضے پر گیا جبکہ اس وقت سورن
آگ برسا رہا تھا اور راستہ بالکل ویران تھا اور کوئی ایک شخص بھی راستے پر موجود نہ تھا۔ میں تہمت لگانے والے افراد
شہر والوں سے ڈرتے ہوئے آگے بڑھا اور چپچپے ہوئے اس دیوار تک پہنچا جو مجھے اس کھڑکی تک لے جاتی تھی۔ میں
کھڑکی کے پیچھے سے کھڑے ہو کر اپنی نظر اندر دوڑا کی تو مجھے دروازے پر ایک شخص بیٹھا ہوا نظر آیا جس کی پشت میرے
طرف تھی، گویا وہ کسی رجسٹر کو دیکھ رہے تھے۔ پھر اس شخص نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابو الطیب! تم یہاں
اس شخص کی آواز حسینؑ بن علی بن محمد بن رضا سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ حسینؑ
جو اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے یہاں تشریف لائے تھے۔ پھر میں نے ان سے عرض کیا: اے میرے سید
سردار! آپ مجھے اہانت عنایت فرمائیں کہ میں یہاں کھڑکی سے ہی زیارت کر لوں اور میں یہاں صرف اس لیے رہتا
ہوں تاکہ آپ کا حق ادا کر سکوں۔

یہ حسینؑ حضرت امام علی نقیؑ کے بیٹے اور حضرت امام حسن مہدیؑ کے بھائی تھے۔ یہ چھل اٹھ اور عظیم المنوت ہوتے تھے
اپنے والد اور بھائی کے ہمراہ اپنے گھر (سرحد) میں رہتے تھے۔ شیخ عباسؒ نے "سفینۃ البحار" ج ۱ ص ۲۵۹ میں تحریر کیا ہے کہ کبھی
امام مہدیؑ کو حسینؑ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سن کر انھوں نے فرمایا: اے ابوالطیب! تم اندر داخل ہو کر زیارت کیوں نہیں کرتے؟ تم ہمارے چاہنے والے۔
 - تم ہم سے حقیقی معنوں میں محبت رکھتے ہو لہذا ہم تمہیں اس گھر میں داخل ہونے سے کیسے روک سکتے ہیں، تم اندر جاؤ
 - ابوالطیب!۔ پھر میں آگے بڑھا تا کہ ان کی خدمت میں سلام عرض کروں لیکن میں دروازے پر پہنچا تو وہاں کوئی شخص
 - موجود نہ تھا۔ پھر میں وہاں کے خادم بصری کی جانب متوجہ ہوا اور اس نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔ پھر میں اندر
 - میں ہوا تو مجھے لوگوں نے کہا کہ تم وہ شخص نہیں ہو کہ جو روٹے کے اندر نہیں آتے تھے تو میں نے جواب دیا: مجھے انھوں نے
 - موت دے دی۔ صرف آپ لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ ①

محمد بن ابی القاسم (کتاب کے مصنف) بیان کرتے ہیں: بے شک! جو شخص اندر موجود تھا وہ اس گھر کے مالک
 - موت قائم آل محمد تھے۔ جب انھوں نے اپنے شب دار ابوالطیب کو دیکھا کہ وہ کھڑکی کے پیچھے سے زیارت کر رہا ہے اور
 - نہ کے احترام کی وجہ سے اندر داخل نہیں ہو رہا ہے تو آپ نے اپنے فرمان کے ذریعے اسے اندر آنے کی اجازت
 - دے دی۔

پابندی اور پرہیزگاری

50/254 مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي مُعْتَمِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَاقُوْبٍ عَنْ جَارِةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ
 - الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَاقُوْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَاقُوْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
 - بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُزَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ
 - عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَنْ كَلْبِ بْنِ مَعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَصَابَكُمْ وَاسِعُ
 - نَحْسٍ دِينٍ مَدُونٍ مَلَا يَكْتُمُهُ قَائِمُونَ عَلَى ذَلِكَ يَوْمَ رَجَاءٍ وَاجِبٍ دِينٍ مَدُونٍ مَلَا يَكْتُمُهُ بِأَصْلَاقٍ غَنِيَّةٍ بِالْوَزَعِ

غیب بن معاویہ اسدی سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سنا کہ آپ فرما
 - تھے: آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! تم اللہ کے دین اور اس کے فرشتوں کے دین پر ہو۔ پس! تم لوگ تقویٰ اور اجتہاد کے
 - پیر ہو۔ تم لوگ نماز کی پابندی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ ②

① - صحیح حبی: مجلس ۱۱، ج ۵، ص ۱۸۷، عوارز اور ج ۹۹، باب ۶، ج ۳، ص ۶۰

② - صحیح حبی: مجلس ۶، ج ۲، ص ۳۳، امالی صحیح سفید: مجلس ۳۲، ج ۱، ص ۷۷

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْبَغْزِ عَنْ تَزِيدَ بْنِ حَبِيبَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ [نَظَرْنَا ثُمَّ حِينًا] نَظَرْنَا وَنَحْنُ ثُمَّ مِنَ الْخِشَاءِ اللَّهُ أَخَذَ النَّاسَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَتَقَبَّلْنَا مِنْهُمْ أَمَّا لَكُمْ لَعَلَّ النَّجَّةَ الْبَيْضَ فَأَعْيَبُونَا عَلَى ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ حِينًا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ وَمَا عَلَيَّ أَحَدٌ كُمْ إِذَا عَزَّوَجَهُ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ أَنْ لَا يُعْرِضَهُ النَّاسُ إِنَّهُ مِنْ عَمَلِ الْمَنَاسِكِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ

یزید بن حبیطہ بیان کرتا ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا: ہم اللہ کے منظور نظر تھے اور تم لوگوں نے اُن ہستیوں (محمد و آل محمد) کا انتخاب کیا ہے جن کا اللہ نے انتخاب کیا تھا جبکہ لوگوں نے دائیں بائیں کے افراد سے دین لیا اور تم لوگوں نے حضرت محمد علیہ السلام کا قصد اور ارادہ کیا ہے۔ یاد رکھو! تم لوگ روشن دلائل پر کاربند ہو جذا تم اس راستے میں تقویٰ و پرہیزگاری کے ذریعے ہماری مدد کرو۔

پھر آپ نے فرمایا: جب ہم نے خروج کا ارادہ کیا تو تم میں سے کسی کو یہ رعایت نہیں ہے کہ جب اللہ نے اسے اس مرتبہ معرفت عطا فرمائی ہے تو وہ دوسرے لوگوں کو اس کی معرفت نہ کرائے۔ بے شک! جس نے لوگوں کی خوشنودی کے لیے کوئی عمل سرانجام دیا تو اس کا بدلہ بھی لوگوں پر ہے اور جس نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر عمل سرانجام دیا تو اسے اس کا ثواب اور بدلہ اللہ عطا فرمائے گا۔ ①

عناد رکھنے والے کافر جہنمی ہیں

53/257 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ بِقَرْنِ عَمِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ وَخَمْسِينَ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ بِزَدَةِ اللَّهِ مَضْبَعَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْغَسَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَيْشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَرَاتٍ الدَّمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْنِ كَثِيرٍ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ نَقِيتُ مَدْيَنَ وَبَعَثْتُ فِي طَالِبٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَجْلِ كُفْرِكُمَا وَأَفْجَلَا النَّاسَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُقِيبُ فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ غَنِيٍّ

ابوسعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے اور علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمائے گا: تم دونوں اپنے حب داروں کو جنت میں داخل کرو اور جو تم دونوں سے انقض رکھتا تھا اسے جہنم میں داخل کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مذکور ہے:

أَلْقَيْنَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيبٍ (سورہ ق: آیت ۲۲)
 ”تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔“

ولایت علیؑ کا سوال

54/258 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مُثَنَّى الْقَعَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْقَهَاشِمِيُّ صَاحِبُ الصَّلَاةِ بِسَامَرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَاسِمٌ الْقَهَاشِمِيُّ صَاحِبُ الصَّلَاةِ بِسَامَرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَاسِمٍ الْقَهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ يَتَى عَبْدَ اللَّهِ أَهْوَهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى بْنِ مُمْتَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَ الْحِجَرُ عَلَى جَهَنَّمَ لَمْ يَجْزِ عَنِيذٌ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ جَوْزٌ فِيهِ بَوْلَانِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَالِبٍ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَفُتُوهُمْ أَهْلَهُمْ مَسْئُولُونَ بَغْنَى عَنْ وَلَا يَوْمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ عَلَيْهِ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور جہنم پر صراط کو بچھ جائے گا تو اسے (پہل صراط کو) صرف وہی شخص عبور کر سکے گا جس کے پاس علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا پروانہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے:

وَفُتُوهُمْ أَهْلَهُمْ مَسْئُولُونَ (سورہ صافات: آیت ۲۳)

”ان لوگوں کو روکو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا۔“

یعنی ان لوگوں سے امیر المؤمنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ عظیمہ وعلی ذریتہ افضل الصلوة والسلام۔

ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۰ مالی شیخ طوسی: مجلس ۱۱، ج ۱۰، ص ۲۹۰؛ بحار الانوار، ج ۷، باب ۷، ج ۲، ص ۲۳۹ اور ج ۳۹، باب ۸۲، ج ۷، ص ۹۶

۱۱ مالی شیخ طوسی: مجلس ۱۱، ج ۱۱، ص ۲۹۰؛ بحار الانوار، ج ۳۹، ص ۹۶؛ حذیقہ آل بی ص ۲: ۳۳۶

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراد اور پروانہ ولایت

1/259 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الثُّمَيْيُّ بِمَنْشَأِهِ فِي شَوَّالٍ سَنَةِ أَرْبَعٍ
عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثُّمَيْيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ
زَيْهْدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ هَارُونَ الشُّسْتَرِيُّ
حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْثَوْنِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُصِبَ الْخِرَاطُ عَلَى شَفَرِ جَهَنَّمَ
فَلَا يَجَاوِزُهَا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بَوْلَايَةٍ عَلَى نَبِيِّ نَضَائِبٍ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جہنم کے کنارے پر
نصب کیا جائے گا اور اس (پہل مراد) سے صرف وہی شخص گزر سکے گا جس کے پاس علی ابن ابی طالب کی ولایت
ہوتی ہوگا۔ ①

من اللہ کی خواہش

2/260 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ
تَشَارِعِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيُّ إِفْلَاءً وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّاذِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ
تَشَارِعًا عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنْ لَمْ يَجُولِ أُمَّتِي فِي حُبِّ عَلِيٍّ كُنَّا

محرم: ۲۹ ج ۲۸ ص ۲۰۸: یہ حدیث باب نمبر ۳ میں حدیث نمبر ۱۲ کے مختلف الفاظ کے ساتھ گزر چکی ہے۔

أَرْجُو فِي قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لیے حضرت علیؑ سے محبت رکھنے کا یوں خواہش مند ہوں جیسے ان کے لیے کلمہ لا الہ الا اللہ (پر ایمان رکھنے) کا خواہش مند ہوں۔

میرے بعد فتنے نمودار ہوں گے

3/261 عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ قَالَا: أَتَيْنَا أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْنَا يَا أَبَا أَيُّوبَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِنَبِيِّكَ حَيْثُ كَانَ حَيًّا فَصَلَّاتٌ فَصَلَّاتٌ مِنْ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَلَّكَ بِهَا فَأَخْبَرَكَ عَنْ تَخَرُّجِكَ مَعَ عَلِيٍّ ثَقَاتِلَ أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَإِنِّي أَقْسِمُ لَكُمْ بِاَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اَللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ الَّذِي أَنْتُمْ مَعِي فِيهِ وَمَا فِي الْبَيْتِ عِزُّ رَسُولِ اَللّٰهِ ﷺ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ وَأَنَا جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهِ وَأَنْتُمْ بَيْنَ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ حُرِكَ الْبَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَنْسُ ائْطَرِّ مَنْ بِالْبَابِ فَخَرَجَ أَنْسٌ فَتَنَظَّرَ فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْتَحِ لِيْعَمَّارُ الْقَبِيبِ فَدَخَلَ عَمَّارٌ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اَللّٰهِ ﷺ وَهُوَ قَالَ لَهُ يَا عَمَّارُ سَيَكُونُ بَعْدِي فِي أَقْبَى هَذِهِ حَتَّى يَخْتَلِفَ السُّفْهُاءُ فَيَمَاتُنَّهُمْ وَحَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَحَتَّى يَنْدَرَأَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الْأَصْلَاحِ عَنْ يَمِينِي يَعْنِي شَيْئًا مِنْ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ سَلَّمَ النَّاسُ كُلَّهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلِيٌّ وَإِذَا نَاسَلْتُكَ وَإِذَا جِئْتَ عَلِيَّ وَخَلَّيْتَ عَنِ النَّاسِ يَا عَمَّارُ إِنَّ عَلَيْنَا لَا يَزِيدُكَ عَنْ هُدًى وَلَا يَنْدُلُكَ عَلَى رَدًى يَا عَمَّارُ طَاعَةٌ عَلِيٍّ طَاعَةٌ طَاعَةٌ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابراہیم بن علقمہ اور اسود سے منقول ہے کہ ہم دونوں جناب ابوالیوب انصاری کی خدمت میں گئے اور ان سے عرض کیا: اے ابوالیوب! آپ کو اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے عزت بخشی ہے کہ وہ آپ کے گھر مہمان ٹھہرے تھے اور اس میزبانی کے ذریعے اللہ نے آپ کو فضیلت بخشی ہے، آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ حضرت علیؑ کے ہمراہ لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے کیوں نکلے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والے تھے؟ یہ سن کر جناب ابوالیوب نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اللہ عزوجل کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ ایک دفعہ اللہ کے

ہوں میرے پاس اسی گھر میں موجود تھے کہ جہاں اس وقت تم میرے ساتھ موجود ہو۔ اس وقت گھر میں صرف میرے
 رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور حضرت علی علیہ السلام آپ کے دائیں جانب اور میں آپ کے بائیں جانب بیٹھا ہوا
 تھا۔ اس میں مالک آپ کے سامنے کھڑے تھے کہ اسے میں دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے اس! جاؤ اور دیکھو کہ دروازے پر کون ہے؟ تو اس نے باہر جا کر دیکھا کہ جناب عمار بن یاسر تشریف لائے
 تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاک و پاکیزہ شخص عمارؓ کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے اندر آنے دو۔ پھر جناب
 عمار کے اندر تشریف لائے اور انھوں نے رسول اللہ کو سلام کیا تو آپ نے انھیں جواب کے ساتھ خوش آمدید کہا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے جناب عمارؓ سے فرمایا: اے عمار! عنقریب میرے بعد میری امت میں فتنہ و فسادات
 ہوں گے یہاں تک کہ وہ آپس! میں تلواریں نکال کر ایک دوسرے کے سامنے آجائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل
 کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اعلان کریں گے۔ پس جب تم ایسے حالات دیکھو تو میرے دائیں جانب موجود
 تھے۔ حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے وابستہ رہو۔ اگر تمام لوگ ایک راستے پر چل رہے ہوں اور (تمہارا) حضرت علی علیہ السلام
 اسے پر چل رہے ہوں تو تم اس راستے پر چلنا جہاں علیؓ چل رہے ہوں اور باقی تمام لوگوں کے راستے کو چھوڑ دینا۔
 اے عمار! بے شک! (حضرت) علیؓ تمہیں ہدایت سے دور نہیں کریں گے اور گمراہی کی طرف رہنمائی نہیں کریں
 گے۔ علیؓ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔^①

بہترین عمل

4 وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْقَاسِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
 بَكْرٍ عَنْ زَكْرِيَّا الدِّيُورِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكِيمِ وَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
 حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: رَأَيْتُ زَيْدَ الْأَيْمِيِّ [الْيَاسَمِي] فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ إِنِّي مَا جِدْتُ يَا
 زَيْدُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قُلْتُ فَأَنْبَأْنِي بِمَا جَدْتُ أَنْفَضَ قَالَ الصَّلَاةُ وَ الْحُبُّ

بِالنَّبِيِّ

یعنی بن کثیر سے منقول ہے کہ میں نے زید ایامی کو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن۔ کہاں چھپے گئے ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: میں اللہ عزوجل کی رحمت کے جوار میں ہوں (یعنی میرا انتقال ہے)۔ تو میں نے ان سے پوچھا: آپ نے وفات کے بعد کس عمل کو افضل و بہترین پایا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: اور حضرت علی ابن ابی طالب کی محبت۔^(۱)

مولاعلیٰ دنیا و آخرت میں سردار ہیں

5/263 وَ يَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقَارِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا الْقَدِيرِيُّ بِهَذَا أَخْبَرَنَا أَبُو ثَرَابٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ يَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْقَارِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَسَدِيُّ الْقَاضِي الْأَصْفَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْفَرَايْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زَائِدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسَبِّحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ نَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا وَ سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَ وَبِلَ لِمَنْ أَبْغَضَكَ مِنْ بَعْدِي

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو دیکھ کر فرمایا: اے علی! آپ دنیا میں بھی سید سردار ہیں اور آپ آخرت میں بھی سید سردار ہیں۔ جنت طوبی ہے اُس شخص کے لیے جو میرے بعد آپؓ سے محبت کرے اور جہنم کی وادی ویل ہے اُس شخص کے لیے جو میرے بعد آپؓ سے بغض و عداوت رکھے۔^(۲)

مولاعلیٰ قاضی دین ہیں

6/264 وَ يَهَذَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَمَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ

^(۱) بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۸۲

^(۲) بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۸۳

لَئِنَّ تَعَالَى فَطَنِي بِالسُّبُورَةِ وَقَضَلَ عَيْنًا بِالإِمَامَةِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَزُوجَهُ ابْنَتِي فَهُوَ أَبُو وَلَدِي وَغَايِلُ
جُشْنِي وَقَاطِبِي دِينِي وَوَيْتُهُ وَلِيِّي وَعَدُوُّ عَدُوِّي

عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت اور
حضرت (علیؑ) کو امامت کے ذریعے فضیلت بخشی ہے اور اُس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کی شادی
(حضرت) علیؑ سے کروں۔ پس! (حضرت) علیؑ میری اولاد کے باپ، میرے جسد کو غسل (میت) دینے والے اور
میرے دین میں فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان کا دوست میرا دوست ہے اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے۔^①

مولا علیؑ امت کے پیشوا ہیں

7/265 وَبِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نُوَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ دَافِعٍ حَدَّثَنَا أُمِّهِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: يَا عَلِيُّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَئِنَّ
لَا فَضْلَ الْحَبِيقَةِ بَعْدِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيٌّ وَامْرَأُ أَمِيٍّ مَنْ أَطَاعَكَ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ عَصَانِي

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شکاف دیا
اور مخلوق کو پیدا کیا۔ بے شک! آپ میرے بعد افضل خلیفہ (جانشین) ہیں۔ اے علیؑ! آپ میرے وصی اور میری امت کے
پیشوا ہیں۔ جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے میری
نافرمانی کی۔

مولا علیؑ سید العرب ہیں

266- وَبِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْقَارِيجِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْقَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ حَسَانَ وَاقِفًا بِمِثْلِي وَالنَّبِيَّ [وَالْأَكْبَرُ
أَخْبَاهُ] الْمُجْتَمِعِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ مَعَاشِرَ النَّاسِ هَذَا عَيْنٌ مِنْ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْوَصِيُّ الْأَكْبَرُ

مَنْزِلُهُ مِثْلُ هَارُونَ مِنْ مُومِنٍ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي لَا تُقْبَلُ التَّوْبَةُ مِنْ تَائِبٍ إِلَّا بِحُبِّهِ
يَا حَسَنُ قُلْ فَيَتَأَسَّفُونَ قَائِلِينَ يَقُولُ:

لَا تُقْبَلُ التَّوْبَةُ مِنْ تَائِبٍ إِلَّا بِحُبِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
أَخُو رَسُولِ اللَّهِ بَلْ صَهْرُهُ
وَمَنْ يَكُنْ مِثْلَ عَلِيٍّ وَ قَدْ
رُدَّتْ عَنْهُ الشَّمْسُ فِي غَوِيَّتِهَا
إِلَّا بِحُبِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
وَالضُّمُورُ لَا يَغْدِلُ بِالصَّاحِبِ
رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ
بَيَضًا كَأَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَغْرُبْ

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے حسان کو منی (کے میدان) میں کھڑا ہوا دیکھا اور اُس وقت وہ نہ
نمیٹھے نہ کھڑے بھی موجود تھے اور آپؐ کے ارد گرد لوگ جمع تھے۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ تمام عرب کے سید و مردار اور سب سے بڑے (عظیم قدر و منزلت کے مالک) ہیں
ہیں۔ ان کی میرے نزدیک وہی قدر و منزلت ہے جو جناب ہارونؑ کی جناب موسیٰؑ کے نزدیک تھی سوائے یہ کہ میرے بعد
کوئی نبی نہ ہوگا، کسی توبہ کرنے والے کی اُس وقت تک توبہ قبول نہیں جب تک وہ (حضرت) علیؑ سے محبت نہ کرے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے حسان! ہرے ہارے میں اشعار کہو تو حسان نے درج ذیل اشعار بیان کیے:
(ترجمہ) "کسی توبہ کرنے والے کی توبہ اُس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ (حضرت) ابو طالبؑ کے بیٹے
(علیؑ) سے محبت رکھتا ہو۔ آپؐ رسول اللہ کے (چچا زاد) بھائی بلکہ داماد ہیں اور داماد صحابی کے برابر نہیں
ہوتا۔

(حضرت) علیؑ جیسا کون ہے؟ آپؐ کے لیے مغرب سے سورج پلٹا گیا۔ آپؐ کے لیے سورج اپنی
کرنوں اور سفیدی سمیت پلٹ آیا گویا سورج غروب ہی نہیں ہوا تھا۔"

مولا علیؑ روشن چہرے والوں کے قائد

9/267 وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الشَّيْبَانِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ الْكِنَانِيُّ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:
دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَائِشَةُ فَفَعَدْتُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا وَجَدْتُ مَكَاناً

عَمَرَ هَذَا فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ قَوْلَهُمَا وَقَالَ لَا تُؤْذِيَنِي فِي أَحَدٍ فَإِنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ
قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ يَقُودُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الْخِرَاطِ قَيْدِ خُسْ أَوْلِيَاءِهَا الْحَمَّةِ وَأَعْدَاءِهَا النَّارِ

عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُس وقت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عائشہ آپؐ کے پاس موجود تھیں۔ میں رسول اللہ اور جناب عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا تو جناب عائشہ نے کہا: آپؐ کو اس کے علاوہ بیٹھنے کی کوئی اور جگہ نہیں ملی تو رسول اللہ نے جناب عائشہ کی ران پر ضرب لگاتے ہوئے فرمایا: (عائشہ!) مجھے میرے بھائی کے حوالے سے اذیت نہ دو! بے شک! یہ مسلمانوں کا سید و سردار، متقی لوگوں کا امام اور روشن پیشانی والوں کا قائد و پیشوا ہے۔ اللہ قیامت کے دن اسے صراط پر بٹھادے گا۔ پھر یہ اپنے دوستوں کو جنت اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرے گا۔ ①

جس کا میں ولی اُس کا علی ولی

10/268 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَارِ بِقِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الدِّيُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَقَدْ كُنْتُ مَوْلَاكَ وَ عَلِيٌّ وَ بَنُو مَنْ كُنْتُ وَلِيِّهِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے اور علیؑ اس کا ولی ہے جس کا میں ولی ہوں۔ ②

محمد علیؑ فقط مومن ہے

11/269 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَارِ بِقِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ السَّيِّبِيُّ بِكَوْفَةٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْأَحْمَرِ عَنِ الْأَحْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

صالح بن میثم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ میرے والد (میثم) بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں بازار میں موجود تھا کہ میرے پاس اصمغ بن نباتہ شریف لائے اور انھوں نے کہا کہ تم پر وائے ہوائے میثم! میں نے امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے ایک سخت مشکل حدیث سنی ہے کیا وہ حدیث ایسے ہی ہے؟

میں نے کہا: وہ کون سی حدیث ہے؟ تو اس نے کہا: میں نے آپؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم اہل بیتؑ کی حدیث دشوار ہیں اور ان کا ادراک کرنا مشکل ہے۔ اس کا صرف مقرب فرشتہ، یا نبی مرسل یا وہ بندہ متحمل ہو سکتا ہے جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے ذریعے امتحان لیا ہو۔

میثم کہتا ہے کہ یہ سن کر میں فوراً اٹھا اور حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا اور آپؑ سے عرض کیا: یا امیر المومنین! مجھے اصمغ بن نباتہ نے آپؑ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کرتے ہوئے بیان کی ہے اور میرے لیے اس حدیث کو سمجھنا دشوار ہو گیا ہے تو آپؑ نے فرمایا: وہ کون سی حدیث ہے؟ تو میں نے آپؑ کو وہ (درج بالا) حدیث سنائی۔

آپؑ حدیث سن کر مسکرائے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ اے میثم! اور یہ بتاؤ کہ کیا ایک عالم ہر علم کا متحمل ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

” (ترجمہ) بے شک! میں زمین میں خلیفہ بنا رہا ہوں تو انھوں (فرشتوں) نے کہا: کیا تو اُسے زمین پر اپنا

خليفة بنائے گا جو وہاں فساد کرے گا اور خون ریزی کرے گا جب کہ ہم تیری تسبیح و حمد اور تقدیس کرتے

ہیں تو اللہ نے فرمایا: بے شک! جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے ہو۔“ ①

کیا تم نے ملائکہ کو اس علم کا متحمل پایا؟ تو میں نے جواب دیا: نہیں، خدا کی قسم! یہ اس سے بھی عظیم اور زیادہ بڑی

مدداری ہے۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اور اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ جب اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل

کی تو انھوں نے یہ گمان کیا کہ کوئی ان سے بڑا عالم نہیں ہے تو اللہ عزوجل نے انھیں یہ خبر دی کہ اس وقت میری مخلوق

سے یہ شخص موجود ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے اور یہ خدا نے انھیں اس وقت فرمایا کہ جب اُسے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ

یہ نبی خود پسندی کا شکار ہو رہا ہے۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ وہ انھیں اس عالم کی طرف رہنمائی

دے۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کو اکٹھا کر دیا۔ حضرت خضرؑ نے کشتی میں سوراخ کیا تو حضرت موسیٰؑ یہ

برداشت نہ کر سکے اور جنابِ حضرتؑ نے بچے کو قتل کیا جو حضرت موسیٰؑ پر گراں گزرا اور حضرت خضرؑ نے دیوار قائم کی (اور اس پر مزدوری بھی نہ لی) جو حضرت موسیٰؑ نے برداشت نہ کیا۔

اور مومنوں کے بارے میں یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ کیا تم نے یہ ملاحظہ کیا ہے کہ اس عہد و بیان کو صرف اُس نے پورا کیا اور وہی اُس کا متحمل ہوا ہے جس کو اللہ نے محفوظ رکھا۔ پس! تم لوگوں کو بشارت ہو۔ پھر تم لوگوں کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اُس شے سے خاص کیا ہے جس سے اُس نے فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کو بھی خاص نہیں کیا ہے اور وہ یہ کہ تم نے رسول اللہ کے امر اور علم کا بار اٹھایا ہے۔^①

مولا علیؑ بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں

13/271 وَ يَوْمَئِذٍ مُحَمَّدٌ الْفَارِجُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَبَرِ عَنْ عَتِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ بِشْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُصَبَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَقْضَى أَمْتِي بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَّا مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُجِئْنَهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَمُوتُ وَلَا يَحْيَى إِلَّا بِحُبِّ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق بہترین فیصلہ کرنے والا علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ یاد رکھو! جس نے مجھ سے محبت کی وہ حضرت علیؑ سے محبت رکھے کیونکہ بندہ میری ولایت کو (حضرت) علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت کے ذریعے ہی پاسکتا ہے۔^①

حقیقی خوش بخت محب علیؑ ہے

14/272 وَ يَوْمَئِذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَضَرِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْمُبَارِقِ عَنْ جَدِّهِ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَازِنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أُمِّهِ قَاطِمَةَ قَالَتْ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
بَاهَى بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ فَغَفَرَ لَكُمْ عَامَّةً وَغَفَرَ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ غَيْرُ هَائِبٍ لِقَوْمِي وَ
لَا مُضْطَافٍ وَلِقَرَاتِي هَذَا جَبْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ الشَّعِيدَ كُلَّ الشَّعِيدِ حَقَّقَ الشَّعِيدَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي
حَيَاتِي وَتَعَدَّ مَوْتِي

حضرت قاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی رات ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:
بے شک! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے ذریعے فرشتوں پر غرور و مباہات کی ہے اور اس نے تم لوگوں کو عام طور پر اور حضرت علیؑ
کو خاص طور پر مغفرت عطا فرمائی (یعنی حضرت علیؑ دوسروں کے لیے بھی بخشش کا وسیلہ ہیں)۔ بے شک! میں اپنی قوم،
اصحاب اور قرابت داروں کے علاوہ تم سب کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ جبرئیلؑ میرے پاس آیا ہے اور اس
نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ خوش بخت اور کھل طور پر خوش بخت اور حقیقی خوش بخت وہ شخص ہے جو میری زندگی میں اور میری
وفات کے بعد (حضرت) علیؑ سے محبت رکھے۔ ①

جو بھلائی چاہتا ہو؟

15/273 وَ بِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُوْفِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عِزْرَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْتَوْفِي
عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَابِطِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ لَهُ الْخَيْرَ كُلَّهُ فَلْيُؤَا إِلِ عِلَّتِ بَعْدِي وَلْيُؤَا أَوْلِيَاءَهُ وَلْيَعْدِ أَغْدَاءَهُ
جناب ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ اس کے لیے
ہر بھلائی جمع کر دے تو وہ میرے بعد علیؑ اور ان کے چاہنے والوں سے محبت کرے اور علیؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ ②

اللہ اُسے نور عطا فرمائے گا

16/274 وَ بِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ حَيَّانٍ أَخْبَرَنَا بِتَارِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَبَانَ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَسَدِيُّ عَنِ الصَّبَّاحِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَوْصِيكُمْ بِهَذَيْنِ خَيْرًا وَأَشَارَ إِلَى عَيْنٍ وَالْعَبَّاسِ لَا
يَكُفُّ عَنْهُمَا أَحَدٌ وَلَا يَخْفُضُهُمَا يَدٌ إِلَّا أَغْصَاهُ اللَّهُ نُورًا يَرُدُّ بِهِ عَنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو سعید الخدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ اور جناب عباسؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میں تم لوگوں کو ان دونوں سے نیکی کرنے کی تلقین کرتا ہوں جو بھی ان دونوں کا دفاع کرے گا اور میری خدمت ان کی حفاظت کرے گا اللہ اسے ثور عطا فرمائے گا جو اسے میرے پاس قیامت کے دن لے آئے گا۔

پنجتن پاک کی شجر سے مثال

17/275 وَبِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
دِينَارٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ الْخَلَّالُ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَيْمَنَةَ مَوَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَبْلَ أَنْ تُشَابَّ
الْأَحَادِيثَ بِأَبَاطِيلٍ إِنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَذْهَبَتْ فَاخْضَتْ وَفَاخْضَتْ وَعَلَى فَرْعُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ قَمَرُهَا وَ
صَلْبُهُمَا مِنْ أَمْتَيْنِ وَرَفْعُهَا وَحَيْثُ نَبَتَ أَضْلُ الشَّجَرَةِ نَبَتَ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ

عبدالرزاق نے اپنے والد کے ذریعے عبدالرحمن بن عوف کے غلام مینا سے نقل کیا ہے کہ مینا کہتا ہے: کیا تم تمہیں کوئی ایسی حدیث نہ سناؤں اس سے پہلے کہ (سچی) احادیث، من گھڑت باتوں سے غلط ملط ہو جائیں اور: حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عین شجر (درخت) ہوں اور فاطمہؓ علیؓ اس درخت کی شاخیں ہیں اور حسنؓ و حسینؓ اس درخت کا پھل ہیں اور میری اُمت میں سے ان کے ساتھی اس کے پٹے ہیں۔ اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے جس طرح اس درخت کی اصل (جڑ) جنت عدن سے پھوٹی ہے اُسی طرح اس کی شاخیں بھی جنت عدن سے پھوٹی ہیں۔

ولادت کی پاکیزگی کی علامت

18/276 وَهُوَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
 الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ
 ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ
 طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا عَلِيٌّ مِنْ أَحَبَّتِي وَأَحَبَّتْ الْأُمَّةُ مِنْ وَلَدِكَ فَلْيَتَعَمَّدِ اللَّهُ عَلَى
 طَيْبٍ مَوْلِدِهِ فَإِنَّهُ لَا يُعَيَّنُ إِلَّا مِنْ طَاهِرٍ وَلَا دَنُوهُ وَلَا يُنْفِطِنُ إِلَّا مِنْ خَبِيثٍ وَلَا دَنُوهُ

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جس نے مجھ سے اور
 تجھ سے اور میری اولاد میں سے آئمہ کے ساتھ محبت رکھی وہ اس بات پر اللہ کی حمد و شکر بجالائے کہ اس کی ولادت پاک ہے
 یہ کہ ہم سے صرف وہی شخص محبت رکھتا ہے جس کی ولادت پاک ہو اور ہم سے صرف وہی شخص رکھتا ہے جس کی ولادت نجس
 ہے۔ ①

عمر قیام اُمت کے سردار ہیں

19/277 وَهُوَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 الْوَرَّاقُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا الْقَيْسُ بْنُ أَبِي مَسْرُوقٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ خَالِيفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ظَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ وَالْأُمَّةُ مِنْ بَعْدِكَ سَادَةُ أُمَّتِي مِنْ أَحَبَّتَنَا فَقَدْ
 أَحَبَّتْ دَنُوهُ وَمَنْ يُغْضِطْنَا فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ وَالَا فَقَدْ وَالَى اللَّهَ وَمَنْ عَادَانَا فَقَدْ عَادَى
 اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَنَا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانَا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ

صحیح بن باتہ سے مروی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
 سے سب سے سنا، آپ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اے علی! آپ اور آپ کے بعد آنے والے آئمہ میری
 سے سردار ہیں۔ جس نے ہم سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، جس نے ہم سے بغض رکھا اس نے اللہ سے

بغض رکھا، جس نے ہم سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی اور جس نے ہم سے دشمنی رکھی اس نے اللہ سے دشمنی رکھی۔ جس نے ہماری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

ولایت علی سے وابستہ رہنے کی وصیت

20/278 وَ بِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَحْمُودُ بْنُ الْفَضْلِ الْوَائِلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْكِرْمَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَوْحِشَ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهُ تَعَالَى

جناب عمار یا سر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور جس نے مجھ سے تصدیق کی ہے، میں اُسے علی ابن ابی طالب کی ولایت (سے مستحکم رہنے) کی وصیت کرتا ہوں۔ جس نے حضرت علیؑ کو ولی مانا اس نے اللہ کو ولی مانا، جس نے حضرت علیؑ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اس نے اللہ سے محبت رکھی، جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔ ①

مولا علیؑ امام الاولیاء ہیں

21/279 وَ بِهِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيْهِ الْقَفِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْخَافِظُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلُولِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّلُولِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُنْظَرِ عَنْ سَلَامٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَهْدًا بَيْنِي وَعَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَيْنَهُ لِي قَالَ: قَالَ جَلَّ جَلَالُهُ لِي السَّمْعُ قَالَ قُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُكَ قَالَ إِنَّ عَيْتًا رَأَيْتُهُ

① ابی شیخ مفید: ص ۳۳؛ امالی شیخ صدوق: ص ۳۸۴

② یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۱۴۰ اور باب نمبر ۳ میں حدیث نمبر ۱۰ کے تحت گزر چکی ہے۔

الْهُدَى وَإِمَامَهُ أَوْلِيَّائِي وَنُورٌ مِّنْ أَطَاعَنِي وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَلَزَمْتُهَا السَّائِقِينَ مَن أَحَبَّهُ أَحَبَّنِي وَمَن
أَطَاعَهُ أَطَاعَنِي

ابو برزہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں خاص وصیت فرمائی ہے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ وہ وصیت میرے سامنے بیان فرمائیں تو آپ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ نے مجھ سے فرمایا: سنو۔ تو میں نے جواب دیا: میں سن رہا ہوں۔ پھر اللہ نے فرمایا: بے شک! علی ہدایت کا علم بردار، میرے اولیاء کا امام و پیشوا اور جس نے میری اطاعت و فرمانبرداری کی اس کے لیے نور (ہدایت کرنے والا) ہے۔ علی وہ کلمہ ہے جس سے متقی و پرہیزگار افراد ضرور وابستہ رہیں گے، جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔^①

مولانا علی ہدایت کا مقصود ہیں

22/280 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ تَوَلِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمِيرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْمُحَضَّرِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا أَسْرَى بِسَيِّدِهِ قَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ قَدْ انْقَطَعَتْ نُبُوَّتُكَ وَانْقَطَعَ أَجَلُكَ فَمَنْ لَا أَمْنَكَ مِنْ بَعْدِكَ، فَقُلْتُ يَا رَبِّ قَدْ بَنَوْتُ خَلْقَكَ فَلَمْ أَجِدْ أَشَدَّ حُبًّا لِّي مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَبِغْهُ أَنَّهُ غَايَةُ الْهُدَى وَإِمَامُهُ أَوْلِيَّائِي وَنُورٌ لِّمَن أَطَاعَنِي

اسماعیل بن جابر سے مروی ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو سرج پر لے گیا تو اس نے نبی ﷺ سے فرمایا: اے محمد! آپ کی نبوت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور آپ کی موت کا وقت آگیا ہے۔ پس! آپ کے بعد آپ کی امت کا ہادی کون ہونا چاہیے؟ تو میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نے تیری مخلوق کو آزمایا ہے اور کسی کو تیری مخلوق میں علی بن ابی طالب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والا نہیں پایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! اس (حضرت علی) تک یہ پیغام پہنچا دو کہ وہ ہدایت کا مقصود، میرے اولیاء کا

اہم و پیشوا اور میرے اطاعت گزار بندوں کے لیے فور ہے۔^①

منافع کبھی محبت نہیں کرے گا

23/281 وَ بِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ بِالنُّكُوفِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخْبَرَنَا إِسْخَاقُ بْنُ تَزِيدَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْوَرْدِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَتَعَهَّدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيَّ إِلَى أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ وَلَا تُؤْخَذُ بِكَ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ بِسَبِيلِهِ هَذَا مَا أَبْغَضُونِي أَمَدًا وَلَا أُعْظِيكَ الْمُنَافِقِينَ هَكَذَا وَ هَكَذَا مَا أَحْبَبُونِي أَمَدًا

اسامیل بن رجا نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو شکافہ کیا اور قلوں کو پیدا کیا ہے، اسی نبیؐ نے مجھے یہ وصیت فرمائی ہے کہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔ اگر میں اپنی تلوار سے مومنوں کی ناک پر ضرب لگاؤں تو وہ پھر بھی مجھ سے کبھی بغض نہیں رکھیں گے اور اگر میں منافقوں کو فلاں فلاں (دنیا جہاں کی نعمتیں) عطا کروں تو وہ پھر بھی مجھ سے کبھی محبت نہیں رکھیں گے۔^②

فتنوں میں مولا علیؑ سے وابستہ رہو

24/282 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْوَاعِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْهَرَجَاقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمُعَقَّلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَشْرِ بْنِ الْأَسَدِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَزْزِ عَنْ الْعَوْفِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي لَيْثٍ الْوُفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: سَيَكُونُ بَغْدِي وَثَنَةً فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ قَالُوا مَا بَغْدِي قَالَ بَغْدِي فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي وَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِيَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الضَّيِّقُ الْأَكْبَرُ وَهُوَ قَارُوقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَهُوَ يَغْشُوهُ الْمُؤْمِنِينَ وَ النَّالُ يَغْشُوهُ الْمُنَافِقِينَ

① بحوالہ شیخ صدوق: ص ۳۸۶

② بحوالہ الاوزاعی: ج ۳۹ ص ۲۸۲

ابوعلیٰ خفاری سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عترتِ میرے بعد قنہ نمودار ہوگا۔ پس! جب ایسا ہو تو تم لوگ علی ابن ابی طالبؑ سے وابستہ رہو کیونکہ یہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری زیارت کرے گا اور مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ یہ صدیق اکبر اور اس اُمت کا قاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالتا ہے۔ یہ مومنوں کا سردار ہے اور مال منافقوں کا سردار ہے۔^①

میرے اہل بیتؑ کی پیروی کرو

25/283 وَهُوَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رُمَيْثَةَ حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرِ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ إِزْمِيزَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي وَادَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أُمَيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَهُوَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رُمَيْثَةَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

بِشْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ إِزْمِيزَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي وَادَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أُمَيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ تَزَكَّ أَنْ يَخِيَا مَخِيَايَ وَيَمُوتَ مَيَاتِي وَ

يَسْكُنُ جَنَّةَ عَدْنٍ فَسَيَكُونُ عَلَيَّ مِنْ بَعْدِي وَلَيَقْبَلُنِي بِأَهْلِ بَيْتِي فَرَأَيْتُمْ عِلَّتِي خِيَفُوا مِنْ طِينَتِي وَرَأَوْا

فَهِيَ وَعَلَيَّ قَوْلُ لِّلْمُكَذِّبِينَ يَغْضِبُهُمْ مِنْ أُمَّي الْقَاطِعِينَ مِنْهُمْ صَلَاتِي لَا أَكَالَهُمُ اللَّهُ شَفَاعَتِي

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے میری طرح زندگی اور میری

مرح موت نصیب ہو اور وہ جنت عدن میں اقامت پذیر ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ میرے بعد (حضرت) علیؑ سے محبت

کے اور میرے اہل بیتؑ کی پیروی کرے کیونکہ وہ میری عترت ہیں، وہ میری طینت (مٹی) سے خلق ہوئے ہیں اور

میرے علم و فہم سے بہرہ مند ہوئے ہیں۔ دلیل (جہنم کی وادی) ہے میری اُمت میں سے اس کے لیے جو ان کی فضیلت کو

نہہائے اور ان سے میرے تعلق کو توڑے۔ اللہ ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔^②

یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

درخ صدوق: ص ۳۹؛ امالی شیخ طوسی: ص ۱۸۷

شیعہ کے لیے یا قوت کا محل

26/284 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْغَارِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ ظَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ يَدَهُ عَمُودًا مِنْ يَاقُوتٍ حُمْرَاءَ مُشَبَّكَةٍ يَقْوَاهِمُ الْعَرْشُ لَا يَنَالُهَا إِلَّا عَلَى وَشِيعَتِهِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! خدا کے پاس سرخ یا قوت کا ایک ستون ہے جو عرش کے پایوں سے ملا ہوا ہے، اسے صرف حضرت علیؓ اور ان کے شیعہ پا سکیں گے۔^①

مولاعلیٰ اور آپؐ کے شیعہ جنتی ہیں

27/285 وَبِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ الْبُخَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ خَفِصٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا قُصْبَةُ حَدَّثَنَا سَوَّادُ الْأَعْمَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لِيَلَّتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدِي فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ وَتَبِعَهَا عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ يَا عَلِيُّ أَبَشِّرْ أُنْتُ وَأَهْلَابُكَ فِي الْجَنَّةِ أَبَشِّرْ يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ تَمَامَ الْحَيَاةِ

جناب ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میرے گھر قیام کرنے کی رسول اللہ ﷺ کی باری تھی اور آپؐ میرے پاس موجود تھے کہ اتنے میں حضرت فاطمہؓ ذہراءؓ تشریف لے آئیں اور ان کے پیچھے حضرت علیؓ تشریف لے آئے اور رسول اللہ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

اے علیؓ! میں آپؐ کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ آپؐ اور آپؐ کے اصحاب جنتی ہیں۔

اے علیؓ! میں آپؐ کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ آپؐ اور آپؐ کے شیعہ جنتی ہیں۔

مولاعلیٰ حق کی زبان ہیں

28/286 وَبِالْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَعَايِرُ النَّاسِ مِنْ أَحْسَنِ مِنَ اللَّهِ قِيلاً وَأَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثاً مَعَايِرُ النَّاسِ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أُقِيمَ لَكُمْ عِيّاً عِلْماً وَإِمَاماً وَخَلِيفَةً وَوَصِيّاً وَأَنْ أَتَّخِذَهُ أَخاً وَزَيراً مَعَايِرُ النَّاسِ إِنَّ عِيّاً بَابُ الْهُدَى بَغْيِي وَالدَّاعِي إِلَى رَبِّي وَهُوَ صَاحِبُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعَايِرُ النَّاسِ إِنَّ عِيّاً صَدِيقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَفَارُوقُهَا الْأَكْبَرُ وَتَحْدِثُهَا إِنَّهُ هَارُونَ وَنُهَا وَيُوشَعُهَا وَأَصْفُهَا وَتَقْصُومُهَا إِنَّهُ بَابُ حَقِّهَا وَسَفِيَّةُ نَهَائِهَا إِنَّهُ ضَالُوتُهَا وَخَوْقُ نَهْيِهَا مَعَايِرُ النَّاسِ إِنَّهُ مَخْتَةُ الْوَرَى وَالْحِجَّةُ الْعُظْمَى وَالْآيَةُ الْكُبْرَى وَإِمَامُ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْعَزُورَةُ لَوْ تَقَى مَعَايِرُ النَّاسِ إِنَّ عَلِيّاً مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ بِسَانَةِ مَعَايِرِ النَّاسِ إِنَّ عَلِيّاً قَسِيمُ النَّارِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ وَلَيْلَهُ وَلَا يَنْجُو مِنْهَا عَذْوَلُهُ إِنَّهُ قَسِيمُ الْجَنَّةِ لَا يَدْخُلُهَا عَذْوَلُهُ وَلَا يُخْرَجُ عَنْهَا وَلَيْلَهُ لَهُ مَعَايِرُ أَصْحَابٍ قَدْ نَصَحْتُ لَكُمْ وَبَلَّغْتُكُمْ بِرِسَالَةِ رَبِّي وَلَكِنْ لَا تُجِيبُونَ النَّاصِحِينَ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کے قول سے زیادہ کس کا قول خوبصورت ہوگا اور اللہ کی بات سے زیادہ کس کی بات سچا ہوگی۔

اے لوگو! تمہارے رب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں کے لیے علیؑ کو سردار، امام، خلیفہ اور وصی بناؤں اور اسے اپنا بھائی اور وزیر قرار دوں۔

اے لوگو! بے شک! علیؑ میرے بعد ہدایت کا دروازہ اور میرے رب کی طرف بلانے والے اور صالح مومن تھے۔ اس ہستی سے زیادہ کس کی بات خوبصورت و بہترین ہوگی کہ جو اللہ کی طرف بلانے والا ہو اور عمل صالح کرنے والا ہو اور اس نے یہ کہا ہو کہ میں (خدا کے حضور) سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

اے لوگو! بے شک! علیؑ اس امت کے صدیق، فاروق اکبر، محدث، ہارون، یوشع، آصف اور شمعون ہیں۔ آپ اس امت کے بابِ خطہ، کشتی نجات، حالات اور ذوالقرنین ہیں۔

اے لوگو! حضرت علیؑ علیہ السلام مخلوق کی آزمائش، حجت العظمیٰ، آیت الکبریٰ، اہل دنیا کے امام و پیشوا اور (نجات کے

حصول کے لیے) مضبوط رہی ہیں۔

اے لوگو! علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ ہے۔ علی حق کی زبان ہے۔ اے لوگو! علی جہنم کو تفسیر والا ہے۔ علی کا دوست و حُب دار جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا اور علی سے منہ موڑنے والا جہنم سے بچ نہیں سکتا۔ بے شک! علی کو تقسیم کرنے والا ہے۔ اس سے منہ موڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا اور اس کے حُب دار کو جنت سے ہٹایا نہیں جاسکتا۔ اے میرے اصحاب! میں نے تمہیں نصیحت کر دی ہے اور میں نے تم لوگوں تک اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا۔ اگرچہ کہ تم لوگ نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہو۔ میں اپنے اس قول کا اقرار کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔^①

مولا علی کی ولایت، اللہ کی ولایت ہے

29/287 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْهَارُودِ زِيَادُ بْنُ الْمُسَدِّدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: وَلَايَةُ عَلِيٍّ بَيْنَ أَبِي طَالِبٍ وَلَايَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ حُبُّهُ عِبَادَةُ اللَّهِ وَ اتِّبَاعُهُ فَرِيضَةٌ وَأَوْلِيَاؤُهُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَأَعْدَاؤُهُ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَ حَزْبُهُ حَزْبُ اللَّهِ وَ سَلْمُهُ سَلْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت اللہ عزوجل کی ولایت ہے۔ اس کی محبت اللہ کی عبادت ہے۔ اس کی اتباع (پیروی کرنا) واجب ہے۔ اس کے دوست اللہ کے دوست ہیں اور اس کے دشمن اللہ کے دشمن ہیں، اس سے جنگ اللہ سے جنگ ہے اور اس سے صلح اللہ عزوجل سے صلح ہے۔^②

اہل بیتؑ سے محبت کی نشانی

30/288 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبَةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَفْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَرْفَجَةَ عَنِ الثُّغَمَانِ الْأَزْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ

① اہل شیخ صدوق: ص ۳۵

② اہل شیخ صدوق: ص ۳۶؛ بحار الانوار ج ۲، ص ۱۰۷

رَسُولُ اللَّهِ: لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ حَتَّى يُحِبَّ أَهْلَ بَيْتِي وَحَتَّى يَدَعَ الْيَهُودَ وَهُوَ مُحِبٌّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
مَا عَلَامَةُ حُبِّ أَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ هَذَا وَهَذِهِ يَدِي عَلَى بَنِي طَالِبٍ

جناب سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ سے محبت کرے اور جھگڑا، بحث و مباحثہ سے پرہیز کرے اگرچہ وہ حق پر ہو۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے سوال کیا کہ آپؐ کے اہل بیتؑ سے محبت کرنے کی کیا نشانی ہے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور آپؐ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا۔^(۱) (یعنی حضرت علیؑ سے محبت و ولایت رکھنا اہل بیتؑ سے محبت کی نشانی ہے)۔

محبت علیؑ پر عذاب نہیں

31/289 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُحْيَى
الْحَرَّازِ عَنْ ظُلْعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ: أَتَانِي جَبْرَائِيلُ مِنْ قِبَلِ رَبِّي تَعَالَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُفَرِّئُكَ السَّلَامَةَ وَيَقُولُ لَكَ بَيْتُ
أَحَابَاتٍ عَلَيَّاهُ لَا أَعَذِبُ مَنْ تَوَلَّاهُ وَلَا أُرْحَمُ مَنْ عَادَاهُ

حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے جبرئیلؑ میرے پاس آیا ہے اور اس نے کہا ہے: اے محمدؐ! اللہ نے آپؐ کو سلام بجاوایا ہے اور وہ آپؐ سے کہہ رہا ہے کہ اپنے بھائی علیؑ کو یہ خوشخبری سنا دیں کہ میں اس شخص کو عذاب نہیں دوں گا جو علیؑ سے محبت رکھتا ہوگا اور اس شخص پر رحم نہیں کروں گا جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہوگا۔^(۲)

تین مقامات پر مولا علیؑ کی زیارت

32/290 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي أَنْقَاسٍ الْقَارِي

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْجَعْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ
عَنِ الْحَرِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ هَذَا مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَعْوَزُ
قَالَ قُلْتُ حُبُّكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ إِنَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعَادَ عَلَيَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَقَالَ أَمَّا إِنَّكَ
سَتَرَانِي فِي ثَلَاثِ مَوَاطِنَ عَلَى الْحَوْضِ وَحِينَ تَبْلُغُ هَاهُنَا وَأَشَارَ مَحْمُولًا [مُحْمُولًا] إِلَى حَلْقِهِ وَتَرَى
الْقَضَائِطَ

حادث سے مروی ہے کہ میں رات کی تاریکی چھا جانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت علیؑ کی خدمت میں گیا۔
آپؑ نے فرمایا: اے اعمور! تمہارا اس وقت کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے آپؑ کی محبت سے
کھینچ لائی ہے اور تین دفعہ یہ جملہ کہا: اللہ وہی ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔
پھر آپؑ نے فرمایا: یاد رکھو تم مجھے تین مقامات پر دیکھو گے:
۱۔ حوض (کوثر) پر۔

۲۔ آپؑ نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب تمہاری جان یہاں پہنچ جائے گی (یعنی موت
کے وقت)۔

۳۔ اور (پل) صراط پر۔^①

مومن کے نامہ اعمال کا عنوان

33/291 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَيْهَقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَسْكَرِيُّ بِتَفْصِيلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو السُّعْمَانِ بْنُ الْفَضْلِ
بْنِ قَدَامَةَ بْنِ نُعْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عُنْوَانُ صَوِيْقَةِ
الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے نامہ اعمال کا عنوان علی ابن ابی طالبؑ کی محبت
ہوگی۔^②

① بحار الانوار ج ۶۵، باب ۱۸، ج ۷۳، ص ۱۳۶

② بحار الانوار ج ۳۹، ص ۲۸۳

یہ اعلان خاص ہے یا عام؟

34/292 وَبِالْإِسْنَادِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَليٍّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ حَسَنَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقُرَظَاءُ عَنْ مَآرِدِ بْنِ أَبِي السَّبِيكِ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ عَامَ الْحَزَّةِ فَإِذَا بِجَمْعٍ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الْجَمْعُ فَقِيلَ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ فَأَتَيْتُهِ ثُمَّ وَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي فِي عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ مُنَادِيًا يُنَادِي مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاسْتَقْبَلَ الْمُنَادِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ أَعَامُّهُ هُوَ أَمْ خَاضَ قَالَ فَرَجَعَ الْمُنَادِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ أَمَرْتَنِي أَنْ أُنَادِيَ فِي النَّاسِ وَأَنْ عُمَرَ اسْتَقْبَلَنِي فَقَالَ أَعَامُّهُ هُوَ أَمْ خَاضَ فَقَطَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ بِبَيْتِهِ عَلَى مَسْكِبٍ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ هِيَ لِهَذَا وَشِيعَتِهِ

ابو ہارون العبدی سے منقول ہے کہ جس سال واقعہ حرہ پیش آیا اس سال میں حج کے لیے سفر پر نکلا تھا اور میں نے حج کے موقع پر (کچھ لوگوں کو ایک جگہ پر جمع ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا: یہاں پر لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں؟ تو مجھے جواب دیا گیا کہ یہاں ابو سعید الخدری تشریف فرما ہیں اس لیے یہ لوگ اکٹھے ہیں۔ پھر میں بھی آگے بڑھا اور ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ مجھے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے متعلق کوئی حدیث سنائیے۔

تو ابو سعید الخدری نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے منادی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے کہ جس نے لا الہ الا اللہ جنت میں داخل ہو گیا، یہاں تک کہ منادی کا عمر بن خطاب سے سامنے ہوا تو حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ یہ عرب عام (یعنی سب لوگوں کے لیے) ہے یا خاص (یعنی مخصوص گروہ کے لیے) ہے؟

یہ سن کر منادی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آیا اور اس نے عرض کیا: آپؐ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ جوں میں جا کر اعلان کرو اور جب میں اعلان کر رہا تھا تو حضرت عمرؓ نے میرے سامنے آکر یہ سوال کیا ہے کہ یہ اعلان عام ہے یا خاص ہے؟

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے شانے پر اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے فرمایا: یہ عرب اس کے لیے اور اس کے شیعوں کے لیے ہے۔

مومنین کی پہچان مولا علی ہیں

35/293 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَثُورٍ عَنْ كَادِجِ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَجَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلِيُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بِفَتْحِ خَيْبَرَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ لَا أَنْ يَقُولَ فِيكَ ظَوَائِفُ مِنْ أُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى لِلْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقِئْتُ الْيَوْمَ فِيكَ مَقَالًا لَا تَمُرُّ بِمَلَكٍ إِلَّا أَخَذُوا الثَّرَابَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْكَ وَمِنْ فَضْلِ ظَهْرِكَ يَسْتَشْفُونَ بِهِ وَلَكِنْ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكَ تَرْتَبِي وَأُرْتِكَ وَأَنْتَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا بَيْنَ بَعْضِي وَأَنْتَ لَنْزِلِي وَفَقِي وَتُقَاتِلُ عَلَيَّ سُنَّتِي وَأَنْتَ عَدَاؤُ عَلِيٍّ الْخَوْضُ خَيْفِي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ الْخَوْضَ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُكْتَسَى مَعِيَ وَأَنْتَ أَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي وَأَنْ شِيعَتُكَ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ مُضِيئَةٍ وَجُوهُهُمْ حَوْلِي أَشْفَعُ لَهُمْ وَيَكُونُونَ عِدَاؤِي الْجَنَّةُ حِزْبِي وَأَنْ حَرْبُكَ حَرْبِي وَيَسْلَمَكَ يَسْلَمِي وَأَنْ يَرْكَ بِرِي وَعَلَا نَيْتِكَ عَلَانِيَتِي وَأَنْ تَسِيرَ بِرِيقَةِ صَدْرِكَ كَسِيرِيقَةِ صَدْرِي وَأَنْ وَلَدَكَ وَلَدِي وَأَنْتَ تُنَجِّزُ عِدَائِي وَأَنْ الْحَقُّ مَعَكَ وَعَلَى لِسَانِكَ وَقَلْبِكَ وَبَيْنَ عَيْنَيْكَ الْإِيمَانُ مُخَالِطُ لَحْمِكَ وَفَمِكَ كَمَا خَالَطَ لَحْمِي وَفَمِي وَأَنْتَ لَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ الْخَوْضَ مُبْغِضُ لَكَ وَلَنْ يَغِيْبَ عَنْهُ مُجِيبُ لَكَ حَتَّى يَرُدَّ الْخَوْضَ مَعَكَ قَالَ فَخَرَّ عَلَيَّ سَاجِدًا وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيَّ بِالْإِسْلَامِ وَخَتَبَنِي إِلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ إِحْسَانًا وَقَضَلًا مِنْهُ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ لَوْلَا أَنْتَ لَمْ يُعْرِفِ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضِي

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؑ خیر فتح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ خدمت میں تشریف لائے تو رسول اللہ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: خدا کی قسم! اگر مجھے اس بات کا ڈرنہ ہو کہ میری امت میں سے کئی گروہ تمہارے بارے میں کچھ کہیں گے جو نصاریٰ نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں کہا ہے تو میں آج تمہاری شان میں وہ فرمان بیان کرتا، کہ پھر آپ جہاں بھی لوگوں کے پاس سے گزرتے تو وہ تمہارے قدموں کے نیچے سے مٹی (تبرک کے طور پر) اٹھاتے اور تمہاری پاکیزگی کے سبب اس مٹی سے شفاء طلب کرتے ہیں۔

تمہارے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔ تم میرے وارث ہو اور میں تمہارا وارث ہوں۔ آپ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب ہارون کو جناب موسیٰ سے تھی سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

آپ میری ذمہ داری کو پورا کریں گے اور میری سنت کو قائم کرنے کے لیے جنگ کریں گے۔ آپ کل (بروز قیامت) میرے حوض پر میرے خلیفہ ہوں گے۔ آپ وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جو میرے پاس حوض پر تشریف لیں گے۔ آپ وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جو میرے ساتھ (یعنی) لباس زیب تن فرمائیں گے۔ آپ میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اُس دن آپ کے شیعہ نورانی منبروں پر ہوں گے اور ان کے روشن چہرے میرے ارد گرد ہوں گے اور میں ان کی شفاعت کروں گا اور وہ کل جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

بے شک! آپ کی جنگ میری جنگ ہے اور آپ کی صلح میری صلح ہے۔ آپ کے ساتھ نکلی کرنا میرے ساتھ نکلی کرنا ہے۔ آپ کا ظاہر میرا ظاہر ہے اور آپ کے سینے کا راز میرے سینے کا راز ہے۔ آپ کی اولاد میری اولاد ہے۔ آپ میرے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں اور حق آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کی زبان اور دل پر صرف حق ہے۔ آپ کی پیشانی میں ایمان ہے اور ایمان آپ کے گوشت اور خون میں یوں رچ بس گیا ہے جیسے ایمان میرے گوشت اور خون میں رچ بس گیا ہے۔ بے شک! آپ سے بغض و کینہ رکھنے والا کبھی میرے پاس حوض پر وارد نہیں ہوگا اور آپ سے محبت رکھنے والا (برگزین قیامت کے دن) آپ کی نظروں سے غائب نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ آپ کے ہمراہ حوض (کوثر) پر وارد ہوگا۔

راوی کہتا ہے: یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے اور آپ نے سجدہ میں فرمایا:

تمام حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اسلام کی نعمت سے مالا مال فرمایا اور مجھے اپنی بہترین مخلوق اور خاتم النبیین اور نبی مرسلین کا محبوب قرار دیا۔ یہ اللہ کا مجھ پر احسان اور فضل ہے۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہوتی۔^(۱) (کیونکہ حضرت علی کی محبت

حق کی نشانی ہے)۔

موسىٰ علیہ السلام کی حجت ہیں

36/294 وَإِلَّا سَنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ

تمہارے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔ تم میرے وارث ہو اور میں تمہارا وارث ہوں۔ آپ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب ہارون کو جناب موسیٰ سے تھی سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

آپ میری ذمہ داری کو پورا کریں گے اور میری سنت کو قائم کرنے کے لیے جنگ کریں گے۔ آپ کل (بروزِ قیامت) میرے حوض پر میرے خلیفہ ہوں گے۔ آپ وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جو میرے پاس حوض پر تشریف لائیں گے۔ آپ وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جو میرے ساتھ (جنتی) لباس زیب تن فرمائیں گے۔ آپ میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اُس دن آپ کے شیعہ ثورانی منبروں پر ہوں گے اور ان کے روشن چہرے میرے ارد گرد ہوں گے اور میں ان کی شفاعت کروں گا اور وہ کل جنت میں میرے مسائے ہوں گے۔

بے شک! آپ کی جنگ میری جنگ ہے اور آپ کی صلح میری صلح ہے۔ آپ کے ساتھ نیکی کرنا میرے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ آپ کا ظاہر میرا ظاہر ہے اور آپ کے سینے کا راز میرے سینے کا راز ہے۔ آپ کی اولاد میری اولاد ہے۔ آپ میرے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں اور حق آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کی زبان اور دل پر صرف حق ہے۔ آپ کی پیشانی میں ایمان ہے اور ایمان آپ کے گوشت اور خون میں یوں رچ بس گیا ہے جیسے ایمان میرے گوشت اور خون میں رچ بس گیا ہے۔ بے شک! آپ سے نطفہ دیکھنے والا بھی میرے پاس حوض پر وارد نہیں ہوگا اور آپ سے محبت رکھنے والے (برگزین قیامت کے دن) آپ کی نظروں سے غائب نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ آپ کے ہمراہ حوض (کوثر) پر وارد ہوگا۔

راوی کہتا ہے: یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے اور آپ نے سجدہ میں فرمایا:

تمام حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اسلام کی نعمت سے مالا مال فرمایا اور مجھے اپنی بہترین مخلوق اور خاتم النبیین اور سید المرسلین کا محبوب قرار دیا۔ یہ اللہ کا مجھ پر احسان اور فضل ہے۔

بھرنی بھرنی نے فرمایا: اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہوتی۔^① (کیونکہ حضرت علی کی محبت میں کی نشانی ہے)۔

سید علی اللہ کی حجت ہیں

36/294 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَيْسِ بْنِ أَبِي مَرْوَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ أَنَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَوَحْيُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَأَنَا إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدُ الْمُتَّقِينَ وَزَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَنَا الْمُتَعَزِّهِ بِالنَّبِيِّينَ وَالْمُعَظَّمُ لِلنَّبِيِّينَ أَنَا الَّذِي هَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ وَتَابَعْتُ الْبَيْعَتَيْنِ أَنَا صَاحِبُ بَيْتِ وَحْدَنِ وَأَنَا الطَّارِبُ بِالشَّقِيقِينَ وَالْحَامِلُ عَلَى فَرَسَيْنِ وَأَنَا وَارِثُ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَنَحْنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَالَمِينَ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَفُتَيْدُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ أَهْلُ مَوَالِي مَرْحُومُونَ وَأَهْلُ عِدَاوَتِي مَلْعُونُونَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ كَثِيرًا مَا يَقُولُ لِي يَا عَلِيُّ حُبُّكَ تَقْوَى وَبُغْضُكَ كُفْرٌ وَنِفَاقٌ وَأَنَا بَيْتُ الْحُكْمَةِ وَأَنْتَ مِفْتَاحُهَا وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ

اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے منبر کوفہ پر خطبہ ارشاد دیتے ہوئے فرمایا: ”میں تمام اوصیاء کا سردار اور سید المرسلین کا وصی ہوں۔ میں متقی لوگوں کا امام، مومنوں کا مولا، صاحبانِ تقویٰ کا قائد اور تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بی بی کا شوہر ہوں۔ میں داعی ہاتھ میں انگلی پھینتا ہوں اور (سجدے کی حالت میں) پیشانی خاک پر رکھتا ہوں۔ میں نے دوبار ہجرت ^(۱) کی اور دوبار (نبی کے ہاتھ پر) بیعت ^(۲) کی ہے۔

میں بدر و حنین کا فاتح ہوں، میں دو تلواروں سے وار کرنے والا ہوں، میں دو گھوڑوں پر سواری کرنے والا ہوں، میں اولین و آخرین کے علم کا وارث اور تمام انبیاء و مرسلین اور حضرت محمد بن عبد اللہ خاتم النبیینؐ کے بعد تمام جہانوں پر اللہ عزوجل کی حجت ہوں۔ مجھ سے محبت رکھنے والوں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور مجھ سے بغض و عداوت رکھنے والوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ رسول اللہؐ نے متعدد مقامات پر مجھ سے یہ فرمایا:

(۱) دوبار ہجرت یعنی نبیؐ کے ہمراہ طائف کی جانب ہجرت اور مدینہ کی جانب ہجرت۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے امامؑ کی مدینہ کی جانب ہجرت مگر مدینہ۔ کوفہ کی جانب ہجرت مراد ہے۔ (مترجم)

(۲) دوبار بیعت سے مراد بیعت عقبہ اور بیعت رضوان ہے۔ (مترجم)

”اے علی! تمہاری محبت تقویٰ ہے اور تم سے بغض رکھنا کفر و نفاق ہے۔ میں حکمت کا گمراہوں اور تم اس کی گنجی ہو۔ جھوٹا ہے وہ شخص جس نے یہ گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ تم سے بغض رکھتا ہوگا۔“^①

امام حسنؑ سے اظہار محبت

37/295 وَبِإِلْسَانِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ الْكُزَيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبِيبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَغَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُرَّةٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ وَقَدْ دُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا الْحَسَنُ يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ أَمَامَهُ الْقَوْمُ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَمُرُّ مَرَّةً هَاهُنَا وَمَرَّةً هَاهُنَا بِطَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ فَجَعَلَ أَحَدَى يَدَيْهِ فِي ذَقْنِهِ وَالْأُخْرَى يَدَيْنِ رَأْسِهِ ثُمَّ اغْتَنَّقَهُ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ حَسَنٌ مَعْنَى وَأَنَا مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَحَبِّهِ الْحَسَنُ يَنْبُطَانِ مِنَ الْأَسْبَاطِ

یعنی بن مرہ سے مقول ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک کھانے کی دعوت پر جا رہے تھے کہ راستے میں حضرت حسنؑ کھیل رہے تھے۔ نبی ﷺ نے حضرت حسنؑ کو دیکھا تو تیزی سے آگے بڑھے اور اپنے بازو پھیلا دیئے۔ یہ دیکھ کر حضرت حسنؑ کبھی ایک طرف بھاگ جاتے اور کبھی دوسری طرف دوڑ جاتے۔ رسول خدا انہیں ہنسا رہے تھے یہ۔ تک کہ آپؐ نے انہیں پکڑ لیا اور اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی اور دوسرا ہاتھ ان کے سر مبارک کے درمیان رکھ کر انہیں اپنے گلے سے لگایا اور بوسہ دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسنؑ مجھ سے ہے جو حسنؑ سے محبت رکھتا ہے۔ بے شک! یہ (حسنؑ اور حسینؑ) قوموں میں سے دو لوہے ہیں۔^②

امام علیؑ سے محبت رکھتا ہے

38/296 وَبِإِلْسَانِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَغَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ

الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ جَبْرِئِيلَ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُحِبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ عِبْدًا وَيُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ فَقَالَ وَمَنْ يُبْغِضُ عَلِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ يُبْغِضِ النَّاسَ عَلَى عِدَائِهِ

حضرت محمد (باقر) بن جعفر (صادق) علیہ السلام نے اپنے دادا کے ذریعے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ جبرئیلؑ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور کہا: یا محمد! اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو یہ حکم دے رہا ہے کہ آپ علی ابن ابی طالبؑ سے محبت رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ علیؑ سے محبت رکھتا ہے اور ان کے حب دار سے بھی محبت رکھتا ہے۔ پھر سائل نے آپؐ سے عرض کیا کہ حضرت علیؑ سے کون بغض رکھتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: جو لوگوں کو علیؑ کی دشمنی اور عداوت پر اکساتا ہے۔^①

رسول اللہ کی وصیت

39/297 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ أَهْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَخْبَرَنَا الْعَزِيزُ بْنُ الْكَتَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ الْبُزْجَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَسِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّاهُ وَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

جناب عمار (بن یاسر) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور جس میری تصدیق کی۔ میں اسے علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت (سے متمسک رہنے) کی وصیت کرتا ہوں جس نے (حضرت علیؑ کو ولی مانا اس نے مجھے ولی مانا اور جس نے مجھے ولی مانا اس نے اللہ کو ولی مانا۔ جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے اُس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا۔^②

بخاری و ترمذی: ج ۳۹، ص ۲۸۵

یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۱۳۰ اور باب نمبر ۳ میں حدیث نمبر ۱۰۱ اور باب نمبر ۴ میں حدیث نمبر ۲۰ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

شیعہ کے لیے یا قوت کا محل

40/298 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ السَّجِسْتَانِيُّ الْقُرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاعِيْلُ بْنُ يَشْرِ بْنِ الْبَلْخِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَوَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ يَلْوَ عَمُودًا مِنْ يَاقُوتَةٍ خَمْرَاءَ مُشَبَّكَةٍ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ لَا يَتَأَلَّهَا إِلَّا شَيْئٌ وَ شَيْعَتُهُ

ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک خدا کے پاس سرخ یا قوت کا ایک ستون نما محل ہے جو عرش کے پایوں سے ملا ہوا ہے۔ اس کو صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے شیعہ حاصل کر سکیں گے۔ ①

اسلام کا محن قرآن ہے

41/299 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الزَّازِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَطْنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَطْنِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْنٍ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرَصَةً وَ جَعَلَ لَهُ نُورًا وَ جَعَلَ لَهُ حِصْنًا وَ جَعَلَ لَهُ كَبِيرًا فَأَمَّا عَرَصَتُهُ فَالْقُرْآنُ وَ أَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ وَ أَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ وَ أَمَّا كَبِيرُهُ فَدَوَّاهُ أَهْلِ بَيْتِي وَ شَيْعَتُنَا فَاجْبُوا أَهْلَ بَيْتِي وَ شَيْعَتَهُمْ وَ انْصُرُوهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُتِرَ بِرَأْيِ السَّمَاءِ فَتَسَبَّى جَبَرَتِي لَأَهْلِ السَّمَاءِ وَ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حَبِي وَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَ شَيْعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَ دِيْعَتُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهَبْطِي الْأَرْضَ وَ نَسَبِي لَأَهْلِ الْأَرْضِ وَ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حَبِي وَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَ شَيْعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُؤْمِنُونَ أَمَّنِي يَحْفَظُونَ وَ دِيْعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّي عَبْدَ اللَّهِ تَعَالَى عِدَّةَ أَيَّامِ الدُّنْيَا ثُمَّ بَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُبِغِضًا لَأَهْلِ بَيْتِي وَ شَيْعَتِهِمْ مَا قَدَحَ اللَّهُ قَلْبَهُ إِلَّا عَلَى الْيَفَاقِ

یہ حدیث اسی باب میں حدیث نمبر ۲۶ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

شیعہ کے لیے یاقوت کا محل

40/298 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ السَّجِسْتَانِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ التَّبْلَخِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ فِي سُلَيْمَانَ الْخَوَالِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ يَلَهُ عُرُودًا مِنْ يَاقُوتَةٍ خَمْرَاءٍ مُشَبَّكَةٍ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ لَا يَتَأَلَّهَا إِلَّا عَلِيُّ وَ شِيعَتُهُ

ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک! خدا کے پاس سرخ یاقوت کا ایک ستون نما محل ہے جو عرش کے پایوں سے ملا ہوا ہے۔ اس کو صرف حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ حاصل کر سکیں گے۔ ①

اسلام کا مہن قرآن ہے

41/299 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَطْنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِينِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدِ ابْنِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرَصَةً وَ جَعَلَ لَهُ نُورًا وَ جَعَلَ لَهُ حِصْنًا وَ جَعَلَ لَهُ نَاصِرًا فَأَمَّا عَرَصَتُهُ فَأَلْهَزَانُ وَ أَمَّا نُورُهُ فَأَلْحَكَمَةُ وَ أَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ وَ أَمَّا نَاصِرُهُ فَأَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي وَ شِيعَتُنَا فَاجْتَبُوا أَهْلَ بَيْتِي وَ شِيعَتَهُمْ وَ انْظُرُوا هُمْ فِي نَفْسِهِ لَنَا أُنْبِيٌّ مِنْ رِوَيْ السَّمَاءِ فَتَسْبِيحِي جَدَّيْهِ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَ شِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَ دِيْعَةُ رِوَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهَبْطِي فِي الْأَرْضِ وَ تَسْبِيحِي لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَ شِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَمُؤْمِنُو أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَ دِيْعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَبَدَ اللَّهَ تَعَالَى عِدَّةَ أَيَّامِ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُبْغِضًا لِأَهْلِ بَيْتِي وَ شِيعَتِهِمْ مَا قَدَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ إِلَّا عَلَى النِّفَاقِ

یہ حدیث اسی باب میں حدیث نمبر ۲۶ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک! اللہ نے اسلام کو ختم پھر اس کے لیے محسن، نور، قلعہ اور مددگار بنائے۔ پس اس کا محسن قرآن ہے اور اس کا نور حکمت ہے اور اس کا قلعہ حب ہے اور اس کے مددگار میں اور میرے اہل بیت اور ہمارے شیعہ ہیں۔ پس! تم لوگ میرے اہل بیت اور ان کے شیعہ سے محبت رکھو اور ان کے مددگار بنو کیونکہ جب مجھے معراج کے لیے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرئیل نے آسمانی تختہ سامنے میرا نسب بیان کیا اور اللہ نے میری، میرے اہل بیت اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں فرمائی (یعنی بطور امانت رکھی) اور یہ محبت ان کے پاس قیامت کے دن تک بطور امانت موجود ہے۔

پھر میں زمین پر اترتا تو جبرئیل نے زمین کی مخلوق کے سامنے میرا نسب بیان کیا اور اللہ نے میری، میرے اہل بیت اور ان کے شیعوں کی محبت زمین کی مخلوق کے دلوں میں ودیعت فرمائی۔ پس میری امت میں سے مومنین قیامت کے دن تک میرے اہل بیت کے متعلق میری اس امانت کی حفاظت کریں گے۔ اگر میری امت میں سے کوئی شخص دلوں کی تعداد کے برابر عبادت کرے (یعنی سارا سال عبادت خدا میں مشغول رہے)۔ پھر وہ اس حالت میں عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہو کہ میرے اہل بیت اور ان کے شیعوں سے بغض دیکھتا ہو تو اللہ اس کے دل پر صرف کے آثار دیکھے گا۔^①

اہل بیت اللہ کے علم کے امین ہیں

42/300 وَالْإِسْنَادُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَدَائِنِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ زَيْنِ الْعَالَمِينَ: أَنَّهُ تَكَادَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَدْيَبَةٍ فِيكُمْ خَاصَّةٌ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ خُرَّانُ عِلْمِ الدُّنْيَا وَوَرَثَةُ وَخِيَانَةِ وَحَمَلَةُ كِتَابِ اللَّهِ طَاعَتُنَا فَرِيضَةٌ وَحُبُّنَا إِيْمَانٌ وَبُغْضُنَا نِفَاقٌ مُجِبُّونَا فِي الْجَنَّةِ وَمُبْغِضُونَا فِي النَّارِ خُيِّفْنَا وَرَبُّ الْكُفَّةِ مِنْ طَيْمَنَةِ عَذَابٍ لَمْ يَخْلُقْ مِنْهُ سِوَاَنَا وَخُلِقَ مُجِبُّونَا مِنْ أَسْفَلِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُلْحِقَتِ السُّفْلَى بِالْعُلْيَا فَتَرَى أَنَّهُ يَفْعَلُ بِنَبِيِّهِ وَأَنَّ تَرَى نَبِيَّهُ يَفْعَلُ بِوَلِيِّهِ وَأَنَّ تَرَى وَلِيَّهُ يَفْعَلُ بِمُحِبِّهِمْ وَيُشَيِّعُهُمْ كُلُّ إِيٍّ جَنَّانٍ رَبِّ الْعَالَمِينَ

① الکافی: ج ۲، ص ۳۶؛ بحار الانوار: ج ۶۵، باب ۲۷، ج ۱۳، ص ۳۳۱؛ الوافی: ج ۴، ص ۱۲۲، ج ۱۲۳۳؛ وسائل الشیعة: ج ۵، ص ۲۰۲۳۳

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے حضرت محمد (باقر) بن علی زین العابدینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ آپؐ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپؐ لوگوں سے خاص ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ہاں، ہم اللہ کے علم کے امین، اللہ کی وحی کے وارث اور کتاب خدا کو بیان کرنے والے ہیں۔ ہماری اطاعت واجب ہے اور ہماری محبت ایمان اور ہم سے نفی رکھنا نفاق ہے۔ ہم سے محبت رکھنے والے جنتی ہیں اور ہم سے نفی رکھنے والے جہنمی ہیں۔ رپ کعبہ کی قسم! ہم طینتِ قدس (میں مٹی) سے خلق ہوئے ہیں اور ہم سے علاوہ کوئی اور اس سے خلق نہیں کیا گیا جبکہ ہمارے خُپ داروں کو اس سے کم درجہ طینت سے پیدا کیا گیا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اس نچلے درجے کی مٹی کو اعلیٰ درجے کی مٹی سے ملحق کر دیا جائے گا۔ پھر تم دیکھو گے کہ اللہ اپنے نبی کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے گا؟ اور اُس کے نبی اپنی اولاد (آئمہ اطہار) کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں گے؟ اور ان کی اولاد اپنے خُپ داروں اور شیعوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں گے؟ ان سب کا ٹھکانہ عالمین کے پروردگار کے باغات اور جنتیں ہوں گی۔ ①

شہین عیؑ جاہلیت کی موت مرے گا

43/301 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الْكَلَابِئِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو الزَّبِيحِ الْأَعْوَجِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ الْإِيمَانَ مَا تَلَعَتْ شَمْسٌ وَ مَا غَرَبَتْ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ حُوسِبَ بِهَا عَمَلٌ

زید بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حضرت علیؑ سے ان کی زندگی اور ان کی موت کے بعد محبت رکھی اللہ اس کے نامہ اعمال میں اس قدر امن اور ایمان کا اجر و ثواب لکھ دے گا جس قدر اشیاء پر سورج و غروب ہوگا اور جس نے حضرت علیؑ کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان سے نفی رکھا وہ جہنم کی موت مرے گا اور اس کے عمل کا سخت حساب کیا جائے گا۔ ②

میدان محشر میں منادی کی ندا

44/302 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّازِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّازِيُّ الْقَفِيهَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَطِيبُ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَجَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَيْبِ بْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَادَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّبِيُّ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمُهَذَّبُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ نَادَى مُنَادٍ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ بِهِ الْبَعِيدُ كَمَا يَسْمَعُ بِهِ الْقَرِيبُ أَمِينَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِينَ عَلَى الرِّضَا قِيُوتِي بِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَيَحَاسِبُهُ حِسَابًا يَسِيرًا أَوْ يُكْتَسَى خُلَّتَيْنِ خَضَرٌ وَنَبِيٌّ وَيُغْضَى عَصَاهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ شَجَرَةُ طُوبَى فَيَقْفُلُ لَهُ قَفٌّ عَلَى الْحَوْضِ فَاسْتَبَقِي مَنْ شِئْتَ وَامْنَعِي مَنْ شِئْتَ

ابن عربیان کرتا ہے کہ مجھے صدق و مصدق نبی ﷺ نے یہ بتایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ ذاتِ آخرین کو جمع کرے گا اور منادی ندا دے گا جسے دُور والا بھی دیکھے گی سنے گا جیسے قریب والا سنے گا کہ علی ابن ابی طالبؑ کہاں ہیں؟ علی الرضا کہاں ہیں؟ پھر حضرت علی ابن ابی طالبؑ (میدان محشر میں) تشریف لائیں گے اور ان کا سے حساب کیا جائے گا اور انھیں دو ہزر رنگ کے (جنتی) لباس پہنائے جائیں گے اور شجرہ طوبی کی کٹڑی کا عصا دیے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا: آپ حوض پر کھڑے ہو جائیں اور جسے جی چاہتا ہے سیراب کریں اور جسے جی چاہتا ہے حوض سے روک دیں۔ ①

حب علیؑ میرا محبوب ہے

45/303 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَحْمَدَ الرَّحَايِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي هَاشِمٍ صَاحِبِ الرَّقَائِي عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مُؤْتِكَ مُجِبِي وَمُبِغْطِكَ مُبِغِي

سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؑ کے پاس سے فرماتے ہوئے سنا: آپ حب دار میرے حب دار اور آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ ②

① عربی کتاب میں حوالہ دین نہیں ہے۔

② بحار الانوار ج ۳۹، ص ۲۸۵: ۱/۲۱۲

جوجنت میں مقام چاہتا ہو؟

46/304 قَالَ وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْقَارِي عَنْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْكَرَازِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ الْبَزْزَارُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبٍ أَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مِطْرِفِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَا مَحْيَايَ وَيَمُوتَ مَوْتِي وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي وَغَرَسَ قُضْبَاتُهَا فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ میری زندگی کی طرح زندگی گزارے اور میری موت کی طرح موت سے ہلکتا ہو اور جنت خلد اس کا ٹھکانا ہو کہ جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور جنت کے درخت کی شاخوں کو اگائے تو وہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے۔^①

مولانا علی کی جنتی ناکہ پر سواری

47/305 وَبِإِسْنَادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَوْدُبِيُّ بِبَغْدَادٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَكْرِيَّا الْعَدَوِيُّ أَخْبَرَنَا جَرَّاشُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَالُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ تَسْأَلُنِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ قَوَائِمُهَا مِنَ الزَّبْرِ جِدِّ الْأَخْضَرِ عَيْنَاهَا يَأْفُوتَانِ خَمْرًا وَانِ سَنَامُهَا مِنَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ عَمَزُوجُ مَاءِ الْحَيَوَانِ عَلَيْهِ خِلْعَانِ [حُتَّانِ] مِنَ الثَّوْبِ مُتَزَرِّ بِوَاجِدَةٍ وَمُزْتَدٍ بِالْأُخْرَى بِمِدَّةِ إِوَاءِ الْحَمْدِ لَهُ أَرْبَعَةُ شَفَقَةٍ لَمْلَمَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَمْرَةٌ هُنَّ عَبْدُ الْمُطَهَّرِ عَنْ يَمِينِهِ وَجَعْفَرُ الطَّيَّارُ عَنْ يَسَارِهِ وَقَاضِيَةٌ مِنْ وَرَائِهِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَمُنَادٍ يُنَادِي فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ أَنْتَ الْمُحِبُّونَ وَأَنْتَ الْمُبْغِضُونَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كِتَابُهُ بِتَمِيمِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

انس بن مالک بیان کرتا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: یا رسول

اللہ! علی ابن ابی طالبؑ کا کیا حال ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے علی ابن ابی طالبؑ کا کیا حال نہ پوچھو، میں نے فرمایا: تم مجھ سے علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کر رہے ہو کہ جو قیامت کے دن سوار ہو کر تشریف لائیں گے کہ جس کی ٹانگیں سبز زبرجد، آنکھیں سرخ یا قوت اور گہان خالص مشک کی ہوں۔ خالص مشک آپ حیات سے مخلوط ہوگا۔ آپ نے دونوں کپڑے یوں پہن رکھے ہوں گے کہ ایک کو تہیہ اور دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا۔ آپ کے ہاتھ میں لوہے کا (پرچم) ہوگا جس کے چار پھریں ہوں گے۔ دوسری لہائی زمین و آسمان کی مسافت کے برابر ہوگی۔ جناب حمزہ بن عبدالمطلبؑ آپ کے دائیں جانب اور جناب جعفر بن ابی طالبؑ کے بائیں جانب اور جناب فاطمہؑ آپ کے پیچھے اور حسنؑ و حسینؑ آپ دونوں کے درمیان ہوں گے۔ پھر میدانِ جنت میں منادی ندا دے گا: ان سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اور ان سے بغض رکھنے والے کہاں ہیں؟ یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں، ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوگا یہاں تک کہ انھیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔^①

جنت شیعہ کے نور سے روشن

48/306 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزْوين حَدَّثَنَا لَوْزُ الْبَصِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَأْتِي عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ سَاعَةٌ يَرَوْنَ فِيهَا نُورَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ فَيَقُولُونَ لَيْسَ قَدْ وَعدَنَا رَبُّنَا أَنْ لَا تَرَى فِيهَا شَمْسًا وَلَا قَمَرًا فَيُنَادِي مُنَادٍ قَدْ صدَّقَكُمْ رَبُّكُمْ وَعدَدًا تَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَكِنْ هَذَا رَجُلٌ مِنْ شِيعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَتَحَوَّلُ مِنْ غُرْفَةٍ إِلَى غُرْفَةٍ فَهَذَا الَّذِي أَشْرَقَ عَلَيْكُمْ مِنْ نُورٍ وَجْهِهِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جنت میں رہنے والے افراد پر ایک ایسی گھڑی آئے گی کہ وہ جنت میں سورج چاند کا نور (روشنی) دیکھیں گے تو وہ کہیں گے: کیا ہمارے رب نے ہم سے یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جنت میں سورج چاند نہیں دیکھیں گے (تو پھر یہ روشنی کیسی ہے؟) اس پر منادی کی آواز آئے گی: بے شک! تم سے تمہارے رب کا وعدہ فرمایا ہے کہ تم جنت میں سورج اور چاند نہیں دیکھو گے بلکہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے شیعوں میں سے یہ ہے۔

آپ دنیا و آخرت میں سید و سردار ہیں۔ جس نے آپ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ آپ کا محب میرا محب۔ اور میرا محب اللہ کا محب ہے۔ آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے اور مجھ سے بغض رکھنے والا اللہ سے بغض رکھتا ہے۔ پس (جنت) طوبیٰ ہے اُس شخص کے لیے جو میرے بعد آپ سے محبت رکھے۔^①

آسمان چہارم پر مولا علی کی شبیہ

51/309 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُودٍ صِبْهَانُ بْنُ أَسْبُورِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ الشَّيْخُ إِزِيدُ بْنُ الْأَوْعِظِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْبَكَلِيِّ عَنِ الْعَقِيقِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ ثَابِتٍ وَبِإِسْنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِى بِي إِلَى الشَّامِ الرَّابِعَةَ رَأَيْتُ صُورَةَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا أَيْمَنُ عَلِيٍّ فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ هَذَا مَلَكٌ خَلَقَهُ اللَّهُ عَلَى صُورَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يُسَبِّحُونَ وَيُكَبِّرُونَ وَتَوْبَهُمْ لِيُحْيِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

اس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کے لیے) چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے وہاں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صورت دیکھی اور میں نے جبریلؑ سے کہا: یہ تو میرا بھائی علیؑ ہے۔ اس پر مجھے وحی کی گئی کہ یہ ایک فرشتہ ہے جسے اللہ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شکل و صورت میں خلق فرمایا ہے اور ہر روز ۷۰ ہزار ملائکہ اس (شبیبہ حضرت علیؑ) فرشتے کی زیارت کرتے ہیں اور وہ اس وقت سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا وارو کر رہے ہوتے ہیں اور ان اذکار کا ثواب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خب داروں کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔^②

رسول اللہ اور مولا علیؑ امت کے باپ ہیں

52/310 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ

① بحار الانوار: ج ۳۹، ص ۲۸۶

② بحار الانوار: ج ۳۹، ص ۱۱

الْعَلَوِيُّ عَنْ عَمْرِو مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّارِجِ عَنْ أَبِي
الْحَجَّارِ وَدَعْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ
أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِمَنَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ طَاعَتِي وَتَهَاكُمُ عَنْ مَعْصِيَتِي وَأَوْجَبَ عَلَيْكُمُ اتِّبَاعَ أَمْرِي وَ
فَرَضَ عَلَيْكُمُ مِنْ طَاعَةِ عَلِيٍّ تَعْدِي مَا فَرَضَهُ مِنْ طَاعَتِي وَتَهَاكُمُ عَنْ مَعْصِيَتِي مَا تَهَاكُمُ عَنْ
مَعْصِيَتِي وَجَعَلَ عَيْنًا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي وَهُوَ مِنِّي وَأَدْوَنُهُ حُبُّهُ إِيْمَانٌ
وَبُغْضُهُ كُفْرٌ وَفُجْأَةٌ مُجْتَبَى وَمُبِغْضَةٌ مُبْغَضِي وَهُوَ مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاكَ وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَ
أَنَا وَإِيَّاهُ أَبُوَاهُ هَذِهِ الْأُمُو

حضرت حسین ابن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ نے تم لوگوں پر میری اطاعت
و واجب قرار دیا ہے اور اس نے تمہیں میری معصیت و نافرمانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے تم پر میرے حکم کی
تعمیل کو واجب قرار دیا ہے اور اس نے تم پر میرے بعد علی کی اطاعت کو ایسے ہی واجب قرار دیا ہے جیسے اس نے تم پر
میرے ہی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے اور اس نے تم کو علی کی نافرمانی سے اسی طرح منع فرمایا ہے جیسے اس نے تم لوگوں کو میری
نافرمانی سے منع فرمایا ہے۔ اس نے علی کو مومنوں کا امیر، میرا بھائی، وزیر، وصی اور وارث قرار دیا ہے۔ وہ مجھ سے ہے اور
میں اس سے ہوں۔ اس کی محبت ایمان اور اس کا بغض کفر ہے۔ اس کا محب میرا محب ہے اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ
سے بغض رکھتا ہے۔ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (علی) مولا ہے اور میں ہر مسلمان مرد و عورت کا مولا ہے۔ میں اور یہ
اس امت کے دو باپ ہیں۔ ①

مولا علی کو جھٹلانے والا جہنمی ہے

53/311 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ بِغَدَاةٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْحَزْوَارِ سَمِعْتُ أَبَا مَرْزِيَةَ الشَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ لِعَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَا عَلِيُّ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ كَذَبَكَ وَكَذَبَ فِيكَ

عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو حضرت علی ابن ابی طالب سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

اے علیؑ! طوبی (جنت) ہے اُس شخص کے لیے جو آپؐ سے محبت رکھتا ہے اور دُیل (جہنم) ہے اُس شخص کے لیے جو آپؐ سے نفرت رکھتا ہے اور جو کچھ آپؐ کی شان میں نازل ہوا ہے اُسے مجھلاتا ہے۔ ﴿۱۹﴾

مولا علیؑ اللہ کا بلند کلمہ ہیں

54/312 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ الْقَعْوِيُّ عَنْ عَتَرِ مُحَمَّدٍ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَنَانَ عَنْ يَسَنَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ الْمُسَدِّدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: الْمُخَالِفُ عَلَى عَلِيٍّ بَعْدِي كَأَنَّوَ الشِّرْكَ بِمُشْرِكٍ وَ الْمُحِبُّ لَهُ مُؤْمِنٌ وَ الْمُبْغِضُ لَهُ مُنَافِقٌ وَ الْمُقْتَتِلُ لِأَثَرِهِ لَاحِقٌ وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ رَاقِبٌ عَلَى نَوْرِ اللَّهِ فِي بِلَادِهِ وَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ عَلَى سَيْفِ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِ وَ وَارِثُ عِلْمِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ كَلِمَةُ اللَّهِ الْعُلَمَاءُ وَ حُكْمُهُ أَعْدَائِهِ السُّفْهَى عَلَى سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ وَ وَصِيُّ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُخَلَّطِينَ وَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ الْإِيمَانَ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَ وَلَا يَتِيهِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے۔ (کے فضائل) میں دوسروں کو شریک بنانے والا مشرک ہے اور اس سے محبت رکھنے والا مومن اور اس سے بغض رکھنے منافق ہے۔ علیؑ کے نقش قدم پر چلنے والا اس سے جا ملے گا اور علیؑ کو قبول نہ کرنے والا ناپود ہو جائے گا۔ علیؑ اللہ کے شہر میں نور خدا ہے اور وہ اللہ کے بندوں پر جمستو خدا ہے۔ علیؑ دشمنان خدا پر اللہ کی تلوار ہے۔ وہ انبیاء کے علم کا وارث ہے۔ علیؑ اللہ کا بلند کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کا کلمہ (پیغام) پست ہے۔ علیؑ تمام اوصیاء کا سردار اور سید الانبیاء کا وصی ہے۔ مومنوں کا امیر اور روشن پیشانی والوں کا قائد اور مسلمانوں کا امام و پیشوا ہے۔ اللہ علیؑ کی اطاعت اور ولایت کے بغیر ایمان قبول نہیں کرے گا۔ ﴿۲۰﴾

قیامت کے دن شیعہ کامیاب ہیں

55/313 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي هِشْمٍ عَنْ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعِيسَى الْقَسَائِنِيُّ بِدِمَشْقَ

① ابوالفتح صدوق: ص ۱۹

② ابوالفتح صدوق: ص ۱۹

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّعَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّجِسْتَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
الْحَوَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ سَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِيعَةُ
عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو قلابہ الحوولی سے مروی ہے کہ میں نے جناب ام سلمہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعوں کے بارے میں پوچھا تو
”پ“ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن علی کے شیعہ کامیاب ہیں۔^①

مہی بیت پر فرشتوں کا نزول

56/314 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعْتَمِدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَسْعَرَانِي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ
الْحُسَيْنِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْحَرِثِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ
مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ طَهْمَرٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ شَرَفَهُمُ اللَّهُ بِكَرَامَتِهِ وَ اسْتَعَفَّ لَهُمْ لِسِيرَتِهِ وَ
اسْتَوْدَعَهُمْ عِلْمَهُ فَهُمْ عِمَادُ دِينِهِ شُهَدَاءُ عَلَيْهِمْ بَرَآءُهُمْ أَنَّهُ قَبْلَ خَلْقِهِ وَ أَظْلَهُمْ تَحْتَ عَرْشِهِ
وَ اصْطَفَاهُمْ فَجَعَلَهُمْ عِلْمَ عِبَادِهِ وَ دَلَّهُمْ عَلَى صِرَاطِهِ فَهُمْ الْأُمَمَةُ الْمَهْدِيَّةُ وَ الْقَادَةُ الْمُبَرَّرَةُ وَ
لَأَمَّةُ الْوَسْطَى عِصْمَةُ لِمَنْ لَحِقَ إِلَهُمُ وَ تَجَاهًا لِمَنْ عَصَى عَنْهُمْ يَغِيظُ مَنْ وَالَاهُمْ وَ يَهْلِكُ مَنْ
عَادَاهُمْ وَ يَفُوزُ مَنْ تَمَسَّكَ بِهِمْ فِيهِمْ تَرَكْتُ الرِّسَالَةَ وَ عَنَيْتُهُمْ هَبَطَ الْمَلَائِكَةُ وَ إِلَهُمُ نَفَسَ
الرُّوحُ الْأَمِينُ وَ آتَاهُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَهُمْ الْفُرُوعُ الْقَاطِبَةُ وَ الشَّجَرَةُ الْمُبَارَكَةُ وَ
مُعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُتَخَلِّفُ الْمَلَائِكَةِ وَ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَ الدَّرَكَةِ وَ الَّذِينَ أَذْقَبَ
لَهُمْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ ظَهَرَهُمْ تَطْهِيرًا

جابر بن یزید سے مروی ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا:
”اے لوگو! بے شک! تمہارے نبی کے اہل بیت کو اللہ نے اپنی عزت و کرامت کے ذریعے شرف بخشا
اور انہیں اپنے راز پر محافظ بنایا اور انہیں اپنا علم بطور امانت سپرد کیا۔ پس! یہ اللہ کے دین کے ستون اور

اس کے علم پر گواہ ہیں۔ اللہ نے انھیں خلق کرنے سے پہلے نقص و عیب سے پاک کیا اور انھیں اپنے عرش کے سائے میں رکھا اور انھیں برگزیدہ بنایا اور انھیں اپنے بندوں کے لیے ہدایت کی نشانی قرار دیا اور ان کی اپنے راستے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ پس یہ ہدایت یافتہ آئمہ و پیشوا ہیں۔ یہ نیکو کار قاصدین اور اُمتِ وسطیٰ ہیں، جس نے ان کی طرف رجوع کیا وہ محفوظ رہا اور جس نے ان پر اعتماد و بھروسہ کیا وہ نجات پا گیا، جس نے ان سے محبت رکھی وہ (بروز قیامت) اپنے مقام پر رشک کرے گا اور جس نے ان سے دشمنی رکھی وہ ہلاک ہوگا، جو ان سے وابستہ اور متمسک رہے گا وہ کامیاب ہوگا، ان کی شان میں رسالت نازل ہوئی۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور انھیں روح الامین (حضرت جبرئیل) الہام کرتا ہے اور اللہ نے انھیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو عالمین میں سے کسی اور کو عطا نہیں کیا۔ پس! یہ پاکیزہ و طیب شاخیں، مبارک شجرہ، علم کی کان اور رسالت کا مقام (گہرانہ) ہیں۔ ان کے پاس ملائکہ کا آنا جانا رہتا ہے اور یہ اہل بیت رحمت و برکت کے نزول کا سبب ہیں جن سے اللہ نے جس کو ذور رکھا ہے اور ان کو یوں پاک رکھا۔ ہے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے۔^①

اصحابِ یمن سے مراد شیعہ ہیں

57/315 هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ أَبِي الظَّيْبِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عِمْسَى بْنِ مِهْرَانَ عَنْ شُعَايِمِ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَنَبَسَةَ الْأَعَابِدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: كُنَّا جُوسًا مَعَهُ فَتَلَا رَجُلٌ هَذِهِ الْآيَةُ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيئَةً إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فَقَالَ رَجُلٌ وَمَنْ أَصْحَابُ الْيَمِينِ، قَالَ شِيعَةُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي ظَالِبٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم ابو جعفر حضرت امام محمد (باقر) بن علی (زین العابدین) سے حسین علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے اس آیت کی تلاوت کی:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيئَةً ۖ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۖ^②

① بحار الانوار ج ۲۶، ص ۲۵۳

② سورۃ المائدہ: آیت ۳۸-۳۹

”ہر شخص اپنے عمل کا گروہ ہے سوائے اصحابِ یحییٰؑ کے۔“

تو ایک مرد نے آپؑ سے پوچھا: اصحابِ یحییٰ کون ہیں؟

اس پر امام علیؑ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں۔^(۱)

شیعہ کو باپ کے نام سے بلانا

58/316 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاعِظُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شاذَانَ الْعَمَّانِيُّ بِحَبْرَةِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَرَسَاءَ أَفْرَسَادٍ الْعَبَّادُ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أُمِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَهْبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُدْعَى النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ إِلَّا شِيعَتِي وَ مُوْتَى فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ لِطِبِّبِ مَوَالِيدِهِمْ

زرین جیش نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے میرے شیعوں اور حُب داروں کے۔ انھیں ان کے باپ کے نام سے بلایا جائے گا کیونکہ ان کی ولادت پاک ہے۔^(۲)

مقامِ شیعہ از نگاہ رسالت

59/317 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَخَذَ مِنْ عَمِّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْعَزْرَمِيُّ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَالِمِ الْأَقْطِسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ شِيعَتُكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ أَهَانَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ أَهَانَكَ وَ مَنْ أَهَانَكَ فَقَدْ أَهَانَنِي وَ مَنْ أَهَانَنِي أَذْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَ يَتَسَاءَلُ الْمُتَصِدِّقُ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَعِي وَ أَتَا مِنْكَ رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَ طِبْنُكَ مِنْ طِبْنِي وَ

جن کو نامہ اعمال داغیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

مرئی کتاب میں حالہ درج نہیں ہے

بحار الانوار: ج ۶، ص ۲۳۱

شِيعَتُكَ خَلِّقُوا مِنْ فَطْرِ طِينَتِنَا قَتْنِ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنَا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنَا وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَدَّعَهُمْ فَقَدْ وَدَّانَا يَا عَلِيُّ بْنَ شِيعَتِكَ مَغْفُورٌ لَهُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ ذُنُوبٍ وَغُيُوبٍ يَا عَلِيُّ إِنَّمَا الشَّيْعُ شِيعَتُكَ عِدًّا إِذَا قُتِلَ الْبَقَاءُ الْمَعْمُودُ قَبِيلُهُمْ بِذَلِكَ يَا عَلِيُّ شِيعَتُكَ شِيعَةُ اللَّهِ وَالنَّصَارُكَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَأَوْلِيَاؤُكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَجِزْبُكَ جِزْبُ اللَّهِ يَا عَلِيُّ سَجَدَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاكَ يَا عَلِيُّ لَيْتَ كُنْتُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ دُونَكَ نَدْبًا

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علیؓ! قیامت کے دن آپؓ کے شیعہ کامیاب ہوں گے جس نے آپؓ کے کسی ایک شیعہ کی بھی توہین کی اس نے آپؓ کی توہین کی اور جس نے آپؓ کی توہین کی اس نے میری توہین کی، اللہ اُسے جہنم کی آگ میں ڈالے گا اور وہ ہمیشہ وہاں رہے گا اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اے علیؓ! آپؓ مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمہاری روح میری روح سے ہے اور تمہاری طینت (مٹی) میری طینت سے ہے اور تمہارے شیعہ ہماری ہی ہوئی طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ پس! جس نے ان سے بغض رکھا اس نے ہم سے بغض رکھا اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے ہم سے دشمنی رکھی اور جس نے ان سے مودت کی اس نے ہم سے مودت کی۔

اے علیؓ! آپؓ کے شیعوں میں جو گناہ اور محبوب موجود ہوں گے وہ سب بخش دیے جائیں گے۔ اے علیؓ! جب قیامت کے دن میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو میرے شیعوں کی شفاعت کروں گا۔ پس آپؓ انہیں یہ خوشخبری سنا دو۔ اے علیؓ! آپؓ کے شیعہ اللہ کے شیعہ ہیں اور آپؓ کے مددگار اللہ کے مددگار ہیں۔ آپؓ کے دوست اللہ کے دوست ہیں اور آپؓ کا کردہ اللہ کا کردہ ہے۔

اے علیؓ! خوش بخت ہے وہ انسان جس نے آپؓ سے محبت رکھی اور بد بخت ہے وہ انسان جس نے آپؓ سے دشمنی رکھی۔

اے علیؓ! جنت میں آپؓ کی زیر ملکیت خزانہ ہے اور آپؓ دونوں طرف سے اس خزانے پر مسلط اور تصرف کا اختیار رکھتے ہیں۔^①

① تذکرہ احادیث حور مجاہد کے ساتھ باب نمبر ۱۱ حدیث نمبر ۳۱ کے تحت گزر چکی ہے۔

ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں

60/318 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ
مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَزَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ السَّيْلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ التَّفَتَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ هُمْ
شِيعَتُكَ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے
جنت میں جائیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: وہ آپ کے شیعہ ہوں گے اور آپ ان کے
۔۔ ہوں گے۔ ①

ایک قوم ثورانی منبروں پر

61/319 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ هُرَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ
مُزَاحِمٍ وَ ابْنِ تَحَادٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ
الرُّبَيْزُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَجَسُوا بِفَنَاءِ رَسُولِ اللَّهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ وَ انْقَطَعَ شِسْعُهُ فَرَمَى
بِنَعْيِهِ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ إِنَّ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ قَوْمًا عَلَى مَنْبَرٍ
مِنْ نُورٍ وَ جُوهُهُمْ مِنْ نُورٍ وَ ثِيَابُهُمْ مِنْ نُورٍ تَغْشَى أَبْصَارَ النَّاسِ مِنْ دُونِهِمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ
هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الرُّبَيْزُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَنْ هُمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَارَبُوا بَوَارِجِ
اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَنْسَابٍ وَلَا أَمْوَالٍ أَوْلِيكَ شِيعَتُكَ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ يَا عَلِيُّ

عبداللہ بن شریک سے مروی ہے کہ ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: ایک دن ابو بکر، عمر، زبیر اور

عبدالرحمن رسول اللہ ﷺ کے گھر آئے اور آپ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے۔ پھر نبی ﷺ ان کے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے جوڑے کا تسم ٹوٹا ہوا تھا اور آپ نے اپنا جوتا حضرت علی ابن ابی طالب کی طرف پھینکا اور فرمایا: بے شک! اللہ یا عرش کے دائیں جانب ایک قوم ہوگی جو ثورانی منبروں پر تشریف رکھتے ہوں گے، ان کے چہرے اور لباس بھی ثورانی ہوں گے جو دیکھنے والوں کی نظروں پر چھا جائیں گے۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ مگر آپ خاموش رہے۔ پھر زبیر نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ مگر آپ خاموش رہے۔ پھر عبدالرحمن نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ مگر آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔ پھر حضرت علی ابن ابی طالب نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے خوف کی خاطر جنگ کریں گے اور یہ کسی تعصب یا مال کے لالچ میں جنگ نہیں کریں گے۔ اے علی! یہ آپ کے شیعہ ہوں گے اور آپ ان کے امام ہوں گے۔^①

طوبی ہے محبوب علی کے لیے

62/320 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ بْنِ صَدَقَةَ الرَّقِّيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الزُّرَّادِيُّ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَظْلَعُ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخْتَارَنِي ثُمَّ أَظْلَعُ إِلَيْهَا ثَانِيَةً فَأَخْتَارَكَ أَنْتَ أَبُو وَلِيِّي وَ قَاضِي دِينِي وَ الْمُجْزِئُ عِدَائِي وَ أَنْتَ عَدَاؤِي حَوْضِي طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَ وَبِلَئِنْ أَبْغَضَكَ

حضرت علی ابن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ نے زمین پر نظر ڈالا - (اپنی تمام مخلوق سے) مجھے چننا۔ پھر اس نے دوبارہ زمین پر نظر ڈالی اور آپ کو چننا۔ آپ میری اولاد کے والد، میرے دین کا فیصلہ کرنے والے، اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ آپ کل (بروز قیامت) میرے حوض پر ہوں گے۔ طوبی (جنت) ہے اُس شخص کے لیے جو آپ سے محبت رکھے اور وہی (جہنم) ہے اُس شخص کے لیے جو آپ سے بغض رکھے۔^②

جس کا میں مولا اُس کے علی مولا

63/321 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَاسِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْمَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَفَعَلِي مَوْلَاهُ
عبد اللہ بن بریدہ اسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

مولا علی جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں

64/322 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَطْمِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَأَنْتَ تَغْسُوهُ الْمُؤْمِنِينَ
عبد اللہ ابن مسعود نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے علی! آپ جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں اور آپ مومنوں کے سردار ہیں۔^(۲)

مولا علی کے تین اعزاز

65/323 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوَيْهٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُزَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَلْصُورٍ الطُّشَقَلِيِّ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَمَّا أُشْرِقَ بِي إِلَى السَّمَاءِ عَهْدَ إِلَى رَبِّي فِي عِلِّيِّ ثَلَاثَ كُتُبَاتٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَدْ لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ إِنَّ عَلِيًّا إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُتَجَلِّينَ وَتَغْسُوهُ الْمُؤْمِنِينَ
حضرت سیّد عالم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر (معراج کے لیے) لے جایا

گیا تو میرے رب نے مجھے علی کے بارے میں تین کلمات کی تلقین فرمائی۔

پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں نے جواب دیا: لَبَّيْكَ رَبِّي ”میرے پروردگار! میں حاضر ہوں!“ پھر پتہ نے فرمایا: بے شک! علی متقی لوگوں کے امام، روشن پیشانی والوں کے قائد اور مومنوں کے سردار ہیں۔^(۱)

مہاجرین و انصار کی راہ نمائی

66/324 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّقْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَضْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ أَلَا أَكُلُكُمْ عَلَى مَا رَأَيْتُمْ تَسْكُنُكُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا، قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا عَلِيٌّ أَخِي وَوَصِيِّ وَوَزِيرِي وَوَارِثِي وَخَلِيفَتِي وَإِمَامُكُمْ فَأَجْبُدُوا بِحُبِّي وَأَكْرِمُوا دِيكَرَ امْتَنِي فَإِنَّ جَمْرَ نَبِيلٍ أَمَرَنِي بِذَلِكَ أَنْ أَقُولَ لَكُمْ

جناب سلمانؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین و انصار کے گروہ! میں تم لوگوں سے اس ذات کی طرف رہنمائی کرتا ہوں کہ اگر تم اس سے متمسک رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ سب۔۔۔ جواب دیا: جی ہاں یا رسول اللہ!

پھر آپؐ نے فرمایا: یہ علی میرا بھائی، وصی، وزیر، وارث اور خلیفہ ہے اور یہ تمہارا امام ہے۔ پس! تم لوگ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو اور میری عزت و تکریم کی وجہ سے اس کی عزت و تکریم کرو۔ بے شک! جبریلؑ نے مجھے یہ تم دیا ہے کہ میں تم سے یہ کہوں۔^(۲)

اڑو ہا بارگاہ امامت میں

67/325 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوَابُ عَنِ الْمُتَرَضِّقِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَابِرٍ الْجَنْجَنِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: بَيْنَمَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ إِذَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ

○ امامی شیخ صدوق: ص ۳۵۲ پر یہ روایت مختلف انداز میں تصحیف مذکور ہے۔

○ یہ باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۱۳۶ کے تحت حواشیات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

تُعْبَانُ مِنْ آخِرِ الْمَسْجِدِ فَوُتِبَ إِلَيْهِ النَّاسُ بِنِعَالِهِمْ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ مَهْلًا تَوَحَّكُمُ اللَّهُ فَوَئَتْهَا
مَأْمُورَةٌ فَكَفَّ النَّاسُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ الشُّعْبَانُ إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى وَضَعَ فَاكَةً عَلَى أُذُنِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ
أَنْ يَقُولَ ثُمَّ إِنَّ الشُّعْبَانَ نَزَلُوا وَتَبِعَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تُحِبُّ نَائِمًا مَقَالَةً هَذَا
الشُّعْبَانِ، فَقَالَ نَعَمْ إِنَّهُ رَسُولُ الْهِنِّ قَالَ أَنْتَ وَصِيُّ الْهِنِّ وَرَسُولُهُمْ إِلَيْكَ يَقُولُ الْهِنُّ لَوْ أَنَّ
الْإِنْسَانَ أَحْبَبُوكَ مَحَبَّتَنَا يَاكَ وَأَطَاعُوكَ كَمَا عَرَّسْنَا لَمَّا عَذَّبَ اللَّهُ أَحَدًا مِنْ الْإِنْسَانِ بِالنَّارِ

جابر جعفی نے حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن حضرت
حی ابن ابی طالبؑ منبر کو ذہ پر تشریف فرما تھے کہ اچانک مسجد کے پیچھے سے ایک اڑدہ اٹھا اور آپؑ کی جانب بڑھنے لگا۔
مسجد میں موجود تمام لوگ اپنے جوتے اٹھا کر تیزی سے اس کی جانب لپکے تو حضرت علیؑ نے ان لوگوں سے کہا: ٹھہر جاؤ
تم لوگوں پر رحم فرمائے! یہ اڑدہ کسی کام پر مامور ہے اور یہ پیغام پہنچانے آیا ہے۔ پھر لوگ اس سے پیچھے ہٹ گئے تو
اڑدہ حضرت علیؑ کی جانب چلنے لگا یہاں تک کہ اُس نے اپنا منہ آپؑ کے کان پر رکھ کر کچھ کہا تو آپؑ نے اسے جواب
دیتے ہوئے فرمایا: ماشاء اللہ! پھر اڑدہ نیچے اتر آیا اور حضرت علیؑ بھی اس کے پیچھے منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔
لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا آپؑ ہمیں یہ نہیں بتائیں گے کہ یہ اڑدہ آپؑ سے کیا کہہ رہا تھا؟ تو آپؑ
نے فرمایا: ہاں! یہ قوم جن کی طرف سے قاصدین کر آیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں قوم جن کا وصی اور ان کی طرف سے آپؑ
پس نماجدہ بن کر آیا ہوں کہ جن کہہ رہے ہیں کہ اگر انسان بھی آپؑ سے اسی طرح محبت کریں جس طرح ہم آپؑ
سے محبت کرتے ہیں اور انسان بھی آپؑ کی اسی طرح اطاعت و فرمانبرداری کریں جس طرح ہم آپؑ کی اطاعت و
فرمانبرداری کرتے ہیں تو اللہ کسی انسان کو جہنم کی آگ کا عذاب نہ دے۔^(۱)

سے اللہ کی دعا بارگاہِ توحید میں

68/326 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الْقَبِيصِيُّ سَلَخَ

مسجد کو ذہ داخل ہونے کے لیے آج بھی وہ دروازہ موجود ہے جس سے یہ اڑدہ آیا تھا اور اسے باب شعبان کہتے ہیں۔ اس کا ذکر
نور الخوار اور مدینۃ المعجزات میں موجود ہے۔ جب شہر کو ذہ میں ہاتھی لائے گئے در انھیں اس دروازے کے پاس ٹھہرایا
تھا کہ لوگ ان کا نظارہ کریں جیسا کہ فتوح البلاذری (ص ۲۹۰) اور تاریخ طبری (ج ۶، ص ۱۰۳) پر مذکور ہے۔ پھر اس کے پہلے نام
سے نافس ہو کر اسے نام باب الفیل سے موسوم کر دیا گیا۔ (بحار الخوار: ۲۳۹/۳۹؛ مدینۃ المعجزات: ۸۲، باب ۲۱)

سَوَالِ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِشَيْخَانِ بَوْرٍ لَقَطَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ بْنُ جَعْفَرٍ
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ الرَّازِزِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُدْرِكِ الْإِنْسَانِ
 حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ قُرْطُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
 دَاوُدَ بْنِ عَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ أُمِّيَ يَطْلُبُ فَقَالَ
 اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ فَهَاءُ عَلِيٌّ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ آیا تو آپ نے اللہ سے دعا کی
 اے اللہ! میرے پاس وہ شخص بھیج جو تجھے اپنی حقوق میں سب سے زیادہ عزیز ہے تو حضرت علیؑ تشریف لائے
 آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا
 ہے۔

محبت علیؑ کا آسان سے نزول

69/327 وَبِإِسْنَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ
 عَمَّادِ بْنِ سَمَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 يَقُولُ لِعَلِيٍّ لَا تَلُومَنَّ النَّاسَ عَلَى حُبِّكَ فَإِنَّ حُبَّكَ مَكْرُومٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَا يَنْتَالُ حُبُّكَ مِنْ يَدٍ
 إِلَّا مِمَّا يَنْتَزِلُ مِنَ السَّمَاءِ بِقُدْرٍ

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؑ کے متعلق یہ ارشاد فرماتے سنا
 کہ آپ نے فرمایا: آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ویسے ہی جاگزیں نہیں ہوتی بلکہ آپ کی محبت عرش کے نیچے
 صورت میں موجود ہے۔ اور ہر کوئی اپنی چاہت کے مطابق تمھاری محبت کو حاصل نہیں کرتا بلکہ آپ کی محبت
 ایک کے ظرف کے مطابق نازل ہوتی ہے۔

تیرمت میں مجھے رسوا نہ کرنا

70/328 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُسَيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْقَارِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبراهيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصِ بْنِ الْبَغْتِ بِحَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْمُحَظَرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الدَّرَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ يَوْمَ غَيْبِهِ نَحْنُ وَنُفُوعُ غُصْنِ الشَّجَرَةِ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ أَلَا وَإِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحْسِبُ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي إِلَّا وَقَدْ تَوَعَّضْتُونِي وَرَأَيْتُمُونِي فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدِّاً فَمَتَّبِعُوا مَتَّعِدَهُ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَإِلَى فَرَطِكُمْ عَلَى الْخَوْضِ وَمُكَارِئِكُمُ الْكُفَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي إِلَّا إِنْ لَمْ يَكُنْ لِي وَلِيٌّ وَأَنَا قَبْلُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاً فَاتَّبِعْ مَوْلَاً

زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ ہم غدیر خم کے دن نبی ﷺ کے ہمراہ موجود تھے اور ہم آپ کے سوا کس سے جنت کی ٹہنیوں کو اوپر اٹھائے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: یاد رکھو! میرے، اور میرے اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں (بلکہ حرام) ہے۔

یاد رکھو! تم لوگوں نے میری بات سنی بھی ہے اور تم لوگوں نے مجھے دیکھا بھی ہے۔ پس! جس نے جان بوجھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھٹلایا اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

یاد رکھو! میں تم لوگوں سے پہلے خوض پر موجود ہوں گا اور تمہاری کثرت کے ذریعے دوسری امتوں پر قیامت کے نعرہ کروں گا۔ پس! تم لوگ (اس دن) مجھے رسوا نہ کرنا۔

یاد رکھو! اللہ عزوجل میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں۔ پس! جس کا میں ولی (مولا) ہوں اُس کا علی ولی (س) ہے۔ ①

ہم المستقین کو بلاؤ

71/329 حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الشَّيْخِيُّ بِحَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ مُحَمَّدٍ

سَوَالِ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَخَمْسِينَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَاسِمِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَامِدٍ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الْمُبَارَكِ الْكُوفِيِّ بِهَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَجَابُ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ إِسْحَاعِيٍّ الْأَمْدَاذِيِّ عَنْ زَادِيسَ عَنْ رَافِعِ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَخْدُمُهَا إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَهَا فَجَاءَ جَدِّي فَدَقَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا جَارِيَةٌ مَعَهَا إِنَاءٌ مُغَطَّى فَرَجَعْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَقَالَتْ ادْخُلْ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى عَائِشَةَ فَوَضَعَتْ عَائِشَةُ يَدِي عَلَى رِجْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَكُلْ فَقَالَ لِيَأْتِيَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجِّجِينَ فَقَالَتْ لَهُ وَمَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَعَادَهَا النَّبِيُّ فَعَادَتْ عَائِشَةَ فَسَأَلَهُ إِذَا جَاءَ عَنِّي بُنْ أَبِي خَالِبٍ فَدَقَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا عَنِّي فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ أَدْخِلِيهِ فَبَدَأَ دَخَلَ قَالَ النَّبِيُّ مَرْحَبًا وَأَهْلًا ثُمَّ شِئْتُ حَتَّى لَوْ أَبْطَأْتُ عَنْكَ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي تَأْكُلَ مَعِيَ فَأَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَاتِلَ اللَّهِ مَنْ قَاتَلْتَ وَعَادَى لِمَنْ مِنْ عَادَاكَ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت عائشہ کا غلام رافع بیان کرتا ہے کہ میں حضرت عائشہ کا لڑکپن میں خدمت گزار تھا اور ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں دروازے پر کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میں باہر نکل کر دیکھا کہ ایک کتیز کھڑی ہے جس کے ہاتھ میں کھانے کا ایک برتن ہے جو اوپر سے ڈھانپا ہوا ہے۔ پھر میں حضرت عائشہ کے پاس واپس آیا اور انھیں بتایا تو انھوں نے کہا: اسے اندر لے آؤ۔ پھر وہ اندر گئی اور اس نے وہ برتن حضرت عائشہ کے سامنے رکھ دیا اور حضرت عائشہ نے وہ برتن رسول اللہ کے سامنے رکھ دیا تاکہ وہ تناول فرمائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیر المؤمنین، سید المسلمین، امام المتقین اور قائد الغر المحجلین (روشن پیشانی) کے قاصد و پیشوا کو میرے پاس بلاؤ تو حضرت عائشہ نے عرض کیا: وہ کون ہے؟ تو نبی ﷺ نے دوبارہ ان جسموں کو تکرار کیا تو حضرت عائشہ نے دوبارہ وہ سوال کیا کہ اتنے میں حضرت علی ابن ابی طالب تشریف لے آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میں باہر نکلا اور دیکھا کہ دروازے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس واپس آیا اور انھیں بتایا تو انھوں نے فرمایا: انھیں اندر لے آؤ۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مرحبا، خوش آمدید۔ میں آپ کے آنے کو تمنا

زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَيْلَةٌ أُشْرِى بِي إِلَى السَّمَاءِ انْتَهَيْتُ إِلَى قَهْرٍ مِنْ
لَوْلُو مَدَائِنُهُ ذَهَبٌ يَتَلَاكُ فَأَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَوْ قَالَ فَأَمَرَنِي فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِثَلَاثِ
خِصَالٍ بِأَنَّهُ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُتَجَلِّلِينَ

سعد بن زرارہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات =
(معراج کے لیے) آسمان پر لے جایا گیا یہاں تک کہ وہاں میں ایک موتیوں والے محل میں پہنچا جہاں حکمتے ہو۔۔۔
کے قالین بچھے ہوئے تھے۔ پھر میرے رب عزوجل نے مجھے وحی کرتے ہوئے فرمایا اور اُس نے مجھے حضرت علیؑ
طالبؑ کے متعلق تین صفات (بیان کرنے) کا حکم دیا کہ وہ تمام اوصیاء کا سید و سردار، مسلمانوں کا سید و سردار، متقی
امام و پیشوا اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے۔^①

مولا علیؑ کی رسول اللہ سے نسبت

74/332 وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِسْرَافِيلَ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ الْخَطَرِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقُرْبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عِمْرَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
لِأُمِّ سَلَمَةَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خُصْمَةُ نَحْوِي وَ كَمَّةُ مِنْ دَمِي وَ هُوَ مِلِّي يَمْنُوكَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا
أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي يَا أُمَّ سَلَمَةَ هَذَا عَلِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ وَعَاءٌ عَلِيٌّ وَ تَابِيُّ الَّذِي
أَوَّلَى مِنْهُ وَ آخِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مَعِيَ فِي السَّنَةِ الْأَعْلَى يَغْنُلُ الْقَاسِطِينَ وَ النَّاكِثِينَ وَ الْمَارِقِينَ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنابِ ام سلمہؓ سے فرمایا: یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔
گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔ اس کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو جنابِ ہارونؑ کو جنابِ موسیٰؑ سے
سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اے ام سلمہؓ! یہ علیؑ مومنوں کا امیر، مسلمانوں کا سید و سردار اور میرے ظلم کا وارث ہے اور یہ میرا عدد و ازوہ ہے۔

سے گزر کر مجھ تک پہنچا جاتا ہے اور یہ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ یہ میرے ساتھ بلند و بالا مقامات پر ہوگا۔ یہ قاسطین (اہل شام)، ناکسین (اہل جمل) اور مارقین (اہل نہروان) سے جنگ کرے گا۔^①

خریوزے کی کڑواہٹ کا سبب

75/333 وَ بِالْإِسْنَادِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُزْجِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدَنِی حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بْنُ حَبَابٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو معاوية مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْثَمِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو ذَرٍّ وَبِلَالٌ نَسِيرُ ذَاتِ يَوْمٍ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَتَنَظَّرَ عَلِيٌّ إِلَيَّ بِطَبِيخٍ فَعَلَّ دِرْهَمًا وَدَفَعَهُ إِلَيَّ بِلَالٍ فَقَالَ يَا بِلَالُ ائْتِنِي بِهَذَا الَّذِي هُوَ مِنْ هَذَا الْبَطِيخِ وَمَضَى عَلِيٌّ إِلَيَّ مَنِيْلُوِيْنَا شَعْرًا إِلَّا وَبِلَالٌ قَدْ وَافَاْنَا بِالْبَطِيخِ فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِطَبِيخَةٍ فَتَقَطَّعَهَا فَيَاذَا فِي مِرَّةٍ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَمْعِدْ بِهَذَا الْبَطِيخِ وَأَقْبِلْ نِيَّ حَتَّى أَخْبِرْتُكَ بِحَدِيثِ حَدَّثَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ وَيَدُهُ عَلَى مَنْكَبِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صَرَّحَ حُبِّي عَلَى الْحَجَرِ وَالْمَدِيرِ وَالْبَغْدَادِ وَالْجَبَالِ وَالشَّجَرِ فَمَا أَجَابَ إِلَيَّ حُبِّي عَذْبٌ وَطَابَ وَمَا لَمْ يُجِبْ إِلَيَّ حُبِّي خَبِثٌ وَمَزَّ وَإِلَيَّ لَاكُلُّ هَذَا الْبَطِيخِ بِمَا لَمْ يُجِبْ إِلَيَّ حُبِّي

حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ ایک دن میں، ابوذرؓ اور بلالؓ حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ راستے میں آپؐ کی نظر خریوزے پر پڑی تو آپؐ نے ایک درہم نکال کر بدل کر دیا اور فرمایا: اے بلالؓ! اس ایک درہم کا میرے لیے یہ خریوزہ لے کر آؤ۔ پھر حضرت علیؓ اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔ ہم اور بلالؓ بھی خریوزے کو یہ تو آپؐ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ حضرت علیؓ نے خریوزہ لے کر کانا تو وہ کڑوا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اے بلالؓ! اس تھوڑے کو یہاں سے دور لے جاؤ اور پھر میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے میرے شانے پر اپنا دست مبارک رکھ کر سنائی تھی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: بے شک! اللہ تبارک و تعالیٰ نے بتھروں، گھائیوں، سمندروں، پہاڑوں اور درختوں پر میری محبت (ولایت) کو پیش کیا تو ان میں سے جس نے میری محبت کو قبول کیا، اُسے میٹھا اور خوش ذائقہ بنا دیا اور جس نے میری محبت کو قبول نہ کیا اسے بھڑا لکھ اور کڑوا بنا دیا اور مجھے یقین ہے کہ یہ خریوزہ ان میں سے ہے جنہوں نے میری محبت کو قبول

نہیں کیا تھا۔^①

کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا؟

76/334 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِلَّتِيهِ وَكَأَنِّي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ

ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے اس کی اولاد سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں اور وہ میری ذات سے اپنی ذات کی نسبت زیادہ محبت رکھتا ہو۔^②

حسنین شریفینؑ دوش رسالتؐ پر

77/335 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ هَذَا عَلَىٰ عَاتِقِي وَهَذَا عَلَىٰ عَاتِقِي وَهُوَ يَلِيهِمْ هَذَا مَرَّةً وَهَذَا مَرَّةً فَقَالَ جَبْرَائِيلُ إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا قَالَ إِيَّيْ أَحِبُّهُمَا وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا فَإِنَّ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَإِنْ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے سامنے اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ آپؐ کے ایک شانے پر حسنؑ اور دوسرے شانے پر حسینؑ سوار تھے۔ آپؐ کبھی ایک (نواسے) کو بوسہ دیتے اور کبھی دوسرے کو۔ جبرئیلؑ نے آپؐ سے عرض کیا: کیا آپؐ ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان دونوں کا حُب دار ہو اس سے بھی محبت رکھتا ہوں کیونکہ جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان دونوں سے بُحِبْہ رکھا اس نے مجھ سے بُغْض رکھا۔^③

قیراط کے برابر اہل بیتؑ سے محبت

78/336 وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ

① بحار الانوار ج ۲، ص ۲۸۲: الاختصاص: ۲۳۹؛ مدیۃ العاجز: ۲۶۳

② اس سے مشابہ روایت باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۲۶ کے تحت گزر چکی ہے۔

③ اس سے مشابہ روایت باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۲۷ کے تحت گزر چکی ہے۔

وَصَلَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي دَارِ الدُّنْيَا بِعِدَا طِ كَافِيَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقِنْطَارٍ

ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں میرے اہل بیت سے ایک قیراط کے برابر تعلق جوڑا اُسے قیامت کے دن قطار کے برابر اس کا اجر عطا کیا جائے گا۔^(۱)

اے شیعہ! ہمارے لیے باعشر زینت ہو

79/337 بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمَوْدُبِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْحَوْلِيُّ الْأَحْوَلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنَ الشَّيْعَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ كُونُوا لَنَا زِينًا وَلَا تَكُونُوا لَنَا شِينًا قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَاحْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَكُفُّوا عَنِ الْفُضُولِ وَقُبِحَ الْقَوْلُ

سلیمان بن مہران سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ اس وقت آپ کے پاس کچھ شیعہ موجود تھے۔ میں نے آپ کو ان سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اے گروہ شیعہ! ہمارے لیے باعشر زینت ہو، ہمارے لیے باعشر ننگ و عار نہ ہو۔ تم لوگوں سے اچھی گفتگو کرو اور اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور فضول و بیکار گفتگو اور بُری باتوں سے پرہیز کرو۔^(۲)

80/338 یہ ایک طولانی حدیث ہے جو کہ باب نمبر ۳ میں حدیث نمبر ۲۰۶ کے تحت گزر چکی ہے۔^(۳)

مولا علیؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو

81/339 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ الْتَّعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ التَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ

(۱) امالی شیخ طوسی: ص ۵۵، بحار الانوار: ج ۲۶، ص ۲۲۸

(۲) امالی شیخ صدوق: ص ۳۰۰، امالی شیخ طوسی: ص ۳۳۰

(۳) امالی شیخ صدوق: مجلس ۷۲، ج ۷، ص ۴۷۳

عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجْتَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ فَلْيُؤَالِ عَلَيْهِ تَغْيِي وَلْيُؤَالِ أَوْلِيَاءَهُ وَلْيُعَادِ أَعْدَاءَهُ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے بھائی کو جمع کر دے تو وہ میرے بعد حضرت علیؓ سے محبت کرے اور علیؓ کے دوستوں سے بھی محبت رکھے اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔^①

ولایت اہل بیتؑ جہنم سے امان ہے

82/340 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمَّارٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ عَنْ ابْنِ سَلَمَانَ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: وَلَا يَكُنْ وَأَهْلُ بَيْتِهِ بَرَاءَةً وَأَمَانًا مِنَ النَّارِ

عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت جہنم نجات کا پروانہ اور امان نامہ ہے۔^②

ولایت آل محمدؐ بھلائی ہے

83/341 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى الْعَقَّارِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَزَارِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَنصُورِ بْنِ أَبِي نُوَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي وَرَامَةَ [قَدَامَةَ] الْقَدَّالِيِّ [الْقَدَّالِيِّ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِمَعْرِفَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَا يَحْبِذْ فَقَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ الْخَيْرَ كُلَّهُ

ابو ورامہ القدالیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ میرے اہل بیتؑ کی معرفت

① امالی شیخ صدوق: ج ۲، ص ۸۷، ۸۸، ۸۹

② ایضاً حالہ سابق

عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ سَرَّ أَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ الْخَيْرَ كُلَّهُ فَلْيُؤَالَ عَلِيًّا يَغْدِي وَلْيُؤَالَ أَوْلِيَاءَهُ وَلْيُعَادِ أَعْدَاءَهُ
ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھلائی کو جمع کر دے تو وہ میرے بعد حضرت علیؓ سے محبت کرے اور علیؓ کے دوستوں سے بھی محبت رکھے اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ ①

ولایت اہل بیتؑ جہنم سے امان ہے

82/340 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَصِيْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: وَلَا تَنِيَّ وَلَا تَنِيَّ أَهْلَ بَيْتِي بِرَأْدَةٍ وَأَمَانٍ مِنَ النَّارِ
عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت جہنم سے نجات کا پر وانا اور امان نامہ ہے۔ ②

ولایت آل محمدؐ بھلائی ہے

83/341 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي نُورٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي وَرَامَةَ [قُدَامَةَ] الْقَدَّائِي [الْقَدَّائِي] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ مَنَ أَنْهُ عَلَيْهِمْ تَعْرِفَةُ أَهْلِ بَيْتِي وَلَا يَتَعَرَّفُ فَقَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ الْخَيْرَ كُلَّهُ
ابو ورامہ القدائی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ میرے اہل بیتؑ کی معرفت

① ادلی شیخ صدوق: مجلس ۷۲، ج ۸، ص ۷۷۳

② ایضاً حارث سراج

ولایت نصیب فرمائے تو گویا اللہ نے اس کے لیے تمام خیر و بھلائی کو جمع فرمادیا۔^①

جنت کے آٹھ دروازوں سے داخلہ

84/342 وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ التَّخَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ التَّوْفِيِّ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ: مَنْ أَقَامَ قَرَائِصَ اللَّهِ أَوْ اجْتَنَبَ مُحَارِمَ اللَّهِ وَ أَحْسَنَ الْوَلَايَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ اللَّهِ وَ تَزَوَّاهُ مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الَّتِي يَشَاءُ

ابو بصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اللہ کے فرائض (واجبات) کو ادا کیا اور نہ کے حرام کردہ کاموں سے اجتناب کیا اور اللہ کے نبی کے اہل بیت سے بہترین اعزاز میں ولایت اور محبت رکھی اور اللہ عزوجل کے دشمنوں سے برأت و بیزاری رکھی تو وہ (قیامت کے دن) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے اس کا جی چاہے گا داخل ہوگا۔^②

پہلی نعمت کا شکرانہ

85/343 وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ وَ أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ الْأَنْبَارِيُّ الْكَاتِبُ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغَفَّارِيِّ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَتَحَمَّدِ اللَّهَ عَلَى أَوَّلِ الْيَعْمِ قِمْلٍ وَ مَا أَوَّلَ الْيَعْمِ قَالَ طَيْبُ الْوِلَادَةِ وَ لَا يُحِبُّنَا إِلَّا مَنْ ظَاهَرَ وَ لَا دَنَهُ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے محبت رکھی تو وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے پہلی نعمت پر اس کا شکر بجالائے۔ تو آپ سے پوچھا

کیا کہ وہ بھی نعمت کون سی ہے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا: اس کی ولادت کا پاک ہونا۔ ہم سے صرف وہی شخص محبت کرتا ہے جس کی ولادت پاک ہو۔^①

نعمتوں کی ابتداء کیا ہے؟

86/344 بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ يَجُودُ بَرْدَ حَبْنَا عَلَى قَلْبِهِ فَلْيَحْتَمِلِ اللَّهُ عَلَى بَإِدِهِ النَّعْمَ قِيلَ وَمَا بَادِئُ النِّعَمِ قَالَ طَيْبُ التَّوَلِيدِ

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ اپنے دل میں ہماری محبت ٹھنڈک کو محسوس کرے تو وہ اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرے جہاں سے نعمتوں کی ابتداء اور شروعات ہوئی۔ پرچہ ۱۔ نعمتوں کی ابتداء اور شروعات کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ولادت کا پاک و طاہر ہونا۔^②

ولادت کی پاکیزگی پر اللہ کا شکر

87/345 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَانَةَ الثَّانِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْتَهْمِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَنِي صَلَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّكَ وَأَحَبَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وَلَدِكَ فَلْيَحْتَمِلِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى طَيْبِ مَوْلِدِهِ فَإِنَّهُ لَا يُحِبُّنَا إِلَّا مَنْ طَاهَرَتْ وَلَادَتُهُ وَلَا يُبْغِضُنَا إِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وَلَادَتُهُ

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جو شخص مجھ سے، تجھ سے اور تیری اولاد میں سے آئمہؑ سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی ولادت کی طہارت و پاکیزگی پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

① ابی شیخ صدوق: مجلس ۷۲، ج ۱۳، ص ۳۷۵؛ عل الشرائع: ۱۳۱؛ ابی طوسی: ۷/۲

② ابی شیخ صدوق: مجلس ۷۲، ج ۱۳، ص ۳۷۵؛ عل الشرائع: ۱۳۱

کیونکہ ہم سے صرف وہی شخص محبت کرتا ہے جس کی ولادت طاہر و پاکیزہ ہو اور ہم سے صرف وہی شخص بغض رکھتا ہے جس کی پیدائش ناپاک طریقے سے ہوتی ہے۔ ﴿۱۰﴾

علیٰ حمہارے امام اور ولی ہیں

88/346 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُلُوَيْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْعُودِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ الْكِنْدِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى مَا إِنْ اسْتَدَلَّكُمْ بِهِ لَمْ تَهْدِكُوا وَلَمْ تَضِلُّوا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ إِمَامَكُمْ وَ وَلِيِّكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنْ رُؤِيَ وَ تَأْخُذُوهُ وَ صَدِّقُوهُ فَإِنَّ جَزَائِي أَمْرِي بِذَلِكَ

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کی اس شخص کی طرف رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم لوگ اس سے ہدایت و راہنمائی طلب کرو گے تو ہلاک اور گمراہ نہ ہو گے۔

سب نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ!

تو آپؐ نے فرمایا: حمہارا امام اور ولی علیٰ ابن ابی طالبؑ ہے۔ پس اتم لوگ اس کے مددگار اور خیر خواہ بنو اور اس کی تصدیق کرو۔ بے شک جبریلؑ نے مجھے یہ پیغام تم لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ ﴿۱۱﴾

یہ میرے اہل بیت ہیں

89/347 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ بْنُ جَعْفَرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّقْفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ أُخْتَةَ الْأَوَائِدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْخَرَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَمْدِ بْنِ الْعَلَاءِ الْخَطَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ وَ عِنْدَهُ ثَلَاثُونَ وَ فاطمة وَ الحسن وَ الحسين فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ أَكْرَمُ النَّاسِ

عَلَى فَأَحْبَبَ مِنْ يُحِبُّهُمْ وَأَبْغَضَ مِنْ يُبْغِضُهُمْ وَوَالٍ مِنْ وَالَاهُمْ وَعَادٍ مِنْ عَادَاهُمْ وَأَعْيَنَ مِنْ
 أَعَانَهُمْ وَاجْعَلَهُمْ مُطَهَّرِينَ مِنْ كُلِّ رَجَسٍ مَعْصُومِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْكَ
 ثُمَّ قَالَ يَا عَنِّي أَنْتَ إِمَامٌ أَتَمِّي وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي وَأَنْتَ قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْجَنَّةِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ
 إِلَى الْبَنِيِّ فَاطِمَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَجِيبٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَعَنْ
 شِمَالِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَخَلْفَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ تَقُودُ
 مُؤْمِنَاتٍ أَتَمِّي إِلَى الْجَنَّةِ فَإِنَّمَا امْرَأَةٌ صَلَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَصَامَتْ شَهْرَ
 رَمَضَانَ وَحَجَّتَ بِهَيْئِكَ اللَّهُ الْحَرَامِ وَزَكَتَ مَالُهَا وَطَاعَتْ رَوْحَهَا وَوَالَتْ عَلِيًّا بَعْدِي دَخَلَتْ الْجَنَّةَ
 بِشَفَاعَةِ الْبَنِيِّ فَاطِمَةَ وَإِنَّهَا لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِيهَا
 فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ذَلِكَ لِمَرِّمٍ بَلَغَ عِمْرَانُ فَأَمَّا الْبَنِيُّ فَهِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ
 الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَإِنَّهَا لَتَقُومُ فِي مَجْرَاهَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
 الْمُقَرَّبِينَ وَيُكَادُونَهَا بِمِائَاتٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ مَرِّمَةً فَيَقُولُونَ يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ
 وَظَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ فَاطِمَةَ بَطْنَةُ بَيْتِي هِيَ
 نُورٌ عَيْنِي وَنَمْرَةٌ فَوَادِي يَسُوؤُنِي مَاسَاءَهَا وَيَسُرُّنِي مَاسَرُهَا وَإِنَّهَا أَوَّلُ الْحَوِيَّاتِ يَلْعَقُنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي
 فَأَحْسِنِ إِلَيْهَا مِنْ بَعْدِي وَالتَّحْسَنُ وَالتَّحْسُنُ فَهِيَ الْبَتَاءُ وَرَبِّهَا تَتَانِي وَهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ فَلْيَكُونَا عَلَيْكَ كَسَمْعِكَ وَبَصَرِكَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي مُحِبٌّ
 لِمَنْ أَحَبَّهُمْ وَمُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُمْ وَسَلِّمْ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَخُزْ لِمَنْ خَارَبَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ
 عَادَاهُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُمْ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے جبکہ اس وقت آپؐ کے پاس حضرت
 علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بھی موجود تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! یقیناً تو جانتا ہے کہ یہ
 میرے اہل بیت ہیں اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہیں۔ پس تو اُس سے محبت رکھ جو ان سے محبت رکھے اور تو اُس
 سے بغض رکھ جو ان سے بغض رکھے، تو اُس کو دوست رکھ جو ان سے دوستی رکھے اور تو اُس کو دشمن رکھ جو ان سے دشمنی
 رکھے اور تو اُس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے۔ تو انہیں ہر رَجَس سے پاک اور ہر گناہ سے معصوم قرار دے اور اپنی طرف

سے روح القدس کے ذریعے ان کی تائید فرما۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؐ میرے بعد میری اُمت میں امام اور ان میں میرے خلیفہ و جانشین ہیں۔ آپؐ مومنوں کی جنت کی طرف قیادت و رہنمائی کرنے والے ہیں اور گویا میں اپنی بیٹی فاطمہؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قیامت کے دن ثورانی سواری پر بیٹھ کر یوں آرہی ہیں کہ ستر ہزار ملائکہ ان کے دائیں طرف، اور ستر ہزار ملائکہ ان کے بائیں طرف اور ستر ہزار ملائکہ ان کے آگے اور ستر ہزار ملائکہ ان کے پیچھے چل رہے ہیں اور آپؐ میری اُمت کی مومنہ عورتوں کی قیادت کرتی ہوئی انھیں جنت میں لے جا رہی ہیں۔ پس! جو بھی عورت دن اور رات میں پانچ دفعہ صلوات پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ الحرام کا حج کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور اپنے شوہر کی احاطت گزاری کرے اور میرے بعد علیؑ سے محبت رکھے تو وہ میری بیٹی فاطمہؑ کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوگی اور یہ عالمین (تمام جہانوں) کی عورتوں کی سردار ہیں۔

اس پر آپؐ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا یہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں؟
تو آپؐ نے فرمایا: مریم بنت عمرانؑ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں جب کہ میری بیٹی اُولیٰن و آخرین تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ جب یہ محرابِ مہادت میں کھڑی ہوتی ہیں تو ان پر ستر ہزار مقرب فرشتے سلام بھیجتے ہیں ورنہ انھیں وہی ندا دیتے ہیں جو مقرب فرشتوں نے جنابِ مریمؑ کو عداویٰ تھی اور وہ یہ کہتے ہیں: اے فاطمہؑ! بے شک! اللہ نے آپؐ کو چُن لیا ہے اور آپؐ کو طاہرہ (پاکیزہ) بنایا ہے اور اُس نے آپؐ کو عالمین کی عورتوں پر برگزیدہ کیا ہے۔
پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے علیؑ! فاطمہؑ میرا کھڑا ہے، یہ میری آنکھوں کا ثور اور میرا میوہ دل ہے جس نے اسے غمگین کیا اُس نے مجھے غمگین کیا اور جس نے اسے خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا۔ یہ میرے اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے میرے پاس آئے گی۔ پس! آپؐ میرے بعد ان سے بہترین سلوک کریں اور حسن و حسینؑ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری خوشبو ہیں۔ یہ دونوں جو انان جنت کے سردار ہیں۔ پس! یہ دونوں آپؐ کے کان اور آنکھ ہونے چاہئیں۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا:

”اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اُس سے محبت رکھتا ہوں جو ان سے محبت رکھے اور میں اُس سے بغض رکھتا ہوں جو ان سے بغض رکھے۔ میری اُس سے صلح ہے جو ان سے صلح کرے اور میری اُس سے جنگ ہے جو ان سے جنگ کرے۔ میں اُس کا دشمن ہوں جو ان سے دشمنی رکھے اور میں اُس کا دوست

ہوں جو ان سے دوستی رکھے۔ ①

قیامت میں کامیاب ہونے والا گروہ

90/348 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الدَّقَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانَ الْخَزَنَدَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ قُلْ لَهَا [قُلْنَا] أَقْبَلْتُ أَنْتَ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ هَذَا وَجْزُهُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سلمان الخمریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی وہاں حاضر ہوا تو جناب سلمانؓ نے کہا: اے ابوالحسن! آپ تشریف لے آئے ہیں جبکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے سلمان! یہ (علی) اور اس کا گروہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔ ②

شیعہ نبوت اور ولایت سے خوش ہیں

91/349 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمَرْزُوقِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُغْتَارِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ رَاكِبٌ وَ خَرَجَ عَلِيٌّ وَهُوَ يَمْشِي فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَمْشِيَ فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ تَرْكَبَ إِذَا رَكِبْتَ وَ تَمْشِيَ إِذَا مَشَيْتَ وَ تَجْلِسَ إِذَا جَلَسْتَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ خَدًّا مِنْ خُدُودِ اللَّهِ لَا يَدَّ

① بحار الانوار ج ۳۷ ص ۸۵

② بحار الانوار ج ۲۵ باب ۱۸ ج ۸۱ ص ۱۳۹

لَكَ مِنَ الْيَقِينِ وَالْفُؤَادِ فِيهِ وَمَا أَمَرَنِي اللَّهُ بِكَرَامَتِهِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكَ بِمُحِبَّتِهَا وَخُصَّتِي بِالسُّبُوحَةِ
 الرِّسَالَةِ وَجَعَلْتَ وَلِيَّيَ فِي ذَلِكَ تَقْوَمُ فِي حُدُودِهِ وَفِي صُغْبِ أُمُورِهِ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ نَبِيًّا
 مَا آمَنَ بِمَنْ أَنْكَرَكَ وَلَا أَقْرَبِي مَنْ تَحَدَّكَ وَلَا آمَنَ بِاللَّهِ وَفِي أَبِي آمَنَ كَفَرِيكَ وَإِنْ فَضَّلَكَ لَيْسَ
 فَضِيلٌ وَرَبَّنْ فَطَيْبٌ لَكَ فَضْلٌ وَهُوَ قَوْلُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ
 خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ فَفَضْلُ اللَّهِ نُبُوءَةُ نَبِيِّكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَلَا يَهْدِي عَنْ بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَبِذَلِكَ قَالَ بِالسُّبُوحَةِ
 الْوَلَايَةُ فَفِيهِمْ حُجَّتُ الشَّيْعَةِ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ يَعْنِي مُخَالِفِيهِمْ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ فِي
 دَارِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَرِضَتْ إِلَّا لِتَعْبُدَ رَبَّكَ وَلِيَعْرِفَ بَيْنَ مَعَالِمِ الدِّينِ وَيُضْلِحَ بِكَ دَارِئُ
 الشَّيْبِ وَلَقَدْ ضَلَّ عَنْكَ وَلَمْ يَهْتَدِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَمْ يَهْتَدِ إِلَيْكَ وَإِنِّي وَلَايَتِكَ وَهُوَ قَوْلُهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَإِنِّي لَفَقَّارٌ لَيْسَ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى يَعْنِي إِلَى وَلَايَتِكَ وَلَقَدْ أَمَرَنِي رَبِّي
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ أَفْتَرِحَ مَنْ حَقَّقَ مَا افْتَرَضَهُ مِنْ عَقْلِي وَإِنْ حَقَّقْتَ لَمْ تَفْرُضْ عَلَى مَنْ آمَنَ بِمَنْ
 لَوْلَاكَ لَمْ يُعْرِفْ حُزْبُ اللَّهِ وَبِكَ يُعْرِفُ عَدُوُّ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يَلْقَهُ بِوَلَايَتِكَ لَمْ يَلْقَهُ بِشَيْءٍ وَلَقَدْ
 أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْنَا بِأَيُّهَا الرُّسُولُ بَيِّنَاتٍ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ يَعْنِي فِي وَلَايَتِكَ يَا قَاهِنُ وَإِنْ لَمْ
 تَفْعَلْ لَمَّا تَلَفْتَ رِسَالَتَهُ وَلَوْ لَمْ أَتَبَيَّنْ مَا أَمَرْتُ بِهِ مِنْ وَلَايَتِكَ تَحْبِطُ عَمَلِي وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 بِغَيْرِ وَلَايَتِكَ فَقَطِ [فَقَدْ] حَبِطَ عَمَلُهُ وَغَدَا يَخْرُجُ وَمَا أَقُولُ إِلَّا قَوْلَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنَّ الْإِنِّ
 أَقُولُ لَوْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِيكَ

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ
 یہ دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ آپ سواری پر تھے اور حضرت علی علیہ السلام پیدل چل رہے تھے
 تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے ابوالحسن! آیا تو آپ سواری پر سوار ہوں یا دامیں چلے جائیں کیونکہ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب میں سوار
 ہوں تو آپ بھی سوار ہوں اور جب میں پیدل چلوں تو آپ بھی پیدل چلیں اور جب میں بیٹھوں تو آپ بھی بیٹھیں سوائے یہ
 کہ آپ کو اللہ کی حدود میں سے کسی حد کی خاطر آپ کو قیام کرنا پڑے یا بیٹھنا پڑے۔ اللہ نے مجھے جو عزت و کرامت بخشی
 ہے ویسی ہی اُس نے عزت و کرامت آپ کو بھی عطا فرمائی ہے۔ اگر اللہ نے مجھے نبوت و رسالت سے خاص فرمایا ہے تو

اس نے آپ کو اس میں میرا ولی قرار دیا ہے۔ آپ مشکل حالات میں بھی اللہ کی اطاعت گزار رہیں گے۔ اس قسم! جس نے محمد کو برحق نئی بنا کر بھیجا ہے، وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے تیرا انکار کیا ہے اور اس شخص نے نبوت کا اقرار نہیں کیا جس نے تجھے (تیری امامت و ولایت کو) جھٹلایا اور وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جس نے تیرے بے شک! تیرا فضل میرا فضل ہے اور میرا فضل تیرا فضل ہے۔ میرا پروردگار عزوجل اس بارے میں فرماتا ہے: ”(اے نبی!) کہہ دیجیے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کو پا کر لوگوں کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ اس (اور)۔“

(سورہ یونس: آیت ۵۸)

(مناخ) سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔ (سورہ یونس: آیت ۵۸)۔
 پس! اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی کی نبوت ہے اور اس کی رحمت علیٰ ابن ابی طالب کی ولایت ہے۔۔۔
 رب نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ (شیعہ) نبوت اور ولایت سے خوش ہیں۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ شیعوں کو اس سے خوش ہونا چاہیے کہ ان کے مخالف دنیا میں جو خاندان، مال اور اولاد جمع کرتے ہیں شیعوں کو اس سے بہتر صطا کیے۔
 اے علی! خدا کی قسم! تم صرف اپنے رب کی عبادت کے لیے خلق کیے گئے ہو، تاکہ تمہارے دین سے معارف کی پہچان ہو اور تمہارے ذریعے ان راستوں کی اصلاح ہوتی ہے جن کے نشان مٹ چکے ہوں اور جس نبوت ہدایت نصیب نہ ہو اسے اللہ عزوجل کی ہدایت بھی نصیب نہیں ہوتی اور جسے تمہاری ولایت نصیب نہیں ہوئی وہ اپنے گمراہ اور بھٹک گیا اور یہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

”اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دے پھر راہ راست پر چلے تو میں یقیناً خوب بخشنے والا ہوں۔“ (سورہ طہ: آیت ۸۲)

اس آیت میں راہ راست پر چلنے سے مراد یہ ہے کہ وہ تیری ولایت پر گامزن ہو۔ بے شک! میرے پروردگار۔۔۔
 یہ حکم دیا ہے کہ جو اللہ نے میرا حق فرض قرار دیا ہے میں وہی تمہارا حق فرض قرار دوں اور جو بھی مجھ پر ایمان رکھتا ہے پر تمہارا حق واجب قرار دیا گیا ہے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو اللہ کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی۔ (کیوں کہ) آپ نے اللہ کے دشمن کو پہچانا جاتا ہے۔ جس نے آپ کی ولایت کو قبول نہیں کیا اس نے (دین اسلام کی) کسی شے کو قبول نہیں کیا۔
 اللہ عزوجل نے مجھ پر یہ حکم نازل فرمایا:

”اے رسول! تم پر تمہارے رب کی طرف سے جو حکم نازل ہوا ہے وہ (لوگوں تک) پہنچا دو، یعنی اے علی! تمہاری ولایت کے بارے میں جو حکم نازل ہوا تھا اور اس نے فرمایا: ”اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو تم

نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ (سورہ مائدہ: آیت ۶۷)
 درتھاری ولایت کے بارے میں مجھے جو حکم دیا گیا تھا اگر میں اُسے لوگوں تک نہ پہنچاتا تو میرے عمل کو ضائع
 ہو جاتا اور جو بھی شخص اس حالت میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوگا کہ اُس نے آپ کی ولایت کو قبول نہ کیا ہوگا تو
 کے تمام اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور وہ کل (بروز قیامت) ذلیل و ذسوا ہوگا اور میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں وہ
 ہے رب تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے اور میں وہی کچھ بیان کر رہا ہوں جو اللہ عزوجل نے آپ کے بارے میں نازل
 ہے۔ ①

سید مولا علی کے قریب ہوں گے

92/350 وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيئَ بِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُثَنَّبِ
 بْنِ خَالِدٍ الْقَزَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلْفِ بْنِ خَمَّادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي
 جَعْفَرٍ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ ذَلِكَ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ مِنْ
 الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا الشَّيْطَانُ وَالْمُزَسِّلِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا بَعْدَ الشَّيْطَانِ وَ
 الْمُزَسِّلِينَ أَكْثَرَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَنْبِيَاءِ مِنْ وَلَدِهِ بَعْدَهُ فَمَنْ تَقُولُ فِيمَنْ يُبْغِضُهُ
 وَيَنْتَقِضُهُ فَقَالَ لَا يُبْغِضُهُ إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَنْتَقِضُهُ إِلَّا مُتَافِقٌ قُلْتُ فَتَقُولُ فِيمَنْ يَتَوَلَّاهُ وَيَتَوَلَّى
 رِئِيسَةً مِنْ وَلَدِهِ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنَّ شَيْعَةَ عَلِيٍّ وَالْأَنْبِيَاءَ مِنْ وَلَدِهِ بَعْدَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ وَالْأَمْنُونَ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا خَرَجَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى ضَلَالَةٍ مَنْ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنْهُ
 قَالُوا شَيْعَتُهُ وَالْأَنْصَارُ قَالَ إِنْ خَرَجَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى هُدًى مَنْ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنْهُ قَالُوا
 شَيْعَتُهُ وَالْأَنْصَارُ قَالَ فَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو طَالِبٍ بِسَيِّدِهِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنْهُ
 شَيْعَتُهُ وَالْأَنْصَارُ

والجہد سے مروی ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ کے بارے میں پوچھا گیا تو
 میں نے جواب دیا: وہ انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر و برتر ہیں۔ بے شک!

اللہ عزوجل نے انبیاء و مرسلین کے بعد کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جو حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی اولاد میں سے آئمہ سے زیادہ اللہ کے نزدیک عزت و تکریم رکھتا ہو۔

راوی کہتا ہے: میں نے جابرؓ سے پوچھا: آپ اُس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہو اور ان کی شان و مرتبہ کو کم کرتا ہو؟ تو حضرت جابرؓ نے جواب دیا: حضرت علی علیہ السلام سے صرف کافر بغض رکھتا ہے اور ان کی شان و مرتبہ صرف منافق ہی کم کرتا ہے۔

راوی کہتا ہے: پھر میں نے جناب جابرؓ سے پوچھا: آپ اُس شخص کے حعلق کیا کہتے ہیں جو حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی اولاد میں سے آئمہ کے ساتھ محبت و ولایت رکھتا ہو؟ تو جناب جابرؓ نے جواب دیا: بے شک! حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی اولاد میں سے آئمہ کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب اور امان میں ہوں گے۔

پھر راوی نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص خروج کرے اور لوگوں کو ضلالت و گمراہی کی طرف بلائے تو ایسا شخص (قیامت کے دن) کن لوگوں کے زیادہ قریب ہوگا؟

تو جابرؓ نے جواب دیا: وہ جن کا پیر و کار اور مددگار تھا (ان کے قریب ہوگا)۔
پھر اس نے پوچھا: اگر کوئی شخص خروج کرے اور لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے تو ایسا شخص کن لوگوں کے زیادہ قریب ہوگا؟

تو جناب جابرؓ نے جواب دیا: وہ جن کا شیعہ (پیر و کار) اور مددگار تھا (ان کے قریب ہوگا)۔ پھر جناب جابرؓ نے کہا: اسی طرح قیامت کے دن حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور آپؓ کے سب سے زیادہ قریب آپؓ کے شیعہ اور انصار (مددگار) ہوں گے۔^①

شیعہ کی قدر و منزلت

93/351 وَبَيَّنَّا الْإِسْنَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَهْ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

مُحَمَّدٍ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

الضَّادِّي عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ السَّلَامُ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا

عَنِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبَكَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ وَالْمُسْتَطْعِفِينَ فِي الْأَرْضِ قَرَضِيكَ بِهِمْ إِخْوَانًا وَ
 رَضَوَا بِكَ إِمَامًا فَصَوَّقُوا لِيَمْنٍ أَحَبَّكَ وَصَدَّقُوا عَلَيْكَ إِيَّاكَ أَوْ وَنَلَّ لِيَمْنٍ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبُوا عَلَيْكَ يَا عَنِي
 أَنْتَ الْعَلَمُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ أَحَبَّكَ فَازَ وَمَنْ أَبْغَضَكَ هَلَكَ يَا عَنِي أَمَّ الْمَدِينَةِ وَأَنْتَ بَابُهَا وَهَلْ تُؤَلَّى
 الْمَدِينَةَ إِلَّا مِنْ بَابِهَا يَا عَنِي أَهْلُ مَوَدَّتِكَ كُلُّ أَوْابٍ خَفِيفٌ وَكُلُّ ذِي ظَهْرٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُ
 قَتْسُهُ يَا عَنِي إِخْوَانُكَ كُلُّ ظَاهِرٍ زَالٍ مُجْتَبَدٍ عِنْدَ الْخَلْقِ عَظِيمُ الْمَنَزَلَةِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَنِي
 فَيُجِيبُكَ حَيْزَانُ السَّوِي فِي دَارِ الْفِرْدَوْسِ لَا يَأْسِفُونَ عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا يَا عَنِي أَنَا وَلِيٌّ لِيَمْنٍ وَأَنْتَ
 وَأَنَا عَدُوٌّ لِيَمْنٍ عَادَيْتَ يَا عَنِي مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي يَا عَنِي إِخْوَانُكَ
 لَدُنَّ الْيَقِينِ تُعْرِفُ الرَّهْبَانِيَّةَ فِي وَجُوهِهِمْ يَا عَنِي إِخْوَانُكَ يَفْرَحُونَ فِي ثَلَاثِ مَوَاطِنَ عِنْدَ
 خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَتَا شَاهِدَهُمْ وَأَنْتَ وَعِنْدَ الْمَسَاءِ لَوْ فِي قُبُورِهِمْ وَعِنْدَ الْقَرَضِ وَعِنْدَ الْخِيَارِ
 إِذَا سُئِلَ الْخَلْقُ عَنْ إِيْمَانِهِمْ فَلَمْ يُجِيبُوا يَا عَنِي خَرَبَكَ خَرَبِي وَسِلْمَكَ سِلْمِي وَخَرَبِي خَرَبُ اللَّهِ وَ
 سِلْمِي سِلْمُ اللَّهِ وَمَنْ سَأَلَكَ فَقَدْ سَأَلَنِي وَمَنْ سَأَلَنِي فَقَدْ سَأَلَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَنِي بَيِّنُ
 إِخْوَانِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ إِذْ رَضِيَكَ لَهُمْ قَائِدًا وَرَضَوَا بِكَ وَلِيًّا يَا عَنِي أَنْتَ أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ يَا عَنِي شِيعَتُكَ الْمُشْتَجِبُونَ وَلَوْ لَا أَنْتَ وَشِيعَتُكَ مَا قَامَ بَلَدُ
 عَزَّ وَجَلَّ دِينٍ وَلَوْ لَا مَنْ فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ لَمَّا أَنْزَلْنَا السَّمَاءَ فَطَرَهَا يَا عَنِي لَكَ كَثْرٌ فِي الْحَقِّ وَأَنْتَ
 خُو قَرْنِيهَا شِيعَتُكَ تُعْرِفُ بِحُزْبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَنِي أَنْتَ وَشِيعَتُكَ الْقَائِمُونَ بِالْقِسْطِ وَخِيَرَةُ اللَّهِ
 مِنْ خَلْقِهِ يَا عَنِي أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِهِ وَأَنْتَ مَعِيَ ثُمَّ سَائِرُ الْخَلْقِ يَا عَنِي أَنْتَ وَ
 شِيعَتُكَ عَلَى الْحَوْضِ تَسْقُونَ مَنْ أَحَبَبْتُمْ وَتَمْنَعُونَ مَنْ كَرِهْتُمْ وَأَنْتُمْ الْأَمِينُونَ يَوْمَ الْفَرَجِ
 الْأَكْبَرِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَفْرَحُ النَّاسُ وَلَا تَفْرَحُونَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا تَحْزَنُونَ فِيكُمْ تَرَكْتُمْ هَذِهِ
 الْأَيَّةَ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ وَفِيكُمْ تَرَكْتُمْ الْفَرَجَ
 الْأَكْبَرَ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ يَا عَنِي أَنْتَ وَشِيعَتُكَ تُطْلَبُونَ فِي
 السُّوقِ وَأَنْتُمْ فِي الْجَنَّةِ تَتَنَعَّمُونَ يَا عَنِي إِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْحُرَّانَ يَسْتَأْذِنُونَ إِلَيْكُمْ وَإِنَّ حَمَّةَ
 الْعَرْشِ وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ الْمُقَرَّبِينَ لَتَخْضَعُونَ لَكُمْ بِالدُّعَاءِ وَيَسْأَلُونَ اللَّهَ لِمَجِبْتُمْكُمْ وَ

يَعْرِضُونَ بَيْنَ قَدِيمِ عَنِيتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا يَفْرَحُ الْأَهْلُ بِالْغَائِبِ الْقَادِمِ بَعْدَ طَوِيلِ الْغَيْبَةِ يَا عَيْنُ
 شَيْعَتِكَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنَّهُ فِي النَّارِ وَيُصْخَرُونَ فِي الْعَلَانِيَةِ يَا عَيْنُ شَيْعَتِكَ الَّذِينَ يَتَنَافَسُونَ فِي
 الدَّرَجَاتِ لِأَنَّهُمْ يَتَّقُونَ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عَلَيْهِمْ ذَنْبٌ يَا عَيْنُ إِنَّ أَعْمَالَ شَيْعَتِكَ سَتُعْرَضُ عَلَى فِي
 كُلِّ يَوْمٍ مُجْمَعَةٍ فَأَفْرَحُ بِصَاحِبِ مَا يَسْلَفِي مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَأَسْتَغْفِرُ لِسَيِّئَاتِهِمْ يَا عَيْنُ ذِكْرُكَ فِي
 التَّوَارِيقِ وَذِكْرُ شَيْعَتِكَ قَبْلَ أَنْ يُحْشَرُوا بِكَبِّ خَيْرٍ وَكَذَلِكَ فِي الْإِنْجِيلِ فَسَلِّ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ وَأَهْلَ
 الْكِتَابِ عَنْ إِلَيَّا يُخَوِّدُونَكَ مَعَ عَيْنِكَ بِالتَّوَارِيقِ وَالْإِنْجِيلِ وَمَا أَغْصَاكَ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَنِيتِهِ
 الْكِتَابِ وَإِنَّ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ لَيَتَعَاطَمُونَ إِلَيَّا وَمَا يَعْرِفُونَهُ وَمَا يَعْرِفُونَ شَيْعَتَهُ وَإِنَّمَا يَعْرِفُونَهُمْ
 بِمَا يُحَدِّثُونَهُمْ فِي كُتُبِهِمْ يَا عَيْنُ إِنَّ أَهْلَ كُتُبِكَ ذُكِرَ فِي لِسَانِ أَكْثَرِ وَأَعْظَمَ مِنْ ذِكْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ
 لَهُمْ بِالْخَيْرِ فَلْيَفْرَحُوا بِذَلِكَ وَلْيَزِدَادُوا أَجْرَهُمْ يَا عَيْنُ إِنَّ أَرْوَاحَ شَيْعَتِكَ لَتَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ فِي
 رُقَادِهِمْ وَوَقَائِهِمْ فَتَنْظُرُ الْمَلَائِكَةُ إِلَيْهَا كَمَا يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَى الْهَلَالِ شَوْقاً إِلَيْهِمْ وَلَيَمَازُونَ
 مِنْ مَلَكُوتِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَيْنُ قُلْ لِأَهْلِيكَ الْعَارِفِينَ بِكَ يُزَاهَوْنَ عَنِ الْأَعْمَالِ إِلَهِي
 يُقَارِفُهَا عَدُوُّهُمْ فَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَهَارَكَ وَتَعَالَى تَغْشَاهُمْ فَلْيَجْتَنِبُوا الدَّنَسَ
 يَا عَيْنُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ قَلَاهُمْ وَبَرَى مِنْكَ وَمِنْهُمْ وَاسْتَبَدَّلَ بِكَ وَبِهِمْ وَمَالَ
 إِلَى عَدُوِّكَ وَتَرَكَكَ وَشَيْعَتَكَ وَاخْتَارَ الضَّلَالَةَ وَنَصَبَ لَكَ وَلِشَيْعَتِكَ وَأَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ
 أَبْغَضَ مَنْ وَالَاكَ وَنَعَرَكَ وَاخْتَارَكَ وَبَدَّلَ مُهْجَتَهُ وَمَالَهُ فَيَتَا عَيْنُ أَقْرَبُهُمْ بَيْتِي السَّلَامَ مَنْ
 رَأَى مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يَرَى وَأَعْلَنَهُمْ أَنَّهُمْ إِخْوَانِي الَّذِينَ أَشْتَأَقُ إِلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا عَيْنِي إِلَى مَنْ يَسْبُغُ
 الْقُرُونَ بَعْدِي وَلْيَتَمَسَّكُوا بِحَبْلِ اللَّهِ وَلْيَعْتَصِمُوا بِهِ وَلْيَجْتَنِبُوا فِي الْعَمَلِ فَإِنَّ لَا تُخْرِجُهُمْ مِنْ
 هُدًى إِلَى ضَلَالَةٍ وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَاضٍ عَنْهُمْ وَأَنَّ يُبَاهِي بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
 فِي كُلِّ مُجْمَعَةٍ بِرُحْمَتِهِ وَيَأْمُرُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ يَا عَيْنُ لَا تَرْغَبِ عَنْ نُصْرَةِ قَوْمٍ يَسْغُفُهُمْ أَوْ
 يَسْمَعُونَ أَلِيَّ أُجْبِكَ فَأَحْبَبُوكَ بِحُبِّي إِلَيْكَ وَذَلُّوا أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ وَأَعْصَاكَ صَفْوُ الْمَوَدَّةِ مِنْ
 قُلُوبِهِمْ وَاخْتَارُوكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْإِخْوَةِ وَالْأَوْلَادِ وَاسْكُوا ظَرْبَكَ وَقَدْ حُمِلُوا عَلَى الْمَكَارِهِ فَيَت
 فَأَبُوا إِلَّا نَصْرَتَا وَبَدَّلَ الْمُهْجَةَ فَيَسَامِعُ الْأَذَى وَسُوءَ الْقَوْلِ وَمَا يُقَسُّونَهُ مِنْ مَقْصَاصِ ذَلِكَ فَكُنْ

اے علی! میں اُس کا دوست ہوں جو تجھ سے دوستی رکھتا ہے اور میں اُس کا دشمن ہوں جو تجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔
اے علی! جس نے تجھ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تجھ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

اے علی! تمہارے (دینی و ایمانی) بھائیوں کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان کے چہروں سے خوفِ خدا قہر ہوتا ہے۔

اے علی! تمہارے (دینی و ایمانی) بھائیوں کو تین مقامات پر غوثی و مسرت حاصل ہوگی:
۱- جب ان کے بدن سے روح نکل رہی ہوگی (موت کے وقت) جبکہ اُس وقت میں اور آپ انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔

۲- جب ان کی قبور میں ان سے سوالات پوچھے جائیں گے۔

۳- جب اعمال نامہ پیش کیا جائے گا اور یہ پُلِ صراط سے گزر رہے ہوں گے، جب کہ مخلوق سے ان کے اندر کے متعلق سوال کیا جا رہا ہوگا اور وہ کوئی جواب نہ دے پائیں گے۔

اے علی! آپ کی جنگ میری جنگ ہے اور آپ کی صلح میری صلح ہے اور میری جنگ اللہ کی جنگ ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے۔ جس نے آپ سے صلح رکھی اس نے مجھ سے صلح رکھی اور جس نے مجھ سے صلح رکھی اُس نے اللہ عزوجل سے صلح رکھی۔

اے علی! اپنے (دینی) بھائیوں کو یہ خوشخبری دے دیں کہ اللہ عزوجل ان سے اس بات پر راضی ہے کہ وہ آپ پر امامت اور ولایت پر راضی اور خوش ہوں۔

اے علی! آپ مومنوں کے امیر اور روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

اے علی! آپ کے شیعہ منتخب کیے ہوئے افراد ہیں۔ اگر آپ اور آپ کے شیعہ نہ ہوتے تو اللہ عزوجل دین کو نہ کرتا۔ اگر آپ میں سے کوئی زمین پر نہ آتا تو آسمان سے بارش کے قطرے نازل نہ ہوتے۔

اے علی! جنت میں آپ کی زیر ملکیت خزانہ ہے اور آپ اس پر تسلط و اختیار رکھتے ہیں۔ آپ کے شیعہ حزب (اللہ کا گروہ) کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

اے علی! آپ اور آپ کے شیعہ عدل و انصاف کو قائم کرنے والے اور اللہ کی مخلوق میں سے بہترین افراد ہیں۔

اے علی! میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤں گا جب کہ آپ میرے ہمراہ ہوں گے۔ پھر باقی تمام مخلوق کو قبر میں سے اٹھایا جائے گا۔

اے علی! آپ اور آپ کے شیعہ حوض (کوثر) پر ہوں گے، جسے آپ پسند کریں گے اُسے اس حوض سے سیراب کریں گے اور جسے آپ ناپسند کرتے ہوں گے اُسے اس حوض سے ہٹا دیں گے۔ سب سے بڑی ہولناکی (قیامت) کے دن آپ عرش کے سائے میں امن و امان میں ہوں گے۔ جب کہ تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے مگر آپ کو کوئی ذرہ خوف نہ آئے گا۔ وہ گنگنیں ہوں گے مگر آپ کو حزن و غم نہ ہوگا۔ آپ لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

”جن کے حق میں ہماری طرف سے پہلے ہی (جنت کی) خوشخبری مل چکی ہو وہ اس (آتشِ جہنم) سے دور ہوں گے۔“ (سورۃ انبیاء: آیت ۱۰۱)

اور آپ ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

”انہیں قیامت کے بڑے خوفناک حالات بھی خوفزدہ نہیں کریں گے اور فرشتے انہیں لینے آئیں گے (اور کہیں گے) یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔“ (سورۃ انبیاء: آیت ۱۰۳)

اے علی! آپ اور آپ کے شیعہ محشر کے میدان میں بجائے جائیں گے اور آپ جنتوں میں نعمتوں سے سرفراز رہیں گے۔

اے علی! ملائکہ اور خازنِ جنت آپ کے مشتاق ہیں، حاملینِ عرش اور مقرب فرشتے آپ کے لیے خاص دعا کریں گے اور وہ آپ کے خُب داروں کے لیے اللہ سے سوال کریں گے اور جب آپ میں سے کوئی شخص ان کے پاس آئے گا تو وہ یوں خوشی کا اظہار کریں گے جیسا کوئی شخص کافی عرصہ فیہ رہنے کے بعد اپنے خاندان والوں سے ملتا ہے تو بیسے کے خاندان والے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

اے علی! آپ کے شیعہ خلوت میں اللہ سے ڈرتے ہیں اور اعلانیہ خود کو اس کے لیے خاص اور صاف رکھتے ہیں۔ اے علی! آپ کے شیعہ (جنت کے) درجات کے لیے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہیں گے کیونکہ وہ اس حالت میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوں گے کہ ان کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

اے علی! ہر جمعہ کے دن آپ کے شیعوں کے اعمال میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے نیک و صالح اعمال دیکھ کر میں خوش ہوتا ہوں اور گناہ گاروں کے گناہوں کی بخشش کے لیے خدا سے استغفار کرتا ہوں۔

اے علی! آپ کا ذکر تورات میں کیا گیا ہے اور آپ کے شیعوں کی خلقت سے پہلے مکمل طور پر خیر اور بھلائی سے ان کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی طرح انجیل میں آپ کا ذکر موجود ہے۔ پس! آپ اہل انجیل اور اہل کتاب سے ایلیا کے بارے میں سوال کریں (یعنی ان کی کتابوں میں ایلیا کون ہے؟) تو وہ آپ کو یہ خبر دیں گے حالانکہ آپ خود بھی تورات و انجیل کا بخوبی علم رکھتے ہیں اور جو کچھ اللہ عزوجل نے آپ کو علم الکتاب عطا کیا ہے اس کی بنا پر آپ جانتے ہیں کہ اہل انجیل کے نزدیک ایلیا کی عظیم قدر و منزلت ہے۔ یہ (اپنی کتابوں کے توسط سے) ایلیا اور اس کے شیعوں کو پہچانتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں ان کے متعلق جو کچھ بیان ہوا ہے وہ اس کے ذریعے ان کی معرفت رکھتے ہیں۔

اے علی! آپ کے شیعوں کا ذکر زمین والوں سے زیادہ آسمان والوں کے نزدیک عظیم اور بلند و برتر ہے۔ ان کا آسمان پر خیر و بھلائی سے ذکر کیا جاتا ہے اور آسمانی مخلوق والے اس ذکر سے خوش ہوتے ہیں اور یہ ذکر کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔

اے علی! آپ کے شیعوں کی ارواح وفات کے بعد آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہیں اور فرشتے آپ کے شیعوں کی روحوں کو اس شوق سے دیکھتے ہیں جیسے لوگ مہینے کے پہلے چاند کو اشتیاق سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور یہ اللہ عزوجل کے نزدیک اپنی قدر و منزلت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

اے علی! اپنے صاحبان معرفت اصحاب (شیعوں) سے کہہ دیجیے کہ وہ آپ (سے نسبت) کی وجہ سے ان کاموں سے دُور رہیں جن گناہوں سے ان کے دشمن آلودہ ہوتے ہیں اور کوئی دن اور رات ایسی نہیں ہوتی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت ان پر سایہ نہ کرتی ہو، لہذا وہ گناہوں کی میل کچیل سے دُور رہیں۔

اے علی! اللہ عزوجل اس شخص پر سخت غضب ناک ہوتا ہے جس نے ان (صحابیان علی) سے بغض رکھا اور جس نے آپ اور ان (صحابیان علی) سے دُوری و بیزاری اختیار کی اور آپ اور آپ کے شیعوں کے دشمن کی طرف مائل ہو گیا۔ گمراہی اختیار کی، آپ اور آپ کے شیعوں سے دشمنی و عداوت رکھی، اور ہم اہل بیت سے بغض و کینہ رکھا اور جس نے آپ کے خُشب داروں اور آپ کی نصرت کی اور جس نے آپ کو اختیار کیا اور آپ کی راہ میں اپنی جان اور مال کو خرچ کیا ان سے بغض رکھا۔

اے علی! ان کو میرا سلام کہنا خواہ ان میں سے کسی نے میری زیارت کی ہو یا نہ کی ہو، اور انہیں بتانا کہ وہ میرے بھائی ہیں جن کا میں مشتاق ہوں۔ پس! وہ کئی صدیوں کے بعد بھی میرے عمل سے آراستہ رہیں اور اللہ کی رُحی سے مستسک

تہا اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھیں اور وہ عمل کے لیے کوششیں کریں۔ بے شک! ہم انھیں ہدایت سے نکال کر گمراہی کی طرف نہیں لے جائیں گے اور انھیں یہ خبر دے دیں کہ اللہ عزوجل ان سے راضی ہے اور وہ ان کے ذریعے اپنے اُشتوں پر فخر و مہابت کرتا ہے اور ہر جمعہ کے دن ان پر اپنی رحمت کی نگاہ کرتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ان کے لیے استغفار کریں۔

اے علی! اس قوم کی نصرت و مدد کرنے سے روگردانی مت کریں جن کو یہ خبر پہنچے یا وہ یہ سُنیں کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں، لہذا وہ تمہارے ساتھ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت رکھتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرتے ہیں اور اپنے دلوں سے خالص مودت تجھ سے کرتے ہیں اور آباء و اجداد، بہن بھائیوں اور اولاد پر تجھے ترجیح دیتے ہیں اور وہ تیرے راستے پر چلتے ہیں اور انھوں نے ہماری خاطر تکالیف و مصائب برداشت کیے اور یہ ہمارے علاوہ کسی کی مدد نہیں کرتے اور یہ ہماری خاطر اذیتیں، غلط باتیں اور تکالیف محسوس کرنے کے باوجود اپنی جان ہم پر نچھاور کرتے ہیں۔

پس! آپ ان پر مہربان رہیں اور انھیں اس بات سے آگاہ اور قائل فرمائیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق سے انھیں اپنے علم کے لیے منتخب کیا ہے اور اُس نے انھیں ہماری طینت (مٹی) سے پیدا کیا ہے اور ان میں ہمارے راز کو رکت فرمایا ہے اور ان کے دلوں کو ہماری حق کی معرفت نصیب کی ہے اور ہماری رتی (ولایت محمد اور آل محمد) سے متمسک بننے کی بناء پر ان کے سینوں کو کشادہ فرمایا ہے۔

یہ ہمارے مخالفین کو ہم پر ترجیح نہیں دیتے، خواہ اس کی خاطر انھیں جس قدر دُنیوی نقصان اٹھانا پڑے۔ اللہ ان کی نصرت و تائید فرماتا ہے اور انھیں ہدایت کے راستے پر گامزن رکھتا ہے۔ پس! یہ لوگ ہدایت کے راستے سے وابستہ ہیں جب کہ باقی لوگ گمراہی میں بہک رہے ہیں اور اپنی خواہشات نفسانی میں حیران و پریشان اور مجتہد خدا سے منحرف ہیں۔ نہ عزوجل کی طرف سے جو کچھ آیا ہے اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ پس! یہ لوگ صبح و شام اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں جبکہ آپ کے شیعہ استقامت اور حق کے راستے پر چل رہے ہیں۔ یہ اپنے مخالفین سے محبت و انس نہیں رکھتے۔ دنیا ان سے نہیں اور یہ دنیا سے نہیں (یعنی دنیا ان سے خوش نہیں اور یہ دنیا والوں سے خوش نہیں)۔ یہ تاریکی میں روشن نہ بن گئے۔

پانچواں باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لوح سیدہ پر ائمہ معصومین کے نام

1/352 وَ بِالْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ الْقَعْقَامِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمِّي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الرَّوَاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سَيِّدِنَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَكَ حَاجَةٌ أُرِيدُ أَنْ أَخْلُوكَ فِيهَا فَلَمَّا خَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ قَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللُّوحِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدَيِّ أَبِي قَاطِطَةَ قَالَ جَابِرُ أَشْهَدُ بِأَنَّ اللَّهَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَى قَاطِطَةَ بِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى كُرْسِيِّهَا لَا أَهْلَهَا بِوَلَدِهَا الْحُسَيْنِ فَإِذَا بِيَدِهَا لَوْحٌ أَخْضَرٌ مِنْ زَهْرٍ خَضِرٍ فِيهِ كِتَابٌ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَأَطْلَبُ مِنَ النُّجُومِ مِنَ الْيُسُكِ الْأَخْضَرِ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا بَسْمَةَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى أَبِي فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَغْيٍ وَ اسْمُ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَهُ مِنْ وَلَدِي فَسَأَلْتُهَا أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَيَّ لِأَنْسَعَهُ فَقَعَلَتْ قَالَ لَهُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُعَارِضَنِي بِهِ قَالَ نَعَمْ فَمَضَى جَابِرُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَتَى بِصَحِيفَةٍ مِنْ كَاغِبٍ فَقَالَ لَهُ انْظُرْ فِي صَحِيفَتِكَ حَتَّى أَقْرَأَهَا عَلَيْكَ فَكَانَ فِي صَحِيفَتِهِ مَكْتُوبٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ أَنْزَلَهُ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ يَا مُحَمَّدُ عَظَّمَ أَسْمَاؤِي وَ اشْكُرْ نِعَمَائِي وَ لَا تَجْعَدْ آلَائِي وَ لَا تَرْجُو، تَرْجُوَ إِسْوَاتِي وَ لَا تَحْشَ غَيْرِي فَإِنَّهُ مَنْ يَرْجُوَ إِسْوَاتِي وَ يَحْشَ غَيْرِي أَعَذَّبُهُ عَذَابًا لَا أَعَذَّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فَضَّلْتُ وَصِيَّتَكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَ جَعَلْتُ الْحَسَنَ عَيْنَةَ عَلِيٍّ مِنْ بَعْدِ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَ الْحُسَيْنَ خَيْرَ أَوْلَادِ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ فِيهِ تَثْبُتُ الْإِمَامَةُ وَ مِنْهُ يُعَقَّبُ عَلَى زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَ مُحَمَّدُ الْهَادِي لِعِلْيَاسِ وَ الدَّاعِي إِلَى سَبِيلِي عَلَى مِنْتَاجِ الْحَقِّ وَ جَعَفَرُ الصَّادِقُ فِي الْقَوْلِ وَ الْعَمَلِ سَبَبٌ مِنْ بَعْدِي

يُسْتَعْتَقُ حَقًّا قَالُوا بَلْ كُلُّ الْوَيْلِ لِلْمُكَذِّبِ لِعَبْدِي وَخَوَّزَ مَنْ فِي خَلْقِ مُوسَى وَعَمَّ الرِّضَا يَقْتُلُهُ
عَفْرِيَّتْ كَافِرٌ يَنْدَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الضَّالِّحُ إِلَى جَنْبِ شِرِّ خَلْقِ لَنُو وَحُمُودِ الْهَادِي إِلَى
سَبِيلِ الذَّائِبِ عَنْ حَرَمِي وَالْقَائِمِ فِي رِعْيَتِهِ الْحَسَنِ الْأَعَزُّ يَخْرُجُ مِنْهُ دُو الْإِسْقَنْ عَلِيٍّ وَالْخَلْفُ
مُحَمَّدٌ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَنْ رَأْسِهِ عِشَامَةٌ بَيْضَاءُ تُظِلُّهُ مِنَ الشَّمْسِ يُنَادِي بِلِسَانٍ قَصِيحٍ وَ
يَسْتَعْنُ الثَّقَلَيْنِ وَالْحَافِظَيْنِ هُوَ الْهَدْيُ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ بِمَلَأَ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مِلْنَا جَوْرًا

ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا: مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے اور میں آپ سے تنہائی میں وہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ پھر تنہائی میں آپ نے جناب جابر سے فرمایا: آپ مجھے اس لوح (حق) کے حلق بتائیں جو آپ نے میری وادی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے دست مبارک میں دیکھی تھی۔

جناب جابر نے عرض کیا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اور ان کے دونوں بیٹوں کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ کو آپ کے بیٹے حضرت امام حسین کی ولادت پر مبارک پیش کروں۔ جب میں وہاں گیا تو میں نے آپ کے دست مبارک میں سبز زبرجد سے زیادہ سبز ایک لوح (حق) دیکھی جس کی کتابت سورج سے زیادہ روشن تھی اور اس کی خوشبو ملک سے زیادہ پاکیزہ تھی۔

میں نے عرض کیا: اسے بنت رسول خدا! یہ کیا ہے؟

جناب فاطمہ نے فرمایا: یہ وہ لوح ہے جو اللہ عز وجل نے میرے والد گرامی کو محمد کے طور پر حمایت فرمائی ہے۔ میں میرے والد گرامی، میرے شوہر اور ان کے بعد میری اولاد سے ہونے والے اوصیاء کے نام موجود ہیں۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا: کیا آپ مجھے یہ لوح حمایت فرما سکتی ہیں تاکہ میں اسے اپنے پاس حرف بحرف نقل کروں تو انھوں نے مجھے ایسا کرنے کی اجازت دے دی۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب جابر سے کہا: کیا تم مجھے وہ (اپنی تیار کردہ) لوح دکھا سکتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں۔

پھر جناب جابر اپنے گھر گئے اور کافہ کا ایک صحیفہ اٹھا لائے اور آپ نے ان سے فرمایا: تم اپنے صحیفہ میں دیکھو۔ میں تمہیں یہ پڑھ کر سناؤں جبکہ اس صحیفہ میں درج ذیل عبارت تحریر تھی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے جو عزیز (غالب) اور علیم (بخوبی جاننے والا) ہے اسے روح الامین (حضرت جبرئیل) لے کر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئے۔

اے محمد! میرے ناموں کی تعظیم کریں اور میری نعمتوں کا شکر بجالائیں اور میری نعمتوں کا انکار نہ کریں۔ آپ میرے علاوہ کسی اور سے اُمید نہ رکھیں اور میرے علاوہ کسی اور سے نہ ڈریں کیونکہ جو میرے علاوہ کسی اور سے اُمید رکھتا ہے اور میرے علاوہ کسی اور سے ڈرتا ہے تو میں اسے ایسا (دردناک) عذاب دوں گا کہ میں نے سارے جہانوں میں کسی اور کو ایسے عذاب سے دوچار نہ کیا ہوگا۔

اے محمد! میں نے آپ کو تمام انبیاء پر برگزیدہ کیا اور میں نے آپ کے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت بخشی اور حسن کو ان کے والد کی مدت امامت کے بعد اپنے علم کا خزانہ قرار دیا اور حسین کو اولین و آخرین میں سے ہر اولاد سے بہتر و برتر قرار دیا اور ان (کی اولاد) میں امامت کو ہمیشہ قائم رکھوں گا، ان کی اولاد میں علی زین العابدین کو رکھا اور پھر محمد کو اپنے علم کو شگفتہ کرنے والا اور حق کے راستے پر چلتے ہوئے لوگوں کو میرے راستے کی طرف بلانے والا قرار دیا۔ ان کے بعد جعفر جو قول اور عمل میں صادق (سچے) ہیں۔ ان کے بعد ایک فتنہ نمودار ہوگا اور ہر طرح کی بدبختی ہے اُس شخص کے لیے جو میرے عبد (بندے) اور میری مخلوق میں سب سے بہتر و برتر فرد موسیٰ (کاظم) کو جھٹلائے۔ پھر علی رضا ہوں گے جن کو ایک خبیث کافر قتل کرے گا اور انھیں اس شہر میں دفن کیا جائے گا جس کی بنیاد ایک نیک و صالح بندے نے رکھی تھی اور یہ اللہ کی مخلوق میں شریر شخص کے پہلو میں دفن ہوں گے۔ ان کے بعد محمد (نقی) ہوں گے جو میرے راستے کی طرف ہدایت و رہنمائی کرنے والے اور میری حرمت کا دفاع کرنے والے ہوں گے اور اس کی اولاد سے دو نام نکلیں گے۔ ان میں سے ایک علی (نقی) ہوگا اور دوسرا روشن پیشانی والا حسن (عسکری) ہوگا جس کی رعایا (اولاد) میں قائم آل محمد ہوگا اور اس (حسن عسکری) کا جانشین محمد (امام مہدی) ہوگا جو آخری زمانے میں یوں ظاہر ہوں گے کہ ان کے سر مبارک پر ایک سفید بادل نے سایہ کر رکھا ہوگا جو انھیں سورج (کی تپش) سے محفوظ رکھے گا۔ یہ فصیح زبان میں عدا دیں گے، جسے تمام جن و انس اور مشرق و مغرب والے سنیں گے۔ یہ آل محمد سے مہدی ہوں گے جو زمین کو یوں عدل و انصاف سے بھر دیں گے

جیسے وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔^①

مولا علیؑ کو مبارک باد

2/353 حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ كُنَّا بِغَدِيرِ خُمٍّ فَتَأَذَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَكُسِّعَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَسْتُ أَوَّلِي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ مِنْ نَفْسِهِمَا، قَالُوا بَلَى قَالَ هَذَا مَوْتِي مَنْ أَتَا مَوْلَاةَ الْمُهَمِّدِ وَالْأَمَنَ وَالْإِلَهَ وَغَادٍ مِنْ غَادَاهُ قَالَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ هَيْبًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْتِي كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ

براء سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع سے واپس آرہے تھے اور ہم غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: سب نماز کے لیے جمع ہو جائیں اور درختوں کے نیچے بھاڑو لگوایا۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر فرمایا:

کیا میں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ ان پر حق نہیں رکھتا؟ تو سب نے جواب دیا: جی ہاں کل ایسا ہی ہے اے اللہ کے رسولؐ۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن اور مومنہ پر ان کی جان سے زیادہ ان پر حق نہیں رکھتا؟ تو لوگوں نے جواب دیا: ہاں کل ایسا ہی ہے۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (علیؑ) مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ اس اعلان کے بعد حضرت عمرؓ کی حضرت علیؑ سے رقت ہوئی تو انھوں نے (مبارکباد دیتے ہوئے) کہا: ”اے ابو طالبؓ کے بیٹے! آپؐ کو مبارک ہو کہ آپؐ ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہو گئے ہیں۔“^②

شیعہ کو بخشش کی بشارت

3/354 وَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْقَعْقَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُصْطَوِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ أَبِي (أَبُو) مُوسَى بَيْنَ

مالی شیخ طوسی: مجلس ۱۱، ج ۱۳، ص ۲۹۱؛ کمال الدین و تمام النعمه: ۱/۳۰۸؛ عمید اخبار الرضا: ۲۵

بحار الانوار: ج ۳، ص ۱۷۹؛ الطرائف: ابن طاووس: ۱۳۷

عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَوْسَى بْنِ عِيسَى بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْهُمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ سَيِّدُ
الْصِّدِّيقِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عِزُّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَلِشِيعَتِكَ وَلِإِخْوَانِي شِيعَتِكَ فَأَبْشِرْ
فَأَبْشِرْ فَإِنَّكَ الْأَنْزَعُ الْبَاطِلِينَ مَنْزُوعٌ مِنَ الشِّرْكِ الْبَاطِلِينَ مِنَ الْعِلْمِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے (اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: اے علی! بے شک! اللہ عزوجل نے آپ کو، آپ کے شیعوں کو اور آپ کے شیعوں سے محبت رکھنے والوں کو بخش دیا ہے۔ پس! آپ انھیں بشارت دے دیں۔ آپ یہ بشارت دے دیں۔ یقیناً آپ خالی اور بھرے ہوئے ہیں، آپ خالی اور بھرے ہوئے ہیں۔

اسم فاطمہ کی صلت

4/355 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: رَأَيْتُمَا تَمِيمَتِ ابْنَتِي فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَصَّهَا وَ
فَكَتَمَ مَنْ أَحَبَّهَا مِنَ النَّاسِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے اسے اور اسے
حب دار کو جہنم کی آگ سے دور رکھا ہے۔

رسالت کے ہاتھ میں امامت کا ہاتھ

5/356 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْعُضَيْلِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثْتُ سَعِيدَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ
الرَّبِيعِ قَالَ: أَلْبَسَنِي دَاوُدُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْتَ عُمَرُو أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ قَالَ بَوَّ
قُلْتُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ يَوْمَ الْغَدِيرِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقُلْتُ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَابْنِ
مَنْ وَالِاهُ وَغَادٍ مَنْ غَادَهُ قَالَ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِئَتِهِ
وَرَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقُلْتُ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالِاهُ وَغَادٍ مَنْ غَادَهُ قَالَ قُلْتُ

① امالی شیخ طوسی: مجلس ۱۱، ج ۱، ص ۲۹۳؛ بحار الانوار: ۶۸/۱۰۱

② امالی شیخ طوسی: مجلس ۱۱، ج ۱، ص ۲۹۳

أَسْمِعْ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْنَا

داؤد بیان کرتا ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا: کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناؤں جو مجھے زید بن ارقم نے سنا کی تھی تو اس نے کہا: جی ہاں! سناؤ۔ تو میں نے کہا: زید نے مجھے یہ بتایا کہ میں نے خدیجہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور تو اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ زید نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑ کر تدریجاً بلند کیا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آئی اور اُس وقت رسول اللہ فرما رہے تھے:

”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔“

راوی کہتا ہے کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا کیا ابو بکر و عمر نے بھی رسول اللہ کا یہ فرمان سنا تھا تو اس نے جواب دیا: ہاں، خدا کی قسم! ان دونوں نے سنا تھا۔^①

یہ المؤمنین کو سلام کرو

6/357 عَنْ أَحْسَنَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ أَلْبَانِيُّ أَبُو الْجَارُودِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُسَاوِيٍّ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ بَرِيدَةَ الْأَسَدِيَّةِ قَالَ: كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ كَانَ عَلِيٌّ صَاحِبَ مَتَعِهِ يَضُمُّهُ إِلَيْنَا وَإِذَا تَرَلْنَا نَعَاهِدَ مَتَاعَهُ فَإِنْ كَانَ عَلِيٌّ يَوْمَهُ رَمَهُ أَوْ كَانَتْ نَعْلُ خَصْفَتَاهَا فَتَرَلْنَا يَوْمًا مَنُورًا فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ بَنِيَّ رَسُولِ اللَّهِ فَقَدَحَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا بَكْرُ سَتِمَ عَلِيٌّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنْتَ عَمِّي قَالَ وَأَنَا عَمِّي قَالَ وَمَنْ ذَلِكَ قَالَ خَاصِمٌ لِلْعَلِ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَذْهَبَ فَسَلِّمْ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَأَنْتَ عَمِّي قَالَ وَأَنَا عَمِّي قَالَ وَمَنْ ذَلِكَ قَالَ خَاصِمٌ الْعَلِ قَالَ بَرِيدَةُ فَكُنْتُ أَنَا بَيْنَ دَخَرٍ مَعَهُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَسَلِّمْ عَلَى عَلِيٍّ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ كَمَا سَأَلْتُهُمْ عَلَيْهِ

بریدہ سلمی سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کرتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچتے

کے سامان کو اپنے ساتھ رکھتے اور جب ہم کسی جگہ پر قیام کرنے کے لیے رکتے تو آپ رسول اللہ کے سامان کی خدمت دیکھ بھال کرتے۔ اگر آپ کے اونٹ کی رٹی کو باندھنا ہوتا تو آپ باندھتے یا آپ کے جوتے کو پھوند لگانا ہوتا تو آپ باندھتے۔ ایک دن ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کو پھوند لگانے بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: اے ابوبکر! امیر المومنین کرو۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا: یا رسول اللہ! ابھی تو آپ بھی حیات ہیں اور میں بھی۔ تو یہ امیر المومنین کون ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جو شخص جوتے کو پھوند لگا رہا ہے۔ پھر حضرت عمر رسول اللہ کے پاس ہوئے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور امیر المومنین کو سلام کرو۔ تو انھوں نے عرض کیا: ابھی تو آپ بھی حیات ہیں اور میں بھی۔ تو یہ امیر المومنین کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ جو شخص جوتے کو پھوند لگا رہا ہے۔

برید کہتا ہے: جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ مجھ نے مجھے حکم دیا کہ میں علی صلوات اللہ علیہ کو سلام کروں تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور جیسے باقی لوگ آپ کو (امیر المومنین) کہہ کر سلام کیا تھا تو میں نے بھی ویسے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا۔

پہلے صراط پر ولایت علی کا سوال

7/358 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْأَفْرَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ غُرَّانَ أَخْبَرَنَا عَنْ طَائِفٍ مِنَ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَقْبَأْنَا وَعَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الصِّرَاطِ يَتَدَكَّلُ وَاجِبًا مِمَّا سَيُفْقَأُ فَمَا يَمُزُّ أَحَدٌ إِلَّا سَأَلْنَا عَنْ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ وَلَا ظَرْبْنَا عَنْقَهُ وَالْقَيْتُ فِي النَّارِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَقَفَّوهُمْ رِجْلَهُمْ مَسْئُولُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ بَلْ خُذُوا الْيَوْمَ مَسْئِلُكُمْ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور علی ابن ابی طالب صراط (پہلے) پر کھڑے ہوں گے اور ہم میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں تلوار ہوگی اور جو بھی صراط سے گزرے گا ہم سے علی ابن ابی طالب کی ولایت کا سوال کریں گے۔ پس! جو شخص آپ کی ولایت پر ایمان رکھتا ہوگا وہ وہاں سے جائے گا ورنہ ہم اس کی گردن پر ضرب لگائیں گے اور اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کی نروس ہے۔

وَقِفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَقْسُومُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنْتَضِرُونَ بَلْ هُمْ الْيَوَدُ يُنْسِيُونَ
 ”انہیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ آج تو
 وہ گروہیں جھکائے (کھڑے) ہیں۔“ (سورۃ صافات: آیت ۲۳-۲۶) ①

شہر ولایت اودھ سے منہ جہنم میں

8/359 عَنْ أَبِي مُعْتَمِدٍ الْقَعْمَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي (أَبُو) مُوسَى عَيْسَى بْنِ
 أَمْعَدٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ مُوسَى الْقَزَافِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُعْتَمِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُعْتَمِدٍ عَنْ عَيْسَى قَالَ:
 حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي مُوسَى الْقَزَافِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَآبَاؤُنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عَائِدُ خَلَقَنِي اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْتَ مِنْ نُورِ الْمَوْجِدِ خَلَقَ آدَمَ فَأَفْرَغَ ذَلِكَ فِي صُلْبِهِ
 فَأَقْعَى بِوَالِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ افْتَرَقَا مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُنَانِي عَبْدُ اللَّهِ وَأَنْتَ فِي أَبِي طَالِبٍ لَا تَصْلُحُ
 لِلنُّبُوَّةِ إِلَّا لِي وَلَا تَصْلُحُ لِلْوَصِيَّةِ إِلَّا لَكَ فَمَنْ بَخَدَ وَصِيَّتَكَ بَخَدَ نُبُوَّتِي أَكْبَهَ اللَّهُ عَلَيَّ مَنَعَتِي فِي السَّائِرِ

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے
 مجھے اور آپ کو آدم کی خلقت سے پہلے اپنے نور سے خلق فرمایا۔ پھر اس نے یہ نور صلب آدم میں رکھا اور یہ نور سفر کرتا ہوا
 حضرت عبدالمطلب کے صلب میں آیا۔ پھر یہ صلب عبدالمطلب سے دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ مجھے صلب عبد اللہ میں اور آپ کو
 صلب ابوطالب میں رکھا۔ نبوت کی صلاحیت صرف مجھ میں ہے اور وصی بننے کی صلاحیت صرف آپ میں ہے۔ پس! جس
 نے آپ کی وصایت (وصی ہونے) سے انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور اللہ اسے اودھ سے منہ جہنم کی آگ میں
 ڈالے گا۔ ②

یہ محمد! علی کو امیر المومنین کہیں

9/360 وَبِهَذَا إِسْنَادٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَنَا أَمِيرٌ فِي رَأْيِ السَّمَاءِ كُنْتُ مِنْ رَأْيِ كَقَابِ
 قَوْسَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَإِنِّي رَأَيْتُ مَا أَوْعَى ثُمَّ قَالَ يَا مُعْتَمِدُ اقْرَأْ أَنَّ عَيْنَ بِنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا

بحوالہ الامام: ج ۲۳ ص ۲۴۳

لی صفحہ طوسی: ج ۱۱ ص ۲۴۳ ص ۲۹۴

سَقَّيْتُ بِهَذَا الْإِسْمِ أَحَدًا قَبْلَهُ وَلَا أُتْقِي بِهَذَا أَحَدًا بَعْدَهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کے لیے) آسمان پر لے جایا گیا تو میں اپنے پروردگار سے نسبت رکھتا تھا جیسے دو مکانوں کے درمیان یا اس سے بھی کم فاصلہ ہو۔ پھر میرے پروردگار نے مجھے وحی کی۔ وہ وحی یہ تھی کہ۔ پھر اس نے فرمایا: اے محمد! آپ علی ابن ابی طالب کو امیر المومنین کہیں، میں نے نہ ان سے پہلے کسی کو یہ منصب دیا ہے اور نہ ان کے بعد کسی کو یہ نام دوں گا۔^①

پرچم رسول، مولا علی کے ہاتھ میں

10/361 قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاعِي بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ يَوْمَ أُحُدٍ كَانَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَايَةُ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَكَانَ لِوَاءُ الْمُسْلِمِينَ مَعَ أَبِي طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَنَا الْقَاضِي وَتَمَلَّ عَلِيٌّ طَلْعَةً فَقُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ فَتَمَلَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ نَتَّ يَأْقَاضُهُمْ قَالَ عَنِ نَعْمٍ وَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ فَتَمَلَّ عَنِ فَقُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ كُلْدَةُ بْنُ طَلْحَةَ فَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ الْمُعَالِي الْجَلَّاسُ بْنُ طَلْحَةَ فَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ مَوْلَاهُمْ حِزَارٌ فَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ بِمَدَنَةِ الْهَمَيْ فَنَزَلَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ حِزَارٌ بِشَمَالِهِ فَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهَا فَخَذَ حِزَارٌ الْوَاءَ بِذِرَاعَيْهِ فَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ وَوَقَعَ الْوَاءُ فَأَخَذَهُ عُمَرَةُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ عَنَقَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَتَمَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قُتِلَ فَخَذَ حِزَارٌ الْوَاءَ فَأَخَذَهُ

فَقُتِلَ بِالْوَاءِ وَ شَرُّ نَجْوَى لَوَاءِ حِزَارٍ إِلَى حِزَارٍ وَقَالَ أَيْضًا:

وَلَوْ لَا لَوَاءُ الْحَارِثِيَّةِ أَضْبَعُوا
يُبَاعُونَ فِي الْأَسْوَاقِ بِالشَّهْرِ الْوَكُوسِ
فَقُتِلَ عَنِ أَضْطَابِ الْأَكْلَوِيَّةِ كُلِّهِمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بْنِ فَصَّي ثُمَّ أَبْهَرَ رَسُولُ اللَّهِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ

الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْجُلْ عَلَيْهِمْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ وَقَتَلَ حَتَمَ بْنِ أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِي ثُمَّ
رَأَى النَّبِيُّ جَمَاعَةً أُخْرَى فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْجُلْ عَلَيْهِمْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ وَقَتَلَ شَيْبَةَ بْنِ
مَالِكٍ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ثُمَّ رَأَى النَّبِيُّ جَمَاعَةً أُخْرَى فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْجُلْ عَلَيْهِمْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ
فَقَتَلَ جَمَاعَتَهُمْ وَقَتَلَ عَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الْمَوَاسَاةُ فَقَالَ النَّبِيُّ إِنَّهُ
يَبْنِي وَأَنَا مِنْهُ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ وَأَنَا مِنْكُمْ أَنْتُمْ صَاحِبُ السَّيْفِ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْقَعَارِ وَلَا قَتْلَ إِلَّا
عَلِيٌّ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ رَجَعَتْ بِسَيْفِهِ مَخْتَضِباً بِالزَّمَاءِ مُنْعِياً فَقَالَ:

أَفْطَمَ هَالِكِ السَّيْفِ غَيْرَ ذَمِيمٍ فَلَسْتُ بِوَعْدِيدٍ وَلَا بِسَيْمٍ
لَعَنِي لَقَدْ جَاهَلْتُ فِي نَصْرِ أَحَدٍ وَ طَاعَةِ رَبِّ بِالْعِبَادِ عَلِيمٍ
أُرِيدُ كَوَافَ اللَّهِ لَا قِسِيَّ غَيْرُهُ وَ رِضْوَانَهُ فِي جَنَّةٍ وَ نَعِيمٍ

ابورافع سے مروی ہے کہ جنگِ احد کے دن نبی کریم ﷺ کا پرچم حضرت علی ابن ابی طالب نے اور انصار کا
پرچم جناب سعد بن عبادہ نے تمام رکھنا تھا جبکہ مشرکین کا پرچم بنو عبدالدار کے ابن ابی طلحہ الحبلی کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں ہلاک کرنے والا ہوں اور پھر آپ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا
۔۔۔ اس کے ہاتھ سے پرچم گر پڑا۔ پھر اس پرچم کو ابوسعید بن ابی طلحہ الحبلی نے اٹھالیا اور اس نے حملہ کیا اور کہا: اے ہلاک
نے والے! کیا اب تمہارے لیے جنگ ممکن ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اور اس پر حملہ کر کے اسے بھی قتل کر
دیا۔ تو اس کے ہاتھ سے بھی پرچم گرا۔ اس پرچم کو عثمان بن عبداللہ الحبلی نے اٹھالیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے
قتل کر دیا اور اس کے ہاتھ سے پرچم زمین پر گر پڑا۔ پھر اس پرچم کو کلدہ بن طلحہ نے اٹھالیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
اس پر حملہ کر کے اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے ہاتھ سے پرچم زمین پر گر پڑا۔ پھر اس پرچم کو محاس بن طلحہ نے تمام لیا تو
اپنے نے اس پر حملہ کر کے اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے ہاتھ سے پرچم زمین پر گر پڑا۔ پھر یہ پرچم ان کے غلام ضرار
نے اٹھالیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور اس کے دائیں بازو پر وار کیا تو اس نے پرچم بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا۔ پھر
اپنے نے اس کے بائیں بازو پر وار کیا تو اس نے یہ پرچم اپنے سینے پر رکھ لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے اسے
قتل کر دیا اور اس کا پرچم گر پڑا۔ پھر اس پرچم کو قبیلہ بنو عبدالدار کی ایک عورت عمرو بنت حارث بن علقمہ نے تمام لیا کہ
اس پرچم کو قریش نے نصب کیا تھا جبکہ حسان بن ثابت نے اس وقت یہ اشعار کہے:

”آپ لوگوں کو اپنے پرچم پر فخر تھا حالانکہ اس وقت فخر کرنا انتہائی برا تھا کہ جب یہ پرچم ضرار (خز) کے حوالے کیا گیا۔“

اور حسان بن ثابت نے یہ بھی کہا:

”اگر پرچم اٹھانے کے لیے حارث کی بیٹی نہ ہوتی تو وہ اسے انتہائی کم قیمت پر بازار میں بیچ دیتے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو عبدالدار بن قصی میں سے تمام پرچم برداروں کو قتل کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت کو دیکھا تو فرمایا: اے علی! ان پر حملہ کرو۔ تو آپ نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا تو وہ سب منتشر ہوئے۔ اس دوران آپ نے ہشام بن امیہ مخزومی کو قتل کیا۔ پھر نبی ﷺ نے ایک اور جماعت کو دیکھ کر فرمایا: اے علی! حملہ کرو تو آپ نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں منتشر کر دیا جبکہ اس دوران بنو عامر بن لوی سے شیبہ بن مالک قتل ہوئے۔ نبی ﷺ نے ایک اور جماعت دیکھی تو فرمایا: اے علی! ان پر حملہ کرو۔ تو آپ نے ان لوگوں پر حملہ کر کے انہیں منتشر کر دیا جبکہ اس دوران عمرہ بن عبداللہ کو قتل کیا۔

پھر جبریلؑ نے عرض کیا: اے محمد! یہ مواسات ہے (یعنی جو حضرت علیؑ جنگ میں بہادری کے جوہر دکھا کر دشمنوں فی النار کر رہے ہیں درحقیقت اسے مدد کرنا کہتے ہیں)۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ جبریلؑ نے فرمایا: اور میں آپؐ دونوں سے ہوں۔ پھر آسمان سے یہ آواز آئی: ”کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے، جو انہیں سوائے علیؑ کے۔“

جب مسلمان واپس مدینہ تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں مہر لوٹے کہ آپؐ کی تلوار سے خون بہہ رہا تھا۔ اُس وقت آپؐ نے (جناب فاطمہؑ کو مخاطب کر کے) فرمایا:

”اے فاطمہ! یہ تلوار لے لیں۔ یہ تلوار تعریف کے قابل ہے۔ میں جنگ کے میدان میں ڈرنے اور کانپنے والا نہیں ہوں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں نے جناب احمد (حضرت محمد مصطفیٰ) کی مدد و نصرت کرنے اور اپنے رب کی اطاعت کی خاطر جہاد کیا ہے جو کہ اپنے بندوں کے بارے میں بخوبی جاننے والا ہے۔ میں اس کے مقابلے میں صرف اللہ کے ثواب اور جنت میں اس کی رضا اور نعمتوں کا طلب گار ہوں۔“ ①

① عربی کتاب میں حوالہ دیا نہیں ہے۔

جو خلیل کی ہمسائیگی چاہتا ہے

11/362 قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِمَامُ عَنِ ابْنِ مُعْتَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو السَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ السَّيِّ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُجَاوِرَ الْخَلِيلَ فِي دَارِهِ وَيَأْمَنَ حَرَّ نَارِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے خلیل کے گھر میں رہے اور اس کی جہنم کی آگ کی تش سے محفوظ رہے تو وہ علی ابن ابی طالب سے محبت رکھے۔

شیعہ جہنم میں نہیں جائیں گے

12/363 وَ بِإِسْنَادٍ عَنْ أَبِي مُعْتَدٍ الْقَحْمِ قَالَ: دَخَلَ سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ عَلَى الصَّادِقِ فَقَالَ يَا سَمَاعَةُ مَنْ شَرُّ النَّاسِ، قَالَ لَمْحُنُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ ثُمَّ اسْتَوَى جَالِسًا وَكَانَ مُشْكِمًا وَقَالَ يَا سَمَاعَةُ مَنْ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ النَّاسِ، فَقُلْتُ وَانْتَوَلَا كَذَّبْتُكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَمْحُنُ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ النَّاسِ لَا تَهْمُونا كُفَّارًا وَرَايَضَةً فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا سَبَقَ بِكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَسَبَقَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ يَا سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ إِنَّهُ وَانْتَوَلَا مَنْ أَسَاءَ مِنْكُمْ إِسَاءَةً مَشِينًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَقْدَامِنَا فَتَسْفَعُ فِيهِ فَيُسْقِعُنَا وَاللَّهُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مِنْكُمْ عَشْرَةُ رِجَالٍ وَانْتَوَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مِنْكُمْ عَشْرَةُ رِجَالٍ وَاللَّهُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ فَتَنَاقَسُوا فِي الدَّرَجَاتِ وَأَكْبَدُوا عُدَّوْكُمْ بِالْوَرَجِ

ابو محمد الحام سے مروی ہے کہ سماعہ بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے: اے سماعہ! لوگوں میں سے برے لوگ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: ہم لوگ اے فرزند رسول!۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے غصہ ناک ہوئے کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ آپ نے پہلے

نیک لگا رکھی تھی۔ پھر آپؐ نے پوچھا: اے سماع! لوگوں کے نزدیک برے لوگ کون ہیں؟
 سماع کہتا ہے کہ میں نے جواب دیا: اے فرزندِ رسول! اللہ کی قسم! میں آپؐ سے جھوٹ نہیں بول سکتا ہوں۔
 نزدیک ہم برے لوگ ہیں کیونکہ وہ ہمیں کفار اور رافضہ کہتے ہیں۔
 یہ سن کر امام علیؑ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: اس وقت تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب تم لوگوں کو جنت
 طرف اور انھیں جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا اور وہ تم لوگوں کو دیکھ رہے ہوں گے اور یہ کہیں گے: کاش! ہم
 لوگوں کو نہ دیکھ رہے ہوتے کہ جنھیں ہم بدترین لوگ شمار کرتے تھے۔
 اے سماع بن مہران! خدا کی قسم! اگر تم میں سے کسی سے کوئی بُرائی سرزد ہوئی ہوگی تو قیامت کے دن ہم خود بے
 قدموں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی جانب بڑھیں گے اور ہم اس کے حق میں شفاعت کریں گے تو اللہ
 شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ خدا کی قسم! تم میں سے پانچ افراد بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ خدا کی قسم! تم میں سے تیرہ
 افراد بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ خدا کی قسم! تم میں سے ایک فرد بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ پس! تم لوگ آپس
 جنت کے درجات میں سبقت حاصل کرنے کے لیے کوشش رہو اور اپنے دشمن کو تقویٰ و پرہیزگاری کے ذریعے رنج و غم
 جلا کرو۔^①

فضائل علیؑ بزبان بی بی عائشہ

13/364 وَ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عِمْسِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مَصْنَعُ بْنُ عَبْدِ رَهْمَةَ
 حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى وَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ الْقَطِيبِيُّ عَنْ
 مَنْشُورٍ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ
 فَسَأَلُو عَائِشَةَ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ أَمِنَ مِثْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ وَاللَّهِ لَيُقْرَأَن تَالِيًا وَ بِالتَّهَارِ صَلَافًا
 بِاللَّيْلِ قَائِمًا وَ لَيْلِيًّا غَالِيًا وَ مِنَ الْمُشْكِرِ تَاهِيًا وَ الْمَلِيحِينَ نَاصِرًا وَ عَلِيٌّ وَ اللَّهُ أَفْعَدُكُمْ فِي الْبُيُوتِ
 أَمَنَاتٍ وَ سَمَّاكُمْ مَوْمِنَاتٍ وَ تَنَفَّسْتُ ضَعْدَاءَ ثُمَّ قَالَتْ يَا سَمْعَتُ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِّي يَا تَابِتُ
 الْحُسَيْنِ حُبُّكَ حَسَنَةٌ لَا يَطُرُ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَ بُغْضُكَ سَيِّئَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ وَإِنَّ مُحِبَّكَ يَدْخُلُ
 الْجَنَّةَ مُبْدِلًا

تہ نہ کشتہ کے غلام سروق سے مروی ہے کہ عراق اور شام کی رہنے والی کچھ خواتین حضرت عائشہ کے پاس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا: علی ابن ابی طالب جیسا کون ہے خدا کی قسم! نہ کثرت کرنے والے، دن میں روزہ رکھنے والے اور راتوں میں جاگ کر اللہ کی عبادت کرنے والے، نہ سب سے گناہوں سے روکنے اور دین کے مددگار تھے۔ خدا کی قسم! اگر آج ہم عورتیں محفوظ ہو کر اپنے گھر میں رہیں تو آپ کو سومات کہا جاتا ہے اور آپ ہنسی خوشی زندگی گزار رہی ہیں تو یہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بدولت ہے۔ آپ نے ایک سرد آہ کھینچ کر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: تمہاری محبت اسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی برائی ضرر و نقصان نہیں پہنچا سکتی اور تمہارا بغض اسی برائی ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور بے شک! تمہارا حب دار کسی رکاوٹ کے بغیر جنت میں داخل ہوگا۔ ﴿۱۵﴾

جو جنت الخلد کا طلب گار ہو

14/365 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحْيَا حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَوْتِي وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ رَبِّي غَرَسَ قُضْبَةً لَهَا بَيْتٌ فَلْيَسْتَوِلْ عَيْنُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ لَنْ يُغْرِجَكُمْ مِنْ طُدَىٍّ وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ میری طرح زندگی گزارے اور میری طرح موت سے ہمکنار ہو اور جنت الخلد اس کا مسکن بنے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور بے شک! اس کی باگ ڈور میرے پروردگار کے ہاتھ میں ہے تو پس اُسے چاہیے کہ وہ علی ابن ابی طالب سے محبت رکھے۔ یقیناً یہ تم لوگوں کو ہدایت سے ڈور نہیں کریں گے اور گمراہی کی طرف بالکل بھی نہیں لے جائیں گے۔ ﴿۱۶﴾

مولائے علی کے حجرے پر ستارے کا نزول

15/366 أَخْبَرُنِي عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ دُرَّةَ بِنْتِ أَوْفَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ انْقَضَ نَجْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ

مَنْ انْقَضَ هَذَا فِي خُجْرَتِهِ فَهُوَ الْوَحْيُ مِنْ بَعْدِي قَالَ قَوَّيْتُ الْجَمَاعَةَ وَإِذَا النُّجُومُ قَدِ انْقَضَ فِي خُجْرَةٍ
عَلَيَّ فَقَالُوا الْقَدْ ضَلَّ مُحْتَمِدٌ فِي حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنْزَلَ لَهُ تَعَالَى وَالنُّجُومُ إِذَا هَوَى مَا خَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا
عَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى

عبداللہ امین عباس بیان کرتے ہیں کہ میں عشاء کے بعد مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود
جبکہ اُس وقت آپ کی بارگاہ میں اصحاب کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی کہ اتنے میں (آسمان سے) ایک ستارہ نوت
زمین کی طرف آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ستارہ جس کے حجرے میں گرے گا وہ میرے بعد میرا وصی (جانشین) ہوگا۔
یہ سن کر ایک گروہ تیزی سے اٹھا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ستارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حجرے میں گرا ہے تو ان دنوں
نے کہہ علی کی محبت میں محمدؐ جھک گئے ہیں (نعوذ باللہ)۔ تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات نازل فرمائیں:

وَالنُّجُومُ إِذَا هَوَى مَا خَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا عَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى
”ستارے کی قسم! جب وہ جھکا۔ تمہارا ساتھی نہ تو گمراہ ہوا ہے اور نہ بھکا ہے اور وہ خواہش سے نہیں بولتا
بلکہ وہ توحی ہوتی ہے جو اس پر کی جاتی ہے۔“ (سورۃ نجم: آیات ۱ تا ۳) ﴿۱﴾

حسنین شریفین کی قدر و منزلت برابر ہے

16/367 أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ دَخَلَ عَلَى ابْنَتَيْهِ فَاطِمَةَ وَابْنَاهَا زَيْنَ جُنَّهَا وَعَلَى نَائِمٍ
فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ فَأَتَتْ بِنَاقَةٍ لَهُمْ فَحَبِثَ مِنْهَا نَمْرًا جَاءَ بِهِ فَنَازَعَهُ الْحُسَيْنُ أَنْ يَشْرَبَ قُبْنَهُ حَتَّى يَهْلِي
فَقَالَ يَشْرَبُ أَخَوُكَ ثُمَّ تَشْرَبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ كَأَنَّهُ أَثَرُ عِنْدَكَ مِنْهُ فَقَالَ مَا هُوَ عِنْدِي وَأَنَّهُمَا عِنْدِي
بِمَنْزِلَةٍ وَاجِدَةٍ وَأَتَتْ وَهْمًا وَهَذَا الْمُضْطَجِعُ مَعِي فِي مَكَانٍ وَاجِدٍ فِي الْقِيَامَةِ

ابو سعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی جناب فاطمہ کے پاس تشریف لائے جبکہ اُس وقت
جناب فاطمہ کے دونوں بیٹے ان کے پہلو میں تشریف فرما تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے۔ اتنے میں جناب امام حسن
نے پانی مانگا تو رسول اللہ ان کے لیے اپنی ناقہ لے آئے اور اس کا دودھ دوبا گیا۔ پھر حضرت امام حسین آئے۔
حضرت امام حسن سے اس بات پر تکرار کرنے لگے کہ وہ ان سے پہلے دودھ پیس گے یہاں تک کہ وہ رونے لگے تو رسول

﴿۱﴾ ابی شیخ صدوق: ص ۳۵۳؛ بحار الانوار: ۳۵۲/۲؛ تادیل الآیات: ۲/۲۲۲؛ تفسیر القرطبی: ۱۷۴؛ البرهان: ۷/۳۳۳، ج ۳

لہ نے فرمایا: آپ کا بھائی پی لے پھر آپ بیٹا۔

اس پر جناب فاطمہؑ نے فرمایا: گویا آپ کو حسینؑ سے زیادہ حسنؑ سے پیار ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ میرے نزدیک ان دونوں کی قدر و منزلت ایک جیسی ہے۔ بے شک! آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ پر ہوں گے۔^①

میرے شیعوں کو میرا سلام کہنا

17/368 الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ يَقْرَأُنِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ١١٠٥ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّعِيدُ الْوَالِدُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى الْفَخَّامُ الشُّرَمَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَيِّدُنَا الْإِمَامُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثَمَانِي عَشَرَ سَنَةً فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ وَدَعَشْتُ وَكُلْتُ لَهُ أَفْنِي فَقَالَ بَعْدَ ثَمَانِي عَشَرَ سَنَةً يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ إِنَّكُمْ تَخْرُؤُ لَا يَنْزِفُ وَلَا يُبْلَغُ قَعْرُهُ قَالَ يَا جَابِرُ بَلِّغْ بِشَيْعِي مِنَ السَّلَامِ وَأَعِيبْهُمْ أَنَّهُ لَا قَرَابَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ انْصِرَافِ وَجَلٍّ وَلَا يُتَقَرَّبُ إِلَيْهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ يَا جَابِرُ مَنْ أَصَاعَ اللَّهَ وَاعْتَبَنَا فَهُوَ وَلِيُّنَا وَمَنْ عَصَى اللَّهَ لَمْ يَنْفَعُهُ حُبُّنَا يَا جَابِرُ مَنْ هَذَا الَّذِي يَسْأَلُ اللَّهَ لَمْ يَنْفَعْهُ أَوْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْهُ أَوْ وَلَّى بِوَقْلِهِ لَمْ يَنْجِهِ يَا جَابِرُ الزَّلْزَلَةُ الدُّنْيَا كَمَا نَزَلَتْ نَزَلَتْهُ لِيُرِيدَ التَّخْوِيلَ عَنْهُ وَهَلِ الدُّنْيَا إِلَّا ذَابَتْهُ رَكْبَتُهُمَا فِي مَنَامِكَ فَاسْتَيْقِظْتَ فَأَنْتَ عَلَى فِرَاشِكَ غَيْرَ ذَا كَيْفٍ وَلَا أَحْزَنٍ يَحْتَاجُهَا أَوْ كَثُوبٍ لَيْسَتْهُ أَوْ تَحَارِيْقٍ وَطِئَتْهَا يَا جَابِرُ الدُّنْيَا عِنْدَ ذَوِي الْأَلْبَابِ كَقَرْنِ الظَّلَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَعْوَانُ لِأَهْلِ دَعْوَتِهِ وَالصَّلَاةُ تَنْهَيْكَ عَنِ الْإِغْلَاصِ وَالتَّوْبَةُ عَنْ الْكِبَرِ وَالزَّكَاةُ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ تَسْكِينُ الْقُلُوبِ وَالْقِصَاصُ وَالْحُدُودُ خُلُقُ الدِّمَاءِ وَحَقُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِقَامِهِ الَّذِينَ جَعَلَتْ لَهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الَّذِينَ يَحْسُبُونَ رَبَّهُمْ

اس حدیث میں حضرت حسینؑ کریمین علیہ السلام کا آپس میں تکرار کرنا ساقی صحت نہیں ہے، نہ ہی اس لیے ہے کہ وہ سچے تھے کیونکہ وہ مری طرح کے نہیں ہیں۔ بلکہ مصومین سے اس طرح کے افعال کا صادر ہونا عین شریعت اور حکمت کے تحت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے فضیلت کی برابری کا اظہار مقصود تھا۔ واللہ اعلم! (از قلم صحیح)

بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُخَشَعُونَ

جابر بن یزید جعفیؒ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے سردار ابو جعفر امام حضرت محمد (باقر) بن علی (العابدین) علیہ السلام کی خدمت میں اٹھارہ سال گزارے۔ جب میں نے اٹھارہ سال بعد آپ کے پاس سے جانے کر لیا اور آپ کو ابوداع کہنے کے لیے حاضر ہوا تو میں نے آپ سے عرض کیا: مجھے اپنے علم سے مستفید فرمائیں۔ اس پر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! اٹھارہ سال تحصیل علم کے بعد بھی مزید کی جستجو رکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: جی ہاں! کیونکہ آپ علم کا ایک ایسا سمندر ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور اس کی گہرائی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جابر! میرے شیعوں کو میرا اسلام کہنا اور انھیں اس بات سے آگاہ کرنا کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور اللہ کا تقرب صرف اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ اے جابر! جو شخص اللہ کی اطاعت کرے وہ ہم سے محبت رکھے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے اُسے ہماری محبت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

اے جابر! کون ہے وہ جو اللہ سے سوال کرے اور وہ اُس کو عطا نہ کرے یا جو اللہ پر بھروسہ کرے اور وہ اسے کفایت نہ کرے یا وہ اللہ پر اعتقاد کرے اور وہ اسے نجات نہ دے۔

اے جابر! دنیا کو اُس پر ازاد والی جگہ کے مانند قرار دو جس جگہ تو اپنی سواری سے استراحت کے لیے اُترا ہے اور وہاں سے کوچ کا ارادہ رکھتا ہے۔ دنیا سواری کے مانند ہے اور اس کا سوار سویا ہوا ہے، اس کو بیدار ہونا چاہیے جبکہ تو نے بستر پر ہے سوار نہیں ہے۔ پس! اس دنیا کی رہنمائیوں کو اخذ نہ کر دیا اس دنیا کو اپنے لیے اُس لباس کے مانند قرار دو جس نے نے زیب تن کیا ہو (جسے ہر حال میں اتارنا ہوتا ہے) یا اس لونڈی کے مانند قرار دو جس سے تُو نے مقاربت کی ہو۔

اے جابر! یہ دنیا عقلاء کے نزدیک ڈھلتے ہوئے سائے کے مانند ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (توحید) کا اقرار نہ تو حید پرستوں کے لیے اعزاز ہے اور نماز اخلاص کو مستحکم کرتی ہے اور انسان سے تکبر کو دور کرتی ہے، زکوٰۃ رزق میں اضافہ کا موجب ہے، روزہ اور حج دلوں کو سکون عطا کرتے ہیں، قصاص اور حدود (شرعی سزائیں) جانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ہیں اور اہل بیت کا حق (امامت و ولایت) دین کا نظام ہے۔ لہٰذا ہمیں اور سب کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو تمہاری میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور آخرت کے لیے حریص ہوتے ہیں۔ ﴿۱﴾

متوکل نے حسن (بن امام علی نقی علیہ السلام) سے کہا: اے فرزندِ رسول! یہ نقل کیا گیا ہے کہ آپ کے جد (حضرت علیؑ) جو ایسی فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو نبی کو بھی نہیں ملی ہیں، یہ چھ فضیلتیں کون سی ہیں؟

تو حسن نے جواب دیا: ہاں! میں نے اپنے والد گرامی حضرت علی (نقیؑ) بن محمدؑ سے، انھوں نے اپنے والد محمدؑ (نقیؑ) بن علیؑ (رضاؑ) سے، انھوں نے اپنے والد علیؑ (رضاؑ) بن جعفر (صادقؑ) سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقرؑ) بن علیؑ (زین العابدینؑ) سے، انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے، انھوں نے اپنے بھائی حسنؑ بن علیؑ سے، انھوں نے عہدِ اللہ بن عباسؑ سے نقل کرتے ہوئے یہ روایت بیان کی ہے جبکہ اس سند میں مذکور تمام افراد سب سے زینؑ صاحبانِ علم و دانا ہیں اور میں نے یہ سلسلہ سند اس لیے بیان کیا ہے تاکہ تمہیں اور باقی لوگوں کو اس کی تاکید کر سکوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ نے علیؑ کو چھ ایسی فضیلتیں عطا کی ہیں جو نہ مجھے ملی ہیں اور نہ سابقہ انبیاءؑ میں سے کسی کو نصیب ہوئی ہیں اور وہ فضیلتیں یہ ہیں:

اس کا سُسر میں (محمدؑ) ہوں جبکہ مجھے اس کے سُسر جیسا سُسر نہیں ملا۔ اس کی ساس حضرت خدیجہ الکبریٰؓ جیسے با فضیلت خاتون ہیں جبکہ مجھے اس جیسی ساس نہیں ملی۔ ان کی زوجہ جنابِ فاطمہؓ جیسی با فضیلت خاتون ہیں جبکہ مجھے نہ جیسی زوجہ نہیں ملی۔ اس کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ جیسے ہیں جبکہ مجھے ایسے بیٹے نہیں ملے۔ اس کی ولادت بیت اللہ الحرامؑ میں ہوئی جبکہ میری ولادت اپنے دادا عبدالمطلبؑ کے گھر میں ہوئی۔

حقائقِ ایمان کو پورا کرنے والے امور

20/371 حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ الْخَزَّازُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُ وَأَحْسَنَ صَلَاتَهُ وَأَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ وَكَفَّ غَضَبَهُ وَتَحَنَّنَ لِسَانَهُ وَاسْتَغْفَرَ لِدُنْيَاهِ وَأَدَّى التَّصِيَّةَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ حَقَائِقَ الْإِيمَانِ وَأَبْوَابَ الْجَنَّةِ مُفْتَحَةً

حضرت امام موسیٰ (کاظمؑ) بن جعفر (صادقؑ) نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غُسلِ وضو بہترین طور پر نماز ادا کی اور اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کی اور اپنے غصے کو روکا اور اپنی زبان کی حفاظت اور اپنے گناہوں پر استغفار کی اور اپنے نبی ﷺ کے اہل بیتؑ سے

خیر خواہی کی تو اس نے یقیناً ایمان کے حقائق کو پورا کیا اور اس پر جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔^①

میں اور علیؑ ایک ٹور سے ہیں

21/372 إِبْرَاهِيمُ بْنُ ظَرِيفٍ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْوَزَائِعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يَا جَابِرُ خُيِّفْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ ثَوْرٍ وَاحِدٍ قَبِيلٍ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِالْفَنِّ عَامٍ نَقَسْنَا فِي صُنْبِهِ وَلَمْ تَزَلْ لَيْسِي فِي الْأَصْلَابِ الزَّائِكَةِ وَالْأَرْعَامِ الظَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقْنَا إِلَى صَلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَعَلَ فِي السُّبُوكَةِ وَالرِّسَالَةِ وَفِيهِ الْخَلَافَةُ وَالسُّودُذُ يَا جَابِرُ زَنْ عَلِيًّا لَمْ يَغْبُذْ صَمَةً وَلَا وَفَنًا وَلَمْ يَشْرَبْ خَمْرًا وَلَمْ يَتَوَكَّبْ مَعْصِيَةً قَطُّ وَلَا عَرِفَ لَهُ خَطِيئَةٌ وَلَا إِثْمًا [لَمْ] فَسَنَ أَرَادَ أَنْ يَهْزَأَ مِنَ الْبِلَاقِ فَلَمَّحَتْ أَهْلُ بَهْمَى فَبَاتَهُمْ أَضِلُّ وَوَرَثَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِمْ مَثَلُهُمْ فِي الْجَنَّةِ كَمَثَلِ الْفِرْدَوْسِ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا إِنْ جَدَّ بَيْنَ أَخْبَرَنِي بِمَا قُلْتُ يَا جَابِرُ .

جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

تو آپؐ نے فرمایا: اے جابر! میں اور علیؑ ایک ٹور سے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا آدم کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ پھر اللہ نے ہمیں حضرت آدمؑ کے صلب میں رکھا اور ہم پاک صلبوں اور پاکیزہ ارحام میں سفر کرتے ہوئے جناب عبد المطلبؑ کے صلب میں ٹھہرے۔ پھر مجھے نبوت و رسالت اور علیؑ کو خلافت و سیادت (سرمداری) عطا کی گئی۔

اے جابر! علیؑ نے کبھی بت پرستی، شرک، شراب نوشی اور گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا۔ آپؐ نے کبھی کوئی غلطی اور گنہگار نہیں کیا۔ جو شخص تفاق سے باہر آتا چاہتا ہے وہ میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھے کیونکہ یہ میری اصل اور میرے علم کے مال ہیں۔ ان کی جنت میں مثال ایسی ہے جیسے جنتوں میں جنت الفردوس کی مثال ہے۔

اے جابر! یاد رکھو جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے اس کی جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے۔^②

محبت اہل بیتؑ غریب نہیں

22/373 أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَنْصُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي مُوسَى عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَيِّدَتِنَا الصَّادِقَةِ فَشَكَرَ إِلَيْهَا الْفَقْرَ فَقَالَ لَيْسَ لَأَمْرٍ كَمَا ذَكَرْتَ وَمَا أَشْرَفْتَ فَقِيرًا قَالَ وَانْوَاسِي يَدِي مَا كَذَبْتُكَ وَذَكَرْتُ مِنَ الْفَقْرِ قِصَّةً وَالصَّادِقُ يُكَذِّبُهُ إِلَى أَنْ قَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي لَوْ أُعْطِيتُ بِالنِّسَاءِ وَمِائَةِ دِينَارٍ كُنْتُ تَأْخُذُ قَالَ لَا إِلَى أَنْ ذَكَرْتُ لَهُ أَوْفَ الدَّيْنِ وَالرَّجُلُ يَحْزَنُ أَنَّهُ لَا يَفْعَلُ فَقَالَ مَنْ مَعَهُ يُعْطَى بِهَا هَذَا النَّالُ لَا يَبِيعُهَا هُوَ فَقِيرٌ فَهَذَا بَشَارَةٌ عَظِيمَةٌ لِفُقَرَاءِ الشِّيعَةِ أَعْنَاهُمُ اللَّهُ

حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے سید و مردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے اور اس نے فقر و تنگدستی کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے جیسے تم کہہ رہے ہو حالانکہ میں تمہیں فقیر نہیں جانتا۔ تو اس نے عرض کیا: خدا کی قسم! اے میرے سید و مردار! میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ پھر اس نے کچھ اپنی غربت ناداری کا تذکرہ کیا۔ اس پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کے اس دعویٰ کو جھٹلادیا اور فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تمہیں اس بات پر ایک سو دینار دیئے جائیں بشرطیکہ تم ہم سے بیزاری کا اعلان کرو تو کیا تم یہ رقم اس شرط پر لے لو گے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔

پھر آپؑ نے یہ رقم بڑھاتے ہوئے یہاں تک کہ اسے ہزاروں دینار کی پیش کش کی تو اس شخص نے قسم دے کر عرض کیا کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا تو آپؑ نے فرمایا: جس شخص کے پاس یہ چیز (ہماری محبت و ولایت) ہو اور وہ اس تہ مال کے عوض بھی اسے بیچنے پر تیار نہ ہو تو وہ کیسے فقیر و تنگدست ہو سکتا ہے۔^①

پس یہ روایت فقیر و نادار شیعوں کے لیے بہت بڑی خوش خبری ہے۔ اللہ فقیر و نادار شیعوں کو اپنے فضل سے غنی فرمائے۔

فرمان رسالتؐ کے حیرہ گواہ

23/374 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَزْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَادَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ

① امالی شیخ طوسی: ج ۱۱، ص ۱۳۱، ص ۲۹۷ بحار الانوار: ج ۶۴، ص ۱۳

مُؤْمِنِينَ فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ: أُنْشِدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ يَقُولُ مَا قَالَ إِلَّا قَامَ
فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ يَقُولُ مَنْ كُنْتَ مُؤَلَاةً
فَعَيْنُ مُؤَلَاةِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَالْإِلَهِ مِنَ الْإِلَهِاتِ عَادَاةً

زاوان سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (کوفہ میں) رجبہ کے مقام پر یہ فرماتے ہوئے
سنا کہ تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ غدیر خم کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا وہ کس کس نے سنا
ہے۔ آپ تیرہ افراد نے کھڑے ہو کر کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے غدیر خم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا:

”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو علی سے محبت رکھے اور تو اُس
سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔“ ①

یہ روایات کا ایک خطبہ

24/375 عن الأصبغ بن نباتة بعد حذف الإسناد أنه قال أمير المؤمنين في بعض خطبه: أيها
الناس انصعوا قولي واطيعوا علي فإن الفراق قريب أنا خير البرية ووصي خليلي خليفة وروحه
سيدتنا أمة وأبو العترية الخديرة والأئمة الهاديون أنا أخو رسول الله وصيته ووليته و
وزيرك وصاحبه وصفيته وخبيئه أنا أمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين وسيد
نوصيتهم حزبي حزب الله وسلم الله وطاعة الله ولا يبي ولاية الله وشيعتي أوليائه
لنوء أنصاري أنصار الله والذين خفوني ولم أكن شيئاً لقد علم المستخفون من أصحاب محمد
أن الناكثين والقاسطين والمارقين ملعونون على لسان النبي الأئمة وقد حجاب من افترى

اصغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! میری بات کو غور سے سنو اور اسے سمجھو۔ بے شک! میں عنقریب تم لوگوں سے جدا ہو جاؤں
گا۔ میں بہترین مخلوق ہوں اور بہترین فرد کا وصی ہوں۔ میں اُس امت کی عورتوں کی سردار بنی کا شوہر،

پاکیزہ عزت (اولاد) اور ہدایت کرنے والے آئمہ کا باپ ہوں۔ میں رسول اللہ کا بھائی، وصی، ولی، وزیر، ساتھی، مجلس، حبیب اور خلیف ہوں۔ میں مومنوں کا امیر، روشن پیشانی والوں کا قائد و پیشوا اور اوصیاء کا سردار ہوں۔ میری جنگ اللہ کی جنگ ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے۔ میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ میرے شیعہ اللہ کے دوست ہیں اور میرے مددگار اللہ کے انصار و مددگار ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے اس وقت خلق فرمایا کہ جب کوئی شے موجود نہ تھی۔ یقیناً حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے راز کو راز رکھنے والے افراد یہ بخوبی جانتے ہیں کہ اُلیٰ نبی ﷺ کی زبان سے ناکثین، قاسطین اور مارقین پر لعنت کی گئی ہے اور جس نے بہتان تراشادہ محسارے میں رہا۔^①

سہل بن خنیف کے نام خط

25/376 قَالَ وَ كَتَبْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَا كَتَبْتُ إِلَى سَهْلِ بْنِ خَنْبَلٍ وَ اللَّهُ مَا قَلَعْتُ بَابَ خَبِيرٍ وَ قَذَفْتُ بِهَا أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا لَمْ يُحْسِ بِوَاعْضَائِي بِقُوَّةٍ جَسَدِيَّةٍ وَ لَا حَرَكَةٍ عَذَائِيَّةٍ وَ لَكِنِّي أَيْدِيكَ بِقُوَّةٍ مَلَكُوتِيَّةٍ وَ نَفْسِي بِنُورٍ رَبِّهَا مُضِيئَةٌ فَأَنْ مِنْ أَحْمَدَ كَالضُّوءِ مِنَ الضُّوءِ وَ اللَّهُ لَوْ تَضَاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلَى قِتَالِي لَمَّا وَلَيْتُكَ وَ لَوْ أَمَكْتَنِي الْفُرْصَةُ مِنَ الْفِرَارِ وَ مَنْ لَمْ يُسَاقِ مَعِيَ خَشَفَهُ عَلَيْهِ سَاقِطُ جَنَانِهِ فِي الْمَلِكِيَّاتِ رَابِطٌ

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے سہل بن خنیف کو تحریر کیا:

”خدا کی قسم! باپ خیر جو چالیس ہاتھ کا تھا میں نے اسے اپنی بدنی قوت اور غذا کی طاقت سے اکھاڑ کر نہیں پھینکا بلکہ میں نے اسے ملکوتی طاقت اور اپنے رب کے روشن نور سے اکھاڑ کر پھینکا تھا۔ پس! میری (نئی) احمد سے وہی نسبت ہے جو ایک روشنی کی دوسری روشنی کے ساتھ ہوتی ہے۔ خدا کی قسم! اگر سارا عرب بھی مجھ سے جنگ کے لیے جمع ہو جائے اور میرے لیے ان سے فرار ہونا ممکن ہو تو بھی میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا، جسے یہ پرواہ نہ ہو کہ اس پر کب موت آئے گی جبکہ مشکلات میں اس کی ڈھال یہ ہوتی ہے کہ

① من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۳، ص ۴۱۹؛ امالی شیخ صدوق: ص ۶۰۵؛ بحار الانوار: ج ۳۹، ص ۳۳۵؛ امالی شیخ طوسی: ۱/۳۸۵

وہ اپنی جگہ پر بجا رہتا ہے۔^①

غیب الامر سے وابستگی

26/377 زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِالْقَضِيبِ الْأَخْضَرِ الَّذِي

غَرَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بِسَيِّئِهِ فَلْيَتَشَبَّهْ بِحَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اس سرخ مہنی کے ساتھ
سہ رہے جسے اللہ عزوجل نے جنت عدن میں دائیں طرف اگایا ہے تو وہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے
سہ رہے۔^②

رسول اللہ کی بارگاہِ توحید میں شکایت

27/378 عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ تَزَكَّا أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَ

يَدْخُلْ جَنَّةَ عَدْنٍ أَلْبِي غَرَسَهَا رَبِّي فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَلِيًّا ثُمَّ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ وَلَدِهِ فَإِنَّهُمْ

عِزَّتِي خِيَفُوا إِلَيَّ أَشْكُوا أَعْدَاءَهُمْ مِنْ أَقْبَى الْمُتَكِبِينَ لِفَضْلِهِمُ الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ

مِيتَتِي وَإِلَهُ اللَّهِ تَعَالَى الْإِنْسَانُ لَا أَتَاهُمْ اللَّهُ شَفَاعَتِي

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ میری طرح زندگی گزارے اور
یہی طرح موت سے ہمکنار ہو اور اس بارگاہِ عدن میں داخل ہو جسے میرے پروردگار نے سینچا ہے تو وہ علیؓ ابن ابی طالبؓ
اور ان کی اولاد میں سے اوصیاء کے ساتھ محبت رکھے کیونکہ یہ میری عزت ہیں اور یہ میری طینت (مٹی) سے خلق ہوئے
ہیں۔ میں ان لوگوں کی اللہ کی بارگاہ میں شکایت کروں گا کہ میری امت میں سے جو ان سے دشمنی رکھتے ہوں گے اور ان
کی نفیست کے منکر ہوں گے اور ان سے میرے تعلق اور رشتہ داری کو قطع کرتے ہوئے ہوں۔ خدا کی قسم! تم لوگ
میرے بعد حسینؑ کو قتل کرو گے، انھیں اللہ میری حفاظت نصیب نہیں کرے گا۔^③

۱۔ ابن فضال ص ۵۱۳: بحار الانوار: ج ۲۱، ص ۲۶؛ میزان المعجزات: ۱۲؛ مدینۃ الحاج: ۱۰۱

۲۔ امالی شیخ طوسی: ص ۳۶۰

۳۔ بحار الانوار: ج ۳۶، ص ۲۲۷

مولا علیؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

28/379 جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ عُدَّ عَمْرَانُ بَيْنَ حَصْبَيْنِ فَإِنَّهُ مَرِيضٌ قَالَ فَعَادَ دُوَّ عِنْدَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَفَعَلَ عَمْرَانُ يُحَدِّثُ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ مَا لَكَ يَا عَمْرَانُ تُحَدِّثُ النَّظَرَ لِي عَلِيٌّ قَالَ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ قَالَ مُعَاذٌ وَأَنَا أَيْضاً سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَيْضاً سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علیؑ! عمران بن حصین کی عبادت کے لیے جاؤ کیونکہ وہ بیمار ہے۔ پھر حضرت علیؑ اس کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے جبکہ اُس وقت وہاں معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ بھی موجود تھے۔ عمران کی نظر مسلسل حضرت علیؑ کو دیکھ رہی تھیں، تو معاذ نے اس سے پوچھا:

اے عمران! کیا وجہ ہے تم مسلسل حضرت علیؑ کو دیکھ رہے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علیؑ کو دیکھنا عبادت ہے۔

معاذ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ ہی سنا ہے۔ پھر ابو ہریرہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے۔ ﴿

جوابی بیتؑ کی ولایت پر راضی ہوا

29/380 عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِأَسْوَرَتَا وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَبِأَهْلِ بَيْتِهِ أَوْلِيَاءَ كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِّيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ کہا کہ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، میرے ہونے اور میرے اہل بیتؑ کے اولیاء ہونے پر راضی ہوں تو اللہ پر یہ فرض ہے کہ وہ قیامت کے دن اُس شخص سے راضی ہو۔ ﴿

◉ امالی شیخ طوسی: ۱/۳۶۰؛ اماں شیخ صدوق: ۲۹۶

◉ ثواب الاعمال، شیخ صدوق: ۲۶

30/381 حَدَّثَنِي الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُمَامِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ثَلَاثَ
لُغَرَاتٍ إِذْ خَرَجَتْ مَوْجَةٌ عَظِيمَةٌ فَعَظَّمَهُ حَقِّي أَنْتَرَعِي ثُمَّ انْحَسَرَتْ عَنْهُ وَلَا رُطُوبَةَ عَلَيْهِ
فَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ وَتَعَجَّبْتُ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ وَرَأَيْتَ ذَلِكَ، قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَا إِنَّمَا الْمَلِكُ
يُؤَكِّدُ بِالْهَاءِ خَرَجَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَاعْتَنَقَنِي

ت. محمود کا وعدہ

میرا مومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب بروز
ت یوں کو محشور کیا جائے گا تو ایک منادی ندا دے گا: اے اللہ کے رسول! آج اللہ نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ

آپ اپنے حب داروں اور اپنے اہل بیت کے حب داروں کو جو آپ کی وجہ سے آپ کے اہل بیت سے محبت رکھتے تھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے تھے، پس جیسے آپ کا جی چاہے انہیں صلہ عطا فرمائیں۔ پھر میں کہیں: اے جنت کے پروردگار! اور میں عداوتوں کا کہ ان کا ٹھکانہ جنت قرار دے جہاں حیراجی چاہتا ہے اور یہ وہی منہ ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔^①

ائمہ علیہ السلام قریش سے ہوں گے

32/383 حَذِيفَ الْإِسْنَادُ فِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ الْعَامِرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا يَطْرُقُ هَذَا الدِّينَ مَنْ تَأَوَّاهُ حَتَّى يَمْطِيقَ النَّاعَتَيْنِ إِمَامًا كُلَّهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ

جابر بن سمرہ العامری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دین سے دشمنی رکھنے والا اسے نہ نہیں پہنچا سکتا یہاں تک کہ بارہ امام گزریں گے اور ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا۔^①

غیر البریہ تشریف لے آئے

33/384 وَذِكْرُ بَعْضِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فَقَالَ قَدْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى الْكُفَّةِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هَذَا وَشِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ أَوْ لَكُمْ إِمَامًا مَعِيَ وَأَوْ قَاكُمْ يَعْقِدُ اللَّهُ وَأَقْوَمُكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ وَأَعْدَلُكُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَأَتْسَمُكُمْ بِالسُّوِيَّةِ وَأَعْظَمُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَزِيَّةً قَالَ وَنَزَلَتِ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ قَالَ فَكَانَ أَضْطَابُ مُحْتَبِرٍ إِذَا أَقْبَلَ قَوْمٌ قَالُوا قَدْ جَاءَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: یقیناً تم لوگوں کا (ایمانی) بھائی تشریف لایا ہے۔ پھر آپ نے کعبہ کی طرف مڑ کر ان پر اپنا دست مبارک مارنے ہوئے فرمایا: بے شک ایسے تم لوگوں میں سب سے پہلے میرے ہمدرد ایمان لایا اور یہ تم میں سب سے زیادہ سچے عہد کو پورا کرنے والا، اس کے امر کو قائم کرنے والا، اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کرنے والا، برابر تقسیم کرنے والا اور

① ابی شیخ طوسی: مجس ۱۱، ج ۳۳، ص ۲۹۸: بحار الانوار: ۸/۳۹: البرہان: ۲/۴۳۸: توحید الایات: ۱/۲۸۶

② ابی شیخ طوسی: ص ۲۳۹

کے نزدیک تم میں سے سب سے عظیم صفات کا مالک ہے۔

آپؐ نے یہ فرمایا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک! جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیے وہ بہترین مخلوق ہیں۔“ (سورۃ البینہ: آیت ۷)

اس کے بعد جب بھی حضرت علیؑ تشریف لائے تو حضرت محمدؐ کے اصحاب کہتے: خیر البریہ (یعنی مخلوق

تر سے بہترین فرد) آگئے ہیں۔^①

عرش کے دائیں طرف ثورانی منبر

34/385 اَلْإِسْنَادُ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ عِمْرَانَ الْعَرَشِ لَمَثَلُ مَنْ نُورٍ وَمَوَاسِيِدُ مَنْ نُورٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جِئْتُكَ

أَنْتَ وَشِبَعَتُكَ تَجْبِسُونَ عَلَى تِلْكَ الْمَنَابِرِ تَأْكُلُونَ وَتَشْرَبُونَ وَالنَّاسُ فِي التَّوْقِيفِ يُحَاسَبُونَ

جابر جعفیؑ نے ابو جعفر حضرت امام محمد باقرؑ سے اور آپؑ نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! بے شک! عرش کے دائیں طرف ثور

سے منابر نصب ہوں گے جن پر ثورانی عیسیٰؑ لگے ہوئے ہوں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو آپؑ اور آپؑ کے شیعہ تشریف

لیں گے اور آپؑ اُن منابر پر بیٹھ کر کھائیں پئیں گے جب کہ باقی لوگ میدانِ محشر میں کھڑے ہو کر حساب دے رہے

ہوں گے۔^②

مولانا علی عمیر کے علم دار

35/386 اَلْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ يَوْمَ خَمِيْرٍ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ قَالَ قَبَاتُ النَّاسِ يَخْضُونَ

لَيْتَهُمْ أَفِيْهِمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ كُلُّهُمْ يَزْجُونَ أَنْ يُعْطَوْهَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَتَيْتُ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ قَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ قَالَ: قَبَضَتْ فِي

عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ قَبْرًا حَتَّى كُنَّ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ قَالَ: فَأَعْطَى الرَّايَّةَ قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِيَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ فَقَالَ: أُنْفِذْ أَحْسَنَهُ عَلَى رِسِيكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحِحِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاتَّخِذْهُمْ بِمَا عَنِتُّهُمْ فِيهِ قَوْلَ اللَّهِ لَيُنْ يَهْدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَيْرُ النَّاسِ

ابو حازم سے مروی ہے کہ میں نے سہل سے یہ سنا کہ جنگ خیر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے علم اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائے گا۔ تو ساری رات لوگ اس بارے میں غور و فکر کرتے رہے کہ آپ علم کسے عطا فرمائیں گے؟

جب صبح ہوئی تو سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان میں سے ہر ایک کو یہ امید و آرزو تھی کہ آپ اسے علم دیں گے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: ان کی دونوں آنکھوں میں درد کی شکایت ہے تو آپ نے لوگوں کو بھیجا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا لائیں۔ جب حضرت علی تشریف لے آئے تو آپ نے اپنا لعاب ان کی آنکھوں پر لگایا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو وہ یوں شفا یاب ہوئے انھیں آشوب چشم نہیں تھا۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پرچم عطا فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان (یہودیوں) سے جنگ کروں گا یہاں تک کہ وہ ہم سے (مسلمان) ہو جائیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب آپ کوچ کریں اور بہترین اور باوقار انداز میں ان کی جانب بڑھیں۔ تک کہ جب آپ ان کے میدان میں آئیں تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دیں اور انھیں یہ بتائیں کہ اسلام قبول کرنے صورت میں ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوں گی۔ خدا کی قسم! اگر اللہ نے تمہارے وسیلے سے ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب فرمائی تو یہ تمہارے لیے سرخ آونٹوں سے بہتر ہوگا۔ ①

درد و شریف کی اہمیت

36/387 الإسناد عن محمد بن أبي عثرة عن أبيه قال: قال أبو جعفر: من قال في دُعوته وسُجود:

① بحار انوار: ج ۳، ص ۱۸۸؛ الطرائف: ابن طاووس: ۱۵۱؛ انبالی: شیخ طوسی: ۱/۳۱۵

وَقِيَامِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَيْتَبَ لَهُ يَمُثِلُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْقِيَامَ
 محمد بن ابو حمزہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: جس نے اپنے
 رکوع، سجود اور قیام میں اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کہا اس کے نامہ اعمال میں رکوع، سجود اور قیام کے مانند
 (یہ) اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔^(۱)

ختم آل محمد از نگاہ قرآن

37/388 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْمُقْرِئُ الْقَطْرِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ عُمَرَ
 الْقَطْرِ فِيمَا كَتَبَهُ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ أَحْمَدَ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَضَلِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
 جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَكَانَ جَوَابَهُ أَنْ قَالَ أَلَمْ تَرَ
 إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَنَّاتِ وَالْمَلَائِكَةِ وَفُلَانٍ وَيَقُولُونَ يَلْزِمُنَا
 كُفْرُ هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَدْعُ إِلَى تَبْذِيرِهِ
 يَتَّبِعْهُ أَهْلُ السَّمْعِ مِنَ الْمَلِكِ يَعْنِي مِنَ الْإِمَامَةِ وَالْخِلَافَةِ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا قَالَ
 أَبُو جَعْفَرٍ وَالتَّقْدِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي تَكُونُ فِي وَسْطِ السَّوَادِ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
 فَضْلِهِ الْإِمَامَةُ دُونَ خَلْقِ اللَّهِ جَمِيعًا فَقَدْ أَتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا
 عَظِيمًا فَجَعَلْنَا مِنْهُمْ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَكْمَامَ فَكَيفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ عِمْرَانَ وَيُنْكِرُونَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ
 فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ
 نُضْمِرُهُمْ دَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُودُودُهُمْ بَدَلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا
 حَكِيمًا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ
 إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِذَا ظَهَرْنَا وَظَهَرْنَا ثُمَّ قَالَ لِيَسْمَعْ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا الْأَمْرَ مِنْكُمْ قَالَ قُسْتُ قَدْ كَلِمَاتُكُمْ اللَّهُ وَ

ثواب الاعمال: ص ۳۳؛ بحار الانوار: ج ۸۲، ص ۱۰۸؛ الکافی: ۳/۳۲۳؛ وسائل العیہ: ۶/۳۲۶، ج ۸۰۹۹؛ الوافی: ۸/۸۰۹

رَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ إِنِّي أَتَى قَسَدٌ فَقَوْلُهُ وَقُلْ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قَالَ إِنِّي أَتَى قَسَدٌ فَقَوْلُهُ وَنَزَلَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرُّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا قَالَ نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسْطَى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَنُحْيِيهِ فِي أَرْضِهِ قَسَدٌ فَقَوْلُهُ فَقَدْ آمَنَّا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا قَالَ الْمَلِكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ أُمَّةً مِنْ أَطَاعَتِهِ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهِ فَهُوَ الْمَلِكُ الْعَظِيمُ قَسَدٌ فَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْزُقُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَرِّ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ قَسَدٌ إِنِّي أَتَى نَحْنُ الْمُجْتَبِيُّونَ وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ وَخَرَجَ أَشَدُّ مِنَ الطَّبِيعِ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنِّي أَتَى خَاصَّةً هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلِ فِي الْكِتَابِ الَّتِي مَضَتْ فِي هَذَا لِيَكُونَ الرُّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ فَرَسُولُ اللَّهِ شَهِيدٌ عَلَيْنَا فِيمَا بَلَّغْنَا عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَنِ النَّاسِ مَنْ صَدَّقْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَا وَ مَنْ كَذَبَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَبْنَا قَالَ فَقَوْلُهُ قُلْ نَفَرًا بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ قَالَ إِنِّي أَتَى قَسَدًا وَأَوَّلُنَا وَخَيْرُهُ تَعَدَّ النَّبِيُّ قُلْتُ فَقَوْلُهُ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ قَالَ إِنِّي أَتَى نَحْنُ الْمُسْتَأْذِنُونَ وَنَحْنُ أَهْلُ الدِّارِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ الْمُنْذِرُ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كُلِّ زَمَانٍ يَكُونُ إِمَامٌ يَهْدِي إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَالْأَوْصِيَاءُ قُلْتُ فَقَوْلُهُ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَرَسُولُ اللَّهِ أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ قَدْ عِلِمَ بِجَمِيعِ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَمَا كَادَ لِيُنْزَلَ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَعْلَمَهُ وَوَصِيَاؤُنَا مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَ ذَلِكَ كُلُّهُ فَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مَا يَقُولُ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ تَأْوِيلَهُ نَادَى بِهِمْ أَنَّهُ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَنُفَرِّقُ لَهُ خَاصًّا وَعَامًّا وَكَاسِحًا وَمَنْسُوحًا وَمُحْكَمًا وَمُنْشَدِيَّةً وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ قَسَدٌ فَقَوْلُهُ ثُمَّ أَوْزَعْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُرِيدُ اللَّهُ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ قَالَ إِنِّي أَتَى قَسَدًا فَالسَّابِقُ الْإِمَامُ وَ

الْمُقْتَصِدُ لِعَارِفٍ وَ الظَّالِمُ الشَّاكُّ الْوَاقِفُ مِنْهُمْ

فضل بن یحییٰ سے منقول ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر بن علی (زین العابدین) علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا گیا: ”اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی“۔ اس سے کیا مراد ہے؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جواب میں یہ آیات تلاوت فرمائیں:

”کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ہے۔ وہ بتوں اور طاغوت، فلاں اور فلاں کو مانتے ہیں اور کافروں کے بارے میں کہتے ہیں: یہ لوگ تو اہل ایمان سے بھی زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے اُس کے لیے آپ کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔ کیا حکومت، یعنی امامت و خلافت میں ان کا کوئی حصہ ہے، اگر ایسا ہوتا تو یہ (دوسرے) لوگوں کو کوڑی برابر بھی نہ دیتے“۔ (سورۃ النساء: آیت ۵۱ تا ۵۳)

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اور ”الظہیر“ ایک نقطہ ہے جو ”النواۃ“ کے وسط میں آتا ہے۔ ”کیا یہ (دوسرے) لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل (امامت) دیگر خلق خدا کو چھوڑ کر صرف انہیں نوازا ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت عطا کی اور انہیں عظیم سلطنت عنایت کی“۔ (سورۃ النساء: آیت ۵۴) ①

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان میں رسول، انبیاء اور آئمہ بنائے ہیں۔ پس یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ لوگ آلِ نمران کی ان فضیلتوں کا تو اقرار کرتے ہیں اور آلِ محمد کی ان فضیلتوں کا انکار کرتے ہیں۔

”پس! ان میں سے کچھ اس پر ایمان لے آئے اور کچھ نے زور گردانی کی اور (ان کے لیے) جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا ہے۔ یقیناً انہیں ہم عنقریب آگ میں جھلسا دیں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں گل جائیں گی (ان کی جگہ) ہم دوسری کھالیں پیدا کریں گے تاکہ یہ لوگ عذاب تکھتے رہیں۔ بے شک! اللہ غالب آنے والا، حکمت والا ہے اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہیں انہیں ہم جلد ہی ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے

قرآن میں سورۃ النساء (آیت ۵۴) میں یہ آیت اس طرح ہے: ”کیا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے تو پھر ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب و حکمت اور عظیم سلطنت سب کچھ عطا کیا ہے“۔ (صحیح)

نہیں بھتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جن میں ان کے لیے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گتھے سائے میں داخل کریں گے۔ (سورۃ النساء: آیت ۵۵ تا ۵۷)

پھر امام علیہ السلام نے مزید ان آیات کی تلاوت فرمائی:

”بے شک! اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ کرو۔“ (سورۃ النساء: آیت ۵۸)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہم اپنے مقصد میں کامیاب اور غالب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا: ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبانِ امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔“ (سورۃ النساء: آیت ۵۹)

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یہ آیت کس کے بارے میں ہے؟
”تمہارا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔“ (سورۃ المائدہ: آیت ۵۵)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت بھی ہماری شان میں نازل ہوئی ہے۔
راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے عرض کیا: اللہ کا یہ فرمان کس کے بارے میں ہے؟
”اور کہہ دیجئے اے لوگو! عمل کرو کہ تمہارے عمل کو عنقریب اللہ اور اُس کا رسول اور مومنین دیکھیں گے۔“ (سورۃ التوبہ: آیت ۱۰۵)

تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
پھر راوی نے سوال کیا: اللہ کا یہ فرمان کن لوگوں کے بارے میں ہے؟
”اور اسی طرح ہم نے تمہیں اُمتِ وسط بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں۔“ (سورۃ بقرہ: آیت ۱۴۳)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم ہی اللہ کی مخلوق پر اُس کی طرف سے گواہ اور اُس کی رحمت پر اُس کی حجت ہیں۔

پھر راوی نے پوچھا: درج ذیل آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

”یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کی اور انھیں عظیم سلطنت عطا کی۔“ (سورۃ نساء:

آیت ۵۴)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عظیم سلطنت سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آل ابراہیم میں سے امام بتائے ہیں اور جس نے ان اماموں کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔
- یہی عظیم سلطنت (ملک عظیم) ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

”اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو نیز نیک اعمال انجام دو۔ امید ہے کہ (اس طرح) تم فلاں پا جاؤ اور راہ خدا میں ایسے جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین کے معاملے میں تمہیں کسی مشکل سے دو چار نہیں کیا۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دن ہے۔ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔“ (سورۃ الحج: آیت ۷۷، ۷۸)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس (درج بالا) آیت میں ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کو منتخب کیا گیا اور ہمیں دین کے سب سے کسی مشکل (حرج) اور تنگی سے دو چار نہیں کیا جبکہ حرج، تنگی سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

”یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔“ یہ فرمان بھی ہم سے خاص ہے۔ ”اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا ہے۔“ یعنی سابقہ آسمانی کتابوں میں ہمارا یہ نام رکھا گیا ہے (تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں)۔

پس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر ان تمام امور میں گواہ ہیں جو اللہ عزوجل کی طرف سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم تمام پر گواہ ہیں۔ پس جس نے ہماری (دنیا میں) تصدیق کی قیامت کے دن ہم بھی اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے کسب (دنیا میں) جھٹلایا ہوگا ہم بھی قیامت کے دن اسے جھٹلا دیں گے۔

پھر راوی نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کس کے متعلق ہے؟

”کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور وہ (بندہ) کافی ہے جس کے پاس کتاب کا

حکم ہے۔“ (سورۃ الرعد: آیت ۴۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ ہمارے بارے میں بیان ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام ہم سے بہترین فیصلہ کرنے والے اور ہم سب سے افضل و برتر ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کن لوگوں کے بارے میں ہے؟
 ”اور یہ (قرآن) تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں سے (س)
 کے بارے میں (سوال کیا جائے گا)۔ (سورۃ الزخرف: آیت ۴۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس سے ہم مراد ہیں اور یہ ہم سے سوال کیا جائے گا اور ہم ہی اہل ذریت۔
 راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کن کے بارے میں ہے؟
 ”بے شک! آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ہادی ہوتا ہے۔“ (سورۃ الرعد: آیت ۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں مُنذِر (ڈرانے والے) رسول اللہ ہیں اور ہادی سے
 زمانے میں ہم (اہل بیت) میں سے ایک امام ہوتا ہے جو لوگوں کی اس شے کی طرف ہدایت کرتا ہے جو اللہ کے لئے
 اور نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت علی ابن ابی طالب اور اوصیاء (ائمہ علیہم السلام) ہادی ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے اس فرمان سے کون لوگ مراد ہیں؟
 ”اس (قرآن) کی تاویل کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ اور راسخون فی العلم کے۔“ (سورۃ آل عمران: آیت
 ۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: راسخون میں سب سے افضل رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ پر جو نازل ہوا
 آپ کو اس سب کا علم تھا، یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ پر کوئی چیز نازل ہو اور آپ اس کا علم نہ رکھتے ہوں۔ آپ کے جہ
 اوصیاء (ائمہ اطہار) یہ سب علم رکھتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: جو لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور وہ قرآن کی تاویل کا علم بھی نہ
 رکھتے تو جب اللہ انہیں پکارتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے ہم اس سب پر
 لاتے ہیں حاکم قرآن میں خاص و عام، ناسخ و منسوخ اور محکم اور متشابہ ہیں جبکہ راسخون فی العلم یہ سب جانتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کن لوگوں کے متعلق ہے؟

”پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص ان کو قرآن کا وارث بنایا جنہیں ہم نے منتخب کیا کیونکہ بندوں
 میں سے کچھ تو (نافرمانی کر کے) اپنی جان پر ظلم ڈھاتے ہیں اور کچھ ان میں سے (نیکی بدی کے)
 درمیان ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں (دوسروں پر) سبقت لے گئے یہی

تو خدا کا بڑا فضل ہے۔ (سورۃ الفاطر: آیت ۳۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرمان ہمارے مطلق ہے۔ پس! آیت میں سابق (نیکوں میں سبقت حاصل کرنے والے) سے مراد امام اور متعبد سے مراد (امام کی) معرفت رکھنے والا اور عالم سے مراد ان میں شک کرنے والا۔ ہر دو گوں کو ان سے روکنے والا ہے۔^(۱)

پھر ہماری زیارت کون کرے گا؟

38/389 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: زَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ خَزِيرَةً وَأَهْدَتْ لَنَا أُمُّ أَيْمَنٍ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ وَزَبْدًا وَصَفْحَةً قُمِرٍ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَكْبَتْ إِلَى الْأَرْضِ بِدُمُوعٍ غَزِيرَةٍ مِثْلَ الْمَطَرِ فَهَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْأَلَهُ فَوَقَّعَ الْحُسَيْنُ فَقَالَ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَضَعُ شَيْئًا مَا صَنَعْتَ مِثْلَهُ قَالَ يَا بُنَيَّ لِي سِرٌّ يَكُمُ الْيَوْمَ سُرُورٌ أَلَمْ أُسَرِّ بِكُمْ مِثْلَهُ وَرَبِّي حَبِيبِي جَبْرَتِي الْأَتَالِي وَأَخْبَرَنِي أَنَّكُمْ قُتِلْتُمْ وَأَنْ مَصَارِعَكُمْ شَقِي فَقَدْتُمْ اللَّهَ لَكُمْ فَأَخْبَرَنِي ذَلِكَ قَالَ الْحُسَيْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُؤَدُّنَا عَلَى نَسْتَيْنَا وَيَتَعَاهَدُ قُبُورَنَا فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُرِيدُونَ بِزِي وَصَلَّتِي إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زُرْنَاهَا فَأَخَذْتُ بِأَغْصَادِهَا فَأَلْحَقْتُهَا مِنْ أَهْوَالِهِمْ وَشَدَّ أَيْدِيهَا

حضرت علی علیہ السلام بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تخریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے حریرہ، گھی اور آٹا ملا کر کھانا تیار کرنا) بنایا اور اُم ایمن نے دودھ اور کھن کا ایک پیالہ اور کھجوروں کی ایک پلیٹ ہمیں تحفہ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ سے اس کی مشیت کے تحت دعا کی۔ پھر آپ زمین پر سجدے (سجدے کے لیے) جھکے اور اُس وقت آپ کی آنکھوں سے ہارش کی طرح مسلسل آنسو برس رہے تھے۔ پھر ہم نے یہ چاہا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کریں کہ اسے میں شہزادہ حسن تیزی سے آپ کی جانب سے ویرمض کیا: اے نانا جان! جو کچھ میں نے آج آپ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے، ایسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

۱۔ بخاری ج ۲۳ ص ۲۸۹؛ الکافی ج ۱ ص ۲۰۵؛ تفسیر المیزانی ج ۱ ص ۲۳۶؛ برش والکلیب ج ۲ ص ۲۹۸؛ بصائر الدرجات ج ۳ ص ۲۴؛ تفسیر الغرات ج ۱ ص ۱۰۶ ح

۲۔ کتاب سلیم بن قیس ج ۱ ص ۶۹ ح ۲۵؛ الوانی ج ۳ ص ۵۱۸ ح ۱۰۳۰

رسول اللہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آج میں تم لوگوں کی وجہ سے اس قدر خوش و سرور ہوں کہ مجھے کبھی خوشی و مسرت نہیں ہوئی۔ پھر میرے دوست جبرئیل میرے پاس آئے اور اُس نے مجھے یہ خبر دی کہ آپؐ سب قبریں جاؤ گے اور آپؐ سب کی قبریں ایک دوسرے سے جدا ہوں گی۔ پس! میں نے اللہ سے دعا کی اور اُس نے اس بارے میں خبر دی ہے۔

پھر حضرت امام حسینؑ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم بکھرے ہوئے لوگوں کی زیارت اور ہمارے تو دیکھ بھال کون کرے گا؟

تو آپؐ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ ایسا کرے گا اور وہ لوگ مجھ سے نیکی اور صلہ رحمی کریں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں خود اُس گروہ کی زیارت کروں گا اور ان کو ان کے بازوؤں سے پکڑ کر قبر ہوں کیوں اور مصیبتوں سے نجات دلاؤں گا۔^①

① کامل الزیارات: ۱۲۰، ب: ۶۶، ح: ۶۶، بحار با نوان: ۳۳/۲۳۳، ح: ۲۰، ۱۰۰، ۱۱۸، ح: ۱۱، ج: ۲۳/۲۴۹، لمالی شیخ طوسی۔

۳۶، ح: ۱۱، ج: ۱، علامہ حسین: ۲/۱۳۱، مقتل علامہ مجلسی: ۱/۱۶۳، عوالم المعلوم: ۱۷/۱۲۳، ح: ۲، مقتل سید الصابرين بزيان چر۔

۶۷، ح: ۳، مطبوعہ قراب بلی کیشور، لاہور۔

ب :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیعہ ہمارا تجود میں

1/390 أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْقَعَامُ الشَّرْمَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَنْدِيُّ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرٍ قَالَ: شِيعَتُنَا جُزْءٌ مِنَّا خُيِّفُوا مِنْ فَضْلِ طِمْنِثِنَا يَسُوؤُهُمْ مَا يَسُوؤُنَا وَ يَسُرُّهُمْ مَا يَسُرُّنَا فَإِذَا أَرَادْنَا أَحَدٌ فَنَقِصْهُمْ فَإِنَّهُمْ الَّذِي يُوَصِّلُ مِنْهُ إِلَيْنَا

ابو عاصم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ ہمارا جزء ہیں۔ وہ ہماری جگی ہوئی بیت (مٹی) سے پیدا کیے گئے ہیں اس وجہ سے جو شے میں غمگین کرتی ہے وہ انہیں بھی غمگین کرتی ہے اور جو شے ہمیں مسرت دیتی ہے وہ انہیں بھی خوش کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ہم تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ ان (شیعوں) تک پہنچ جائے اور ہم تک پہنچا دیں گے۔^①

: غمگین اہل بیت کو بھول گئے

2/391 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ سَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ عَنْ الْأَخْلَجِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ هَذِهِ آيَةِ اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تُقَاتِبُوا وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ أَخَصَّصَهُ هِيَ أُمُّ عَامَّةٍ قَالَ تَرَكْتُ فِي قَوْمٍ خَاصَّةً فَتَعَقَّبَ عَامَّةٌ ثُمَّ جَاءَ التَّخْفِيفُ بَعْدَ فَأَتَقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَقِيلَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فِيمَنْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْآيَةَ، فَتَكَتِ الْأَرْضُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ ثُمَّ نَكَسَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ لَهَا تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَيْنِي أَجْرًا إِلَّا الْبُودَةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

هَذَا إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَرَفَعَ بِضَبْجِ ابْنِ عَمْرٍو قَالُوا حَسْبًا وَبُغْضًا لِأَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَمْرًا يَقُولُونَ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِنْ يَشِأَ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ وَلَا تَعتَدُ هَذِهِ الْقَالَ وَلَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مَا قَالُوا قَبْلُ مِنْ فَإِنَّ اللَّهَ يَمْنَعُ الْبَاطِلَ وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَخَزَنَ عَلَى مَا قَالُوا وَاعْلَمَ أَنَّ الْقَوْمَ غَوَّارٌ كَيْنَ الْحَسَدِ وَالبَغْضَاءِ فَتَوَلَّى هَذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَخْزُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ فَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ قَالَ يَوْمَ غَدِيرٍ الْحَجَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مِنَ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَوَقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَا وَقَعَ تَكَلَّمُوا فِيهِ بَيْنَهُمْ وَبِزَأَحَقِّي قَالَ أَخَذَهُمَا لِصَاحِبِهِ مِنْ بَيْتِي بَعْدَ النَّبِيِّ وَمَنْ بَيْتِي بَعْدَكَ هَذَا الْأَمْرَ لَا تَهْجُلَهَا فِي أَهْلِ الْبَيْتِ أَبَدًا فَتَوَلَّى وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ثُمَّ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا إِلَى قَوْلِهِ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ مَضَوْا عَلَى رَأْسِهِمْ فِي أَهْلِ بَيْتِهِمْ وَ عَلَى مَا تَعَاقَدُوا عَلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ وَتَبَدُّوا آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَحْيِ رَسُولِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا:

”اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس حالت میں موت سے ہمکنار ہوں کہ تم مسلمان

ہو۔“ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۰۵)

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت خاص گروہ کے متعلق نازل ہوئی ہے، پھر عام لوگوں کو بھی اس

پیروی کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر عام کے لیے اس حکم میں رعایت دی گئی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اپنی امتے۔

کے مطابق تقویٰ اختیار کرو۔“ (سورۃ تہا: آیت ۱۶)

پھر آپ سے یہ پوچھا گیا: اے فرزندِ رسول! یہ آیت کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

یہ سن کر آپ نے تھوڑی دیر کے لیے زمین کو گرید، پھر اپنی نظریں بلند کیں اور پھر آپ نے اپنا سر جھکا۔

بعد اُسے اٹھایا تو فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”کہہ دیجیے میں تم لوگوں سے اس (رسالت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے یہ کہ میرے قرابت داروں سے موذت کرو۔“ (سورہ شوریٰ: آیت ۲۳)

تو کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ نے یہ نازل نہیں فرمایا بلکہ یہ خود اپنے چچا زاد (حضرت علیؑ) کا بازو بلند کر کے یہ کہتا ہے جیسے جبکہ لوگوں نے نبی ﷺ کے اہل بیتؑ سے بغض اور حسد کی بناء پر یہ بات کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فرمائی:

”کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (رسولؐ نے) اللہ پر جھوٹ و بہتان باندھا ہے؟ پس اگر اللہ چاہے تو آپؐ کے دل پر ٹھہر لگا دے اور اللہ باطل کو نابود کر دیتا ہے اور اپنے فرامین کے ذریعے حق کو پائیداری بخشتا ہے۔ وہ سینوں کی (پوشیدہ) باتوں سے یقیناً خوب واقف ہے۔“ (سورہ شوریٰ: آیت ۲۴)

یہ بات رسول اللہ ﷺ پر گراں گزری اور آپؐ لوگوں (منافقین) کی اس بات پر غمزدہ ہو گئے اور آپؐ کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ (اہل بیت رسولؐ) سے حسد اور بغض و کینہ کو ترک کرنے والے نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

”ہمیں علم ہے کہ ان کی باتیں یقیناً آپؐ کے لیے رنج کا باعث ہیں۔ پس ایہ صرف آپؐ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ ظالم لوگ درحقیقت اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔“ (سورہ النعام: آیت ۳۳)

اور جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اے رسولؐ! تیرے رب کی طرف سے تجھ پر جو (علم) نازل ہوا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا دے۔“ (سورہ مائدہ: آیت ۶۷)

تو نبی ﷺ نے فدیہ ختم کے دن فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور تو اُس کو دشمن رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔“

پس جو کچھ ان لوگوں (منافقین) کے دلوں میں تھا اور صرف اپنی رازداری میں اس حوالے سے بات کرتے تھے یہاں تک کہ ان دو افراد میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم نبی ﷺ اور تیرے بعد یہ امر (خلافت) کبھی اہل بیتؑ کے پاس نہ جانے دیں گے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”اور جو شخص اللہ کی نعمت پانے کے بعد اُسے بدل ڈالے تو اللہ یقیناً سخت عذاب والا ہے۔“ (سورہ بقرہ:

آیت ۲۱۱)

پھر یہ آیات نازل ہوئیں:

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس حال میں موت کا سامنا کرنا کہ تم مسلم ہو اور تم سب مل کر اللہ کی رشتی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ گئے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات کو کھول کر تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور بُرائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو واضح دلائل آجانے کے بعد منتشر ہو گئے اور اختلاف کا شکار ہوئے اور ایسے لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہوگا۔“

(سورۃ آل عمران: آیت ۱۰۲-۱۰۵)

پس! جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو ان لوگوں (منافقین) نے نبی ﷺ کے اہل بیت کے بارے میں اپنی رائے پر عمل کیا اور انہوں نے نبی ﷺ کی زندگی میں جس چال کا منصوبہ بنایا تھا، وہ کر گزرے اور انہوں نے اللہ عزوجل کی آیات اور اللہ کے رسول کے وحی اور ان کے اہل بیت کو پس پشت ڈال دیا، گویا یہ انہیں جانتے نہ ہوں۔^①

محبت آل محمدؐ پر مرنے کا انعام

3/392 إِبْنُ عَبَّادٍ فِي الْكِتَابِ الْمَذْكُورِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيداً أَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوراً أَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِباً أَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِناً مُسْتَكْمِلاً الْإِيمَانِ أَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَرَةً مَلَكَ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُشْكراً وَنَكِيحاً أَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يَرْفَعُ رَجُلٌ الْجَنَّةِ كَمَا تَرَفُّ الْعُرُوسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا أَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ

① عربی کتاب کا حوالہ درج نہیں ہے۔

لِحَبْلِ آلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللَّهُ رُؤُوسَ قُلُوبِهِ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حَبْلِ
 آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَى الشُّعْبَةِ وَالْجَمَاعَةِ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوباً
 بَيْنَ عَيْنَيْهِمْ وَأَيْسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ كَافِراً أَلَا وَمَنْ مَاتَ
 عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَسْمَرْ رَأْمِيَّةَ الْجَنَّةِ

جریر بن عبد اللہ بخلی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آل محمد کی محبت پر موت آئی وہ شہید ہوا۔
 یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے اُس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔
 یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے وہ توبہ کر کے مرا۔

یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے وہ مومن اور کامل الایمان حالت میں مرتا ہے۔
 یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے اُسے پہلے ملک الموت جنت کی خوشخبری دیتا ہے پھر منکر و کبیر جنت کی خوشخبری

یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے وہ جنت کی طرف یوں جا رہا ہوتا ہے جیسے لہن اپنے شوہر کے گھر جا رہی ہوتی

یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے اللہ اُس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔
 یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے اللہ اس کی قبر کی زیارت کے لیے رحمت کے فرشتوں کو بھیجتا ہے۔
 یاد رکھو! جو آل محمد کی محبت پر مرتا ہے وہ نبی ﷺ کی سنت اور مومنوں کی جماعت پر مرتا ہے۔
 یاد رکھو! جو شخص آل محمد کے بغض پر مرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حالت میں محسوس ہوگا کہ اُس کی پیشانی پر تحریر
 ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔

یاد رکھو! جو آل محمد کے بغض پر مرتا ہے وہ کافر ہو کر مرتا ہے۔

یاد رکھو! جو آل محمد کے بغض پر مرتا ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔ ①

حدیث: ۱۲۰؛ مشکوٰۃ ابن شاذان: ۱۷۱ (مختصراً)

۱۔ سنن نسائی: ۱۵۷/۵؛ مناقب المحدث: ۳۳۲/۲؛ تفسیر الکبیر: ۱۶۵/۲۷؛ خزینۃ الاحادیث والآثار زیلعی: ۲۳۸/۳؛ تفسیر الکشاف:
 ۲۱۹/۲؛ تفسیر

غیر کے نقش قدم پر نہ چلو

4/393 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً قَالَ فِي وَلَا يَتَوَكَّلْ عَلَى ابْنِ طَالِبٍ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَوَاتِ الشَّيْطَانِ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا غَيْرَهُ

محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے اس ”تم سب مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ“ (سورۃ بقرہ: آیت ۲۰۸) کے متعلق سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ اس سے حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ: ”اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو“۔ (سورۃ بقرہ: آیت ۲۰۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو چھوڑ کر کسی غیر کے نقش قدم پر نہ چلو۔

عالمین میں برگزیدہ ہستیاں

5/394 الْإِسْنَادُ عَنْ ابْنِ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَ يَقْرَأُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَ

محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر (صادق) بن امام محمد (باقر) علیہ السلام کو اس آیت کو یوں پڑھتے ہوئے سنا:

”بے شک! اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم، آل عمران اور آل محمد کو عالمین پر برگزیدہ کیا۔“
آپ نے فرمایا: یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی۔^①

مصائب اہل بیتؑ بزبان رسول مقبول

6/395 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمِّهِ

① اہالی شیخ طوسی: ص ۳۰۰؛ البرہان: ۱/۲۷۷

② ایضاً، حوالہ سابق

الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ التَّوْفَلِيَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ يَا بُنَيَّ قَتَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَقْبَلَ الْحَسَنُ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى قَالَ: إِنَّكَ يَا بُنَيَّ وَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ فَلَمَّا رَأَاهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ يَا بُنَيَّ وَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ يَا أُمِّي قَتَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى وَاجِدًا مِنْ هَؤُلَاءِ إِلَّا بَكَيتُ أَوْ مَا فِيهِمْ مِنْ نُسْرٍ بِرُؤُوسِهِمْ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنَّبُوءَةِ وَاصْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِّيَّةِ وَإِنِّي لَأَتَاهُمْ لَا أَكْرُمُ الْخَلْقَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نَسَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَمَّا عَنِّي بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ أُمِّي وَشَفِيقِي وَصَاحِبُ الْأُمْرِ بَعْدِي وَصَاحِبُ إِيوَايَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَاحِبُ حَوْطِي وَشَفَاعَتِي وَهُوَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَقَائِدُ كُلِّ تَقِيٍّ وَهُوَ وَصِيٌّ وَخَلِيفَتِي عَلَى أَهْلِي وَأُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي مُجِيبُهُ مُجِيبِي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَيَوْلَايَتُهُ صَارَتْ أُمَّتِي مَرْحُومَةً وَبَعْدَاوَتُهُ صَارَ الْمَعَالِفَةُ لَهُ مِنْهَا مَلْعُونَةٌ وَإِنِّي بَكَيتُ حِينَ أَقْبَلَ لِأَنِّي ذَكَرْتُ عُنْدَ الْأُمَمِ بَعْدِي حَتَّى رَأَيْتُهُ الْيَزَالَ عَنْ مَقْعَدِي وَقَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ لَهُ بَعْدِي ثُمَّ لَا يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُضْرَبَ عَلَى قَرْنِهِ مُخْضَبٌ مِنْهَا لِحْيَتُهُ فِي أَفْضَلِ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ وَأَمَّا ابْنَتِي فَاطِمَةُ فَإِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَهِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَهِيَ نُورٌ عَيْنِي وَهِيَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَهِيَ رُوحِي الَّتِي بَدَنُ جَنِّي وَهِيَ الْخَوَرَاءُ الْإِسْمِيَّةُ مَتَى قَامَتْ فِي حَجَرِهَا بَدَنُ يَدَيَّ رَدَّتْهَا جَلَّ جَلَالُهُ زَهَرَ نُورُهَا لِمَلَايِكَةِ السَّمَاءِ كَمَا يَزْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَايِكَتِهِ يَا مَلَايِكَتِي انْظُرُوا إِلَى أُمَّتِي فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ النِّسَاءِ قَائِمَةً بَيْنَ يَدَيَّ تَرْتَعِدُ فَرَايَضُهَا مِنْ خِيفَتِي وَقَدْ أَقْبَلْتُ عَلَى عِبَادَتِي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِشِيعَتِهَا مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَمَارَأَيْتُهَا ذَكَرْتُ مَا يُضْطَعُ بِهَا بَعْدِي كَأَنِّي بِهَا وَقَدْ دَخَلَ الدُّنَى بَيْنَهَا وَانْتَهَكَتْ حُرْمَتَهَا وَغَصِبَتْ حَقَّهَا وَمِنْعَتْ إِرْثَهَا وَأُسْقِطَ جَنِينُهَا وَهِيَ تُنَادِي يَا مُحَمَّدُ فَلَا تُجَابُ وَتَسْتَوِيحُ فَلَا تُغَاثُ فَلَا تَزَالُ بَعْدِي مُخْزُونَةً مَكْرُوبَةً تَدَّكُرُ انْقِطَاعَ الْوَحْيِ عَنْ بَيْتِهَا مَرَّةً وَتَدَّكُرُ فِرَاقِي أُخْرَى وَتَسْتَوْجِشُ إِذَا جَاءَهَا

الَلَّيْلُ لِقَابِ صَوْنِ الَّذِي كَانَتْ تَسْتَمِعُ إِلَى إِذَا عَجَّذْتُ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ تَرَى نَفْسَهَا ذَلِيلَةً بَعْدَ أَنْ
كَانَتْ فِي أَيَّامِ أَبِيهَا عَزِيزَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ يُؤْنِسُهَا اللَّهُ تَعَالَى وَكُرُّهُ بِالْمَلَائِكَةِ فَنَادَاهَا بِمَا نَادَتْ بِهِ
مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ فَتَقُولُ يَا قَاطِطَةُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يَا
قَاطِطَةُ اقْنِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ثُمَّ يَنْتَبِئُ بِهَا الْوَجَعُ فَتَسْرُضُ فَيَبْعَثُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ تُمَرِّضُهَا وَتُؤْنِسُهَا فِي عِلَّتِهَا فَتَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ إِنِّي سَمِعْتُكَ
الْحَيَاةَ وَتَبَرَّكَ بِأَهْلِ الدُّنْيَا فَأَلْجَأُنِي بِأَبِي فَيُلْجِئُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي فَتَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تُلْجِئُنِي مِنْ
أَهْلِ بَيْتِي فَتَقْدُمُ عَلَى عَمْرُوته مَكْرُوبَةً مَغْشُومَةً مَقْشُورَةً فَأَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ الْعَن
مَنْ ظَلَمَهَا وَعَاقِبَ مَنْ غَضَبَهَا وَأَذَلَّ مَنْ أَذَلَّهَا وَخَلَدَ فِي نَارِكَ مَنْ طَرَبَ جَنَبَيْهَا حَتَّى أَلْقَتْ وَلَدَهَا
فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ آمِينَ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَوَلَدِي وَمِثِّي وَقُرَّةُ عَيْنِي وَضِيَاءُ قَلْبِي وَ
تَمَرَّةُ فَوَادِي وَهُوَ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْأُمَّةِ أَمْرُهُ أَمْرِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي مِنْ تَبِعَهُ فَهُوَ
مِثِّي وَمَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَإِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ تَذَكَّرْتُ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ الذُّلِّ بَعْدِي فَلَا
يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُقْتَلَ بِالسِّمِّ ظُلْمًا وَعُدُوًّا أَفْعَدَ ذَلِكَ تَبِي الْمَلَائِكَةُ وَالشَّيْخُ الشِّدَادُ دَلِيلُي
وَيَسْكِيهِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الظُّلُومُ فِي جَوْ الشَّمَاءِ وَالْحَيَاتَانُ فِي جَوْفِ النَّارِ فَمَنْ بَكَاهُ لَمْ يَغْمَرْ عَيْنُهُ يَوْمَ
تُغْمَسُ الْعُيُونُ وَمَنْ حَزَنَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْزَنْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَحْزَنُ الْقُلُوبُ وَمَنْ رَأَاهُ فِي بَقِيَعِهِ قَبِلَتْ قَدَمُهُ
عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَرُلُ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَهُوَ مِثِّي وَهُوَ ابْنِي وَوَلَدِي وَخِزْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ أَبِيهِ
وَأَخِيهِ وَهُوَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَخَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَغِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ وَ
كَهْفُ الْمُسْتَجِيرِينَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ وَهَذَا سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَبَابُ نَهَاةِ الْأُمَّةِ
أَمْرُهُ أَمْرِي وَطَاعَتُهُ طَاعَتِي مِنْ تَبِعَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَإِنِّي لَمَّا رَأَيْتُهُ تَذَكَّرْتُ مَا
يُصْنَعُ بِهِ كَأَنِّي بِهِ قَبَا اسْتَجَارَ بِحَرَمِي وَقَبْرِي فَلَا يُجَارُ فَأَظُنُّهُ فِي مَنَامِي إِلَى صَدْرِي وَأَمْرُهُ بِالرَّحْلَةِ
عَنْ دَارِ هِجْرَتِي وَأُبَشِّرُهُ بِالشَّهَادَةِ فَيَرْجُلُ عَنْهَا إِلَى أَرْضِ مَقْتَدِهِ وَمَوْجِعِ مَطَرِهِ أَرْضِ كَرْبٍ وَ
بَلَاءٍ وَقَيْلٍ وَفَنَاءٍ يَنْشُرُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولَئِكَ مِنْ سَادَاتِ شُهَدَاءِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَقَدْ رَمَى بِسَهْمٍ فَخَرَّ صَرِيحًا ثُمَّ يُدْخِلُ كَمَا يُدْخِلُ الْكَبْشَ مَظْلُومًا ثُمَّ يَكْفِي رَسُولُ اللَّهِ وَ

بَنَى مِنْ حَوْلَهُ وَازْتَفَعَ أَضْوَاءَهُمْ بِالطَّجِيجِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ مَا يَلْقَى أَهْلُ بَيْتِي بَعْدِي
وَدَخَلَ مَنَازِلَهُ

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ جناب امام حسن علیہ السلام تشریف لائے تو آپؐ انہیں دیکھ کر گریہ کرنے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ۔ جب وہ آپؐ کے پاس تشریف لائے تو آپؐ نے انہیں اپنی دائیں ران پر بٹھایا۔ پھر جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے تو آپؐ نے انہیں دیکھ کر گریہ کرنے لگے اور فرمایا: میرے بیٹے! میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ اور پھر انہیں اپنی بائیں ران پر بٹھایا۔ پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں۔ جب آپؐ نے اس دیکھا تو گریہ فرمانے لگے۔ پھر فرمایا: اے میری بیٹی! میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ اور آپؐ نے انہیں اپنے سینے بٹھایا۔ پھر امیر المومنینؓ تشریف لائے۔ جب آپؐ نے انہیں دیکھا تو گریہ کرنے لگے۔ پھر فرمایا: اے میرے صاحبزادے! اُدھر میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ۔ پھر آپؐ ان کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے آپؐ کو اپنے دائیں جانب بٹھایا۔

یہ منظر دیکھ کر آپؐ کے اصحاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے اُن میں سے ہر ایک کو دیکھ کر گریہ فرمایا ہے، کیا اس سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے دیکھ کر آپؐ کو خوش ہوتی؟

اس پر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے اور مجھے اپنی تمام مخلوق پر برگزیدہ کیا ہے، شک! میں اور یہ ہستیاں اللہ عزوجل کے نزدیک اُس کی تمام مخلوق سے زیادہ معزز و کرم ہیں۔ روئے زمین پر کوئی شخص یا نہیں ہے جو مجھے ان سے زیادہ پیارا ہو۔

علیٰ ابن ابی طالبؓ میرے بھائی، میرے شفیق، میرے بعد صاحب الامر (امام و جنت و خدا) دنیا و آخرت میں میرے لئے کے مالک، میرے حوض اور میری خفاحت کے مالک ہیں۔ یہ ہر مسلمان کے مولا اور ہر مومن کے امام اور ہر متقی و پارسہ کے قائد و پیشوا ہیں۔ یہ میرے وحی اور میری زندگی میں اور میری موت کے بعد میرے خاندان اور میری امت کے خلیفہ و جانشین ہیں۔ ان کا محب میرا محب ہے اور ان سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ ان کی بات کے صدقے میں میری اُمت پر رحمت نازل کی گئی اور ان کی عداوت و دشمنی کے سبب میری اُمت میں سے ان کی قتل کرنے والے اللہ کی رحمت سے دھتکارے ہوئے (مخون) ہوں گے۔

پس! جب یہ حالات رونما ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اسے ملائکہ کے ذریعے اپنے ذکر سے مانوس فرمائے گا۔ اُس وقت فرشتے اسے یوں غما دیں گے جیسے انھوں نے جنابِ مریم بنتِ عمران کو پکارا تھا۔ یہ فرشتے پکار کر کہیں گے:

”اے فاطمہ! بے شک! اللہ نے آپ کو جن لیا ہے اور تمام جہانوں کی عورتوں پر برگزیدہ کرتے ہوئے طاہرہ (پاکیزہ) بنایا ہے۔“

”اے فاطمہ! اپنے رب کے لیے خضوع و خشوع کرو اور اسے سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

پھر اسے درد شروع ہو جائے گا اور یہ بیمار ہو جائے گی تو اللہ عزوجل جنابِ مریم بنتِ عمران کو اس کی حصار داری کے لیے بھیجے گا جو بیماری میں اس سے ہمگساری کریں گی۔ پھر یہ یوں (دُعا کرتے ہوئے) کہیں گی: اے میرے پروردگار! میں دنیا کی زندگی سے اکتا گئی ہوں اور دنیا کے لوگوں نے مجھے مبول و پریشان کر دیا ہے، پس! تو مجھے میرے والد سے حق فرما۔ پھر اللہ عزوجل اسے مجھ سے ملحق فرما دے گا۔

پس! یہ (فاطمہ) میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میرے پاس آئے گی۔ پس وہ اس حالت میں میرے پاس آئے گی کہ وہ غمزہ، دُکھی، تکلیف زدہ، پریشان ہوگی اور اس کا حق غصب کر لیا ہوگا اور اُسے قتل کیا گیا ہوگا۔ اُس حالت میں اپنے رب سے کہوں گا: اے اللہ! تو اُس پر لعنت کر جس نے اس پر ظلم کیا ہے اور جس نے اس کا حق غصب کیا ہے اُسے عذاب سے دوچار فرما اور جس نے اس کی توہین و تحقیر کی ہے اُسے ذلیل و رسوا کر، اور جس نے اس کے پہلو پر سب ماری ہے یہاں تک کہ اس کا پیٹا سا قہ ہو گیا۔ اسے ہمیشہ اپنی جہنم کی آگ میں رکھ، تو اس پر فرشتے آمین کہیں گے۔ اور حسن میرا بیٹا مجھ سے ہے، یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے دل کی روشنی اور میرا میوہ دل ہے۔ یہ جو انسانیت کا سردار اور اس اُمت پر اللہ کی جنت ہے۔ اس کا حکم میرا حکم ہے اور اس کا فرمان میرا فرمان ہے۔ جس نے اس کی

بیعت کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔ جب میں نے اسے دیکھا تو مجھے وہ نسب یاد آ گیا جو میرے بعد اس کی توہین و تحقیر کی جائے گی یہاں تک کہ اسے ظلمِ خدائی سے زہر دے کر قتل کر دیا جائے گا۔ اس کی موت پر فرشتے اور ساتوں آسمان گریہ کریں گے اور اس پر ہر شے زوئے۔ یہ سب تک کہ فضا میں پرندے اور پانی میں مچھلیاں اس پر رومیں گی پس! جس نے اس پر گریہ کیا وہ آنکھ اُس دن اندھی نہ ہوگی جس دن آنکھیں اندھی ہو جائیں گی اور جو ان پر غمگین ہوا اس کا دل اُس دن غمزہ نہیں ہوگا جس دن دل غمزہ

ہوں گے اور جس نے بقیع میں اس کی زیارت کی اس کے قدم اُس دن (پُل صراط) پر ثابت قدم رہیں گے کہ جب قرۃ لاکھڑا رہے ہوں گے۔

اور حسینؑ مجھ سے ہے۔ یہ میرا بیٹا اور اپنے والد اور بھائی کے بعد تمام مخلوق سے بہتر و برتر ہے۔ یہ مسلمانوں، امام، مومنوں کا مولا، عالمین کے رب کا نمائندہ، مد طلب کرنے والوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کے لیے پناہ گاہ، اور نہ کی تمام مخلوق پر اس کی حجت ہے۔ یہ جو انجان جنت کا سردار اور اس اُمت کی نجات کا دروازہ ہے۔ اس کا حکم میرا حکم ہے۔ اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ جس نے اس کی پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔

جب میں نے اسے دیکھا تو مجھے وہ سب ظلم و ستم یاد آ گئے جو اس پر ڈھائے جائیں گے۔ یہ میرے حرم اور میری قبر کے پاس پناہ طلب کرے گا لیکن اسے وہاں پناہ نہیں دی جائے گی۔ میں خواب میں اسے اپنے سینے سے لگاؤں گا اور اسے یہ حکم دوں گا کہ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ یہ بھی وہاں (مکہ) سے کوچ کر جائے اور میں اسے شہادتِ نبی بشارت دوں گا، پھر یہ وہاں سے اپنی مقتل کی سر زمین کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ اس کی شہادت کی جگہ کرب و بلا کی زمین ہے اور اسے پامال کیا جائے گا اور جو مسلمانوں کا گروہ اس کی نصرت کرے گا وہ قیامت کے دن میری اُمت کے شہداء کے سردار ہوں گے۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی طرف ایک تیر پھینکا گیا ہے جس سے یہ زمین پر آگرا۔ پھر اسے یوں مظلومیت کی حالت میں ذبح کیا جا رہا ہے جیسے کسی گوسفند کو ذبح کیا جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ گریہ فرمانے لگے اور آپؐ کے گرد موجود لوگ بھی رونے لگے یہاں تک کہ ان کے رونے اور واویلا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! میرے بعد میرے اہل بیتؑ پر جو ظلم و ستم ہوگا، میں اس کی حیرت بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں۔ پھر آپؐ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔^①

مجبورِ آدین میں داخلہ

7/396 قَالَ: حَدَّثَنَا دُرُسْتُ عَنْ تَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا بَعَثَ

① ایامی شیخ صدوق: ص ۱۱۵، مجلس ۲۲، ج ۲؛ بحار الانوار: ج ۲۸، ص ۳۸، ج: المختصر: ۱۹۶، ج ۲۳۲؛ ارشاد القلوب: ۲/۳۹۵؛ مقتل شیخ صدوق: ۱۰۳؛ مقتل سید الصابرين بزبان چارہ مصومین: ۶۴، ج ۳۷ (مختصر)؛ احکام دین زبان چارہ مصومین، ایضاً: ۶۳۰، ج ۳۱، مطبوعہ تراب پبلی کیشنز

اللَّهُ نَبِيًّا قُطِّعَ مِنْ أُولَى الْأُمْرِ مَعْنَى أَمْرٍ بِالْقِتَالِ إِلَّا أَعَزَّهُ اللَّهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فِي دِينِهِ طَوْعًا وَكَرْهًا
فَإِذَا مَاتَ النَّبِيُّ وَتَبَّ الَّذِينَ دَخَلُوا فِي دِينِهِ كَرْهًا عَلَى الَّذِينَ دَخَلُوا طَوْعًا فَقَتَلُوهُمْ وَاسْتَذَلُّوهُمْ
حَتَّى إِنْ كَانَ النَّبِيُّ يَبْعَثُ بَعْدَ النَّبِيِّ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يُصَدِّقُهُ أَوْ يُؤْمِنُ لَهُ وَكَذَلِكَ فَعَلْتَ هَذِهِ الْأُمَّةَ
غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَكَفَى اللَّهُ تَابِعًا مَعْنَى وَأَشَارَ بِبَيْتِهِ إِلَى صَدْرِهِ مَنْ يَرُدُّ
الْأَمْرَ الَّذِي جَاءَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ

عمر بن عبد السلام سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے اُولى الامر میں سے
بس نبی کو بھی مبعوث فرما کر جنگ (جہاد) کا حکم دیا اُسے اللہ نے (فتح سے ہمکنار کر کے) عزت بخشی یہاں تک کہ لوگ
اس کے دین میں خوشی یا مجبوری سے داخل ہو گئے۔ جب اُس نبی کا وصال ہوا تو جو لوگ اُن کے دین میں مجبوری کے
تحت داخل ہوئے تھے، انھوں نے اُن لوگوں پر جہوم کر دیا جو اُس دین میں اپنی خوشی سے داخل ہوئے تھے اور انھیں قتل کیا
اور اُن کی توہین و تحقیر کی یہاں تک کہ اگر اُس نبی کے بعد کوئی اور نبی مبعوث ہوتا تو کوئی بھی اس کی تصدیق نہ کرتا اور نہ اس
پر ایمان لاتا۔ اس اُمت نے بھی ایسا ہی کیا ہے سوائے یہ کہ حضرت محمد کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور آپ کے اہل بیت کے
رحمہم بھی ایسا ہی سلوک روا رکھا گیا لیکن اللہ نے مجھے بھیجا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا تاکہ
میں اللہ کے رسول ہوں جو امر لے کر آئے تھے، اُسے لوگوں تک پہنچایا جائے۔^(۱)

سورۃ علی ہدایت کے علم بردار

8/397 قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَا أَبَا بَرْزَةَ إِنَّ رَبَّ
الْعَالَمِينَ عَهْدَانِي فِي عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَهْدًا فَقَالَ عَلِيٌّ رَأَيْتُ الْهُدَى وَمَنَارَ الْإِيمَانِ وَمَامَهُ أَوْلِيَانِي
وَنُورَ جَمِيعٍ مَنْ أَطَاعَنِي يَا أَبَا بَرْزَةَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِينِي فِي الْقِيَامَةِ عَلَى خَوَاطِي وَصَاحِبِي لِيَوَانِي وَ
مُعِينِي غَدًا فِي الْقِيَامَةِ عَلَى مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ جَنَّةٍ رَبَّنِي

راوی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابو بززہ اسلمی کے پاس بھیجا کہ میں اُسے بلا لاؤں۔ جب وہ
آئے تو آپ نے ابو بززہ اسلمی سے فرمایا جبکہ اُس وقت میں آپ کی بات سن رہا تھا: اے بززہ! بے شک! عالمین کے

اس کی تخریج نہیں مل سکی ہے۔

پروردگار نے مجھ سے علی ابن ابی طالب کے متعلق یہ وعدہ فرمایا ہے کہ علی ہدایت کا علم بردار، ایمان کا منارہ، میرے ادیان کا امام اور جس نے بھی میری اطاعت کی اس کے لیے روشنی ہے۔

اے ابو بزرہ! قیامت کے دن حضرت علی علیہ السلام میرے حوض پر امین اور میرے پرچم (لواء الحمد) کو اٹھانے والے اور کل بروز قیامت میرے پروردگار کی جنت کے خزانوں کی چابیوں پر میرا مددگار ہوگا۔^(۱)

پہل صراط اور پروانہ ولایت

9/398 حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ

يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَ الصِّرَاطُ عَلَى ظَهْرَائِي جَهَنَّمَ فَلَا يَجُوزُهَا وَ يَفْصَعُهَا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ جَوَازٌ

يُؤَلِّقُهُ عَلَيَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد (باقر) علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور جہنم پر صراط کو نصب کیا جائے گا تو کوئی بھی اُسے عبور نہیں کر سکے گا سوائے اُس شخص کے جس کے پاس حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا پروانہ ہوگا۔^(۲)

اہل بیت کے دوست اور دشمن کا مقام

10/399 عَنْ أَبِي الْقَعْدَامِ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: تَزَلَّتْ هَاتَانِ الْاَيْتَانِ فِي أَهْلِ

وَلَايَتِنَا وَ أَهْلِ عَدَاوَتِنَا فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَ رَيْحَانٌ فِي قَبْرِهِ وَ جَنَّةٌ نَعِيمٌ يَعْنِي فِي

الْآخِرَةِ وَ أَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَتَبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ يَعْنِي فِي قَبْرِهِ وَ تَضْلِيلَةٌ يَحْمِيحُ يَعْنِي فِي

الْآخِرَةِ

ابو القعدام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد (باقر) علیہ السلام نے فرمایا: یہ (درج ذیل) آیات ہم سے محبت و ولایت رکھنے والوں اور ہم سے دشمنی و عداوت رکھنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں:

”اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہے۔“

۱۔ مالی شیخ صدوق: ۳۸۶؛ مالی شیخ طوسی: ۲۵۱/۱

۲۔ تائید: ۲/۳۹۳؛ معراج الانوار: ۱۰۶؛ مالی شیخ طوسی: ۲۹۶/۱؛ بحار الانوار: ۶۸/۸

تو، قبر میں:

”(اس کے لیے) راحت اور خوشبودار پھول ہے۔“

اور آخرت میں:

”(اس کے لیے) نعمت بھری جنت ہے۔“

”اور اگر وہ (مرنے والا) تکذیب کرنے والے گمراہوں میں سے ہے۔“

تو، قبر میں:

”(اس کے لیے) کھولتے ہوئے پانی کی ضیافت ہے۔“

اور آخرت میں:

”اسے بھڑکتی آگ میں تپایا جائے گا۔“ (سورۃ واقعہ: آیات ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۹۳، ۹۴) ^(۱)

ہمارے شیعوں کے حقوق

11/400 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حُقُوقُ

شِيعَتِنَا عَشْرٌ أَوْ جَبَّ مِنْ حُقُوقِنَا عَلَيْهِمْ قِيلَ لَهُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لَا تُهْمُ

يُصَابُونَ فِينَا وَلَا تُصَابَ فِيهِمْ

ابو قتادہ سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: ہم پر ہمارے شیعوں کے حقوق، ان

بے رے حقوق سے زیادہ واجب ہیں تو آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کیسے اے فرزندِ رسول!؟ تو آپ نے فرمایا: کیونکہ وہ

ہم سے وجہ سے معصیت و تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں اور ہم ان کی وجہ سے معصیت و تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے ہیں۔ ^(۲)

عبداللہ بیت بارگاہِ توحید میں

12/401 عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مَكْفُوعًا مُحْتَسِبًا مُوَالِيًا لِأَلِ مُحَمَّدٍ لَقِيَ اللَّهَ وَلَا حِسَابَ

عَلَيْهِ

تاویل الآیات: ۲/۶۵۳: امالی شیخ صدوق: ۳۸۳: بحار الانوار: ۶۸/۹

امالی شیخ طوسی: ص ۳۰۳

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ وہ حرام سے رہا اور اپنا محاسبہ کیا ہو اور آل محمد سے محبت رکھتا ہو تو وہ یوں خدا کی بارگاہ میں پیش ہوگا کہ اس کے ذمے کوئی حساب نہ ہوگا۔^(۱)

عبداللہ کے لیے فتح و کامرانی

13/402 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْفَتْحَ وَالرِّضَا وَالرَّاحَةَ وَالرَّوْفَ وَالْقُوَّةَ وَالنَّجَاةَ وَالْقُرْبَةَ وَالشُّعْرَ وَالرِّضَا وَالْمَعْبَّةَ مِنَ التَّوَلَمَنِ أَحَبَّ عَلَيْنَا وَتَوَلَّاكَ وَاتَّخَذَهُ وَبَدَّيْتَهُ مِنْ بَعْدِي لَا تَقْتُلُهُمْ أَتْبَاعِي فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي

ابو الطفیل سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ کی طرف سے فتح و کامرانی، خوشنودی، چین و راحت، خوشی، کامیابی، نجات، قربت، مدد، رضا اور محبت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو حضرت علی علیہ السلام سے محبت و لاء رکھے اور ان کے بعد ان کی ذریت سے محبت و دوستی رکھے کیونکہ یہ ہستیاں میری پیروکار ہیں اور جو میرا پیروکار ہے۔ مجھ سے ہے۔^(۲)

مولا علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں

14/403 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُصِبَ لِي مِنْهُ طَوْلُهُ ثَلَاثُونَ مِيلًا ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بَطْنِ الْعَرَشِ يَا مُحَمَّدُ فَأَجِيبْ فَيُقَالُ لِي أَرْقُ فَأَكُونُ فِي أَعْلَاهُ ثُمَّ يُنَادِي الثَّانِيَةُ أَيْنَ عَلِيٌّ يَنْ أَلِي طَالِبٍ فَيَكُونُ دُونِي بِمِرْقَاةٍ فَتَعْلَمُ بِجَمِيعِ الْخَلَائِقِ بِأَنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَأَنَّ عَلِيًّا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ قَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُبَغِضُ عَلِيًّا بَعْدَ هَذَا فَقَالَ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ لَا يُبَغِضُهُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا سَفْهُ [سَفَاحٌ] وَلَا مِنْ الْأَنْصَارِ إِلَّا يَهُودِيٌّ وَلَا مِنْ الْعَرَبِ إِلَّا دَعْنِي وَلَا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ إِلَّا شَقِيقٌ

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میرے لیے ایک

نصب کیا جائے گا جس کی لبائی تیس میل ہوگی۔ پھر عرض سے منادی کی آواز آئے گی: اے محمد! تو نہیں جواب دوں گا۔ پھر مجھ سے یہ کہا جائے گا کہ آپ اس منبر پر چڑھ جائیں تو میں اس کے سب سے اُپر والے زینہ پر جا کر بیٹھ جاؤں گا۔ پھر دوسری دفعہ آواز آئے گی: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ تو وہ میرے ساتھ آکر بیٹھ جائیں گے۔ پھر تمام مخلوق کو آگاہ کیا جائے گا کہ محمد تمام رسولوں کے سردار اور علی تمام اوصیاء کے سردار ہیں۔

اس بیان کرتے ہیں کہ اتنے میں انصار کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے بعد بھی "روئی علی سے" لغض رکھے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: اے انصاری بھائی! قریش میں سے صرف وہی شخص اس سے لغض رکھے گا جو بدکار ہوگا اور انصار میں سے جو یہودی ہوگا اور عرب میں سے جو کسی غیر باپ کی طرف منسوب ہوگا اور تمام لوگوں میں سے جو شقی و بد بخت ہوگا۔^①

مولیٰ علی کے تین خصائل

15/404 قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ سَمِعْتُكَ سَعْدًا يَقُولُ: إِنَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أُعْطِيَ خَصَالًا ثَلَاثًا قَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَضْفُ الثَّيَّارَ ثُمَّ قَالَ أَتَعْبُدُونَ ابْنَ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَاةً فَعَلَيْ مُؤَلَاةٍ وَقَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيكَ الزَّيَّاتَةَ أَفَضْتُكُمْ لَيْسَ بِقَرَارٍ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَجْشُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَدَعًا غَيِّبًا قِيلَ رَمَدٌ فِي عَيْنَيْهِ فَأَتَى بِهِ وَدَعَا أَنْ يَفْتَحَ عَلَى يَدِهِ يَوْمَئِذٍ خَيْبَرَ ثُمَّ مَنَزَلُهُ فِي مَنْسَجِدِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ مَا أَسْكَنُهُ إِنَّ اللَّهَ أَسْكَنُهُ

خیثمہ سے مروی ہے کہ میں نے سعد (ابن ابی وقاص) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو طالب کے بیٹے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو تین خصوصیات عطا کی گئی ہیں:

اول: رسول اللہ ﷺ غدير خم کے دن زوال کے وقت کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو سب نے جواب دیا: خدا کی قسم! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔"

دوم: رسول اللہ ﷺ جنگِ خیبر کے موقع پر فرمایا: میں علم اسے عطا کروں گا جو تم سب سے زیادہ نصیب ہوگا اور وہ فرار ہونے والا نہیں ہوگا۔ پھر اگلے دن صبح ہوئی تو لوگ بزمِ رسالت میں اپنے گھٹنوں پر وزن ڈال کر بندہ اس کی جستجو کر رہے تھے کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا تو آپ کو بتایا گیا کہ انھیں آشوبِ چشم ہے مگر پھر بھی آپ انھیں بلوایا تو وہ آپ کے سامنے تشریف لائے اور آپ نے دعا فرمائی: ”اللہ آج علی کے ہاتھوں خیبر کی فتح عطا فرمائے گا۔“

سوم: پھر (تیسری خصوصیت یہ ہے کہ) حضرت علی علیہ السلام کا گھر رسول اللہ ﷺ کی مسجد (نبوی) میں تھا اور اس بارے میں رسول اللہ سے استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اسے مسجد میں نہیں ٹھہرایا بلکہ اللہ نے اسے مسجد میں ٹھہرایا ہے۔^①

تین سو سال پہلے کی عبارت

16/405 قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ التَّيْمَانِ عَنْ إِمَامِهِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخَ لَهُ قَالُوا: غَزَوْنَا بِلَادَ الرُّومِ فَوَجَدْنَا فِي كَنِيْسَتِهِمْ مِنْ كُنَانِيْسَتِهَا مَكْتُوبًا:

أَيُّ جُ	مَعْتَر	قَتَلُوا	حُسَيْنًا
شَفَاعَةً	جَدِيْهِ	يَوْمَ	الْحِسَابِ

فَقُلْنَا لِلرُّومِ مَتَى كُتِبَ هَذَا فِي كَنِيْسَتِهِمْ قَالُوا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ نَبِيُّكُمْ بِشَلَاثَةِ عَامٍ

ابن تیمان بیان کرتا ہے کہ میں نے قبیلہ بنو نسیم کے رہنما سے اور انھوں نے اپنے قبیلہ کے بزرگوں سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: جب ہم جنگ کے لیے روم کے مختلف شہروں میں گئے تو ہم نے وہاں روم کے ایک چرچ میں یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی:

”جن لوگوں نے حسین کو قتل کیا ہے کیا وہ بھی حساب کے دن آپ کے نانا کی شفاعت کے مستحق ہیں؟“

تو ہم نے رومیوں سے پوچھا: یہ عبارت تمہارے چرچ میں کب سے لکھی گئی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: یہ عبارت آپ کے نبی کی بعثت سے تین سو سال پہلے کی مکتوب ہے۔^②

① عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

② ابلی شیخ صدوق: ص ۱۱۳

انبیاء کا اقرار ولایت

17/406 عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَلَكَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ

لِي يَا مُحَمَّدُ سَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ قُلْتُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ وَالسَّيِّئِينَ عَلَى مَا بَعَثَكُمْ اللَّهُ قَبْلِي، قَالُوا

عَلَى وَلَا يَتَكَ يَا مُحَمَّدُ وَلَا يَتِي عَلَى نَبِيِّ أَبِي طَالِبٍ

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب مجھے (معراج کے لیے) آسمان کی سیر کرنی گئی تو میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا: اے محمد! آپ اپنے سے پہلے انبیاء و رسل سے پوچھیں کہ کس بات کے عہد پر نبی و رسول بنایا گیا ہے؟ تو میں نے سوال کیا: اے لوگو! اور کرو انبیاء! اللہ نے آپ کو کس عہد پر نئے سے پہلے مبعوث فرمایا تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا: اے محمد! آپ کی اور علی ابن ابی طالب کی ولایت پر۔^①

تم ٹل صراط پر کھڑے ہوں گے

18/407 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَبَّ وَجَلَّ فَتَقِفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا تَجُوزُ أَخَذًا وَلَا يَتَوَازٍ مِنْ عَلَيْنِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل اور جبرئیلؑ مجھے یہ تم دیں گے کہ ہم صراط پر کھڑے ہو جائیں اور صرف وہی شخص ٹل صراط عبور کر سکے گا جس کے پاس حضرت علیؑ کا ہاتھ ہوگا۔^②

دوے زمین کے گناہ گاروں کی شفاعت

19/408 قَالَ: حَدَّثَكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَسَنَانَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ آبَائِهِ عَنْ أُمِّهِ

الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا بِالرَّحْبَةِ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ يُجْتَمِعُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا

أُمِّهِ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْزَلَكَ اللَّهُ بِهِ وَأَبُوكَ يُعَذِّبُ بِالنَّارِ فَقَالَ مَذْفُوعٌ اللَّهُ فَاتَكَ وَ

الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ شَفَعَ أَبِي فِي كُلِّ مُذْنِبٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَشَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ أَبِي

بحار الانوار: ج ۳۶، ص ۳۰۷؛ مستدرک ابن شاذان: ۱۵۰؛ غایۃ المرام: ۲۰۷؛ ارشاد اقلوب: ۲۱۰

اس کے محل باب ۳، ج ۱۳ و باب ۴، ج ۱۰ و باب ۶، ج ۹ اور باب ۱۰، ج ۱۸ میں موجود ہے۔

يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَابْنُهُ قُسَيْمُ النَّارِ ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ إِنَّ نُورَ أَبِي طَالِبٍ يَدُورُ
الْقَبْرِ لِيُطْفِئُ نُورَ مُحَمَّدٍ وَ نُورُ قَاضِيَةِ وَ نُورُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ مَنْ وَلَدَهُ مِنَ الْأَنْثَى
نُورُهُ مِنْ نُورِنَا الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ بِالْفَنَاءِ

ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل
ہوئے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن وہ (کوفہ میں) رجب کے مقام پر تشریف فرما تھے جبہ آپ
ارد گرد لوگ جمع تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے امیر المومنین! اللہ نے آپ کو عظیم مقام
عطا فرمایا ہے مگر آپ کے والد کو جہنم میں عذاب دیا جا رہا ہے؟

یہ سن کر امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: زبان بند کرو، اللہ تیرا منہ توڑے! اُس ذات کی قسم جس نے محمد
محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، اگر میرے والد گرامی (حضرت ابوطالب) روئے زمین پر موجود تھا تو
کی شفاعت فرمائیں تو اللہ تعالیٰ ان گناہ گاروں کے حق میں میرے والد کی شفاعت کو قبول کرے گا۔ پس! میرے
گرامی کیسے جہنم کے عذاب میں ہو سکتے ہیں جبکہ ان کا بیٹا (جنت اور) جہنم کو تقسیم کرنے والا ہے۔

پھر آپ نے مزید یہ فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ
کے دن حضرت ابوطالب کے نور کے آگے ہر نور مامد پڑ جائے گا سوائے حضرت محمد کے نور کے اور میرے، اور قاسم
حسن و حسین اور (حضرت) حسین کی اولاد میں سے آئمہ کے نور کے، کیونکہ حضرت ابوطالب کا نور ہمارے نور سے
اور اللہ عزوجل نے ہمارے نور کو حضرت آدم کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا ہے۔^①

مولانا علی کی اپنے عزیزوں کو نصیحت

20/409 عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ مَلْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمِيَّ

يَجْعَلُ أَهْلَ بَيْتِهِ وَهُمْ أَحَدُ عَشَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَكْبَرُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَصْغَرُ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ وَ عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عَلِيٍّ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا عِنْدَهُ قَالَ يَا بَنِيَّ كَيْسَارًا وَ صِغَارًا لَا تَكُونُوا كَالْغُصْبَةِ الْغَوْدَةِ وَ

الْجَفَاةِ الَّذِينَ لَمْ يَتَّقُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُعْطُوا مِنَ اللَّهِ الْيَقِينِ كَبَيْضِ بَيْضِ [هَئِض] فِي الْأُحْجِ وَ نَحْنُ

الْفَرَاحِ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ خُصِيْفَةِ مُسْتَحْدِفِ عَفْرِيتِ مُتَرْفِ يَقْتُلُ خَلْفِي وَخَلَفِ الْخَلْفِ ثُمَّ قَالَ وَلَهُوَ لَقَدْ
عَلِمْتُ بِتَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ وَتَمَامِ الْكُتُبِ وَتَضْيِيقِ الْعَذَابِ وَلَيَتَنَنَّ عَلَيْكُمْ يَغْنَمُهُ أَهْلُ النَّبِيتِ

ابوطاہر نے اپنے باپ سے، اور انھوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے گھر
سے افراد کو جمع کیا اور وہ گیارہ افراد تھے: حسن بن علی، حسین بن علی، محمد بن علی اکبر، عمر بن علی، محمد بن علی اصغر، عباس بن
عبد اللہ بن علی، جعفر بن علی، عثمان بن علی، عبد اللہ بن علی اور ابوبکر بن علی۔ جب یہ سب آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے تو
آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹو! بڑے اور چھوٹو! تم لوگ بڑی بڑی باتیں کرنے والے اور بد تہذیب لوگوں کی طرح مت
ہو جنہیں دین کی سوجھ بوجھ نہیں ہے اور انھیں اللہ کی طرف سے یقین کی دولت عطا نہیں ہوئی اور نہ پرندے کے اُس
نڈے کی طرح ہونا جیسے اس نے ناخوشی کی حالت میں ریت میں دیا ہو۔ آل محمد اپنا خلیفہ و جانشین بنائیں گے اور خبیث و
مذمت میرے خلیفہ کو اور پھر خلیفہ کے خلیفہ کو قتل کرتے رہیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے رسالت کے پیغامات اور تمام احکامات لوگوں کو سکھائے ہیں اور اللہ کی
تائید آپ اہل بیت پر تمام ہیں۔^①

بن عباسؓ کا ایک جماعت سے گزر

21/410 حَدَّثَنَا عَنْ عَمَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ مَا حُجِبَ بَصَرُهُ
بِقَوْمٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يُسَبُّونَ عَيْتًا فَقَالَ لِقَائِهِمْ رُفْدَهُ فَوَقَّفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُمْ
مَنْ الَّذِي سَبَّ اللَّهَ فَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَنْ سَبَّ اللَّهَ فَقَدْ أَشْرَكَ فَقَالَ فَالَّذِي سَبَّ
مُحَمَّدًا فَقَدْ كَفَرَ فَقَالَ مَنْ الَّذِي سَبَّ عَلِيًّا فَقَالُوا أَمَّا هَذَا فَقَدْ كَانَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ اللَّهَ
أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ ثُمَّ وَدَّ هَبًا
فَقَالَ لِقَائِهِمْ مَا سَمِعْتُمْ يَقُولُونَ قَالَ لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ:

نَظَرُوا إِلَيْنِكَ بِأَعْيُنٍ مُخْمَرَةٍ

نَظَرُوا إِلَيْنَا بِأَعْيُنٍ مُخْمَرَةٍ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زِدْنِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ:

خُزَيْدُ ، الْحَوَاجِبُ تَاكِيَسِي أَخْقَابِهِمْ

نَقَرَ الدَّلِيلُ إِلَى الْغَرِيمِ الْقَاهِرِ

فَقَالَ زِدْنِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ:

أَحْيَاؤُهُمْ جِزْيَتِي عَلَى أَمْوَالِهِمْ

وَالْمَيِّتُونَ قَضِيْعَتُهُ لِنَفَائِهِ

منقری نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ جب (عبداللہ) ابن عباسؓ کو بصرہ کا گورنر بنایا گیا تو آپؓ نے ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو حضرت علیؓ کو گالیاں دے رہے تھے تو آپؓ نے اپنی رہنمائی کرتے ہوئے (جو سواری کی رتی پکڑ کر آگے آگے چل رہا تھا) سے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو۔ وہ انھیں ان لوگوں سے لے گیا تو آپؓ نے ان لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہا: یہاں کون اللہ کو گالیاں دے رہا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! اے ابن عباسؓ! جس نے اللہ کو گالی دی وہ مشرک ہو گیا۔ ابن عباسؓ نے کہا: اور جس نے محمدؐ کو گالی دی؟ انھوں نے کہا: وہ کافر ہو گیا۔

ابن عباسؓ نے کہا: کون حضرت علیؓ کو گالیاں دے رہا تھا؟

انھوں نے کہا: ہاں! ایسا کر رہے تھے۔

اس پر جناب ابن عباسؓ نے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے علیؓ کو گالی گلوچ دی اس نے مجھے گالی گلوچ دی اور جس نے مجھے گالی گلوچ دی اُس نے اللہ کو گالی گلوچ دی۔ پھر آپؓ وہاں سے واپس چلے گئے اور آپؓ نے اپنی سواری کی رتی پکڑ کر آگے چلنے والے شخص سے پوچھا کہ میں نے اس کے بعد ان کو کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: انھوں نے کچھ نہیں کہا۔ پھر آپؓ نے اس سے یہ بات کہ تم نے کیا دیکھا ہے جب میں نے بات کی تو ان کے چہرے کیسے تھے؟

تو اس نے اشعار پڑھتے ہوئے کہا:

”وہ آپؓ کو سرخ آنکھوں سے اس طرح گھور رہے تھے جیسے بکرا قصائی کی چھری کو گھور رہا ہوتا ہے۔“

اس پر ابن عباسؓ نے کہا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، اس پر مزید کچھ بیان کرو۔

تو اس نے یہ اشعار پڑھے:

”وہ جتنی ہوئی آبروؤں کے ساتھ کن اکھیوں سے اور جھکی ہوئی ٹھوڑی کے ساتھ یوں آپ کو دیکھ رہے تھے جیسے کوئی ذلیل و رسوا شخص اپنے مخالف سے انتقام لینے کے لیے دیکھتا ہے۔“

اس پر ابن عباسؓ نے کہا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، اس حوالے سے میرے لیے مزید کچھ بیان کرو۔
تو اس نے کہا:

”ان کے زندہ لوگ اپنے غمروں کے لیے باعثِ تنگ و عار ہیں اور ان کے غمروں کے لیے دلدور رکھنے والوں کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث ہیں۔“^(۱)

مجھے ایک فضیلت عطا ہوئی؟

22/411 عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: لِعَلِّي ثَلَاثٌ فَلَأَنْ تَكُونَ لِي وَجَدَةً مِنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُخْرِجِ النَّعِيمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِّي وَخَلْفَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَيِّلُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالضَّبْيَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي مِثْلَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ حَيْمَرَ لَأُعْطِيَكَ الزَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَّوُلَتْهَا قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَإِنِّي أَرْمَدُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيَّ الزَّايَةَ فَفَتَحَ عَيْنَهُ وَلَمَّا تَرَكْتَ هَذِهِ الْآيَةَ نَدَّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي

۱۔ مرین سعد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت علیؑ سے بہت سی فضیلتیں ایسی سنی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک فضیلت بھی مجھے عطا کی جاتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے عزیز ہوتی (وہ یہ ہیں):

۲۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؑ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ جب آپؐ ایک جنگ میں

۱۔ شیخ صدوق: مجلس ۲۱، ج ۲، ص ۱۹۷؛ ابی منت نے بھی شہادت کیا ہے۔ چہ کتب ملاحہ فرمائیں: مناقب ابن مغازی: ۳۹۳؛ کفایہ

طاب: ۸۲؛ فرامعہ المصطفیٰ: ۳۰۲/۱

- حضرت علیؓ کو پیچھے (مدینہ میں) چھوڑ کر گئے تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھاری میرے نزدیک وہی قدر و منزلت ہے جو جناب ہارونؑ کی جناب موسیٰؑ کے نزدیک تھی سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔
- ۲- میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنگ خیر کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا: میں (کل) لشکر کا علم ایسے دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوگا اور اللہ اور اُس کا رسول اُس سے محبت رکھتے ہوں گے۔ ہم میں سے ہر شخص اس علم کو حاصل کرنے کا خواہش مند تھا لیکن رسول اللہ نے فرمایا: میرے پاس (حضرت) علیؓ کو بلاؤ تو حضرت علیؓ تشریف لائے لیکن انھیں آشوب چشم تھا۔ آپؐ نے اپنا لعاب ان کی آنکھوں پر لگایا تو وہ خفا یاب ہو گئے اور آپؐ نے لشکر کا علم حضرت علیؓ کو عطا فرمایا۔
- ۳- جب یہ آیت نازل ہوئی: ”ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹے بلاؤ“۔^(۱) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر فرمایا: ”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں“۔^(۲)

یا رسول اللہ! خلیفہ مقرر کر دیں

23/412 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُثَنَّى بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: لَيْلَةَ الْحَجِّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ قُلْتُ أَتَاكَ بِكَرٍّ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ لَيْسَ لَكَ تَقِيٍّ قُلْتُ اسْتَغْفِرُكَ قَالَ مَنْ قُلْتُ عَمَرَ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ لَيْسَ لَكَ تَقِيٍّ قُلْتُ اسْتَغْفِرُكَ قَالَ مَنْ قُلْتُ عَلِيًّا قَالَ أَمَّا تَقَهُمْ إِنَّ أَطَاعُوهُ تَخَلَّوْا الْجَنَّةَ أَجْمَعِينَ رَأَيْتُمْ

ابن مسعود سے مروی ہے کہ لیلۃ الحج کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری وفات کی خبر سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپؐ اپنا خلیفہ و جانشین متعین فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر کو، تو آپؐ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری موت کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپؐ اپنا خلیفہ و جانشین متعین فرمادیں؟ تو آپؐ نے فرمایا:

① سورۃ آل عمران: آیت ۶۱

② ابی شیخ طوسی: ص ۳۰۷: اہل سنت نے اس حدیث کو اپنی صحاح سے سمیت کثیر کتب میں نقل کیا ہے۔

کس کو؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ یہ سن کر آپؐ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے سیری موت کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپؐ اپنا خیفہ و جاشین متعین فرمادیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ اس پر میں نے عرض کیا: علیؑ کو۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر لوگوں نے علیؑ کی اطاعت و نبرداری کی تو وہ سب کے سب رکوع کرتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔^(۱)

سیدہ سلام اللہ علیہا کی قدر و منزلت

24/413 قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُنْهَمِي عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالنَّاسِ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةُ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةُ فَقَالَ فَقَدِيمٌ مِنْ عَزَائِهِ فَاتَا حَا فَاذَا هُنَّ يَمْسُحُ عَلَى بَازِيهَا وَرَأَى عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قُلُوبَهُنَّ مِنْ وَضْعَةٍ فَرَجَعَتْ وَلَمْ يَدْخُلْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ فَاطِمَةُ ظَنَّتْ أَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا مِنْ أَجْلِ مَا رَأَى فَهَتَّكَتِ السِّنُّوْ وَتَرَعَّتِ الْقُلُوبُ عَنِ الطَّبِيبِ فَقَطَعَتْهُ وَدَفَعَتْهُ إِلَيْهَا فَأَتِيَا النَّبِيَّ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا ثَوْبَانُ خُذْ هَذَا فَانْظُرْ يَوْمَئِذٍ تَبَيَّنَ بِالنَّبِيِّتَةِ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَإِلَى أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا ظِلْمًا بَيْنَكُمْ فِي حَيَاتِكُمْ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارًا مِنْ عَاجٍ

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے خاندان سے افراد میں سے سب سے آخر میں جناب فاطمہؑ کو الوداع کہتے اور جب باہر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لے جاتے۔

ثوبان کہتا ہے کہ رسول اللہ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہؑ کے گھر گئے۔ جب آپؐ ان کے دروازے تک گئے تو آپؐ نے امام حسنؑ و حسینؑ کے ہاتھوں میں چاندی کے کنگن دیکھے اور آپؐ واپس لوٹ گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔

جب حضرت فاطمہؑ نے یہ دیکھا تو انھیں معلوم ہو گیا کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی وجہ سے اندر تشریف نہ لائے۔ پھر آپؐ نے گھر کے دروازے پر موجود قیمتی پردہ اُتار دیا اور بچوں کے ہاتھوں سے چاندی کے کنگن اُتار کر

اپنے دونوں بچوں کو دے کر فرمایا کہ یہ نبی کی بارگاہ میں جا کر پیش کرو۔

پھر دونوں بچوں نے روتے ہوئے وہ نگلن نبی ﷺ کو لا کر دے دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ثویبان! یہ بچہ لو اور یہ مدینہ میں اپنے گھر لے جانا، کیونکہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ چھڑی دینے میں سے پاکیزہ چیزوں کو بھی کھائیں۔ اے ثویبان! جناب فاطمہ کے لیے بازار سے ایک بار اور ہاتھی کے دانتوں کا کشتن لاؤ۔^①

ستر ہزار لوگوں کا جنت میں داخلہ

25/414 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ: يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ

عَلَيْهِمْ ثُمَّ أُسْفِتْ إِلَى عَنِّي ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ شِيعَتُكَ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی بن ابی طالب کو مخاطب کر کے فرمایا: وہ آپ کے شیعہ ہوں گے۔ آپ ان کے امام۔^②

رسالت و امامت میں اخوت

26/415 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حِينَ أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ أَهْلَ بَيْتِهِ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ

مَا بِي لَمْ تَوَاجِعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَخِي قَالَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ابن عمر سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اس حالت میں رسول اللہ کے پاس تشریف لائے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا ہے؟

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔^③

① امالی شیخ صدوق: ص ۱۹۳؛ بحار الانوار: ج ۳۳، ص ۸۹

② اس طرح کی حدیث باب نمبر ۳ میں حدیث نمبر ۶۰ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔ (مترجم)

③ مناقب آل ابی طالب: ۲/۱۸۵؛ الریاض المتجب الدین: ۷۲؛ الطرائف ابن طاووس: ۱/۶۳؛ اسے اہل سنت نے بھی روایت کیا ہے،

دیکھیے: جامع الترمذی: ۵/۶۳۶؛ مناقب ابن مخاضی: ۳۷

ولایت علیؑ کے بغیر اعمال ضائع ہوں گے

27/416 قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّهُ بِمَنْ أَحَدًا عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ قَائِلِينَ مِنْ تَبُوكَ فَقَالَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَلْفُوا إِنِّي الْأَخْلَاسُ وَالْأَقْنَابُ قَفَعُوا فَصَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ فَحُطِبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَعَاضِرَ النَّاسِ مَا لِي أَرَاكُمْ إِذَا ذُكِرَ آلُ إِبْرَاهِيمَ تَهَلَّلْتُمْ وَجُوهُكُمْ فَإِذَا ذُكِرَ آلُ مُحَمَّدٍ كَأَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجُوهِكُمْ حُبُّ الرُّمَّانِ وَالَّذِي بَعَثَنِي نَبِيًّا لَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْمَالٍ كَأَفْئَالِ الْجَبَالِ وَلَمْ يَخُفْ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَأَكْبَتُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ

انس بن مالک بیان کرتا ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تبوک سے واپس آرہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے راستے میں فرمایا: میرے لیے اُونٹوں کے پالان اور ان پر کپڑا ڈال کر منبر بناؤ تو اصحاب نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ نے اس پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جیسا کہ وہ اس کا حق دار ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ جب آلِ ابراہیم کا ذکر کیا جاتا ہے تو تمہارے چہرے خوشی سے کھل اُٹھتے ہیں اور جب آلِ محمد کا ذکر کیا جاتا ہے تو تمہارے چہرے اتار کے دانے کے مانند پھٹ جاتے ہیں۔ اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن پہاڑوں کی تعداد کے برابر اعمال لے کر نہ کی بارگاہ میں پیش ہو لیکن وہ اپنی زندگی میں حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر ایمان نہیں رکھتا تھا تو اللہ عزوجل سے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔^①

سعد بن مالک کی خواہش

28/417 عَنْ الْحَزْرِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَقِيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ لِعَلِيٍّ مَسْقِبَةً قَالَ قَدْ شَهِدْتُ لَهُ أَنْ تَعَا لَأَنْ تَكُونَ لِي إِحْدَاهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا أُعْتَمِرُ فِيهَا عُمْرَ نُوْجٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ يَدْعُو إِلَى مُشْرِكٍ قُرَيْشٍ فَسَارَ بِهَا يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ اتَّبِعْ أَبَا بَكْرٍ

فَبَيَّنَّهَا وَرَدَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزَلْ فِي شَيْءٍ فَقَالَ لَا إِلَّا خَيْرٌ لَا أَنَّهُ لَا يُبْلَغُ إِلَّا أَنَا وَرَجُلٌ
مِثِّي أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَالَ فَكُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْمَسْجِدِ فَنُودِيَ فِينَا أَلَا لِيُخْرِجَ مَنْ فِي
الْمَسْجِدِ إِلَّا آلَ الرَّسُولِ وَآلَ عَلِيٍّ فَخَرَجْنَا نَهْرُ وَلَا عَنَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِلَى الْعَبَّاسِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَجْتَ أَهْلَ بَيْتِكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ وَاسْتَغْنَيْتَ هَذَا الْعَلَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا أَمَرْتُ
بِإِخْرَاجِكُمْ وَلَا أَسْكَنْتُ هَذَا الْعَلَامَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَمَرُ يَوْمَ النَّارِ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَ عُمَرَ وَسَعْدًا
إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ سَعْدًا وَرَجَعَ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تُعْطَيْنِ الزَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي شَيْءٍ
كَثِيرٍ خُشِّي أَنْ أُخْطِئَ بَعْضُهُ قَدَعًا يَحْيَى وَهُوَ أَرْمَدُ فَمَجِيءٌ بِوَيْقَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ افْتَحِ عَيْنَيْكَ
قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَتَمَلَّ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ دَلَّكَهَا بِإِبْهَامِهِ فَأَعْطَاهُ الزَّايَةَ وَالزَّايَةُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَبْلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَسْتُ أَوْى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَالُوا بَلَى فَقَالَ ادْنُ يَا عَلِيُّ فَدَنَا عَنِّي فَرَفَعَ يَدَهُ وَرَفَعَ النَّبِيُّ يَدَهُ حَتَّى نَظَرْتُ بَيَاضَ إِبْطِئِهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْخَامِسَةُ مِنْ مَتَابِقِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ غَزَا
عَنْ ثَاقِبِهِ الْخَمْرَاءِ وَخَفَّ عَلَيْهِ عَيْنِيَا فَنَفِيسَتْ عَلَيْهِ قُرَيْشٌ وَقَالُوا إِنَّمَا خَفَقَهُ لِمَا اسْتَنْقَلَهُ وَكَرِهَ خَفَقَتَهُ
فَجَاءَ عَلِيُّ حَتَّى أَخَذَ بِغُرْزِ الثَّاقِفَةِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تَبِيعْتَنِي أَوْ أَلِي تَابِعْتُكَ زَعَمْتَ قُرَيْشٌ أَنْتَ إِنَّمَا
خَلَفْتَنِي لِمَا اسْتَنْقَلْتَنِي وَكَرِهْتَ خُصْبِي قَالَ وَبَكِي عَنِّي فَتَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ خَاصَّةٌ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تُرَضَى أَنْ تَكُونَ مِثِّي
يَمْتَنِزَةً خَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْبِيَّ بَعْدِي قَالَ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنِ رَسُولِهِ

حرث بن مالک سے مروی ہے کہ میں کہ آیا اور میری ملاقات سعد بن مالک سے ہوئی تو میں نے اس سے کہا کہ
کیا تم نے حضرت علیؑ کی کوئی فضیلت سنی ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کی چار ایسی فضیلتوں کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر ان
میں سے کوئی ایک فضیلت بھی مجھے عطا کی جاتی تو وہ مجھے اس دنیا میں عمر لough سے زیادہ محبوب اور عزیز ہوتی (وہ چار فضیلتیں
درج ذیل ہیں):

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو سورۃ برأت کی تبلیغ کے لیے قریش کے مشرکوں کی طرف بھیجا اور ابوبکر
انھیں روانہ ہوئے ایک دن اور رات گزری تھی کہ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ابوبکر کے پیچھے جاؤ اور (ان سے سورۃ

برأت کی آیات لے لو) آپؐ جا کر سورۃ برأت کی قریش کے مشرکوں کو تبلیغ کرو اور ابو بکر کو واپس بھیج دو۔

جب ابو بکر واپس آئے تو انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں اللہ کا کوئی حکم نازل ہوا ہے؟
رسول اللہ نے فرمایا: نہیں مگر خیر۔ یاد رکھو! اس کی تبلیغ صرف میں کر سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو۔ یا آپؐ نے
یہ فرمایا: جو شخص میرے اہل بیت میں سے ہو۔

۲۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد نبویؐ میں رہتے تھے تو ایک دن ہمیں یہ کہا گیا کہ آل رسولؐ اور آل علیؑ
کے علاوہ جو بھی مسجد میں رہتے ہیں وہ باہر چلے جائیں۔ پھر ہم وہاں سے یوحصل قدموں کے ساتھ باہر نکل گئے۔ اگلے دن
صبح ہوئی تو جناب عباسؓ رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے اپنے چچاؤں اور اپنے اصحاب کو
بہر نکال دیا ہے اور اس نوجوان لڑکے (حضرت علیؑ) کو اندر ٹھہرایا ہے؟

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ تو میں نے تمہیں اپنے حکم سے باہر نکالا ہے اور نہ اس لڑکے کو اپنے حکم سے
یہاں ٹھہرایا ہے بلکہ اللہ نے یہ حکم دیا ہے (کہ آل رسولؐ و آل علیؑ کے علاوہ کسی کو مسجد نبویؐ میں قیام کرنے اور ٹھہرنے کی
جائزہ نہیں ہے)۔

۳۔ اور ان کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر اور سعد کو خیر کی طرف روانہ کیا تو سعد میدان کی
طرف روانہ ہوا مگر عمر واپس پلٹ آئے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: اب میں (کل) لشکر کا علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ
سے اُس کے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہوگا اور آپؐ نے اس موقع پر اس مرد (حضرت علیؑ) کی کافی تعریف فرمائی لیکن مجھے اس
سے کا ڈر ہے کہ میں اس میں کوئی غلطی نہ کر جاؤں۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا جبکہ اُس وقت آپؐ کو آشوب چشم
تھا۔ حضرت علیؑ کو بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو۔ انھوں نے عرض کیا: میں آنکھیں نہیں
کھول سکتا تو رسول اللہ نے آپؐ کی آنکھوں پر اپنا لعاب لگایا، پھر اسے اپنے انگوٹھے سے ملا اور رگڑا۔ پھر حضرت علیؑ کو
گوشت کا علم عطا فرمایا۔

۴۔ اور ان کی چوتھی فضیلت یہ ہے کہ غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ
نے بیخ م پھینچایا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! کیا میں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ آپؐ نے یہ تین دفعہ
کہا۔ سب نے جواب دیا: جی ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میرے قریب آؤ تو حضرت علیؑ
آپؐ کے پاس تشریف لائے تو آپؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس قدر بلند کیا یہاں

تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا: ”جس کا تمس مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔“ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

اور آپ کی پانچویں فضیلت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سرخ ناقہ پر سوار ہو کر جا رہے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تشریف فرما تھے۔ جب آپ اس حالت میں قریش کے سامنے سے گزرے تو انھوں نے کہا: یہ شخص پیچھے بیٹھا ہے یہ اس پر بوجھ بنا ہوا ہے اور یہ (نئی) اس کی صحبت کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نیچے اتر کر آپ کی ناقہ کی رکاب پکڑ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ آپ کی صحبت کرتے ہیں یا درحقیقت میں آپ کا پیروکار ہوں؟ قریش یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس لیے مجھے پیچھے بٹھایا ہے کہ آپ مجھے اپنے لیے بوجھ تصور کرتے ہیں اور میری صحبت کو ناپسند کرتے ہیں۔

راوی کہتا ہے: یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ گریہ کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلند آواز سے پکارا۔ لوگ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی کوئی خدمت خصوصیت نہ ہو۔

پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ تمھاری مجھ سے نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔^①

رسول اللہ کی اہل بیت سے محبت

29/418 قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ يَوْمَ أُبَي أَنَا أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ لَا بَلْ أَنَا أَحَبُّ فَقَالَ الْحُسَيْنُ لَا بَلْ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ فِيْمَ أَنْتُمْ، فَأَخْبَرْتَاهُ فَأَخَذَ فَاطِمَةَ فَاحْتَضَنَهَا وَقَبَّلَ قَاحَا وَحَمَّ عَلَيَّاهُ وَلِيَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَجْسَدَ الْحَسَنِ عَلَى فَحْدِهِ الْأَيْمَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى فَحْدِهِ الْأَيْسَرِ وَقَبَّلَهُمَا وَقَالَ أَنْتُمْ أَوْلَى بِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْإِلَهَ مِنْ وَالْأَكْثَرِ وَغَادَى مِنْ غَادَاكُمْ أَنْتُمْ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكُمْ وَالَّذِي نَفْسِي

① فتح صدوق، عمل الشرائع، ص ۱۹۰، بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۲۸۵

يَسِيرُونَ وَلَا يَتَوَلَّوْا كُمْ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلِيَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ایک دن جناب فاطمہؑ نے مجھ سے فرمایا: آپ کی نسبت رسول اللہؐ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ میں نے جواب میں کہا: نہیں! بلکہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ پھر حسنؑ نے کہا: نہیں! بلکہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ پھر حسینؑ نے کہا: نہیں! بلکہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

اسنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور انھوں نے فرمایا: اے بیٹی! آپ لوگ آپس میں کیا گفتگو کر رہے تھے؟ تو ہم نے انھیں سارا ماجہ سنایا۔ آپ نے جناب فاطمہؑ کو اپنے سینے سے لگا کر بوسہ دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے قریب کر کے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں ران پر اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ران پر بٹھایا اور ان دونوں کو بوسہ دیا اور فرمایا: آپ لوگ دنیا و آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب ہیں اللہ سے محبت رکھتا ہے جو آپ لوگوں سے محبت رکھے اور اللہ اس کو دشمن رکھتا ہے جو آپ سے دشمنی رکھے۔ آپ مجھ سے بہتر آپ سے ہوں۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگوں سے دنیا میں صرف وہ بڑے محبت رکھیں گے جن کا دنیا و آخرت میں اللہ عزوجل ولی ہوگا۔^①

حباب کا پرواز کرتے ہوئے آنا

30/419 قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ عَيْسَى الْجَمْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ عَلِيًّا يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ لِلْمَسِيرِ إِلَيْهِ إِلَى الشَّامِ وَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَوَادَعَةِ وَ الْحُكُومَةِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مِنْ مُعَاوِيَةَ الْمُبَالِغِ وَ جَعَلَ يَدُشُّ الرِّجَالَ إِلَى عَلِيٍّ لِنَقْلِ وَ يَقْتُلُ الْحَيَّةَ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ كَاتَبَ عَمْرُو بْنُ حَرْبٍ التَّغْزَوِيَّ إِلَى الْكُوفَةِ فَقَدِمَ الرَّجُلُ إِلَى عَمْرُو بْنِ حَرْبٍ فَأَنزَلَهُ فِي مَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَرَى الْمَسِيحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَ كَانَ يَجْلِسُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ الْأَعْظَمِ يُقْبِلُ النَّاسَ وَ يَقْنِصُ بَيْنَهُمْ حَتَّى تَحِبَّ الصَّلَاةُ فَيَتَخَنَعُ الْخُفَيْنِ وَ يَطْهَرُ الرِّجْلَيْنِ وَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى أَهْلِهِ لَيْسَ خُفَّهُ وَ انْصَرَفَ فَأُجْبِعَ الرَّجُلُ أَنْ يُرْصِدَ عَلِيًّا فَإِذَا خَلَعَ خُفَّيْهِ جَعَلَ فِي أَحَدِهِمَا أَقْفَى أَوْ قَالَ ثُعْبَانًا بِمَا كَانَ مَعَهُ فَقَعَلَ ذَلِكَ وَ جَعَلَ

الْأَفْعَى أَوْ قَالَ الثُّعْبَانُ فِي أَحَدِ الْحَقْلَيْنِ فَلَمَّا أَرَادَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَلْبَسَ حُفَّهُ انْقَضَ عُقَابٌ
فَاخْتَلَفَ الْحُفَّ وَكَارَاهِي فِي الْحِجْوَةِ ثُمَّ كَرَحَهُ فَخَرَجَ الْأَفْعَى فَقَتِلَ قَالَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِلنَّاسِ
خُذُوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَتِ الْأَبْوَابُ وَنَظَرُوا فَإِذَا رَجُلٌ غَرِيبٌ وَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي أَرْصَدَتْ
بِمَا صَنَعَ فَاعْتَرَفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَعَثَهُ لِيَذِلَّكَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَرْيِثٍ قَالَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ جِئُوا
بِعَمْرِو بْنِ حَرْيِثٍ وَلَا تَتَأَلَوْهُ بِسُوءٍ فَانْطَلَقُوا فَجَاءُوا بِهِ تَرْتِيلاً قَرَأِيصُهُ قَارَأُوا قَتْلَهُ فَقَالَ أَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ دَعُوهُ فَلَيْسَ هُوَ وَلَا مُعَاوِيَةُ بِقَاتِلِي وَلَا يَقْدِرَانِ عَلَى ذَلِكَ إِنَّ قَاتِلِي رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ
كَرَّبَ مِنَ الرِّجَالِ أَعْتَرَأَ أَيْسَرُ أَصْيَفُ يُنْظَرُ بِعَيْنِي شَيْطَانٍ وَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَصِفُهُ قَالَ
يَقْتُلُنِي فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ لَا بَلَّ فِي شَهْرِ الصِّيَامِ عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ إِلَى يَذِلَّكَ وَقَدْ خَابَ مِنِّي
افْتَدَى ثُمَّ أَطْلَقَ عَنْ عَمْرِو وَأَنْشَأَ يَقُولُ:

يَلْكُمُ قُرَيْشٌ تَمَثَّلَانِي لِتُقْسِنِي	فَلَا وَرَبِّكَ مَا تَرَوِي وَلَا ظَفِيرُوا
إِنَّمَا بَقِيْتُ قَاتِي لَسْتُ مُتَّعِذًا	أَهْلًا وَلَا شِيعَةً فِي الدِّينِ إِذْ عَنَدُوا
قَدْ بَاتِعُونِي فَمَا أَوْفُوا بِبَيْعَتِهِمْ	يَوْمًا وَمَالُوا بِأَهْلِ الْكُفْرِ إِذْ كَفَرُوا
وَقَلْبُوا بِي عَنْ حَزْبٍ مُشْتَرَةٍ	مَا لَمْ يُلَاقِ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ
فَإِنْ هَلَكَتْ قَرْمَنٌ ذِقْتِي لَكُمْ	يَذَاتٍ وَذَقْتِي لَا يَغْفُو لَهَا بَشَرٌ
عَامَ الثَّلَاثِينَ خَيْلٌ غَيْرُ مُنْقَدَةٍ	إِذَا الْمُحَرَّمُ عَنْهَا مَرَّ أَوْ صَفَرٌ
وَسَوْفَ يَأْتِيكَ عَنْ أَتْبَاءٍ مُنْعَمَةٍ	يَبِيضُ مِنْ ذِكْرِهِمْ أَتْبَاءُهَا الشَّعْرُ
إِذَا التَّقَى مَرَّةً بِالسَّرَجِ يَجْمَعُهُمْ	تَعْلُو قُضَاعَةً أَوْ يَسْقَى بِهَا مَطَرٌ
فَسَوْفَ يُبْعَثُ مَهْدِيٌّ لِيُسْنِيَهُ	فَيَنْشُرُ الْوَحْيَ وَالْيَمِينَ الَّذِي ظَهَرُوا

حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے نقل کیا ہے کہ انھوں (حضرت باقر علیہ السلام) نے بیان فرمایا ہے جب معاویہ کو یہ خبر ملی کہ حضرت علی علیہ السلام کوفہ میں لوگوں کو جمع کر رہے ہیں تاکہ وہ اس کو شام کے لیے روانہ ہوں۔ یہ معاویہ کا حضرت علی علیہ السلام کی حکومت کو قبول کرنے سے انکار اور ان سے علیحدہ ہونے کے کی بات ہے۔ تو معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے لوگوں کو بہت سامان دیا اور اپنے جاسوس بھیجے۔ کہ

بنی حیلہ سازی میں کامیاب ہو سکے یہاں تک کہ وہ کوفہ میں عمرو بن حریت مخزومی سے اپنی خط و کتابت کو بھی جاری رکھے ہوئے تھا۔ ایک شخص (جاسوس) عمرو بن حریت کے پاس آیا اور عمرو نے اُسے حضرت علیؑ کے گھر کے قریب ٹھہرایا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ کے نزدیک جراثیوں پر مسح کرنا درست نہیں تھا۔ لہذا آپؑ کوفہ کی مسجد اعظم میں بیٹھ کر دُوب کو فتویٰ جاری کرتے اور ان کے درمیان فیصلہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپؑ اپنی جراثیں اُتار کر اپنے پاؤں دھوتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور جب واپس اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا دہ کرتے تو جراثیں پہنتے اور واپس گھر تشریف لے جاتے۔ جب کہ وہ شخص (جاسوس) اس موقع کی تاک میں تھا کہ حضرت علیؑ کو نقصان پہنچائے۔ ایک دن جب آپؑ نے اپنی جراثیں اُتاریں تو اس نے ایک جراب میں سانپ ڈال دیا۔ جب امیر المومنین علیؑ نے جراثیں پہننا چاہی تو ایک عقاب پرواز کرتا ہوا آیا اور اس نے وہ جراب اُچک لی اور اس کو فضا میں لے کر اڑ گیا اور پھر اُس نے اسے فضا میں الٹ پلٹ کیا تو اس کے اندر سے سانپ باہر آیا جسے عقاب نے مار دیا۔

پھر امیر المومنین حضرت علیؑ نے لوگوں سے کہا کہ مسجد کے دروازے پر جاؤ وہاں ایک اجنبی (مسافر) شخص کھڑا ہوگا اُسے پکڑ کر لے آؤ۔ سب لوگ مسجد کے دروازے کی جانب چل دیئے اور انہوں نے دیکھا وہاں ایک اجنبی شخص کھڑا ہے۔ یہ وہی شخص تھا جس نے حضرت علیؑ کو نقصان پہنچانے کے لیے یہ حرکت کی تھی۔ اس شخص نے اعتراف کیا کہ اُسے معاویہ نے حضرت علیؑ کو قتل کرنے کی غرض سے عمرو بن حریت کے پاس بھیجا ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: جاؤ اور عمرو بن حریت کو میرے پاس لے آؤ لیکن اُسے کوئی نقصان نہ پہنچانا۔ پھر وہ دُوب عمرو کی جانب چل دیئے اور اُسے پکڑ کر لے آئے۔ جب وہ حضرت علیؑ کے سامنے آیا تو اس کے جسم کے اعضاء کانپ رہے تھے۔ لوگوں نے اُسے قتل کرنا چاہا لیکن امیر المومنین نے انہیں روک دیا اور فرمایا: یہ میرا قاتل نہیں ہے اور نہ ہی معاویہ میرا قاتل ہے اور یہ دونوں مجھے قتل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ میرا قاتل قبیلہ مراد کا ایک مرد ہوگا جو جنگ بست، ہائیک ہاتھ سے کام کرنے والا اور زرد رنگ والا ہوگا۔ وہ شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہوگا (یعنی اس کی آنکھوں میں شرم و حیا نہ ہوگا جیسا کہ اس نے انھی شیطانی نظروں سے قتل کر دیا تھا)۔

امیر المومنین اس کی نشانیاں بیان کرتے رہے اور آپؑ نے فرمایا: وہ مجھے حرمت کے مہینے میں قتل نہیں کرے گا بلکہ وہ مجھے روزوں والے مہینے (ماہ رمضان) میں قتل کرے گا۔ یہ نبی اُمّی نے مجھے خبر دی ہے اور جو جھوٹ اور بہتان

باندھے گا وہ گھائے میں رہا۔ پھر آپؐ نے عمرو (بن حرث) کو رہا کر دیا اور درج ذیل اشعار پڑھے:

”قریش نے مجھے قتل کرنے کی تمنا و خواہش کی مگر تیرے رب کی قسم! وہ نہ یہ دیکھ سکے اور نہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ اگر میں زعمہ رہا تو ان سے اس کا بدلہ نہیں لوں گا اور دین سے بغاوت کرنے والا میرا شیعہ (مجدد کار) نہیں ہے۔ قریش نے میری بیعت کی لیکن انھوں نے اپنی بیعت کو ایک دن بھی پورا نہیں کیا بلکہ وہ کفر کے مرکب ہو کر کافروں کی طرف مائل ہوئے۔

انھوں نے مجھ سے غمسان کی جنگ سے بھی گریز نہ کیا جبکہ ابو بکر و عمر کو ایسی جنگ کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اگر میں موت سے ہلکتا ہوجاؤں تو بہت بڑی مصیبت تمھاری گردن پر ہوگی جس سے کسی بشر کو معافی نہیں مل سکتی۔

میں نے تیس سال تکبر لوگوں کے درمیان کانٹوں میں گزارے ہیں۔ اس دوران محرم بھی گزرا اور صفر بھی گزرا۔ تمھارے پاس غمسان کی جنگ کے موقع کی خبریں آئیں گی کہ جن کو یاد کر کے سر کے بال سفید ہوجائیں گے۔

اگر تم ایک دفعہ ان سب کے ساتھ چہاگاہ میں ملاقات کرو کہ جہاں غبار اٹھ رہا ہوتا ہے یا ترش چیزیں غبار سے خراب ہورہی ہوتی ہے۔

مہدیؑ کو اس کی سنت کو قائم کرنے کے لیے بھیجا جائے گا پھر وہ خالص و پاکیزہ دینی اور دین کے نشر و اشاعت کریں گے۔“^①

منتقم آل محمدؐ کی مساکین پر مہربانی

31/420 عَنْ لَيْثِ بْنِ طَاوُسٍ قَالَ: الْبَهْدِيُّ جَوَّادٌ بِالنِّسَالِ رَجِيحٌ بِالنِّسَاكِدِيْنِ شَدِيدٌ عَلَى الْغَنَى

لیث بن طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت مہدیؑ مال سے سخاوت کرنے والے، مسکینوں پر مہربان، کارندوں پر انتہائی سخت ہوں گے۔^②

① قرب الاسناد: ۸۱ (مختصراً)؛ اعلام الوری: ۱۸۱؛ مدیحة الحاج: ۲۰۲

② منتخب الاثر: ۳۱۱

بیت اہل بیت اور شیعہ

32/421 قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنْ فِي الْفِرْدَوْسِ عَيْنًا أَحَلَّ مِنَ الشَّهَادَةِ وَالَّتَيْنِ مِنَ الزُّلُمِ وَأَبْرَدَ مِنَ
الْتَلَجِ وَأَطْيَبَ مِنَ الْيَسَنِ فِيهَا طَيِّبَةٌ خَلَقْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا وَ خَلَقَ مِنْهَا شَيْعَتَنَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ
مِنْ تِلْكَ الطَّيِّبَةِ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَا مِنْ شَيْعَتِنَا وَ هِيَ الْيَشَاقُ الَّذِي أَخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَلَايَةَ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ لِمُعْتَدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ صَدَقْتَ
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَكَذَا أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ النَّبِيِّ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنت الفردوس میں ایک چشمہ ہے جو شہد سے زیادہ شیریں، حکمن سے زیادہ نرم، برف سے زیادہ سفید اور مشک سے
زیادہ خوشبودار ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں اس چشمہ کی طہنت (مٹی) سے خلق فرمایا ہے جب کہ ہمارے شیعہ بھی اس کی
مٹی سے خلق ہوئے ہیں۔ پس! جو اس مٹی سے خلق نہیں ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے
۔ نہ عزوجل نے اس سے حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا بیاق (عہد و بیان) لیا ہے۔

مید کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد (باقر) بن حضرت امام علی (زین العابدین) بن حسین بن علی علیہ السلام کے
سننے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یحییٰ بن عبد اللہ نے یہ سچی خبر دی ہے اسی طرح میرے والد نے اپنے آباء و
جد کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے مجھے خبر دی ہے۔^①

میرا امام رضا کا ایک قبر سے گزر

33/422 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ عَنْ مَلْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
الْقَطِيبِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسَهَّرُ بْنُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ: مَرَّ أَبُو الْحُسَيْنِ الرِّضَا بِقَبْرِ بَعْضِ
أَهْلِ بَيْتِهِ فَزَلَّ عَنْ ذَاتَيْهِ وَ وَطَعَ خَدَّهُ عَلَى الْقَبْرِ وَ هُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ: لَيْسَ يَنْدُ قُدْرَتُكَ وَلَمْ تَبْدُ
هَيْئَتَهُ فَجَهِلُوكَ وَقَدَّرُوكَ وَ التَّقْدِيرُ عَلَى غَيْرِ مَا قَدَّرُوكَ وَ شَجَّهُوكَ بِخَلْقِكَ فَمَنْ لَمْ يَغْرِفُوكَ وَ

لَمْ يَعْبُدُوكَ فَأَنَّا إِلَهُ تَعَالَى مِنَ الَّذِينَ يَلْتَمِسُونَ ظُلُومَكَ وَبِالتَّخْدِيدِ وَصَفُوكَ لَيْسَ كَمِثْلِكَ
شَيْءٌ يَا إِلَهُي وَلَنْ يُدْرِكَوكَ وَظَاهِرُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَتِكَ كَلَّهْمُ عَلَيْكَ لَوْ عَرَفُوكَ وَفِي خَلْقِكَ يَا إِلَهُي
مَنْدُوحَةٌ أَنْ يَتَنَاوَلُوكَ بَلْ سَوَّوْكَ بِخَلْقِكَ فَمِنْ ثَمَّ لَمْ يَعْرِفُوكَ وَاتَّخَذُوا آيَاتِكَ رَبًّا فَبَدَّلْتَ
وَصَفُوكَ تَعَالَيْتَ رَبِّ وَتَقَلَّبْتَ عَنَّا بِهَ الْمُسْتَهْزُونَ نَعْتُوكَ لَمْ قَامَ فَرَكِبَ ذَابَتْهُ

محمد بن فضل ہمانی سے مروی ہے کہ ہمارے ساتھیوں (شیعوں) میں سے ایک شخص مسمر نے بیان کیا ہے
ابوالحسن حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے خاندان کے کسی فرد کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپ اپنی سواری سے نیچے اترے
لائے اور آپ نے اپنا رخسار قبر پر رکھ کر گریہ کیا اور پھر فرمایا:

اے میرے معبود! تیری قدرت عیاں اور تیری ہیئت نہاں ہے۔ پس! لوگوں نے تجھے نہیں پہچانا اور تیرے
بارے میں خود ہی اندازہ لگایا اور ان کے اندازے کے مطابق نہیں ہے۔ انھوں نے تجھے تیری مخلوق کے مشابہ قرار دیا
پھر جس نے تیری معرفت حاصل نہیں کی، اس نے تیری عبادت بھی نہیں کی۔

اے میرے معبود! میں ان لوگوں سے بیزار ہوں جنہوں نے تجھے کسی شے سے تشبیہ دے کر تیری معرفت حاصل
کرنے کی کوشش کی اور کسی مخصوص شے سے تیرا وصف بیان کیا حالانکہ کوئی شے تیری مثل نہیں ہے۔

اے میرے معبود! یہ لوگ ہرگز تیرا ادراک نہیں کر سکیں گے۔ بظاہر تو نے ان پر اپنی جو نعمتیں نازل فرمائی ہیں
ان کے لیے تیری ذات پر دلیل ہیں بشرطیکہ یہ تیری معرفت حاصل کرنا چاہیں اور تیری مخلوق میں تیری نشانیاں موجود ہیں۔
اے میرے معبود! یہ لوگ تجھ سے رسائی حاصل کرتے مگر انھوں نے تجھے تیری مخلوق کے برابر (ان سے متماثل)
قرار دیا پھر انھوں نے تجھے نہ پہچانا اور انھوں نے تیری نشانیوں کو رب بنالیا۔ پھر یہ اس سے تیری تعریف بیان کرتے ہیں
حالانکہ اے میرے پروردگار! جس سے یہ تیری توصیف کرتے ہیں تو اس سے بلند و برتر ہے اور یہ تجھے جس سے متماثل
قرار دیتے ہیں، تو اس سے پاک و منزہ ہے۔

پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنی سواری پر سوار ہو کر چل دیے۔ ﴿

① شیخ صدوق، التوحید: باب ۹، ج ۲، ص ۲۳؛ الامالی: مجلس ۸۹، ج ۲، ص ۶۰۹؛ عون اخبار الرضا: ج ۱، ص ۱۱۶؛ اربعی نہ سہ: ج ۱، ص ۸۹

سہ تو اس باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مولانا علی شہر حکمت کا دروازہ ہیں

1/423 عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَكَا مَدِينَةُ الْوَكُوفَةِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ يَا أَبَا بَكْرٍ

كُذِّبَ مِنْ رُغْدَةَ آلِهِ يَدْخُلُهَا مِنْ عَمَلٍ يَابِتٍ

اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور اے علی! تو اس کا دروازہ ہے۔ وہ شخص جو وہاں ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ حکمت کے شہر میں دروازے کے علاوہ کہیں سے داخل ہو پائے گا۔ ﴿۱﴾

مولانا علی صدیقین سے افضل ہیں

2/424 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: الضَّيِّقُونَ قَلَالَةٌ عَجِيبٌ مِنْ

مُوسَى لِقَارِ مُؤْمِنٍ يَابِسَتْ وَجُزْءُ قَوْمٍ مُؤْمِنٍ آلِ فِرْعَوْنَ وَعَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الذَّالِكُ وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین تین افراد ہیں: ۱- حبیب بن مویٰ عمار مؤمن آل یاسین ۲- حزقیل مؤمن آل فرعون اور ۳- علی ابن ابی طالب، جب کہ یہ تیسرا ان سب سے افضل و برتر ہے۔ ﴿۲﴾

مولانا علی سے ہدایت طلب کرو

3/425 زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا جُنُوسًا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ فَقَالَ لَا أَهْلُكُمْ عَنْ مَنْ إِنْ اسْتَشَرْتُمْ مَعَهُ

۱۔ ابی فیض صدوق: ص ۲۵، ج ۲، ص ۲۶۹، لسانی طبع طوی: ۲/۱۹۰

۲۔ ابی فیض صدوق: ص ۳۸۵، بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۲۱۲، التحصیل: ۱/۱۸۴

لَنْ تَجِدُوا وَلَنْ تَجِدُوا، قَدْ تَابَ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ
وَأَنُوكَا وَأَخُوكَ وَأَزْدُكَ وَأَصْدُقُوكَا أَنْصَحُوا قِيَانِ جَبْرِئِيلَ أَخْبَرَنِي بِمَا أَقْسَمْتُ لَكُمْ

زید بن ارقم بیان کرتا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا: کیا میں تم کو تم سے
اس شخص کی طرف رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم اس سے ہدایت و رہنمائی طلب کرو گے تو تم بھی گمراہ اور ہلاک نہ ہو گے۔
نے جواب دیا: جی بالکل اسے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: وہ یہ شخص ہے اور آپؐ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر آپؐ نے
تم لوگ اس سے محبت و اخوت رکھو، اس کے مددگار بنو، اس کی تصدیق کرو اور اس کے خیر خواہ رہو۔ بے شک! تم
کچھ تم سے بیان کیا ہے وہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے۔^(۱)

شان اہل بیتؑ میں اشعار کہنا

4/426 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَيْءٌ
بَيْنَنَا فِي الْحَيَاةِ

ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا: جس نے ہماری شان میں ایک بیت اشعر کہ: ۔۔۔
لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔^(۲)

مولاعلیؑ سے محبت، رسول اللہؐ سے محبت ہے

5/427 ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدِي فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدِي فِي الْآخِرَةِ مَنْ
أَحَبَّنَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! ۔۔۔
دنیا میں بھی سید و سرور ہیں اور آخرت میں بھی سید و سرور۔ جس نے آپؑ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی۔

۱۔ مال فتح صدوق: ص ۳۸۶

۲۔ بحوالہ ابن ابی عمیر: ج ۱، ص ۷۷؛ بحوالہ ابن ابی عمیر: ج ۲، ص ۲۶۱؛ اور ج ۶، ص ۲۹۱

نے مجھ سے محبت رکھی اُس نے اللہ سے محبت رکھی اور جس نے آپؐ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا۔^①

سیدہ سلمہؓ کی رضا اللہ کی رضا ہے

6/428 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَفِيدُ الْعَبَّاسِ سَنَةَ ۲۰۴ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الظَّاهِرِيُّ الْبَطْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي فِي سَنَةِ ۲۱۰ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الزُّرَّادِيُّ سَنَةَ ۱۳ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ أُمَّةً لَيَغْضَبُ بِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضَى بِرِضَاهَا

حضرت امام علی رضاؑ نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے حضرت امام حسینؑ سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ فاطمہؑ کے ناراض ہونے سے ناراض ہوتا ہے اور فاطمہؑ کے خوش و راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے۔^②

میں آپؐ کا بھائی اور چچا زاد ہوں

7/429 عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي حَبَابِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّهُ يَقُولُ أَقْبَانِ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَاللَّوْلَاءُ تَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَاكَ اللَّهُ وَاللَّوْلَيْنِ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأَقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِمُ وَاللَّوْلَاءُ لِأَخَوَاتِهِ وَأَبْنِ عَمِيٍّ وَمَنْ أَحَقُّ بِمَوْتِي

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ اللہ کا فرمان ہے: ”کیا یہ (نئی) دقات پاگئے یا قتل ہو گئے تو تم اُلٹے پاؤں واپس پلٹ (کافر ہو) جاؤ گے۔“ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۳۳) خدا کی قسم! اللہ کی طرف سے ہدایت نصیب ہو جانے کے بعد ہم اُلٹے پاؤں واپس نہیں جائیں گے۔ خدا کی قسم!

① اس سے مشابہ حدیث باب نمبر ۴، حدیث نمبر ۵۰ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

② بیون اخبار الرضا: ج ۲، ص ۱۳۶؛ امالی شیخ صدوق: ص ۳۱۳؛ امالی شیخ مفید: ص ۹۳؛ معانی الاخبار: ۳۰۳؛ امالی طوسی: ۳۱/۲؛ الاستبصار: ۱۰۳/۲

اگر آپ کی وفات ہوگئی یہ آپ قتل ہو گئے تو میں بھی اس مقصد و ہدف کی خاطر جنگ کروں گا جس مقصد و ہدف کی خاطر رسولؐ نے جنگ کی ہے۔ خدا کی قسم! میں آپ کا بھائی اور چچا زاد ہوں۔ پس! مجھ سے زیادہ کون اس کا حق دار ہے۔^①

ایک قوم کی پانچ فرقوں میں تقسیم

8/430 قَالَ: أَحْبَبْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ نَظْمٍ بْنِ مَرْجِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَيْفِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَدَنِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حَدِيثَهُ بَنِي النَّجَّارِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ لِي مِنَ الرَّجُلِ: قُلْتُ أَنَا رَبِيعَةُ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَرْعَبًا بِأَيْدِي قَدْ سَمِعْتُ بِهِ وَلَمْ أَرِ مَخْصَصَةً قَبْلَ الْيَوْمِ حَاجَتِكَ، قَالَ قُلْتُ مَا جِئْتُكَ فِي طَلَبِ عَرِيضٍ مِنَ الدُّنْيَا وَلَكِنْ قَدِيمْتُكَ مِنْ لِعَزَائِقِ قَدِيمَتِكَ مِنْ عِلْدِي قَوْمِ افْتَرَقُوا عَلَى خَمْسٍ فِرْقٍ فَقَالَ حَدِيثُهُ بَنِي النَّجَّارِ مَا دَعَاكُمْ إِلَى ذَلِكَ وَالْأَمْرُ وَالْأَمْرُ وَابْتِغَاءُ تَبَيُّنِ يَمَنٍ عَقَلُهُ وَمَا يَقُولُونَ قَالَ قُلْتُ قَالَتْ فِرْقَةٌ إِنَّ أَهْلَكُمْ أَهْلُ الشَّامِ بِالنَّجَّارِ وَأَهْلُ الْقَائِسِ بِالْأَمْرِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يُسَمِّيهِ الْعَبِيدِيَّ وَكَانَ مَعَهُ فِي الْغَارِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ بَلْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزِّ الْإِسْلَامَ وَالتَّيْبَةَ بِأَيِّ الْجَنُوبِ أَوْ يَمُوتَ بَنِي الْخَطَّابِ فَقَالَ حَدِيثُهُ بَنِي النَّجَّارِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَعَزَّ التَّيْبَةَ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ يُعِزَّهُ بِغَيْرِهِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ أَبُو ذَرٍّ الْيُفَارِيُّ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَطْلَبَ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقْلَبَ الْغَزَّاءُ مِنْ ذِي نَهْجٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ أَكَلْتُهُ الْخَضِرَاءُ وَأَقْلَبَتُهُ الْغَزَّاءُ فَرَسُولُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْهُ وَخَيْرٌ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ سَلَمَانُ الْفَارِسِيُّ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْرَكَ الْعِلْمُ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ وَهُوَ يَخْرُجُ لَا يَنْزِلُ وَهُوَ مِمَّا أَهْلُ النَّبِيِّتِ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ حَدِيثُهُ مَا مَنَعَكَ مِنْ ذِكْرِ الْكَبِيَّةِ الْخَامِسَةِ هُمْ وَمَنْ يَشْرَبُ مِنْ نَسْلَيْهِمُ وَالزَّانِبِيَّةِ وَالزَّانِبِيَّةِ يَعْنِي وَشِيعَتَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا يَغِيظُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ

ربیعہ سعدی سے مروی ہے کہ میں عذیقہ بن یحییٰ کے پاس گیا جب کہ وہ رسول اللہ کی مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا تعارف ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ربیعہ سعدی ہوں تو انہوں نے کہا: مرحبا! خوش آمدید میرے بھائی۔

راوی کہتا ہے: میں نے ان کے بارے میں سن رکھا تھا لیکن آج سے پہلے انہیں دیکھا نہیں تھا۔ پھر انہوں نے کہا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے جواب دیا: میں کوئی ذیوی حاجت لے کر اور کچھ مانگنے نہیں آیا ہوں بلکہ میں عراق سے آیا ہوں اور اس قوم کے پاس سے آ رہا ہوں جو پانچ فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔

یہ سن کر خدیفہ نے کہا: سبحان اللہ! کس چیز نے انہیں ایسا کرنے پر اکسایا ہے حالانکہ عقل مند شخص کے لیے تو امر (خلافت) واضح و آشکار ہے، وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: ایک فرقہ کہتا ہے کہ ابو بکر تمام لوگوں سے زیادہ اولیٰ ہیں اور وہ سب سے زیادہ اس امر (خلافت) کے حق دار ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں صدیق کا لقب عطا فرمایا ہے اور وہ رسول اللہ کے ہمراہ غار میں بھی موجود رہے اور دوسرا فرقہ یہ کہتا ہے کہ نہیں۔ عمر بن خطاب امر خلافت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اے اللہ! ابو جہل یا عمر بن خطاب کے ذریعے دین اسلام کو عزت عطا فرما۔

اس پر خدیفہ بن یمان نے کہا: بے شک! اللہ عزوجل نے دین کو حضرت محمد ﷺ کے ذریعے عزت بخشی ہے اور اس نے آپ کے علاوہ کسی کے ذریعے دین و عزت عطا نہیں فرمائی۔

پھر اس نے کہا کہ تیسرا فرقہ کہتا ہے: ابوذر غفاریؓ سب لوگوں سے زیادہ اس امر کے حق دار ہیں کیونکہ رسول اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی کا بوجھ نہیں اٹھایا جو ابوذرؓ سے زیادہ نیچے میں سچا ہو۔

اس پر خدیفہ بن یمان نے کہا: آسمان نے اس پر سایہ کیا اور زمین نے اس کا بوجھ اٹھایا ہے مگر رسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ نیچے اور بہتر و برتر ہیں۔

اس نے کہا کہ چوتھا فرقہ کہتا ہے: سحان فارسیؓ سب لوگوں سے زیادہ اس امر کے حق دار ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔ اس نے اولیٰ و آخر کے علم کو درک کیا اور یہ ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور یہ ہم اہل بیتؑ میں سے ہے۔

پھر وہ خاموش ہو گیا تو خدیفہؓ نے کہا: حمیس پانچویں گروہ کا ذکر کرنے سے کس چیز نے روکا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سمیل اور زقیل سے سیراب ہوں گے۔ بے شک! حضرت علیؓ اور ان کے شیعوں کا اللہ عزوجل کے نزدیک وہ مقام و منزلت ہے کہ جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔^①

مولانا علی پر کسی کو ترجیح نہ دو

9/431 قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ قَاتِلُ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ عَلِيًّا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ خَالَفَ عِلِّيًّا
 عَلِيٌّ إِمَامُ الْحَقِيقَةِ بَعْدِي مَنْ تَقَدَّمَ عَلِيَّ فَقَدْ تَقَدَّمَ عَلِيَّ وَمَنْ فَارَقَهُ فَقَدْ فَارَقَنِي وَمَنْ أَكْثَرَ عَلِيَّ
 فَقَدْ أَكْثَرَ عَلِيَّ أَنَا لِسُلْطَانِ سَائِلَتِهِ وَحَزْبِ لَيْتِنِ حَارَبَهُ وَقَوْلِ لَيْتِنِ وَالْآلَةُ وَعَدُو لَيْتِنِ عَادَاةً

ابو الحسن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اللہ اُس شخص کو قتل کرے جو علیؑ سے جنگ کرے۔ اور اللہ اُس شخص پر لعنت کرے جو علیؑ کی مخالفت کرے، علیؑ میرے بعد مخلوق کا امام و پیشوا ہے اور جس نے علیؑ سے جدائی اختیار کی اُس نے مجھ سے جدائی اختیار کی۔ جس نے علیؑ پر کسی کو ترجیح دی اُس نے مجھ پر ترجیح دی۔ میری اُس سے صلح ہے جس نے علیؑ سے صلح رکھی اور میری اُس سے جنگ ہے جس نے اس سے جنگ کی۔ میں اُس کا دوست ہوں جو علیؑ کو دوست رکھے اور اُس کا دشمن ہوں جو علیؑ سے دشمن رکھے۔ ①

نورانی تاج کو لوں پر تحریر

10/432 عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُدْفَنُ بِكَ تَابِعِيٌّ عَلِيٍّ فَخَلِّقْ مِنْ نُورِهِ وَعَلَى رَأْسِكَ تاجٌ لَهُ أَزْبَعُهُ أَرْكَانُ عَلَى كُلِّ رُكْنٍ ثَلَاثَةُ أَسَاطِيرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُوضَعُ لَكَ كُرْسِيٌّ يُعْرَفُ بِكُرْسِيِّ الْكَوَامَةِ فَتَقْعُدُ عَلَيْهِ وَتُجْتَنِعُ لَكَ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ فِي صَوْبِهِ وَاجِبٌ فَتَأْمُرُ لِشِيعَتِكَ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَعْدَاؤِكَ إِلَى النَّارِ فَأَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَأَنْتَ قَسِيمُ النَّارِ لَقَدْ فَازَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَخَابَ وَخَسِرَ مَنْ عَادَاكَ فَأَنْتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَمِيرُ اللَّهِ وَحُجَّةُ اللَّهِ الْوَاضِعَةُ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اے علیؑ! آپ کو اس حالت میں (محشر کے میدان میں) لایا جائے گا کہ آپ نورانی

سواری پر تشریف فرما ہوں گے اور آپ کے سر پر ایسا (ثورانی) تاج ہوگا جس کے چار کونے ہوں گے اور ہر کونے پر تین سطریں تحریر ہوں گے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، یعنی حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

عَلَيْهِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ، یعنی حضرت علی جنت کی کئی ہیں۔

پھر آپ کے لیے ایک کرسی لگائی جائے گی جو عزت و کرامت کی کرسی کے نام سے معروف ہوگی اور آپ کو اس کرسی پر بٹھایا جائے گا اور ایک میدان میں آپ کے سامنے تمام اولین و آخرین کو جمع کیا جائے گا۔ پھر آپ اپنے شیعوں کو جنت اور اپنے دشمنوں کو جہنم کی طرف جانے کا حکم دیں گے۔ پس! آپ ہی جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں، بے شک! وہ شخص کامیاب ہوا جس نے آپ سے محبت رکھی اور وہ شخص زموں ہوا اور خسارے میں رہا جس نے آپ سے دشمنی و عداوت رکھی۔ پس! اس دن آپ اللہ کے امین اور اللہ کی واضح حجت ہوں گے۔^①

محمد و آل محمد کے واسطہ سے بخشش

11/433 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَقْلَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو
الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا مَكْتُبًا فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَ الْخَرِيفُ سَبْعُونَ
سَنَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَنَارِ جَحَنَّمَ قَالَ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
جَبْرَائِيلَ أَنْ أَهْبِطْ إِلَى عَبْدِى فَأَخْرِجْهُ فَقَالَ يَارَبِّ وَ كَيْفَ بِى بِأَلْهَبُوطٍ فِي النَّارِ قَالَ إِنْ قَدْ أَمَرْتُهَا
أَنْ تَكُونَ بِرَدًّا وَ سَلَامًا قَالَ يَارَبِّ فَتُعْطَى بِمَوْضِعِهِ قَالَ نَعَّ فِي جُزْءٍ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا قَالَ فَهَبْطُ
فِي النَّارِ وَ هُوَ مَغْفُورٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَخْرِجْهُ فَقَالَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَبْدِى كَمْ لَيْسَتْ تُنَاسِدُنِى فِي النَّارِ
قَالَ مَا أَحْصَى يَارَبِّ قَالَ أَمَّا عِزَّتِى لَوْ لَا مَا سَأَلْتَنِى بِهَذَا لَطَلْتُ هَوَانَكَ وَ نَكَيْتُكَ حُكْمُ عَلَى نَفْسِى لَا
يَسْأَلُنِى عَبْدٌ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا غَفَرْتُ لَهُ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ الْيَوْمَ

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بندہ جہنم میں ستر خریف ٹھہرے گا اور ایک خریف ستر سال کا

ہوگا۔ پھر وہ بندہ اللہ عزوجل سے حضرت محمد ﷺ اور ان کی اہل بیت کا واسطہ دے کر دعا کرے گا کہ تو مجھ پر رحم فرما، تو اللہ عزوجل جناب جبرئیل کو وحی فرمائے گا کہ تم میرے اس بندے کے پاس جاؤ اور اُسے جہنم سے باہر نکال لاؤ۔

جناب جبرئیل عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں جہنم میں کیسے اُتروں؟ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: میں نے جہنم کو حکم دیا ہے کہ وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔ جناب جبرئیل عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ تیرا وہ بندہ جہنم میں کس مقام پر ہے؟ تو اللہ فرمائے گا: وہ سعیر جہنم کے کنویں میں ہے۔ پھر جناب جبرئیل جہنم میں اُتریں گے جبکہ وہ بندہ وہاں اونٹ سے منہ پڑا ہوگا تو جبرائیل اُسے وہاں سے باہر نکال لائیں گے۔

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: اے میرے بندے! تم کتنا عرصہ جہنم میں پڑے رہے اور مجھے پکارتے رہے ہو؟ تو وہ جواب دے گا: اے میرے رب! مجھے اس کا کوئی شمار نہیں ہے۔ پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: یاد رکھو! مجھے میری عزت کی قسم! اگر تم مجھ سے حضرت محمدؐ اور ان کے اہل بیت کا واسطہ دے کر سوال نہ کرتے تو تمہاری مصیبت طولانی ہو جاتی لیکن میں نے اپنی ذات پر یہ واجب قرار دیا ہے کہ اگر کوئی بندہ مجھ سے حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کا واسطہ دے کر سوال کرے گا تو میں اُسے ضرور بخش دوں گا۔ یہ سب میرے اور ان کے درمیان جو تعلق ہے اس کی بناء پر ہے۔ پس آج میں نے تجھے بھی بخش دیا ہے۔^①

دنیاوی زندگی دھوکے کا سامان ہے

12/434 عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الصَّلْبِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: اخْذُوا بِحُجْرَةِ هَذَا الْأَنْزَجِ يَغْنَى عَيْنًا فَإِنَّهُ الْعَصِيدِيُّ الْأَكْثَرُ وَالْفَارُوقِيُّ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ مَنْ أَحَبَّهُ هَذَا اللَّهُ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَحَقَّهُ اللَّهُ وَمِنْهُ يَسْبِطُ أَقْبَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُمَا ابْنَايَ وَمَنِ احْتَسَبَ أَمْنَهُ الْهُدَى أَعْصَاهُ اللَّهُ عَيْنِي وَفَهَيْسَ فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا وَلِيْبَةً مِنْ دُونِهِمْ فَيَجْعَلَ عَنْكُمْ غَضَبَ مَنْ رَيْبَكُمْ وَمَنْ يَحِيلَ عَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَقَدْ هَوَى وَمَا أَعْيَا لِدُنْيَا إِلَّا مَتْنُ الْغُرُورِ

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے دامن سے وابستہ رہو جو شرک سے پاک ہے، یعنی (حضرت) علیؑ، کیونکہ یہ صدیق اکبر ہے اور حق و

بطل کے درمیان فرق اور جدائی پیدا کرنے والا ہے۔ جس نے اس سے محبت کی اللہ اُسے ہدایت نصیب کرے گا اور جس نے اس سے رُود گردانی کی اللہ اُسے ناپود کردے گا۔ اس سے میری اُمت کے دو نواسے حسن و حسین ہیں اور یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ اور حسین کی اولاد میں ہے ہدایت کے علم بردار آئمہ ہیں اور اللہ نے ان اماموں کو میرا علم و فہم عطا کیا ہے۔ پس! تم لوگ ان سے محبت رکھو اور ان کو چھوڑ کر کسی اور کا دامن مت تھامو ورنہ تم پر تمھارے رب کا غضب آجائے گا اور جس پر اس کے رب کا غضب آپڑے گا وہ گمراہ اور ہلاک ہو جاتا ہے اور یہ دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔

مولائی اُمت کے امام ہیں

13/435 عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَقُولُ فِيهِ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَمَرَنِي بِسَيِّدِي قَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ قَدْ انْقَضَتْ نُبُوءَتُكَ وَانْقَطَعَ أَهْلُكَ فَمَنْ لَأُمَّتِيكَ مِنْ بَعْدِكَ فَقُلْتُ يَا رَبِّ إِنِّي بَلَوْتُ خَلْقَكَ فَلَمْ أَجِدْ أَطْوَعَ لِي مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي يَوْمٍ مُخْتَلَفٍ فَمَنْ لَأُمَّتِيكَ مِنْ بَعْدِكَ فَقُلْتُ يَا رَبِّ إِنِّي قَدْ بَلَوْتُ خَلْقَكَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا أَشَدَّ حُبًّا لِي مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ وَفِي يَوْمٍ مُخْتَلَفٍ فَأَبْدَعَهُ أَنَّهُ رَأَيْتُهُ الْهُدَى وَمَقَامَهُ أَوْلِيَانِي وَنُورِي لِمَنْ أَطَاعَنِي

اسامیل بن جابر نے ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں یہ نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو معراج پر لے گیا تو اس نے نبی ﷺ سے فرمایا: اے محمد! آپ کی نبوت کی مدت پوری ہو چکی ہے اور آپ کا (دنیا میں) کھانا ختم ہو چکا ہے (یعنی موت کا وقت قریب آچکا ہے)۔ پس! آپ کے بعد آپ کی اُمت کا پیشوا کون ہونا چاہیے؟ تو میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں نے حیرتی مخلوق کا امتحان کیا ہے اور میں نے کسی کو بھی علی ابن ابی طالب سے زیادہ اپنا اطاعت گزار نہیں پایا۔ اس پر دوبارہ اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! آپ کے بعد آپ کی اُمت کا پیشوا کون ہونا چاہیے؟ تو میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں نے حیرتی مخلوق کو آزمایا ہے اور میں نے کسی کو بھی علی ابن ابی طالب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والا نہیں پایا۔ اس پر اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! آپ علی کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ ہدایت کا نشان، میرے دوستوں کا امام و پیشوا اور میرے اطاعت گزار بندوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔

خاکِ کربلا میں شفا ہے

14/436 عَنْ كَزَائِمِ بْنِ عُمَرَ الْخَثْعَبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولَانِ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَوْضَ الْحَسَنِ مِنْ قَتْلِهِ أَنْ يَجْعَلَ الْإِيمَانَةَ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَالشِّفَاءَ فِي نُزْبَتِهِ وَإِجَابَةَ الدُّعَاءِ بِعَدِّ قَبْرِهِ وَلَا تُعَدُّ أَيَّامُهُ بِإِيَّارَتِهِ وَجَائِزًا وَرَاجِعًا مِنْ غَمْرِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ هَذِهِ الْخُلُلُ تُنَالُ بِالْحَسَنِ قِتَالَهُ هُوَ فِي نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى الْحَقُّ بِالنَّبِيِّ فَكَانَ مَعَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ ثُمَّ ثَلَاثُ أَبْوَابٍ عَنِ الدُّعَاءِ الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ أَلَيْسَ

محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) اور حضرت امام جعفر (صادق) بن امام محمد (باقر) علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک! اللہ تعالیٰ حضرت امام حسین علیہ السلام کو ان کی شہادت کے عوض یہ شرف و فضیلت عطا فرمائی ہے کہ امامت کو ان کی ذریت (اولاد) میں قرار دیا اور ان کی تربت (مٹی) میں شفاء رکھی اور ان کی قبر کے پاس دُعا کو قبولیت عطا فرمائی اور جب زائر ان کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرتا ہے تو اس کے آنے اور چلنے کے دنوں کو اس کی زندگی میں شمار نہیں کیا جاتا۔

محمد بن مسلم کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا: یہ تو وہ شرف ہے جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے وسیلے سے دوسروں کو نصیب ہوتا ہے۔ پس! خود ان کو کیا مقام و مرتبہ حاصل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی بھیجے ہیں اور ان کے ساتھ ملحق فرمایا ہے اور وہ نبی بھیجے ہیں ان کے ساتھ ان کے درجے پر فائز ہیں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”اور جو لوگ ایمان لے آئے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی، ان کی اولاد کو (جنت میں) ہم ان سے ملا دیں گے۔“ (سورہ طہ: آیت ۲۱) ①

ولایت علی اور تکمیل دین

15/437 قَالَ: حَدَّثَنَا قَنَسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ دَعَا النَّاسَ بَعْدَ غَدِيرِ خُمٍّ أَمْرًا كَانَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مِنَ الشُّوَلِ فَقَامَ وَذَلِكَ يَوْمَ الْخَبِيرِ دَعَا النَّاسَ

بِئْسَ مَا لَكُمْ دِينًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَكْثَرُ عَلَى إِيْمَانِ الْيَعْنِي وَإِيْمَانِي وَرِضَا الْوَيْلِ تَعَالَى بِرَسُولِي
وَالْوَيْلَ لِيَوْمِئِذٍ

ابو سعید سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ) غدير خم کے بعد لوگوں کو بلایا اور آپؐ نے درخت
— نیچے انھیں حکم دیا۔ پھر آپؐ کھڑے ہو گئے جبکہ یہ جمہرات کا دن تھا اور آپؐ نے لوگوں کو حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی
— (امت و دہائیت) کی طرف بلایا۔ پھر ان کے بازو پکڑ کر اس قدر بند کیے کہ لوگوں کو رسول اللہ کی بغلوں کی سفیدی نظر
— آئے گی۔ ابھی لوگ وہاں سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تمہارا اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے
اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔“ (سورہ: مدہ: آیت ۳)

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دین کے مکمل اور تمام ہونے پر اور میرے رب کا میری رسالت اور علیؑ کی
— امت پر راضی ہونے پر اللہ کی برائی کی بیان کرتا ہوں۔^①

محمد بن ابی القاسم (مؤلف) بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید جستانی نے ”کتاب الوما یہ“ میں تحریر کیا ہے کہ یہ حدیث
— باب حسن ہے کہ جو قیس بن ربیع اسدی کوئی نے ابو ہارون عماد بن جوین عہدی سے اور اس نے ابو سعید سعد بن مالک
— بن مسعود الخدری انصاری کے ذریعے نقل کی ہے۔ میرے علم کے مطابق یہ غلط الہذا کریا بھی بن عبدالرحمن جحانی کوئی کے
— مدوہ کسی نے بیان نہیں کیے اور ہم نے صرف اس استاد کے ساتھ یہ حدیث یوں تحریر کی ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ آیت
— حوداع کے دن نازل ہوئی تھی اور میں نے غدير خم کے دن اس آیت کے نازل ہونے کے متعلق صرف درج بالا استاد
— تحت تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم!

مؤلف نے ابو سعید جستانی کے قول کا رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ غدير کا دن بھی حجۃ الوداع میں ہی داخل ہے کیونکہ
— حجۃ الوداع ایک دن میں نہیں تھا لہذا ابو سعید کی طرف سے اس روایت کا انکار صرف اس سبب سے ہوگا کہ وہ یہ کہنا چاہتا
— ہے کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے دن مکہ میں نازل ہوئی تھی اور اس نے اس بنا پر یہ ذکر کیا ہے کہ اگر اس حوالے سے تمام

روایت کو جمع کریں تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے اعلان کے متعلق) آیت اور روایت کے اظہار کا حکم اور لوگوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے بارے میں عہد و پیمان اور بیعت لینے کا حکم عرفات میں سے کرنا زل ہوئے تو نبی ﷺ نے مدینہ واپس جانے کا انتظار کیا تاکہ وہاں جا کر لوگوں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت و پیش کریں کیونکہ انھوں نے اس میں مصلحت دیکھی اور حضرت جبریلؑ نے اللہ کی طرف سے اس کام میں جلدی کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر بعد میں مصلحت تبدیل ہو گئی تو حضرت جبریلؑ وہاں یہ حکم لے کر نازل ہوئے۔

حضرت جبریلؑ نے اللہ کی طرف سے یہ بیان نہیں کیا تھا کہ کب ولایت کا اظہار کرنا ہے اور کب اس کام کو سرانجام دینا ہے۔ کیونکہ مصلحت کے تحت کس کام کو بعد میں کرنا جائز ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے نزدیک کسی کام کو بجالانے کا مطلق (بغیر کسی قید اور شرط سے) سنا جائے جبکہ اس میں کوئی قرینہ اور نشانی اور ولایت نہ ہو کہ کب اسے بجالانا ہے تو اس کام کو بجالانے کے وقت کا تعین نہیں ہوتا ہے۔

نبی ﷺ نے یہ ارادہ فرمایا تھا کہ وہ مدینہ میں اس حکم کو بیان فرمائیں گے لیکن جب آپ غدير کے مقام پہنچے تو حضرت جبریلؑ جنتی کے ساتھ اللہ کا حکم لا کر نازل ہوئے اور اس حکم کو بیان کرنے کا وقت اور مقام بھی بیان کیا۔ اور فرمایا کہ اب یہ حکم لوگوں تک پہنچا دو۔ پھر لوگوں نے اپنی معرفت کے مطابق اس حکم کو آگے بیان کیا اور اس کی تشریح کی۔ مزید اس کی تشریح کرنے سے کتاب طولانی ہو جائے گی۔

اہل جنت کے سردار

16/438 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: تَعْبُدُونِي عِبَادَةُ الْمَطْلَبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ نَاوَعِي وَ

جَعْفَرُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ فاطمة

انس بن مالک نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم اور عبدالمطلب جنتی لوگوں کے سردار ہیں اور وہ عیسیٰ، جعفر، حسن، حسین اور فاطمہ ہیں۔ ①

الحمد لله رب العالمین کی تفسیر

17/439 قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ وَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نُبَيْتَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

عَنِ بْنِ مُحْتَدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الرَّحْمَةِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ مَا تَفْسِيرُهُ؟ فَقَالَ نَقَضَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَايَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
 رَجُلًا جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَا
 تَفْسِيرُهُ؟ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ هُوَ أَنْ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَتَهُ بِغَضِّ نَعِيمِهِ عَلَيْهِمْ بَحْلًا إِذْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى تَعْرِفَةِ
 بِجَمِيعِهَا بِالتَّفْصِيلِ لِأَنَّهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ أَوْ تُعْرَفَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْعَمَ بِهِ
 رَبُّ الْعَالَمِينَ وَهُمْ الْجَمَاعَاتُ مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ مِنَ الْجِنَادَاتِ وَالْحَيَوَاتِ أَمْ لِحَيَوَاتِ فَهُوَ
 يَقْبَلُهَا فِي قُدْرَتِهِ وَيَعْدُوهَا مِنْ رِزْقِهِ وَيَحْوَطُهَا بِكَفِّهِ وَيُدَبِّرُ كُلَّ مَنَافِعِهَا وَمَضَائِجِهَا وَأَمَّا الْجَمَادَاتُ
 فَيُمَيِّسُهَا بِقُدْرَتِهِ يُمَيِّسُكَ الْمُتَحِيلُ مِنْهَا أَنْ يَتَهَاقَتْ وَبُحْبُوكِ الْمَتَهَاقَاتِ مِنْهَا أَنْ يَتَلَاصِقَ وَ
 يُمَيِّسُكَ الشَّمَاءُ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَبُحْبُوكِ الْأَرْضِ أَنْ تَتَعَيِّفَ إِلَّا بِأَمْرِهِ إِنَّهُ يَبْعَثُ فِيهِ
 رُءُوفَ رَجِيمٍ قَالَ وَرَبُّ الْعَالَمِينَ مَا لَكُمْ مِنْهُ وَخَالِقُهُمْ وَسَائِقُ أَرْزَاقِهِمْ إِلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ
 يَشَاءُونَ وَمَنْ حَيْثُ لَا يَتْلَمَهُونَ فَالْزُرْنِي مَقْسُومٌ وَهُوَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ عَلَى أُنْثَى سَيِّدَةٍ سَارَهَا مِنْ
 الدُّنْيَا لِمَنْ تَقْوَى مَتْنِي بِزَائِدَةٍ وَلَا تُجُورُ فَاجِرٌ بِتَائِيهِ وَبِهَيْئَتِهِ سَيِّدٌ وَهُوَ طَالِبُهُ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ
 يَهْلِكُ مِنْ رِزْقِهِ وَلَطَلَبَتُهُ رِزْقَهُ كَمَا يَطْلُبُهُ الْمَوْتُ فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ قُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْعَمَ بِهِ
 عَيْنًا وَذَكَرْنَا بِهِ مِنْ خَيْرٍ فِي كُتُبِ الْأَوَّلِينَ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ فِي هَذَا الْجَنَابِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَى شَيْعَتِهِمْ أَنْ يَشْكُرُوا بِمَا فَضَّلَهُمْ وَخَرِجَتْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى بْنِ
 جَمْرَانَ وَصُطْفَى نَجِيًّا وَفَلَقَ لَهُ الْبَحْرَ وَنَجَّى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَخْصَاهُ الْقَوَارِقَ وَالْأَنْوَاعَ زَمَنِي مَكَانَهُ
 مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا رَبِّ لَقَدْ أَكْرَمْتَنِي بِكَرَامَتِكَ يُكْرِمُ بِهَا أَحَدٌ فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا
 مُوسَى أَمَا عَيْنُكَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَفْضَلُ عِنْدِي مِنْ جَمِيعِ مَلَائِكَتِي وَجَمِيعِ خَلْقِي قَالَ يَا رَبِّ فَإِنْ كَانَ
 مُحَمَّدٌ أَكْرَمَ عِنْدَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ فَهَلْ فِي لِي الْأَنْبِيَاءِ أَكْرَمَ مِنْ أَنْ قَالَ لَهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُوسَى
 أَمَا عَيْنُكَ أَنَّ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ آلِ النَّبِيِّينَ كَفَضْلِ مُحْتَدٍ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ فَقَالَ مُوسَى
 يَا رَبِّ فَإِنْ كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ كَذَلِكَ فَهَلْ فِي أَمِيرِ الْأَنْبِيَاءِ أَفْضَلُ عِنْدَكَ مِنْ أُمَمِي ظَلَمْتُ عَلَيْهِمْ

لَقَبْتُمْ وَأَنْزَلْتُمْ عَنْهُمْ الْمَنَ وَاسْتَوَى وَقَضَيْتُمْ لَهُمُ الْبَغْرَ فَقَالَ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُوسَى أَمَا عَلِمْتُمْ
أَنْ فَضَّلْتُ أُمَّةً مُتَعَدِّ عَلَى بَحِيرِ الْأُمَمِ كَقَضِيَّةٍ عَلَى تَحْيِيحِ خَلْقِي فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ لِمَ تَفْعَلُ كُنْتُ أَرَاهُمْ
قَدْ وَضَى اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ لِيَا مُوسَى إِنَّكَ تَرَاهُمْ فَلَيْسَ هَذَا أَوْ أَنْ ظَهَرُوا لَهُمْ وَلَكِنْ سَوْفَ
تَرَاهُمْ فِي الْجَنَانِ جَنَابِ عَذِي وَ الْفِرْدَوْسِ بِمَخْرَجَةِ مُتَعَدِّ فِي تَحْيِيحِهَا يَتَقَبَّحُونَ وَ فِي خَيْرِهَا
يَتَبَجَّحُونَ أَفَتَحِبُّ أَنْ أُصِغَّعَتْ كَلَامُهُمْ قَالَ نَعَمْ إِلَهِي قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ ثُمَّ يَمُنْ يَدَايَ وَ اشْدُدْ
بِمُزْنِكَ قِيَامَ الْعَبِيدِ الدَّلِيلِ يَدَايَ الْمَلِكِ الْخَبِيرِ فَقَالَ مُوسَى فَتَادَى رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهُ يَا
أُمَّةً مُتَعَدِّ فَأَجَابُوهُ كُلُّهُمْ وَ هُمْ فِي أَضْلَابِ آثَانِهِمْ وَ أَرْحَامِ أُمَّةٍ يَهْمُ نَبِيَّتِ النَّهْمُ لَبِيَّتِ لَبِيَّتِ لَا
شَرِيكَ لَكَ لَبِيَّتِ لَحْمُكَ وَ الْبَغْمُ لَكَ وَ الْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَجَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَلْتَ الْإِجَابَةَ
يَسْعَارَ لَحْمِ لُحْمُ تَادَى رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَا أُمَّةً مُتَعَدِّ إِنْ قَضَايَ عَلَيْكُمْ أَنْ رَحِمْتِي سَبَقْتُ غَضَبِي وَ عَفْوِي
قَبْلَ عِقَابِي قَدْ اسْتَجَبْتُ لَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُونِي وَ أَغْطِيَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلُونِي مَنْ لِيَقْبَلِي
مِنْكُمْ بِشَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنْ مُتَعَدِّ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ صَادِقٌ فِي أَقْوَالِهِ وَ
فِعْلِهِ فِي أَفْعَالِهِ وَ أَنْ عَيْنِ مَنْ أَنَّى ظَاهِرِ أَخُوهُ وَ وَصِيُّهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ وَلِيُّهُ وَ يَلْتَزِمُ قَضَائِهِ كَمَا يَلْتَزِمُ
طَاعَةَ مُتَعَدِّ وَ أَنْ أُولَى هَذِهِ الْمُصْطَفَيْنِ الْمُظْهِرِينَ السَّبِيلَيْنِ بِعَجَائِبِ آيَاتِ اللَّهِ وَ دَلَائِلِ خُجْجِ الْهُدَى مِنْ
بَعْدِهِمَا أُولِيَانِي أَدْجُهُ جَلِّي وَإِنْ كَانَتْ دُنُوهُ مِثْلَ زَيْدِ الْبَغْرِ قَالَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا
مُتَعَدِّ قَالَ يَا مُتَعَدِّ وَ مَا كُنْتُ بِجَانِبِ الْغُورِ إِذْ تَادَيْنَا أَقْنَتَكَ بِهَذِهِ الْكِرَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ
لِمُتَعَدِّ قُلِ الْمُتَعَدِّ يَتَوَرَّبُ الْعَالَمِينَ عَلَى مَا اخْتَصَنِي بِهِ مِنْ هَذِهِ الْقَضِيَّةِ وَ قَالَ لَا تَقْرَبُوا أُنْشُرُ
الْمُتَعَدِّ يَتَوَرَّبُ الْعَالَمِينَ عَلَى مَا اخْتَصَنَّا بِهِ مِنْ هَذِهِ الْعَجَائِبِ

حضرت امام حسن (عسکری) بن علی (نقی) علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور دادا کے ذریعے نقل کیا ہے کہ ایک شخص
حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے فرزند رسول! مجھے اللہ عزوجل کے اس فرمان الحمد للہ رب
العالمین کے متعلق بتائیں کہ اس کی کیا تفسیر ہے؟

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے میرے والد گرامی (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے اپنے آباء و اجداد
سے نقل کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خدمت آئیں اور اس نے عرض کیا:

مجھے اللہ عزوجل کے اس فرمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے متعلق آگاہ فرمیں کہ اس کی کیا تفسیر ہے؟

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے اس واسطے مخصوص ہیں کہ اُس نے اپنے بندوں کو اجمالی طور پر اپنی نعمتوں کا تعارف کرایا کیونکہ لوگ نعمتوں کی تفصیل کے تحمل نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی نعمتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ شمار میں نہیں آسکتیں۔ اسی لیے اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ تم کہو کہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نے ہم پر جو نعمتیں نازل کی ہیں ان سب کے لیے ہم نَحْمَدُہٗ کہتے ہیں (یعنی ان پر اللہ کا شکر بجا لاتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی تمام اقسام و اصناف پر اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں، خواہ ان کا تعلق جمادات سے ہو یا حیوانات سے، حیوانات کو وہ اپنی قدرت سے متحرک رکھتا ہے اور انھیں کھانے کے لیے اپنا رزق فراہم کرتا ہے اور انھیں اپنی حفظ و امان میں رکھتا ہے اور اپنی مصلحت کے تحت سب کی تدبیر کرتا ہے اور جمادات پر خدا کی نعمت یہ ہے کہ وہ انھیں اپنی قدرت سے روکے ہوئے ہے اور جو ایک دوسرے سے متصل ہیں انھیں گرنے سے روکتا ہے اور گرنے والے جمادات کو چھٹنے سے روکے ہوئے ہے اور آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا اور زمین کو دھنس جانے سے روکے ہوئے ہے اور وہ اس کے فرمان کے بغیر دھنس نہیں سکتی کیونکہ وہ اپنے بندوں پر شفیق اور مہربان ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تمام جہانوں کا مالک اور خالق ہے اور ان تک اس طرح رزق پہنچاتا ہے کہ بعض اوقات انھیں رزق کی آمد کا علم ہوتا ہے اور بعض اوقات انھیں علم تک بھی نہیں ہوتا کہ رزق تقسیم کر دیا گیا ہے اور وہ ابن آدم کو مل کر ہی رہے گا چاہے وہ کیسے ہی عمل کیوں نہ کرے۔ کسی متقی کا تقویٰ رزق کو بڑھا نہیں سکتا اور کسی بدکاری کی بدکاری اس کے رزق کو گھٹا نہیں سکتی۔ رزق اور رزق حاصل کرنے والے کے درمیان ایک پردہ ہے جس کا وہ طلب گار ہوتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے رزق سے بھگنا چاہے تو بھی اُس کا رزق اُس کو تلاش کر لے گا جیسا کہ موت اس کو تلاش کر لیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کہو کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں کیونکہ اُس نے ہم پر انعام کیے ہیں اور ہمارے آنے سے پہلے اُس نے پہلی کتابوں میں ہمارا ذکر خیر کیا ہے۔ اسی لیے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات پڑھنی چاہیے اور ان کے شیعوں کا فرض ہے کہ وہ خدا کی عطا کردہ فضیلت کا شکر ادا کریں کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہے:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران کو نبی بنا کر بھیجا اور اُن کو شرف مناجات عطا کیا اور ان کے لیے دریا میں راستہ بنایا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور ان کو تورات اور الواح (تختیاں) عطا کیں تو حضرت موسیٰ نے محسوس کیا کہ خدا

کی نگاہ میں ان کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے چنانچہ انھوں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: پروردگار! ٹوٹنے مجھے اتنی عزت عطا کی ہے کہ مجھ سے پہلے ٹوٹنے کسی کو اتنی عزت عطا نہیں کی۔
اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ محمدؐ میرے نزدیک میرے تمام ملائکہ اور میری تمام مخلوق سے افضل و برتر ہیں۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا: پروردگار! اگر تیری تمام مخلوق سے محمدؐ تیرے نزدیک محترم و مکرم ہیں تو کیا میری آل سے بھی کسی نبی کی آل افضل ہے؟
اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جس طرح محمدؐ تمام رسولوں سے افضل ہیں اسی طرح ان کی آل بھی تمام رسولوں کی آل سے افضل و برتر ہے۔

پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا کسی نبی کی امت میری امت سے افضل ہے؟ ٹوٹنے میری امت پر بادلوں کا سایہ کیا اور ٹوٹنے ان پر من و سلوی نازل کیا اور ٹوٹنے ان کے لیے سمندر کو شگفتہ کر کے راستہ بنایا؟
اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ حضرت محمدؐ علیہ السلام کی امت باقی امتوں سے اتنی ہی افضل ہے جتنا کہ خود محمدؐ میری تمام مخلوق سے افضل ہیں؟
حضرت موسیٰ نے عرض کیا: کاش! میں انھیں (امت محمد کو) دیکھ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی اور فرمایا: اے موسیٰ! تو انھیں (امت محمد کو) ہرگز نہیں دیکھ سکے گا کیونکہ ابھی اُس امت کے ظہور کا وقت نہیں آیا، البتہ! تم انھیں عنقریب جنت میں دیکھو گے اور تم انھیں جنت عدن اور جنت الفردوس میں محمدؐ کے سامنے دیکھو گے کہ وہ نعمتوں میں لوٹ رہے ہوں گے اور جنت کے اعلیٰ مقامات پر رہ کر پذیر ہوں گے، کیا تم ان کا کلام سنا پسند کرو گے؟

حضرت موسیٰ نے عرض کیا: جی ہاں! اے میرے معبود۔
اُس وقت ہمارے رب نے عداوت کو فرمایا: اے امت محمدؐ! تو سب نے اپنے آباء کے اصحاب اور ماؤں کے ارحام سے جواب دیا اور عرض کیا:

لَبَّيْتُكَ يَا رَبِّ لَبَّيْتُكَ لَا شَرَّ لَكَ لَبَّيْتُكَ إِنَّ الْخَيْرَ وَالْبِرَّ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرَّ لَكَ

اللہ تعالیٰ نے اس جواب کو علیحدہ حج قرار دیا۔

پھر ہمارے پروردگار نے عداوت کر فرمایا: اے اُمّت محمد! ہمارے لیے میرا بھی فیصلہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے اور میری بخشش میرے عذاب پر مقدم ہے۔ میں نے تمہاری دعاؤں سے بھی پیسے تمہاری التجاؤں کو قبول کیا، تمہارے مانگنے سے پہلے میں نے تم پر اپنی عطا کی اور تم میں سے جو بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کا سچے دل سے اقرار کر کے میرے حضور پیش ہوگا اور اپنے افعال میں بھی حق کا پیر و کار ہوگا اور یہ بھی تسلیم کرنا ہو کہ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخُوهُ وَوَصِيُّهُ مِنْ بَعْدِهِ وَوَلِيُّهُ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ محمد کا بھائی، اور اُن کے بعد اُن کا وصی و جانشین اور ولی ہے۔ اور اس کی اطاعت بھی محمد کی اطاعت کی طرح ضروری ہے اور محمد علی کے بعد ظاہر و مظهر اور خدا کے چنے ہوئے اوصیاء (ائمہ علیہ السلام) ہیں جو کہ آیات الہی کے عجائب کو ظاہر کرنے والے ہیں، وہ ان کے جانشین ہیں تو اس عقیدے والے افراد کو میں اپنی جنت میں داخل کروں گا اگرچہ اُن کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ان سے ارشاد فرمایا: اے محمد! کیا آپ اُس وقت طور کے پہلو میں موجود نہ تھے کہ جب ہم نے آپ کی اُمت کو پکارا تھا اور انھیں یہ عزت و کرامت عطا کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: آپ مُحَمَّدٌ يَرْزُقُ الْعَالَمِينَ کہیں کہہ خدا نے مجھے اس فضیلت سے مخصوص کیا ہے اور اللہ نے اُمّت محمدیہ سے فرمایا: تم بھی مُحَمَّدٌ يَرْزُقُ الْعَالَمِينَ کہو کہ اللہ نے تم کو ان فضائل سے مخصوص کیا ہے۔^①

مظلوم کربلا کی شہادت کی خبر

18/440 عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَيْنَمَا الْمُحْسِنُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِذْ أَتَاهُ جَبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَمَّجْتُهُ، قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَّا إِنْ أَتَيْتَ سَمْعُشَهُ قَالَ فَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ لِيَذْلِكَ حُرّاً شَدِيداً فَقَالَ جَبْرَائِيلُ أَتَسْزُوكَ أَنْ أُرِيَتِ الثُّرَيَّةَ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا قَالَ فَتَسْفَ جَبْرَائِيلُ مَا بَيْنَ قَهْلِيلِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى كَرْبَلَاءَ حَتَّى تُشَقَّ لِقَطْعَتَيْنِ فَكَذًا وَتَجْعَلُ بَيْنَ الشَّيْبَانِ ثَنِي فَتَقْتُلَ وَتَجْعَلُ بَيْنَ الثُّرَيَّةِ وَتَسْأَلُ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَخَا الْأَرْضَ أَسْرَعَ مِنْ هَرَبِ الْعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ كَلُونِي لَكُمْ مِنْ ثُرَيَّةٍ وَطَلُونِي لِمَنْ يُقْتَلُ فِيهَا

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ جبریلؑ آپ کی خدمت میں آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ حسینؑ سے محبت کرتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر جبریلؑ نے کہا: آپ کو امتِ معتریب اسے قتل کر دے گی۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت غمزدہ ہوئے تو جبریلؑ نے کہا: کیا آپ کو یہ بات مسرور کرے گی کہ میں آپ کو وہ تربت (مٹی) دکھاؤں جہاں حسینؑ کو قتل کیا جائے گا۔ پھر فوراً جبریلؑ رسول اللہ کی مجلس سے اٹھ کر کربلا گئے اور وہاں سے دو مٹی کے ٹکڑے اس طرح اٹھائے جس طرح یہ شہادت کی دو انگلیاں مٹی ہوئی ہیں اور جبریلؑ اپنے پموں پر یہ تربت اٹھا لائے اور رسول اللہ کو پیش کی۔ پھر رسول اللہ نے ہلکے جھپکنے کی سی تیزی کے ساتھ اس تربت کو زمین پر پھیلا دیا اور فرمایا: اے مٹی! تیرے لیے بھی طوبی (جنت) ہے اور جو تجھ پر شہید ہوگا اس کے لیے بھی طوبی ہے۔

خاکِ شفا میں حفظ و امان ہے

19/441 قَالَ: حَدَّثَكَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْبَغِيَةِ عَنْ أَبِي الْحَرِثِ بْنِ الْبَغِيَةِ النَّظَرِي قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ إِذَا رَجُلٌ كَثِيرٌ لَوَلِيٍّ وَالْأَمْرُ أَيْضًا وَمَا تَرَكْتُ دَوَائِمًا إِلَّا تَدَاوَيْتُ بِهِ لَمَّا انْتَفَعْتُ بِهِ فَقَالَ بَلَى أَيْتُ أَنْتَ مِنْ جِلْدِي قَبْلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَإِنْ فَيُوشِفُكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَأَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ فَإِذَا أَخَذْتَهُ فَقُلْ هَذَا الْكَلَامُ أَنْتَهُمْ إِنْ أَنْسَأْتُ بِحَقِّ هَذِهِ الْبَيْتَةِ وَبِحَقِّ الْمَلِكِ الْبَرِيِّ أَخَذَهَا وَبِحَقِّ السُّبْحِيِّ الْبَرِيِّ قَبَضَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الْبَرِيِّ خَلَّ فِيهَا صِلَ عَلَى مُخْتَبَرٍ وَأَعْلَى بَيْنِي وَأَفْعَلُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ ثُمَّ قَدْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا الْمَلِكُ الْبَرِيُّ قَبَضَهَا فَهُوَ جَبَرِيلُ وَأَزَاهَا السُّبْحِيُّ قَالَ هَذِهِ تُرْبَةُ حُسَيْنٍ تَقْتُلُهُ أَقْسَمُكَ مِنْ بَعْدِكَ وَالَّذِي قَبَضَهَا فَهُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَأَمَّا الَّذِي خَلَّ فِيهَا فَهُوَ الْحُسَيْنُ وَالشَّهَدَاءُ قُلْتُ قَدْ عَرَفْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ الْبَيْتُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فَكَيْفَ الْأَمْنُ مِنْ كُلِّ خَوْفٍ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ سُلْطَانًا أَوْ غَيْرَ سُلْطَانٍ فَلَا تَخْرُجَنَّ مِنْ مَنَازِلِكَ إِلَّا وَمَعَكَ مِنْ جِلْدِي قَبْلَ الْحُسَيْنِ فَتَقُولُ تَسْمِعُهُمْ إِنْ أَخَذْتَهُ مِنْ قَبْرِ وَلِيَّتٍ وَابْنٍ وَلَيْتٍ وَاجْعَلْنِي أَمْنًا وَجُورًا إِنَّمَا أَخَافُ وَمَا لَا أَخَافُ فَإِنَّهُ قَدْ يَزِيدُ مَا تَخَافُ قَالَ حَرَّثَ بَيْنَ الْبَغِيَةِ فَقَالَ كَمَا أَمَرَنِي وَقُلْتُ مَا قَالَ بِي فَصَبَّحَ

جَنَسِي وَكَانَ بِي أَمَانًا مِنْ كُلِّ مَا خِفْتُ وَمَا لَمْ أَخَفْ كَمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَتَارَ أَهْلُ مَعَ كُلِّكَ وَتَحْتِ
الْمُؤْمِنُونَ وَهَذَا وَلَا تَحْذَرُوا

حادث بن مغیرہ نصری سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا: میں بہت سے امراض اور بیماریوں میں مبتلا ہوں اور میں نے ہر دوا استعمال کی ہے مگر مجھے کسی دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا؟ اس پر ”ہے“ نے فرمایا: تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی سے شفا حاصل کیوں نہیں کرتے کیونکہ اس میں ہر بیماری سے شفا اور برزخ خوف سے امن و امان ہے۔ پس! جب تم اس خاک کو اٹھاؤ تو یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الطَّيْبَةِ وَبِحَقِّ الْمَلِكِ الَّذِیْ اَخَذَهَا وَبِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیْ قَبَضَهَا وَبِحَقِّ
الْوَصِيِّ الَّذِیْ عَلَیْهَا صَلَی عَلَی مُحَمَّدٍ عَلَی مُحَمَّدٍ وَاهْلِ بَيْتِهِ وَفَعَلَ بِنِیْ كَذَا وَكَذَا

”اے اللہ! میں تجھ سے اس خاک کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں اور اس فرشتے کے وسیلے سے جس نے اسے اٹھایا اور اس نبی کے وسیلے سے جس نے اسے پکڑا اور اس وصی کے وسیلے سے جو اس خاک پر شہید ہوا، تو حضرت محمد علیہ السلام اور ان کے اہل بیت پر رحمتیں نازل فرما اور میری فلاں فلاں حاجت کو پورا فرما۔“

پھر ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: جس فرشتے نے اس خاک کو اٹھایا ہے وہ جبرئیل ہے اور اس نے یہ خاک نبی علیہ السلام کو دکھا کر عرض کیا کہ یہ حسین کی تربت ہے جہاں آپ کے بعد آپ کی امت حسین کو شہید کرے گی اور جس نے اسے پکڑا ہے وہ اللہ کے رسول حضرت محمد علیہ السلام ہیں اور جو وہاں پر سکونت اختیار کیے ہوئے ہیں وہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور دیگر شہداء (کر بلا) ہیں۔

حادث بن مغیرہ نصری کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں نے یہ جان لیا ہے میری جان آپ پر قربان ہو کہ اس میں ہر بیماری سے شفا ہے لیکن یہ ہر خوف سے امان کیسے دیتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر تم کسی حاکم و سلطان یا کسی اور شخص سے خوف زدہ ہو تو تم جب بھی اپنے گھر سے باہر نکلو تو اپنے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک رکھو اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْذَرُ مِنْ قَبْرِیْ وَلِیِّکَ وَ مِنْ وَرِیِّکَ وَ اَجْعَلْ لِّیْ اَمْنًا وَ جِزْزِ لِّیْ اَمْنًا وَ مَا لَا اَخَافُ

”اے اللہ! میں نے تیرے دلی اور تیرے دلی کے بیٹے کی قبر کی خاک کو لیا ہے۔ پس تو اس خاک کو

میرے نیے ہر اس شے سے امان اور باعث حفاظت قرار دے، خواہ اس سے میں خوفزدہ ہوں یا خوفزدہ نہیں ہوں۔"

پس پھر تم جس شے سے ڈر رہے ہو گے وہ ٹل جائے گی۔

حارث بن مغیرہ کہتا ہے: میں نے آپ کے حکم کے مطابق حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک لی اور جو آپ نے پڑھنے کو فرمایا تھا وہ بھی پڑھا۔ پھر میرا جسم صحت مند ہو گیا اور ہر خوفزدہ کر دینے والی اور خوفزدہ نہ کرنے والی شے سے مجھے امان مل گئی جیسا کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا تھا اور میں نے اللہ کے شکر سے اس خاک کے ہوتے ہوئے کسی ہجرائی، ڈر اور مصیبت کا سامنا نہیں کیا۔^①

حقیق کا اقرار ولایت

20/442 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى

رَسُولِ اللَّهِ وَفِي يَدَيْهِ خَاتَمُ فَضْهِ عَقِيقٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الْقَضُ، فَقَالَ لِي هَذَا مِنْ جَبَلٍ

أَقْرَبُ إِلَيَّ بِالْبُيُوتَةِ وَلِي بِالنَّبُوتَةِ وَلِي بِالْوَلَايَةِ وَلَوْلِيَّةُ الْإِمَامَةِ وَلِشَيْعَتِهِ بِالْجَنَّةِ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئی تو میں نے آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگلی دیکھی جس میں حقیق کا نگینہ بڑا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون سا نگینہ ہے؟ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: یہ اُس پہاڑ کا نگینہ ہے جس نے اللہ کی ربوبیت، میری نبوت، علی کی ولایت، علی کی اولاد کی امامت اور علی کے شیعوں کے لیے جنت کا اقرار کیا۔^②

امام ہشتم کی مادر گرامی کی آمد

21/443 قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ

يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي زَكْرِيَّا الْوَاسِطِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ: هَلْ

عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِمَ، فَنُتَ لَا قَالَ بَلَى قَدْ قَدِمَ رَجُلٌ فَأَنْطَلَيْتُ بِنَا فَرَكِبْتُ وَرَكِبْنَا

① تہذیب الاحکام: ج ۶، ص ۷۴؛ امالی فیح طوسی: ص ۳۱۸؛ کمال الزیارات: ۲۸۲؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۱۱۸

② اس حدیث کے محل، باب ۱، ج ۱۲ میں مزرعکی ہے۔

مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ مَعَهُ زَيْتٌ فَقَالَ لَهُ اغْرِضْ عَلَيْنَا
فَعَرَضَ عَلَيْنَا نِشْعَ جَوَارٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ غَرَضْ عَلَيْنَا قَالَ مَا
عِنْدِي شَيْءٌ فَقَالَ بَلَى اغْرِضْ عَلَيْنَا قَالَ لَا وَلِئِنْ نَوِمْتُ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ
أَنْ تَعْرِضَهَا فَأَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَنِي مِنَ الْقَبْرِ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي قُلْ لَهُ كَمْ غَائِيكَ فِيهَا
فِيمَا قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْ قَدْ أَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ هِيَ نَكَتٌ وَلَكِنْ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مَعَكَ
بِالْأُمْسِ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقَالَ مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ
أَحْبَبْتُكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ إِلَى اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَصَقَيْتُنِي امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
فَقَالَتْ مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لِتَفِي فَقَالَتْ مَا يُنْبِئُ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ عِنْدَ مُشِيكَ
إِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَبْتَ عِنْدَهُ إِلَّا قَبِيلاً حَتَّى تَمُدَّ لَهُ
غُلَامًا مَبِينًا لَهُ شَرْقُ الْأَرْضِ وَغَرْبُهَا قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَبْتَ عِنْدَهُ إِلَّا قَبِيلاً حَتَّى وَلَدَتْ عَيْنًا

ہشام بن امر سے مروی ہے کہ ابوالحسن (محدث امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مغرب
(مراکش) سے ایک شخص آیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: نہیں! مجھے اس بارے میں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ آیا
ہے لہذا تم ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو۔ آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ سوار ہو گیا یہاں تک
کہ ہم اس مرد تک پہنچ گئے۔ وہ مرد مغرب کا رہنے والا بردہ فروش تھا اور اس کے پاس کچھ کنیزیں تھیں۔

آپ نے اُس سے فرمایا: ہمیں وہ کنیزیں دکھاؤ۔ تو اس نے نو کنیزیں ہمارے سامنے پیش کیں لیکن ابوالحسن (امام
موسیٰ کاظم علیہ السلام) ہر کنیز کو دیکھ کر فرماتے کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ہمارے سامنے اور کنیزیں
پیش کرو۔ اس شخص نے کہا: میرے پاس اور کوئی کنیز نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا! لیکن ہمیں اور کنیزیں پیش کرو۔ اُس
نے جواب دیا: نہیں، خدا کی قسم! میرے پاس صرف ایک کنیز اور ہے جو بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم اسے ہمارے
سامنے کیوں نہیں لارہے ہو؟ لیکن اس شخص نے وہ کنیز سامنے لانے سے انکار کر دیا۔ پھر ہم واپس لوٹ آئے۔

پھر اگلے دن آپ نے مجھے دوبارہ اُس بردہ فروش کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ اُس سے پوچھنا کہ اس (بیمار) کنیز کو
کتنے معاوضہ میں بیچو گے؟ جب وہ تمہیں بتائے کہ اس قدر رقم کے عوض بیچوں گا تو اسے رقم دے کر اُس کنیز کو خرید لینا۔
راوی کہتا ہے کہ میں اُس شخص کے پاس گیا اور اس سے مقررہ قیمت پر وہ کنیز خرید لی تو اس نے کہا کہ اب یہ آپ

کی ملکیت ہے۔ پھر اس نے کہا: لیکن جو مرد کل تمہارے ساتھ آیا تھا وہ کون تھا؟ میں نے جواب دیا: وہ بنو ہاشم کا ایک فرد تھا۔ اس نے کہا: بنو ہاشم میں کس کا بیٹا؟ میں نے جواب دیا: مجھے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ میں تمہیں اس کنیز کے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں نے اسے مغرب کے دور دراز علاقے سے خرید اتو میری طاقت ایک اہل کتاب عورت سے ہوئی اور اس نے مجھ سے پوچھا: یہ جو کنیز تمہارے پاس ہے یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں نے اسے اپنے لیے خریدا ہے۔

اس عورت نے کہا: اس کا تم جیسے شخص کے پاس رہنا بالکل بھی مناسب نہیں بلکہ اس کنیز کو اس شخص کے پاس ہونا چاہیے جو اس روئے زمین پر سب سے بہتر و برتر ہے اور یہ اُس کے پاس تھوڑا عرصہ رہے گی یہاں تک کہ اُس کے ایک بیٹے کو جنم دے گی جس کے آگے زمین کے شرق و غرب سرنگوں ہوں گے۔

راوی کہتا ہے: پھر میں وہ کنیز خرید کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ کنیز کچھ عرصہ آپ کے پاس رہی۔ پھر اُس سے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے فرقے

22/444 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَجَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَبِعْتُ عَدِيًّا يَقُولُ لِزُأَيْسِ الْيَهُودِيِّ عَلَى كُمْ افْتَرَقْتُمْ فَقَالَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فِرْقَةٌ فَقَالَ عَلَى كَذَبْتَ لَمْ أَقْبَلْ عَلَى عَنِ الثَّانِي فَقَالَ وَانْتَلَوْا ثِنْتَيْنِ فِي الْوَسَادَةِ لِقَضِيَّتِ بَيْنَ أَهْلِ الْقَوَارِاقِ بِتَوَارِيهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِأَنْجِيلِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْقُرْآنِ بِقُرْآنِهِمْ افْتَرَقْتَ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً سَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ تَأْتِي فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْيَتَّى اتَّبَعَتْ يُوشَعَ بْنِ نُوحٍ وَحِوَّيِّ مُوسَى وَ افْتَرَقْتَ النَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً إِحْدَى وَ سَبْعُونَ فِرْقَةً فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الْيَتَّى اتَّبَعَتْ شَلْمُونُ وَحِوَّيِّ عِمْسَى وَ تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الْيَتَّى اتَّبَعَتْ وَحِوَّيِّ مُحَمَّدٍ وَطَرِبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِهِ لَمْ قَالَ ثَلَاثٌ عَشْرَةَ فِرْقَةً مِنَ الثَّلَاثِ وَ السَّبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا تُتَبَوَّلُ مَوْتِي وَحِوَّيِّ وَوَاحِدَةٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ وَ

هُمْ التَّمِطُ الْأَوَّلُ وَالْثَلَاثُ عَشَرَ فِي النَّارِ

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے سردار سے پوچھا: تم یہودی کتنے فرقوں میں تقسیم ہوئے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: فلاں اور فلاں فرتے ہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: خدا کی قسم! اگر میرے لیے سند (تفاوت) بچھا دی جائے تو میں تورات والوں کے درمیان فیصلہ تورات سے اور انجیل والوں کے درمیان فیصلہ انجیل سے اور قرآن والوں کے درمیان فیصلہ قرآن سے کروں گا۔ یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئے ہیں، ان میں سے ستر فرتے جہنم میں جا میں گے اور ایک فرقہ نجات پا کر جنت میں جائے گا اور یہ وہ فرقہ ہوگا جس نے حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون کی پیروی کی ہوگی اور نصاریٰ (عیسائی) بھتر فرقوں میں بٹ گئے، ان میں سے اکہتر فرتے جہنم میں جا میں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہ وہ فرقہ ہوگا جس نے حضرت عیسیٰ کے وصی شمعون کی پیروی کی ہوگی اور یہ امت محمدیہ بھتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، ان میں سے بھتر فرقے جہنم میں جا میں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہ وہ فرقہ ہوگا جس نے حضرت محمد ﷺ کے وصی کی پیروی کی ہوگی اور آپ نے یہ فرماتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور پھر آپ نے فرمایا: ان بھتر فرقوں میں سے تیرہ فرتے میری محبت اور موت کے دعویدار ہوں گے جبکہ ان تیرہ فرقوں میں سے بھی صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہ درمیانی راستے پر چلتے والا ہوگا جبکہ باقی بارہ فرتے (جو حضرت علی کی محبت کے دعویدار ہوں گے) جہنم میں جا میں گے۔^①

اللہ ایک شخص کو بھیجے گا

23/445 قَالَ: حَدَّثَكَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: يَأْتِي مَعَايِزَ قُرَيْشٍ لِيَبْتَغِينَ اللَّهَ عَلَيْكُمْ زَجْلًا مِنْكُمْ قَدْ امْتَنَعَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِيَلْإِيْمَانٍ فَيَضْرِبُكُمْ أَوْ يَضْرِبُ بِقَاتِلِكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ إِنَّ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ خَاصِمُ النَّعْلِ وَكَانَ قَدْ أَخْضَلَ عَلَيْهِ نَعْلُهُ يَفْخِضُهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے گردہ قریش! اللہ تم لوگوں کی طرف ایک شخص کو بھیجے

① مالی شیخ طوسی: ص ۵۲۳؛ احتجاج طبری: ج ۱، ص ۲۶۳؛ بحار الانوار: ج ۲۸، ص ۴

گا جس کے دل کا اُس نے ایمان کے ذریعے امتحان لیا ہوگا۔ پس! وہ تم لوگوں پر ضرب لگائے گا یا تمہاری گردنوں پر ضرب لگائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں وہ شخص ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں وہ شخص ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ وہ جو تے و پیوند لگانے والا ہے جبکہ آپ نے اُس وقت اپنا جوتا حضرت علی علیہ السلام کو دے رکھا تھا جو اسے پیوند لگا رہے تھے۔^(۱)

مولانا علی کے دس خصائل

24/446 زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: عَشْرُ خِصَالٍ مَا أَصَبَتْ لِي بِوَاحِدَةٍ مَا كَلَعْتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا عَلِيُّ أَكَا أَلْحُوكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ أَقْرَبُ الْخَلَائِقِ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي التَّوْقِيفِ وَتَنْزِيلِ مَوَاجِئِ مَنَزِلِكَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يُوَاجِئُ مَنَزِلُ الْإِخْوَانِ فِي الدُّنْيَا وَجَلَّ جَلَالُهُ وَأَنْتَ وَزِيرِي وَوَصِيِّي وَالْخَبِيفَةُ فِي أَهْلِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتَ صَاحِبُ لَوَائِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَوَلِيَّتِي وَوَلِيَّتِي وَلِيَّ الدُّنْيَا وَوَلِيَّ الدُّنْيَا وَوَلِيَّ الدُّنْيَا وَوَلِيَّ الدُّنْيَا

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دس خصوصیات فرماتے ہوئے سنا جبکہ یہ مجھے ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں دنیا و آخرت میں تمہارا بھائی ہوں۔ تم محشر کے میدان میں قیامت کے دن تمام مخلوق سے زیادہ میرے قریب ہو گے۔ جنت میں میرا گھریوں تمہارے گھر کے سامنے ہوگا جیسے دو دینی بھائیوں کے گھر آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ تم میرے وزیر اور میرے وصی ہو۔ تم میرے خاندان اور مسلمانوں میں میرے خلیفہ ہو۔ تم دنیا و آخرت میں میرے علم بردار ہو۔ تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔^(۲)

ہدایت دینے والے امام کی اطاعت

25/447 عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّهُ تَعَالَى قَالَ لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّتِي فِي الْإِسْلَامِ

(۱) اہل سنت نے اسے روایت کیا ہے۔ دیکھیے: فضائل اصحابہ احمد بن حنبل: ۲/۶۳۹، جامع ترمذی: ۵/۶۳۳

(۲) امامی شیخ طوسی: ۱/۱۹۳، امامی مقبذہ: ۱۹۳

أَخْبَثَ إِمَاماً جَدِيراً أَلَسَّ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرَّيَّةُ فِي أَغْثِ لِيَهُمْ بَرَّةً تَقِيَّةً وَلَا غُفُونَ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ أَطَاعَتْ إِمَاماً قَدِيراً مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرَّيَّةُ فِي أَغْثِ لِيَهُمْ قَالَتْ لِيَهُمْ مَسِيئَةً

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ میں ضرور اسلام میں اس رعایا کو عذاب سے دوچار کروں گا جس نے اس عالم امام کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے بنایا ہوا امام نہیں تھا، اگرچہ وہ رعایا نیک و صالح اور تقویٰ والے اعمال انجام دیتی ہو اور میں ضرور اسلام میں ہر اس رعایا کو معاف کر دوں گا جس نے اس ہدایت کرنے والے امام کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے بنایا ہوا امام تھا، اگرچہ وہ رعایا حد سے تجاوز کرنے والے اور برے اعمال انجام دیتی ہو۔^(۱)

حاکم شفا میں مصائب سے نجات ہے

26/448 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ عِصَةِ بَيْتِنَا بِمَنْطَرَةِ سَيِّدِنَا الضَّادِيِّ فَاقْبَلُ عَلَيْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ تَرْبَةً جَنَّتِي الْمُحْسِنِينَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَأَمَاناً مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَغَوْبٍ فَإِذَا تَنَاوَلْتُمُوهَا أَخَذَكُمْ قَلْبُكُمْ بِهَا وَتَضَعُهَا عَلَى عَيْنَيْكُمْ وَلَيْسَ بِهَا شَيْءٌ سِوَى جَسَدِهِ وَلَيْسَ فِيهَا إِلَهٌ خَلَقَ هَذِهِ التَّرْبَةَ وَخَلَقَ مِنْ خَلِّهَا وَتَوَى فِيهَا وَخَلَقَ آبِيَهُمْ وَأُمَمَهُمْ وَأَخْيَرَهُمْ وَأَلْبَسَهُمْ مِنْ وَلَدِهِ وَخَلَقَ السَّلَامَةَ الْخَالِقِينَ بِهَا لَا جَعَلَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَبُرْءاً مِنْ كُلِّ مَرَضٍ وَنَجَاةً مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَجَزْراً يَمْتَنِعُ بِهَا الْخَوَافُ وَأَخَذْتُ ثُمَّ حَسْتُ عَلَيْهَا قَالَ أَسَامَةُ فَأَنَا اسْتَعْمَلْتُهَا مِنْ دُخْرِ الْخَوَلِ كَمَا قَالَ وَوَصَفَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ رَأَيْتُ بِمَحْمَدٍ نَوْمَهُ وَمَكْرُوهَهُ

زید بن اسامہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کی ایک جماعت کے ہمراہ اپنے سید و سرور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ آپ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے میرے دادا حضرت امام حسین علیہ السلام کی تربت کو ہر بیماری سے شفاء اور ہر خوف اور مصیبت میں امان کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پس! جب تم میں سے کوئی شخص اس تربت کو اٹھائے تو وہ اسے بوسہ دے کر اپنی دونوں آنکھوں پر لگائے اور پھر اسے اپنے پورے جسم سے مس کرے اور یہ دعا پڑھے:

كَلِمَةً يَحْيِي فِيهَا الْغُرَبَاءُ وَيَحْيِي مَنْ خَسَّ بِهَا وَتَوَيَّ بِهَا وَيَحْيِي أَيْمَهُ وَأَيْمَهُ وَأَيْمَهُ وَالْأَيْمَةُ مِنَ وَلَدِهِ وَ
يَحْيِي الْمَلَائِكَةُ الْمُخَافِينَ بِهَا إِلَّا جَعَلَهَا شَيْئًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَأَمِنْ كُلِّ مَرَضٍ وَنَهَاةً مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَ
جَزَاءً مِنْ كُلِّ خَافٍ

”اے اللہ! اس خاک کے وسیلے سے اور اس ہستی کے وسیلے سے جو اس میں دفن اور منعم ہے اور اس کے
نامہ اور اس کے بہا اور اس کی واسطہ شرمائی اور اس کے بھائی اور اس کی اولاد میں سے آئمہ کے وسیلے سے
اور ان فرشتوں کے وسیلے سے جو اس کے ارد گرد ہیں، اس خاک کو ہر درد کی دوا بنادے اور ہر بیماری سے
شفاء اور ہر مصیبت سے نجات کا ذریعہ بنا اور اسے میرے لیے ہر اس چیز کے لیے پھر بنا جس سے مجھے
خوف و خطر ہے۔“

اس کے بعد اس خاک کو استعمال میں لائے۔

اُسرد کہتا ہے کہ میں نے کافی عرصہ تک اس خاک کو استعمال کیا جیسا کہ ابو مہد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا
تھا اور آپؑ نے جو اس کی تعریف و توصیف بیان کی تھی وہی ہوا۔ اس کے بعد اللہ کے شکر سے میں نے کبھی کسی مصیبت
اور بلا کا سامنا نہیں کیا۔^①

رسول مقبول کی پریشانی

27/449 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: افْتَقَدَ رَسُولُ اللَّهِ غَيْبًا فَغَضِبَ لِمَا لَمْ يَأْتِ
رَأَتْ ذَلِكَ خَدِيجَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ خَبْرَهُ فَسَدَمْتُ عَلَى يَدَيْهَا ثُمَّ رَكِبَتْ فَتَبَيَّنَتْ
عَنِ ابْنِ أَبِي قَالِبٍ فَقَالَتْ لَهُ أَزْكَبُ لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ مُغْتَسِّمَةً فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَجْلِسَ فِي تَحْلِيلِ رُوحَةٍ
الَّتِي بَلَغَ أَهْلُهَا خَيْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ خَدِيجَةُ فَمَنْ تَحْضِيْتُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَالَا هُوَ قَائِمٌ
يَقُولُ اللَّهُمَّ فَرِّجْ هَمِّي يَا عَمِّي فَإِذَا بَعِثَ قَدْ جَاءَ فَتَتَعَانَقَانِ قَالَتْ خَدِيجَةُ وَلَمْ أَكُنْ أَجِيسُ إِذَا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ قَائِمًا أَفْتَرَقَا مُتَعَانِقَيْنِ حَتَّى طَرَفَتْ عَلَى أَقْدَامِي

محمد بن جعفر علیہ السلام نے اپنے دادا سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی

آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تو آپ صحت عمکین و پریشان ہو گئے۔ جب حضرت خدیجہؓ نے یہ دیکھا تو انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتی ہوں۔ پھر انھوں نے اپنی اوتنی کو سفر کے لیے تیار کیا اور اس پر سوار ہو گئیں یہاں تک کہ آپ کا حضرت علیؓ، بن ابی طالبؓ سے سامنا ہوا تو انھیں کہہ کہ آپ اوتنی پر سوار ہو جائیں کیونکہ رسول اللہ پریشان ہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نبیؐ کی زوجہ کے بیٹھنے کی جگہ پر نہیں بیٹھ سکتا بلکہ آپ تشریف لے جائیں اور رسول اللہ کو بتائیں کہ میں ان کی خدمت میں آ رہا ہوں۔

جناب خدیجہؓ الکبریٰؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں وہاں سے روانہ ہو کر واپس آ گئی اور رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؓ کے بارے میں آخر خبر دی جبکہ اُس وقت رسول اللہ کھڑے ہو کر یہ دعا فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ فَرِّجْ هَمِّي يَا مَعْزُومٍ عَلَى قَدْ كَذَابٍ

”اے اللہ! میرے بھائی علیؓ کے صدقے میں میری پریشانی کو دور فرما۔“

اتنے میں حضرت علیؓ تشریف لے آئے تو نبی ﷺ اور حضرت علیؓ دونوں گھٹے۔ حضرت خدیجہؓ فرماتی ہیں: جب تک رسول اللہ کھڑے ہوتے تھے میں کبھی نہیں بیٹھتی تھی، آپ دونوں اتنی دیر تک گھٹے گھٹے رہے کہ میرے پاؤں کھڑے ہو کر ٹھک گئے۔

اہم علی رضا کا ولی عہدی قبول کرنا

28/450 قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَقَابِ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَمَاعَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ وَبِذِ الرَّضَا عَنِ ابْنِ مُوسَى بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ الْحَمِيرِ لِمِ حُدَى عَشْرَةَ لَيْلَةٍ غَلَّتْ مِنْ رَجَبٍ الْأَوَّلِ سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ وَمِائَتًا مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بِخَمْسِينَ سَنَةً وَتَوَفَّى يَطْوُسٌ فِي قَرْيَةِ يَفَلِّ لَهَا اسْتِثْنَاءٌ مِنْ زِنَتَانِ نَوَاقَانِ وَذِفْنِ فِي دَارِ خَمِيرٍ مِنْ قَعْبَةِ الظَّاهِرِيِّ فِي الشَّجَرَةِ الَّتِي فِيهَا قَبْرُ خَارُونَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَانِبِهَا مِنَ الْقِبْلَةِ وَكَرْبَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتَسْعِ بِمِائَةٍ يَوْمَ الْخَمِيرِ سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ وَقَدْ تَمَّ عُمْرُهُ تِسْعًا وَارْبَعِينَ سَنَةً وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ مِنْهَا مَعَ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَبَعْدَ أَبِيهِ أَثَامَ اِمَامَتِهِ عِشْرِينَ سَنَةً وَارْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأَقَامَ بِالْأَمْرِ وَهُوَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَشَهْرًا وَكَانَ فِي

أَيَّامِ إِمَامَتِهِ بِحَقِّهِ مُنْذُ الرَّشِيدِ ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَ الرَّشِيدِ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوفُ بِالْأَمِينِ وَابْنُ رُبَيْدَةَ
ثَلَاثَةَ سِنِينَ وَخَمْسَةَ وَعِشْرِينَ يَوْمًا ثُمَّ خَلَعَ الْأَمِينَ وَأَجْلَسَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ شَكْلَةَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ
يَوْمًا ثُمَّ أَخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ رُبَيْدَةَ مِنَ الْحَبَشِ وَبَوَّعَ لَهُ ثَانِيَةً وَجَلَسَ فِي الْمَلِكِ سَنَةً وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ وَ
ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ مَلَكَ عَبْدُ اللَّهِ الْمَأْمُونُ عِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةَ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَأَخَذَ الْبَيْعَةَ
لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا بِعَهْدِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ ضَاوٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ عَقَدَ دُيُولُ الْقَتْلِ وَأُخِجَ عَلَيْهِ مَرَّةً
بَعْدَ أُخْرَى فِي كُلِّهَا يَأْتِي عَلَيْهِ أَشْرَفُ مَنْ تَأْتِيهِ عَلَى الْهَلَاكِ فَقَالَ:

النُّهْمُ إِنَّكَ قَدْ تَهَيَّئْتَنِي عَنِ الْإِثْمِ بِبَيْدَتِي إِلَى التَّهْلُكَةِ وَقَدْ أَخْرَفْتَ مِنْ قِبَلِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَأْمُونِ عَلَى
الْقَتْلِ مَعِيَ نَحْوَ أَقْبَلِ وَلَايَةَ عَهْدِهِ وَقَدْ أَكْرَهْتُ وَأَضْطَرُّرْتُ كَمَا اضْطَرَّ يُوسُفُ وَذَانِيَالُ إِذْ قِيلَ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْوَلَايَةَ مِنْ ظُلُمَاتِهِ زَمَانِيوِ النُّهْمُ لَا عَهْدَ لَا عَهْدَكَ وَلَا وَلَايَةَ لِي إِلَّا مِنْ قِبَلِكَ
فَوَقَّيْتُ لِإِقَامَةِ دِينِكَ وَرَحْمَةٍ سُنَّةٍ نَبِيَّتِكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْبَتِيُّ وَالنَّصِيرُ وَنِعْمَ الْتَوَلَّى وَنِعْمَ
لِالنَّصِيرِ ثُمَّ قَبِلَ وَلَايَةَ الْعَهْدِ مِنَ الْمَأْمُونِ وَهُوَ بِكَ حَزِينٌ عَلَى أَنْ لَا يَتَوَلَّى أَحَدًا وَلَا يَغْزِلَ أَحَدًا وَ
لَا يَخْتَارَ أَحَدًا وَلَا سُنَّةً وَأَنْ يَكُونَ فِي الْأَمْرِ مُشِيرًا مِنْ بَعِيدٍ فَأَخَذَ الْمَأْمُونُ لَهُ الْبَيْعَةَ عَلَى الثَّلَاثِ
الْحَاضِ مِنْهُمْ وَانْعَامَ فَكَانَ مَعِيَ مَا ظَهَرَ لِلْمَأْمُونِ مِنَ الرِّضَا فَظَلَّ وَاعْلَمَ وَحَسُنَ تَذْيِيرُ حَسَدِهِ
عَلَى ذِيكَ وَحَقَّقَ عَلَيْهِ حَقِّي هَاقَ صَدْرُهُ فَغَدَرَ بِوَقْفَتِهِ بِالسَّيِّئَةِ وَمَعِيَ إِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ

مقام بن اسید بیان کرتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کی ایک جماعت سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ امام علی ابن موسیٰ
الرضا علیہ السلام کی ولادت بروز جمعرات، ۱۲ ربیع الاول ۱۵۳ ہجری کو مدینہ میں ہوئی۔ آپ کی ولادت ابو عبد اللہ (حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام) کی وفات کے پانچ سال بعد ہوئی اور آپ کی وفات طوس کے ایک گاؤں ستاباد میں ہوئی جو کہ رستاق
لوقان کے علاقہ میں واقع ہے۔ آپ کو حمید بن قحطبہ طائی کے گھر میں اُس گنبد کے نیچے دفن کیا گیا جہاں ہارون الرشید کی
قبر ہے جبکہ آپ کو ہارون کی قبر کے قبلہ کی جانب دفن کیا گیا۔

آپ کی شہادت رمضان المبارک کے مہینہ کی ۲۱ تاریخ بروز جمعہ ۲۰۳ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی کل عمر مبارک
انچاس سال اور بیس ماہ ہے۔ آپ نے والد گرامی کے ہمراہ اسی سال اور دو ماہ گزارے۔ پھر آپ کی امامت کی کل
مدت بیس سال اور چار ماہ ہے۔ آپ اسی سال اور دو ماہ کی عمر مبارک میں امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔

آپ کے دور امامت میں درج ذیل بادشاہوں نے حکومت کی۔ آپ نے کچھ عرصہ ہارون الرشید کے دور حکومت میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر ہارون الرشید کے بعد تین سال اور پچیس دن زبیدہ کا بیٹا عمر المعروف امین بادشاہ رہا۔ پھر امین کو معزول کر کے اس کے چچا ابراہیم بن شکہ کو چودہ دن کے لیے حکومتی تخت پر بٹھایا گیا۔ پھر محمد بن زبیدہ المعروف امین کو قید خانے سے نکال کر باہر لایا گیا اور اس کی دوسری دفعہ بیعت کی گئی اور وہ دوبارہ ایک سال بیٹھے وہ اور تیس دن تک بادشاہ رہا۔ اس کے بعد عبداللہ مامون تیس سال اور پچیس دن تک بادشاہ رہا۔

مامون نے اپنے دور خلافت میں آپ کے لیے دلی عہد کے طور پر مسلمانوں سے بیعت لی جبکہ آپ دلی عہدی کے لیے راضی نہ تھے۔ مامون نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور دلی عہدی کو قبول کرنے کے لیے مسلسل اصرار کر کے مجبور کرتا رہا تو آپ نے دلی عہدی کو قبول کیا۔ آپ نے ہلاکت کو قبول نہ کیا بعد اس پر دلی عہدی کو قبول کرنا بہتر سمجھا۔ آپ نے اس وقت دعا کرتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ قَدْ تَهَيَّيْتَنِيْ عَنِ الْاِلْقَاءِ وَتَهَيَّيْتَنِيْ سَبْكَوْةٍ وَقَدْ اَشْرَفْتَ مِنْ قَبْلِ خَلِئِ اللّٰهِ الْمَآْمُوْنَ عَلَى الْقَتْلِ مَتَى لَمْ اَقْبَلْ وَلَا يَتَّعْهِدْ وَقَدْ اُثْرَفْتَ وَاضْطَرَرْتُ كَمَا خُضِرَ يُوْسُفُ وَذَابَتَالْاُفْقُوسُ كُلُّ وَاجِبٍ مِنْهُمْ الْوَلَايَةُ مِنْ صَاحِبَتِهَا زَمَانِيْهِ اَللّٰهُمَّ لَا عَهْدَ اِلَّا غِيْظَكَ وَلَا وِلَايَةَ لِيْ وَلَا مِنْ قَبْلِكَ فَوَقْلِيْ لَا فَمَوْ دِيْنِيْ وَارْحَتِيْ سَلِّمْ نَبِيَّتَكَ قَوْلَكَ اَنْتَ الْمَوْلَى وَالْمَصْدُوْرُ وَنِعْمَ الْمَصْدُوْرُ.

”اے اللہ! تو نے مجھے خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے اور عبداللہ مامون نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے اس کا دلی عہد ہونا قبول نہ کیا تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔ بے شک! مجھے اسی طرح مجبور کیا گیا جس طرح حضرت یوسف اور حضرت دانیال کو مجبور کیا گیا تھا تو انھوں نے اپنے زمانے کے سرکش بادشاہ کا دلی عہد ہونا قبول کیا تھا۔

اے اللہ! عہد تو صرف تیرا ہی عہد ہے اور میرے لیے صرف تیری ہی طرف سے ولایت ہے۔ پس! تو مجھے اپنے دین کو قائم کرنے اور اپنے نبی کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق عطایت فرما۔ بے شک! تو ہی سرپرست اور مددگار ہے اور تو بہترین سرپرست اور بہترین مددگار ہے۔“

پھر آپ نے مامون کی طرف سے غزوہ اور چرغم آنکھوں کے ساتھ دلی عہدی کو اس شرط پر قبول کیا کہ میں کسی کو گورنر یا مزدخیز کروں گا، ورنہ ہی کسی کو اپنے عہدے سے معزول کروں گا اور نہ ہی کسی سابقہ رسم اور طور طریقے کو تبدیل

آپ کے بعد فلاں اور فلاں آیت نازل کی ہے اور اس کی تاویل فلاں اور فلاں ہے۔ پس! آپ اس کی تزیل کا علم بھی ہے۔ اور اس کی تاویل کا علم بھی عطا فرماتے۔^(۱)

عرس فرشتہ کی شفا یابی

30/452 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ثَمَّ مُحْتَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ آبَائِهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: كَانَ مَلَكَ الْكَرُوبِيمِ يُقَالُ لَهُ فُطْرُسُ وَكَانَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتَكَلَّمُ بِرِسَالَةٍ فَأَرْسَلَهُ بِرِسَالَةٍ فَأَبْطَأَ فَكَتَرَتْ جَنَاحُهُ فَالْقَاهُ بِجَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ أَرْسَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَبْرَائِيلَ فِي اللَّيْلِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُخْبِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ بِمَوْلُودِهِ وَ يُخْبِرُونَهُ بِكَرَامَتِهِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَرَى جَبْرَائِيلَ بِذَلِكَ الْمَلَكِ فَكَانَ يَمْنُهَا حُفَّةً فَقَالَ فُطْرُسُ تَارُوحَ إِنَّهُ الْأَمِينُ آمِينَ ثُمَّ يُدْخِلُ قَالَ إِنَّ هَذَا النَّبِيُّ الْقَتَامِيُّ وَهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَلَدًا اسْتَبَشَرَ بِهِ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلُ الْأَرْضِ فَأَرْسَلَنِي اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أُمِّيئُهُ وَ الْخَيْرُ بِكَرَامَتِهِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ هَلْ لَكَ أَنْ تُنْطَلِقَ بِي مَعَكَ إِلَيَّ يَشْفَعُ بِي عِنْدَ رَبِّهِ فَإِنَّهُ سَمِعَ جَوَادًا قَاتِلَ الْكَلْبِ مَعَ جَبْرَائِيلَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَكَرُوبِيمٍ كَانَ لَهُ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى مَكَانٌ فَأَرْسَلَهُ بِرِسَالَةٍ فَأَبْطَأَ فَكَتَرَتْ جَنَاحُهُ وَ الْقَاهُ بِجَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَ قَدْ أَتَاكَ يَشْفَعُ لَهُ عِنْدَ رَبِّكَ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَ دَعَا فِي هَرَجٍ مِنَ السَّهْمِ إِلَى أَسَاكَتِ بِحَقِّ كُلِّ ذِي حَقٍّ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مُحْتَبٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنْ تَرُدَّ عَلَى فُطْرُسَ جَنَاحَهُ وَ تُسْتَجِيبَ لِنَبِيِّتِكَ وَ تُبْعَلَّ آيَةً لِلْعَالَمِينَ فَاسْتَجَابَ اللَّهُ تَعَالَى لِتَبَدُّوهِ وَ نَوَى إِلَيْهِ أَنْ يَأْمُرَ فُطْرُسَ أَنْ يُبْرِزَ جَنَاحَهُ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يُفْضِرُ سَ أَمْرٌ جَدَّ حَكِّ الْكَبِيرِ عَلَى هَذَا الْمَوْلُودِ فَفَعَلَ فَسَبَّحَ فَأَصْبَحَ صَبِيحًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ لِفُطْرُسَ آمِينَ ثُمَّ يُدْخِلُ فَقَالَ إِنَّ جَبْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي بِمَنْزِلِ هَذَا الْمَوْلُودِ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَنِي خَلِيفَةً هُنَاكَ قَالَ فَذَلِكَ الْمَلَكُ مُوَكَّلٌ بِقَدْرِ الْحُسَيْنِ فَإِذَا تَرَخَّم عَبْدٌ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ تَوَلَّى أَبَاهُ أَوْ نَحَرَهُ بِسَوْفٍ وَ يُسَانِدُ نَضْطِقُ ذِكْرَ الْمَلَكِ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ فَيَقُولُ آمِينَ

النَّفْسَ الذِّكِّيَّةَ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ بِيْلَادٍ كَذَا وَكَذَا يَتَوَلَّى الْحَسَنَ وَيَتَوَلَّى أَنَا وَتَصَرُّفًا بِسَائِرِهِ وَقَلْبِهِ
وَسَيِّفِهِ قَالَ فَمِنْهُمْ مَنْكَ مُوَقِّلٌ بِالْخَلَاةِ عَلَى السَّيْرِ أَنْ يَدْخُلَهُ عَنْ مُتَّبِعِ السَّلَاقَةِ وَقُلْ لَهُ إِنْ مَكَ
عَلَى هَذَا أَقَلَّتْ رَفِيقُهُ فِي لِحْنِهِ

عبداللہ بن ہشام سے مروی ہے کہ ابو الحسن حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ملک انکروہین (مقرب فرشتوں) میں سے ایک فرشتہ فطرس تھا اور اُس کا اللہ عزوجل کے نزدیک خاص مقام و مرتبہ تھا۔ ایک دفعہ خدا نے اسے کوئی پیغام دے کر بھیجا اور اُس نے اس میں سستی کا مظاہرہ کیا تو اللہ نے اُس کے پَروں کو کاٹ دیا اور اُسے سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ڈال دیا۔ جب (حضرت) حسینؑ ابن علیؑ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ عزوجل نے جبرئیلؑ کو ایک ہزار ملائکہ کے ہمراہ رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ رسول اللہ کو اس مولود کی مبارکباد پیش کرے اور انھیں یہ خبر دے کہ یہ بچہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں عزت و کرامت کا مالک ہے۔

جب جبرئیلؑ اس جگہ سے گزرا جہاں یہ فرشتہ پڑا ہوا تھا جبکہ ان دونوں کے درمیان دوستی بھی تھی تو فطرس نے جبرئیلؑ کو کہا: اے روح اللہ الامین! تم کہاں رہے ہو؟ جبرئیلؑ نے جواب دیا: اللہ عزوجل نے تمہاری (مکمل) نبی کو پٹا عطا فرمایا ہے اور اس مولود کی ولادت پر تمام زمین و آسمان والے خوشیاں منارہے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ میں انھیں اس بچے کی ولادت پر مبارکباد پیش کرو اور انھیں بتاؤں کہ یہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس عزت و کرامت کا مالک ہے۔

یہ سن کر فطرس نے کہا: کیا یہ ممکن ہے کہ تم مجھے بھی اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلو تا کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں میری سفارش فرمائیں کیونکہ وہ سخی اور جواد ہے؟ پھر وہ فرشتہ بھی جبرئیلؑ کے ساتھ چل پڑا۔ جبرئیلؑ نے نبی ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا: یہ ملائکہ کروہین میں سے ایک فرشتہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاص مقام و مرتبہ تھا۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی پیغام دے کر بھیجا اور اس نے اس میں سستی کا مظاہرہ کیا تو اللہ نے اس کے پَروں کو کاٹ دیا اور اب یہ فرشتہ آپ کی خدمت میں آیا ہے تاکہ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں اس کی سفارش فرمائیں۔

یہ سن کر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے آخر میں یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ کُلِّ ذِی عَرْقٍ عَلَیْكَ وَ بِحَقِّ مُعْتَدٍ وَ اَخْلٍ بَیْنَهُ اَنْ تَرُدَّ عَلٰی فُطْرُسَ جَنَاحَهُ وَ
تَسْتَجِیْبَ لِتَدْبِیْتِ وَ تَهْجَلَهُ اَیَّهٖ یُلْعَاقُ یَوْمَئِذٍ

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس حق دار کے حق کے وسیلے سے کہ جس کا تجھ پر حق ہے اور
میں تجھے محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو فطرس کے پر واپس لوٹا دے اور اپنے نبیؐ کی دعا
کو مستجاب فرما اور تو اسے عالمین کے لیے ایک نشانی قرار دے۔“

پس! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی دعا کو مستجاب فرمایا اور انھیں وحی کرتے ہوئے فرمایا:
”آپ فطرس سے کہیں کہ وہ اپنے پرؤں کو حسینؑ سے مس کرے۔ تو رسول اللہؐ نے فطرس سے فرمایا: تم
اپنے نوٹے ہوئے پرؤں کو اس مولود سے مس کرو تو اس نے ایسا ہی کیا اور اس نے تسبیح پڑھتے ہوئے سبحان اللہ کہا۔ پھر وہ
صحیح ہو گیا اور اس نے عرض کیا:

یہ رسول اللہ! تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے آپؐ کے وسیلے سے مجھ پر احسان فرمایا ہے۔
پھر نبیؐ نے فطرس سے فرمایا: اب تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ فطرس نے عرض کیا: جبرئیلؑ نے مجھے اس
مولود کی شہادت کی خبر دی ہے اور میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا ہے کہ وہ مجھے وہاں (امام حسینؑ کی شہادت گاہ کربلا
میں) متعین فرمائے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ فرشتہ حضرت امام حسینؑ کی قبر پر متعین ہے اور جب بھی کوئی شخص (حضرت) امام حسینؑ کے
کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے یا ان کے والد گرامی (حضرت علیؑ) سے روایت و محبت رکھتا ہے یا اپنی تلوار اور زبان سے
ان کی نصرت کرتا ہے تو یہ فرشتہ رسول اللہؐ کی قبر مبارک پر جا کر آپؐ سے عرض کرتا ہے: اے نفس ذکیہ (پاکیزہ نفس کے
مالک!) فلاں بن فلاں جو فلاں شہر میں رہتا ہے، وہ حضرت امام حسینؑ سے بھی محبت رکھتا ہے اور ان کے والد گرامی
سے بھی روایت و محبت رکھتا ہے اور اس نے اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی تلوار سے ان کی نصرت کی ہے تو نبیؐ اس
فرشتے کو نبیؐ پر درود و سلام کے ساتھ یہ جواب دیتے ہیں کہ اُس شخص کو میری طرف سے سلام پہنچانا اور اس سے کہنا کہ اگر
تمہیں اس حالت میں موت آئی تو تم جنت میں میرے ہمراہ رہو گے۔

① روایت کا ابتدائی حصہ ابوالفتح صدوق: ص ۱۱۸ پر مذکور ہے۔ بحار الانوار: ج ۴۲، ص ۲۴۳

اولاد عبد المطلب کا اجتماع

31/453 قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْبَحْمَدِيُّ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا بَعْدَ مَا تَابَعَ الشَّاسُ أَهْلَكُمْ فَسَمِعْتُ أَهْلَكُمْ يَقُولُ يَلْعَنُ بَيْنَ أَنْشُكَ لَنَّهُ هَلْ نَعْنَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَجْعَلُ نَبِيَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَتَجْعَلُهُمْ دُونَ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا ابْنِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ إِنَّهُ لَمْ يَبْعَثْ اللَّهُ نَبِيًّا لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَحَدًا وَوَزِيرًا وَوَصِيًّا وَخِيفَةً فِي أَهْلِهِ فَمَنْ يَقُومُ مِنْكُمْ يَتَابِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَمْرِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي فَلَمْ يُمْضِ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَقَالَ يَا ابْنِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كُونُوا فِي الْإِسْلَامِ رُبُوسًا وَلَا تَكُونُوا أَذْنَابًا وَلَنْدَوَلِيَّةً وَمَنْ قَامَ مِنْكُمْ فَلْيَكُونَنَّ فِي غَيْرِكُمْ ثُمَّ سَلَّمْتُ فَقَامَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْنِكُمْ فَبَايَعَهُ عَلَى شَرْطٍ لَهُ وَكَشَاهُ إِلَيْهِ أَتَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ

اور ارفع سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی تو میں اس کے بعد ان کے پاس بیٹھا ہوتا کہ میں نے حضرت ابوبکر کو جناب عباسؓ (بن عبد المطلب) سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں آپؐ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپؐ کو یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اولاد عبد المطلب کو جمع کیا تھا اور آپؐ بھی ان میں موجود تھے جب کہ رسول اللہ نے تمام قریش کو چھوڑ کر صرف آپؐ لوگوں کو جمع کیا تھا اور فرمایا تھا:

اے اولاد عبد المطلب! بے شک! اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی نبی مبعوث فرمایا ہے تو کسی تو اس کا بھائی، وزیر، وصی اور اس کے خاندان میں اس کا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ پس تم میں سے کون سا شخص اس شرط پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وصی اور میرے خاندان میں میرا خلیفہ و جانشین ہو؟ تو تم میں سے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا تھا۔

→ نوٹ: فرشتے فطرس کا واقعہ بہت مشہور ہے اور مختلف اسناد اور الفاظ کے ساتھ کتب میں درج ہے۔ ملاحظہ کریں: امالی صدوق: ۷۰، بخش ۲۸، ج ۹؛ میون، السجرات: ۶۸؛ جلد العیون: ۹۱/۲؛ کامل الزیارات: ۱۶۰، باب ۲۰، ج ۱؛ غنی الآمال: ۳۵۰/۱؛ دلائل الامت: ۱۸۹، ج ۱۱۰؛ مناقب آل ابی طالب: ۷۳/۳؛ مدیحہ العاجز: ۳۳۶/۳، ج ۹۵۵؛ مناقب: ۳۳۸، ج ۲۸۳؛ خزانة المعراج: ۱/۲۵۲، ج ۶؛ روح اللو العظیم: ۱۸۶؛ انصراط المستقیم: ۱۷۹/۲؛ بحار الزوار: ۳۳۰/۲۶، ج ۱۳۳/۲۳۳، ج ۹۱۸؛ دلائل الامت: ۸۲/۳، ج ۷؛ اثبات الوسیة: ۱۶۱؛ حوام الطور: ۱۷/۱۷، ج ۷؛ ثبوت تنقلین: ۳۳۸/۳؛ السرائر: ۱۸۷/۳؛ بدیع الدرجات: ۱/۱۹۶، باب ۶، ج ۷ (آز) (مصحح)

فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے بعد آپ مظلوم ہوں گے۔ پس ادیل (بدبختی و جہنم) ہے اُس شخص کے لیے جو آپ پر ظلم کرے اور طوٹی (خوش بختی و جنت) ہے اُس شخص کے لیے جو آپ کی پیروی کرے اور آپ پر کسی کو ترجیح نہ دے۔ اے علی! آپ میرے بعد جنگ کریں گے۔ پس ادیل ہے اُس شخص کے لیے جو آپ سے جنگ کرے اور طوٹی ہے اُس شخص کے لیے جو آپ کے ہمراہ جنگ کرے۔

اے علی! آپ ہی وہ فرد ہیں جو میرے بعد میری گفتگو کے ذریعے بات کریں گے اور میری زبان سے کلام کریں گے۔ پس ادیل ہے اُس شخص کے لیے جو آپ کی بات کو رد کرے اور طوٹی ہے اُس شخص کے لیے جو آپ کے کلام کو قبول کرے۔

اے علی! آپ میرے بعد اس امت کے سردار، ان کے امام و پیشوا اور ان میں میرے خلیفہ و جانشین ہیں۔ جس نے آپ سے جدائی اختیار کی وہ قیامت کے دن مجھ سے جدا ہوگا۔ جو شخص آپ کے ساتھ ہوگا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

اے علی! آپ ہی وہ فرد ہیں جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میری تصدیق کی اور آپ نے سب سے پہلے امر و نہی میں میری مدد کی اور میرے ہمراہ میرے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا اور آپ نے سب سے پہلے میرے ہمراہ نماز پڑھی جبکہ اُس وقت باقی (لوگ) جہالت کی غفلت میں ڈوبے ہوئے تھے۔

اے علی! آپ ہی وہ فرد ہیں جو سب سے پہلے میرے ساتھ زمین سے نکلیں گے اور آپ ہی سب سے پہلے میرے ساتھ قبر سے اٹھائے جائیں گے اور آپ ہی سب سے پہلے میرے ساتھ ہل صراط کو عبور کریں گے۔ بے شک میرے رب عزوجل نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ صرف وہی شخص ہل صراط کو عبور کر پائے گا جس کے پاس آپ کی ولایت اور آپ کی اولاد میں آنحضرت کی ولایت کا پروانہ ہوگا۔

آپ سب سے پہلے میرے حوض (کوثر) پر تشریف لائیں گے اور اس سے اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے۔ اپنے دشمنوں کو اس حوض سے دُور کریں گے۔ جب میں مقام محمود پر کھڑے ہو کر آپ کے حُب داروں کی شفاعت کروں ہوں گا، اُس وقت آپ میرے ساتھ کھڑے ہوں گے اور آپ بھی اپنے حُب داروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ آپ ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے ہاتھ میں میرا پرچم لواء الحمد ہوگا جبکہ اس پرچم کے ستر پلے ہوں گے اور ہر پھر پر اسورج اور چاند جتنی وسعت رکھتا ہوگا اور آپ جنت میں موجود شجرہ طوٹی کے مالک ہیں کہ جس سے

آپ کے گھر میں ہے اور اس کی ٹہنیاں آپ کے شیعوں اور آپ کے حب داروں کے گھر میں ہیں۔ ○

33/455 قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ: فَقُلْتُ لِلرِّضَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ تَأْخِيرِ النَّبِيِّ فِي قَضَائِهِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَضَائِهِمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَهَذَا مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَضْعَى
قَدِيرِينَ بِهَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ لَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَضْعَى
إِلَى تَأْخِيرٍ فَقَدْ عَتَبَهُ فَإِنْ كَانَ النَّاسُ عَنْهُ عَتَبًا وَانْكَارًا كَانَ النَّاسُ عَنْهُ عَتَبًا فَقَدْ عَتَبَهُ
إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ قَالَ الرِّضَا يَا ابْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ إِنَّ مُحَمَّدًا وَهُوَ أَخْبَارُ فِي قَضَائِهِمْ وَجَعَلَهَا عَلَى
أَفْسَاسٍ ثَلَاثَةً أَحَدُهَا الْغُفُورُ وَثَانِيهَا التَّقْصِيرُ فِي أَمْرِنَا وَثَالِثُهَا التَّضَرُّعُ بِمَثَالِبِ أَعْدَائِنَا فَإِذَا تَمَّ
النَّاسُ الْغُفُورَ فِينَا كَفَرُوا وَاشْتَبَعَتْ وَنَسَبُوا هُمُ إِلَى الْقَوْلِ بِرُبُوبِيَّتِنَا وَإِذَا تَمَّ التَّقْصِيرُ اعْتَقَدُوهُ
فِينَا وَإِذَا تَمَّ مَثَالِبُ أَعْدَائِنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالُوا يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَسُبُّوا
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَمَسَّبُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمٍ يَا ابْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ بِمِثْلِهِ
يُحَالًا قَالُوا ظَرِيقُنَا فَإِنْ مَنْ لَيْزِمَنَا لَيْزِمْنَا وَمَنْ قَارَقَنَا قَارَقَنَا إِنْ أَخَذَ مَا يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ
مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يَقُولَ لِنُحْصَاةٍ هَذِهِ تَوَاقُّهُ يَدَيْنِ بِذَلِكَ وَيَسْتَرْأَيْتُنَّ حَالَهُ يَا ابْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ احْفَظْ
مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ فَقَدْ جَعَلْتُ لَكَ فِيهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اس پر حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی محمود! مجھ سے میرے والد گرامی نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے کسی بولنے والے کی گفتگو کو غور سے سنا تو اُس نے اُس کی عبادت کی۔ اگر بولنے والا اللہ کے حکم کے تحت گفتگو کر رہا ہو تو سننے والے نے اللہ کی عبادت کی اور اگر بولنے والا ابلیس کی نمائندگی کر رہا ہو تو پھر سننے والے نے ابلیس کی عبادت و بندگی کی۔

اس کے بعد حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی محمود! یقیناً ہمارے حائقین نے ہمارے فضائل کی کئی روایات وضع (گھڑی) ہیں اور انہوں نے تین طرح کی روایات گھڑی ہیں:

۱- وہ روایات جن میں ہمارے متعلق غلو کیا گیا ہے۔

۲- وہ روایات جن میں ہمارے امر (امامت و ولایت) کے بارے میں تقصیر کی گئی ہے۔

۳- وہ روایات جن میں ہمارے دشمنوں کے نام لے کر ان کو گالیاں دی گئی ہیں اور ان کی عیب جوئی کی گئی ہے۔

ان (لوگوں) کا یہ روایات گھڑنے کا ہدف و مقصد یہ تھا کہ جب لوگ ہمارے (آئمہ اہل بیت کے) بارے میں اُن غلو آمیز روایات کو سنیں گے تو وہ ہمارے شیعوں کو کافر کہیں گے اور وہ ہمارے شیعوں کی طرف اس قول کی نسبت دیں گے کہ یہ ہماری (آئمہ اہل بیت کی) ربوبیت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اور جب ہمارے متعلق ایسی روایات سنیں گے جن میں ہماری تقصیر کی گئی ہوگی (یعنی آئمہ معصومین کے اُس مقام و مرتبہ کو کمتر کر کے پیش کیا جائے کہ جو اللہ نے انہیں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے) تو لوگ بھی ہماری تقصیر کا عقیدہ رکھیں گے (یعنی خدا کی طرف سے ہمیں جو فضیلت و مقام عطا ہوا ہے وہ اس سے ہمیں گھٹائیں گے) اور ہمیں اس سے کم تر درجے پر نہ لیں گے۔

اور جب لوگ ہم سے منسوب ایسی روایات سنیں گے کہ جن میں ہمارے دشمنوں کو ان کے نام لے کر گالیاں دی گئیں اور عیب جوئی کی گئی ہوگی تو وہ بھی ہمارے نام لے کر ہماری عیب جوئی کریں گے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کافران ہے:

”اور تم لوگ انہیں گالیاں مت دو جن کو یہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی اور جہالت میں اللہ کو برا

کہیں گے۔“ (سورۃ النعام: آیت ۱۰۸)

اے ابن ابی محمود! جب لوگ دائیں بائیں سے دین کی تعلیمات اخذ کر رہے ہوں تو تم ہمارے راستے پر مضبوطی سے گامزن رہو کیونکہ جو ہم سے وابستہ رہا، ہم اُس سے وابستہ رہیں گے اور جس نے ہم سے جدائی اختیار کی، ہم بھی اس سے جدائی اختیار کریں گے۔ بے شک! کسی بھی بندے کے لیے ایمان سے خارج ہونے کے لیے یہ معمولی سی بات ہی کافی ہے کہ وہ کئیوں کو دیکھ کر یہ کہے کہ یہ گھلیاں ہیں اور پھر وہ اس بات کا پختہ یقین کر لے اور جو اس کی اس بات سے برعکس کہے وہ اس سے بیزاری کا اعلان کرے۔

اسے ابن ابی محمود! میں نے تجھے جو کچھ بتایا ہے اس کی حفاظت کرنا، بے شک! میں نے تیرے لیے اس گفتگو میں زیادہ آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیا ہے۔^(۱)

تین مٹھی کجوروں کا وعدہ

34/456 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا غَبِيصَةَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَعَدَنِي أَنْ يَخْشُوَ ثَلَاثَ خَثِيَابٍ مِنْ عَمْرِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اذْخُلِي عَلَيَّ أَتَجَاءُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّ هَذَا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَعَدَهُ أَنْ يَخْشُوَ ثَلَاثَ خَثِيَابٍ مِنْ عَمْرِ فَأَخْبَرْتَهُ فَبَدَّلَهُ ثَلَاثَ خَثِيَابٍ مِنْ عَمْرِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عُدُّوْهُمَا فَوَجَدُوا فِي كُلِّ خَثِيْبَةٍ سِتِّينَ نَمْرَةً فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ وَتَوَفَّعَهُ لَيْلَةُ الْهِجْرَةِ وَنَحْنُ خَارِجُونَ مِنْ مَكَّةَ إِنِّي الْبَيِّنَةُ يَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَفَى وَكَفَى قَلْبِي فِي الْعَدْلِ سِوَاهُ

حیش بن جنادہ سے منقول ہے کہ میں حضرت ابو بکر کے پاس بیٹھ ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے رسول خدا کے خلیفہ! مجھ سے رسول خدا نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے تین مٹھی بھر کجوریں عطا کریں گے؟ یہ سن کر حضرت ابو بکر نے کہا: حضرت علیؓ کو بلاؤ تو حضرت علیؓ تشریف لائے۔

حضرت ابو بکر نے عرض کیا: اے ابوالحسن! یہ شخص کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے تین مٹھی بھر کجوریں عطا کرنے کا وعدہ کیا تھا لہذا آپ! اسے تین مٹھی کجوریں عطا فرمائیں تو آپ نے اسے تین مٹھی کجوریں عطا کیں۔ پھر ابو بکر نے کہا: کہ ان کجوروں کو شمار کرو تو یہ مشاہدہ کیا کہ ہر مٹھی میں ساٹھ کجوریں عطا کی گئی ہیں۔ اس پر حضرت ابو بکر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ میں نے ہجرت کی رات رسول خدا سے سنا تھا کہ جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو انھوں نے فرمایا: اے ابو بکر! میرا ہاتھ اور علیؓ کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔^(۲)

تعلیٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو

35/457 قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْصِنِي جُعِلَتْ فِدَاكَ فَقَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّوَرُّعِ وَالْجَبَدَةِ وَطَوِيلِ السُّجُودِ وَأَذَاةِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الْجَوَابِ صَلُوا عَشَائِرَكُمْ وَعُودُوا مَرْضَاكُمْ وَاحْكُمُوا جَنَائِزَهُمْ تَوَلُّوا النَّارَ زِينَةً وَلَا تَكُونُوا عَلَيْهَا شَهِيماً أَجْبُوا قَارِي النَّاسِ وَلَا تُبْقِضُوا إِلَيْهِمْ جُزْءَ الْبَيْتِ كُلِّ مَوْدَةٍ وَادْفَعُوا عَنَّا كُلَّ قَبِيحٍ مَا فِينَا مِنْ خَيْرٍ فَتَحْنُ أَخْنَهُ وَمَا قِيلَ بَيْنَنَا مِنْ شَيْءٍ قَوْلًا وَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ لَكَ حَقٌّ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَفَرَاةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا ذَمَّ صِدْقَةٍ فَهَكَذَا قُولُوا أَنْتُمْ وَلِلَّهِ عَلَى الْمَجْدَةِ الْبَيْضَاءِ قَائِمِلُونَا بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ عَلَى مَنْ عَرَفَهُ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ جُنَاحٌ إِلَّا يَغْرِقَهُ النَّاسُ بِوَرَعِهِ مَنْ عَمِلَ يَلْكَ مِنْ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى الْكَسِّ وَمَنْ عَمِلَ يَلْكَ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ وَلَا تَجِدُ الظَّلْبَ جَهَادَ الْمُغَالِبِ وَلَا تَتَّكِلُ عَلَى الْمُسْتَسْلِمِ فَإِنَّ الْهَيْغَاءَ الْفَضْلِ مِنَ السُّلَّةِ وَالْإِنْجَالُ فِي الظَّلْبِ مِنَ الْعِقَّةِ وَلَيْسَتْ الْحَقَّةُ بِذِي قِيَمَةٍ رِزْقاً وَلَا الْخُزْءُ بِمُجَالِبِ فَضْلٍ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ وَالْأَجَلَ مَوْقُوفٌ وَالْخُزْءُ يُورِثُ الْإِلَاحَ لَا يَفْقِدُ أَنْتَهُ مِنْ حَيْثُ أَمْرَكَ وَلَا يَزِيدُكَ مِنْ حَيْثُ نَهَاكَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ بِنْعَمَةٍ لَشَكَرَهَا بِقُدْرِهِ إِلَّا اسْتَوْجَبَ التَّزِيدَ قَبْلَ أَنْ يُضَيَّرَ شُكْرُهَا عَلَى لِسَانِهِ مَنْ قَطَرَتْ يَدُهُ عَنِ الْبُكَافَةِ فَتَهْتَطِلْ يَسَانُهُ بِالشُّكْرِ وَمَنْ حَقَّقَ شُكْرَ نِعْمَةِ اللَّهِ أَنْ يَشْكُرَ بَعْدَ شُكْرِهِ مِنْ جَرَتْ يَدُكَ الْبِنْعَمَةِ شَيْءٌ يَدِيهِ

علقمہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں

میری جان آپ پر قربان ہو۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو اور اللہ کی عبادت

اور بے سجدے کرو۔ دمانت کی ادائیگی کرو۔ سچ بولو، ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اپنے خاندان والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ اپنے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرو۔ تم لوگ ہمارے لیے باعثِ زینت بنو اور تم لوگ ہمارے لیے باعثِ ننگ و عار نہ بنو۔ ایسے بنو جس سے لوگ ہم سے محبت کرنے لگ جائیں اور ایسے ہرگز مت بنو کہ جس سے لوگ ہم سے نفرت اور بغض کرنے لگ جائیں۔ ہر طرح کی مودت کو ہم تک پہنچ کر لے آؤ اور ہر قسم کی برائی کی نسبت کو ہم سے دور کرو۔ ہم میں خیر و بھلائی ہی ہے اور ہم ہی خیر و بھلائی کے حق دار ہیں۔ ہمارے بارے میں جو بُری

تس کی گئی ہیں خدا کی قسم! ہم ایسے ہرگز نہیں ہیں۔ کتاب خدا میں ہمارا حق ہے اور رسول اللہ ﷺ سے ہماری قرابت نہ ہے اور ہماری ولادت پاکیزہ ہے۔ پس اتم لوگ بھی اسی طرح بیان کرو۔

خدا کی قسم! اتم لوگ واضح، روشن دلیل (آئمہ اہل بیت کی امامت و ولایت کی راہ) پر گامزن ہو۔ پس! اتم لوگ توحید اور اجتہاد کے ذریعے ہماری مدد کرو۔ اللہ تے جسے اس امر (امامت) کی معرفت نصیب فرمائی ہے اُسے چاہیے کہ وہ سرے ہوگوں کو بھی اس کی معرفت اور پہچان کرواتے۔

بے شک! جس نے لوگوں کو راضی کرنے کے لیے عمل سرانجام دیا اُسے اس عمل کا بدلہ بھی لوگوں سے لینا چاہیے اور جس نے اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کوئی عمل سرانجام دیا تو اُسے اس کا اجر و ثواب بھی اللہ ہی عطا فرمائے گا۔ تم رزق کی تلاش میں دوسروں کو نچا دکھانے کی حد تک کوشش نہ کرو اور نہ شکست خوردہ ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ کہ رزق کے لیے حرکت ہی نہ کرو۔

بے شک! رزق کو تلاش کرنا سنت ہے اور اسے بہترین انداز میں طلب کرنا سنت و پاک دامن ہے۔ نہ تو غفلت و پاک دامن رزق کو ذور کر سکتی ہے اور نہ حرم و لالچ رزق کو کھینچ کر قریب کر سکتا ہے۔ بے شک! رزق مسموم (تقسیم شدہ) ہے اور موت کا وقت معین ہے اور حرم و لالچ گناہ کا موجب ہے۔ اللہ تجھے ان کاموں سے محروم نہ کرے جس کا اس نے تجھے حکم دیا ہے اور وہ تجھے ان کاموں میں مبتلا نہ دیکھے جن سے اس نے تجھے روکا ہے۔

جب اللہ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے اور وہ بندہ اس نعمت کے بننے پر اپنے دل سے خدا کا شکر ادا کرتا ہے تو شکر کے الفاظ زبان پر آنے سے پہلے خدا اس نعمت کو بڑھا دیتا ہے۔ پس جو شخص ہاتھ سے اس کا بدلہ نہ دے سکے تو اسے اپنی زبان سے زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے اور اللہ کی نعمت پر شکر ادا کرنے کا یہ حق ہے کہ اس نعمت پر شکر ادا کرنے کے بعد دوسروں کو بھی اس نعمت سے مستفید کیا جائے۔^①

رسول اسلام کی سبق آموز باتیں

36/458 قَالَ سَنِمَانُ الْفَارِسِيُّ: أَوْصَانِي خَلِيلُ أَبِي الْقَاسِمِ بِسُنَجٍ لَا أَدْعُهُنَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنِّي أَنُوتُ أَنِ أَنْظُرَ إِنِّي مِنْ هُوَ ذُوِي وَلَا أَنْظُرَ إِنِّي مِنْ هُوَ قَوِي وَأَنْ أُجِبَ الْفُقَرَاءَ وَأُذْنُو مِنْهُمْ وَأَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرَّاً وَأَنْ أَصِلَ رَجُلِي وَإِنْ كَانَتْ حَبِيدَةً وَأَنْ لَا تَسْأَلَ لِنَاسٍ شَيْئاً وَأَنْ تُكْرِهَ مِنْ

قُولِ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِأَسْمَائِهَا كُنْزُ مَنْ كُنْزُ الْجَنَّةِ

جناب سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے دوست ابوالقاسم حضرت محمد علیؑ نے سات امور کی وصیت فرمائی کہ میں ہرگز ان امور کو ترک نہ کروں یہاں تک کہ موت سے اہلکار ہو جاؤں اور وہ درج ذیل ہیں:

میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھوں (مادی محاطات میں) اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں۔ فقراء (غریبوں) سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں۔ حق وہ سچ بات کروں اگرچہ اس سے مجھے نقصان پہنچتا ہو (یعنی اگرچہ وہ کڑواہی کیوں نہ ہو)۔ میں صلہ رحمی (اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک) کروں اگرچہ وہ مشکل ہو (یعنی وہ مجھ سے منہ موڑتے ہوں)۔ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں، (یادہ سے زیادہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کیا کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔^①)

نجات و ہلاکت کے بارے تین امور

37/459 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ثَلَاثُ مُنْجِيَاتٍ وَثَلَاثُ مُهْلِكَاتٍ فَمَا الْمُنْجِيَاتُ فَخُوفُ اللَّهِ فِي الْبَيْتِ وَ لَعَلَّائِيَّةُ وَالْعَدْلُ فِي الْقَضِيَّةِ وَالزُّحَا وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْيَقِي أَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَشُبْحُ مَخَافَةٍ وَ هَوَى مُتَّبِعٍ وَ اخْتِلَابُ التَّوْبَةِ بِتَفْسِيرِهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں۔ پس جو چیزیں نجات دینے والی ہیں وہ یہ ہیں: غلوت (تہ کی) اور جلوت (اطلائیہ) میں اللہ سے ڈرنا۔ کسی پر غصہ ہوں یا اس سے راضی و خوش ہوں ہر صورت میں عدل میں انصاف کرنا۔ تنگ دستی اور تو گری ہر صورت میں خرچ کرنا۔ اور جو چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں وہ یہ ہیں: رہبر و پیشوا کی اطاعت کرنے میں کوتاہی کرنا، اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا، اور انسان کا اپنی ذات کے متعلق خود پسندی کا شکار ہونا۔^②

خوشخبری اور کرامت کا مقام

38/460 عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لِي يَوْمَ أُحُدٍ جِئْتُ

وسائل المعية: ج ۶، ص ۳۰۹؛ مستطربات: ج ۱، ص ۱۶۵؛ جامع الاحادیث: ۳۰۵/۸؛ المحیون والموئن: ۱۲۳/۲

صحف العقول: ص ۶، مع اختلاف

أَخْبَرْتُ عَنِ الشَّهَادَةِ وَاسْتَشْهَدَ مَنْ اسْتَشْهَدَ إِنَّ الشَّهَادَةَ مِنْ وَرَائِكَ قَالَ كَيْفَ صَبْرُكَ إِذَا
لُحِقَتْ هَذِهِ مِنْ هَذَا وَأَهْوَى بِبَيْدِهِ إِلَى بَحْتِهِ وَرَأْسُ فَقَالَ عِلِّيْكَ لَيْسَ لَيْسَ فَلَيْسَ مِنْ مَوَاجِنِ
الضَّرِيرِ وَلَكِنْ هُوَ مَوَاطِنُ الْبُشْرَى وَالْكَرَامَةِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جبکہ احد
- دن جب کچھ لوگ شہادت سے ہلکا ہوئے اور میں نے شہادت نہ پائی تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ شہادت
نہ رے تعاقب میں ہے؟

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس وقت تم کیسے صبر کرو گے جب تم یہاں سے یہاں تک خون میں رنگین
- گئے؟ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے سر سے دائی تک کا اشارہ فرمایا۔

اس پر حضرت علیؓ نے عرض کیا: میرے خیال میں وہ صبر کا مقام نہیں ہوگا بلکہ بشارت و خوشخبری اور کرامت و
جبرئیل کا مقام ہوگا۔ ①

صبر کے آقا و مولا ہیں

39/461 قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَشَقِّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو الدُّهْنِيُّ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ

قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ إِنَّكَ لَتَصْنَعُ لِعَلِيٍّ شَيْئًا مَا تَصْنَعُ بِأَعْيُنٍ مِنْ أَهْلَابِ مُعْتَدٍ قَالَ إِنَّهُ مَوْلَايَ

سالم بن ابی جعد سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپؐ جو کچھ حضرت علیؓ سے
- بے کرتے ہیں وہ حضرت محمدؐ سے کیا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟
حضرت عمرؓ نے جواب دیا کیونکہ وہ میرے آقا و مولا ہیں۔ ②

سب شفا کی توہین کا انجام

40/462 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهْرٍ لَقْنَةُ مُعْتَدٍ بْنُ مُوسَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ شَهْرٍ

أَنْعَزِي قَالَ: لَقْنَةُ يُوْحَنَّا بْنِ سَرَّاقِيُونَ النَّظَرُ إِلَى الْمُتَكَلِّبِ فِي شَارِعِ أَبِي أَحْمَدَ فَاسْتَوْقَفَنِي وَقَالَ

لِيُحَقِّقَ لِبَيْتِكَ وَدِينِكَ مِنْ هَذَا الَّذِي يُزَوِّرُ قَبْرَهُ [أَقَوْمٌ مِنْكُمْ يَتَأَجَّجُونَ قُبْرَ ابْنِ هُبَيْرَةَ، مَنْ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ لِبَيْتِكُمْ، فُلُكُ لَيْسَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ هُوَ ابْنُ بَلْتِو لَمَّا دَعَاكَ إِلَى الْمَسْأَلَةِ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عِنْدِي حَدِيثٌ طَرِيفٌ فُلُكُ حَتَّى يَبْهَتَ بِكَ فَقَالَ وَجْهٌ إِنَّ سَابُورَ الْكَبِيرِ الْخَادِمُ الرَّشِيدُ فِي اللَّيْلِ فَصِرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَعَالَ مَعِيَ فَمَضَى وَأَتَانَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مُوسَى بْنِ عِيسَى الْهَاشِمِيِّ فَوَجَدْنَا لَهُ زَائِلَ الْعَقْلِ مُتَكِنًا عَلَى سَادَةٍ وَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ عُلُشٌ فِيهَا حَشُو جَوْفِهِ وَكَانَ الرَّشِيدُ اسْتَحْضَرَهُ مِنْ لُكُوفِهِ فَأَقْبَلَ سَابُورَ فَلَمَّا دَخَلَ مِنْ خَاصَةِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ وَبِحُكِّ مَا خَبَّرَكَ، فَقَالَ لَهُ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ كَانَ مِنْ سَاعَةِ جَالِسٍ وَخَوْلَهُ نُدَعَاؤُهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّاسِ جَسْبٌ وَأَطْيَبِيهِمْ نَفْسًا إِذْ جَرَى ذِكْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ يُوَحِّدُنَا هَذَا الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ فَقَالَ مُوسَى إِنَّ الرَّاغِبَةَ لَتَفْعَلُوا فِيهِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فِيهَا عَرَفْتُ يُجْعَلُونَ تُرْبَتُهُ دَوَاءٌ يَشْفِي دَوْنَ هُوَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَ حَاضِرًا قَدْ كَانَتْ فِي عِلَّةٍ غَلِيظَةٍ فَشَعَرْتُ أَنَّهُ يَحْتَاجُ عِلَاجًا لَمَّا تَفَعَّلِي حَتَّى وَصَفَ لِي كَاتِبِي أَنْ أَخَذَ مِنْ هَذِهِ التُّرْبَةِ فَأَخَذْتُ فَتَفَعَّلِي اللَّهُ بِهَا وَرَأَى مَا كُنْتُ أَجِدُهُ قَالَ فَبَقِيَ عِنْدَكَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ لَوْجَةً لَمَّا دَوِيَ بِهَا وَاحْتَقَارُ وَتَضْيِيرُ لِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي هَذِهِ تُرْبَتُهُ يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَمَّا هُوَ الْآنَ أَنْ اسْتَدْعَمَهَا دُبْرُهُ حَتَّى ضَاعَ النَّارُ النَّارُ الظُّلُمُتِ الظُّلُمُتِ فَمُنْشَأَةٌ بِالنَّظْمِ فَأَخْرَجَ فِيهَا مَا لَزِمَ فَانْتَصَرَفَ التُّدَمَاءُ فَصَارَ الْمَجْلِسُ مَأْتَمًا فَأَقْبَلَ عَلَى سَابُورَ فَقَالَ انْصُرْ هَلْ لَكَ فِيهِ جَمِيلَةٌ، لَدَعَوْتُ بِشُعْبَةَ فَإِذَا كَهْدَةٌ وَطَحَالَةٌ وَرِثَّةٌ وَفَوَادُ خَرَجَ مِنْهُ فِي الظُّلُمِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى أَمْرِ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَا لَأَخْبِرُ فِي هَذَا صُنْعٌ لَا أَنْ يَكُونَ لِعِيسَى الَّذِي كَانَ يُحِبِّي التَّوَلَّى فَقَالَ لِي سَابُورُ صَدَقْتَ وَلَكِنْ كُنْ هَاهُنَا فِي الدَّارِ إِلَى أَنْ يَتَبَيَّنَ مَا يَكُونُ مِنْ أَمْرِ قَبِيكُ عِنْدَهُمْ وَهُوَ بِتِلْكَ الْحَالَةِ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ ثَمَاتَ فِي وَقْتُ السَّعْرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ لِي مُوسَى بْنُ سُرَيْجٍ فَكَانَ يُوَحِّدُنَا يَزُورُ قَبْرَ الْحُسَيْنِ وَهُوَ عَلَى دِينِهِ ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ هَذَا فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ

موسیٰ بن عبدالعزیز سے منقول ہے کہ میری یوحنا بن سرائون نصرانی سے ملاقات ہوئی جس کا شارح ابی احمد پر مطلب (شفاف خانہ) تھا، اُس نے مجھے روک کر پوچھا: تمہیں تمہارے نبی اور دین کا واسطہ! مجھے یہ بتاؤ کہ نصرانی ابی ہبیرہ

کی طرف کس کی قبر ہے؟ کیا وہ تمہارے نبی کے کسی صحابی کی قبر ہے؟
میں نے جواب دیا: وہ نبی کے صحابی نہیں بلکہ آپ کے نواسے کی قبر ہے لیکن تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟

اس نے کہا: میرے پاس ایک عمدہ راز کی بات ہے۔ میں نے کہا: مجھے وہ بات بتاؤ۔

اس نے کہا: ایک دفعہ رات کے وقت ہارون الرشید کا خادم ساہور کبیر میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو تو میں اس کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے دیکھا کہ وہ پاگل پن و دیوانگی کی کیفیت میں تکیہ پر سر رکھ کر لیٹا ہوا ہے اور اس کے سامنے ایک طشت رکھا ہوا ہے جس میں اس کے پیٹ کی انگریاں پڑی ہیں۔ جب کہ ہارون الرشید نے اسے کوفہ سے بلوایا تھا۔

ساہور نے موسیٰ بن عیسیٰ کے خاص خادم سے پوچھا: تجھ پر دائے ہو، اس کو کیا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں تمہیں یہ سارا جرا بتاتا ہوں کہ یہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ یہ ان سب سے زیادہ جسمانی اعتبار سے صحت مند اور خوبصورت نظر آ رہا تھا کہ اسے میں (حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کا ذکر شروع ہو گیا۔

پوچھتا ہے: یہ وہی شخصیت ہے جس کے متعلق میں نے تم سے پوچھا تھا۔

موسیٰ (بن عیسیٰ) نے کہا: رافضہ (ہشعیان علیؑ) اس (حضرت امام حسینؑ) کے بارے میں غلو کرتے ہیں اور میں نے یہاں تک دیکھا کہ وہ اس کی تربت (قبر کی مٹی) کو دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس سے اپنی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔

موسیٰ کی یہ بات سن کر اس کے پاس موجود بنو ہاشم کے ایک مرد نے کہا: میں ایک لاعلاج بیماری میں مبتلا تھا اور میں نے ہر طرح کا علاج کیا مگر مجھے کوئی فائدہ نہ ہوا یہاں تک کہ میرے کاتب نے میرے لیے یہ تجویز کیا کہ میں اس تربت میں سے کچھ بطور علاج لوں تو میں نے حضرت امام حسینؑ کی قبر کی مٹی کو بطور دوا استعمال کیا اور اللہ نے مجھے اس سے فائدہ عطا فرمایا اور میں جس مرض میں مبتلا تھا، اس سے شفا یاب ہو گیا۔

یہ سن کر موسیٰ نے کہا: کیا اس تربت میں سے تمہارے پاس کچھ باقی بچی ہے؟ تو اس ہاشمی مرد نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ باقی بچ جانے والی تربت میں سے ایک گھڑا اس کے پاس لایا اور اس نے وہ موسیٰ بن عیسیٰ کو دیا۔ موسیٰ نے تربت کا گھڑا لے کر اپنی دُبر میں داخل کیا تاکہ جو اس تربت سے اپنی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں، ان کا استہزاء کرے اور مذاق

اُڑائے اور جس شخصیت سے یہ تربت منسوب ہے یعنی (حضرت امام) حسینؑ کی تحقیر و توہین کرے۔ پس! اس نے بھی تربت کے گلے کو اپنی ڈبر میں داخل کیا ہی تھا کہ فوراً بلند آواز میں چیخنے لگا کہ آگ، آگ، طشت لاؤ، طشت لاؤ۔ تو ہم اس کے پاس طشت لائے اور اب جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو یہ سب کچھ (اس کے پیٹ سے) باہر آ گیا۔ یہ منظر دیکھ کر اس کے دوست فوراً وہاں سے اٹھ کر واپس چلے گئے اور وہ خوشی کی محفل، غم کی مجلس میں تبدیل ہو گئی۔ پھر ساہو نے مجھے (طیب کو) مخاطب کر کے کہا: کیا تم اس کی اس حالت میں کوئی علاج و حیلہ کر سکتے ہو؟

تو میں نے کہا: ایک شمع (روشنی کے لیے) لاؤ۔ جب میں نے روشنی میں دیکھا تو اس کا کلیجہ، کلی اور اثریاں پیٹ سے نکل کر باہر طشت میں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے ایک بہت بڑی معصیت دیکھی تھی لہذا میں نے کہا کہ اس کی اس بیماری کا کسی کے پاس کوئی علاج نہیں ہے سوائے حضرت عیسیٰؑ کے جو مردوں کو زندہ کیا کرتے ہیں۔

یہ سن کر ساہو نے مجھ سے کہا: تم نے سچ کہا ہے لیکن تم آج کی شب یہاں گھر میں ہی رہو تا کہ اس کے بارے میں پتا چل سکے۔ میں نے وہ رات ان لوگوں کے پاس ہی گزاری جبکہ وہ ساری رات اسی حالت میں پڑا رہا اور اُس نے اپنا سر بھی اپنی جگہ سے نہیں اٹھایا پھر وہ سحری کے وقت مر گیا۔

محمد بن موسیٰ نے بتایا کہ مجھے موسیٰ بن سربیع نے یہ خبر دی تھی کہ یوحنا اس وقت بھی حضرت حسینؑ کی قبر مبارک کی زیارت کیا کرتا تھا کہ جب وہ اپنے دین عیسائیت پر قائم تھا۔ پھر اس نے اس واقعہ کے بعد اسلام قبول کر لیا اور وہ باعمل مسلمان بن گیا تھا۔^①

حضرت عمر کا اعترافِ ولایت

41/463 اِسْتَبْدَأَ عَلِيٌّ يَغْضُو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَزَّاقِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: تَحَبَّبُوا إِلَى الْأَعْرَافِ وَتَوَدَّدُوا وَانْقُصُوا عَلَى

أَعْرَاضِكُمْ مِنَ الشَّيْئِلَةِ وَاعْمُوا أَنَّهُ لَا يَشْتَرُفُ إِلَّا بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا: معززین و اشراف کے ساتھ محبت و موافقت رکھو اور پست

لوگوں سے اپنی عزتوں کو بچاؤ۔ جان لو کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بغیر عزت و شرف مکمل نہیں ہوتا۔^②

① ابوالفتح طوسی: ص ۳۲۱ بحار النوار ج ۴۵ ص ۲۹۹: الخراج والجراح: ۲/ ۸۷۳

② دیکھیے باب ۸، ج ۲۷

قبر امام حسین کے متعلق سچا واقعہ

42/464 قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَازِيُّ أَمْلَاهُ عَلَى مِثْرٍ لَهُ قَالَ: خَرَجْتُ أَيَّامَ وَلَايَةِ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْقَهَاشِيِّ الْكُوفَةَ مِنْ مَثَرَيْنِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ فَقَالَ لِي رَامِضُ بَنِي يَحْيَى إِلَى قَدَا فَلَمْ أَذِرْ مِنْ يَحْيَى وَكُنْتُ أَجُلُّ أَبَا بَكْرٍ عَنْ مُزَاجَعَتِهِ وَكَانَ رَاكِباً جَاراً لَهُ فَجَعَلَ يَسِيرُ عَنِّي وَأَنَا أَمْشِي مَعَ رَاكِبِهِ فَلَمَّا جَرْنَا عِنْدَ الدَّارِ الْمَعْرُوفَةِ بِدَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ انْتَفَتَ إِيَّيْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَمَازِيِّ إِنَّمَا جَرُّكَ مَعِيَ وَخَشَشْتُكَ أَنْ تَمُوتَ خَلْفِي لِأَمْرٍ مَعَكَ مَا أَقُولُ لِهَذَا الْقَهَاشِيِّ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ هَذَا الْفَاجِرُ الْكَافِرُ مُوسَى بْنُ عِيسَى فَسَكَّتُ عَنْهُ وَمَضَى وَأَنَا أَلْبِغُهُ حَتَّى إِذَا جَرْنَا إِلَى تَابِ مُوسَى بْنِ عِيسَى وَبَصُرْتُ بِهِ الْحَاجِبَ وَتَبَمُّنُهُ وَكَانَ النَّاسُ يَلُكُلُونَ عِنْدَ الرَّحْبَةِ فَلَمْ يَلُكُلْ أَبُو بَكْرٍ هُنَاكَ وَكَانَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ قَبِيضٌ وَإِذَا وَهُوَ مُلُوكُ الْأَرَارِ قَالَ فَدَخَلَ عَلَى جَارِهِ وَكَادَنِي فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَمَازِيِّ فَمَشَقِي الْحَاجِبَ فَزَجَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ أَيْمَنُتُكَ يَا قَائِلٌ وَهُوَ مَعِيَ فَتَزَكَّيْ لَنَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى جَارِهِ حَتَّى دَخَلَ الْإِيوَانَ فَبَصُرْتُ بِنَا مُوسَى وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَدْرِ الْإِيوَانِ عَلَى سَرِيرٍ وَفِي يَمِينِي الشَّرِيرِ رِجَالٌ مُتَسَلِّحِينَ وَكَذَلِكَ كَانُوا يَضَعُونَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى مُوسَى رَحْبَ بِهِ وَقَرَّبَهُ وَأَقْعَدَهُ عَلَى سَرِيرِهِ وَمِنْغَتُ أَكَاخِيْنَ وَصَلْتُ إِلَى الْإِيوَانِ أَنْ أَتَجَاوَزَهُ فَلَمَّا اسْتَقَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الشَّرِيرِ انْتَفَتَ فَرَأَى حَيْثُ أَنَا وَقِفْتُ فَنَادَانِي نَعَالَ وَيَحْتَكَ فَعُورَتْ إِلَيْهِ وَتَعَلَّى لِي رَجُلِي وَعَلَى قَبِيضٍ وَإِذَا وَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ تَكَلَّمْنَا فِيهِ قَالَ لَا وَلَكِنِّي جِئْتُ بِشَاهِدٍ عَلَيْكَ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ لِي رَأَيْتُكَ وَمَا صَنَعْتَ بِهَذَا الْقَلْبِ قَالَ أَيْ قَلْبُ قَالَ قُلْهُ قَالَ قُلْهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَاطِمَةٌ بِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ مُوسَى قَدْ وَجَّهَ إِلَيْهِ مِنْ كَرَمِهِ وَكَرَبَ بِجَمِيعِ أَرْضِ الْحَاضِرِ وَحَرَمَهَا وَزَرَعَ الزَّرْعَ فِيهَا فَانْتَفَعَ مُوسَى حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْقُذَهُمْ قَالَ وَمَا أَنْتَ وَذَا قَالَ انْتَفَعَ حَتَّى أَخْبَرْتُكَ إِعْنَمُ أَيْ رَأَيْتُكَ فِي مَنَامِي كَأَنِّي خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي بَنِي عَامِرَةَ فَلَمَّا جِئْتُ بِمَنْظَرَةِ الْكُوفَةِ اعْتَزَلَنِي خَنَازِيرُ عَشْرَةِ لَيْلٍ فَاغْتَابَنِي أَنَّهُ بِرَجُلٍ كُنْتُ أَعْرِفُهُ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَفَعَهَا عَنِّي فَتَطَيَّيْتُ لَوَجْهِهِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى شَاهِي ضَلَّكَ الطَّرِيقَ وَرَأَيْتُكَ هُنَاكَ فَجَوَّزْتُ فَقَالَ لِي أَنْتَ لَيْدٌ أَيْهَا الشَّيْخُ قُلْتُ أَيْدُ الْغَاضِرِيَّةِ فَقَالَ لِي اسْتَبْطِنْ هَذَا الْوَادِي فَإِذَا أَتَيْتُكَ

أخبره أنصح لك الطريق قمضيت وفعلت ذلك فلما جرت إلى نيتوى إذا أنا بشيخ كبير جالس هناك فقلت من أين أنت أيها الشيخ فقال أنا من أهل هذه القرية فقلت كم تعد من السنين فقال ما أحفظ مما مضى من سبى وعمرى ولكن أبعد ذكرى ألى رأيت الحسن بن علي عليه السلام ومن كان معه من أهله ومن تبعه يمتعون الماء الذي تراه ولا يمنع الكلاب ولا الوحش شربه فاستعظمت ذلك فقلت ومحك أنت رأيت هذا قال إى ومن سمعت السماء لقد رأيت هذا أيها الشيخ وعينته وأنت وأصحابك يبعثون على ما قد رأينا فما أفرح عيون المسلمين إن كان في الدنيا مسلم فقلت ومحك وما هو قال حينك لم تذكروا ما أجرى سلطانكم إليه فقلت ما أجرى إليه قال أكره قمر ابن يسب النبي صلى الله عليه وآله ويحرك أرضه فقلت وأين القبر قال ما هو ذا أنت واقف في أرضه فما أنقبر فقد عني عن أن يعرف موضعه قال أبو بكر بن عتياب وما كنت رأيت القبر قبل ذلك قط ولا أئنه في طول عمرى فقلت فمن لي بتعرفته فمضى معي الشيخ حتى وقف لي على حائره له باب وأذن وإذا جماعة كثيرة على الباب فقلت لئلا أريد الدخول على ابن يسب رسول الله فقال لا تقدر على الوصول في هذا الوقت قلت وبم قال هذا وقت زيارة إبراهيم خليل الله ومحمد رسول الله ومعهما جبرئيل وميكائيل في رعب من الملائكة قال أبو بكر بن عتياب فانتبهت من نومي وقد دخلني روع شديد وحزن وكأبة ومضت في الأيام حتى كنت أنسى المنام ثم اضطررت إلى الخروج إلى بني غاهرة كان لي شئ على رجل منهم فخرجت وأنا لا أدكر الحديث حتى جرت بمقطرة الكوفة لقيت عشرة من اللصوص فحين رأيتهم ذكرت الحديث ورعيت من خشيتي لهم فقالوا لي ألى ما معك وأنج بنفسك وكأنت معي لفيقة فقلت وبكم أنا أبو بكر بن عتياب وإنما خرجت في طلب ديني فأنه لا تقطعوا بي عن طلب ديني وتعرضوني في تقبي فإلى شديد الإضاقة فتأدى رجل منهم مؤلاى والله لا تعرض له ثم قال لبعض فسيادهم كن معه حتى نصير به إلى الطريق الأيمن قال أبو بكر فجعلت أتذكر ما رأيت في المنام وأتعب من تأويل المختارير قمضيت حتى جرت إلى نيتوى فرأيت والذي لا إله إلا هو الشيخ الذي كنت رأيت في

مَنَامِي بِضَوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ وَأَيْتُهُ فِي الْيَقَظَةِ كَمَا زَايَتْهُ فِي الْمَنَامِ سَوَاءً فَوَيْحَ رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الْأَمْرَ وَ
الرُّؤْيَا فَقُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا كَانَ هَذَا إِلَّا وَحْيًا ثُمَّ سَأَلْتُهُ كَيْسَ أَلَمِي إِيَّاهُ فِي الْمَنَامِ فَأَجَابَنِي بِمَا
كَانَ أَجَابَنِي بِهِ ثُمَّ قَالَ لِي اامِضْ بِمَا قَضَيْتَ فَوَقَّعْتُ مَعَهُ عَلَى الْمَوْضِعِ وَهُوَ مَكْرُوبٌ فَلَمْ يَنْشَبْ
شَيْءٌ فِي مَنَامِي إِلَّا الْأَذُنُ وَالْحُزْنُ فَإِنِّي لَمْ أَرْ حَاضِرًا وَلَمْ أَرْ آخِرًا فَإِنِّي لَأَنْتَهُ أَيُّهَا الرَّجُلُ فَإِنِّي قَدْ أَلَيْتُكَ
عَلَى نَفْسِي أَلَا أَدْعُ إِذَاعَةَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا زِيَارَةَ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ وَفَضْلَهُ وَإِعْظَامَهُ فَإِنَّ مَوْضِعًا
يَأْتِيهِ الْإِبْرَاهِيمُ وَهُمَّادٌ وَجَبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ لِيَقْبِضُوا أَنْ يُرْعَبُوا فِي إِثْمَانِهِ وَزِيَارَتِهِ فَإِنَّهَا حَصْنٌ
حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَإِنِّي لَأَيُّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا
يَنْتَشِبُهُ بِي.

يَنْجِي بِي عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَمَّانِيِّ أَمْلَأَهُ عَلَى مِثْلِهِ لَهْ قَالَ: خَرَجْتُ أَيَّامَهُ وَلَايَةُ مُوسَى بْنِ عِيْسَى الْقَاهِشِيِّ
الْكُوفَةِ مِنْ مَنَازِلِ قَلْبَتِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ فَقَالَ لِي اامِضْ بِمَا يَنْجِي بِي إِلَى هَذَا فَلَمْ أَذِرْ مِنْ يَنْجِي وَ
كُنْتُ أَجْلُ أَهْلِي عَنْ مَرَجَعَتِهِ وَكَانَ زَاكِيًا جَارًا لَهُ فَجَعَلَ يَسِيرُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَمْسِي مَعَهُ كَابِهَ فَلَمَّا
جَرَّ نَاعِلًا الدَّارِ الْمَعْرُوفَةَ بِدَارِ عَبْدِ اللَّهِ وَبَنِي جَابِرٍ التَّفْتُ إِلَى فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَمَّانِيِّ إِنَّمَا جَرَّ رُؤُوسُكَ مَعِي وَ
حَسْبُكَ أَنْ تَمْسِي خَلْفِي لِأَتَمَعَكَ مَا أَقُولُ لِهَذَا الظَّالِمَةِ قَالَ فَقُسْتُ مِنْ هُوَ يَا أَهْلِي فَقَالَ هَذَا
الْقَاهِشِيُّ الْكَافِرُ مُوسَى بْنُ عِيْسَى فَسَكْتُ عَنْهُ وَمَعَى وَأَنَا أَتْبَعُهُ حَتَّى إِذَا جَرَّ إِلَى بَابِ مُوسَى بْنِ
عِيْسَى وَبَطَرَ بِهِ الْحَاجِبُ وَكَبَيْتُهُ وَكَانَ النَّاسُ يَنْزِلُونَ عِندَ الرُّحْبَةِ فَلَمْ يَنْزِلْ أَبُو بَكْرٍ هُنَاكَ وَ
كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ قُبَيْصٌ وَإِذَا وَهُوَ مَحْشُولُ الْأَرْزَابِ قَالَ فَدَخَلَ عَلَى جَارِهِ وَتَأَدَّى فَقَالَ يَا ابْنَ
الْحَمَّانِيِّ قَسَمْتُ الْحَاجِبَ فَزَجَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ أَمْتَعُهُ يَا قَاعِلُ وَهُوَ مَعِي فَتَرَكَنِي فَتَارَ إِلَى يَسِيرَ عَلَى
جَارِهِ حَتَّى دَخَلَ الْإِيوَانَ فَبَطَرَ بِمَا مُوسَى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي صَدْرِ الْإِيوَانِ عَلَى سَرِيرٍ وَبِجَنَّتِي الشَّرِيرِ
بِرَجَالٍ مُتَسَلِّحِينَ وَكَذَلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ فَلَمَّا أَنْ رَأَاهُ مُوسَى رَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَهُ وَأَقْعَدَهُ عَلَى سَرِيرِهِ
وَمُنَعَتْ أَنَا جِئْتُ وَصَلْتُ إِلَى الْإِيوَانِ أَنْ أَتَجَاوَزَهُ فَلَمَّا اسْتَقَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى السَّرِيرِ التَّفْتُ قَرَأَنِي
حَيْثُ أَنَا وَقَبَّ فَنَادَانِي تَعَالَى وَتَحَنَّنَ لِي فِي رَجُلٍ وَتَلَّى قُبَيْصٌ وَإِذَا وَاجَلَسَنِي
بَيْنَ يَدَيْهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ مُوسَى فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ تَكَلَّمْنَا فِيهِ قَالَ لَا وَلَكِنِّي جِئْتُ بِهِ شَاهِدًا عَلَيْكَ

قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ إِيَّيْ رَأَيْتُكَ وَمَا صَنَعْتَ بِهَذَا الْقَبْرِ قَالَ أَيْ قَبْرِ قَالَ قَبْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ فَاطِمَةَ
بِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ مُوسَى قَدْ وَجَّهَ إِلَيْهِ مِنْ كَرْبِهِ وَكَرَبَ بِجَمِيعِ أَرْضِ الْحَاثِرِ وَحَرَمَتِهَا وَزَرَعَ
الرَّزْعَ فِيهَا فَأَنْتَفَخَ مُوسَى حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْقَدِرَ ثُمَّ قَالَ وَمَا أَنْتَ وَذَا قَالَ اسْتَمَعَ حَتَّى أَخْبَرَكَ.

اعْلَمْ أَيْ رَأَيْتُ فِي مَنْامِي كُلِّ حَرْجَتٍ إِيَّيْ قَوْمِي بَنِي عَاجِرَةَ فَكُنَّا حِدَثٌ بِقَنْطَرَةِ الْكُوفَةِ اغْتَرَضِي
خَنَازِيرَ عَشْرَةِ ثُرَيْدٍ فَأَغَاثَنِي اللَّهُ بِرَجُلٍ كُنْتُ أَعْرِفُهُ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ دَفَعَهَا عَلَيَّ فَمَضَيْتُ لِيُوجِئِي
فَلَمَّا حِدَثَ رَأَيْ شَاهِي ضَلَّكَ الطَّرِيقَ وَرَأَيْتُ هُنَاكَ عَجُوزًا فَقَالَتْ لِي أَيْنَ تُرِيدُ أَيُّهَا الشَّيْخُ، قُلْتُ
أُرِيدُ الْعَاجِرِيَّةَ فَقَالَ لِي اسْتَبْطِنْ هَذَا الْوَادِي فَإِذَا أَتَيْتَ آخِرَهُ انْصَحْ لَكَ الطَّرِيقُ فَمَضَيْتُ وَ
فَعَلْتُ ذَلِكَ فَلَمَّا حِدَثَ رَأَيْتُ نَيْبَوِي إِذَا أَنَا بِشَيْخٍ كَبِيرٍ جَالِسٍ هُنَاكَ فَقُلْتُ مَنْ أَنتَ أَيُّهَا
الشَّيْخُ، فَقَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَقُلْتُ كَمْ تَعُدُّ مِنَ السِّنِينَ، فَقَالَ مَا أَخْفَظُ بِمَا مَطَى مِنْ
سِنِي وَغُمَرِي وَلَكِنَّ أَتَعَدُّ ذِكْرِي أَيْ رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَنْ لَبِغَهُ
يُتَمَتَّعُونَ الْمَاءَ الَّذِي تَرَاهُ وَلَا يُنْتَعِجُ الْيَلَابُ وَلَا الْوَحْشُ تَشْرَبُهُ فَاسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ وَبِحَتِّ
أَنْتَ رَأَيْتَ هَذَا قَالَ بَلَى وَمَنْ سَمِعَ السَّمَاءَ لَقَدْ رَأَيْتَ هَذَا أَيُّهَا الشَّيْخُ وَغَايَتُهُ وَأَنْتَ وَ
أَصْحَابُكَ تُعَيِّنُونَ عَلَيَّ مَا قَدْ رَأَيْنَا فَمَا أَقْرَحَ غُيُوثُ الْمُسْلِمِينَ إِنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا مُسْلِمٌ فَقُلْتُ
وَبِحَتِّكَ وَمَا هُوَ، قَالَ حِينَئِذٍ لَمْ تُنْكَرُوا مَا أَجْرَى سُلْطَانُكُمْ إِلَيْهِ فَنُفِضْتُ مَا أَجْرَى إِلَيْهِ قَالَ أَيْكُرْبُ
قَبْرِ ابْنِ بَسْمِ اللَّيْلِ وَتَحْرِثُ أَرْضَهُ فَقُلْتُ وَ أَتَيْنَ الْقَبْرَ، قَالَ هَا هُوَ ذَا أَنْتَ وَاقِفٌ فِي أَرْضِهِ فَأَمَّا
الْقَبْرُ فَقَدْ عَلَيَّ عَنْ أَنْ يُعْرِفَ مَوْضِعُهُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَا كُنْتُ رَأَيْتُ الْقَبْرَ قَبْلَ ذَلِكَ قَطُّ وَلَا أَتَيْتُهُ فِي طَوْلِ غُمَرِي فَقُلْتُ فَمَنْ
لِي بِمَعْرِفَتِهِ فَمَطَى مَعِيَ الشَّيْخُ حَتَّى وَقَفَ لِي عَلَى حَائِرٍ لَهُ بَابٌ وَأَذِنَ وَإِذَا جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ عَلَى الْبَابِ
فَقُلْتُ لِلْأَذِينَ أُرِيدُ الدُّخُولَ عَلَى ابْنِ بَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَقْدِرُ عَلَى الْوُضُوءِ فِي هَذَا الْوَقْتِ
قُلْتُ وَلِمَ، قَالَ هَذَا وَقْتُ زِيَارَةِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَمَعَهُمَا جَبْرَائِيلُ وَ
مِيكَائِيلُ فِي رَجِيلٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ فَأَنْتَبَهْتُ مِنْ نَوْمِي وَقَدْ دَخَلْتُ رَوْعًا شَدِيدًا وَحُزْنًا وَكَأَبَةً وَمَضَيْتُ بِي

الْأَيَّامَ حَتَّى كَذَبْتُ أُنْسَى الْمَنَامَ ثُمَّ اضْطَرْتُ إِلَى الْخُرُوجِ إِنْ مَيَّ غَافِرَةٌ كَانَ بِي دَسَنٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَخَرَجْتُ وَأَدَّلَا أَذْكَرُ الْحَدِيثِ حَقٌّ جَرَتْ بِمَنْظَرَةِ الْكُوفَةِ لِقِيَّتِي عَشْرَةً مِنْ الْمَضُومِينَ فَيَمِينِ رَأَيْتُهُمْ ذَكَرْتُ الْحَدِيثَ وَرَغَبْتُ مِنْ خَشْيَتِي لَهُمْ فَقَالُوا بِي أُنْسَى مَا مَعَتْ وَأَلْجَ بِغَفِيكَ وَكَانَتْ مَعِيَ نَفِيقَةٌ.

فَقُلْتُ وَلَيْسَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيْشٍ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ فِي طَلَبِ دَنِيٍّ بِي فَإِنَّهُ لَمْ يَلَا تَقْطَعُوا بِي عَنْ طَلَبِ دَعْوَى وَتَكْثُرُونِي فِي نَفَقَتِي فِي بَيْتِي شَدِيدُ الْإِهْلَاقِ فَتَنَادَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُؤَلَّاهٍ وَاللَّوْلَا تَعْرِضُ لَهُ ثُمَّ قَالَ لِيَبْغِضَ فِتْنَتَانِهِمْ كُنْ مَعَهُ حَتَّى تُصِيبَ بِهِ إِلَى الطَّرِيقِ الْأَيْمَنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمَعَلْتُ أَتَذْكُرُ مَا رَأَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ وَاتَّعَجَبُ مِنْ تَأْوِيلِ الْخَنَازِيرِ فَمَضَيْتُ حَتَّى جَرَتْ بِي لَيْتَمَوِي فَرَأَيْتُكَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الشَّيْخُ الَّذِي كُنْتُ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بِصُورَتِهِ وَحَيْثُ رَأَيْتُهُ فِي الْيَقَظَةِ كَمَا رَأَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ سِوَا فَيَمِينِ رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الْأَمْرَ وَالرُّؤْيَا فَقُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا كَانَ هَذَا إِلَّا وَخِيَاءٌ ثُمَّ سَأَلْتُهُ كَيْسَلَتِي بِإِيَّاهُ فِي الْمَنَامِ فَأَجَابَنِي بِمَا كَانَ أَجَابَنِي بِهِ ثُمَّ قَالَ لِي افْضِ بِمَا تَقْضِيكَ فَوَقَفْتُ مَعَهُ عَلَى الْمَوْضِعِ وَهُوَ مَكْرُوبٌ قَدَّمَ يَغْشَى شَيْءٌ فِي مَنَامِي إِلَّا الْأَذِينَ وَالْخَيْرُ قَائِلِي لَمْ أَرِ خَائِرًا وَتَمَّ أَرَادِنَا فَاتَّيْنَا اللَّهَ أَيُّهَا الرَّجُلُ قَائِلِي قَدْ آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا أَدْعُ إِذَاعَةَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا زِيَارَةَ ذَلِكَ اسْتَوْضِحْ وَقُضْدَةُ وَإِعْظَامُهُ قَدْ مَوْضِعًا يَأْتِيهِ إِبْرَاهِيمُ وَفُحَمَّدٌ وَجَبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ لِحَقِيقِ أَنْ يُرْغَبَ فِي إِتْيَانِهِ وَزِيَارَتِهِ قَائِلِي أَنَا خَصُّنِي خَدَّيْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ قَائِلِي رَأَى قَائِلَ الشَّيْطَانِ لَا يَتَشَبَّهُ بِي

یعنی بن عبد الحمید حمانی نے منبر پر یہ روایت لکھوائی ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ جب موکل بن عیسیٰ ہاشمی ① کوفہ میں گورز تھا تو میں اپنے گھر سے باہر نکلا اور میری راستے میں ابوبکر بن عیاش سے ملاقات ہوئی۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے یحییٰ! تم ہمارے ساتھ اس شخص کے پاس چلو۔

میری سمجھ میں نہ آیا کہ ان کی اُس شخص سے کیا مراد ہے؟ اور وہ مجھ کو کس کے پاس لے جانا چاہتے ہیں لیکن چونکہ میں ابوبکر بن عیاش کا بہت احترام کرتا تھا اس لیے میں نے پوچھنا مناسب نہ سمجھا اور ان کے اسرار پر اس کے ساتھ ہولیا

① یہ بادی عیاش کی طرف سے کوفہ کا گورز تھا۔ بھر بادن عیاشی نے بھی اسے اس عہدے پر قائم رکھا۔ (مترجم)

جب کہ ابو بکر گدھے پر سوار تھے اور میں اور لوگوں کے ساتھ پیادہ روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم سب لوگ ایک گھر کے سامنے پہنچے جو عبداللہ بن حازم کے گھر کے نام سے مشہور تھا۔ اس گھر کے سامنے پہنچ کر ابو بکر نے مجھ سے پلٹ کر کہا: اے ابوبکر! میں تم کو اپنے ساتھ اس مقام تک اس لیے لایا ہوں تاکہ تم بھی سن لو کہ میں اس بد معاش کو کس طرح جھاڑتا ہوں۔

میں نے کہا: اے ابو بکر! یہ کون ہے؟

ابو بکر نے کہا: یہی قاجر و کافر موسیٰ بن عیسیٰ ہے۔

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا اور آگے چلے گا۔ میں بھی اُن کے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ ہم لوگ موسیٰ بن عیسیٰ کے عالی شان دروازے پر پہنچ گئے اور حاجب کی نظر ابو بکر پر پڑی جو لوگوں کو روک رہا تھا جب کہ اس جگہ ایک گھنٹا تھا جہاں لوگ اپنی ساریوں سے اُتر کر جاتے تھے مگر ابو بکر وہاں نہ اُترے۔ اُس دن ابو بکر بن عباس کا لباس یہ تھا کہ انھوں نے ایک چادر اور قمیص زیب تن کر رکھی تھی اور ایک چادر اپنے ارد گرد لپیٹ رکھی تھی اور اُسی گدھے پر سوار سیدھے اندر چلے گئے اور مجھ کو بھی آواز دی: اے ابن حمانی! اندر چلے آؤ۔ مجھ کو حاجب (دربان) نے روک لیا مگر ابو بکر نے اُس کو ڈانچا اور اُس سے کہا: اے تاریق! یہ میرے ساتھ آیا ہے۔ تو اُس کو ایسی ڈانٹ پلائی کہ انھوں نے مجھ کو بھی راستہ دے دیا۔ ابو بکر اپنے گدھے پر سوار اندر چلے گئے یہاں تک کہ موسیٰ کے سامنے پہنچ گئے۔ وہ ایوان میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور چاروں طرف مسلح سپاہی تلوار لیے کھڑے ہوئے تھے جو ہمیشہ ایسے ہی رہتے تھے۔ موسیٰ نے جوئی ابو بکر کو دیکھا تو بڑی آؤ بھگت کی اور اپنے قریب تخت پر بٹھایا۔

حمانی کہتا ہے کہ میں اپنی جگہ پر رک گیا اور کھڑا رہا۔ جب ابو بکر تخت پر بیٹھ گئے تو انھوں نے پلٹ کر میری طرف دیکھا اور کہا: وہاں کیوں کھڑے ہو، میرے پاس آؤ تو میں ان کے قریب چلا گیا۔ اُس وقت میری یہ حالت تھی کہ میرا جوتا میرے پاؤں میں تھا اور ایک قمیص اور ایک چادر میرے جسم پر تھی اور ابو بکر نے مجھے موسیٰ کے سامنے بٹھا دیا۔ اب موسیٰ نے میری طرف دیکھا اور اُس نے ابو بکر سے پوچھا: یہ کون ہے؟ کیا اس شخص کے متعلق کوئی سفارش کرنا ہے؟

ابو بکر نے کہا: نہیں! میں اسے شاہد کے طور پر لایا ہوں۔ اُس نے کہا کہ کس چیز کا شاہد؟ ابو بکر نے کہا: میں اسے دکھانا چاہتا ہوں کہ تم نے اُس قبر کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اُس نے پوچھا: کون سی قبر کے ساتھ؟ ابو بکر نے کہا: حسین بن علی کی قبر جو رسول اللہ کی بیٹی سیدہ فاطمہ کے فرزند ہیں۔ موسیٰ نے اپنے آدی بھیج کر روضہ مبارک امام حسین علیہ السلام کو منہدم کروا دیا تھا اور وہاں مل چلوادیئے۔ ابو بکر کا یہ سوال سن کر موسیٰ غصہ سے اتنا پھول گیا کہ قریب تھا کہ اُس کا پیٹ پھٹ

جائے۔ پھر اُس نے پوچھا: تمہارا اس سے کیا مطلب؟

ابوبکر نے کہا: پہلے میرا ایک خواب اور اس سے متعلق سچا واقعہ سن لو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اہل غاضریہ میں اپنے کچھ عزیزوں سے ملنے گیا ہوں اور جب میں کوفہ کے پل پر پہنچا تو دس سؤروں نے میرا راستہ روک لیا اور انہوں نے مجھ پر حملہ کرنا چاہا۔ پس اُس وقت اللہ نے میری مدد فرمائی اور بنی اسد کے ایک شخص نے جس کو میں نہیں پہچانتا تھا، ان سؤروں سے مجھ کو بچایا۔

پھر میں آگے کو روانہ ہوا لیکن جب مقام ”شامی“ پر پہنچا تو میں راستہ بھول گیا۔ وہاں پر میں نے ایک بڑھیا کو دیکھا، اُس نے مجھ سے پوچھا: اے شیخ! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: غاضریہ جانا چاہتا ہوں۔ اُس نے مجھ سے کہا: وہ سامنے ایک وادی تم کو نظر آرہی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اُس نے کہا: سیدھے اس وادی میں چلے جاؤ اور جب تم اس کو عبور کر لو گے تو راستہ مل جائے گا۔

چنانچہ میں نے اُس کے کہنے پر عمل کیا اور چلتے چلتے نیوٹی تک پہنچ گیا۔ وہاں میں نے ایک بہت ہی بوڑھے شخص کو دیکھا جو زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا: اے شیخ! تم کون ہو؟ اور کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ اُس نے کہا: میں اسی قریہ کا رہنے والا ہوں۔ میں نے کہا: آپ کتنے برسوں سے یہاں پر رہائش پذیر ہیں؟ اُس نے کہا: مجھے اپنی عمر و مدت تو یاد نہیں البتہ امام حسین علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کا یہاں آنا مجھ کو یاد ہے کہ اس جگہ پر آپ اور آپ کے ساتھیوں پر بندش آب کی گئی تھی جبکہ کتوں اور وحشی جانوروں تک کو پانی پینے کی کھلی آزادی تھی۔

پس اس نے اس بات کو عظیم قرار دیا اور میں نے تعجب سے اُس بوڑھے سے پوچھا: افسوس ہے تم پر ان کی واقعی تم نے واقعہ کربلا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اُن کی مدد نہ کی؟ اُس نے کہا: بے شک! اُس ذات کی قسم جس نے آسمانوں کو بند کیا ہے اور اے شیخ! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اُن کی مدد بھی کی ہے اور تم اور تمہارے ساتھی یہ وہ لوگ تھے جو ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ اگرچہ یہ سارے مسلمان تھے اور ایسا ہی واقعہ دیکھا ہے جس کی وجہ سے ان کے خونیں بہنا چاہیے۔ پس! میں نے کہا: افسوس ہے تم پر! کون لوگ ہیں؟ اُس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا بادشاہ جو کچھ کر رہا ہے وہ اُس کو روکتے نہیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا: وہ جنت نبی کے فرزند کی قبر مہارک پر مل چلا کر کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: وہ (امام حسین کی) قبر کہاں ہے؟ اُس نے کہا: تم اس وقت اُسی قبر والی زمین پر کھڑے ہو لیکن اُس کا نشان مٹا دیا گیا ہے۔ اور اس قبر کی نشان دہی مجھے میرے چچا نے کروائی۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: اس سے قبل میں نے اس مقام پر کوئی قبر نہیں دیکھی تھی۔ میں نے شیخ سے کہا: مجھے اس قبر کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا؟ تو وہ بوڑھا مجھ کو لے کر چلا اور چلتے چلتے ہمیں سامنے ایک چار دیواری نظر آئی جس کے دروازے کے سامنے جا کر ہم رُک گئے اور ہم نے اندر جانے اجازت طلب کی۔ اُس وقت دروازے پر جمع لگا ہوا تھا۔ یعنی لوگوں کی ایک کثیر تعداد دروازے پر موجود تھی۔ پس! میں نے دربان سے کہا کہ میں فرزندِ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں؟ اُس نے جواب دیا کہ تم اُس وقت اندر نہیں جا سکتے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: اس لیے کہ اس وقت جنابِ ابراہیمؑ غلیل اللہ اور محمدؐ مصطفیٰ رسولِ خدا ﷺ اور آپؐ دونوں کے ہمراہ، جبرئیلؑ و میکائیلؑ ملائکہ کی ایک کثیر تعداد کے ہمراہ فرزندِ رسولؐ مقبول کی زیارت کر رہے ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: یہ خواب دیکھ کر میں ڈرا ہوا بیدار ہوا اور ایک عرصہ تک حزن و اندوہ میں مبتلا رہا یہاں تک کہ اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا اور قریب تھا کہ میں یہ خواب بھول جاتا۔ پھر ایک دفعہ ایسا واقعہ ہوا کہ مجھ کو غاصریہ جانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کیوں کہ وہاں ایک شخص پر میرا قرض تھا اور میں اُس سے اپنا قرض وصول کرنے کے لیے رخصت سفر باندھ کر بے خیالی میں غاصریہ کی طرف چل پڑا لیکن جو نبی جسر کوفہ پر پہنچا تو سامنے کچھ چور نمودار ہوئے جو میرا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے جن کی تعداد دس تھی، ان کو دیکھ کر وہ خواب مجھ کو یاد آ گیا اور خوف کی وجہ سے میرے بدن پر کچلی طاری ہوئی۔

راہزنوں نے مجھ سے کہا: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ہمارے لیے سامنے رکھ دو اور اپنی جان بچا کر چلے جاؤ؟ میرے پاس زادِ راہ کے لیے کچھ مال تھا۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ افسوس ہے تمہارے لیے! کیا تم مجھ کو نہیں جانتے؟ میں ابوبکر بن عیاش ہوں اور اپنے قرض وصول کرنے کے لیے غاصریہ جا رہا ہوں، تم کو خدا کی قسم تم لوگ میری راہ نہ روکو اور مجھے میرے قرضے کی وصولی سے نہ روکو اور زادِ راہ نہ چھینو ورنہ میں اپنے سفر کو جاری نہیں رکھ سکوں گا۔

پس! اتنے میں ان چوروں میں سے ایک نے پکار کر کہا: خدا کی قسم! یہ میرا آقا رہ چکا ہے اس کو چھوڑ دو۔ پھر اس (چور) نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کہا کہ تم ان کے ہمراہ جاؤ اور انہیں محفوظ راستے تک چھوڑ کر آؤ۔ پس! وہ لوگ تھوڑی دُور تک میری حفاظت کے لیے مجھ کو پہنچنے آئے۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں اس واقعہ اور اپنے گزشتہ خواب پر غور کرتا رہا اور خواب میں دیکھے گئے سؤروں کو تاویل پر تعجب میں مبتلا چلا رہا یہاں تک کہ نیند بے پہنچ گیا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پھر

میں نے بیداری کی حالت میں اسی شکل و صورت کے شیخ کو خود وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا جس کو آج سے بہت قبل میں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ جب میں نے اس بزرگ کو دیکھا تو خواب کی ساری صورت حال میرے ذہن میں آگئی۔ پس! میں نے کہا: لا الہ الا اللہ یہ تو زندہ ہے۔ پھر میں نے اُن سے وہی کچھ پوچھا جو میں نے اُن سے خواب میں دریافت کیا تھا۔ تو اُس بزرگ نے بالکل اسی طرح جواب دیا۔

پھر اُس بزرگ نے مجھ سے کہا: میرے ساتھ ساتھ آؤ تو میں اُن کے ساتھ چلا اور میں اُن کے ساتھ اُس مقام پر کھڑا ہوا کہ جس مقام پر اہل چلائے جا چکے تھے۔ پس! یہاں مجھے خواب والی تمام صورت حال نظر آئی سوائے اُس چار دیواری اور اذن دینے والے کے۔

(یہ خواب اور اس کی حقیقت بیان کرنے کے بعد) پھر ابو بکر بن عیاش نے (موسیٰ) سے کہا: اے شخص! اللہ سے ڈر۔ میں نے یہ خواب والی بات خود اپنی طرف سے نہیں بتائی اور نہ ہی میں نے اس مقام مقدس کی زیارت کا قصد کیا ہے ورنہ ہی اس کی عظمت کو اپنی طرف سے بیان کیا ہے۔ بے شک! یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جہاں پر جناب ابراہیمؑ اور جناب محمد مصطفیٰؐ اور جناب جبرائیلؑ و میکائیلؑ فرشتوں کے ہمراہ زیارت کے لیے آتے ہیں۔

تحقیق! ابو حصین نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَايَا رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَشَبَّهُ بِی

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا وہ ایسے ہی ہے جیسے اُس نے مجھے جاگتے ہوئے دیکھا ہے کیوں کہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔“

(اس کے بعد) موسیٰ نے ابو بکر سے کہا: میں تمہاری اس گفتگو کا جواب نہیں دینا چاہتا ہوں، ورنہ تو نے یہ جو خواب والی بے وقوفی ظاہر کی ہے میں اس کا تجھے ضرور جواب دیتا لیکن اللہ کی قسم! اگر آج کے بعد دوبارہ مجھے معلوم ہو گیا کہ تو نے یہ کہانی سنائی ہے تو پھر میں تجھے اور جس کو تو اپنے ساتھ لایا ہے، تم دونوں کو قتل کر دوں گا۔

ابو بکر نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے اور اس کو تمہارے شر سے محفوظ فرمائے گا کیوں کہ میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ بیان کیا ہے۔

موسیٰ نے ابو بکر سے کہا: اے نافرمان! اور اسے برا بھلا بھی کہہ (کہ تو مجھ آگے سے جواب بھی دے رہا ہے)۔

پس! ابوبکر نے کہا: خاموش ہو جا! اللہ تجھے رسوا کرے اور تمہاری زبان کو قطع کرے۔ پس موسیٰ زور زور سے چلانے لگا۔ پھر کہا: اسے پکڑ لو۔ پس ہم دونوں کو پکڑ لیا گیا، اللہ قسم! ہمیں کھینچا گیا، مارا گیا اور میرا گمان تھا کہ اب ہم کچھ دیر کے لیے زندہ ہیں جبکہ ہمیں بری طرح گھسیٹا جا رہا تھا اور ہمارے سرفروش پر رگڑے جا رہے تھے۔ پس! اس (موسیٰ) کے سپاہی آئے اور انہوں نے مجھے داڑھی سے پکڑا اور موسیٰ نے اُسے حکم دیا کہ ان دونوں کو قتل کر دو اور ان کے ساتھ زانی والا سلوک کرو۔

ابوبکر نے کہا: رک جا! اللہ تیری زبان قطع کرے، وہ تجھ سے ہمارا انتقام لے گا اور یوں دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَرَدْنَا وَلَدْنَيْكَ غَضَبًا وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا

”اے میرے اللہ! ہم نے صرف اور صرف تیری خوش نودی کا ارادہ کیا ہے اور تیرے نبی کے فرزند کا۔

اور یہ (موسیٰ) ہم پر غضب ناک تھا ہے اور ہم تجھ پر ہی توکل رکھتے ہیں۔“

پس! ہم دونوں کو قید خانہ میں قید کر دیا گیا۔ ابھی قید خانہ میں کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ابوبکر میری طرف متوجہ ہوا اور اُس نے دیکھا کہ میرے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں اور خون جاری ہے۔ تو اُس نے مجھ سے کہا: اے جہانی! ہم نے اللہ کی خاطر حق کو ادا کیا ہے اور آج ہم نے اس پر جو اجر حاصل کیا ہے، وہ اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک کبھی ضائع نہیں ہوگا۔

پس! ہم قید خانہ میں کچھ دن اور کچھ راتیں رہے یہاں تک کہ اس طعون کا ایک غلام ہمارے پاس آیا اور وہ ہمیں قید خانہ سے نکال کر اُس (موسیٰ) کی طرف لے گیا۔ پھر اس نے ابوبکر کی سواری کو طلب کیا مگر وہ وہاں پر موجود نہیں تھی۔ پس! جب ہم اُس (موسیٰ) کے پاس داخل ہوئے تو وہ اُس وقت سرداب (تہ خانے) میں موجود تھا جبکہ وہاں تک جاتے ہوئے ہم بہت ہی تھک چکے تھے حتیٰ کہ جب ابوبکر تھک جاتا تو وہ بیٹھ جاتے تھے اور پھر بارگاہ توحید میں عرض کرتے: ”اے میرے اللہ! یہ سب کچھ تیری خاطر ہوا ہے اسے فراموش نہ کرنا۔“

پس! جب ہم موسیٰ کے پاس گئے تو وہ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ اور جب اُس نے ہماری طرف دیکھا تو کہا: اللہ نے تم دونوں کو زندہ بچا لیا ہے ورنہ قریب تھا کہ ایک جاہل اور احمق کی طرف سے تم دونوں کو وہ چیز پیش آتی جو تم پسند نہ کرتے (یعنی قتل ہو جاتے)۔ وائے ہو تجھ پر اے داعی! اُوں سحاے میں کیوں وارد ہوا ہے جو ہمارے اور نبی ہاشم کے درمیان ہے؟

پس ابو بکر نے اُس سے کہا: میں نے تمہاری بات سن لی ہے اور تیرے لیے یہی کافی ہے۔

موسیٰ نے ابو بکر سے کہا: جاؤ! اللہ کی قسم! اگر مجھے کہیں اطلاع مل گئی کہ تم نے اس بات کو کسی کے سامنے بیان کیا ہے اور اس کو مشہور کیا ہے تو میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے برا بھلا کہتے ہوئے کہا: اے کتے! تم بھی بچو اور اس بات کو ظاہر نہ کرنا کہ اس بوڑھے کے ساتھ ایک شیطان ہے، جو خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے لہذا تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ۔ اللہ کی لعنت اور اُس کا غضب ہو تمہارے اوپر۔

پس اہم دونوں وہاں سے زعمہ و سلامت نکلے حالانکہ ہم اپنی زعمگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ جب ہم ابو بکر بن عمرش کے گھر پہنچے تو وہ پیدل چل رہے تھے کیوں کہ اُن کا گرد حاکمیں جا چکا تھا۔ جب وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھ سے کہا: اس حدیث کو اپنے پاس محفوظ رکھیں اور اسے تمام لوگوں کے سامنے بیان نہ کریں۔ اسبتہ جو اہل عقل اور دین دار لوگ ہوں، اُن کے سامنے اس حدیث کو ضرور بیان کرنا۔^(۱)

مامون کے دربار میں امام علی رضا علیہ السلام کی علماء سے گفتگو

43/465 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَنْظَرٍ الْأُمْنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصُّنَيْتِ قَالَ: حَضَرَ الزُّهْرِيَّ تَجْلِسَ الْمَأْمُونُ بِمَرْوَةٍ وَقَدْ اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْضُ عُلَمَاءِ الْوَعْدِ وَفِي هَذَا مَقَالٍ الْمَأْمُونُ أَخْبَرُونِي عَنْ مَعْنَى هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْفَرْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اضْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا تَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَقُولُ كَمَا قَالُوا وَلَكِنِّي أَقُولُ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ الْوَعْدَةَ الظَّاهِرَةَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَكَيْفَ عَنِ الْوَعْدَةِ مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّهُ لَوْ أَرَادَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا لَكَانَتْ تُجْتَمِعُ فِي الْجَنَّةِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُنْفِخَ نَفْسَهُمْ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَائِقٌ بِالْخُبَرِ ابْتَغَى اللَّهُ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ثُمَّ جَمَعَهُمْ كُلَّهُمْ فِي: نَجْوَى فَقَالَ جَنَاتٍ عَنِ يَدْخُلُونَهَا يُحَلُّونَ فِيهَا مِنْ سَائِرٍ مِنْ دَهَبٍ فَصَارَتْ الْوَعْدَةُ الظَّاهِرَةُ لَا يَغْتَابُهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ مِنَ الْوَعْدَةِ الظَّاهِرَةِ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ الَّذِينَ وَصَفَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

(۱) ابوالفتح طوسی: ص ۳۲۳ بحار الانوار: جلد ۶۵ ص ۳۹

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُظْهِرُكُمْ تَظْهِيراً وَأَوْعَدُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فِيكُمْ اسْتَقْلَلْنِ كِتَابَ اللَّهِ
 عِزِّي أَهْلَ بَيْتِي وَإِنَّمَا لَنْ يَفْتَرِقَ حَتَّى يَرَدَّ عَلَى الْحَوْضِ انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمْ أَتَيْهَا النَّاسُ
 لَا تُعْلِمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قَالَ انْعَبَاءُ أَخْبَرْتَانِي أَنَّ الْحَسَنَ عَنِ الْعِزَّةِ أَهْلُ الْأُلْ أَوْ
 غَيْرِ الْأُلْ فَقَالَ الرَّجُلُ هُمُ الْأُلْ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ يُؤَيِّرُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَى إِلَيَّ وَ
 هَوْلَايَ أَصْحَابُهُ يَقُولُونَ بِالْخَيْرِ الْمُسْتَقْبَاضِ الَّذِي لَا يُمَكِّنُ دَفْعُهُ أَلْ مُحَمَّدٍ أَقْبَى فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبِرُونِي مَنْ فَخَرَهُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْأُلْ، قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَتَعَزَّرَ عَلَى الْأَقْمَةِ قَالُوا لَا قَالَ هَذَا لَقَرِي مَا
 بَيْنَ الْأُلْ وَالْأَقْمَةِ وَلِحُكْمِ أَيْنَ يَنْقُصُ بِكُمْ أَطَرَبْتُمْ عَنِ الذِّكْرِ صَفْعاً أَمْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُتَرَفُونَ، أَمْ
 مَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ وَقَعَتِ الْوَرَاثَةُ وَالظَّهَارَةُ عَلَى الْمُصْطَفَيْنِ الْمُتَهْتَدِينَ دُونَ سَائِرِهِمْ، قَالُوا أَيْنَ يَا
 أَبَا الْحَسَنِ، قَالَ مِنْ قَوْلِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً وَابْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمُ الْبُيُوتَ وَ
 الْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ فَصَارَتْ وَرَاثَةُ الْبُيُوتِ وَالْكِتَابِ لِلْمُهْتَدِينَ دُونَ
 الْفَاسِقِينَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ نُوحاً حِينَ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ
 الْحَقُّ وَأَنْتَ أَخْلَصُ الْخَالِقِينَ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَهُ أَنْ يُنْجِيَهُ وَأَمَّنْهُ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ إِنَّهُ
 لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمْسٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ
 الْهَاجِلِينَ فَقَالَ التَّامُونَ هَلْ فَضَّلَ اللَّهُ الْعِزَّةَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ فِي مُخْتَلَفِ كِتَابِهِ، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ
 إِنَّ اللَّهَ تَرَوَّجَتْ أَبَانَ فَضَّلَ الْعِزَّةَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ فِي مُخْتَلَفِ كِتَابِهِ فَقَالَ لَهُ التَّامُونَ أَيْنَ ذَلِكَ
 مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ
 وَآلَ عِصْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَوْجِعٍ آخَرَ أَمْ يَحْسُدُونَ
 النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً
 عَظِيماً ثُمَّ رَدَّ لِمُعَاظِبَةٍ فِي آخِرِ هَذَا إِلَى سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ
 أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ يَغْنَى لَكُمْ عَزْفُهُم بِالْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَحَسَدُوا عَنِّي
 فَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ
 وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً يَغْنَى الْفَضْلُ لِلْمُصْطَفَيْنِ الظَّاهِرِينَ فَالْمُنْكَ هَاهُنَا هُوَ الْقَاعَةُ

لَهُمْ قَالَتِ الْعُبَّاءُ فَأَخْبَرْنَا هَلْ بَشَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَصْطِفَاءَ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ الرَّحْمَنُ فَشَرُّ الْأَصْطِفَاءِ
 فِي الظَّاهِرِ سِوَى الْبَاطِنِ فِي الْكُفَى عَشْرَ مَوْطِنًا وَمَوْطِنًا أَوَّلُ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
 الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ الْمُخْلِصِينَ هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ أَبِي وَكَعْبٍ وَهِيَ ثَابِتَةٌ فِي مُضْعِفِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَسْعُودٍ وَهَذِهِ مَثَلَةٌ زَفِيحَةٌ وَفُضِّلَ عَظِيمٌ وَشَرَّفَ عَالٍ حِينَ عَتَى أَنَّهُ بِذَلِكَ الْأَلْ قَدْ كَرَّ يُرْسِلُ
 اللَّهُ فَهَذِهِ وَاجِدًا وَالْآيَةُ الثَّانِيَّةُ فِي الْأَصْطِفَاءِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
 أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَهَذَا الْفُضْلُ الَّذِي لَا يَجْهَلُهُ أَحَدٌ إِلَّا مُعَانِدٌ ضَالٌّ لِأَنَّهُ فَضْلٌ بَعْدَ
 تَهَارُفٍ يَنْعَضِرُ فِيهَا فَهَذِهِ الثَّانِيَّةُ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَمِنْ مَرَرِ اللَّهِ الظَّاهِرِينَ مِنْ خَلْقِهِ فَأَمَرَ نَبِيَّهُ
 بِالْمُبَاقَلَةِ بِهِمْ فِي آيَةِ الْإِيْتِهَالِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ عَاجَزْتُمْ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ مِنَ
 الْحُكْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ الْمُبَادِلِينَ وَابْنَاءَكُمْ وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ تَبَيَّنَ
 فَتَجَعَلَ لِنَفْسِكَ اللَّهُ عَلَى الْكَاذِبِينَ فَأَبْرَزَ النَّبِيُّ عَلِيًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَفَاطِمَةَ وَقَرْنَ أَنْفُسَهُمْ
 بِنَفْسِهِمْ فَهَلْ تَدْرُونَ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ قَالَتِ الْعُبَّاءُ عَتَى بِوَنَفْسِهِ فَقَالَ
 أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا عَتَى بِهَا عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَبِمَا يَنْبُذُ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ حِينَ قَالَ لَسْتُ بِمَنْ
 تَبُو وَلِيَّةً أَوْ لَا تَبْعَثَنَّ لِيهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي يَعْنِي بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَعَتَى بِالْأَبْنَاءِ الْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ
 وَعَتَى بِالنِّسَاءِ فَاطِمَةَ فَهَذِهِ خُصُوصِيَّةٌ لَا يَتَقَدَّمُ فِيهَا أَحَدٌ وَفُضِّلَ لَا يُلْعَقُهُمْ فِيهِمْ بَشَرٌ وَشَرَّفَ
 لَا يَسْبِقُهُمْ أَحَدٌ خَلَقَ إِنْ جَعَلَ نَفْسَ عَيْنٍ كَنَفْسِهِ فَهَذِهِ الثَّالِثَةُ وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَالْخُرَاجُ الثَّانِي مِنْ
 مَسْجِدِهِ مَا خَلَا الْيَعْرَقَ عَتَى تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ وَتَكَلَّمَ الْعُبَّاءُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتُمْ
 عَلِيًّا فَأَخْرَجْتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا أَنَا تَرَكْتُمْ وَأَخْرَجْتُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَرَكَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَفِي هَذَا
 يَنْبَغُ أَنْ قَوْلُهُ لَعَلَّ أَنْتَ مَعْنَى مَثَلُوهَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قَالَتِ الْعُبَّاءُ فَأَمَّا هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو
 الْحَسَنِ أَوْجَدْتُكُمْ فِي ذَلِكَ قُرْآنًا أَقْرَبُوهَ عَيْنَكُمْ قَالُوا هَاتِ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْعَيْنَا إِلَى
 مُوسَى وَأُخْبِرُوا أَنْ يَبُوءَ الْيَتَامَى بِحُسْنِ يُبُونَا وَاجْعَلُوا الْيَتَامَى قَبْضَةً فِي هَذِهِ آيَةٍ مَثَلُوهَ هَارُونَ
 مِنْ مُوسَى وَلِيَّتَا أَيْضًا مَثَلُوهَ عَيْنٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ حِينَ قَالَ أَنْتَ مَعْنَى مَثَلُوهَ هَارُونَ وَمَعَ هَذَا
 حَلِيلٌ ظَاهِرٌ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ حِينَ قَالَ إِلَّا أَنْ هَذَا التَّنْجِيدَ لَا يَحِيلُ عَلَى إِلَّا لِيُعْطَى وَالْوَقَالَتِ

الْعُلَمَاءُ يَا أَيُّهَا الْحَسَنِ هَذَا الشَّرْحُ وَهَذَا الْبَيَانُ لَا يَوْجَدُ عِنْدَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَبُو
 الْحَسَنِ وَمَنْ يُشِيرُ لَنَا ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ أَكَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَتَمَّتْ بِهَا قُرْنٌ أَرَادَ الْمَدِينَةَ
 فَلْيَأْتِيَهَا مِنْ بَابِهَا فَيُعْمِدَ أَوْ طَعَنَهُ وَفَرَحَهُ مِنَ الْفُطْلِ وَالشَّرَفِ وَالشَّقِيَّةِ وَالْإِضْطِقَاءِ وَ
 الظَّهَارَةِ مَا لَا يُشِيرُكَ مُعَايِدٌ وَيُلَوِّعُ وَجَلَّ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ فَهَذِهِ الرَّابِعَةُ وَأَمَّا الْخَامِسَةُ قَوْلُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَآبَ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ مَحْصُوبِيَّةٌ فَصَحَّحَهُ اللَّهُ تَعَالَى الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ بِهَا وَاضْطَقَّاهُمْ عَلَى
 الْأُمَّةِ فَلَمَّا تَرَكْتَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ ادْعُوا إِلَى قَاضِيَةِ قَدِيحَتِ لَهْ فَقَالَ يَا قَاضِيَةُ قَالَتْ
 لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هَذِهِ فَذَلِكَ هِيَ مَعَانِي يُوَجِّفُ عَنِي بِي غَيْبٍ وَلَا يَكُافِي وَهِيَ فِي خَاصَّةٍ
 دُونَ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ جَعَلَهَا لِي كَمَا أَمَرَنِي اللَّهُ فَعَزَّيْتُهَا لِي وَيُولِيكَ فَهَذِهِ الْخَامِسَةُ وَالْآيَةُ
 اسْتَأْذِينَةُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَدُّةَ فِي الْقُرْبَى وَهَذِهِ مَحْصُوبِيَّةٌ
 يَسْتَحِبُّ أَنْ يَتَوَدَّ الْقِيَامَةَ وَالْمَحْصُوبِيَّةُ يَلَابِ دُونَ غَيْرِهِمْ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذِكْرِ نَوْحٍ لِي كَتَبُوا بِهَا
 قَوْلَهُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَا لِي أَنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدٍ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَ
 لَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَهْتَكُونَ وَعَلَى عَزَّ وَجَلَّ عَنْ هُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا أَنْ أَجْرِي إِلَّا
 عَلَى اللَّهِ الَّذِي فَضَّلَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِي بِبَيْتِهِ قُلْ يَا مُحَمَّدُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَدُّةَ
 فِي الْقُرْبَى وَلَمْ يَفْرِضْ اللَّهُ تَوَدُّهُمْ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّكُمْ لَا تَزِيدُونَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا تَزِيدُونَ إِلَّا
 حَلَالٍ أَمَّا وَالْأُخْرَى أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ وَقَدْ دَرَجَ فِيكُمْ بَعْضُ عَدُوِّهِ فَلَا يَسْمَحُ قَلْبُ الرَّجُلِ
 فَأَعْبَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَكُونَ فِي قَلْبِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَقَرَضَ عَلَيْهِمْ تَوَدُّةَ دَوَى
 اللُّزَّى قُرْنٌ أَخَذَ بِهَا وَأَعْبَدَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَعْبَدَ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَسْتَطِعْ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُبْغِضَهُ وَمَنْ
 تَرَكَهَا وَلَمْ يَأْخُذْ بِهَا وَتَبْغِضَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُبْغِضَهُ لِأَنَّهُ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ
 اللَّهِ قَالُوا قَضِيَّةٌ وَأَنْ شَرَفَ يَتَقَدَّمُ هَذَا أَوْ يَدَانِيهِ فَأَتَرَنَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى بَيْتِهِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ
 عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَدُّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ فَعَبِدَ اللَّهُ وَأَكْبَى عَلَيْهِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا
 النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَرَضَ لِي عَلَيْكُمْ قَرْضًا لَيْسَ أَلَيْسَ بِمُؤَدَّةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ
 لَيْسَ بِنَهْجٍ وَلَا فِطْنَةٍ وَلَا مَأْثُورٍ وَلَا مَشْرُوبٍ فَقَالُوا هَاتِ إِذَا فَتَلَا عَنْهُمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَقَالُوا

أَمَّا هَذَا فَتَعَمَّرْنَا وَفِي يَدِ الْكَذَّابِ وَمَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلَّا أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسْأَلَ قَوْمَهُ أَجْرًا إِلَّا أَنْ يُوَفِّيَهُ أَجْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَتَعَمَّدَ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَدَّةَ قَرَابَتِهِ عَلَى أُمَّتِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ أَجْرَهُ فِيهِمْ لِيُؤَدُّهُ فِي قَرَابَتِهِمْ فَتُغْفِرَ لَهُمْ فَضِيلُهُمُ الَّذِي أَحَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فَإِنَّ الْمَوَدَّةَ قَرَابَتُهَا تَكُونُ عَلَى قَدْرِ مَعْرِفَةِ الْقَاطِلِ فَلَمَّا أُوجِبَ لِلَّهِ ذَلِكَ ثَقُلَ لِثِقَلِ وَجُوبِ الطَّاعَةِ فَتَمَسَّكَ بِهَا قَوْمُهُ أَتَقَدَّ اللَّهُ مِمَّنَّاهُمْ عَلَى الْوَفَاءِ وَغَانَدَ أَهْلَ الْيَقَاقِ وَالْيَقَاقِ وَالْحَسِيدِ وَتَعَمَّدُوا فِي ذَلِكَ فَصَرَفُوهُ عَنْ حَدِيثِ الَّذِي عَدَّدَ اللَّهُ لِقَائِهِمْ الْقَرَابَةَ هُمْ الْعَرَبُ كُلُّهَا وَأَهْلُ دَعْوَتِهِ فَعَلَّ أَمْرُ الْمُخَالَفَةِ كَانَ لَقَدْ عَرِثْنَا أَنَّ الْمَوَدَّةَ لِبَشَرَاتِهِمْ فَأَقْرَبُهُمْ مِنَ النَّبِيِّ أَوْلَاهُمْ بِالْمَوَدَّةِ وَكُلُّهَا قَرَابَتُ الْقَرَابَةِ كَانَتْ الْمَوَدَّةُ عَلَى قَدْرِهَا وَمَا أَنْصَفُوا إِلَيْهِ لَنُو فِي جَبْطِهِ وَرَأْفَتِهِ وَمَا مَنَّ اللَّهُ بِهِ عَلَى أُمَّتِهِ مِمَّا تُخَيِّرُهُ الْأَكْسَنُ عَنْ وَضْعِ السُّكْرِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يُوَكِّدَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ يَجْعَلُوهُمْ مِنْهُمْ كَتَبُوا لَهُ الْعَدْلَ مِنَ الرُّأْسِ جَفَضَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَحُبًّا يَتَّبِعُونَهُ فَكَيْفَ وَتُفْرَأُ يَنْطَلِقُ بِهِ وَيَدْعُو إِلَيْهِ وَالْأَخْبَارُ كَرِثَةً بِأَتْلُكُمْ أَهْلَ الْمَوَدَّةِ وَالَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ مَوَدَّةَهُمْ وَوَعَدَ الْخَزَاءَ عَنْهَا فَمَا وَفَى أَعَدَّهَا فَهَذِهِ الْمَوَدَّةُ لَا تَأْتِي بِهَا أَعْدَاءُ مُؤْمِنًا مُطِيعًا إِلَّا اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ أَنْهُ عِبَادَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى مُقْتَبَرًا وَمُبَيَّنًا ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَدِّي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ اجْتَمَعَ إِلَيْهَا جُرُونَ وَالْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا إِنَّ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَشُورَةٌ فِي تَفْقِيتِكَ وَبَيْعِنَ بِأَتِيكَ مِنَ الْوَفُودِ وَهَذِهِ أَمْوَالُ النَّاسِ وَمَا يَكْفُرُ فَاخُكُمُ فِيهَا بَارَأَ مَا جُورًا أَعْطَى مَا يَشَاءُ وَأَمْسَكَ مَا يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الرُّوحَ الْأَمِينُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى يَعْنِي أَنْ يُوَكِّدُوا قَرَابَتِي مِنْ بَعْدِي فَتَرْجُوا فَقَالَ الْمُسَافِقُونَ مَا تَحْتَلُّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى تَرْكِ مَا عَرَضْنَا عَلَيْهِ إِلَّا لِيُخَفِّضَنَا عَلَى قَرَابَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا كُنِيَ قُرَّةً فِي قَلْبِهِ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَظِيمًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَنُودَ رَمْلٍ فِيهِ الْآيَةُ أَمْرٌ يَقُولُونَ اقْرَأْ قُلْ إِنْ اقْرَأْتَهُ فَلَا تَمْلِكُونَ مِنْهُ مِنَ الشَّيْءِ هُوَ أَغْنَى مَا تُفِيضُونَ فِيهِ كَلِمٌ بِشَهِيدٍ أَبْنَى وَبَيْنَكُمْ وَ

هُوَ الْغُلُورُ لِزَجِيهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ فَقَالَ هَلْ مِنْ حَدِيثٍ فَقَالُوا إِي وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ نَقَدَ
 قَالَ بَعْضُنَا كَلَامًا غَلِيظًا كَرِهْنَاهُ قَتَلًا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ الْآيَةَ فَبَكَرُوا وَاسْتَدْبَرُوا وَهُمْ قَانَزِلَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْتَمِدُ مَا تَفْعَلُونَ فَهَذِهِ
 السَّادِسَةُ وَأَمَّا الْآيَةُ السَّابِقَةُ فَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَدْ عَيَّرَ الْمُعَانِدُونَ مِنْهُمْ أَنَّهُ لَنَا تِلْكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَقِيلَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْنَا التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ وَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ تَقُولُونَ انْتَهَمَ صَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَقَالَ بَعْضُكُمْ مَعَاجِزَ الْمُسْلِمِينَ فِي
 هَذَا خِلَافٌ فَقَالُوا لَا قَالَ الْبَاطِلُونَ هَذَا مَا لَا يَخْلَافُ فِيهِ أَصْلًا وَعَيْنُوهُ نَحْنُ عُمُ الْاُتَمَّةِ فَقَالَ عِنْدَكَ
 فِي لَا يَنْقُضُ أَوْ مَخْرُجٌ مِنْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ نَعَمْ أَخْبَرُونِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَسْ
 الْقُرْآنُ الْحَكِيمُ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِدْقٍ مُسْتَقِيمٍ فَتَنَ عَلَى يَقُولِهِ يَسْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ يَسْ
 مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ فَإِنَّهُ أَنْعَى مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ مِنْ ذَلِكَ فَضَّلَا لَا يَبْلُغُ أَحَدٌ
 كُنْهَهُ وَوَضَعُوا إِلَّا مِنْ عَقْبِهِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ وَقَالَ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ وَكَهْ
 يَقُولُ سَلَامٌ عَلَى آلِ مُوسَى وَهَارُونَ وَقَالَ سَلَامٌ عَلَى آلِ يَسَّيْ آلَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْبَاطِلُونَ قَدْ
 عَيَّرْتُمْ أَنَّ فِي مَعْنَى التَّبَوُّقِ شَرَحَ هَذَا وَبَيَّانُهُ هَذِهِ السَّبْعَةُ وَأَمَّا الثَّامِنَةُ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 اْعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ ثُلُثَهُ لَكُمْ وَثُلُثُهُ لِلرَّسُولِ وَالثُّلُثُ لِلْقُرْبَى فَقَرَنَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى مَعَ
 سَهْمِهِ وَسَهْمِ رَسُولِهِ فَهَذَا فَضْلٌ أَيْضًا بَيْنَ الْأَلِ وَالْاُتَمَّةِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَهُمْ فِي حَتْمٍ وَجَعَلَ
 النَّاسَ فِي حَتْمٍ حُونَ ذَلِكَ وَزَهْنٌ لَهُمْ مَخَارِجٌ لِنَفْسِهِمْ وَاضْطَاقُهُمْ فِيهِ قَبْدًا يَنْفُسُهُمْ بِرَسُولِهِ
 ثُمَّ يَذِي الْقُرْبَى فَكُلُّ مَا كَانَ مِنَ الْقُرْبَى وَالْغَنِيمَةِ وَعَمِ ذَلِكَ مَخَارِجُهُ جَلَّ وَعَزَّ لِنَفْسِهِ قَرْضِيهِ
 لَهُمْ فَقَالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ ثُلُثَهُ لِلرَّسُولِ وَالثُّلُثُ لِلْقُرْبَى فَهَذَا
 تَأْكِيدٌ مُؤَكَّدٌ وَأَمَّا قَائِمُهُ لَهُمْ إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْخَطِيءُ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ
 بَعْضٍ يَنْدِهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ وَأَمَّا قَوْلُهُ وَانْتَهَى وَانْتَهَى لِكَيْفَ لَوَانَ الْيَتِيمِ

إِذَا انْقَطَعَ قِيسَةُ سَهْمِهِ إِشْتُهُ أَخْرَجَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ وَكَذَلِكَ الْيَسِيرِينَ إِذَا
 انْقَطَعَ مَسْكَنُهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنَ الْمَغْنَمِ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اخْتِدُؤُهُمْ ذِي الْقُرْبَى إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ قَائِمٌ فِيهِمْ بِالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ مِنْهُمْ لِأَنَّهُ لَا أَحَدٌ أَغْنَى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا مِنْ رَسُولِهِ فَجَعَلَ
 لِنَفْسِهِ سَهْمًا وَمِنْهَا وَلِرَسُولِهِ سَهْمًا فَتَارَحِيَّتُهُ لِنَفْسِهِ وَلِرَسُولِهِ رَحِيَّةٌ لَهُمْ وَكَذَلِكَ الْغَنَى عَمَّا رَحِيَّتُهُ
 مِنْهُ لِنَفْسِهِ وَلِتَبَيُّتِهِ رَحِيَّةٌ لِذِي الْقُرْبَى كَمَا أَجْرَاهُمْ فِي الْغَنِيَّةِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ جَلَّ لَهُ ثُمَّ
 بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِهِمْ وَقَرَنَ سَهْمَهُ بِسَهْمِ اللّٰهِ وَسَهْمِ رَسُولِهِ كَذَلِكَ فِي الطَّاعَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَهَذَا قَبْلًا بِنَفْسِهِ ثُمَّ بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِأَهْلِ بَيْتِهِ وَ
 كَذَلِكَ آيَةُ الْوَلَايَةِ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَجَعَلَ وَلَا يَتَّخِذُ مَعَ طَاعَةِ الرَّسُولِ
 مَقْرُونَةً يَظَاهَرُوهُ كَمَا جَعَلَ سَهْمَهُمْ مَعَ سَهْمِ الرَّسُولِ مَقْرُونًا بِسَهْمِهِ فِي الْغَنِيَّةِ وَالْفَقْرِ فَكَبَّرَكَ
 اللَّهُ وَتَعَالَى مَا أَعْظَمَ نِعْمَتَهُ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَهَذَا جَاءَتْ قِصَّةُ الصَّدَقَةِ نَزَلَتْ رَسُولُهُ وَنَزَلَتْ أَهْلُ
 بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِينِ وَالعَامِينَ عَلَيْهَا وَالمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
 الرِّقَابِ وَالعَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ عَجِبُ فِي عَجْزٍ مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ
 جَعَلَ عَزَّ وَجَلَّ سَهْمًا لِنَفْسِهِ أَوْ لِرَسُولِهِ أَوْ لِذِي الْقُرْبَى لِأَنَّهُ لَنَا نَزَلَتْ نَفْسُهُ عَنِ الصَّدَقَةِ وَنَزَلَتْ رَسُولُهُ
 نَزَلَتْ أَهْلُ بَيْتِهِ لَا بَلْ عَزَمَ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى مُتَّبِعِهِ وَإِلَيْهِمْ أَوْسَاحُ النَّاسِ لَا يَحِلُّ
 لَهُمْ لَا تَهْمُ ظَهَرُوا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَوَسَّجَ فَلَمَّا ظَهَرَهُمُ اللَّهُ وَاصْطَفَاهُمْ رَضِيَ لَهُمْ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَ
 كَرِهَ لَهُمْ مَا كَرِهَ لِنَفْسِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَذِهِ الثَّامِنَةُ وَأَمَّا التاسعة فَتَخُنُّ أَهْلَ الدِّكْرِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ فَتَسْتَوْا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَتَخُنُّ أَهْلَ الدِّكْرِ فَاسْأَلُونَا إِنْ
 كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ إِنَّمَا عَنِ بَنِيكَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ
 هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ إِذَا يُدْعَوْنَ إِلَى دِينِهِمْ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ السَّامِعُونَ فَهَلْ
 عِنْدَكَ فِي ذَلِكَ شَرْحٌ يَخْلَفُ مَا قَالُوا يَا أَيُّهَا الْحَسَنِ فَقَالَ نَعَمْ الدِّكْرُ رَسُولُ اللَّهِ وَتَخُنُّ أَهْلَهُ وَكَذَلِكَ
 بَيِّنٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَيْثُ يَقُولُ فِي سُورَةِ الطَّلَاقِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولَى الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا
 قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِ اللَّهِ وَمُتَنِينَ نَبَأَ قَالِي كُرَّ رَسُولُ اللَّهِ وَتَخُنُّ أَهْلَهُ

فَهَذِهِ الثَّاسِعَةُ وَأَمَّا الْعَاشِرَةُ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي آيَةِ التَّعْزِيمِ حُزِمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَ
 بَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ الْآيَةُ إِلَى آخِرِهَا فَأَخْبِرُونِي هَلْ تَصْلُحُ الْبَنَاتُ وَالْبَنَاتُ الْبَنَاتُ وَمَا تَنَاسَلُ مِنْ
 صُلْبِي لِرَسُولِ اللَّهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَوْ كَانَ حَيًّا، قَالُوا لَا قَالَ فَأَخْبِرُونِي هَلْ كَانَتْ ابْنَةُ أَحَدِكُمْ تَصْلُحُ
 لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَوْ كَانَ حَيًّا، قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَبَيْنَ هَذَا بَيَانٌ لِأَنَّكَ مِنَ الْإِبْرَةِ وَلَسْتُمْ مِنَ الْإِبْرَةِ وَلَوْ كُنْتُمْ
 مِنَ الْإِبْرَةِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ حُزْمٌ عَلَيْكُمْ بَنَاتِي لِأَنَّكَ مِنَ الْإِبْرَةِ وَأَنْتُمْ مِنْ أُمَّتِي فَهَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْأَلِ
 وَالْأُمَّةِ لِأَنَّ الْأَلَّ مِنْهُ وَالْأُمَّةُ إِذَا لَمْ تَكُنْ مِنَ الْأَلِّ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ فَهَذِهِ الْعَاشِرَةُ وَأَمَّا الْحَادِيَةُ عَشْرٌ
 فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ قَوْلِ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ
 آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُون رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ إِلَى
 قَتْلِهِ الْآيَةُ وَكَانَ ابْنُ خَالِ فِرْعَوْنَ فَتَنَسَبَهُ إِلَى فِرْعَوْنَ يَنْتَسِبَهُ وَلَمْ يُضِفْهُ إِلَيْهِ بِدِينِهِ وَكَذَلِكَ
 خُصِّصْنَا نَحْنُ إِذْ كُنَّا مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ يُولَدُنَا مِنْهُ وَنَحْنُ النَّاسُ بِالْبَيِّنَاتِ فَهَذَا الْفَرْقُ بَيْنَ
 الْأَلِّ وَالْأُمَّةِ فَهَذِهِ الْحَادِيَةُ عَشْرٌ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ عَشْرٌ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمْرٌ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَ
 اضْطَرَّ عَلَيْهَا فَخَصَّصْنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْخُصُوصِيَّةِ إِذْ أَمَرْنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ ثُمَّ خَصَّصْنَا مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ فَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ يَخْبِي إِلَى بَابِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ بَعْدَ نَزُولِ هَذِهِ الْآيَةِ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ حُضُورِ كُلِّ
 صَلَاةٍ تَحْسُ مَرَّاتٍ فَيَقُولُ الصَّلَاةُ رَحِمَكُمُ اللَّهُ وَمَا أَكْرَمَهُ اللَّهُ أَحَدًا مِنْ ذُرِّيَّتِي الْأَنْبِيَاءِ وَمِثْلُ
 هَذِهِ الْكَرَامَةِ الَّتِي أَكْرَمَنَا بِهَا وَخَصَّصْنَا مِنْ دُونِ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِمْ فَقَالَ السَّامِعُونَ وَالْعُلَمَاءُ
 جَزَاكُمُ اللَّهُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ عَنْ الْأُمَّةِ خَيْرًا فَمَا نَجِدُ الشَّرْحَ وَالْبَيَانَ فِيمَا اشْتَبَهَ عَلَيْنَا إِلَّا
 عِنْدَكُمْ

قال محمد بن أبي القاسم مصنف هذا الكتاب: من تأمل في هذا الخبر وعرفه بأن له الحق من
 وجوب معرفت أهل البيت وفرض طاعتهم ومودعتهم وفضلهم على سائر الناس وتبين له أيضاً
 مصداق قول في صدر هذا الكتاب من أن من يدعي التشيع يجب أن يعرفه حق معرفته
 لتستقيم دعاؤه في محبة أهل البيت ويشدوده لهم ويثبت تفضيله على ما سواهم كما قال
 الإمام إن المودة إنما تكون في قدر معرفته الفضل

ریان بن ملت بیان کرتے ہیں: حضرت امام علی رضی اللہ عنہ "مرؤ" میں مامون کے دربار میں تشریف لائے اور اس وقت دربار میں عراق و خراسان کے علماء جمع تھے۔ مامون نے علماء سے کہا: آپ حضرات مجھے قرآن کی اس آیت مجیدہ سے متعلق بتائیں؟

قَدْ أَوْزَنَّا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ

"پھر ہم نے کتاب کا وارث انہیں بنایا جنہیں اپنے بندوں میں سے چُن لیا۔" (سورہ فاطر: آیت ۳۲)

علاء نے کہا: اس سے مراد پوری اُمت ہے۔

مامون نے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوالحسن! آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ امام علیؑ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہتا جو انہوں نے کہا ہے، اس کے لیے میرا قول یہ ہے کہ اللہ نے اس سے عزت و برہ مراد لی ہے۔

مامون نے کہا: اُمت کو چھوڑ کر اللہ نے عزت کیسے مراد لی ہے؟

امام علیؑ نے فرمایا: اگر اس سے اُمت مراد ہوتی تو پوری کی پوری اُمت ہی ملتی ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ہے اور پوری اُمت یوں ہے:

قَدْ أَوْزَنَّا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ قَوْلُهُمْ قَالُوا لَمْ يَنْفِيسِهِ ۖ وَمِنْهُمْ مَقْتَصِدٌ ۖ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِمَا كُنَ اللَّهُ ۖ خُلِيتَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۖ (سورہ فاطر: آیت ۳۲)

"پھر ہم نے کتاب کا وارث ان کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چُن لیا کیونکہ بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض احسان پسند ہیں اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور درحقیقت یہی بڑا فضل و شرف ہے۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے سب کو جنت میں جمع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُمِخُّونَ فِيهَا مِنْ أَشْوَارٍ مِنْ كُھَبٍ وَتُلُوتُوا، وَلَبَّاسُهُمْ فِيهَا عَرِيضٌ ۖ (سورہ

فاطر: آیت ۳۳)

"یہ لوگ ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل ہوں گے، انہیں سونے کے ٹنگن اور موتی کے زیورات پہنائے

جائیں گے اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا ہوگا۔"

اسی لیے وراثت کتاب، عزت طاہرہ کے لیے مخصوص ہے اس سے ان کے غیر مراد نہیں ہیں۔
 مامون نے کہا: عزت طاہرہ کون ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: عزت طاہرہ وہی ہیں جن کی توصیف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
 اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا ﴿۸۳﴾ (سورۃ احزاب: آیت ۳۳)
 ”بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اسے اہل بیت! تم سے ہر بُرائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ
 رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔“

اہل بیت علیہم السلام وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا ﷺ نے فرمایا:
 ”میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری
 عزت اہل بیت۔ یہ ایک دوسرے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ روز قیامت میرے پاس حوض کوثر
 پر پہنچ جائیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دلوں سے کیا سلوک کرتے ہو۔ تم انہیں تعلیم مت دینا
 (کیونکہ) وہ تم سے زیادہ عالم ہیں۔“

علماء نے کہا: اے ابوالحسن! آپ ہمیں یہ بتائیں کہ عزت سے مراد آل ہے یا آل کے علاوہ کچھ اور ہے؟
 امام علیہ السلام نے فرمایا: عزت سے مراد آل ہے۔

علماء نے کہا کہ رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میری امت میری آل ہے اور اصحاب رسول نے
 روایت کی ہے کہ آل محمد سے مراد امت محمدیہ ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ بتائیں کہ کیا آل پر صدقہ حرام ہے؟

تمام علماء نے کہا: بے شک! آل پر صدقہ حرام ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تو کیا امت پر بھی صدقہ حرام ہے؟

علماء نے کہا: نہیں! امت پر صدقہ حرام نہیں ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ آل اور امت کا پہلا فرق ہے۔ تم پر افسوس ہے تم کہاں جا رہے ہو اور جان بوجھ کر نصیحت

سے روگردانی کر رہے ہو اور کیا تم سرفین تو نہیں ہو۔ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ وراثت و طہارت، مصطفیٰ اور ہدایت
 یافتہ افراد کے لیے مخصوص ہے، دوسروں کے لیے نہیں ہے۔

علاء نے کہا: آپ کے اس قول کی بنیاد کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس دعویٰ کی دلیل ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَلِكَيْلَ قُلُوبِهِمْ مُنْتَبِهٌ ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ
فَيَسْتَفْتُونَ ۝

”اور یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی ذریت میں نبوت و کتاب کو رکھا۔ پس ان میں کچھ ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں سے زیادہ تعداد فاسقین کی ہے۔“ (سورہ حدید: آیت ۲۶)

اللہ تعالیٰ نے وراثت و نبوت کے لیے ہدایت یافتہ افراد کا انتخاب کیا اور فاسقین کو اس سے محروم رکھا (اور اسی لیے وراثت قرآن بھی ہدایت یافتہ افراد کے لیے مخصوص ہے، بدکار افراد قرآن کے وارث نہیں ہو سکتے)۔

اور کیا تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کا نافرمان بیٹا فرق ہونے لگا تو انھوں نے اس کی نجات کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے عرض کیا تھا:

رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينِي أَوْ أَنْ يُظَيِّرَ عَذَابِي ۚ وَتَعَالَى الْوَجْهُ ۖ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ ۝ (سورہ ہود: آیت ۴۵)

”پروردگار اے ملک! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تو احکم الحاکمین ہے۔“

یہ الفاظ حضرت نوح علیہ السلام نے اس وجہ سے کہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اور اہل کے اہل کو طوفان سے نجات دے گا۔ اسی لیے انھوں نے خدا کو وعدہ یاد دلاتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو جواب دیا:

قَالَ يٰ نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۚ فَلَا تَسْأَلْنِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْخٰٓسِرِينَ ۝ (سورہ ہود: آیت ۴۶)

”ارشاد ہوا کہ نوح یہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے، یہ غیر صالح عمل ہے لہذا مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمہارا شمار جاہلون میں نہ ہو جائے۔“

ہامون نے کہا: اے ابوالحسن! کیا اللہ تعالیٰ نے عزت کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی ہے؟
امام علیؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں پر عزت کی فضیلت کو اپنی حکم کتاب میں بیان کیا ہے۔
ہامون نے کہا: وہ اللہ کی کتاب میں کہاں ہے؟

امام علیؑ نے فرمایا: عزت کی فضیلت ان آیات سے ثابت ہوتی ہے:
إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَالْطَّيِّبِينَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۚ كَذَرْتُهُم بِطَغْوَاهُمْ يُذْخِرُهُمْ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَصَلِيمٌ ۝
تَوْنِيحٌ عَلَيْهِمْ ۝

”بے شک اللہ نے آدم، نوح، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو تمام جہانوں سے منتخب کیا ہے۔ یہ ایک نسل ہے ایک کا سلسلہ ایک ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔“ (سورۃ آلِ عمران: آیت ۳۳-۳۴)
علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْمَلَكَةَ
وَالزَّيْنَةَ مُنْجًا عَظِيمًا ۝

”کیا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے، یقیناً ہم
نے آلِ ابراہیم کو کتاب و حکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے۔“ (سورۃ نساء: آیت ۵۴)
پھر ان چند آیات کے بعد اللہ نے اہل ایمان کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا مِّنكُمْ ۚ (سورۃ نساء: آیت ۵۹)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔“
یعنی اللہ نے ہمیں کتاب و حکمت عطا کی ہے اور اسی لیے باقی دنیا نے ان سے حسد کیا اور اللہ نے ہمیں ملک و عظیم
عطا کیا اور یہاں ”ملک“ سے مراد ان کی اطاعت ہے۔

قرآن مجید میں بارہ مقامات پر عزت اہل بیتؑ کی فضیلت، اصطفاء اور انتخاب کا تذکرہ ہے۔
علامہ نے کہا: اے ابوالحسن! آپ یہ بتائیں کہ عزت کے انتخاب کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی کہاں موجود ہے؟
امام علیؑ نے فرمایا: باطن قرآن سے قطع نظر اللہ تعالیٰ نے ظاہر قرآن میں بارہ مقامات پر عزت اہل بیتؑ کے
اصطفاء و انتخاب کا تذکرہ کیا ہے۔

پہلی آیت

وَالَّذِينَ عَمِلُوا ذُنُوبَكُمْ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٣﴾ (ورہطك المخلصین)

”اور اے پیغمبر! آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے (اور اپنے ظلم گروہ کو ڈرائیے)۔“ (سورہ

شعراء: آیت ۲۱۳)

یاد رکھیں ”رہطك المخلصین“ کے الفاظ ابی بن کعب کی قرأت میں ہیں اور عبد اللہ بن مسعود کے مصحف میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں لہذا دعوتِ اسلامیہ کے آغاز کے لیے قریبی رشتہ داروں کا انتخاب عزت کے لیے ایک عظیم اعزاز ہے۔ چنانچہ یہ عزت کی پہلی فضیلت ہے۔

دوسری آیت

اس آیت کا تعلق اہل بیتؑ کے اصطفاء سے ہے۔ چنانچہ رب المعزات کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُفْرًا تَطْهِيرًا ﴿٢٢﴾ (سورہ احزاب: آیت ۳۳)

”بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اے اہل بیت! تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔“

اہل بیتؑ کی اس فضیلت سے کوئی ضد کرنے والا جاہل ہی الکار کر سکتا ہے کیونکہ اہل بیتؑ کی طہارت قرآن مجید سے ثابت ہے۔

تیسری آیت

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے پاک و پاکیزہ افراد کا انتخاب کر لیا اور ان کے حق میں آیتِ تطہیر نازل کر دی تو

اس نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ ان افراد کو لے کر نصاریٰ سے مباہلہ کریں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

فَمَنْ حَاجَّتْ فِتْنُهُ مِنْ بَنِي مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا وَكِبْنَا كُفْرًا وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَ كُفْرًا وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ فَتَبَيَّنْ لَنَا نَعْتُ اللَّهُ عَلَى الْكُفْرَانِ ﴿٢٤﴾

”پھر جو شخص آپ کے پاس علم آنے کے بعد آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو

بلائیں اور تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔ پھر ہم مہلبہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں۔“ (سورہ آل عمران: آیت ۶۱)

اس آیت کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ اور امام حسنؑ و حسینؑ اور حضرت فاطمہ الزہراءؑ علیہا السلام کو بلایا اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ شامل کیا اور مہلبہ کے لیے چل دیے۔
حضرت امام علیؑ رضی اللہ عنہ نے اہل دربار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ اَنْفُسُنَا وَاَنْفُسُكُمْ سے کون مراد ہیں؟

علماء نے کہا: اس سے رسول خدا کی اپنی ذات مراد ہے۔
امام علیؑ نے فرمایا: نہیں، تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور علیؑ ہی نفس رسولؐ ہیں اور نبی اکرمؐ کی یہ حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:
لَيْسَ بَيْنِي بَيْنُكُمْ وَلَيْسَ بَيْنَكُمْ اَوْلَاءُ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ رَجُلًا كَتَفَيْهِ عَلِيٌّ ابْنُ ابِي تَالِبٍ
”ہو دلیجہ باز آ جا میں ورنہ میں ان کی طرف اُسے روانہ کروں گا جو میرے نفس کے مانند ہوگا۔ اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔“

اور ”ایماء“ سے حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ علیہما السلام مراد ہیں اور ”نساء“ سے حضرت فاطمہ زہراءؑ علیہا السلام مراد ہیں۔

اور یہ عترت طاہرہ کی وہ خصوصیت ہے کہ کوئی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور یہ وہ فضیلت ہے جس میں کوئی بشر ان کا شریک نہیں ہو سکتا اور اس شرف میں کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نفس علیؑ کو نفس محمدؐ قرار دیا ہے اور یہ تیسری فضیلت ہے۔

چوتھی آیت

مسجد نبویؐ میں صحابہ کے دروازے کھلتے تھے اور آنحضرت ﷺ نے عترت طاہرہ کے علاوہ سب دروازے بند کروا دیے۔ اس پر لوگوں نے بہت باتیں بنائیں اور آنحضرتؐ کے چچا عباس بن عبدالمطلبؑ نے آنحضرتؐ سے اس سلسلے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ نے علیؑ کا دروازہ رہنے دیا اور میں آپؐ نے باہر نکال دیا؟
رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَا آتَا تَرَكْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَرَكَهُ وَأَخْرَجَكُمْ
 "میں نے اپنی مرضی سے علیؑ کو نہیں رہنے دیا اور تمہیں اپنی مرضی سے نہیں نکالا بلکہ اللہ نے اُسے رہنے دیا
 اور تمہیں نکال دیا ہے۔"

دراصل آنحضرت ﷺ نے اس عمل سے اپنی حدیث کا مکمل ثبوت فراہم کیا اور آپؐ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ خَارُونَ مِنْ مُوسَى

"یا علیؑ! تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی۔"
 علماء نے کہا: اے ابوالحسنؑ! کیا اس کا قرآن مجید میں بھی کوئی حوالہ ہے؟
 امام علیؑ نے فرمایا: جی ہاں! اس کے لیے میں تمہیں قرآن مجید کی آیت پڑھ کر سنا تا ہوں۔
 علماء نے کہا: آپؐ ہمیں سنائیں۔

پھر امام علیؑ نے یہ آیت پڑھی:

وَأَوْخِيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيْنَاهُ أَنْ تَتَّبِعُوا الْقَوْمَ يَخْمِتُوا لَكُمْ الْأَبْيُوتَ نَقْمُكُمْ قَبْلَهُ
 "اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بنادو اور اپنے گھروں
 کو قبلہ قرار دو۔" (سورہ یونس: آیت ۸۷)

اس آیت سے حضرت ہارونؑ کی منزلت ظاہر ہوتی ہے اور رسولؐ خدا نے تمام دروازوں کو بند کر کے اور علیؑ کا
 دروازہ کھول کر ہارونؑ محمدی یعنی علیؑ کی فضیلت ظاہر کی اور رسولؐ خدا نے فرمایا: "یہ مسجد کسی جنابت والے کے لیے حلال
 نہیں ہے سوائے محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے۔"

علماء نے حضرتؑ کا استدلال سن کر کہا: اے ابوالحسنؑ! یہ شرح اور یہ بیان صرف اہل بیتؑ رسولؐ کے پاس ہی مل سکتا

ہے۔

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا انکار کون کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَتَنْزِلُ إِلَيْهَا الْعِلْمُ فَتَسْأَلُهَا مِنْ بَابِهَا

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے، جسے علم کی ضرورت ہو وہ دروازہ پر آئے۔"

اور ہم نے عترتِ طاہرہؑ کی فضیلت و شرف اور بزرگی و اصطفاء و طہارت کے لیے جو وضاحت کی ہے اس کا انکار

صرف بدعت دشمن ہی کر سکتا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

پانچویں آیت

عزیز و حکیم خدا نے اہل بیت پیغمبر کو مخصوص اور امت میں سے ان کا انتخاب کرتے ہوئے فرمایا:

وَآتَیْنَاكَ الْفُرْقَانَ (سورۃ نعلی اسرائیل: آیت ۲۶)

”اور آپؐ قرابت و اہل بیت کو اس کا حق دیں۔“

جب یہ آیت رسول خدا پر نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: فاطمہ کو بلاؤ۔ چنانچہ سیدہ کو بلایا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا:

اے فاطمہ!

جناپ سیدہؑ نے عرض کیا: لیکن یا رسول اللہ!

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ فدک ہے، اس کے حصول کے لیے مسلمانوں نے اُونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے، یہ

میری ذاتی جائیداد ہے اور اس میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں ہے اور میں یہ جائیداد حکیم خدا کے تحت آپؐ کو دے رہا ہوں۔

آپؐ اسے لے لیں اور یہ جائیداد میرے اور میری اولاد کے لیے ہے۔ یہ پانچویں خصوصیت ہے۔

چھٹی آیت

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

قُلْ لَا اسْتَلْکُمْ عَلَیْہِ اٰجُرًا اِلَّا اَلْتَوْ ذٰلَکَ فِی الْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ یَغْتَرِبْ حَتّٰی ذٰلَہٗ لِیْہِ بِہَا حُسْنًا ۚ اِنَّ لِلّٰہِ

عَفْوَ رَءُوفًا ۝

”آپؐ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا، علاوہ اس کے کہ میرے اقرباء سے

محبت کرو اور جو شخص بھی کوئی نیکی حاصل کرے گا تو ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔ بے شک! اللہ

بہت بخشنے والا اور قدردان ہے۔“ (سورۃ شورٰی: آیت ۲۳)

یہ خصوصیت صرف آل رسولؐ کو حاصل ہے کہ ان کی موت اجر رسالت ہے جبکہ انبیائے سابقین نے بذریعہ

رسالت کی اجرت طلب نہیں کی تھی۔

حضرت نوح علیہ السلام کا یہ فرمان قرآن مجید میں موجود ہے۔

وَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنِ اجْتَرَىٰ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِظَالِمٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۖ إِنَّهُمْ مُّسْلِفُونَ
رَبِّهِمْ وَلَكِنِّي أَرَىٰ فِيكُمْ قَوْمًا يَنْهَعُونَ ﴿٢٩﴾ (سورہ ہود: آیت ۲۹)

”اے میری قوم! میں تم سے کوئی مال تو نہیں چاہتا ہوں، میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور میں صاحبانِ ایمان کو نکال بھی نہیں سکتا کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کرنے والے ہیں، البتہ میں تم کو ایک جاہل قوم تصور کر رہا ہوں۔“

حضرت ہود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے:
يَقُولُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنِ اجْتَرَىٰ إِلَّا عَلَى اللَّهِ الَّذِي فَطَرَنِي ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ (سورہ ہود: آیت ۵۱)
”اے قوم والو! میں تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اس پروردگار کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے۔“

الغرض انبیائے سابقین میں سے کسی نے بھی اجرت طلب نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ وہ اجرت طلب کریں۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَقُّعُ فِي الْغُرَىٰ ۖ

”آپ کہہ دیں میں تم سے تبلیغ رسالت کی کوئی اجرت طلب نہیں کرتا مگر یہ کہ میرے اقرباء سے محبت کرو۔“ (سورہ شوریٰ: آیت ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے عزتِ طاہرہ کی مولا کو اس لیے اجر رسالت قرار دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دین سے کبھی منصرف نہیں ہوں گے اور کبھی بھی گمراہی کو اختیار نہیں کریں گے۔

علاوہ ازیں یہ اصولِ فطرت ہے کہ اگر کوئی کسی شخص سے محبت کرتا ہو لیکن وہ اس (محبوب) کے افرادِ خانہ میں سے کسی سے دشمنی رکھتا ہو تو محبوب یہ سمجھ لیتا ہے کہ اسے مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے کیونکہ اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو پھر وہ میرے پیاروں سے بھی محبت کرتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے عزتِ طاہرہ کی مولا کو فرض کی تا کہ رسولِ خدا یقین کر لیں کہ میرے کلمہ پڑھنے والوں کو مجھ سے حقیقی محبت ہے۔ اسی لیے جو شخص عزت سے محبت کرے گا، رسولِ خدا اس سے کبھی نفرت نہیں کریں گے اور جو شخص حضور کے افرادِ خانہ سے نفرت کرے گا تو یقیناً حضور اکرم ﷺ کبھی بھی اسے اپنا محب تصور نہیں کریں گے اور اس سے نفرت کریں گے۔ اس سے بڑھ کر فضیلت و شرف اور کیا ہو کہ عزتِ طاہرہ کی محبت

اللہ نے اجر رسالت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَكُّفَ فِي الْقُرْبَى ط

”آپ کہہ دیں میں تم سے تبلیغ رسالت کی کوئی اجرت طلب نہیں کرتا مگر یہ کہ میرے قرابت داروں سے

محبت کرو۔“ (سورہ شوری: آیت ۲۳)

جب یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی تو رسول خدا ﷺ نے اصحاب کے درمیان خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

لوگو! اللہ نے تم پر میرا ایک حق واجب کیا ہے، کیا تم وہ حق ادا کرو گے؟

کوئی نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگو! میرا حق سونے چاندی اور کھانے پینے کی فصل میں نہیں ہے۔

لوگوں نے کہا: پھر آپ بیان فرمائیں، اللہ نے آپ کا کون سا حق ہم پر فرض کیا ہے؟

اُس وقت آپ نے یہ آیت تلاوت کی تو لوگوں نے یہ آیت سن کر کہا کہ یہ ٹھیک ہے، لیکن اس کے باوجود اکثریت

نے اس وعدے کو پورا نہیں کیا۔

حضور اکرم ﷺ سے پہلے جتنے بھی نبی آئے، اللہ نے سب کو وحی فرمائی کہ تم اپنی قوم سے اجر رسالت طلب نہ

کرناء میں تمہیں اس کا اجر عطا کروں گا۔

مگر جب محمد رسول اللہ ﷺ کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت اور ان کے قرابت داروں کی موذت

کو واجب قرار دیا اور اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اجر رسالت کو موذت اہل بیت کی صورت میں طلب کریں اور یہ قاعدہ

ہے کہ محبت ایسے نہیں ہوتی بلکہ محبت کسی کی فضیلت و کمال کو دیکھ کر ہی کی جاتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کی محبت اس لیے فرض کی کہ اللہ جانتا تھا کہ خاندان محمد صاحب

فضیلت بھی ہے اور صاحب کمال بھی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آل محمد کی موذت کو فرض کیا تو کئی لوگوں پر یہ بات گرا

گزری کیونکہ انہوں نے جان لیا تھا کہ جس سے موذت کی جائے اُس کے فرمان پر عمل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اس کے بعد جن لوگوں نے خدا سے وفا کا عہد و پیمان کیا ہوا تھا بس وہی اس پر ثابت قدم رہے اور نقص و فتنہ

رکھنے والوں نے اس کی ناجائز تاویلات شروع کر دیں اور حکم خدا کو اس کی حدود سے باہر لے جانے کی مذموم کوششیں

کیں۔

انہوں نے یہاں تک کہا کہ قرابت سے مراد سراسر عرب ہے اور تمام مسلمان ہیں۔
 بہر نوع اگر ان کی یہ بات بھی مان لی جائے تو عرب سے محبت اس لیے ضروری قرار پائی کہ وہ حضور اکرم ﷺ
 سے عجم کی نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اسی طرح سے اہل مکہ و مدینہ سے محبت کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ قبیلہ دوسرے قبیلوں کی
 نسبت آپؐ سے زیادہ قریب ہے، تو جو جتنا بھی قریب ہوتا جائے گا، محبت کے قابل بنا جائے گا۔
 جب عرب صرف زبان کی بنیاد پر اور اہل مکہ و مدینہ صرف ہم شہر ہونے کی بنیاد پر اور قریش ہم قبیلہ ہونے کی بنیاد
 پر لائق مودت بن سکتے ہیں تو جو افراد حضور کا خون اور گوشت پوست ہوں تو ان کے ساتھ مودت تو اور زیادہ ضروری قرار
 پائے گی۔

اسی لیے اہل ایمان کا فرض ہے کہ وہ محترمتِ طاہرہ سے مودت کریں اور اسی مودت کے صلہ میں اللہ سے جنت
 حاصل کریں، کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْحَاتٍ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مِمَّا يَشَاءُونَ رِزْقٌ ۖ ذَلِكُمْ
 هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ ذَلِكُمْ أَنْزَلْنَاهُ لِقَوْمٍ يُدْعَوْنَ أَنْزَلْنَاهُ لِقَوْمٍ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ
 عَلَيْهِمْ أَجْرًا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا الْوَدَقَةُ فِي الْفُرَاتِ ۖ (سورہ شوریٰ: آیت ۲۲-۲۳)

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ جنت کے باغات میں رہیں گے اور ان کے لیے پروردگار
 کی بارگاہ میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کے وہ خواہش مند ہوں گے، یہ بہت بڑا فضل پروردگار ہے، یہی وہ
 فضل عظیم ہے جس کی بشارت پروردگار اپنے بندوں کو دیتا ہے، جنہوں نے ایمان اختیار کیا ہے اور نیک
 اعمال کیے ہیں تو آپؐ کہہ دیجیے میں تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا، بلکہ وہ اس کے کہ میرے
 قرابت داروں سے محبت کرو۔“

پھر امام علیؑ نے اس آیت کے شان نزول کے متعلق فرمایا: مجھ سے میرے والد نے اپنے آبائے حاہرین کی سند
 سے بیان کیا ہے کہ مہاجرین و انصار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کو کافی
 خرچے کی ضرورت ہے، اور آپؐ کے پاس خود بھی آتے رہتے ہیں، ہم اپنے مال اور اپنی جانیں آپؐ کی خدمت میں بطور
 نذرانہ پیش کرتے ہیں، آپؐ جو حکم کریں گے اس کی تعمیل ہوگی اور جسے چاہیں عطا کریں اور جس سے چاہیں روک دیں۔
 آپؐ ہمارے اموال کے مالک و مختار ہیں۔

اُس وقت اللہ تعالیٰ نے روح الامین کو آپ پر نازل کیا جنہوں نے آپ کو یہ آیت پڑھ کر سنائی: ”کہ میرے رسالت کا اجر یہی ہے کہ تم میرے بعد میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔“

اللہ کا یہ حکم سن کر مہاجرین و انصار چلے گئے۔

اس آیت کے نزول کے بعد منافقین نے یہ کہا کہ آنحضرتؐ نے ہماری پیش کش کو اس لیے ٹھکرا دیا ہے کہ وہ اپنے قرابت داروں کی موت کی ترغیب دے سکیں اور انہوں نے یہ بات اپنی طرف سے گھڑی ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

أَمْ يَقُولُونَ قُلُوبُهُمْ غُلُوفٌ فَلَا تَسْمَعُونَ لِي مِن دُونِ شَيْءٍ - هُوَ غُلُوفٌ مِّمَّا تُفْنِطُونَ فِينَا -

گفتی یہ شے ہوتا ہے کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں کہ ہم تم سے نہ سنیں۔ یہ غلاف ہمارے دل سے ہے۔ (سورہ احقاف: آیت ۸)

”کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (رسول اللہ) نے اس کو خود گھڑ لیا ہے تو (اے رسول) آپ کہہ دیں کہ اگر میں

(اپنے جی سے) گھڑ پاتا تو تم اللہ کے سامنے میرے کچھ بھی کام نہ آؤ گے۔ جو جو باتیں تم لوگ اس کے

بارے میں کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان وہ ہی گواہی کے لیے کافی

ہے اور وہ جی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

رسول خدا ﷺ نے قاصد بھیج کر ان لوگوں کو اپنے ہاں طلب کیا اور فرمایا: کیا اس طرح کی باتیں ہوئی ہیں؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں! ہم میں سے کچھ لوگوں نے اس طرح کی باتیں کی ہیں اور وہ ہمیں ناگوار گزری ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی اور اہل ایمان یہ آیت سن کر رونے لگے اور ان کے رونے کی

آوازیں کافی بلند ہوئیں تو اللہ کو ان پر رحم آ گیا اور یہ آیت نازل فرمائی:

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْتَمِدُ مَا تَفْعَلُونَ ۝

”اور وہی وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ تمہارے

اعمال سے خوب باخبر ہے۔“ (سورہ خوری: آیت ۲۵)

چنانچہ یہ اہل بیت علیہ السلام کی چھٹی خصوصیت ہے۔

ساتویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ لَنَا وَمَلَكُوتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (سورۃ احزاب: آیت ۵۶)

”بے شک! اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کرو جیسے کہ سلام کرنے کا حق ہے۔“

جب یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی تو صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں آپ پر سلام کرنے کا تو علم ہے، آپ پر صلوات کیسے پڑھی جائے؟
آپ نے فرمایا: تم یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ جَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اس مسئلے میں کوئی اختلاف ہے؟
تمام حاضرین نے کہا: نہیں! ہمیں اس بات سے کوئی اختلاف نہیں ہے، پوری امت کا اس مسئلے پر اجماع ہے۔
مامون نے کہا: اے ابوالحسن! کیا آل کے متعلق قرآن مجید میں اس سے زیادہ واضح آیت بھی موجود ہے؟
امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے قرآن مجید کی اس آیت مجیدہ کے متعلق بتاؤ؟
يَسُّ ۝ وَالنُّقْرَانِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَبَيْنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى وَرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

لفظ بَیْن سے کون مراد ہیں؟

علماء نے کہا: اے ابوالحسن! سیدھی سی بات ہے کہ بَیْن سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور اس کے متعلق کوئی شک نہیں ہے۔

امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! اللہ تعالیٰ نے محمد و آل محمد کو وہ فضیلت عطا کی ہے جس کی حقیقت تک لوگوں کی عقل پر دوار نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر سلام بھیجا لیکن کسی نبی کی آل پر سلام نہیں بھیجا، چنانچہ فرمان الہی ہے:

سَلِّمْ عَلٰى نُوْجٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ (سورۃ صافات: آیت ۷۹)

”عالمین میں نوج پر سلام ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سَلِّمْ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (سورۃ صافات: آیت ۱۰۹)

”ابراہیمؑ پر سلام ہو۔“

اور فرمایا:

سَلِّمْ عَلٰی مُوسٰی وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾ (سورۃ صافات: آیت ۱۲۰)

”موسیٰؑ و ہارونؑ پر سلام ہو۔“

اس کے برعکس پورے قرآن میں اللہ نے یہ نہیں کہا کہ آپا نوحؑ پر سلام ہو، آل ابراہیمؑ پر سلام ہو، آپ موسیٰؑ و ہارونؑ پر سلام ہو، لیکن جب آل محمدؐ کی باری آل کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سَلِّمْ عَلٰی اٰلِ یٰسَیْنُ ﴿١٣٠﴾ (سورۃ صافات: آیت ۱۳۰)

”آل یسینؑ پر سلام ہو، یعنی آل محمدؐ پر سلام ہو۔“

امام علیہ السلام کا یہ بیان سن کر مامون نے کہا: میں مان گیا ہوں کہ صحن نبوت ہی ایسی تشریع کر سکتے ہیں۔

آٹھویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ يَدُوْكُمْ سُوْلٰی وَلِیْزِی الْقُرْبٰی ﴿٣١﴾ (سورۃ انفال: آیت ۳۱)

”اور جان لو جو کچھ تمہیں غنیمت حاصل ہو، اس میں پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ان کے قرابت داروں کا ہے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عترت طاہرہ کا حصہ اپنے اور اپنے رسولؐ کے ساتھ شامل کیا۔ یہ آل کا عظیم شرف ہے اور اللہ تعالیٰ نے عترت طاہرہ کے حصے کو اپنے اور رسولؐ کے حصے سے متصل کیا اور باقی خمس کے حق داروں کو جد اور صحابہ رکھا۔ اللہ نے اپنی ذات سے بداء کی اور دوسرے نمبر پر اپنے رسولؐ کا تذکرہ کیا اور تیسرے درجہ پر عترت طاہرہ کا تذکرہ کیا۔

یہ اس کتاب کا فرمان ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے آگے اور پیچھے باطل نہیں آسکتا جو صاحب حکمت اور صاحبِ حمد کی نازل کردہ ہے۔

خمس کے تین مذکورہ طبقات کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرے مستحقین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَالنَّسِيلِ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ (سورہ اَنزَل: آیت ۳۱)

”فمس یتیموں اور مساکین اور مسفرین کے لیے ہے۔“

اب قابل توجہ بات یہ ہے کہ یتیم فمس کا حق دار ہے لیکن جب یتیم بالغ ہو جائے تو وہ فمس کا حق دار نہیں رہے گا اور نہ طرح سے جب مسکین آسودہ حال ہو جائے تو اسے بھی قیمت میں سے حصہ نہیں دیا جائے گا اور جب مسافر اپنے گھر پہنچ جائے تو وہ بھی قیمت میں سے حصہ نہیں لے گا۔

اور ان تینوں طبقات کے برعکس ”ذی القربی“ کا حصہ قیامت تک قائم رہے گا، چاہے وہ امیر ہوں یا غریب ہوں، پھر بھی فمس میں ان کا حصہ موجود رہے گا کیونکہ ان کے حصہ کا تذکرہ اللہ اور رسولؐ کے حصے کے ساتھ کیا گیا ہے اور اللہ اور رسولؐ ہرگز غریب نہیں ہیں۔

جس طرح سے خدا نے فمس و قیمت میں پہلے اپنے تذکرہ کیا، پھر اپنے رسولؐ کا تذکرہ کیا اور پھر عزتِ طاہرہ یعنی ”ذی القربی“ کا تذکرہ کیا، اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے لیے پہلے اپنا ذکر کیا، پھر اپنے رسولؐ کا ذکر کیا۔ پھر اہل بیتؑ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَوْلِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (سورہ نساء: آیت ۵۹)

”ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو جو تم میں سے ہیں۔“

اور آیتِ ولایت میں بھی اللہ نے پہلے اپنی ولایت پھر اپنے نبیؐ کی ولایت پھر عزت کی ولایت کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

زَكَاةُونَ ۖ (سورہ بقرہ: آیت ۵۵)

”(اہل ایمان) تمہارا ولی ہے اللہ ہے اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ مومن تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں

اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے قیمت و نفے کے فمس میں انہیں اپنے اور اپنے رسولؐ کے ساتھ شامل کیا اور اطاعت میں بھی انہیں

اپنے اور اپنے رسولؐ کے ساتھ شامل کیا اور ولایت میں بھی اللہ نے اپنی اور اپنے رسولؐ کی ولایت کے ساتھ عزتِ طاہرہ کی ولایت کو بھی شامل کیا۔

اس سے خود اعزازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ پر کتنی نعمتیں نازل کی ہیں اور جب زکوٰۃ و صدقات کی بارش آ رہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَسَىٰ أَنْ يَرْزُقَهُمُ اللَّهُ فِي الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

سَبِيلِ اللَّهِ وَأَهْلِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۖ (سورہ توبہ: آیت ۶۰)

”صدقات فقراء اور مسکین اور اس کے عاملین اور جن کی تالیف و تصب مطلوب ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے اور قرض داروں کا قرض اتارنے اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے۔“

صدقات میں اللہ نے اپنا کوئی حق نہیں رکھا اور اپنے رسولؐ کا بھی کوئی حق مقرر نہیں کیا۔ اور اسی طرح سے حق طاہرہ کا بھی صدقات میں کوئی حق نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر صدقہ حرام کیا اور اس وجہ یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر طرح کی میل کچیل سے پاک و پاکیزہ بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ کو طاہر بنایا اور انھیں اپنی رضا کے لیے چن لیا اور ذاتِ احدیت نے جو کچھ اپنے لیے پسند کیا وہی کچھ اہل بیتؑ کے لیے بھی پسند کیا اور جس چیز کو اپنے لیے پسند کیا، اُسے اہل بیتؑ کے لیے بھی پسند کیا۔

لوہی آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورہ نمل: آیت ۴۳)

”اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔“

امام علیؑ نے فرمایا: اے لوگو! ہم اہل ذکر ہیں اور اگر تم نہ علم ہو تو ہم سے پوچھو۔

علامہ نے کہا: اے ابوالحسن! ”اہل ذکر“ سے تو یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟

امام علیؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! اگر اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں تو اُمتِ اسلامیہ جب ان سے سوال کرتے رہے وہ تو اپنے دین کی دعوت دیں گے اور کہیں گے کہ ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے۔ بھلا اس صورت میں تم کیا بیٹے مامون نے کہا: اے ابوالحسن! پھر اس آیت کی تفسیر کیا ہو سکتی ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ”ذکر“ سے رسول خدا مراد ہیں اور ہم اہل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ طلاق میں ارشاد فرمایا:

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْنَا ذِكْرًا ۖ تَسْأَلُ (سورۃ طلاق: آیت ۱۰-۱۱)

”اللہ نے تمہارے پاس رسول کو ذکر بنا کر نازل کیا۔“

لہذا ”ذکر“ رسول اکرم ﷺ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں، لہذا ہم ہی ”اہل الذکر“ ہیں۔ یہ ہماری نویں خصوصیت ہے۔

دسویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ (سورۃ نساء: آیت ۲۳)

”تم پر تمہاری مائیں، اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں حرام کی گئیں۔“

امام علیہ السلام نے فرمایا: اب آپ حضرات مجھے یہ جواب دیں کہ کیا میری بیٹی یا میری لڑکی یا میری صاحبہ سے پیدا ہونے والی کوئی لڑکی رسول خدا کے لیے حلال ہے اگر آپ حیات ہوں؟

حاضرین نے کہا: نہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ اگر بالفرض رسول خدا حیات ہوں تو کیا تمہاری بیٹیاں ان کے لیے حلال ہوں گی یا حرام ہوں گی؟

حاضرین نے کہا: ہماری بیٹیاں حلال ہوں گی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس سے ثابت ہوا کہ میں آنحضرت کی آل ہوں اور تم ان کی اُمت ہو، یہ آل اور اُمت کا فرق ہے۔ جبکہ آل آنحضرت کا جزو ہیں اور اُمت آپ کا جزو نہیں ہے۔

گیارہویں آیت

اللہ تعالیٰ نے مومن آل فرعون کے قول کو نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِّن آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ

بِالْبَيْتِ مِنْ رَبِّكَ ط

”اور مرد مومن نے کہا جس کا تعلق آل فرعون سے تھا جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا، کیا تم اس شخص کو قتل کرو گے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس واضح نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔“ (سورہ مومن: آیت ۲۸)

مومن آل فرعون، رشتہ میں فرعون کے ماموں کا بیٹا تھا۔ وہ اگرچہ فرعون کے مسلک کا مخالف تھا مگر اللہ تعالیٰ نے نسب کی وجہ سے اُسے آل فرعون قرار دیا۔ جب ایک شخص نظریاتی مخالف ہونے کے باوجود صرف نسب کی وجہ سے کسی کو آل قرار پاتا ہے تو ہم تو حضور اکرم کے نسب میں بھی شریک ہیں اور دین میں بھی شریک ہیں تو ہمارے آل ہونے کا کتنا بلند مقام ہوگا؟

یہ آل اور امت کا گیارہواں فرق ہے۔

بارہویں آیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم دیا:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط (سورہ طہ: آیت ۱۳۲)

”اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو۔“

اللہ تعالیٰ نے اس فضیلت کے لیے ہمیں مخصوص فرمایا کیونکہ تمام امت کے ساتھ ہمیں نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور پھر امت سے صبرہ کر کے اپنے حبیب کو کہا کہ وہ ہمیں نماز کا حکم دیں۔

چنانچہ اس آیت مجیدہ کے نزول کے بعد رسول خدا ﷺ ہر روز پورے نو مہینے تک ہر نماز کے وقت علی و ہول سے دروازے پر روزانہ پانچ بار آتے تھے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے:

الصَّلَاةُ رَحْمَتُكَ اللَّهُ

”خدا تم پر رحم کرے نماز کا وقت ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی اولاد کو وہ عزت و عظمت عطا نہیں کی جو عزت و عظمت اہل بیت مصطفیٰ کو عطا ہے۔

مامون اور دوسرے علماء نے کہا: اے اہل بیت! بغیر خدا تمہیں اس امت کی طرف سے بہترین اجر عطا فرمائے۔

جو حقائق ہماری فہم و فراست سے بلند ہوتے ہیں ان کی تشریح اور بیان آپ کی طرف سے ہمیں نصیب ہوتے ہیں۔
 اس کتاب کے مصنف محمد بن ابی القاسم بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اس روایت میں غور و فکر کرے، اس پر یہ آشکار ہوتا ہے کہ اس پر اہل بیت کی معرفت حاصل کرنا واجب ہے اور ان کی اطاعت کرنا اور ان سے موذت رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے اور ان کو تمام انسانوں پر فضیلت حاصل ہے اور میں نے اس کتاب کے شروع میں جو بات کی تھی وہ اس پر واضح ہو جاتی ہے کہ جو شخص شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اہل بیت کی ویسے ہی معرفت حاصل کرے جیسے ان کی معرفت حاصل کرنے کا حق ہے تاکہ وہ محبت اہل بیت ہونے کے اپنے دعویٰ میں ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کرے اور ان سے شدید موذت رکھے اور لوگوں پر اس بات کو ثابت کرے کہ اہل بیت کو دوسروں سے فضیلت حاصل ہے جیسا کہ امام کاظم کا فرمان ہے: ”موذت اتنی ہی ہوتی ہے جس قدر فضیلت کی معرفت ہوتی ہے۔“

وہ محمود ہے اور میں محمد ہوں

44/466 حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: خُلِقْتُ أَنَا وَآدَمُ مِن نُّورٍ وَاحِدٍ تَسْبِيحُ اللَّهِ عَلَى يَمِينِهِ الْقُرْشُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْلَقَ آدَمُ بِالْفَقْرِ عَامٍ قَدَّمَا خُلِقَ آدَمُ جِزَاءٌ فِي صَلْبِهِ ثُمَّ نُقِلْنَا مِنْ يَمِينِهِ الْأَصْلَابُ إِلَى مُظَهَّرَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ خَلِّيَ جِزَاءٌ فِي صَلْبِ جَدِّي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ شَقْنَا بَضْفَيْنِ وَصَيَّرْنِي فِي صَلْبِ عَبْدِ اللَّهِ وَصَيَّرَ عَلِيٌّ فِي صَلْبِ أَبِي طَالِبٍ وَانْحَارَ لِي الْمَشُورَةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْبَرَكَةُ وَالْخَيْرُ غَلِيًّا يَسْجَاعُ وَالْعِلْمُ وَالْقَصَاحَةُ وَاشْتَقَى لَنَا اسْمُنَا مِنْ أَسْمَاءِ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَلِلَّهِ الْعِلْمُ وَهَذَا عِلْمِي

جناب ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے کانوں سے سنا تھا، اگر ایسا نہ ہو تو میں بہرہ ہو جاؤں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اور علیؓ ایک نور سے خلق ہوئے ہیں۔ ہم اپنے باپ آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے مرث کے دائیں جانب اللہ کی تسبیح میں مشغول تھے اور جب ہمارے باپ آدمؑ کی تخلیق ہو گئی تو ہمیں ان کے صلب میں منتقل کیا گیا۔ پھر ہم معزز و مکرم اصلا ب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ ہم اپنے دادا عبدالمطلبؓ کے صلب تک پہنچے۔ وہاں سے ہمارا نور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ میرا نور جناب عبد اللہ کے صلب میں منتقل

○ مالی فتح مرقوم: ص ۲۱: بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۸۷: میون اخبار الرضا: ۱/۱۸۵: تائید آیات: ۲/۵۰۱ (مختصر)؛ ابن س:

۳/۳۳، ج ۶: نور الثقلین: ۳/۳۰۰، ج ۲۱۳

ہو گیا اور علیؑ کا ٹور جناب ابوطالبؑ کے صلب میں نھل ہو گیا۔ اللہ نے مجھے نبوت، رحمت اور برکت کے لیے منتخب کیا اور علیؑ کو شجاعت، صبر اور فصاحت کے لیے منتخب فرمایا اور ہمارے لیے اللہ عزوجل کے ناموں سے دو نام شتق کیے گئے ہیں: وہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہیں۔

اللہ کی قسم اعلیٰ تیرے مولا ہیں

45/467 قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي اسْتَعْقَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُبَابِ بْنِ السَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَاسِمَةَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلِيٌّ وَعُمَرُ جَالِسٌ فِي تَجْلِيسٍ فَلَمَّا رَأَوْا عُمَرَ تَضَخَّعَ وَتَوَاضَعَ وَأَوْسَعَ لَهُ فِي التَّجْلِيسِ فَلَمَّا قَامَ عَلِيٌّ قَالَ لَهُ تَخَضُّعُ الْقَوْمِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ لَتَرَاكَ تَضَخَّعَ بِعَلِيٍّ ضَنِيعًا مَا تَضَخَّعَ بِأَفْضَلِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ عُمَرُ وَمَا زُيِّنَ لِي أُضْخِعَ بِهِ قَالَ رَأَيْتَكَ كُنَّا تَضَخَّعْتَ وَتَوَاضَعْتَ وَأَوْسَعْتَ لَهُ حَتَّى يَخْبِيسَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي قَوْلُ اللَّهِ إِنَّهُ لَتَوَلَّاهُ وَمَوْلَى كُلِّ

مُؤْمِنٍ

ابو قاسم سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؑ تشریف لائے تو اس مجلس میں حضرت عمرؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو انھوں نے عجز و انکساری کا اظہار کیا اور آپؑ کے لیے جگہ کشادہ کرنا شروع کر دی۔ جب حضرت علیؑ اٹھ کر چلے گئے تو وہاں پر موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا: ہم آپؑ کو دیکھ رہے ہیں کہ آپؑ نے حضرت علیؑ کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے وہ رسول اللہ کے اصحاب میں سے کسی اور صحابی کے ساتھ ایسا برتاؤ اور سلوک نہیں کرتے ہیں؟

اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: تم نے مجھے حضرت علیؑ کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ہم نے آپؑ کو دیکھا ہے کہ آپؑ ان کے سامنے عجز و انکساری کا اظہار کر رہے تھے اور ان کے بیٹھنے کے لیے جگہ کشادہ کر رہے تھے۔

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا: مجھے ایسا برتاؤ کرنے سے کس چیز نے روکا ہے حالانکہ خدا کی قسم! وہ میرے بھی مولا ہیں اور ہر مومن کے مولا ہیں۔

① ادبی فتح طوسی: ص ۱۸۰؛ روح المعانی: ۱۲۸

② بحار الواعظ: ج ۳، ص ۱۹۸

رائی کے برابر محبت علیؑ

46/468 قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَلَاةٍ عَنْ مَوْلَى قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ قَيْسٍ إِلَى السَّدَّائِينَ قَالَ تَمَعْتُ سَعْدَيْنِ حَدِيثَهُ يَقُولُ تَمَعْتُ أَبِي حَدِيثَهُ يَقُولُ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ يَمُوتُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ حُبِّ عَلِيٍّ إِلَّا أَذْغَصَهُ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ الْجَنَّةَ

قیس کے غلام ابوسلام سے منقول ہے کہ میں اپنے آقا قیس کے ہمراہ مدائن گیا اور میں نے وہاں سعد بن خدیفہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوخدیفہ سے سنا ہے کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کسی مرد یا عورت کو اس حالت میں موت آئے کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر حضرت علیؑ کی محبت ہو تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا۔^①

قبولیت دعا اور درود شریف

47/469 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ أَبُو حُبَابٍ عَنْ سَلَاةٍ عَنْ أَخِي عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْخُرَيْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا تَبَيَّنَتْهُ وَبَيَّنَّ اسْمَاءُ حُجَابٍ حَقَّقِي يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ وَعَلَى آلِهِ مُتَعَدِّ قِيَادًا فَعَلَّ فَلَيْتَ خَرَقِي ذَلِكَ الْهَيْجَاتِ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ قِيَادًا لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ رَجَعَ الدُّعَاءُ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی دعا ایسی نہیں ہوتی کہ اس کے اور آسمان کے درمیان حجاب (پردہ) نہ ہو۔ جب دعا کرنے والا نبی اور ان کی آل پر درود بھیجتا ہے تو وہ حجاب ختم ہو جاتا ہے اور دعا قبولیت کے درجے تک پہنچ جاتی ہے اور اگر وہ درود نہ پڑھے تو دعا واپس لوٹ آتی ہے۔^②

حضرت عمر کا اقرار ولایت

48/470 قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنْ حَيَّانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَمَرَ عَلِيًّا

① ابوالفتح طوسی: ص ۳۳۳

② بحار الانوار: ج ۲۷، ص ۲۵۸ و ۲۶۰

أَنْ يَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ هَذَا الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكَ فَكَأَنَّهُ أَرَادَ
عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ يَتْلَا بِهِ وَقَالَ وَبَلَدٌ وَمَا تَدْرِي مَنْ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَذَا مَوْلَايَ وَ
مَوْتِي كُلِّ مُؤْمِنٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاكَ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ

ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے مروی ہے: حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ دو مردوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو آپ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ اس پر جس شخص کے خلاف فیصلہ آیا تو اس نے کہا: یہ شخص ہمارے درمیان فیصلہ کر رہا ہے۔ گویا وہ حضرت علی علیہ السلام کے فیصلے سے مطمئن نہیں تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر نے اسے گریبان سے پکڑ لیا اور کہا: تجھ پر دوائے ہو، کیا تو نہیں جانتا کہ یہ ہستی کون ہے؟ یہ علی ابن ابی طالب ہیں، یہ میرے مولا بھی ہیں اور ہر مومن کے مولا ہیں۔ پس! جس کے یہ مولا نہیں ہیں وہ شخص مومن نہیں ہے۔^(۱)

رسول اللہ کی رازدارانہ باتیں

471- عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاضِرُ الظَّالِمِ فَكَانَ الْقَوْمُ اسْتَشْرَفُوا إِلَيْهِ
قَالُوا لَقَدْ ظَالَ نَجْوَاكَ لَمْ نَمُذِّ الْيَوْمِ فَقَالَ مَا أَنَا أَنْتَجِيئُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اسْتَجَاكَ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا جبکہ اُس وقت حضرت علی علیہ السلام نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کافی دیر تک سرگوشی فرمائی جو کچھ لوگوں کو گراں گزری اور انہوں نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا: آج آپ کافی دیر تک علی سے رازدارانہ باتیں کرتے رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف میں ہی اس سے راز کی باتیں نہیں کرتا بلکہ اللہ بھی اس سے راز کی باتیں کرتا ہے۔^(۲)

محبت اہل بیت محبت رسول ہے

50/472 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَجِبُوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو كُفْرُ بِهِ مِنْ يَتَمَتَّةٍ وَأَجِبُوا اللَّهَ
لِلدَّوْءِ وَأَجِبُوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي

(۱) شواہد اقوال: ج ۱، ص ۳۳۸

(۲) امان فیح طوی: ص ۳۳۱؛ بحار الانوار: ج ۳۰، ص ۳۳ (اہل سنت نے بھی ان الفاظ کو روایت کیا ہے۔ ملاحظہ کریں: جامع ترمذی:

۵/۶۳۹؛ مناقب ابن مغازل: ۲۳؛ المناقب الشافعی: ۱۶۳؛ شواہد اقوال: ۲/۲۳۰؛ مناقب الخوارزمی: ۸۲؛ تاریخ بغداد:

۳۰۲/۷؛ تذکرۃ الخواص: ۳۲ (از قم صبح)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تم لوگوں پر جو نعمتیں نازل فرمائی ہیں اُن کی وجہ سے اس (علیؑ) سے محبت کرو اور اللہ سے محبت کی بنا پر مجھ سے محبت رکھو۔ اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھو۔^①

مولانا امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

51/473 أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَلَاءِ الْكُزَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي اسْتَعْقَابٍ عَنْ هُرَيْرَةَ ابْنِ مَرْثَمَةَ قَالَ: كُتِبَ لَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَبِيحَةَ قُبُلٍ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَقَدْ فَازَكُمْ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ وَلَمْ يَذْرِكُمُ الْآخِرُونَ يَعْلَمُ وَقَدْ صَعِدَ بِرُوحِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي صَعِدَ بِهَا بِرُوحِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَبْقِيهِ فِي الْبَيْتِ فَكُنِيَ فِيهِ خَيْرُ نَبِيٍّ عَنْ تَيْمِيَّةٍ وَمِثْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَكْفِي حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ مَا تَرَكَ صَفَرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فَضَلَّتْ مِنْ عَطَايِهِ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَدَمًا وَأَهْلًا

نہیرہ بن مریم سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شہادت کے دن صبح کو حضرت امام حسن بن علیؑ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپؑ نے فرمایا: بے شک! آج کی شب تم لوگوں سے وہ شخصیت جدا ہو گئی ہے کہ جس کے علم کا اولین و آخرین میں سے کوئی متاثر نہیں کر سکا اور ان کی روح اس شب بلند یوں میں پرواز کر گئی ہے کہ جس شب میں جناب یحییٰ بن زکریاؑ کی روح نے پرواز کی۔

جب بھی رسول اللہ ﷺ آپؐ کو کسی مقصد کے لیے روانہ فرماتے تو جبرئیلؑ دائیں طرف سے اور میکائیلؑ بائیں طرف سے ان کو اپنے حصار میں لیے ہوئے ہوتے تھے اور آپؐ اُس وقت تک کسی محرکہ سے واپس نہیں لوٹتے تھے جب تک اللہ عزوجل ان کے ہاتھ پر فتح عطا نہ فرماتا۔ انھوں نے اپنے ترکہ میں سونا اور چاندی نہیں چھوڑا بلکہ صرف سات سو درہم چھوڑے جو ان کے جو دوں کا سے بچ گئے تھے اور وہ اس رقم سے اپنے خاندان واپوں کے لیے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔^②

① یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۳۳ اور باب نمبر ۳ میں حدیث نمبر ۳۶ کے تحت گزر چکی ہے

② اس سے مشابہ حدیث علامہ الاذہبی ج ۳ ص ۳۶۱ پر مذکور ہے۔

ڈرانے والے نبی اور ہادی مولا علیؑ نہیں

52/474 قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُضَيَّبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ الْمُؤَمِّلِ عَنْ نَبِيِّ أَبِي صَالِبٍ ع: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ الْمُؤَمِّلُ النَّبِيُّ وَالْهَادِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يَعْنِي نَفْسَهُ

امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اللہ عزوجل کے اس فرمان: ”بے شک! آپؑ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے“ (سورہ رعد: آیت ۷) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں منذر (ڈرانے والا) سے مراد نبیؐ ہیں اور ہادی سے مراد بنو ہاشم کا ایک مرد ہے یعنی آپؑ (مولا علیؑ) کی ذات مبارک ہے۔^①

شورعی کے دن رسول اللہ کا فرمان

53/475 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ التَّنْعُوذِيُّ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ عَلَى النَّبِيِّ يَوْمَ الشُّورَى فَتَسَبَّحْتَ تَحْتَ نَبِيِّ أَبِي صَالِبٍ يَقُولُ: أَنْشُدْكُمْ إِنَّهُ أَتَاهَا النَّفَرُ جَمِيعاً أَفِيكُمْ مَنْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْإِدَاةُ عَادَ مَنْ عَادَاكَ غَيْرِي، قَالُوا اللَّهُمَّ لَا

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ شورعی کے دن میں دروازے پر موجود تھا اور میں نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: اے تمام لوگو! کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی شخص ایسا ہے کہ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو: ”اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو علیؑ سے محبت و دوستی رکھے اور تو اُس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے عداوت و دشمنی رکھے؟ تو سب نے جواب دیا: نہیں! (آپؑ کے علاوہ کسی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے)۔

رسول اللہ کا بارگاہِ توحید میں سوال

54/476 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ التَّنْعُوذِيُّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِزِ عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ

فَعَمَّدَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ بِطَنْ قُدَيْدٍ قَالَ لِعَيْنِ بْنِ أَبِي ظَالِبٍ يَا عَلِيُّ ابْنِي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
يُؤَالِيَنِي وَيُتَبِّئَنِي وَتَبَيَّنَكَ فَقَعَلَ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَكَ وَصِيَّي فَقَعَلَ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ لَصَاحُ مَنْ يَمُرُّ فِي شَيْءٍ بَالٍ خَيْرٌ مِمَّا سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ هَلَّا سَأَلْتُهُ مَلَكًا
يَعْضُدُهُ عَلَى عُدُوِّهِ أَوْ كَنْزًا يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى حَاجَتِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَعَلَّكَ تَارِكَ بَعْضَ مَا يُوحَى
إِلَيْكَ وَمَضَى بِوَصْدَرِكَ أَنْ يَقُولُوا أَلَا نَزَلَ عَلَيْنَا كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ لَمَّا أَتَيْتَ تَزِيدُ وَاللَّهُ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ

ابو عبد اللہ حضرت امام صادق بن محمد (باقر) علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے بطن قدیدہ ① میں قیام
فرمایا تو آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے یہ سوال کیا کہ وہ میرے اور آپؐ کے درمیان محبت قائم فرمائے تو اُس نے ایسا
ہی کیا۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ میرے اور آپؐ درمیان بھائی چارہ قائم فرمائے تو اُس نے ایسا ہی کیا اور میں
نے اُس سے یہ سوال کیا کہ وہ آپؐ کو میرا وصی (جانشین) قرار دے تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: خدا کی
قسم! پرانے مشکیزے میں ایک صاع (سواتین سیر) کھجوریں اس سے زیادہ بہتر ہیں جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا ہے۔
”یہ اپنے رب سے کسی فرشتے کے ہارے میں سوال کرتے جو ان کے دشمن کے خلاف ان کی قوت بازو بن کر ان کی مدد
کرتا یا یہ اپنے رب سے کسی خزانے کے ہارے میں سوال کرتے جس کے ذریعے وہ اپنی ضرورت و تنگ دستی کو دور
کرتے؟“

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

”ہم کیا تم ہماری وحی کے بعض حصوں کو اس لیے ترک کرنے والے ہو یا اس سے تمہارا سینہ اس لیے تنگ
ہوا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اوپر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا ان کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا۔
بے شک! آپؐ تو صرف عذاب الہی سے ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر شے کا نگران اور ذمہ دار ہے۔“

(سورۃ ہود: آیت ۱۲) ①

① یہ کہہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ (مترجم)

② الملیٰ شیخ طوسی: ۱۰۶/۱: البرہان: ۳/۸۳، ج ۳

مسلمانوں کی عظیم تر عید

55/477 قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَنْ سَبَّحَ عِيدَ عَزْرِ الْعَبِيدِ قَالَ نَعَمْ يَا حَسَنُ أَعْظَمُهَا وَأَكْبَرُهَا قَالَ قُلْتُ وَ أَيْ يَوْمٍ هُوَ قَالَ يَوْمَ نُصِبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا لَيْلًا قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ أَيْ يَوْمٍ هُوَ قَالَ إِنَّ الْأَيَّامَ تُدَوَّرُ وَ هُوَ يَوْمٌ ثَمَانِيَّةٌ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا يُدْنِيهِ أَنْ نَصْطَحَ فِيهِ قَالَ تَصُومُهُ يَا حَسَنُ وَ تُكَبِّرُ فِيهِ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ تُسَبِّحُ أَيَّامَ الْإِسْمَاءِ قَالَ قَوْلُ الْأَنْبِيَاءِ كَانَتْ تَأْمُرُ الْأَوْصِيَاءَ بِالنُّيُومِ الَّذِي يُقَامُ فِيهِ الْوَحْيُ أَنْ يُتَّخَذَ عِيدًا قَالَ قُلْتُ فَمَا لَمْ يَمُنْ صَاحِبُهُ بِهَا قَالَ حِينَئِذٍ سَبْعِينَ شَهْرًا لَكُمْ وَ لَا تَدْعُ حِينَئِذٍ يَوْمَ سَبْعَةٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ فَإِنَّهُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ النُّبُوءَةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ ثَوَابُهُ مِثْلُ سَبْعِينَ شَهْرًا

حسن بن راشد نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ایک دن میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو! کیا ان دو عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کے علاوہ بھی مسلمانوں کی کوئی عید ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، اے حسن! اور وہ عید سب عیدوں سے زیادہ عظیم اور بلند قدر و منزلت و شرف والی عید ہے۔ اس پر میں نے پوچھا: وہ عید کس دن ہوتی ہے؟

آپ نے فرمایا: جس دن امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کے لیے مبارک ہدایت مقرر کیا گیا۔

پھر میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو! وہ کون سا دن ہے؟

آپ نے فرمایا: بے شک! دن بار بار پلٹ کر آتے ہیں اور وہ اٹھارہ ذی الحجہ کا دن ہے۔

میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو! اس دن ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ نے فرمایا: اے حسن! اُس دن روزہ رکھو اور کثرت سے محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اللہ کی بارگاہ میں ان کے

دُشمنوں سے تبراء و بیزاری اختیار کرو کہ جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کے حق کو غصب کیا۔ بے شک! انبیاء اپنے اوصیاء کو

زبان کو سید کے دن کے طور پر منانے کا حکم دیتے تھے جس دن وہ اپنا وصی مقرر فرماتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر ہم میں سے کوئی شخص اس دن (۱۸ ذی الحجہ کو) روزہ رکھے تو اُسے کیا اجر و ثواب ملے گا؟

امام علیؑ نے فرمایا: تم لوگوں کو اُس ایک دن کے روزہ کا ثواب ساٹھ مہینوں کے روزہ رکھنے کے برابر ملے گا اور تم کو ۲۷ رجب کے روزے کو بھی ترک نہ کرو کیونکہ اس دن حضرت محمدؐ کی پرنیت نازل ہوئی اور اس دن کے روزے کا ثواب بھی ساٹھ مہینوں کے روزوں کے برابر ہے۔

ایک محب علیؑ کا اظہار عقیدت

56/478 قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ شَيْخِهِ نَفْطَوَيْهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ خَالَوَيْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ دُرَيْبٍ الْأَزْدِيِّ كَتَبُوا عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُتَوَدِّ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: بَيَّتْنَا فِي بَيْتِ الْغُرَبَاءِ الْقُرْبِ أَيْتَامَ بَنِي أُمَيَّةَ إِذَا قَائِلٌ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا وَحَقِّي مِنْ خُصْمَةِ النَّبِيِّ يَوْمَ صِيَّتِهِ مِنْ بَعَثِ صُحْبَتِهِ قَالَ فَتَأَذِيئُهُ فَأَقْبَلَ لِحْوِي فَقُلْتُ لَهُ يَا أَخَا الْقُرْبِ سَمِعْتُ مِنْكَ كَلِمَةً غَرِيبَةً فِي زَمَانِنَا خَذَا فَصِغَتْ بِهَا جَهْلًا مِنْكَ بِعَوَاقِبِهَا أَمَا تَخَافُ سَيْفَ بَنِي أُمَيَّةَ فَقَالَ يَا شَيْخُ سَيْفُ اللَّهِ تَعَالَى أَمْضَى مِنْ سَيْفِهِمْ خَذَا وَبَدَّ اللَّهُ تَعَالَى أَغْلًا مِنْ أُنْبِيائِهِمْ بَدَأَ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ تُغَضِّبُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَقْضَى وَاللَّهُ فَرْعَ دُوحَتِهِ وَالْمُعْتَرِجَ مِنْ طِينَتِهِ وَسَيْفَ نُبُوَّتِهِ وَحَامِلَ رَأْيَتِهِ وَرُوحَ الْهَيْتِهِ وَمَنْ خُصِمَهُ يَوْمَ صِيَّتِهِ وَجَعَلَهُ مَوْتًا لِأُمَمِهِ صَادَمَ عَنْهُ الْوُغُولُ وَتَأَخَّرَ دُونُهُ الْفُجُولُ حَتَّى عَلَتْ كَلِمَتُهُ وَظَهَرَتْ دَعْوَتُهُ ذَلَّتْ عَيْنُ بَنِي أَبِي ظَلِيبٍ فَقُلْتُ أَفْضَلُ مِنْهُ مَنْ يُهَيِّجُ صَدِيقًا فَقَالَ كَذَبْتَ وَرَبُّ الْكُفْبِ لَمَّا صَدَّقَهُ بَلْ قَرَّبَ عَنْهُ فِي الْقِتَالِ وَذَلَّ عَلَى سُوءِ ظَمِيرِهِ وَقَدْ غَشِيَتْهُ الْكَرْبُ وَاسْتَكَلَبَ لَدَيْهِ الْحَرْبُ أَسْلَمَتْهُ لِأَيَّةِ الْخُوفِ وَجِدَّ السُّيُوفِ الْبُزْمَ وَاللَّهُ الضَّيِّقُ عَنْ صَدِيقِهِ إِنَّ الْفَارَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ شَيْطَانٌ مَا رُدَّ لَيْسَ كَمَا قُلْتَ بَلْ وَنَدَّ لَتَاجِلٍ مِنْ نَدَمٍ عَلَى فَرْشِهِ وَقَاهُ بِنَفْسِهِ مَفْرَجُ كَرْبِهِ وَ قَاضَى دَيْنَهُ وَوَارِثُ عَلَيْهِ وَخَرِيفَتُهُ عَلَى أُمَمٍ مَبَايِعَ لَبِيعَتَيْنِ صَاحِبِ بَدِيٍّ وَخَيْرَيْنِ أَسَدَانِ وَ وَلِيَّةُ لَا الْبَسَاحَةَ الْهَبَاحَةَ الْهَلَبَاجَةَ أَمَّا ابْنُ أَبِي مُحَاذَةَ قَالَ الشَّعْبِيُّ فَأَمْسَكَ عَنْهُ لَيْلًا يُسْمَعُ

كَلَامُهُ وَيُكْتَبُ بِمَعْرُوفِهِ وَقَدْ لَهَ حَفِظْتَ الْقُرْآنَ فَقَالَ إِي وَاللَّوْ عِلَيْكَ مِنْهُ مَا أَخَذَ قِي الْقَلْبَةَ إِلَى
النُّورِ فَقَدْ لَهَ مَا تَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخَفْتَيْنِ فَقَالَ يَا سُبْحَانَ مَنْ هَلْ تَجُوزُ فِي حُكْمِ اللّٰوْ عِلَيْهِ أَنْ
يَهْرُطَ عَلَى جَوَارِحِ الْبَنِينَ وَهِيَ أَخِيَاءُ فَرَضًا مَعْلُومًا فَيَسِيرُكَ مَعَهَا مَنِيَّةً فَتَعْلَ الْمَنِيَّةُ شَرَّ يَكَايِلُهَا
لِي فَرَضٍ مَعْلُومٍ وَقَدْ رَفَعَ عَنِ الْأَمْوَاطِ أَعْمَالَ الْأَخْيَارِ يَمُتُّكَ يَقُولُ هَذَا قَالَ الشَّعْبِيُّ قَرُّهُ كَلَامًا
مَا سَمِعْتُ قَطُّ مِثْلَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَنْتَ فَقَالَ لِيَا أَلَيْكَ عَنِّي مَا كُنْتُ لِأَخْبِرَ
الْخُتَفَ عَلَى نَفْسِي وَغَابَ عَنِّي فَلَمْ أَرَوْهُ حَتَّى لَمَّ عَنَّهُ

ابن اعرابی سے مروی ہے کہ شعبی بیان کرتا ہے: میں بنو امیہ کے زمانہ حکومت میں عربوں کی ایک محفل میں موجود
تھا کہ ایک شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمیں! حق اس شخصیت کے ساتھ ہے جسے نبی ﷺ نے اپنی اصحاب میں سے
اپنا وصی مقرر فرمایا ہے۔

یہ سن کر میں نے اسے آواز دی تو وہ میری جانب بڑھا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے عربی بھائی! میں نے تم سے
اپنے اس زمانہ میں عجیب و غریب بات سنی ہے جو کہ تم نے اس بات کے انجام سے لاعلم ہونے کی بنا پر کی ہے، کیا تم
بنو امیہ کی تلواروں سے خوفزدہ نہیں ہو؟

اس پر اس نے مجھ سے کہا: اے بزرگ! اللہ تعالیٰ کی تلوار ان کی تلواروں سے زیادہ تیز ہے اور اللہ تعالیٰ کی
طاقت و قدرت ان کی طاقت و قدرت سے بلند و برتر ہے۔

میں نے اس سے پوچھا: تم رسول اللہ ﷺ کے بعد کس شخص کو سب سے افضل مانتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا:
خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل وہ ہستی ہے جو کہ عظیم شجرہ نبوت کی شاخ ہے اور نبی کی طینت
(مٹی) سے ہی خلق ہوا ہے۔ وہ نبی کی نبوت کی تلوار اور ان کا علم بردار ہے اور وہ آپ کا داماد ہے جسے نبی نے اپنی وصیت
سے مختص فرمایا ہے اور اسے اپنی امت کا مولا (حاکم و سرپرست) قرار دیا ہے اور جس نے نبی کی خاطر آپ کے بڑے
بڑے دشمنوں سے لکڑی اور بڑے بڑے بہادروں کے مقابلے میں آکر انھیں مغلوب کیا یہاں تک کہ نبی کا پیغام سر بلند
ہوا اور آپ کی دعوت و تبلیغ ظاہر ہوئی اور وہ ہستی حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔

شعبی کہتا ہے: یہ سن کر میں نے اس سے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل وہ شخص ہے جسے صدیق کہا جاتا ہے؟ تو اس
نے کہا: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ رب کعبہ کی قسم! اس نے رسول اللہ کی تصدیق نہیں کی بلکہ جنگ کے میدان میں انھیں چھوڑ

کر فرار ہو گیا تھا۔ یہ شخص اپنی بدنیتی پر زور ہوا اور اس نے اپنا غم چھپا لیا تھا اور اس نے جنگ میں اس جانور جیسا طرز عمل اپنایا جو اپنی آواز نکال کر اپنے مالکان کو قیام گاہ کی خبر دے دیتا ہے حالانکہ اس نے جنگ میں نیزوں کے وار اور تلواریں کی تیز دھار سے خود کو محفوظ رکھا اور پسپائی اختیار کی۔

خدا کی قسم! ان بن اپنی صداقت کی وجہ سے صدیق ہوتا ہے جبکہ اس نے رسول اللہ سے فرار اختیار کیا اور ہرگز ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم نے کہا ہے بلکہ خدا کی قسم! رسول اللہ کے بعد اس شخص کو فضیلت حاصل ہے جو (شبہ ہجرت) آپ کے بستر پر سویا، جس نے اپنی جان کے ذریعے آپ کی حفاظت کی اور آپ کے حزن و غم کو دور کرنے والا اور آپ کے دین میں فیصلہ کرنے والا، آپ کے علم کا وارث اور آپ کی امت میں آپ کا خلیفہ و جانشین ہے، جس نے دو بیعتیں کیں اور وہ بدروغین کا قاتل ہے۔ اللہ کا شیر اور اس کا ولی ہے۔ یہ فضائل و کمالات کہاں اور کلاں کا بیٹا کہاں؟!

شعبی کہتا ہے: میں اس کی یہ باتیں سن کر خاموش ہو گیا تاکہ کوئی اس کی گفتگو سن نہ لے اور اس بات کو اپنے پاس لکھ نہ لے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: کیا تم کو قرآن حفظ ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں، خدا کی قسم! مجھے قرآن کا اس قدر علم حاصل ہے جس سے ظلمت و تاریکی سے نکل کر نور و روشنی کی طرف آسکتے ہیں۔

پھر میں نے اس سے پوچھا: تم چری موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: سبحان اللہ! کیا اللہ کے حکم اور عدل میں یہ بات جائز ہے کہ وہ زندہ بدن کے اعضاء و جوارح پر ایک معلوم فریضے کو واجب قرار دے۔ پھر اس کے ساتھ مردار کو شریک قرار دے اور اس سے معلوم فریضے میں مردہ کو زندہ کا شریک بنائے۔ یقیناً اللہ نے مردوں سے دعوں کے اعمال کو اٹھالیا ہے حالانکہ تم جیسے لوگ یہ بات کہتے ہیں۔

شعبی کہتا ہے: میں نے اس سے پہلے کبھی ایسا کلام نہیں سنا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اور تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو اس نے مجھے جواب دیا: تم اس حوالے سے مجھ سے کتنا کشی رکھو۔ میں تم کو خود اپنے بارے میں اپنی موت کی خبر نہیں دے سکتا۔ پھر وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا اور میں نے دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔ اللہ اس سے راضی ہو۔^①

عبداللہ ابن عباسؓ کا اقرارِ ولایت

57/479 قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ:

① عربی کتاب میں حالہ صریح نہیں ہے۔

عَدَدُنَا الْحَكْمُ بْنُ طَهْمِيرٍ عَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ أَبِي الصَّالِحِ قَالَ: لَمَّا خَطَرَتْ عِنْدَ النَّوَّاسِ الْعَبَّاسِ الْوَقْفَةُ

قَالَ الْمُهَمَّدُ إِنِّي أَتَقَرَّبُ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ابو الصالح سے مروی ہے کہ جب عبداللہ ابن عباسؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے دعا کرتے ہوئے

کہا: اے اللہ! میں حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ کی ولایت کے وسیلے سے تیرا قرب چاہتا ہوں۔^①



شعواں باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسول اللہ کی سب سے زیادہ محبت

1/480 حَدَّثَنَا الْإِسْنَادُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَحْمَرُ عَنْ بَحْتِيجِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَتْ عَتَمَى لِعَائِشَةَ وَأَنَا أَسْتَعِزُّ بِأَهْلِ مَسِيدِهَا إِلَى ظَنِّ مَا كَانَ، قَالَتْ دَعِينَا مِثْلَ إِلَهِ مَا كَانَ مِنَ الرِّجَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْ عَنِّي وَلَا مِنْ النِّسَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ فَاطِمَةَ

جمع بن عمیر سے مروی ہے کہ میری پھوپھی نے حضرت عائشہ سے سوال کیا اور میں بھی سن رہا تھا کہ آپ حضرت علیؑ کے مقابلے پر کیوں باہر نکلیں؟ تو حضرت عائشہ نے کہا: تم اس بات کو چھوڑو اور صرف یہ یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ مردوں میں سب سے زیادہ حضرت علیؑ سے محبت رکھتے تھے اور عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہؑ سے محبت رکھتے تھے۔ ①

آج وہ ہستی جدا ہو گئی

2/481 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْأَخْلَجِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَلَّى قَامَ الْحَسَنُ فَصَوَّدَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قَبِضَ فِيكُمْ النَّبِيَّةَ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِوَجْهِهِ وَغَرَجَ بِوُجُوهِ النَّبِيِّ عَرِجَ فِيهَا بِجِيسَتِي ابْنِ مَرْثَدَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَّبِعُهُ الْمُبْعَثُ فَيَقَاتِلُ جَبْرَائِيلَ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِهِمَا يَسْتَنِي حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

بُخَرِہ ابن مریم سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؑ کی شہادت واقع ہوئی تو حضرت امام حسنؑ منبر پر تشریف

لے گئے اور آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک! آج رات وہ مستی تم سے جدا ہوئی ہے جس کے علم کا مقابلہ اوس سے
آخرین میں سے کوئی نہیں کر سکتا اور ان کی روح اس شب میں بلندیوں میں پرواز کر گئی جس شب میں عیسیٰ ابن مریمؑ
(آسمان پر) اُٹھایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؐ کو جس معرکہ کے لیے بھی روانہ فرمایا جبریل آپؐ کے دائیں جانب
اور میکائیل آپؐ کے بائیں جانب جنگ کر رہے ہوتے تھے اور آپؐ اُس وقت تک دائیں نہیں لوٹتے تھے جب تک نہ
آپؐ کے ہاتھ پر فتح نصیب نہ فرماتا۔^①

میں روشن چراغ کا بیٹا ہوں

3/482 قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ الْقُرَظِيُّ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ
أَبِي الْخَلْقَنِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اللَّهُ
أَعْلَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً فَقَالَ خَائِمُ الْأَوْصِيَاءِ وَوَحِيٌّ خَائِمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَمِيرُ
الْصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَقَدْ قَارَقَكُمُ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمِهِ وَلَا
يُذِرُكُمْ إِلَّا يَحْزُونُونَ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ يُقَاتِلُ جَبْرِئِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ
يَسَارِهِ فَمَا يَزُجُّ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَانْهَوْا لَقَدْ قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا وَحِيٌّ
مُوسَى وَغُرَجَ بِرُوحِهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا رُفِعَ بِرُوحِ عِيسَى وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أُنْزِلَ فِيهَا الْفُرْقَانُ وَ
اللَّهُ مَا تَرَكَ ذَهَباً وَلَا لِبَاسَةً إِلَّا شَيْئاً عَلَى صَبِيٍّ لَهُ وَمَا تَرَكَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ إِلَّا سَبْعِينَ أَلْفَ وَمِائَتَيْنِ
وَرَهْماً فَضَلَّتْ عَنْ عَصَائِهِ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِماً لِأَمِيرٍ كُنْتُ بِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَ
مَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ثُمَّ ثَلَاثَةٌ هَذِهِ الْآيَةُ قَوْلُ يُوسُفَ وَانْتَبَهْتُ مِنْهُ أَبَاهِي
إِبْرَاهِيمَ وَاسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ثُمَّ أَخَذَنِي كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَنَا ابْنُ النَّبِيِّ وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ
وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَأَنَا ابْنُ التَّوْحِيدِ وَأَنَا ابْنُ الْكَلَامِ الَّذِي أُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَظَهَّرَهُمْ تَطَهُّراً وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
الَّذِينَ افْتَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَتَّخِذُهُمْ وَمَوَدَّةُكُمْ فَقَالَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَنْ يَقْرِفْ حَسَنَةً نَزَّلْهُ فِيهَا حَسَناً وَاقْرَأُوا الْحَسَنَةَ مَوْدَّتَنَا

① اس سے مشابہ حدیث باب نمبر ۷ میں حدیث نمبر ۵ کے تحت گزر چکی ہے۔

ابو الطفیل عامر بن وائلہ بیان کرتا ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد امیر المومنین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: آپ خاتم الانبیاء، خاتم الانبیاء کے وصی، صدیقین اور شہداء کے امیر ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! اولین میں سے کوئی ان کے علم سے آگے نہیں بڑھ سکا اور آخرین میں سے کوئی ان کا نمک نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ اپنے لشکر کا علم انھیں عطا فرماتے تھے تو جبریل ان کے دائیں جانب اور میکائیل ان کے بائیں جانب جنگ میں مشغول ہوتے تھے اور آپ اُس وقت تک میدان جنگ سے واپس نہ آتے جب تک اللہ آپ کے دست مبارک پر فتح نصیب نہ فرماتا۔ اللہ عزوجل نے اس شب میں آپ کی روح کو قبض فرمایا ہے جس شب میں حضرت سیدہ کے وصی کی روح کو قبض فرمایا تھا اور آپ کی روح اس شب بلند یوں میں پرواز کر گئی جس شب میں حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھایا گیا تھا۔ آپ کی شہادت اس شب ہوئی جس میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب (قرآن مجید) نازل ہوئی۔

خدا کی قسم! انھوں نے سونا اور چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑے بلکہ انھوں نے اپنے پیچھے بیت المال میں بھی صرف رزق سے سات سو درہم چھوڑے ہیں جو ان کی سخاوت سے نکل گئے ہیں اور وہ اس مال سے جناب ام مکتوم کے لیے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: جو مجھے جانتا ہے سو وہ تو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا حسن ہوں۔ پھر آپ نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی جو دراصل حضرت یوسف کا قول ہے:

"اور میں اپنے آباء و اجداد ابراہیم، اسحاق اور یحییٰ علیہم السلام کی امت کی پیروی کرنے والا ہوں۔" (سورہ یوسف: ۳۸)

پھر آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) کی آیات کی روشنی میں فرمایا: میں خوشخبری دینے والے کا بیٹا ہوں۔ میں ڈرانے والے کا بیٹا ہوں۔ میں اُس کا بیٹا ہوں جو اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلائے والا ہے۔ میں روشن بخ کا بیٹا ہوں۔ میں اس پاک و پاکیزہ ہستی کا بیٹا ہوں جسے خدا نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ میں سب سے پاک و پاکیزہ ہستی کا بیٹا ہوں جن سے اللہ نے جس کو نور رکھا ہے اور انھیں یوں پاک رکھا ہے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے اور میں سب سے پاک و پاکیزہ ہستی کا بیٹا ہوں جن کی ولایت اور موت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ اس حوالے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

یہ حکم نازل ہوا:

”آپؐ کہہ دیجیے کہ میں اس (کارِ رسالت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے یہ کہ میرے قرابت داروں سے مودت کرو اور جو کوئی شخص نیکی کمائے ہم اس کے لیے اس نیکی میں اچھا اضافہ کرتے ہیں۔“ (سورۃ شوریٰ: آیت ۲۳)

اور نیکی کمانے سے مراد ہماری مودت ہے۔^①

یوم غدیر کے عمل کا ثواب

4/483 عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ لِمُؤْمِنِينَ مِنَ الْأَعْيَادِ عِيدٌ غَيْرُ لُوعِيدَتَيْنِ وَالْجُمُعَةِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ لَهُمْ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا يَوْمَ أُقِيمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَعَدَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ الْوَلَايَةَ فِي أَغْثَانِ الرِّجَالِ بِغَدِيرِ خُمٍّ فَقُلْتُ وَ أَيْ يَوْمَ ذَلِكَ قَالَ لِأَيَّامِهِ تَخْتَلِفُ ثُمَّ قَالَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالْعَمَلُ فِيهِوَ يَعْمَلُ الْعَمَلُ فِي ثَمَانِينَ شَهْرًا وَيُلْتَبَغَى أَنْ تُكْتَفَى فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَيُوسَّخَ الرَّجُلُ فِيهِ عَلَى عِيَالِهِ

حسن بن راشد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ کیا عیدین (عید الفطر اور عید الفطر) اور جمعہ کے علاوہ بھی مومنوں کی کوئی عید ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: جی ہاں اور وہ عید ان باقی عیدوں سے زیادہ بڑی عید ہے کہ جس دن رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر لوگوں کی گردنوں پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کو واجب قرار دیا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: یہ عید کس دن ہوتی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اٹھارہ ذی الحجہ کو۔ آپؐ نے مزید فرمایا: اس دن عمل کرنا اجر و ثواب میں اسی مہینوں کے عمل کے برابر ہوتا ہے اور تم لوگوں کو چاہیے کہ اس دن زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور نبی ﷺ پر درود بھیجو اور اپنے اہل و عیال سے کھلے دل سے خرچ کرو۔^②

① بحار الانوار: ج ۳۳، ص ۳۶۱؛ الارشاد فی حقہ: ۷/۲

② ثواب الاعمال: ص ۶۸؛ بحار الانوار: ۱۱۲/۹

بدترین مخلوق

5/484 عَنْ الشَّيْخِ عَنْ مَنْ وَفَّقَ: قَالَتْ لِي عَالِمَةٌ بِأَمْرٍ وَفَّقَ قَلَّ بِعِلْمِكَ بَعْدَهُ مِنَ الْمُعْجَزِ، قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَا أَمَّةُ اُخْتَرَنِي أَنَسُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ هَذَا خَيْرُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ وَأَقْرَبُهُمْ بَعْدَ اللَّهِ وَسِبَلَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا: اے سروق! کیا تم محمد ﷺ کے بارے میں جانتے ہو؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے علی ابن ابی طالبؑ نے قتل کیا تھا۔ اے مادر گرامی! مجھے انس نے یہ بتایا اور اُس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ سے یہ سنا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: یہ (مخارج) بدترین مخلوق ہیں اور انھیں اللہ کی مخلوق میں سے بہترین فرد (حضرت علیؑ) قتل کرے گا اور یہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں سب سے بہترین اور قریب ترین وسیلہ ہے۔^(۱)

اللہ اور رسولؐ کی چار افراد سے محبت

6/485 عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَالْحَقُّ بِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ إِنَّكَ تَأَعْنِي مِنْهُمْ إِنَّكَ تَأَعْنِي مِنْهُمْ إِنَّكَ تَأَعْنِي مِنْهُمْ وَتَسْتَمَانُ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْحَقُّ أَدَّ

ابن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے چار افراد سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور خدا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان چار افراد سے محبت رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے علی! آپ ان چار افراد میں سے ایک ہیں۔ اے علی! آپ ان چار افراد میں سے ایک ہیں۔ اے علی! آپ ان چار افراد میں سے ایک ہیں اور (باقی تین افراد) سلمان، ابوذر اور مقداد ہیں۔^(۲)

قول ثابت سے مراد ولایت ہے

7/486 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: يُشَبِّهُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَهِيَ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

۱۔ یہ ایک خارجی تھا جو جنگ نہردان میں مارا گیا تھا اور اس کا ایک ہاتھ قص تھا۔ (مترجم)

۲۔ عربی کتاب میں محالہ درج نہیں ہے۔

۳۔ میون اعداد: ۳۲/۲ بحوالہ: ۳۲/۲

عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس آیت ”اللہ ایمان والوں کو قول ثابت پر قائم رکھتا ہے“^① یہاں قول ثابت سے مراد حضرت علی ابن ابی طالبؓ کی ولایت ہے۔

جناب فاطمہ بنت اسدؓ کی وفات

8/487 قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ خَلْفِ بْنِ عَمْرٍو الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْقُبَيْدِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عُبَّانَةَ بْنِ رَجَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى النَّبِيِّ تَاكِيًا وَهُوَ يَقُولُ إِنَّا يَلِدُ وَإِنَّا إِلَيُّو رَاجِعُونَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكُنَّ أُمِّي فَاظَنَّهُ بِسُكِّ أَسَدٍ قَالَ فَبَكَى النَّبِيُّ ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ أُمَّكَ يَا عَلِيُّ أَمَا إِنَّمَا كَانَتْ لِي أُمًّا خُذْ عِمَامَتِي هَذِهِ وَخُذْ ثَوْبِي هَذَيْنِ وَكِفْلَهَا فِيهِمَا وَمِرَّ الْبُسَاءِ فَلْيُحْسِنْ غُسْلَهَا وَلَا تُخْرِجْهَا حَتَّى آجِءَ فَإِنَّ أَمْرًا قَالَ وَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ بَعْدَ سَاعَةٍ وَ أُخْرِجَتْ فَاطِمَةُ أُمُّ عَلِيٍّ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَهَا بِمِثْلِ تِلْكَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَثَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعِينَ تَكْبِيرَةً ثُمَّ دَخَلَ الْقَبْرَ فَكَبَّرَ فِيهِ فَلَمْ يُسْتَعِ لَهُ أَيْوَنٌ وَلَا حَرَكَهَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ادْخُلْ يَا حَسَنُ ادْخُلْ فَدَخَلَا الْقَبْرَ فَلَمَّا قَرَعَا بَعَا احْتَاجَ إِلَيْهِ قَالَ يَا عَلِيُّ اخْرُجْ يَا حَسَنُ اخْرُجْ فَخَرَجَا ثُمَّ رَحَفَ النَّبِيُّ حَتَّى صَارَ عِنْدَ رَأْسِهَا ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَنَا مُحْتَدٌ سَيِّدٌ وَلِيَا أَدَمٌ وَلَا تَحْرِقَانِ أَتَاكِ مُسْكِرًا وَ تَكْبِيرًا فَسَأَلَاكِ مَنْ رَبُّكِ فَقَوْلِي اللَّهُ رَبِّي وَ مُحَمَّدٌ نَبِيِّي وَ الْإِسْلَامُ دِينِي وَ الْقُرْآنُ كِتَابِي وَ الْبَيْتُ وَلِيِّي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قَبِّضْ فَاطِمَةَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ثُمَّ خَرَجَ وَ عَمَّا عَلَيْهَا عَشِيَّاتٍ ثُمَّ طَرَبَ بِبَيْتِهِ الْيَمِينِي عَلَى الْيُسْرَى فَتَنَفَّضَهَا ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَقَدْ سَمِعَتْ فَاطِمَةَ تُصَلِّقُ يَمِينِي عَلَى شِمَالِي فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَارُ بْنُ بَابِرٍ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ عَلَيْهَا صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَهَا بِمِثْلِ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَالَ يَا أُمَّهَا الْيَقْظَانِ وَ هَلْ فَلَكَ مِنْ مَنِي لَقَدْ كَانَ لَهَا مِنْ أَبِي طَالِبٍ وَ لَدَّ كَثِيرٌ وَ لَقَدْ كَانَ غَمُّهُمْ كَثِيرًا وَ حَزَنُهَا قَلِيلًا فَكَانَتْ تُشْبِعُنِي وَ تُجَبِّعُهُمْ وَ تُكْسُونِي وَ تُغْرِيبُهُمْ وَ تُدَقِّقُنِي وَ تُسْغِيهِمْ قَالِ فَلَمْ تَكْذُكِ عَنْهَا أَرْبَعِينَ تَكْبِيرَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ يَا عُمَارُ الشُّكُّ إِلَى يَمِينِي وَ نَظَرْتُ إِلَى أَرْبَعِينَ صَفًّا مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَكَثُرَتْ لِي كُلُّ صَلَافٍ

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جناب فاطمہ کو قول ثابت پر قائم فرما۔ پھر آپ ان کی قبر سے باہر تشریف لائے۔ پھر آپ نے ان کی قبر پر مٹی ڈالی۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر مارتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چھاڑ کر صاف کیا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، جناب فاطمہ (بنت اسد) نے میرے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر مارنے کی آواز کو سنا ہے۔

پھر جناب عمار بن یاسرؓ نے آپ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، آپ نے جناب فاطمہ بنت اسد پر جو نماز (جنازہ) پڑھی ہے ویسی نماز (جنازہ) آج تک کسی پر نہیں پڑھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ایمن! وہ میری طرف سے اسی لائق تھیں۔ چونکہ حضرت ابوطالب کی کثیر اور دھنی اور جناب فاطمہ اپنی اولاد سے زیادہ میرا خیال رکھتی تھیں۔ وہ مجھے سیر کر کے کھلاتی تھیں اور اپنی اولاد کو بھوکا رکھتیں۔ وہ مجھے لباس پہناتی تھیں اور انھیں بے لباس رکھتیں۔ وہ مجھے صاف ستھرا رکھتی تھیں اور انھیں پھانگندہ حال رکھتیں۔ جناب عمار یا سرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ان پر نماز جنازہ کے دوران چالیس تکبیریں کیوں پڑھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے عمار! کیونکہ جب میں نے نماز جنازہ کے لیے دائیں طرف نظر دوڑائی تو مجھے فرشتوں کی چالیس صفیں نظر آئیں لہذا میں نے فرشتوں کی ہر صف کے لیے ایک تکبیر پڑھی ہے۔

جناب عمار بن یاسرؓ نے عرض کیا: جب آپ ان کی قبر میں لیٹے تھے تو آپ کی کوئی آواز اور حرکت سنائی نہیں دی تھی؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! قیامت کے دن لوگ عریاں اور بے لباس مشہور ہوں گے اور قبر میں اُس دوران جب تمہیں میری کوئی آواز اور حرکت نہیں سنائی دے دی تھی، میں اپنے رب عزوجل سے یہ دعا مانگ رہا تھا کہ وہ انھیں بروز قیامت لباس کے ساتھ مشہور فرمائے۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے میں اُس وقت تک قبر سے باہر نہیں آیا جب تک میں نے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں لیا کہ نور کے دو چراغ آپ کے سر ہانے اور نور کے دو چراغ آپ کی پانچٹی کی طرف روشن ہیں اور آپ کی قبر پر دو فرشتوں کو مامور کیا گیا ہے جو قیامت تک آپ کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔^①

میرے حبیب کو بلاؤ

9/488 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْلِمِ الْمَلَاكِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْعُوا إِلَيَّ حَبِيبِي فَقَدْ اذْعُوا إِلَيْهِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ قَوْلَهُ مَا يُرِيدُ غَوْدَةً فَلَمَّا جَاءَهُ فَتَرَجَّ الثُّوبُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَأَدْخَلَهُ فِيهِ فَمَزَلْ مُخْتَبِئَةً حَتَّى قُبِضَ وَ يَدُهُ عَلَيْهِ

ابراہیم بن علقمہ اور اسود نے بی بی عائشہ سے نقل کیا ہے کہ بی بی عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپؐ نے فرمایا: میرے پاس میرے حبیب کو بلاؤ۔ تو میں نے کہا کہ ان کے پاس حضرت ابوطالبؓ کے بیٹے (حضرت علیؓ) کو بلاؤ۔ خدا کی قسم! آپؐ کا ارادہ حضرت علیؓ کے سوا کوئی اور شخص ہرگز نہیں ہے۔ جب حضرت علیؓ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے جو چادر اپنے اوپر کر رکھی تھی وہ حضرت علیؓ کے لیے کھول دی اور انھیں اپنی چادر کے اندر لے لیا اور آپؐ کا سر حضرت علیؓ کی گود میں ہی تھا کہ آپؐ کی روح پرواز کر گئی اور اُس وقت آپؐ کا دست مبارک حضرت علیؓ پر تھا۔^①

جنت میں داخل ہونے والے

10/489 قَالَ: حَدَّثَنَا نَاصِحٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَلَا تَتَّبِعِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونِ أُمِّي وَ أَكُونِ أَخَاكَ وَ تَكُونِ وَلِيَّتِي وَ وَصِيَّتِي وَ وَارِثَتِي تَدْخُلُ زَابِجٌ أَزْبَعُوهُ الْجَنَّةَ أَكَا وَ أَنتِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ ذُرِّيَّتُنَا خَلَفَ ظُهُورَنَا وَ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ أَقْبَتِنَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ عَمَائِلِهِمْ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت علیؓ سے ایک لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپؐ نے فرمایا: اے علیؓ! کیا آپؓ اس بات پر راضی اور خوش نہیں ہیں کہ آپؓ میرے بھائی اور میں آپؓ کا بھائی ہوں اور آپؓ میرے ولی، وصی اور جانشین اور وارث ہیں۔ آپؓ جنت میں (سب سے پہلے) داخل ہونے والے افراد میں سے جو تھے ہیں۔ وہ ہیں، آپؓ، حسنؓ اور حسینؓ ہیں اور ہماری ذریت ہمارے پیچھے پیچھے آ رہی ہوگی اور ان کے دائیں بائیں ایمان اور اوصاف کے اعتبار

سے ہماری امت میں سے ہمارے پیروکار ہوں گے۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! میں بالکل اس پر راضی اور خوش ہوں۔^①

صحابانِ شوریٰ سے مولا علیؑ کے سوالات

11/490 قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِيْلَانَ سَعْدُ بْنُ ظَلِيبٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْكَفَيْلِ قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَيْتِ يَوْمَ الشُّوْرِى فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَذْشُدُّكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً أَوْ فِيكُمْ أَحَدٌ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ أَذْشُدُّكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً هَلْ أَحَدٌ وَخَدَّ اللَّهُ قَبِيلِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ فَأَنْشُدُّكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ أَذْشُدُّكُمْ بِأَنَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ أَمٌّ مِثْلُ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ أَذْشُدُّكُمْ بِأَنَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ زَوْجَةٌ مِثْلُ زَوْجَتِي فَاحْتَتِ سَيِّدَةً نِسَاءً أَهْلُ الْجَنَّةِ غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ فَأَنْشُدُّكُمْ اللَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ سِبْطَانٍ مِثْلُ سِبْطِ الْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدَيِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ فَأَنْشُدُّكُمْ اللَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ نَاجَاهُ رَسُولُ اللَّهِ فَقَدَّمَهُ بَيْنَ يَدَيْ نَهْوَاهُ صَدَقَةً غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ فَأَنْشُدُّكُمْ اللَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ فَأَنْشُدُّكُمْ بِأَنَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ أَنْتَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ أَذْشُدُّكُمْ اللَّهُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أُلِيَ النَّبِيُّ بِظَنِّهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ الْيَتِي بِأَخِي خَلَقْتَ إِلَهَكَ بِأَكْلٍ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّائِرِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فَسَمِعْتُ يَأْكُلُ مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ

ابو الطفیل سے مروی ہے کہ عس شوریٰ کے دن اس گھر کے اندر موجود تھا جہاں شوریٰ کے افراد موجود تھے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دو قبلوں (بیت المقدس اور

① عربی کتاب میں حالہ صحت نہیں ہے۔

مسجد الحرام) کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہو؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے؟
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے مجھ سے پہلے اللہ کی وحدانیت کی گواہی دی ہو؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ کا بھائی ہو؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس کا میرے بھائی جناب جعفر (طیار) جیسا بھائی ہو؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص ہے جس کی زوجہ میری زوجہ (جناب) فاطمہ جیسی ہو جو جنت کی عورتوں کی سردار ہیں؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص ہے جس کے بیٹے حسن و حسین جیسے ہوں جو جہانِ جنت کے سردار ہیں؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دیا ہو؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کے ہارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی مولا ہے، اے اللہ! اُو اُس کو دوست رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اُو اُس کو دشمن رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ تو سب نے جواب دیا: بھلا! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے یہ کہا ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب ہارون کو

جناب موسیٰ سے تھی؟ تو سب نے جواب دیا: بخدا ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: میں تم سب لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس پرندے کا گوشت آیا تھا تو آپؐ نے دُعا مانگی: اے بارہا! تو میرے پاس اپنی مخلوق میں سے وہ شخص بھیج دے جو تجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت تناول کرے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کے ہمراہ اُس پرندے کا گوشت تناول کیا؟ تو سب نے جواب دیا: بخدا ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؑ نے فرمایا: اے خدا یا! تو اُس بات پر گواہ رہنا۔^①

مولانا علیؑ کی ولایت کا سوال

12/491 عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ هُمْ أَتَاهُمْ مُسْئِلُونَ قَالَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ابن عباسؓ نے اس آیت ”انہیں روکو، ان سے کچھ پوچھا جائے گا“۔ (سورہ صافات: آیت ۲۴) کی تفسیر میں بیان کیا: اس سے مراد حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت ہے۔^②

ابن عباسؓ اور آیت تبلیغ

13/492 عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الكَافِرِينَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْلُغَ فِيهِ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ

كُنْتَ مَوْلَا فَعَلَى مَوْلَاةِ اللَّهِ وَاللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاةِ وَعَادِ مَنْ عَادَاةَا

ابن عباسؓ نے درج ذیل آیت: ”اے رسول! جو کچھ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا دیجیے اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو (پھر یہ سمجھا جائے گا کہ) آپؐ نے اس کا کوئی پیغام پہنچوایا نہ

① امالی شیخ صدوق: ص ۵۲۱؛ امالی شیخ طوسی: ص ۳۴۷

② بحار الانوار: ج ۲۳، ص ۲۷۰؛ تاویل الآیات: ۲/۳۹۳؛ البرهان: ۲/۱۷؛ تفسیر انوار: ۱۳۰

نہیں۔ اور اللہ آپ کی لوگوں (کے شر) سے حفاظت کرے گا۔ بے شک! خدا کا قروں کو ہدایت نہیں کرتا۔“ (سورہ: مدہ: آیت ۶۷) کی تفسیر کے بارے میں بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت و امامت کا حکم لوگوں تک پہنچا دیں تو نبی ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا میں مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔ ①

ایک جوان کی جنگ نہروان میں شرکت

14/493 حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَدَلَّهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ قَدْ غَالَهَ وَوَضَعَ رِجْلَاهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَتَبَتِ عُرْوَةُ شَعْرَهُ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ عُرْوَةُ مِنْ أَحْسَنِ فِي الْأَرْضِ فَسَبَّ الْغُلَامُ وَنَشَأَ عَلَى عَهْدِ مَا يَنْشَأُ عِنْدَ وَاحِدٍ فِي الْيَقْفِ وَقَرَاءَةُ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا خَرَجَ أَهْلُ الْبَهْرَةِ وَمَرَّ بِهِمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ قَلْبُ يُرِيدُ أَنَا وَالتَّوَجُّنَ رَأَاهُ جِنَ طَسَعَتْ وَجُونَ سَقَطَتْ وَجُونَ غَاذَتْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ سَقَطَ أَثَرُ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ وَجْهِكَ لَا وَلَدُوا مَا سَقَطَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ أَخَذْتُهُ قَالَ لَمْ أَخْذُهُ فَقَبَضْتُهَا فَلَمَّا أَقْبَلَ أَهْلُ الْبَهْرَةِ عَرَفَ فَلَا يُخْبِرُهُمْ وَاسْتَبَانَ لَهُ أَمْرُهُمْ ثَابَرَتْ لَنَا عُرْوَةُ وَجَلَّ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَبِيهِ جَزَاكَ اللَّهُ مِنْ أَبِي خَبْرٍ أَقْبَلَ الَّذِي حَبَسَنِي اللَّهُ فَأَصْلَقَنِي رَجُلٌ مِنْهُ قَالَ كَذَبْتَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ لَا أَطْلُقُكَ أَبَدًا حَتَّى تَمُوتَ فَبَيْنَا أَوْ يَزْجِعُ أَثَرُ رَسُولِ اللَّهِ وَجْهَكَ قَالَ فَجَعَلَ يَدْعُو وَيَبْكِي السُّهْمَ اللَّهُمَّ حَتَّى أَطْعَمَ اللَّهُ عُرْوَةَ وَجَلَّ الشَّعْرَةُ فَأَصْلَقَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَمْ يَزَلْ فِي جِنَادَةٍ حَتَّى مَاتَ

علی بن زید سے مروی ہے کہ مجھے انصار کے ایک مرد نے بتایا کہ ایک انصاری کے گھر زمرہ رسالت میں بیٹا پیدا ہوا تو نبی ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور اپنے انگوٹھے کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) رکھا تو وہاں پر چمکدار بالوں کا گچھا اُٹک آیا جو گھوڑے کی دم کی طرح لگتا تھا اور وہ بچہ روئے زمین پر بسنے والوں میں بہت

خوبصورت لگت تھی۔ وہ بچہ جوان ہو گیا اور یوں پروان چڑھا جیسے کوئی نئی اور بھلائی پر عمل کرتے ہوئے علم فقہ اور قرآن مجید کی قرأت سکھتے ہوئے پروان چڑھتا ہے۔ جب اہل نہردان (خوارج) نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف) خروج کیا تو یہ جوان ان کے ہمراہ ہو گیا تو اس کی پیشانی سے وہ بالوں کا گچھا جھڑ گیا۔

علی بن زید (راوی) بیان کرتا ہے: خدا کی قسم! میں وہ شخص ہوں جس نے ان بالوں کو اُگتے بھی دیکھا اور بچے کرتے بھی دیکھا اور گرنے کے بعد پھر اُگتے ہوئے بھی دیکھا۔ اس کی پیشانی سے بالوں کو گرتے دیکھ کر اس کے والد نے کہا: رب کعبہ کی قسم! یہ تمہاری شرافتیں ہیں جس کی وجہ سے تمہارے چہرے سے رسول اللہ کی نشانی مٹ گئی۔ خدا کی قسم! تم نے ضرور کوئی ایسا کام کیا ہے جس کی وجہ سے وہ نشانی ختم ہو گئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر اس کے والد نے اپنے بیٹے کو پکڑ کر گھر میں محبوس (قید) کر دیا۔ جب اہل نہردان (خوارج) کی گمراہی کا اسے پتا چل گیا اور اس پر ان کی حقیقت آشکار ہو گئی تو اس نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کی اور خدا کی بارگاہ میں گریہ کرتے ہوئے گڑ گڑا کہ اللہ سے دعا مانگی کہ وہ اسے معاف کرتے ہوئے اس کی توبہ قبول فرمائے۔

اس نے اپنے والد سے عرض کیا: اے میرے والد گرامی! خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ کے ذریعے مجھے حقیقت سے آشنائی ہوئی کہ جو آپ نے مجھے قید کیا ہے۔ ہاں! اب آپ مجھے اس قید سے آزاد کر دیں اللہ آپ پر رحم فرمائے گا۔ تو اس کے والد نے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو، رب کعبہ کی قسم! میں تمہیں اُس وقت تک قید سے رہا نہ کروں گا جب تک تمہاری موت واقع نہ ہو جائے، یا پھر رسول اللہ کی نشانی تمہارے چہرے پر واپس آجائے۔

پھر وہ جوان روتے ہوئے گڑ گڑا کہ اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگتا رہا: اے یا رب! اللہ کی نشانی واپس لوٹو۔ پھر اللہ نے اُس کی دعا قبول کرتے ہوئے اس کی پیشانی پر دوبارہ بال اُگا دیئے۔ پھر اُس کے والد نے اُسے قید سے آزاد کر دیا لیکن وہ جوان ہمیشہ اللہ کی محبت میں مشغول رہا یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔^①

شانِ امامؑ میں فرزدوق کا قصیدہ

15/494 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ دِينَارٍ الْعَلَلِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَمَنِيٌّ ابْنُ عَائِشَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ عَشِيمَةُ الْجُمُعَةِ إِذْ حَدَّثَنِي عَشْرَةَ لَيْلَةً

① عربی کتاب میں حالہ درج نہیں ہے۔

بَيْتِكَ مِنْ رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَتَمْسِينَ قَالُوا: نَحْنُ وَشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي زَمَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَطَافٌ
بِالْبَيْتِ فَوَيْدًا أَنْ يَهْوِلَ إِلَى الْحَجَرِ فَيَسْتَلِيَهُ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَنُصِبَ لَهُ يَنْدَرٌ وَجَلَسَ عَلَيْهِ يَنْظُرُ إِلَى
النَّاسِ وَمَعَهُ أَهْلُ لِسَامٍ إِذْ أَقْبَلَ عَلَى بَيْنِ الْحَصَنَيْنِ مِنْ أَبِي ظَلِيبٍ مِنْ أَمْسِنِ النَّاسِ وَجْهًا وَ
أَطْيَبِهِمْ أَرْجَا قَطَافٌ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا بَلَغَ إِلَى الْحَجَرِ تَنَحَّى النَّاسُ حَتَّى يَسْتَلِيَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
السَّامِ مَنْ هَذَا الَّذِي قَامَهُ النَّاسُ هَذِهِ الْهَيْبَةُ، فَقَالَ وَشَامٌ لَا أَعْرِفُهُ عَقَافَةٌ أَنْ يَرْتَعِبَ فِيهِ أَهْلُ
السَّامِ وَكَانَ الْفَرَزْدَقُ حَاضِرًا فَقَالَ نَكَبِي أَعْرِفُهُ فَقَالَ الْكَلْبِيُّ مَنْ هُوَ، يَا أَبَا فِرَاسٍ فَقَالَ:

هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطْلَانُ وَطَائِفُهُ	وَالْبَيْتُ بِعَرَفَةِ وَالْحُلُ وَالْحَرَمُ
هَذَا ابْنُ حَنْزَلَةَ يَتَادُ اللَّهُ كُلَّهُمْ	هَذَا التَّقِيُّ التَّقِيُّ الظَّاهِرُ الْعَلَمُ
إِذَا رَأَتْهُ فَرَيْشٌ قَالَتْ قَائِلُهَا	إِلَى مَكَارِمِ هَذَا يَنْتَهِي الْكِرَامُ
يُنْفِي إِلَى إِذْوَاقِ الْعِزِّ إِلَهِي فَخُورٌ	عَنْ تَبِعَاتِ عَرَبِ الْإِسْلَامِ وَالْعَجَمُ
يَكَادُ يُهَيِّكُ عِزْقَانِ رَاغِبِي	رُكْنِ الْحُطَيْمِ إِذَا مَا جَاءَ يَسْتَلِمُ
يُخَوِّسُ عِيَاءً وَ يُغْفِي مِنْ مَهَابَتِهِ	وَلَا يُكَلِّمُ إِلَّا جِنِّ يَنْتَشِمُ
مِنْ حَتِيَّةٍ دَانِ فَطُلُ الْأَبْيَاءِ لَهُ	وَقَضَرَ أَمْرُهُ دَانَتْ لَهُ الْأُمَمُ
يَسْتَلْقِي لُورَ الْهُدَى عَنْ لُورِ عَرَبِهِ	كَالْشَّيْبِ يَنْجَابُ عَنْ إِفْرَاقِهَا الْقَتَمُ
مُسْتَلْقَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ تَبَعْتُهُ	طَائِفَتُ عَنَابِرُهُ وَالْحَيَمُ وَالْيَتَمُ

فَقَالَ فَغَيْبَ وَشَامُ وَأَمْرٌ يَحْتَسِبُ الْفَرَزْدَقُ بِعَفْوَانِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَبَلَغَ ذُنُوبُ عَيْنِ بَيْنِ
الْحُسَيْنِ فَبَعَثَ إِلَى الْفَرَزْدَقِ بِأَتَمِّ عَشْرَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَالَ أَعْبِدْنَا يَا أَبَا فِرَاسٍ فَلَوْ كَانَ بَيْنَنَا أَنْتَ
مِنْ ذَلِكَ نَوْصَنَاتِكَ بِوَعْدِكَ لَفَرَزْدَقُ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ أَنَّكَ لَدَيْ قُلْتِ إِلَّا غَطْبًا يَلِدُ
لِرَسُولِهِ وَمَا كُنْتُ لِأَزْأَعِيهِ شَيْئًا فَقَالَ شَكَرْتُ لَكَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ إِذَا أَنْفَدْنَا أَمْرًا
لَمْ نَعُدْ فِيهِ قَبِيحَتَهَا وَجَعَلَ يُهْجُو وَشَامًا وَهُوَ فِي الْحَبَشِ وَكَانَ يَتَاهَجَّهُ:

الْحَبَشِيُّ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَكَّةِ	إِلَيْنَا قُلُوبُ النَّاسِ يَهْوَى مُبِينَتَا
يَقْبِيبُ رَأْسًا لَمْ يَكُنْ رَأْسَ سِنِينَ	وَعَيْنُ لَهُ حَوْلَاءُ بَانَ عِيُونَهَا

فَبَعَثَ فَأَخْرَجَهُ وَبَعْدَ الْبَيْتِ الَّذِي أُوتِيَ هَذَا ابْنُ قَاطِئَةَ بِرْ وَآيَةُ وَهُوَ:

فَلَيْسَ قَوْلُكَ مِنْ هَذَا بِضَائِرِهِ الْعَرَبُ تَعْرِفُ مَنْ أَنْكَرَتْ وَالْعَجَمُ

عبداللہ بن عمر یعنی ابن عائشہ نے اپنے والد اور دیگر افراد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ عبدالملک ؓ کے دور خلافت میں ہشام بن عبدالملک نے حج کیا اور اس نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد بہت کوشش کی کہ حجر اسود تک پہنچ سکے تاکہ اسے بوسہ دے سکے مگر وہ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ پھر اس کے لیے ایک منبر لگا دیا گیا جس پر بیٹھ کر وہ لوگوں کو دیکھنے لگا کہ اسنے میں حضرت علی (زین العابدین) بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے جو تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور پاکیزہ سیرت کے مالک تھے۔ آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد جب حجر اسود کی جانب بڑھے تو لوگ ایک طرف ہو گئے اور آپؐ کے لیے راستہ بنا دیا یہاں تک کہ آپؐ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ یہ منظر دیکھ کر اہل شام میں سے ایک شخص نے ہشام سے پوچھا: یہ پرہیزگاری کی شخصیت کون ہیں جس کی دعا کہ لوگوں کے دلوں پر پڑی ہوئی ہے۔ تو ہشام نے کہا: میں نہیں جانتا (حالانکہ وہ امام علی زین العابدین علیہ السلام کو بخوبی جانتا تھا مگر اس نے اس خوف اور اندیشے سے ایسا کہا کہ کہیں اہل شام امام کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ جب ہشام نے یہ جواب دیا تو وہاں پر فردوق ؓ بھی موجود تھا، اس نے کہا لیکن میں انھیں جانتا ہوں۔ تو اس شامی نے کہا: اے ابوہریر! یہ کون ہیں؟ تو ابوہریر (فردوق) نے کہا:

”یہ وہ مقدس شخصیت ہے جس کے نقش قدم وادئ بطحاء (مکہ مکرمہ) پہنچاتی ہے اور بیت اللہ (یعنی کعبہ) اور محل و حرم سب ان کو جانتے پہنچتے ہیں۔

یہ ’س ذات گرامی کے تختہ جگر ہیں جو اللہ کے تمام بندوں میں سب سے بہتر ہیں (یعنی حضرت محمد ﷺ) یہ صاحب تقویٰ، پرہیزگار، پاک و پاکیزہ اور پرچم طہارت ہیں۔ جب ان کو قبیلہ قریش کے لوگ دیکھتے ہیں تو ان کو دیکھ کر کہنے والا کہن کہتا ہے کہ ان کے مکارم اخلاق پر کرم کی انتہا ہے۔ یہ عزت و بزرگی کے اس اونچے کمال پر فائز ہیں کہ جس کے حصول سے اسلام کے عرب و عجم قاصر ہیں۔

① عبدالملک ابن مروان: یہ اموی خلافت کا پانچواں خلیفہ تھا۔ (مترجم)

② ابوہریر ہاشم بن غالب فردوق حمیری: یہ مہاجر بنو امیہ کا قصاب اور مشر تھا اور اس کی تاریخ وفات ۱۱۰ ہجری ہے اور اس کا یہ قصیدہ ”قصیدہ امیہ“ کے نام سے شہرت رکھتا ہے۔ (مترجم)

جب وہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے آتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ (حجر اسود) رکنِ حطیم ان کی ہتھیلی کو پہچان کر قحام لے گا۔ وہ شرم و حیا سے لگا ہیں نیچی رکھتے ہیں اور ان کے زعب و ہیبت سے دوسروں کی نگاہیں نیچی رہتی ہیں۔ اس لیے ان سے اُس وقت گفتگو کی جاسکتی ہے جب وہ مجسم فرما رہے ہوں۔

یہ وہ ذاتِ گرامی ہے کہ جن کے جہدِ محترم (نبی کریم ﷺ) کے سامنے تمام انبیاء کی فضیلتیں کمتر ہیں (یعنی نبی اکرم تمام انبیاء سے افضل و برتر ہیں) اور تمام اُمتوں کی فضیلت ان کی اُمت کی فضیلت کے آگے پست و کمتر ہے (یعنی آپ کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل و برتر ہے)۔ آپ کی روشن و منور پیشانی سے ہدایت کا نور یوں پھوٹ رہا ہے جیسے سورج سے نور نکلتا ہے کہ جس کے طلوع ہونے سے تاریکیاں جھٹ جاتی ہیں۔

آپ کے فخر کی لڑی رسول اللہ ﷺ سے نکلی ہوئی ہے۔ آپ کے تمام عناصر اور عادات و خصائل پاک و پاکیزہ ہیں۔“

یہ سن کر ہشام آگ بگولا ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ فرزدق کو مکہ و مدینہ کے درمیان صفحان کے مقام پر قید کر دیا جائے۔ جب حضرت علی (زین العابدین) بنِ حسین رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے بارہ ہزار درہم فرزدق کو بھجوائے اور فرمایا: اے ابوہریر! ہم سے درگزر کرنا اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو ہم تمہیں اس سے بھی زیادہ عطا کرتے۔ لیکن فرزدق نے یہ کہہ کر اس مال کو واپس کر دیا کہ اے فرزندِ رسول! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر بیان کیا ہے۔ مجھے اس پر کسی اُحزت کی خواہش نہیں تھی۔

اس پر حضرت امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بات پر اللہ کا شکر ادا کر مگر ہم اہل بیت جب کسی کو کچھ عطا کر دیتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے۔ پھر فرزدق نے آپ کی طرف سے وہ ہدیہ (بارہ ہزار درہم) قبول کر لیا اور اُس نے قید خانے میں ہشام کی جھولکھی۔ اس نے ہشام کی جھولکیاں کرتے ہوئے کہا:

”کیا تم نے مجھے مدینہ (اور مکہ) کے درمیان قید خانے میں ڈال دیا ہے کہ جس کی طرف لوگوں کے دل جھکتے ہیں۔ وہ اپنے سر کو ہلاتا رہتا ہے کیونکہ وہ کسی سیدِ سردار کا سر نہیں تھا اور وہ اپنی بھینگی آنکھوں کو حرکت دیتا رہتا ہے کہ جس کے محبوب ظاہر ہیں۔“

جب ہشام کو اس بھوکے خبر ہوئی تو اس نے اسے قید خانے سے رہا کر دیا۔

مؤلف کہتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق هذا ابن فاطمہ والے بیعت الشعر کے بعد یہ بیت الشعر ہے جس کا

ترجمہ یہ ہے:

”تمہارا یہ کہنا کہ یہ کون ہیں؟ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ جس ذات گرامی کو پہچاننے سے ٹوا نکار کر رہا ہے، ان کو تو عرب و عجم سب جانتے ہیں۔“^(۱)

زیارت اہل بیت کا ثواب

16/495 قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَمِيْسٍ عَنْ أَنْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِرَسُولِ اللَّهِ يَا أَبَتِ مَا جَزَاءُ مَنْ زَارَكَ، لَقَالَ مَنْ زَارَنِي أَوْ زَارَ أَبَاكَ أَوْ زَارَ أَخَاكَ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أُزَوِّدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقِّي أَخِيصَهُ مِنْ دُؤْبِهِ

حضرت امام حسن ابن علی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے نانا جان! اگر کوئی شخص آپ کی زیارت کرے تو اُسے کیا جزا ملے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری زیارت کی یا آپ کے والد گرامی یا آپ کی یا آپ کے بھائی (حسین) کی زیارت کی تو اُس کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں قیامت کے دن خود اُس کی زیارت کے لیے اُس کے پاس جاؤں گا اور میں اُسے اُس کے سناہوں سے نجات دلاؤں گا۔^(۲)

یوم غدیر کا روزہ

17/496 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ كَقَفَّارَةِ سِتِّينَ سَنَةً

ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے مروی ہے کہ غدیر خم کے دن کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔^(۳)

○ مؤلف نے اس قصیدہ سب کے صرف دس آیات الشعر ذکر کیے ہیں لیکن دیوان الفردق میں اس کے ستائیس احیات مذکور ہیں۔ دیکھئے

دیوان الفردق: ۲/۸۳۸

○ علل الشرائع: ص: ۳۶؛ کامل الزیارات: ۱۱؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۳۰

○ ثواب الاعمال: ۶۸؛ بحار الانوار: ۹۷/۱۱۳

رسول اللہ مہذر ہیں

18/497 ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ

رَسُولُ التَّوَلِيْعَيْنِ يَا عَيْنُ أَكُ الْمُنذِرُ وَأَنْتَ الْهَادِي بِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ تَحَامِدُ الْخَلْقِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”بے شک! آپؐ مہذر (ڈرانے والے) ہیں اور ہر قوم کے لیے ہادی ہیں“ (سورہ رعدہ: آیت ۷) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علیؓ! میں مہذر (ڈرانے والا) ہوں اور آپؐ ہادی ہیں۔ اے علیؓ! آپؐ کے وسیلے سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں۔^①

ولایت علیؓ کے عوض پچاس دینار

19/498 قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ لَدُنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُلَيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَرْوَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُعْصِي الْقَاسِمَ قَالَ فَتَعَرَّفْتُ إِلَيْهِ

فَقَالَ مَتْنُ أَنْتَ فَقُلْتُ مَنْ قُرَيْشٍ قَالَ مَنْ أَبِي قُرَيْشٍ، كُنْتُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ مَنْ أَبِي بَنِي هَاشِمٍ،

فَسُئِلْتُ فَقَالَ مَنْ أَبِي بَنِي هَاشِمٍ، فَقُلْتُ مَوْلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ عُمَرُ حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَتَيْتُهُمْ سَمِعُوا

رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَتَعَبْتُ مَوْلَاهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَرْءِ ائْتِنِي كَمْ تُخِيلُ أَمَّا لَعَنَ قَالَ بِئِنَّ دِرْهَمَ

أَوْ مِائَتِينَ إِمَّا تَتَنِي دِرْهَمًا قَالَ أُعْطِيَ تَحْمِيصِينَ دِينَارًا أَلَوْلَا يَوْ قُلِي بَنِي أَبِي طَالِبٍ

عمر بن مرویان کرتا ہے: میں شام میں موجود تھا جب کہ عمر بن عبدالعزیز لوگوں کو مال سے لواڑتا تھا۔ میں نے اُس کے پاس جا کر اُسے اپنا تعارف کروانا چاہا تو اُس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: قریش سے ہوں۔ اس نے کہا: قریش کے کون سے خاندان سے ہو؟ میں نے جواب دیا: بنو ہاشم سے ہوں۔ اُس نے کہا: بنو ہاشم کی کس لڑی سے ہو؟ تو میں خاموش ہو گیا۔ اُس نے پھر پوچھا: بنو ہاشم کی کس لڑی سے ہو؟ تو میں نے جواب دیا: میں علیؓ ابن ابی طالبؓ کا غلام ہوں۔

یہ سن کر عمر (بن عبدالعزیز) نے کہا: مجھے کئی لوگوں نے بتایا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؓ مولا ہے۔“ پھر اس نے کہا: اے مراحم! تم اس طرح کے افراد و کتلاں

عطا کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: ایک سو درہم یا دو سو درہم۔ پھر عمر بن عبدالعزیز نے اس سے کہا: تم اسے علی ابن ابی طالب کی ولایت کی وجہ سے بچاس دینار عطا کرو۔^①

مولا علی خیر البشر ہیں

20/499 حَدَّثَنَا شَرِيفُ بْنُ شَبَّابٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

يَقُولُ: عَيْنُ خَيْرِ الْبَشَرِ قَمْنُ أَبِي فَقْدَرٍ كَفَرٍ

حدیفہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: علی خیر البشر ہیں جس نے اس سے انکار کیا اس نے کفر کیا۔^②

سیدۂ عالم کی بیمار پرسی

21/500 قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَخْوَلُ قَالَ هَذَا كِتَابُ جَدِّي عُمَانَ بْنِ

سَعِيدٍ فَقَرَأْتُ فِيهِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُسْتَمٍ أَبُو مُعَاذٍ الْخَزَّازُ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَلْبٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَرَضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

فَاتَّخَذَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ عَائِدًا لَهَا فِي تَقْرِيرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَنَسْتَأْذِنُ فَقَالَتْ يَا أَبَتِ لَا تَقْدِرُ عَلَى الدُّخُولِ عَلَى إِرَانٍ

عَلَى عِبَاءَةٍ إِذَا غَطَّيْتُ بِهَا رَأْسِي انْكَشَعَتْ يَجْلِسُ وَإِذَا غَطَّيْتُ بِهَا رِجْلِي انْكَشَفَ رَأْسِي فَدَفَعَ

رَسُولُ اللَّهِ تَوْبَهُ وَالْقَاهُ إِلَيْهَا فَتَسْتَوِثُ بِهِ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ مَا هُنَّي

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَجَعُهُ وَمَا يَمِينُ الْوَجَعِ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَوْجِجٍ قَالَ لَا تَقُولِي ذَلِكَ يَا بَنِيَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ نَعَانِي

لَمْ يَرْضَ الدُّنْيَا لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا مِنْ أَوْلِيَائِهِ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّهُ زَوْجُكِ أَقْدَمَ أُمِّي سَلَامًا وَ

أَعْلَمَهُمْ عِلْمًا وَأَعْظَمَهُمْ جَلَمًا إِنَّ اللَّهَ أَطْلَعَ كُلَّ خَلْقٍ وَخَلَقَهُمْ مِنْهُمُ أَبَاكَ فَبِعِزَّتِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

ثُمَّ أَشْرَفَ النَّبِيَّةَ فَاصْطَفَى زَوْجَتَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَوْصَى إِلَى قَرَوْنِكِ ثُمَّ أَشْرَفَ النَّبِيَّةَ

فَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ أَشْرَفَ الزَّاهِقَةَ فَاصْطَفَى بَيْنِيكَ عَلَى شَبَابِ الْعَالَمِينَ فَاهْتَزَّ

① عربی کتاب میں بحالہ درج نہیں ہے

② امان فیج صدوق: ص ۷۲؛ بیون اخبار الرضا: ۲/۵۹؛ بحار الانوار: ۳۸/۳؛ امان فیج طوسی: ۲۱۳؛ کشف المرآة: ۱۵۶/۱

الْعَرْشِ وَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُرِيَّتَهُ بِمَا قَهَّهَا بِمَا قَرَّ الْقِيَمَةِ جَنَّتِي الْعَرْشِ كَقُرْعِي الذَّهَبِ قَالَتْ رَحِيتُ
عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاسْتَبَقَرْتُ قَوْضَعَ رَسُولِ اللَّهِ يَدَيْهَا بَلَى كَيْفَ بِنَاخُ قَالَ اللَّهُمَّ رَافِعُ الْوَصِيَّةِ
وَكَائِلُ الطَّائِفَةِ اذْهَبْ عَنْ فَاطِمَةَ بِذَنْبِ نَبِيِّكَ فَكَانَتْ قَانِطَةً تَقُولُ مَا وَجَدْتُ مُفْعَةً سَعَيْي بَعْدَ
دَعْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ

زید بن علی نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ کے
نبی حضرت محمد ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؑ زہراءؑ طلبہ زمانہ رسالت میں بیمار ہو گئیں تو اللہ کے نبیؐ اپنے کچھ اصحاب
کے ہمراہ آپؑ کی سیادت کے لیے تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو جناب فاطمہؑ نے فرمایا: بابا جان! میں
میں آپؑ کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ میرے پاس جو چادر ہے اگر اس سے سر ڈھا جاتی ہوں تو پاؤں سے
چادر ہٹ جاتی ہے اور اگر پاؤں ڈھا جاتی ہوں تو سر سے چادر ہٹ جاتی ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک کپڑا آپؑ کی طرف پھینکا جس سے آپؑ نے مکمل پردہ کیا اور خود کو ڈھانپا
پھر رسول اللہ گھر کے اندر تشریف لائے اور فرمایا: اے میری بیٹی! آپؑ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو جناب فاطمہؑ نے جواب
دیا: بابا جان! اُس وقت میں درد میں مبتلا ہوں آج تک مجھے ایسی درد اور تکلیف پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! ایسا مت کہو بے شک! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور اولیاء
میں سے کسی کے لیے اس دنیا کو پسند نہیں کیا۔ کیا آپؑ اس بات پر خوش اور راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کا شوہر وہ ہے جس نے
میری امت میں سے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا اور یہ میری امت میں سب سے علم اور حلم رکھتے ہیں۔ بے شک!
اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر نظر ڈالی تو اپنی تمام مخلوق پر آپؑ کے والد گرامیؑ کو منتخب کیا اور آپؑ سے والد گرامیؑ کو تمام جہانوں
کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ پھر اُس نے دوبارہ اپنی مخلوق پر نظر ڈالی تو تمام جہانوں پر تمہارے شوہر کو برگزیدہ بنایا اور مجھے
اس بات کی تلقین فرمائی تو میں نے تمہاری شادی اس سے کر دی۔ پھر اللہ نے تیسری دفعہ اپنی مخلوق پر نظر ڈالی تو تمام
جہانوں کی عورتوں پر تمہیں برگزیدہ بنایا۔ پھر چوتھی دفعہ اپنی مخلوق پر نظر ڈالی تو آپؑ کے بیٹوں (حسن و حسینؑ) کو ولیدین
کے جوانوں پر برگزیدہ کیا۔ پھر عرش میں لرزہ پیدا ہوا اور اس نے اللہ سے سوا کسی کو اسے ان دونوں ہستیوں (یعنی
حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ) کے وجود سے زینت بخشے۔ پس! قیامت کے دن یہ دونوں عرش کے دائیں اور
بائیں جانب یوں ہوں گے جیسے سونے کی دو بالیاں دائیں اور بائیں ہوتی ہیں۔

اس پر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے راضی اور خوش ہوں۔ پھر رسول اللہ نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے بار الہا! اے وصیت (نصیحت) کو سربلند کرنے والے! اے ضرورت مندوں کی کفالت اور سرپرستی کرنے والے! تیرے نبی کی بیٹی فاطمہ جس تکلیف سے دوچار ہے وہ تکلیف اس سے دور فرما۔

جناب فاطمہ علیہا السلام فرمایا کرتی تھیں: رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کے سننے کے بعد میں نے کبھی بھوک محسوس نہیں کی۔ ①

طلحہ وزبیر کے قتل کی پیش گوئی

22/501 قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْنِسٍ عَنْ مَيْسَرَةَ قَائِمٍ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ ثَمِيمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِبَيْتِ قَارٍ وَكُنْ تَرَى أَنَا سَخَطُطُ فِي يَوْمِنَا هَذَا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَانْدُو لَنْظِهَرَنَ عَلَى هَذَيْنِ الْفِرْقَةِ وَلَنْتَقُشَنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ يَغْنَى طَلْعَةُ وَالزُّبَيْرُ وَلَنْسَتَبِيْعَنَّ عَسْكَرَهُمَا قَالَ الشَّيْبِيُّ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ أَمَا تَرَى إِلَى ابْنِ عَمْرٍو وَ مَا يَقُولُ فَقَالَ لَا تَجْعَلْ حَتَّى تَنْخَرُ مَا يَكُونُ فَلَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْبَصْرَةِ مَا كَانَ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَا أَرَى ابْنَ عَمْرٍو إِلَّا صَادِقًا فِي مَقَالِهِ فَقَالَ وَبِحَکِّ إِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَهْدَ الْيَوْمِ تَمَانِينَ عَهْدًا أَنَّهُ يَغْهَرُ شَيْئًا مِنْهَا إِنْ أَحْبَبَ غَيْرُهُ فَتَعَلَّ هَذَا عَهْدَ الْيَوْمِ

منہال بن عمرو بیان کرتا ہے: قبیلہ تمیم کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ہم مقام ذی قار ② میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے ہمراہ موجود تھے اور ہم یہ سوچ رہے تھے کہ ہمیں آج ہی اچک لیا جائے گا کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! ہم اس گروہ (جمل والوں) پر غالب آئیں گے اور ہم ان دونوں افراد یعنی طلحہ اور زبیر کو قتل کر ڈالیں گے اور ہم ان دونوں کے لشکروں کو مباح قرار دیں گے۔

تمیمی شخص کہتا ہے کہ میں جناب عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور اُن سے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ تمہارا بچا زاد (یعنی حضرت علیؑ) کیا کہہ رہا ہے؟

② بحار الانوار ج ۸ ص ۱۲؛ الخرج، البحر المحیط ص ۵۲

③ یہ بصرہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ (مترجم)

تو عبداللہ ابن عباسؓ نے کہلہ تم جلد بازی نہ کرو بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔

تمہی شخص کہتا ہے کہ جب بصرہ کا محاصرہ ختم ہو گیا (یعنی حضرت علیؓ کو جنگ جمل میں فتح حاصل ہوئی اور یہ فتنہ ختم ہو گیا) تو میں عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے کہلہ یقیناً تمہارا چچا زاد بھائی اپنی بات میں صادق ہے۔ عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا: تمہ پر افسوس ہے! ہم اصحاب محمدؐ آپس میں اکثر یہ بات کرتے ہیں کہ نبیؐ بصرہ کو فتح کرنے کے بعد حضرت علیؓ کو اپنی امور کی وصیت فرمائی ہے جو آپؐ نے حضرت علیؓ کے علاوہ کسی اور کو وصیت نہیں فرمائے اور ہو سکتا ہے کہ یہ امر بھی ان وصیت کیے گئے امور میں سے ایک ہو۔ ①

فرمان رسالتؐ اور زبیر کا اعتراف

23/502 قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ الْإِسْهَاقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا اصْطَلَفَ النَّاسُ يَلْعَزِبُ بِالْبَطْرِ وَخَرَجَ ضَلْعُهُ وَالزُّبَيْرُ فِي صَلْبٍ مِنْ أَطْحَافِهِمَا فَكَادَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الزُّبَيْرَ بْنِ الْعَوَّامِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ اذْنُ مِثْلِي وَأُفْعَى إِلَيْكَ بِرِجْلِ عَمْرٍاءَ فَكَادَ مِنْهُ عَنِّي اِخْتَلَفَ أَغْنَى قُرُسِهِمَا فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْشُدْكَ اللَّهَ إِنْ ذَكَرْتُ شَيْئاً فَذَكَرْتُهُ أَمَا تَعْتَرِفُ بِهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَمَا ذَكَرْتُ يَوْمَ كُنْتُ مُقْبِلاً عَلَى الْبَطْرِ بِئِنَّهُ تُحَدِّثُنِي إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ قَرَأَكَ وَأَنْتَ تَبَسُّمُ إِنَّ فَقَالَ لَكَ يَا زُبَيْرُ أَوْ تُحِبُّ عَلِيّاً؟ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ لَا أُحِبُّهُ وَ تَبْنِي وَ تَبْنِي مِنَ النِّسْبِ وَ الْمَوَدَّةِ فِي اللَّهِ مَا لَيْسَ بِغَيْرِهِ؟ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَقَاتِلُهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ فَتَكُنْ الزُّبَيْرُ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِي أَلَيْسَ هَذَا الْمَقَامُ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ دَعْ هَذَا فَتَكُنْتَ بَايَعْتَنِي صَوْعاً قَالَ هَلَى قَالَ فَوَجَدْتُ مِثْلِي حَدَّثَنَا يُوجِبُ مَقَارَفَتِي فَسَكَتُ ثُمَّ قَالَ لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا قَاتِلُكَ وَ رَجَعَ مُتَوَجِّهاً نَحْوَ الْبَطْرِ فَقَالَ ظَلَعُهُ مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ تُخْبِرُ عَنَّا تَحْرُكُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ ذَكَرْتَنِي مَا كَانَ أَنْسَانِيهِ الدَّهْرُ وَ احْتَجَّ عَلَيَّ بِبَيْعَتِي لَهُ فَقَالَ ظَلَعُهُ لَا وَلَكِنْ جَبْنْتُ وَ انْتَفَعْتُ بِعَمَلِكَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ لَهُ أَجِبْنِ لَكِنْ أَذْكَرْتُ فَذَكَرْتُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَبَتِ جُنْتُ بِهَتْنِي الْعُسْكُرَيْنِ

الْعَظِيمِينَ حَتَّى إِذَا اضْطُّعُوا لِلْحَرْبِ قُلْتُمْ أَتُرْكُهُمْ وَ أَنْصَرِفُ فَمَا تَقُولُ فَرِيضٌ عَدُوٌّ بِالْمَدِينَةِ اللَّهُ
لَهُ يَا أَيُّهَا لَا تُشَبِّهْ بِنَا الْأَعْدَاءَ وَلَا تُشَبِّهْ نَفْسَكَ بِالْهَزِيمَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ يَا أَيُّهَا مَا أَضْغَعُ وَ
قَدْ خَلَّفْتُ لَهُ بِاللَّهِ إِلَّا أَقَاتِلْهُ قَالَ فَكَفِّرْ عَنْ عَمَلِكَ وَلَا تُفْسِدْ أَمْرَنَا فَقَالَ الرَّبِيزُ عِنْدِي مَكْحُولٌ
حُرٌّ يَوْجُوهُ اللَّهُ كَفَّارَةٌ لِيَسْبِي ثُمَّ عَادَ مَعَهُمْ لِلْقِتَالِ فَقَالَ هَتَامُ الثَّقَفِيِّ فِي فِعْلِ الرَّبِيزِ مَا فَعَلَ وَ
عَشَقَهُ عَبْدُهُ فِي قِتَالٍ عَلَيْهِ:

أُغِيثُ مَكْحُولًا وَ يَغِيصُ نَيْبُهُ لَقَدْ تَنَاكَ عَنْ قَضِي الْهَدَى ثُمَّ عَوَى
أَيْتَوِي بِهَذَا الضُّدِّ وَ الْبَرِّ وَ الثَّقَى سَمِعَلَمْ يَوْمًا مِنْ يَهْزُ وَ يَصْدُقُ
لَسْتَانِ مَا بَيْنَ الظَّلَالَةِ وَ الْهَدَى وَ شَتَانِ مَنْ يَغِيصُ النَّبَى وَ يُغِيثُ
وَ مَنْ هُوَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ مُشْتَرُ يُكَبِّرُ بَرًّا رَبَّهُ وَ يَصْدُقُ
أَفَى الْحَقِّ أَنْ يَغِيصَ النَّبَى سَفَاهَةً وَ يُغِيثُ عَنْ عِصْيَانِهِ وَ يُغْلِقُ
كَدَافِي مَاءٍ لِلشَّرَابِ يَوْمُهُ إِلَّا لِي ضَلَالٍ مَا يَصُبُّ وَ يَنْفَقُ

بکر بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ جب بصرہ (جنگ جمل) میں لوگ جنگ کرنے کے لیے صف آراء ہوئے تو طلحہ اور
زبیر اپنے ساتھیوں کی صفوں سے باہر آئے۔ اس پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے زبیر بن عوام کو بلند آواز
میں پکارتے ہوئے کہا: اے عبداللہ (زبیر کی کنیت) میرے قریب آؤ تاکہ میں تمہیں وہ راز کی بات بتاؤں جو میرے پاس
امانت ہے تو زبیر آپؑ کے اس قدر قریب ہوا یہاں تک کہ دونوں کے گھونڈوں کی گردنیں آپس میں مل گئیں اور امیر المومنین
علیؑ نے اس سے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اگر میں تمہیں کوئی بات یاد دلاؤں اور تم کو وہ یاد آ جائے
تو کیا پھر بھی تم اپنے اس فعل پر شرمسار نہیں ہو گے؟
تو زبیر نے کہا: جی ہاں اب بالکل ایسا ہی ہو گا۔

اس پر امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: کیا تمہیں یاد ہے کہ ایک دن تم مدینہ میں میرے پاس آئے اور مجھ سے محو
م گفتگو تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور انھوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ تم مجھے
دیکھ کر مسکرا رہے تھے تو انھوں نے تجھ سے فرمایا تھا: اے زبیر! کیا تم علیؑ سے محبت کرتے ہو؟ تو تم نے جواب دیا: میں ان
سے محبت کیسے نہ کروں جبکہ ان کے اور میرے درمیان رختہ داری ہے اور میں ان سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر

سوڈت کرتا ہوں مجھے کوئی اور طمع نہیں ہے۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم اس (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے جنگ کرو گے اور اس وقت تم ان پر ظلم کر رہے ہو گے۔ (یعنی تم حق پر نہ ہو گے)۔ پھر تم نے کہا تھا: میں ایسا کرنے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ سن کر زبیر نے اپنا سر جھکا دیا اور کہا: بے شک! میں یہ واقعہ بھول چکا تھا۔

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم اس جنگ سے باز رہو! کیا تم نے اپنی خوشی سے میری بیعت نہیں کی

تھی؟

اس پر زبیر نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی خوشی سے آپ کی بیعت کی تھی۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے سوال کیا: کیا تم نے مجھ سے کوئی ایسا فعل صادر ہوتے ہوئے دیکھا ہے کہ جس کی وجہ سے تم نے مجھ سے جدائی اختیار کی ہے؟ تو زبیر خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: نہیں! ایسا کچھ نہیں ہے خدا کی قسم! میں آپ سے ہرگز جنگ نہیں کروں گا۔ پھر وہ بصرہ کی جانب واپس پلٹ گیا۔

یہ منظر دیکھ کر طلحہ نے اس سے کہا: اے زبیر! کیا وجہ ہے کہ تم ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہو؟ کیا تم پر ابوطالب کے

بیٹے نے جادو کر دیا ہے؟

تو زبیر نے کہا: نہیں، انھوں نے جادو نہیں کیا بلکہ مجھے وہ بات یاد دلا دی ہے جو زمانے نے مجھے بھلا دی تھی اور

انھوں نے مجھ پر حجت تمام کر دی ہے کہ میں نے (اپنی خوشی سے) ان کی بیعت کی تھی۔

یہ سن کر طلحہ نے کہا: نہیں، بلکہ تم نے بزدلی دکھائی ہے اور تم پر اس کا جادو اثر کر چکا ہے۔ تو زبیر نے کہا: میں نے

بزدلی نہیں دکھائی بلکہ انھوں نے مجھے کوئی بات یاد دلائی جو مجھے یاد آگئی۔

اس پر (زبیر کے بیٹے) عبداللہ نے اس سے کہا: اے ابا جان! آپ ہی یہ دونوں عظیم لشکر یہاں تک لے کر آئے

ہیں اور جب دونوں لشکروں کی جنگ کے لیے صفیں آراستہ ہو گئی ہیں تو آپ نے کہہ دیا کہ میں یہ جنگ چھوڑ کر جا رہا ہوں،

پس! کل کو قریش کیا کہیں گے؟ خدا کا واسطہ ہے، اس فیصلے سے باز رہیں اور اے ابا جان! ہمیں تکلیف دے کر ہمارے

دشمنوں کو خوش نہ کریں اور جنگ سے پہلے شکست تسلیم کر کے ناکام واپس نہ لوٹیں۔

اس پر زبیر نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! اب میں کیا کروں میں نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے

سامنے اللہ کی قسم دی ہے کہ میں ان سے ہرگز جنگ نہیں کروں گا۔

یہ سن کر عبداللہ ابن زبیر نے کہا: آپ اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور ہمارے کام کو خراب نہ کرو۔ تو زبیر نے کہا: میں اپنی اس قسم کے کفارہ کے طور پر اپنے غلام مکحول کو اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ دوبارہ ان لوگوں کے ہمراہ جنگ کے لیے لوٹ آیا۔

ہمام ثقفی نے زبیر کی اس حرکت یعنی حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کرنے کے لیے اپنی قسم کے کفارہ کے طور پر اپنے غلام کو آزاد کرنے پر درج ذیل اشعار کہے:

”کیا وہ (زبیر) مکحول کو آزاد کر رہا ہے اور اپنے نبی ﷺ کے فرمان کی مخالفت کر رہا ہے۔ بے شک اُس نے ہدایت کا قصد و ارادہ کر کے پھر گمراہی اختیار کر لی۔ کیا وہ اس فضل سے سچائی، نیکی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی نیت رکھتا ہے؟ اعتقرب قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون نیکوکار اور سچا ہے؟“
 ضلالت (گمراہی) اور ہدایت کے درمیان کوئی نسبت نہیں اور نیا کے فرمان کی مخالفت اور غلام آزاد کرنے میں کوئی جوڑ نہیں ہے اور کون اپنے معبود کی ذات سے قطع اور نیکی کے لیے آمادہ ہے؟ (وہ شخص قطع ایسے ہو سکتا ہے) جو اپنے رب کی نیکی اور سچائی کو دشوار اور گراں سمجھتا ہے۔ کیا حق و حقیقت میں اس کی منویش ہے کہ ایک شخص یہ قوفی میں اپنے نیا کے فرمان کی مخالفت کرے اور پھر اس گناہ کے کفارے کے طور پر غلام آزاد کر دے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کو سخت پیاس لگے تو وہ دھوپ کے وقت جنگل بہا بان میں دھوپ کی شدت کی وجہ سے ریت کو پانی سمجھ لے۔ یاد رکھو! گمراہی میں پانی کی طرح نہیں بہا جاتا اور گمراہی میں نہیں کو دنا چاہیے۔“^①

حیاتِ سیدہ میں مولاعلیٰ کا شادی نہ کرنا

24/503 عَنْ أَبِي خَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النِّسَاءَ عَلَى عَلِيٍّ مَا

ذَاقَتْ نَاصِئَةَ حَيَّةٍ قُلْتُ وَ كَيْفَ قَالَ لِأَنَّهَا كَانَتْ ظَاهِرَةً لَا تَحْيِضُ

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: جب تک حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام حیاتِ قیس اللہ عزوجل نے حضرت علی علیہ السلام پر دیگر عورتوں کو حرام قرار دے رکھا تھا۔ ابو بصیر کہتا ہے کہ میں نے پوچھا ایسا

کیوں تھا؟ تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ جنابِ قاطرہ طاہرہ بی بی قمیہ جو عام عورتوں کی نجاست سے پاک تھیں۔^(۱)

اس کتاب کے مولف محمد بن ابی القاسم کہتے ہیں: یہ درج بالا روایت خبر واحد ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”یہی جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان میں سے دودھ تین تین اور چار چار سے تم نکاح کرلو“۔ (سورہ نساء: آیت ۳) یہ حکم صرف اس صورت میں کسی کے لیے حرام قرار دیا جاسکتا ہے اگر اس پر کوئی قطعی حدیث یا محکم آیت دیں ہوں۔^(۲)

قرآن کے وارث اہل بیت ہیں

25/504 ہشام بن الحکم قال: سألت أبا عبد الله جعفر بن محمد بن يحيى عن تحميم نوح بن الحکم الکلام فأقبت أقول يقولون كذا فيقول يقول نكح كذا فقلت هذا التحلل والحرام والقُرْنُ أَعْلَمُ إِنَّكَ صَاحِبُهُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ بِهِ وَهَذَا الْكَلَامُ فَقَالَ وَيَحْتَثُّ بِمَا جَسَدُهُ يَحْتَثُّ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ يَحْتَثُّ لَا يَكُونُ قَائِمًا بِكُلِّ مَا يَحْتَثُّ بِهِ لِيُؤْمَرُ

ہشام بن حکم سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام سے منیٰ میں قرآن مجید کے پانچ سو احکامات کے متعلق سوال کیا۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا تھا کہ وہ لوگ یہ احوال و اعتراض کرتے ہیں تو آپ فرماتے: انہیں یہ جواب دیا جائے گا۔ پھر میں نے عرض کیا: یہ حال و حرام کا علم ہے اور قرآن زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ اس کے وارث اور تمام لوگوں سے زیادہ اس قرآن کا علم رکھتے ہیں اور حلال و حرام کا علم رکھتے ہیں۔

اس پر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ہشام! تم پر افسوس ہے۔ اللہ اپنی مخلوق پر اپنی حجت کے ذریعے دلیل قائم اور اتمام حجت کرتا ہے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک لوگ اس کے محتاج نہ ہوں۔^(۳)

امالی طبع طوسی: ص ۱۳۱

صحیح عرض کرتا ہے کہ مولف کا بیان قابلِ احترام ہے لیکن حضرت علی علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے جنابِ سیدہ کی زندگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا حالانکہ آپ کے لیے جواز موجود تھا لہذا میرے نزدیک حدیث کو رد کرنے کے بجائے اس کی حکمت معلوم کرنی چاہیے اور اگر ہم اس سے قاصر ہوں تو حکمت اس حکیم کو معلوم ہے جو ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ یہی بات خبر واحد کو قبول یا رد کرنے کی توجہ مسئلہ عجیب تر ہے اور مولف کا نظریہ شیخ طوسی سے مختلف ہے حالانکہ مولف، شیخ طوسی کے سلسلہ سند سے احادیث بھی روایت کرتے ہیں اور شیخ طوسی خبر واحد کی حجت کا حکم لگاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

جناب عیسیٰ ابن مریمؑ نازل ہوں گے

26/505 عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَدِّمُونَ عَلَيَّ طَائِفَةً حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُونَ تَقَدَّمْ فَتَلِي بِكَ فَيَقُولُ تَقَدَّمْ إِذَا مَكَرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بَيْنَكُمْ لِيَنْفِضَ رِثَمَةً لِكَرَامَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ پاک و پاکیزہ افراد (آئمہ ماہرین) کے خلاف جنگ میں مشغول رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ زمین پر نازل ہوں گے تو یہ انھیں کہیں گے کہ آپ آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔ تو حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے: تمہارا امام (مہدی) پیش قدمی فرمائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی کرامت و بزرگی کی بناء پر تم میں سے بعض لوگوں کو بعض پر امام مقرر کیا ہے۔

مولانا علی کو بلایا جائے گا

27/506 عَنْ أَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَلَا تَرْضَى يَا عَلِيُّ إِذَا تَجَمَّعَ اللَّهُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ حَقَّاقَةً عُرَاةً مَشَاةً قَدْ قُطِعَ أَعْنَاقُهُمُ الْعَطَشُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِبْرَاهِيمَ الْخَوِيلَ فَكُنْصَى ثَوْبَيْنِ يَبْتَصِلْنِي ثُمَّ يُقَامُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ ثُمَّ يُفَجَّرُ إِلَى شَعْبٍ مِنْ نَجْدٍ إِلَى الْخَوْضِ حَوْضِي عُرْضُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُضْرَى فِيمَا عَدَدُ لُجُومِ السَّمَاءِ فُذِّعَتْ فَأَتَمَّرَبُ وَأَتَوْضًا ثُمَّ أُكْنَى ثَوْبَيْنِ يَبْتَصِلْنِي ثُمَّ أَقَامَ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ فَشَدَّ عَلَى وَثَرَتَيْهِ ثُمَّ تَكْنَى ثَوْبَيْنِ فَنُقَامُ عَنْ يَمِينِي ثُمَّ لَا أَدْعَى لِحَبِيبٍ إِلَّا دُعِيتَ لَهُ

عبداللہ بن حوث بن نوفل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ جب اللہ تمام لوگوں کو (محشر کے دن) ایک میدان میں یوں جمع کرے گا کہ وہ سب ننگے پاؤں، عریاں بدن اور پیادہ ہوں گے اور سخت پیاس کی وجہ سے ان کی گردنیں لٹک رہی ہوں گی تو اس دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کو پکارا جائے گا اور انھیں دو سفید لباس پہنائے جائیں گے۔ پھر

انہیں عرش کے دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر جنت کی گھاٹیوں سے میرے حوض کی جانب چشمے جاری ہوں گے جبکہ میرے حوض کی چوڑائی منشاء (یعنی کا ایک شہر) اور بصرہ (شام کا ایک شہر) کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی۔ اس حوض پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر پھالے ہوں گے۔ میں اس حوض کے پانی سے سیراب ہوں گا اور وضو کروں گا۔ پھر میں دو سفید لباس زیب تن کروں گا۔ پھر مجھے عرش کے بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر (اے علیؑ) آپؑ کو بلایا جائے گا اور آپؑ اس حوض سے سیراب ہوں گا اور وضو کریں گے۔ پھر آپؑ دو کپڑے زیب تن کریں گے اور آپؑ کو میرے دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد صرف اُس شخص کو خیر اور بھلائی کے ساتھ بلایا جائے گا جس کے لیے آپؑ نے دُعا کی ہوگی۔^①

اشراف سے محبت کرو

28/507 قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَحِبُّوا الْأَشْرَافَ وَتَوَدَّدُوا إِلَيْهِمْ وَانْقُصُوا أَغْرَاضَكُمْ مِنَ الشَّيْئَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا يُتَمَرُّ إِلَّا بِحَدِّ شَرَفٍ إِلَّا بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَبِّهِ

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: تم لوگ اشراف (معززین) سے محبت کرو اور ان کو بہت زیادہ چاہو اور پست لوگوں سے اپنی عزتوں کو محفوظ رکھو، جان لو کہ کسی کو بھی حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت اور ولایت کے بغیر کمال شرف حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔^②

طشتری میں طہرے

29/508 قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَابُوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ مُعْتَمِدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَنَّانَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي سَعْدَ بْنَ الْضَبِّي يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي النَّارِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ مَخْفِيُّ بِمَنْدِيلٍ قَدْ نَوَّثَ مِنْهُ وَتَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَرَدَ السَّلَامَةِ ثُمَّ كَشَفَ الْمَنْدِيلَ عَنِ الطَّبَقِ فَبَادَا فِيهِ رُطْبٌ فَتَعَلَّ

① امان فتح حوی: ۱/۶۵

② عربی کتاب میں حوالہ صحت نہیں ہے۔

يَأْكُلُ مِنْهُ قَدْ تَوَثَّيْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْوِلْنِي رُطْبَةً فَتَأْوِلْنِي وَاجِدَةً فَأَكْلُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْوِلْنِي أُخْرَى فَتَأْوِلْنِيهَا فَأَكْلُهَا وَجَعَلْتُ كُلَّمَا أَكَلْتُ وَاجِدَةً سَأَلْتُهُ أُخْرَى حَتَّى أَعْطَانِي ثَمَانِ رُطَبَاتٍ فَأَكْلُهَا ثُمَّ طَلَبْتُ مِنْهُ أُخْرَى فَقَالَ لِي حَسْبُكَ قَالَ فَأَتَيْتُكَ مِنْ مَنَامِي فَلَمَّا كَانَ مِنْ عَمَلٍ دَخَلْتُ عَلَى الصَّادِقِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ مَغْطًى بِمَنْدِيلٍ كَأَنَّهُ الَّذِي رَأَيْتُهُ فِي السَّامِ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَرَدَّ عَلَى السَّلَامِ ثُمَّ كَشَفَ عَنِ الطَّبَقِ فَإِذَا فِيهِ رُطْبٌ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَعَجِبْتُ يُزِيلُكَ وَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَأْوِلْنِي رُطْبَةً فَتَأْوِلْنِي فَأَكْلُهَا ثُمَّ طَلَبْتُ أُخْرَى فَتَأْوِلْنِي فَأَكْلُهَا وَ طَلَبْتُ أُخْرَى حَتَّى أَكَلْتُ ثَمَانِ رُطَبَاتٍ ثُمَّ طَلَبْتُ مِنْهُ أُخْرَى فَقَالَ لَوْ زَادَكَ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ لَزِدَكَ فَأَخْبَرْتُهُ لَخَبَرْتُ عَنْهُمْ ثَبَتَتْهُ عَارِفٌ بِمَا كَانَ

ابو سعد البصری فی بیان کرتا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے ایک طشتری موجود ہے جس کو ایک رومال سے ڈھانپ رکھا ہے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے اس طشتری سے رومال ہٹایا تو اس میں تازہ خرے رکھے ہوئے تھے اور آپ اس طشتری سے خرے تناول فرماتے لگے۔

میں نے آپ کے قریب ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی خرے عطایت فرمائیں۔ تو آپ نے مجھے ایک خرہ دیا جسے میں نے کھا لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک اور خرہ عطایت فرمائیں۔ تو آپ نے مجھے ایک اور خرہ عطایت فرمایا جسے میں نے کھا لیا۔ پس اس میں ہر ایک خرہ کو کھانے کے بعد آپ سے مزید خرہ مانگتا رہا یہاں تک کہ آپ نے مجھے آٹھ خرے عطایت فرمائے جو میں نے تناول کیے۔ اس کے بعد میں نے آپ سے مزید خرے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے (آٹھ خرے) ہی کافی ہیں۔

راوی (ابو سعد البصری) کہتا ہے: اس کے بعد جب میں صبح نیند سے بیدار ہوا تو میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور میں نے دیکھا کہ آپ کے سامنے رومال سے ڈھکی ہوئی ایک طشتری رکھی ہے جیسا کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کے سامنے دیکھی تھی۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے اس طشتری سے رومال ہٹایا تو اس میں تازہ خرے رکھے ہوئے تھے اور آپ اس طشتری سے خرے تناول فرماتے لگے۔ مجھے اس پر حیرانگی ہوئی (کیونکہ اس نے جو خواب میں نبی کریم ﷺ کے متعلق دیکھا تھا

اب عالم بیداری میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو وہ بھی کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہوا مجھے ایک خرمہ عنایت فرمائیں۔ تو آپ نے مجھے ایک خرمہ دیا جسے میں نے کھا لیا تو میں نے آپ سے دوبارہ خرمہ مانگا اور اسے کھانے کے بعد پھر خرمہ مانگا۔ یہاں تک کہ میں نے آٹھ خرمے تناول کر لیے اور مزید خرمہ آپ سے طلب کیا۔ اس پر امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر میرے جد رسول اللہ نے تمہیں اس سے زیادہ خرمے عطا کیے ہوتے تو ہم بھی تمہیں اس سے زیادہ عطا کر دیتے۔

یہ سن کر میں نے انہیں اپنا خواب سنایا جسے وہ سن کر یوں مکرانے لگے کہ آپ اس بات (میرے خواب) سے پہلے ہی سے واقف تھے۔^①

امام زمن کی پیش گوئی

30/509 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يَسْتَجِ النَّاسُ بِمَلَأٍ أَشَدَّ مِنْهُ حَتَّى تَخْضِقَ عَلَيْهِمُ الرَّحْبَةُ وَحَتَّى تَمْلَأَ الْأَرْضُ جُورًا وَظُلْمًا ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ رَجُلًا مَمْلَأًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِدِ الْأَرْضِ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِثْلُ جُورًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَتْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ مِذْرَارٌ يُعِيشُ فِيهِمْ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانًا أَوْ تِسْعًا يَتِمَّتْ فِي الْأَحْيَاءِ الْأَمْوَاتِ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَرْضِ مِنَ الْخَيْرِ

ابو سعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کے حکمرانوں کی طرف سے ان پر ایسی سخت مصیبتیں نازل ہوں گی کہ لوگوں نے اس سے پہلے ایسی سخت مصیبتیں اور تکالیف کا سنا بھی نہ ہوگا یہاں تک کہ زمین ان پر تلگ ہو جائے گی اور زمین پر ہر طرف ظلم و جور پھیل چکا ہوگا۔ پھر اللہ ایک شخص کو بھیجے گا (یعنی امام مہدیؑ کو) اور خدا اس شخص کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے یہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور اس سے آسمان اور زمین کے مابین خوش اور راضی ہوں گے۔ زمین میں کوئی شیخ نہیں ڈالا جائے گا مگر یہ پھر بھی اناج باہر نکالے گی اور آسمان سے اللہ عزوجل لوگوں پر مسلسل بارانِ رحمت نازل فرمائے گا۔ وہ ان لوگوں کے درمیان

سات سال یا آٹھ یا نو سال زندگی گزارے گا۔ اس دوران اللہ عزوجل زمین پر رہنے والوں کے ساتھ جو خیر اور بھلائی فرمائے گا اس کی وجہ سے مردے بھی زندہ ہونے کی خواہش کریں گے۔^①

ولایت کے بغیر اعمال بیکار

31/510 قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيمٍ أَنَّ الْعَامِرِيَّ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ بَيْنَ الزُّنَيْنِ وَالتَّقَايِمِ وَصَامَ الدَّخْرَ كُلَّهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى وَلَا يَتَنَا مَا أَغْنَى ذَلِكَ عَنْهُ شَيْئًا

حبہ العرفی سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان عبادت میں مشغول رہے اور ساری زمانے کی مدت تک روزے رکھتا رہے لیکن وہ ہماری ولایت نہ رکھتا ہو تو اسے ان اعمال سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔^②

وسیلہ الحوائج ودر بارہ مامون میں

32/511 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ الْقَاضِي قَالَ: أَقْدَمَ التَّائِمُونَ دُعِيْلَ بْنَ عَلِيٍّ الْخَزَاعِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَآمَنَهُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَبَّاهُ مِثْلَ بَيْنِ يَدَيْهِ وَكُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ يَدَيِ التَّائِمُونَ فَقَالَ الْإِسْنِدِيُّ قَصِيدَتَكَ الْكَبِيرَةَ فَجَعَلَهَا دُعِيْلٌ وَأَنْتَ مَعْرِفَتُهُ فَقَالَ لَكَ الْأَمَانُ عَلَيْهَا كَمَا آمَنْتُكَ عَلَى نَفْسِكَ فَانْشَدَا:

تَأْتَيْتُكَ جَارِي لَنَا رَأَتْ زُورِي	وَعَدْتَ الْجَمْعَ ذُنْبًا غَيْرَ مُغْتَفَرِي
تَرْجُو الصَّبَا بَعْدَ مَا شَأْبَتْ ذَوَائِبُهَا	وَقَدْ جَزَتْ طُلُقًا فِي حَلْبَةِ الْكِبَرِ
أَجَارَنِي إِنْ شَيْبَ الرَّأْسِ ثَقْبِي	ذُكِرَ الْمَعَادِ وَأَرْضَانِي عَنِ الْقَدَرِ
لَوْ كُنْتُ أَزْكَنُ لِدُنْتُ وَرَيْتُهَا	إِذَا بَكَيْتُ عَلَى الْمَاضِي مِنْ نَفَرِ
أَغْنَى الزَّمَانُ عَلَى أَهْلِ فَضَدَعَهُمْ	تَصَدَّعَ الشَّيْبُ لَأَقَى صَدْعَةَ الْحَجَرِ

① بحار الانوار ج ۵ ص ۱۰۳؛ الطرائف ص ۷۷

② عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

بَعْضُ أَقَامَهُ وَبَعْضٌ قَدْ أَصَابَ بِهِ
أَمَّا الْمُطِيعُ فَأَخْبَنِي أَنْ يُفَارِقَنِي
أَصْبَحْتُ أَخْبَرْتُ عَنْ أَهْلِي وَعَنْ وَلَدِي
لَوْ لَا لَشَأَلْتُ عَنِّي بِالْأَوَّلَى تَسَلَّقُوا
وَفِي مَوَالِيكَ لِلْأَخْرَاجِ مَشْفَعَةٌ
كَمْ مِنْ ذُرَّاجٍ لَهُمْ بِالْقَلْبِ بَابَةٌ
أَمْسَى الْحَسَنُ وَمَشَرَّاهُمْ لِيَقْتَبِرُوا
يَا أُمَّةَ السُّوءِ مَا جَارَيْتُ أَعْمَدَ عَنْ
خَلْفَتُكُمْ عَلَى الْإِبْنَاءِ جِدْنَ مَعِي
قَالَ يَحْيَى قَالَ لَقَدْ بَلَغَ السَّامُونَ فِي حَاجَةِ قَعْمَتِكَ وَعَدَمِكَ الْيَوْمَ وَقَدْ انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ:

لَمْ يَبْقَ عَنِّي مِنَ الْأَحْيَاءِ نَعْمَةٌ
إِلَّا وَ هُوَ مُرَكَّبٌ فِي وَجَائِهِمْ
قَتْلٌ وَ أَمْرٌ وَ تَحْرِيقٌ وَ مَقْتَبَةٌ
أَرَى أُمَّتَهُ مَغْنُوعِينَ إِنْ قَتَلُوا
قَوْمٌ قَتَلْتُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْلَهُمْ
إِبْنَاءَ حَزْبٍ وَ مَرْوَانَ وَ أَسْرَافَهُمْ
أَزْبَغَ بِخُلُوصِ قَلْبٍ قَوْمَ الزَّيْنِ بِهَا
مَهْمَاتُ كُلِّ امْرِئٍ زَهْرٌ بِمَا كَسَبَتْ

قَالَ فَصَرَّبَ السَّامُونَ عِصْمَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ صَدَقْتَ وَاللَّهِ يَا يَحْيَى

محمد بن یحیی بن اٹم قاضی بیان کرتا ہے: ایک دن مامون الرشید نے دسمل بن علی الخزازی کو اپنے پاس بلوایا اور اسے
اس کی جان کی امان دی اور اسے اپنے برابر بٹھایا۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت میں بھی مامون کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پھر
مامون نے اس سے کہا: تم مجھے اپنا طویل و عظیم قصیدہ سناؤ؟ تو اس نے انکار کرتے ہوئے کہا: میں تو ایسے کسی قصیدے کے

بارے میں نہیں جانتا۔

اس پر مامون نے کہا: میں تمہیں اس قصیدے پر بھی یوں ہی امان دیتا ہوں جیسے تمہیں تمہاری جان کی ۔ ۔ ۔ ہے۔ پھر اس نے یہ قصیدہ سنایا:

”مجھے اپنے پڑوسی پر افسوس ہے کہ جب اس نے میرے فریب اور جھوٹ کو دیکھا تو اس نے اس گناہ پر حلم و بردباری کا وعدہ کیا جو کہ معاف کر دیتے کے قابل نہ تھا۔ ٹو بار و صبا کی اُمید رکھتا ہے حالانکہ جوانوں کے گیسو سفید ہو گئے اور وہ بڑھاپے کی دہلیز تک پہنچ چکے ہیں۔

اے میرے پڑوسی! میرے سر کی سفیدی (بڑھاپے) نے میرے لیے قیامت کا تذکرہ مشکل کر دیا ہے اور اس نے مجھے اللہ کے مقرر کردہ فیصلوں پر راضی کر دیا ہے۔

اگر میں دنیا اور اس کی آرائش کی طرف مائل ہوتا تو میں زمانہ گزشتگان کے لوگوں پر آہ و زاری کر رہا ہوتا۔ زمانے والوں نے میرے خاندان کے ساتھ دھوکہ اور بے وفائی کی اور انہیں منتشر کر دیا جیسے عوام بہتروں کے برسنے اور ٹکرانے سے منتشر ہو جاتے ہیں۔

بعض موت کے لیے آمادہ کھڑے ہیں اور بعض تک موت کا پیغام پہنچ چکا ہے جبکہ باقی بچ جانے والے بھی گزشتگان کے نقش قدم پر رواں دواں ہیں۔ جو لوگ موت کے لیے آمادہ کھڑے ہیں مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ وہ مجھ سے جدا ہو جائیں گے اور میں ہرگز واپس پلٹنے والا نہیں ہوں کہ جو کسی کے انتظار میں واپس پلٹ آئے۔

میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ اپنے خاندان اور اولاد کے بارے میں کوئی خبر دوں۔ گویا میں نے انہیں یاد کرنے کے بعد انہیں خواب کی حالت میں دیکھا ہے۔ جب تک میری آنکھیں رسول اللہ کے اہل بیتؑ میں سے دنیا سے گزر جانے والوں پر گریہ و زاری نہیں کرتی ہیں، مجھے چین نہیں ملتا۔

آپؐ کے حب دار کے تمام رنج و غم آپؐ (امام حسینؑ) کے حزن و غم میں مشغول ہیں اور ان کی یہ حالت ہے جیسے کسی کھو جانے والی شے کی نشانی کے ساتھ بوجھل ہو کر رات گزاری جاتی ہو۔

طف (کربلا) میں ان کے کتنے ہی قوت بازو ان سے جدا ہوئے اور وہ صحرا کی خاک سے غبار آلود تھے۔ حضرت امام حسینؑ نے اس حالت میں شب کی کہ انہیں شہید کر دیا گیا حالانکہ انہیں شہید کرنے والے

جانتے تھے کہ یہ تمام انسانوں کے سید و سردار ہیں۔

اے شریر و بد امت! تم نے نبی احمد علیہ السلام کو ان پر قرآن اور سورتیں نازل ہونے پر کس قدر برا بدلہ اور صلہ دیا ہے۔ تم نے نبی علیہ السلام کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان کی اولاد (آل) کے ساتھ ویسا سلوک کیا ہے جیسے بھیڑوں کی رکھوالی پر بھیڑیا ہو (اور وہ بھیڑیا ان بھیڑوں کو جھڑکھڑکھائے)۔

یعنی کہتا ہے کہ اسے میں مامون نے مجھے ایک ضروری کام کرنے کا حکم دیا تو میں وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور جب میں واپس آیا تو دراصل خزاہی ان اشعار کو پڑھ رہا تھا:

”زعمہ لوگوں میں سے کوئی ایسا فرد باقی نہیں رہا جسے ہم صاحبو ایمان جانتے ہوں، نہ تو بنوکر میں کوئی ایسا فرد باقی ہے اور نہ ہی قبیلہ معر میں کوئی ایسا فرد ہے بلکہ یہ سب لوگ آل محمد کا خون بہانے میں شریک ہیں جیسا کہ ذبیحہ گوشت کو تقسیم کرنے والے منتظمین جانور میں شریک ہوتے ہیں۔ ان لوگوں نے آل محمد کو قتل کیا، قیدی بنایا، جلایا اور ان کے مال و اسباب کو لوٹا جیسا کہ سرزمین روم اور خزر ① میں جنگوں کے دوران اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں بنو امیہ کے پاس آل محمد پر ظلم ڈھانے کا فخر اور بہانہ موجود تھا (کہ ان کی امیہ دہاشم سے دشمنی چلی آرہی تھی) لیکن میرے خیال میں بنو عباس کے پاس اس کا کوئی فخر نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں کے ہاتھوں سے اسلام کے اوائل میں بنو امیہ کے (سردار) قتل ہوئے اور جب انھیں زمین پر حکومت حاصل ہوئی تو یہ کفر کے راستے پر چلنے لگے۔

حرب کی اولاد اور مردان کی اولاد اور ان کا خاندان بنو معیط ان سب کے دلوں میں آل محمد کے لیے بغض اور کینہ و نفرت تھی۔ میں طوس میں پاکیزہ شخص کی قبر کی زیارت کے لیے ٹھہرتا ہوں۔ اگر تم کسی ضرورت اور حاجت کی خاطر بھی ان کی قبر کے پاس قیام کرو تو یہ بھی دین میں سے ہے۔

یہ ناممکن ہے (کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھائے) ہر شخص جو عمل کرتا ہے اس کا وہ عمل محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس! انسان کے وہ ہاتھ ہیں (یعنی اس کے پاس آلات قدرت و طاقت ہیں) وہ جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔“

① بحیرہ خزر یعنی کیسپین کے کنارے آباد ایک قوم جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔

یہ سن کر مامون نے اپنا عمامہ سر سے اتار کر زمین پر دے مارا اور کہا: اے دھمیل! خدا کی قسم! تو نے سچ کہا ہے۔^①

دھمیل کا قصیدہ راسیہ

33/512 قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الطُّنُجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي دَعْبِلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَنِي خَيْرٌ مَوْتِ الرِّضَا وَ أَنَا بِقُمْ فَقُلْتُ قَصِيدَتِي الرَّاسِيَّةَ:

أَرَى أُمَّةً مَعْدُورِينَ إِنْ قَتَلُوا	وَلَا أَرَى لِبَنِي الْعَقَابِ مِنْ عُذْرٍ
أَوْلَادَ حَرْبٍ وَ مَرْوَانَ وَ أَسْرَعَهُمْ	نَحْيٍ مُعْطِطٍ وَ لَاقَا الْحَقْدَ وَ الْوَعْدَ
قَوْمٌ قَتَلْتُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْلَهُمْ	خَفَى إِذَا اسْتَبَكُّوا جَاوَزُوا عَلَى الْكُفْرِ
ازْبِغْ بِطُوسٍ عَلَى الْقَلْبِ الرَّزْكَيْ بِهِ	إِنْ كُنْتَ تَرْبِعُ مِنْ كَنْفٍ عَلَى وَطَرٍ
قَبْرَانِ فِي طُوسٍ خَيْرُ النَّاسِ كُلِّهِمْ	وَ قَبْرُ هَرِزْمٍ هَذَا مِنْ الْوَعْدِ
مَا يَنْفَعُ الزَّجْسَ مِنْ قَرْبِ الرَّزْكَيْ	وَلَا عَلَى الرَّزْكَيْ بِقَرْبِ الزَّجْسِ مِنْ طَعْرِ
هَذِهِمَا كُلُّ أَمْرٍ رَهَقَ بِنَا كَسَبَتْ	لَهُ بَدَاءُ لَقَدْ مَا شِئْتُ أَوْ قَدَرُ

ہارون بن عبداللہ مہلبی سے مروی ہے کہ مجھے دھمیل بن علی نے بتایا کہ جب مجھے حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کی خبر ملی تو اُس وقت میں قم میں تھا اور میں نے آپ کی شہادت پر اپنا قصیدہ راسیہ بیان کیا:

”میرے خیال میں بنو امیہ کے پاس آل محمدؐ پر ظلم ڈھانے کا قدر اور بہانہ موجود تھا جبکہ بنو عباس کے پاس کوئی قدر نہیں ہے۔ حرب اور مروان کی اولاد اور ان کے خاندان بنو معیط کے دلوں میں آل محمدؐ کے لیے بغض، نفرت اور کینہ موجود تھا کیونکہ ان لوگوں کے ہاتھوں سے اسلام کے شروع میں بنو امیہ کے لوگ قتل ہوئے تھے اور جب بنو امیہ کو طاقت و اقتدار مل گیا تو وہ کفر کے راستے پر چل پڑے۔

میں طوس میں پاکیزہ شخص (امام علی رضا علیہ السلام) کی قبر کی زیارت کے لیے قیام کرتا ہوں۔ اگر تم کسی ضرورت کے تحت وہاں قیام کرو تو یہ بھی دین میں سے ہے۔

طوس میں دو قبریں (امام علی رضا علیہ السلام کی قبر اور ہارون الرشید کی قبر) ہیں ان میں سے ایک شخصیت تمام لوگوں سے بہتر و برتر ہے اور دوسری قبر بدترین شخص کی ہے۔ اس میں بھی سبق اور عبرت ہے۔
 نجس شخص کو پاکیزہ شخص کی قبر کے پاس دفن ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ ہی پاکیزہ شخص کو نجس شخص کی قبر کے قریب ہونے سے کوئی نقصان پہنچے گا۔ یقیناً ہر شخص اپنے اعمال کا حجاب وہ ہے۔ اُسے اختیار حاصل ہے کہ اب وہ جو چاہو لے لے اور جسے چاہے چھوڑ دے۔^①



نواں باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہنت رسول کا گریہ اور مسکراتا

1/513 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّقَالِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَاطِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا وَ حَدِيثًا مِنْ قَاطِئَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَبَتْ بِهَا وَ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ يَدَيْهَا وَقَبَّلَ يَدَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَحَبَتْ بِهِ وَ قَامَتْ إِلَيْهِ وَأَخَذَتْ يَدَيْهَا فَقَبَّلَتْهَا فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرْثِيهِ الَّذِي تُؤْتِي فِيهِ وَفَرَحَتْ بِهَا وَقَبَّلَهَا وَ أَسْرَ إِلَيْهَا فَبَكَتْ ثُمَّ أَسْرَ إِلَيْهَا فَطَحَّجَتْ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كُنْتُ أَحْسِبُ لِهَذِهِ الْمَرْأَةِ فَضْلًا فَإِذَا هِيَ وَمِنْهُنَّ بَيْنَنَا هِيَ تَبْكِي إِذَا هِيَ تَضَعُكَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ لِي إِذَا تَبَدَّرَتْ وَلَمْ تَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسْرَ إِلَيَّ وَأُخْبِرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ فَهَكَيْتُ ثُمَّ أَسْرَ إِلَيَّ وَأُخْبِرَنِي أَلَى أَوَّلِ أَهْلِيوَالْحَتَّى بِهِ فَطَحَّجْتُ

عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ (زوجہ رسول) نے بیان کرتی ہیں: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو گفتگو اور بات کرنے میں حضرت فاطمہؑ سے زیادہ رسول اللہؐ سے مشابہت رکھتا ہو۔ جب حضرت فاطمہؑ رسول اللہؐ کے پاس تشریف لاتیں تو آپؐ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور ان کا ہاتھ تھام کر ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے اور انہیں اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے اور جب رسول اللہؐ حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں تشریف لے جاتے تو حضرت فاطمہؑ کھڑے ہو کر آپؐ کا استقبال کرتیں اور آپؐ کا ہاتھ تھام کر ان کے دست مبارک پر بوسہ دیتیں۔

رسول خدا ﷺ کی جس بیماری میں وفات ہوئی اُس دوران حضرت فاطمہؑ آپؐ کے پاس تشریف لائیں تو رسول خدا نے ان کا استقبال کرتے ہوئے انہیں مرحبا کہا اور ان کو بوسہ دیا اور ان سے کوئی راز کی بات کی جس کو سن کر

حضرت فاطمہؑ رونے لگیں۔ پھر آپؑ نے ان سے دوبارہ کوئی راز کی بات کی تو حضرت فاطمہؑ مسکرانے لگیں۔

یہ منظر دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں یہ خیال کرتی ہوں کہ اس عورت کو تمام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے حالانکہ یہ بھی ان مستورات میں سے ہیں جبکہ یہ بھی روتی ہیں اور کبھی مسکراتی ہیں۔ جب میں نے ان سے رونے اور مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر میں نے ابھی آپ کو یہ بتا دیا تو گویا میں نے راز فاش کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو میں نے پھر ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ راز کی بات بتائی تھی کہ ان کی وفات ہونے والی ہے تو میں رونے لگی۔ پھر انھوں نے مجھے یہ راز کی بات بتائی کہ میں سب سے پہلے ان کے خا عان والوں میں سے ان کے پاس جاؤں گی تو میں مسکرانے لگی۔^①

حاکم (نیشاپوری) ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیحین (بخاری اور مسلم) کے مؤلفین کی شرط کے تحت صحیح الاسناد ہے اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور حضرت فاطمہؑ کے اس قول ”ورنہ میں راز فاش کرنے والی ہوں گی“ کی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یہ تفسیر و تشریح کی گئی ہے کہ اگر میں نے رسول خدا کے راز کی خبر دی تو میں راز فاش کرنے والی ہوں گی۔

یہ حدیث اس بات کو واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ حضرت فاطمہؑ، حضرت عائشہؓ سے زیادہ اعظم اور ثقہ (ثقہ کی زیادہ سوجھ بوجھ رکھنے والی) تھیں کیونکہ حضرت فاطمہؑ نے رسول اللہ کی حیات مبارکہ میں یہ راز کسی کو نہیں بتایا کہ جو راز رسول اللہ نے آپ کو بتایا تھا جبکہ آپ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد اس راز سے پردہ اٹھایا۔ یہ اس حدیث کی ثقہ (سوجھ بوجھ) تھی جو حضرت عائشہؓ پر مبنی تھی (اہل سنت عالم) ابو بکر محمد بن اسحاق نے بھی اس حدیث کا یہی معنی بیان کیا ہے اور انھوں نے ان ثابت شدہ صحیح روایات کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؑ دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہیں جس طرح وہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں وہ روایات الخیر اور الکفایہ میں مذکور ہیں۔ پس جو شخص اس کلام میں غور و فکر اور تدبر سے کلام سنے تو اس پر واضح ہوگا کہ یہ سارا کلام حافظ ابو عبد اللہ حاکم کا ہے۔

محمد بن ابی القاسم (مؤلف کتاب) بیان کرتے ہیں کہ جس طرح یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عائشہؓ کم علم تھیں اسی طرح یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش کرنے کے حوالے سے کم امانت دار اور دیانت دار تھیں۔ یہ جائز نہیں ہے کہ کم علم کا ذکر حضرت فاطمہؑ کے ذکر سے ملایا جائے۔ اور یہ کیسے جائز ہو سکتا

ہے کہ اس بی بی (حضرت فاطمہؑ) کے ساتھ کسی کا موازنہ کیا جائے کہ جس کی طہارت کی گواہی اللہ تعالیٰ دے رہا ہو اور وہ فرما رہا ہو:

إِنَّمَا يُؤَيِّدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (سورہ احزاب: آیت ۳۳)
 ”بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اے اہل بیت! تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔“

اس بی بی کا موازنہ ان سے کیسے جائز ہے کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
 إِنَّ كُتُوبَنَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا (سورہ محمد: آیت ۴)

”اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کر لو (تو بہتر ہے) یقیناً تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں۔“
 لیکن دل کے اندر سے لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیتؑ سے انھض اور کینہ رکھتے ہیں وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جو عقل و شعور کے منافی ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات سے پناہ مانگتے ہیں جو اُسے ناپسند ہو۔

اب اپنے اعمال کا مزہ چکھو

2/514 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عِثْدَنَا عَلَى مِنْبَرِ الْبَصَرِ إِذْ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: بَيْنَمَا الْأُمَّةُ الْمُتَحَوِّرَةُ فِي دِينِهَا أَمْرًا وَاللَّوْلُو قَدَّمْتُمْ مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ وَأَخَّرْتُمْ مَنْ أَخَّرَ اللَّهُ وَجَعَلْتُمْ الْوَرَاثَةَ عِمَاقَ جَعَلَهَا اللَّهُ مَا عَالَ سَهْمُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِمْ اللَّهُ وَلَا عَالَ قَوْلُ اللَّهِ وَلَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ فِي حُكْمِ اللَّهِ فَذُوقُوا وَتَبَّالْ مَا قَرَّظْتُمْ فِيهِ وَتَبَّالْ قَدَّمْتُمْ أَيْدِيَكُمْ وَسَخَّطْتُمْ الَّذِينَ ظَلَمْتُمْ وَأَنْتُمْ مُنْقَلِبُونَ

ابو سعاد الخراز نے یونس بن عبدالوارث سے اور یونس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ ابن عباسؓ بصرہ کے منبر پر ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو اُس دوران انھوں نے لوگوں کی طرف اپنا چہرہ کرتے ہوئے کہا: اے اپنے دین میں حیران و پریشان اُمت! خدا کی قسم! اگر تم لوگ (اُمتِ اسلامیہ) اُس کو مقدم رکھتے جسے اللہ نے مقدم کیا ہے اور تم اسے مؤخر رکھتے جسے اللہ نے مؤخر کیا ہے اور تم وراثت اُسی کو دیتے جس کے لیے اللہ نے قرار دی ہے تو اللہ کے مقرر کردہ فرائض میں سے کسی کا حقہ کم نہ ہوتا اور اللہ کے دلی کے ساتھ تا انصافی نہ ہوتی اور نہ ہی دو افراد اللہ کے فیصلے میں اختلاف

کرتے۔ پس! اب تم اپنے اعمال کا مزہ چکھو کہ تم نے اس حوالے سے جو کوتاہی برتی ہے اور تمہارے ہاتھوں نے جو کچھ آگے بھی اس کا بویا کاٹو اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہیں مغرب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جا رہے ہیں؟“^①

مولانا علی کے فیصلہ میں رد و بدل نہیں

3/515 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُعْتَبِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَعْبِيسِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ يَقُولُ: لَا تَجِدُ عَلَيْنَا قَضَاءً إِلَّا وَجَدْتُ لَهُ أَضْلًا فِي السُّنَّةِ قَالَ وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ لَوْ اخْتَصَمَ ابْنِي رَجُلَانِ فَقَضَيْتُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ مَكَّنَا أَمْوَالًا كَثِيرَةً كَأَنَّكَ أَتَيْتَنِي فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ لَقَضَيْتُ بَيْنَهُمَا قَضَاءً وَاحِدًا لِأَنَّ الْقَضَاءَ لَا يَزُولُ وَلَا يَحُولُ

حسن بن علی بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: تم امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کا کوئی ایسا فیصلہ نہ دیکھو گے کہ جس کی اصل تم کو سنت میں نہ ملے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اگر دو افراد میرے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئیں اور میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دوں اور پھر کافی عرصہ گزرنے کے بعد وہ دونوں دوبارہ میرے پاس وہی مقدمہ لے کر آئیں تو میں ان دونوں کے درمیان ایک ہی (یعنی پہلے والا) فیصلہ کروں گا کیونکہ میرا فیصلہ زائل اور تبدیل نہیں ہوتا۔^②

حجاج بن یوسف کی اعرابی سے گفتگو

4/516 حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الرَّاهِدِيُّ وَابْنُ أَبِي رَاحِيٍّ أَنَّ ابْنَ إِسْرَافِيلَ بْنَ مُطَرِّفٍ ابْنَ الْحَسَنِ الْمُطَرِّفِيَّ أَنَّ الشَّيْخَ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعْتَبِرٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ الْأَسَدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ إِسْرَافِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَافِيلَ بْنِ تَرَوَيْهِ الْأَسَدِيُّ بِمَا مَرَّارَ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْيَقْبُوعُ بْنُ طَاوُسٍ ابْنُ كَيْسَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى بَيْتِ ابْنِ الْحَرَامِ وَمَعَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ التَّقْفِيُّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ قَائِمِينَ إِذْ نَحْنُ بِأَعْرَابِي

① مال فتح طوسی: ۱/ ۶۲ و ۹۸؛ مال شیخ مفید: ۳۷

② مال فتح طوسی: ص ۶۳

يَدْوِي جَوْهَرِي وَهُوَ يَلْبِي وَيَقُولُ فِي تَلْبِيَّتِهِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ قَدْ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالِتَّحَمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا قَهْرَ بِكَ لَكَ تَحْلُمُكَ اللَّهُمَّ لَكَ مِنْ قُلُوبِي كَذَلِكَ ثُمَّ فِي
الْبَارِ سَلَّمَ وَاللَّيْلَ إِذَا مَا انْحَلَّكَ وَالْجَارِيَاتِ فِي الثَّلَاجِ عَلَى فَجْرِي مَنْ سَبَّكَ قَدْ انْتَبَهَارُ سَلَّمَ وَ
قَدْ سَكَنَّا وَتَجَنَّبْنَا مِنْكَ وَلَكَ فَسَبَّحَ الْحَجَّاجُ فَقَالَ تَلْبِيَّةُ مُنْجِبٍ وَرَبِّ الْكَفَّةِ عَلَى بِالْأَعْرَابِ قَائِلٌ
يَهْ فَقَالَ يَا أَعْرَابِي مَنْ أَنْتَ وَإِلَى أَيْنَ قَالَ مِنَ الْفَجْرِ الْعَمِيقِ إِلَى الْمَوْتِ الْعَمِيقِ قَالَ وَأَيْنَ يَكُونُ
الْفَجْرُ لَعَمْرِي قَالَ بِالْجَزَائِ قَالَ وَ أَيْنَ مُوَضِّعٌ مِنَ الْجَزَائِ قَالَ مِنْ وَاسِطٍ قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ
يُوَسِّطُ مِنْ أَمِيرٍ قَالَ نَعَمْ إِنْسَانٌ قَلِيلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَجَّاجُ قَالَ مُقِيمٌ أَمْرَ رَاجِلٍ قَالَ بَلْ رَاجِلٌ
حَاجِبٌ فَقَالَ هَلِ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ غَامِلًا قَالَ نَعَمْ إِنْسَانٌ أَذَلُّ مِنْهُ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ وَكَيْفَ خَلَقْتُهُ قَالَ خَلَقْتُهُ جَسِماً وَسِيماً قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا سَأَلْتُكَ قَالَ فَعَبْنَا سَأَلْتَنِي يَا
هَذَا قَالَ عَنْ سِيَرَتِي فِي النَّاسِ قَالَ خَلَقْتُهُ قُلُوباً غُلُوباً يَأْخُذُ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيُعْطِي فِي غَيْرِ الْحَقِّ قَالَ
وَبَيْدِكَ أَمَّا الْحَجَّاجُ وَذَلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَمَا عَرَفْتَ عِزِّي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ مَا عَرَفْتَ عِزِّي
أَنَا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ الْحَجَّاجُ يَا أَعْرَابِي عَسَيْتُكَ زِلْدِي قَالَا مَا أَنَا زِلْدِي وَنَكَبِي مُوَجِّدٌ قَالَ وَ
لَيْتَنِي أَنْتَ مُوَجِّدٌ قَالَ بِشَوَالِي خَلَقَ السَّائِرَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ فَتَعْرِفُ اللَّهَ قَالَ نَعَمْ عَلَى الْحَبِيرِ
سَقَطَتْ قَالَ فَمَا عَرَفْتَ اللَّهَ لَيْسَ بِذِي نَسَبٍ فَذِي وَلَا بِحَسَبٍ فَهَجَزٌ وَلَا بِذِي غَايَةِ فَيَمْتَنَاهُ وَلَا
بِإِحْدَثٍ فَيُبْطِرُ وَلَا بِمُسْتَتَرٍ فَيُنْكَشِفُ وَلَا دَهْوَرٍ يَغُورُ وَلَا بِعِلَافٍ أَرْمَتْهَا لَكِنْ جَلَّ ذَلِكَ الْكَبِيرُ
الْمُسْتَعَالِ الَّذِي خَلَقَ قَاتِنٌ وَصَوْرٌ فَحَسَنٌ وَعَلَا فَتَمَكَّنَ وَأَتَقَنَ عَلَى الْأُمُورِ بِجَوَارِيهِ لَا يُوصَفُ هُوَ
بِالْحَرَكَاتِ لَا لَهَا زَوَالٌ وَلَا بِسُكُونٍ لِأَنَّهُ مِنْ صِفَةِ الْمُسْتَعَالِينَ بِالْأَمْثَالِ لَا يَخْلَى عَلَيْهِ كُرُورُ ذَوِي
الْأَحْوَالِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا أَعْرَابِي لَقَدْ أَحْسَنْتَ فِي
الْقَوَاجِيدِ قَدْ قَوْلْتَ فِي هَذَا الرَّجُلِ الْمُبْعُوثِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى جِبْرِائِيلَ مِنَ
الرُّسُلِ وَصَلَاتِهِ مِنَ الْأَمْمَةِ وَالْأُمَمِ يَوْمِيذٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ لَا يَدِينُونَ بِشِعْهِدِي وَلَا يَتَّقُونَ
لَهُ كِتَاباً أَضْحَابَ حَجَرٍ وَمَنْدَرٍ وَطَبِيقٍ وَطَبَقٍ عَبْدُوا مِنْ كُونٍ لَدُنْ أَضْغَامٍ وَاتَّخَذُوا الْأَوْثَانَ حَقْلَ
بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيّاً مُرْسِلاً يَجْتَمِعُ أُمُورُهُمْ فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا أَعْرَابِي لَقَدْ أَحْسَنْتَ فِي هَذَا أَيْضاً قُلْنَا

قَوْلِكَ فِي عَيْنِ بْنِ طَالِبٍ قَالَ فَسَكَتَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ فِي تَفْسِيرِهِ إِنَّ أَفْصَحَهُ قَتْلِي وَإِنْ كَذَبْتُهُ
فِيهِمُ أَلْقَى مُحَمَّدًا ثُمَّ قَالَ الدُّنْيَا قَانِيَّةٌ وَالْآخِرَةُ بَاقِيَّةٌ خُذْهَا إِلَيْكَ مِنَ السَّلَامَةِ عَيْنُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
الَّذِي إِلَى اللَّهِ وَصَهْرُ الْمُرْسَلِ الْأَوَّاهُ وَسُغِيَّةُ النَّجَاحِ وَتَحَرُّ بَيْنَ السَّاحِ وَغَيْثُ بَيْنِ الرِّوَاكِ
قَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَقَامِعُ الْمُفْتَدِينَ وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنُ عَمِّ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ
وَرَوْحُ قَاطِعَةِ الزُّهْرَاءِ وَأَبُو الْحَسَنِ وَتَحَاتُّنِي نَبِيُّ اللَّهِ وَثَمَرَةُ قَوَادِمِ هَامَاتٍ وَ
سَادَاتِ سَادَاتٍ وَلَكُمُهَا الْجَبُولُ وَتَحَاتُّنَا الرَّسُولُ وَتَحَاتُّنَا الْجَلِيلُ وَتَحَاتُّنَا جَبْرِئِيلُ وَ
حُكْمُهَا مِيكَائِيلُ فَهَلْ لِهَؤُلَاءِ مِنْ عَدِيلٍ قَالَ طَاوُوسٌ لَقَدْ تَبَيَّنَ أَثَرُ الْغَضَبِ عَلَى وَجْهِ الْحَبَّاجِ
فَقَالَ الْحَبَّاجُ يَا أَعْرَابِيُّ قُلْ مَا تَقُولُ فَإِنَّكَ أَنْتَ بِنَفْسِكَ أَعْلَمُ قَالَ قُلْ فِي أَمْرِكَ شَيْئًا قَالَ إِذَا
أَسْرُوكَ وَلَا أَمْرُكَ قَالَ بَلْ فِيمَا عَلِمْتُكَ قَالَ مَا عَيْنُكَ إِلَّا كَلَامًا غَشُومًا قَتَلْتَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ فَقَالَ لَا أَقْتُلُكَ أَثَرُ الْقَتْلِ قَالَ إِنْ أَنَا تُصِيدُ الْأُمُورَ فَقَالَ الْحَبَّاجُ يَا غَلَامُ عَلَى مَا لَطَعَ وَ
السَّيْفِ فَلَمَّا أَنْ بَسَطَ اللَّطَعَ وَجَرَّدَ السَّيْفَ مَا لَيْكَ الْأَعْرَابِيُّ أَنْ عَطَسَ ثَلَاثَ عَطَسَاتٍ
مُتَتَابِعَاتٍ فَقَالَ الْحَبَّاجُ مَا عَطَسَ ثَلَاثَ عَطَسَاتٍ مُتَتَابِعَاتٍ إِلَّا زَيْمٌ يَغِي وَكَذَرٌ قَالَ قُلْ مَا
لَيْكَ الْحَبَّاجُ أَنْ عَطَسَ سَبْعَ عَطَسَاتٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَتَيْنَا الْأَمِيرَ:

لَا تُلَطِّقَنَّ يَمَانًا يَعْجِبُكَ كَأَطِيقَ فَتَقُولُ جَهْلًا لَيْتَنِي لَمْ أَطِيقَ
إِنَّ السَّلَامَةَ فِي السُّكُوتِ وَإِنَّمَا يُبْدِي مَعَايِبَهَا كَثِيرُ الْمَطِيقِ
وَإِذَا تَحْشَيْتَ مَلَامَةً فِي مَجْلِسٍ فَاحْذَرِ لِسَانَكَ فِي اللَّهَاقِ وَاطْرُقِ
وَاحْفَظْ لِسَانَكَ لَا تَقُولَ فَتَنْبَلِي إِنَّ الْبَلَاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَطِيقِ

فَقَالَ الْحَبَّاجُ اضْرِبْ عُنُقَهُ عَلَى حَسْبِ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ فَلَمَّا رَفَعَ السَّيْفَ حَزَنَ
الْأَعْرَابِيُّ شَفَقَهُ فَجَفَّ يَدَا السَّيَافِ فِي مَقْبَضِ سَيْفِهِ فَقَالَ الْحَبَّاجُ يَا أَعْرَابِيُّ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِعَظِيمٍ
فَقَالَ نَعْبَرِي إِنَّهُ لَعَظِيمٌ قَالَ قَادِحُ لَهَكَ حَقِّي يَطْلُقُ يَدَا السَّيَافِ قَالَ وَتُنَجِّبِي مِنَ الْقَتْلِ
قَالَ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا إِلَهِي عِنْدَ كُرْسِيِّي وَيَا صَاحِبِي عِنْدَ شِدْقِي وَيَا وَلِيَّيَّ عِنْدَ يَمِينِي
أَسْأَلُكَ يَا إِلَهِي وَآلَةَ آيَاتِي زَاهِيَةً وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ وَيَحْيَى كَهَيْعَصَ

طه و يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ أَنْ تَصِلَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَطْلُقَ يَدَ الشَّيْءِ قَالَ فَأُطْلِقُ يَدَهُ
قَالَ الْحُجَّاجُ غَلَامٌ عَلَنَ بِالنَّدْوَةِ قَالَ فَأَتَى بِكَيْسٍ فِيهِ قَدْ هَمُّ كَثِيرَةٌ فَقَالَ الْحُجَّاجُ خُذْهَا إِلَيْكَ
يَا أَغْرَابِي وَأَنْفِقْهَا عَلَى نَفْسِكَ فَقَالَ الْأَغْرَابِيُّ لَيْسَ لِي بِتَالِكَ حَاجَةٌ وَقَامَ وَمَرَّ

طاؤس بن کیسان یمانی بیان کرتا ہے کہ میں بیت اللہ الحرام کی زیارت کے لیے سفر پر روانہ ہوا جب کہ حجاج بن
یوسف ثقفی بھی ہمارے ہمراہ تھا۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ایک اعرابی بدو جو حری سے جا ملے جو کہ تلبیہ میں مشغول تھا
اور وہ تلبیہ میں یہ کہہ رہا تھا:

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، حیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے
حک! ہر طرح کی حمد و تعریف اور نعمت تجھ سے ہی خاص ہے اور ساری بادشاہت حیری ہی ہے۔ حیرا کوئی
شریک نہیں حیرا ہی کلام ہے۔ اے اللہ! حیری مخلوق اسی طرح ہے پھر وہ جہنم جا میں گئے اور جب رات ختم
ہو جاتی ہے اور اپنے راستوں پر چلنے والی کشتیاں جو اپنی منزلوں کی جانب رواں دواں ہیں، یقیناً ہم نے
حیرے رسولوں کی پیروی کی اور ان کے راستے پر چلے۔ ہم نے حیری طرف سے اور حیری خاطر حج کیا۔“
جب حجاج نے یہ سنا تو اس نے کہا: رپ کعبہ کی قسم! یہ تلبیہ کہنے والا لوط (مغرف اور گمراہ) ہے، اس بدو کو پکڑ کر
میرے پاس لے آؤ۔ پس! اُسے پکڑ کر اس کے پاس لایا گیا تو حجاج نے اُس سے پوچھا: اے اعرابی (بدو)! تم کہاں
سے آئے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟

اس پر اُس بدو نے جواب دیا: میں فج العسقی سے آیا ہوں اور بیت العسقی (بیت اللہ) کی زیارت کے لیے جا رہا
ہوں۔

حجاج نے پوچھا: فج العسقی کہاں ہے؟

بدو نے جواب دیا: عراق میں۔

حجاج نے کہا: عراق میں کہاں واقع ہے؟

بدو نے کہا: واسطہ میں۔

اس پر حجاج نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ عراق کے علاقہ واسطہ کا گورنر کون ہے؟

بدو نے جواب دیا: ہاں جانتا ہوں ایک ذلیل انسان ہے جسے حجاج کہا جاتا ہے۔

حجاج نے کہا: تم یہاں قیام کرو گے یا سفر کرو گے؟
 بدو نے کہا: میں حج کے لیے اپنا سفر جاری رکھوں گا۔
 پھر حجاج نے پوچھا: کیا اس (گورنر حجاج) نے تم لوگوں پر کوئی عامل (نمایندہ) مقرر کر رکھا ہے؟
 بدو نے جواب دیا: جی ہاں! اور وہ عامل اُس سے بھی زیادہ ذلیل و پست انسان ہے، جس کا نام محمد بن یوسف

ہے۔

حجاج نے کہا: تم اُسے پیچھے کس حالت میں چھوڑ آئے ہو؟
 بدو نے کہا: جب میں اُسے چھوڑ کر روانہ ہوا تو وہ موٹا اور پُرکشش جسم کے ساتھ تھا۔
 اس پر حجاج نے کہا: میں نے تم سے اس حوالے سے سوال نہیں کیا۔
 بدو نے کہا: اے شخص! پھر تم نے مجھ سے کس حوالے سے سوال کیا ہے؟
 حجاج نے کہا: لوگوں کے ساتھ اُس کی سیرت اور طرز عمل کیسا تھا؟
 اس پر بدو نے کہا: جب میں اُسے پیچھے چھوڑ کر آیا ہوں تو اس کا یہ طرز عمل تھا کہ وہ بہت بڑا ظالم اور غاصب تھا۔
 لوگوں سے ناحق چھینتا ہے اور جو مستحق نہیں ہوتا اُسے عطا کر دیتا ہے۔
 یہ سن کر حجاج نے کہا: تم پروائے ہوا! میں حجاج ہوں اور وہ میرا بھائی محمد بن یوسف ہے، کیا تجھے میری عزت کی پہچان نہیں ہے۔

یہ سن کر بدو نے کہا: کیا تجھے میری عزت کی پہچان نہیں ہے کہ میرا عہد میں کے پروردگار سے تعلق ہے۔
 حجاج نے کہا: اے امرابی (بدو) تیرے زندقہ (مرتد) ہونے کے لیے یہ بات بھی کافی ہے۔
 اس پر بدو نے کہا: میں زندقہ نہیں ہوں بلکہ میں توحید پرست ہوں۔
 حجاج نے کہا: تم کس کی وحدانیت کے قائل ہو؟
 بدو نے جواب دیا: میں اللہ کی وحدانیت کا قائل ہوں جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔
 اس پر حجاج نے کہا: یعنی تمہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے؟
 بدو نے کہا: ہاں! میں اس قدر بخوبی اللہ کے بارے میں خبر رکھتا ہوں کہ تم بھی وہ سن کر چپ ہو جاؤ گے۔
 حجاج نے کہا: تم کو کیسے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟

اس بدو نے جواب دیا: اُس کا کوئی نسب نہیں کہ وہ دیکھا جائے، اُس کا جسم نہیں کہ اس کے اجزاء ہو سکیں، اُس کی غایت نہیں کہ انتہا معلوم ہو سکے۔ وہ محل حوادث نہیں کہ اُس کی ذات میں ان حوادث کو دیکھا جاسکے۔ اس میں کچھ پوشیدہ نہیں کہ وہ آشکار ہو اور اُس کا زمانوں سے تعلق نہیں کہ کسی اور کے ساتھ موازنہ کر کے اس کے زمانے کو جان سکیں بلکہ اس کی ذات اس سے بلند و برتر ہے اور وہ ایسا ہے جس نے اپنی مخلوقات کو بہترین محکم انداز میں خلق فرمایا اور انھیں بہترین شکل و صورت عطا فرمائی۔ اُس نے اپنی مخلوق کو بلند کرتے ہوئے عزت و سر بلندی عطا کی۔ وہ اپنی عزت کے ساتھ تمام اُمور پر مکمل تسلط رکھتا ہے۔ اُس کی ذات کو حرکت سے متصف نہیں کیا جاسکتا کیونکہ حرکت کا مطلب زوال پذیر ہونا ہے اور نہ ہی اُسے سکون سے متصف کر سکتے ہیں کیونکہ یہ دو ایک جیسی چیزوں کے درمیان مشابہت کے طور پر صفت واقع ہوتی ہے۔ مخلوق پر پلٹ پلٹ کر طاری ہونے والی حالتیں اُس کی ذات سے مخفی نہیں ہیں۔ وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ اُس کی ذات بزرگ و برتر ہے۔

اس پر حجاج نے کہا: اے اعرابی! تمہارا توحید کے بارے میں بہت اچھا اور خوب عقیدہ ہے۔
پھر حجاج نے سوال کیا: تمہارا حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے کہ جنہیں رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ہے؟

بدو نے کہا: حضرت محمد ﷺ نبی رحمت ہیں، اللہ نے آپ کو اُس وقت مبعوث فرمایا جب رسولوں کو آئے کافی عرصہ بیت چکا تھا اور اُن میں گمراہ ہو چکی تھیں۔ اُس وقت اُن میں جہلاء کی جاہلیت میں سرگرداں تھیں۔ وہ لوگ اللہ کے لیے دین سے وابستہ نہ تھے اور نہ اس کے لیے کتاب پڑھتے تھے۔ وہ دیہاتی لوگ تھے اور غربت و غنی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے اور انھیں اپنا خدا بنا رکھا تھا۔ پھر اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو نبی و رسول بنا کر بھیجا اور آپ نے ان لوگوں کے تمام اُمور کی اصلاح فرمائی۔

یہ سن کر حجاج نے کہا: اے اعرابی! تمہارا حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بھی عقیدہ بہت اچھا اور خوب ہے۔
پھر حجاج نے کہا: تم علی ابن ابی طالب کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہو؟

اس پر وہ بدو خاموش ہو گیا اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں نے اس کو سچ بتایا تو یہ مجھے قتل کر دے گا اور اگر میں نے اس کو سب جھوٹ بتایا تو حضرت محمد ﷺ کا سہارا (روز قیامت) کیسے کروں گا؟! پھر اس بدو نے اپنے آپ سے کہا کہ یہ دنیا فانی ہے اور آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، لہذا تم اپنی آخرت کو محفوظ اور سلامت رکھو۔

پھر اُس نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے کہا: وہ اللہ کی طرف بلائے والے رسول اللہ کے انتہائی دردمند داماد، کشتی نجات، کناروں کے درمیان پہنچنے والا مستند، ہواؤں کے ساتھ برسنے والی ابر رحمت، مشرکوں کو قتل کرنے والے، ظلم و تعدی کرنے والوں کی تیغ کٹی کرنے والے، مومنوں کے امیر، اللہ کے نبی کے چچ زاد، حضرت فاطمہ زہرا کے شوہر، نبی اکرم کے دو پھول اور ان کے دل کا جبین حضرت حسن اور حضرت حسین کے والد گرامی ہیں۔ سردار، سردار ہوتے ہیں، سادات، سادات ہوتے ہیں، ان دونوں کی والدہ بتول ہیں۔ ان دونوں کا نام رسول خدا نے رکھا اور ان دونوں کی کنیت رب جلیل نے رکھی۔ ان دونوں کو لوری حضرت جبرائیل نے دی اور ان کے گوارے کی ڈوری حضرت میکائیل نے ہلائی۔ تو کیا کوئی ان لوگوں کی برابری کر سکتا ہے؟

طاؤس کہتا ہے کہ یہ سن کر حجاج کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے اور اس نے کہا: اے اعرابی! تم میرے بارے میں کیا کہتے ہو؟

بدو نے جواب دیا: تم خود اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہو۔

اس پر حجاج نے کہا: تم اپنے گورنر کے بارے میں کچھ ہو۔

بدو نے کہا: میں نے تمہارے اندر برائی دیکھی ہے کوئی اچھائی نہیں دیکھی۔

حجاج نے کہا: تم میرے متعلق جو کچھ جانتے ہو، بیان کرو۔

بدو نے کہا: میں تمہارے بارے میں صرف یہ جانتا ہوں کہ تم ایک ظالم اور غاصب شخص ہو اور تم نے دوستانہ خدا کو ناحق قتل کیا ہے۔

یہ سن کر حجاج نے کہا: میں تمہیں بدترین طریقے سے قتل کروں گا۔

بدو نے کہا: تمام امور کا نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

پھر حجاج نے کہا: اے غلام! میرے پاس چڑے کی چٹائی اور تلوار لاؤ۔ جب اس چڑے کے گلڑے کو بچھا دیا گیا کہ جس پر قتل کیا جاتا تھا اور اُسے قتل کرنے کے لیے تلوار کو برہنہ کر لیا گیا تو فوراً اس بدو کو تین چیمکیں آئی۔

اس پر حجاج نے کہا: پے درپے تین چیمکیں صرف اُس شخص کو آتی ہیں جو ولد الزنا (حرم زادہ) ہو۔

راوی کہتا ہے کہ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حجاج کو مسلسل سات چیمکیں آئیں اور اس پر اس بدو نے درج ذیل اشعار پڑھے کہ اے گورنر!

”تم ایسی بات زبان پر مت لاؤ جس سے بات کرنے والے کے اپنے عیب ظاہر ہو جائیں اور پھر تم کہو کہ میں نے یہ جابلانہ بات کی ہے۔ کاش کہ میں یہ بات نہ کرتا۔ بے شک! خاموش رہنے میں عافیت و سلامتی ہے۔ یقیناً زیادہ بولنے والے کی گفتگو اس کے عیب ظاہر کر دیتی ہے۔ اگر تم محفل میں سرزنش سے ڈرتے ہو تو اپنی زبان کو فضول گوئی سے بچا کر رکھو اور اپنی زبان کی حفاظت کرو اور تم ایسی بات نہ کرو کہ جس سے مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔ بے شک! بات کرنے سے ہی مصیبت اور بلا نازل ہوتی ہے۔“

یہ سن کر حجاج نے (اپنے غلام سے) کہا: یعنی ابن ابی طالب، حسن اور حسینؑ سے محبت کے جرم میں اس کی گردن اڑا دو۔ جب اس (غلام) نے اس کی گردن اڑانے کے لیے تلوار بلند کی تو اس بدو نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ پڑھا تو تلوار اٹھانے والے کا ہاتھ تلوار کے دستے میں ہی خشک (شل) ہو گیا۔

یہ منظر دیکھ کر حجاج نے کہا: اے اعرابی! تم نے عظیم کام پڑھا ہے۔

اعرابی نے جواب دیا: مجھے میری زندگی کی قسم! یہ واقعی عظیم کلام ہے۔

پھر حجاج نے کہا: تم اپنے معبود سے دعا کرو تا کہ اس تلوار بردار کا ہاتھ ٹھیک ہو جائے۔

اس پر بدو نے کہا: پھر تم مجھے قتل نہیں کرو گے۔ پھر اس بدو نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھی:

يَا لَهْمُ عِنْدَ كُزَيْبِي وَيَا صَاحِبِي عِنْدَ شَيْبَتِي وَوَيْلِي عِنْدَ نَعْمَتِي اَسْأَلُكَ يَا اَلَهِي وَاِلَهَ آبَائِي رَبِّ اِهْبِمْ وَ
اِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْاَسْبَاطَ وَبَنِي كَهيعص وَظَه وَيس وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُطَبِّقَ يَدَ السَّيْفِ

”اے میرے معبود! مجھ پر تکلیف و رنج میں میرے مددگار اور میری فرادانی نعمت میں میرے

سرپرست! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے میرے اللہ! اور اے میرے آباء ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ،

یعقوبؑ اور اسباط کے معبود! بحق کہیےص وَظَه وَيس وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ

تو محمدؐ اور آل محمدؑ پر صلوات بھیج اور اس تلوار اٹھانے والے جلاد کا ہاتھ ٹھیک کر دے۔“

راوی کہتا ہے کہ اس جلاد کا ہاتھ فوراً ٹھیک ہو گیا۔

اس پر حجاج نے اپنے غلام سے کہا: اے غلام! میرے پاس دس ہزار درہم والی تھیلی لاؤ تو وہ ایک تھیلی لایا جس

میں کافی زیادہ درہم تھے۔ حجاج نے وہ تھیلی اس بدو کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا: اے اعرابی! یہ درہموں کی تھیلی بکڑ لو اور

انہیں اپنی ذات پر خرچ کرو۔

اس پر اس بدو نے جواب دیا: مجھے تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر وہ اس کے پاس سے اٹھ کر چل

بی۔ ①

جنت اور جہنم کی نشانی

5/527 قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ثَوْبَةَ وَمُضْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْبَعَةَ السَّعْدِيَّةِ
قَالَتْ: أَتَيْتُ حَدِيثَهُ بِنِ الْيَمَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ فَبُذِلَ لِي بِأَخِي حَدِيثَهُ حَدَّثَنِي بَنِي تَيْفَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَرَأَيْتُهُ
يَأْتِي النَّاسَ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالْقُرْآنِ فَقُضِيَ قَدْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ وَرَأَيْتُهُ يَخْتَلِفُ بَيْنِي النَّهْمُ لِي
أَشْهَدُكَ عَلَى حَدِيثِهِ أَلَيْ أَتَيْتُهُ لِيُعَذِّبَنِي بِمَا سَمِعَ آرَهُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ مَنَعْنِيهِ وَ
كَتَبْنَاهُ فَقَالَ حَدِيثَهُ بِأَهْلًا قَدْ بَدَعْتَ فِي الْبُيُوتِ ثُمَّ قَالَ خُذْهَا إِلَيْكَ قَصِيرَةً مِنْ ضَوْيَلَةٍ وَبِجَاعَةٍ
يَكُلُّ أَمْرًا إِنَّ آيَةَ الْجَنَّةِ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بِسَبْعٍ أَنَّهُ يَأْكُلُ الْقُلُومَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ فَقُضِيَ لَهُ بِهَذَا
لِي آيَةَ الْجَنَّةِ أَتَيْتُهُ وَبَيَّنَّ لِي آيَةَ النَّارِ فَأَتَيْتُهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ آيَةَ الْجَنَّةِ وَالْهَذَا وَرَأَيْتُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَيَّةُ الْحَقِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا آيَةَ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ آيَةَ النَّارِ وَآيَةَ الْكُفْرِ وَالشَّقَاوَاتِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لَقَدْ رَأَيْتُهَا

ربیعہ سعدی سے مروی ہے کہ میں حدیث بن یمان کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا: اے حدیث! آپ نے
رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے اور انہیں جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ مجھے بتائیں تاکہ میں اس کے مطابق عمل
کروں۔

حدیث نے مجھ سے کہا: تم قرآن کی طرف رجوع کرو۔

اس پر میں نے کہا: یقیناً میں نے قرآن پڑھ رکھا ہے اور آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے حدیث
بتائیں۔ پھر اس (ربیعہ سعدی) نے کہا: اے ہا! میں تجھے حدیث پر گواہ بنا رہا ہوں کہ میں حدیث کے پاس اس
مقصود کی خاطر آیا تاکہ یہ مجھے دو بتائیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور

② عربی کتاب میں حوالہ دیا نہیں ہے

جو میں نے آپؐ سے اپنے کانوں کے ساتھ نہیں سنا لیکن اس نے مجھے وہ بتانے سے انکار کر دیا اور اس نے مجھ سے وہ چھپایا ہے۔

اس پر عذیفہ نے کہا: اے شخص! تم تو اس حوالے سے متشدد ہو گئے ہو۔ پھر کہا کہ تم ایک طولانی حدیث کا تھوڑا سا حصہ لے لو اور اس میں ہی تمہارا ہر کام جمع ہو جائے گا۔ اس اُمتِ نئی میں جنت کی نشانی ہے کہ جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے ہیں۔

اس پر میں نے کہا: آپ میرے سامنے جنت کی نشانی بیان کریں تاکہ میں اس کی پیروی کروں اور مجھ سے جہنم کی نشانی بھی بیان کریں تاکہ میں اس سے بچ سکوں۔

اس پر عذیفہ نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بے شک! جنت کی نشانی قیامت تک ہدایت کرنے والے (آئمہ و پیشوا) ہیں جو قیامت کے دن تک حق کی علامت اور نشانی ہیں اور یہ حضرت محمد ﷺ (اور آلِ محمدؑ) ہیں اور جہنم کی نشانی وہ لوگ ہیں جو قیامت تک کفر کی طرف بلانے والے ہیں اور یہ محمدؐ و آلِ محمدؑ کے دشمن ہیں۔ ﴿

عزادار کا ایک سانس عبادت

6/518 قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ عَزْوَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُصْطُورٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: نَفْسُ الْمُتَهَوِّدِ لَظْلِمَةٌ تَسْبِيحُ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ وَكِتْمَانٌ بَيْنَنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَجِبُ أَنْ يُكْتَبَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ

آبان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ہونے والے مظالم پر غمزدہ ہونے والے شخص کی سانس لینا تسبیح اور اس کا ہمارے لیے غمزدہ اور محزون ہونا عبادت اور ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے۔

ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: ضروری ہے کہ اس حدیث کو سونے کے ساتھ لکھا جائے۔ ﴿

① ابی شیخ مفید: ص ۳۳۲: ابی شیخ طوسی: ص ۱۱۲

② ابی شیخ مفید: ص ۳۳۸: ابی شیخ طوسی: ص ۱۱۵

یہ لوگ میرے دشمن ہیں

7/519 عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْكُتَّابِ نَبِيِّ يَحْيَى الْمُرِّي عَنِ الْحَرِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي
بِجَاعَةِ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: ادْعُوا لِي غَنِيًّا وَبَاهِلَةً وَحَتِيًّا آخَرَ قَدْ تَمَاحَدَ
فَلَنِيَا أُخَذُوا أُعْطِيََا بِهِمَا قَوْلِي فَلَقِيَ نَجْبَةً وَبَرَأ النَّسَبَةَ مَا لَيْسَ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ وَإِنِّي شَهِدْتُ فِي
مَنْزِلِي عِنْدَ الْحَوْضِ وَعِنْدَ الْمَقَامِ الْمَعْمُودِ إِنَّهُمْ أَعْدَانِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا أُخَذَنِي غَنِيًّا أُخَذَةً
تَفَرُّطٌ تَطَرُّطًا بَاهِلَةً وَلَنْ تَبْنَتْ قَدَمَايَ لِأَزْدَقَ قَبَائِلَ إِلَّا قَبَائِلَ إِي قَبَائِلَ
وَلَا يَهْرُجُونَ بِسَيِّئَةٍ قَبِيلَةً مَا لَهَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ

حرث بن حصیرہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے مجھے بتایا کہ ایک دن
امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا: قبیلہ غنیا، باحدہ اور ایک قحیجے کا نام لیا (جو راوی بھول گیا) انھیں میرے پاس بلاؤ
تاکہ وہ بیت اسال سے اپنا حصہ وصول کر لیں، اُس ذات کی قسم! جس نے دانہ کو شکاف نہ کیا اور مخلوق کو پیدا کیا، ان لوگوں کا
اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ بے شک! میں حوض کے پاس اپنی جگہ اور مقام محمود پر کھڑے ہو کر دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ
دنیا اور آخرت میں میرے دشمن ہیں۔ میں غنیا کو ایسی گرفت میں لوں گا کہ اس سے قبیلہ باہلہ کو بھی سبق حاصل ہوگا۔ اگر
مجھے فرصت ملی تو میں ان قبائل کو دوسرے قبائل کی طرف لوٹا دوں گا اور ان قبائل کو دوسرے (سرکش) قبائل کے ساتھ ملحق
کر دوں گا اور میں ایسے ساتھ قبائل کی ذمہ داری ختم کر دوں گا جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔^①

اہل بیت کی حکومت کی نوید

8/520 قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ

الْبُرَيْقِيِّ قَالَ: لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا وَلَا تَشْقَى الْأَيَّامُ حَتَّى يَهْبِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُؤَيِّطُنِي انْتَهَى السَّمْعُ

عبد اللہ ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اُس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی اور نہ ہی دن

گزرے گا جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کی حکومت نہیں آئے گی کہ جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔^①

① ابی سعید طوسی: ص ۱۱۵

② اس حدیث کے مثل باب ۱۱، ج ۱۵ میں آ رہی ہے۔

حضرت عیسیٰ کا نزول

9/521 قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: يَنْزِلُ ابْنُ مَرْيَمَ مَنَزِلًا مُحْكَمًا مُقْسَطًا يَكْبُرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَطْعُمُ الْجَزِينَةَ وَيَغِيظُ النَّبَالَ حَتَّى لَا يَغْتَبِنَهُ أَحَدٌ

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت مریمؑ کے فرزند (حضرت عیسیٰؑ) عروس و انصاف کی حکومت کے ساتھ (زمین پر) نازل ہوں گے وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے اور وہ اس قدر مال تقسیم کریں گے کہ اس کو لینے والا (مستحق) کوئی نہ ہوگا۔^①

مولانا امام حسنؑ اور دعائے قنوت

10/522 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَنِدٍ الرَّحْمَنِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ التَّمُوزَانِيِّ عَنْ أَبِي التَّمُوزَانِيِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي قُنُوتِ التَّوْحِيدِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَخَافِي فِيْمَنْ خَافَيْتَ وَتَوَلَّيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيهِ أَشْصَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ قَوْلَكَ تَقْضِي وَلَا يُغْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَنْبَأُ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبُّكَ وَتَعَالَيْتَ

حضرت امام حسن بن علیؑ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل کلمات کی تعلیم دی جو میں نماز کے قنوت میں پڑھتا ہوں:

یا اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے جنہیں تُو نے ہدایت بخشی، مجھے ان لوگوں کے ساتھ عافیت عطا فرما جن کو تُو نے عافیت عطا کی۔ مجھے تُو اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بن لے، تُو نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں برکت دے، مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تُو نے فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ تُو ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتے۔ جس کو تُو اپنا ولی اور دوست بنالے وہ کبھی ذلیل نہیں

① عربی کتاب میں حالہ درج نہیں ہے۔

ہو سکتا۔ ہمارے پروردگار! تو بڑا بابرکت اور بلند و برتر ہے۔^①

اللہ آپ کے ذکر کو بلند فرمائے

11/523 قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا غَضَسَ قَالَ لَهُ: عَيْنُ رَفَعِ اللَّهُ ذِكْرَكَ وَإِذَا غَضَسَ عَيْنِي قَالَ لَهُ النَّبِيُّ أَغْوَى اللَّهُ كَعْبَتَكَ

حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے فرماتے: اللہ آپ کے ذکر کو بلند فرمائے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھینک آتی تو نبی ﷺ ان سے فرماتے: اللہ آپ کے مقام و مرتبہ کو مزید بلند فرمائے۔^②

جناب سیدہ عائشہ کی وصیت

12/524 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي نَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَفَّارِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ مَرْزَادَرِي الْهَرَمَزْدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ قَالَ: لَمَّا مَرِضْتُ فَاحْتَجَّ بَنَاتُ السَّيِّدِي وَصَّيْتُ إِيَّاهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ أَمْرَهَا وَيُخْفِينَ خَبَرَهَا وَلَا يُؤْذِينَ أَحَدًا بِمَرَضِهَا فَقَعَلَ ذَلِكَ وَكَانَ يُمَرِّضُهَا بِنَفْسِهِ وَتُعِينُهُ عَلَى ذَلِكَ أَسْقَاءُ بَنَاتِ عَمَّتِي عَلَى اسْتِئْذَانٍ بِذَلِكَ كُنَّا وَصَّيْتُ بِهِ فَلَمَّا خَشَعَتْهَا الْوَفَاءُ وَصَّيْتُ أُمَيَّةَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَوَلَّى أَمْرَهَا وَيَذِفَ عَنْهَا لَيْلًا وَيُعْلِنَ قَبْرَهَا فَتَوَلَّى ذَلِكَ أُمَيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ دَفَنَتْهَا وَعَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا فَلَمَّا نَقَضَ مَدَنُ مِنْ تَرَابِ الْقَبْرِ هَاجَ بِهِ الْحُزْنُ فَأَرْسَلَ دُمُوعُهُ عَلَى خَدَّيْهِ وَخَوَّنَ وَجْهَهُ إِنْ قُبِرَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَتَى وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ ابْنَتِكَ وَ حَبِيبَتِكَ وَ قُرَّةِ عَيْنِكَ وَ زَاوِيَتِكَ وَ الْبَائِثَةِ فِي الْقُرَى بِمُقْعَتِكَ الْمُخْتَارِ إِنَّهُ لَهَا سُرْعَةُ اللَّعَاقِ بِكَ قُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ صَفِيَّتَيْكَ صَدْرِي وَ ضَعْفٍ عَنْ سَيِّدَةِ

① بحار النور: ج ۸۵، ص ۲۰۹؛ الذکر: ۱۲۸/۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۳/۳۰۰؛ کشف الخفاء: ۱/۵۲۵

② مناقب عمار زری: ۲۳۳

الْيُسَاءِ تَجَسُّدِي إِلَّا أَنَّ فِي الشَّأْنِي بِسُتَيْتِ وَ الْحُزْنِ الَّذِي حَلَّ بِ لِفِرَاقِكَ مَوْضِعَ تَعَزِّي وَ لَقَدْ
وَسَدَدْتُ فِي مَلْجُودِ قَبْرِكَ بَعْدَ أَنْ قَاضَتْ نَفْسُكَ عَلَى صَدْرِي وَ غَطَّضْتُ بِيَدِي وَ تَوَلَّيْتُ أَمْرَكَ
بِنَفْسِي نَعْمَ وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْعَمَ الْقَبُولُ وَ إِنَّا بِلِقَاكَ إِلَهِي رَاجِعُونَ قَدْ اسْتَرْجَعْتَ الْوَدِيعَةَ وَ
أُجِدْتُ الرَّهِيئَةَ وَ اخْتَلَيْتِ الزُّهْرَاءَ فَمَا أَفْجَحَ الْخَطَرَاءُ وَ الْغُلَازِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا حَزَنِي فَتَسْرَمْدًا وَ
أَمَّا لَيْلِي فَتَسْهَدًا لَا يَكُونُ الْحُزْنُ مِنْ قَبْلِي أَوْ يَحْتَارُ اللَّهُ لِي دَرَكَ إِلَهِي فِيهَا مُقِيمٌ كَتَمْتُ مُقْتَبِحَ وَ قَمَرِ
مُهَيِّجِ سُرْعَانَ مَا قَرَّرَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللَّهِ أَشْكُو وَ سَتُحِبُّكَ ابْنُكَ بِتَقْطَاطِهِ أَمَّتِكَ عَلَى وَ عَلَى قَضِيهَا
حَقَّقَهَا فَاسْتَخِيرَ مَا خَالَ قَلْبِي مِنْ غَلِيلٍ مُغْتَلِجٍ بِصُدْرِي مَا لَمْ يَجِدْ إِلَيَّ سَبِيلًا وَ سَتَقُولُ وَ يَحْكُمُ
أَنَّهُ وَ هُوَ خَوَرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَامٌ مُؤَدِّجٌ لَا سَبِيحَ وَ لَا قَدِيرَ فَإِنْ أَنْصَرَفَ
فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَإِنْ لَمْ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ عَمَّا وَعَدَ اللَّهُ الصَّابِرِينَ وَ الصُّبْرُ أَيْمَنُ وَ أُنْجَلُ وَ لَوْ لَا غَلْبَةُ
الْمُسْتَوِلِينَ عَلَيْنَا لَجَعَلْتُ الْمَقَامَ عِنْدَ قَبْرِكَ لِرَأْمًا وَ الشُّبْكُ عِنْدَهُ مَعْكُوفًا وَ لَا غَوْلُكَ إِغْوَالُ
الشُّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ فَبِعَيْنِ اللَّهِ تَذَعْنَ ابْنُكَ بِرَأً وَ يَهْتَضِمُ حَقُّهَا قَهْرًا وَ يُنْتَجِعُ جَهْرًا وَ لَمْ
يَحِلَّ الْعَهْدُ وَلَنْ يَحْكُمَ مِلْكُ الَّذِي كُرِيَ لِي اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُسْتَكِّي وَ فِيكَ أُنْجَلُ الْقَرَاءِ فَصَلَّوْا
اللَّهُ عَلَيْهَا وَ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بیمار ہو گئیں تو آپؑ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ان کی بیماری کو چھپا کر رکھیں اور ان کی شہادت کی خبر کو مخفی رکھیں اور ان کی بیماری کے دوران کسی کو ان کے پاس آنے کی اجازت نہ دیں۔ پس! حضرت علی علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جیسا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا تھا۔ حضرت فاطمہ کی بیماری کے دوران حضرت علی علیہ السلام خود ان کی بیماری داری فرماتے اور آپؑ نے جناب اسماء بنت عمیس کو ان کی نگہداشت کے لیے مقرر کیا لیکن ان سے بھی سارا معاملہ پوشیدہ رکھا جیسا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے وصیت فرمائی تھی۔

جب حضرت فاطمہ علیہا السلام کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آگیا تو آپؑ نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ وہ خود ان کی تجہیز و تکفین کریں اور وہ انہیں رات کے وقت دفن کریں اور ان کی قبر کے نشان کو مٹا دیں۔ پس! آپؑ کی شہادت کے بعد امیر المومنین نے خود آپؑ کی تدفین فرمائی اور آپؑ کی قبر کے نشان کو مٹا دیا۔

جب امیر المومنین حضرت علیؓ نے اپنے ہاتھ سے قبر کی مٹی کو تھاکر صاف کیا تو آپؐ بہت زیادہ غمزدہ ہوئے یہاں تک کہ آپؐ کے ہتے ہوئے آنسو رخساروں پر جاری ہوئے اور آپؐ نے اپنا چہرہ رسول اللہ کی قبر کی طرف پھیر کر فرمایا:

اے اللہ کے رسول! آپؐ پر میرا سلام ہو اور آپؐ کی بیٹی، آپؐ کی حبیبہ، آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آپؐ کی زیارت کرنے والی کی طرف سے آپؐ پر سلام ہو، جو آپؐ کی مقدس بارگاہ میں منوں مٹی تھے پُر سکون سو رہی ہے اور وہ جس کو خدا نے آپؐ سے ملاقات کے لیے سب سے پہلے چن لیا۔

اے اللہ کے رسول! آپؐ کی برگزیدہ بیٹی (حضرت فاطمہؓ) کی جدائی سے میرا صبر کم پڑ گیا اور عالمین کی عورتوں کی سردار کے فراق میں میری قوت برداشت ختم ہو رہی ہے لیکن میں صرف آپؐ کی سنت کی اقتداء کرتا ہوں کہ آپؐ کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کے بعد مجھے اس وصیت پر بھی صبر سے کام لینا پڑے گا۔ یقیناً میں نے آپؐ کو آپؐ کی قبر کی لحد میں اتارا جب کہ آپؐ نے اس حالت میں دنیا سے کوچ کیا کہ آپؐ کا سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میں نے اپنے ہاتھوں سے آپؐ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپؐ کی تجھیز و تکفین و تدفین کی ذمہ داری کو میں نے خود ادا کیا۔

ہاں! تقدیر الہی کے سامنے سر تسلیم خم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں اور اللہ کی کتاب میں مذکور ہے کہ مصیبت کو بہترین اعزاز میں قبول کرنا یہ ہے کہ اُس وقت ہم اِنَّا بِنُورِ الْوَحْيِ عَلَيْنَا وَ اِنَّا بِالْبَیِّنَاتِ عَلٰی سُبُوْحٍ پر کار بند رہیں۔ اب یہ امانت لوٹا دی گئی اور گروہی شدہ چیز واپس لے لی گئی اور حضرت فاطمہؓ زہراؓ دکھوں سے نجات پا گئیں اور مجھے آسمان و زمین پست نظر آ رہے ہیں۔

اے اللہ کے رسول! اب میرے دُکھ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور میری راتیں بیداری میں گزریں گی اور غموں نے میرے دل میں آشیاں بنا لیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے وہ گھر منتخب کرے جس میں آپؐ مقیم ہیں۔ گھرے دکھوں نے دل زخمی کر دیا ہے اور ایسے غموں میں مبتلا ہوں جو اُبل رہے ہیں۔ کتنی جلدی خدا نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی اور میں اللہ کی بارگاہ میں اس کی شکایت کرتا ہوں۔ عنقریب آپؐ کی بیٹی آپؐ کو بتائیں گی کہ آپؐ کی اُمت میرے خلاف جمع ہو گئی ہے اور آپؐ کی بیٹی کا حق (فدک) غصب کر لیا گیا ہے اور آپؐ ان سے پوچھنا کہ وہ حالات سے پر وہ اٹھائیں کیونکہ کتنے ہی دُکھ ہیں جو ان کے سینے میں آگ کی طرح بھڑک رہے تھے جنہیں وہ دنیا میں کسی سے بیان نہیں کر سکیں لیکن وہ جلد سب کچھ بیان کریں گی اور اللہ فیصلہ کرے گا کیونکہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے رسول! آپؐ پر سلام ہو۔ میرا الوداعی سلام قبول فرمائیں، نہ کہ ایسا سلام جو کسی پریشان اور ناراض کی

طرف سے ہوتا ہے۔ اگر میں یہاں سے واپس چل جاؤں تو یہ اس وجہ سے نہیں کہ میرا آپ سے دل مول اور ٹنگ ہو گیا ہے اور اگر یہاں ٹھہرا رہوں تو اس وجہ سے نہیں کہ اللہ کے صبر کرنے والوں سے کیے گئے وعدے سے بدگمان ہوں اور صبر کرنا باعث برکت اور سب سے پسندیدہ ہے۔ اگر مجھے دشمنوں کے غالب آجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کے پاس ہی اپنی قیام گاہ بنا لیتا، اور بڑے سکون سے اعتکاف کرنے والوں کی طرح یہیں رک جاتا اور اس بوڑھی ماں کی طرح یحییٰ کرتا جو اپنے جوان بیٹے کی میت پر یحییٰ کرتی ہے۔ آپ کی بیٹی رات کی تاریکی میں اللہ کی بارگاہ میں دفنائی گئیں، زبردستی ان کا حق چھین گیا اور علی الاعلان ان کو اپنی وراثت سے محروم کر دیا گیا حالانکہ آپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ابھی آپ کا نام بھی لوگوں کی یادداشت سے محو نہیں ہوا تھا۔

اے اللہ کے رسول! میری شکایت فقط اللہ کی بارگاہ میں ہے اور آپ بہترین دل جوئی کرنے والے ہیں۔ پس! اللہ کا درود و سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ان (جناب فاطمہؑ) پر اور آپ پر نازل ہوں۔^①

13/525 یہ حدیث باب نمبر ۲ میں حدیث نمبر ۱۳۹ کے تحت حوالہ جات کے ساتھ بیان ہو چکی ہے۔

اہل بیتؑ سے بخشش کی سزا

14/526 عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا ابْنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكَ أَهْلَ بَيْتِكَ جَاهِلَكَمْ وَأَنْ يُثَبِّتَ قَدَمَكَمْ وَأَنْ يَهْدِيَ طَرِيقَكَمْ وَأَنْ يَجْعَلَ لَكَ نُجْدًا وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَنَعَ صَفًّا قَدَّمَنِيهِ الْزُّنُوبَ وَالْمَقَامِرَ وَأَتَى اللَّهَ يَبْغِضُكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ دَخَلَ النَّارَ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابنا عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم لوگوں کے لیے یہ دعا مانگی ہے کہ تم میں سے جاہل کو عالم بنادے اور تم میں سے جو قیام کرے اسے ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت نصیب فرمائے اور تم لوگوں کو دشمن پر غلبہ عطا فرمائے۔ اگر کوئی شخص رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر ہمارے پڑھتا رہے لیکن اللہ کی بارگاہ میں اہل بیتؑ سے بغض و کینہ کے ساتھ حاضر ہو تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔^②

① اہل بیتؑ: ص ۱۰۲؛ بحار الانوار: ۳۳/۲۱۱؛ الکافی: ۱/۳۵۸؛ دلائل الامۃ: ۳۷؛ الارشاد فی شیخ مفید: ۱۶۵؛ کشف المغمہ: ۲/۱۳۷

② اہل بیتؑ: ص ۲۱

أحوال شهادات امير كائنات

15/527 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ غَمَرٍ الْجَعْفَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْقَهْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مُوسَى بْنُ يُونُسَ الْقَطَّانُ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ السُّقْرِيُّ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَمْرِو التَّوْقِينِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّدِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُسْجِدٍ عَيْنَهُ اللَّعْنَةُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَدُوًّا عَلَيْنَا نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَا وَالْحَرْثُ وَسُوَيْدُ بْنُ عَقَبَةَ وَجَمَاعَةٌ مَعَنَا فَقَعَدُوا [فَقَعَدُوا] عَلَى الْبَابِ فَتَسَوَّعَتِ الْبُكَاءُ فَبَكَّيْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو فَقَالَ يَقُولُ لَكُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ انْصَرِفُوا إِلَى مَنْ لَكُمْ فَانْصَرَفَ الْقَوْمُ غَيْرِي وَاشْتَدَّ الْبُكَاءُ مِنْ مَنْزِلِهِ فَبَكَّيْتُ وَخَرَجَ الْحَسَنُ وَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ انْصَرِفُوا فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا تُتَابِعُنِي نَفْسِي وَلَا تُجْهِلُنِي بِرَجُلٍ أَنْ انْصَرَفَ حَتَّى أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَبَكَّيْتُ فَدَخَلَ وَنَمَّ يَلْبِسُ أَنْ خَرَجَ فَقَالَ بِي الدُّخُلُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِذَا هُوَ مُسْتَمِدٌّ مَعْصُوبٌ الرَّأْسِ بِعِمَامَةٍ ضَفْرَاءَ قَدْ نَزَفَ دَمُهُ وَ اضْفَرَّ وَجْهَهُ فَمَا أَذْرَى وَجْهَهُ أَضْفَرُ أَوْ الْعِمَامَةُ فَأَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُهُ وَبَكَّيْتُ فَقَالَ بِي لَا تَبْكِي يَا أَصْبَغُ فَإِنَّهَا وَاللَّهِ الْحُجَّةُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ تُصِيرُنِي الْحُجَّةَ وَأَنَا أَبْكِي لِإِفْقَادِي إِيَّاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جُعِلَتْ فِدَاكَ حَدَّثَنِي بِحَدِيثِكَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ قَوْلِي لَا أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا بَعْدَ يَوْمِي هَذَا أَهْدَى فَقَالَ نَعَمْ يَا أَصْبَغُ فَخَفَى رَسُولُ اللَّهِ يَوْمًا فَقَالَ بِي يَا عَمْرُو انْطَلِقْ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدِي ثُمَّ تَصْعَدُ مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُو النَّاسَ إِلَيْكَ فَتَعْبُدُنِي وَتُنْشِئُ عَلَيْهِ وَتُصَلِّيَ عَلَى صَلَاةٍ كَثِيرَةٍ وَتَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ وَ لَعْنَةَ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَ لَعْنَتِي عَلَى مَنْ انْتَهَى إِلَى شَيْءٍ أَبِيهِ وَادَّعَى إِلَى شَيْءٍ مَوْلَاهُ أَوْ ضَلَّمَ أَجْرًا أَجْرَهُ فَاتَّيْتُ مَسْجِدَهُ وَصَلَّيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قُرَيْشَ وَكَأَنُوا فِي الْمَسْجِدِ قَبِلُوا تَحِيَّيَ تَحِيدُكَ اللَّهُ وَ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ وَ صَلَّيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَاةً كَثِيرَةً ثُمَّ قُمْتُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ وَهُوَ يَقُولُ لَكُمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ وَ لَعْنَةُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَ لَعْنَتِي عَلَى مَنْ انْتَهَى إِلَى شَيْءٍ أَبِيهِ أَوْ دَعَى إِلَى شَيْءٍ مَوْلَاهُ أَوْ ضَلَّمَ أَجْرًا أَجْرَهُ قَالَ فَلَمْ

يَتَكَلَّمُ أَحَدُ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَمِعُوا مِنَ الْخَطَّابِ قَوْلَهُ قَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَلَكِنَّكَ جِئْتَ بِكَلَامٍ
غَيْرِ مُفِيدٍ فَقُلْتُ نَبِيٌّ خَبِيرٌ رَسُولٌ أَمْرٌ وَجَعَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ فَأُخْبِرُهُ الْخَبْرَ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى مَنْجِدِي
حَتَّى تَضَعَهُ مِنْ يَدِي فَخَدَّ اللَّهُ وَثَنٌ عَلَيْهِ وَصَلَّ عَنْ شَمْلٍ فَلِأَنَّهُ النَّاسُ مَا كُنَّا يَنْجِيهِمْ كُنْ بِشَيْءٍ إِلَّا
وَعِنْدَنَا دِيبُهُ وَتَفْسِيرُهُ إِلَّا وَإِلَى أَبِي كُفٍّ إِلَّا وَإِلَى مَوْلَا كُفٍّ إِلَّا وَإِلَى أُجَيْدٍ كُفٍّ

صبح بن حبیبہ عیدی سے مروی ہے کہ جب ابن ابی عمیر نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب لگائی تو ہمارے کئی ساتھی اسے پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگے اور شہر، حرث، سوید بن غفلہ اور ہمارے ہمراہ ایک جمعیت تھی، ہم سب لوگ حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے باہر دروازے پر بیٹھ گئے کہ احسن میں اندر سے رونے کی آواز سنی تو ہم سب بھی رونے لگے۔ پھر حضرت امام حسن علیہ السلام باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: امیر المومنین تم لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ تم سب اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ۔ یہ سن کر میرے علاوہ سب لوگ واپس چلے گئے۔ میں نے گھر کے اندر سے بہت زیادہ رونے کی آواز سنی تو میں بھی رونے لگا۔ اس پر حضرت امام حسن علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کو یہ نہیں کہا تھا کہ واپس لوٹ جائیں؟

اس پر میں نے عرض کیا: نہیں، خدا کی قسم! اے فرزند رسول! میری جان میرا ساتھ نہیں دے رہی اور میرے قدم میرے وجود کا بوجھ نہیں اٹھا رہے کہ میں امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھے بغیر واپس چلا جاؤں۔ یہ کہہ کر میں گریہ کرنے لگا اور حضرت امام حسن علیہ السلام اندر تشریف لے گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اندر چلے جاؤ۔ تو میں امیر المومنین علیہ السلام کے پاس اندر گیا جبکہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ کا سر اقدس پیلے رنگ کے عمامہ سے ماندھا ہوا تھا اور آپ کے سر اقدس سے خون بہہ رہا تھا اور آپ کا چہرہ پیلا ہو رہا تھا۔ مجھے نہیں معلوم ہو رہا تھا کہ آپ کا چہرہ زیادہ پیلا ہے یا عمامہ زیادہ پیلا ہے۔ پھر میں نے امیر المومنین علیہ السلام پر جھک کر انھیں بوسہ دیا اور گریہ کرنے لگا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اے اصغر! تم گریہ نہ کرو، خدا کی قسم! وہ جنت میرے سامنے ہے۔

تو میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو! بے شک! میں جانتا ہوں کہ آپ جنت کی طرف جا رہے ہیں لیکن میں آپ کی جدائی پر گریہ کر رہا ہوں۔ اے امیر المومنین! میری جان آپ پر قربان ہو، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ سے سنی ہو کیونکہ مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ میں آج کون کے بعد کبھی آپ سے حدیث نہیں سن سکوں گا۔

اس پر امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا! صبح! سنو۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر مجھ سے فرمایا: اے علی! آپ یہاں سے اٹھ کر میری مسجد (نبوی) میں تشریف لے جائیں اور میرے منبر پر کھڑے ہو کر دو گوں کو اپنی طرف بلائیں۔ پھر اللہ کی حمد و ثناء بجالائیں اور مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجیں اور یہ کہیں:

اے لوگو! میں تمہارے پاس اللہ کے رسول کا رسول (پیغام رساں) بن کر آیا ہوں اور اللہ کے رسول فرما رہے ہیں کہ اللہ کی لعنت ہو اور اس کے مقرب فرشتوں اور اس کے انبیاء اور رسولوں کی لعنت ہو اور میری لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص سے منسوب ہو۔ (یعنی اپنی ولدیت میں حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کا نام کہلوائے) یا (کوئی غلام) جو اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے اپنی نسبت دے یا کوئی کسی شخص کو اجیر (مزدور) مقرر کرے اور پھر اس کی اُحمرت ادا نہ کرتے ہوئے اس پر ظلم کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد (نبوی) میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کے منبر پر کھڑا ہوا اور جب قریش نے مجھے دیکھا کہ جو مسجد میں موجود تھے تو وہ میری جانب بڑھے۔ میں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر رسول اللہ پر کثرت سے درود پڑھا اور پھر میں نے کہا:

”اے لوگو! میں تمہارے پاس اللہ کے رسول کا رسول (پیغام رساں) بن کر آیا ہوں اور اللہ کے رسول فرما رہے ہیں کہ اللہ کی لعنت ہو اور اس کے مقرب فرشتوں اور اس کے انبیاء اور رسولوں کی لعنت ہو اور میری لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص سے منسوب ہو۔ یا (کوئی غلام) جو اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے اپنی نسبت دے یا کوئی کسی شخص کو اجیر بنائے اور پھر اس کی اُحمرت ادا نہ کرتے ہوئے اس پر ظلم کرے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حاضرین میں سے سوائے حضرت عمر بن خطاب کے کسی نے کچھ نہ کہا اور عمر بن خطاب نے کہا: اے ابوالحسن! آپ نے نبی کریم کی طرف سے پیغام دے دیا اور تبلیغ کر دی ہے لیکن آپ نے ایسی گفتگو کی ہے جو تفسیر طلب ہے؟ تو میں نے (عمر سے) کہا: میں یہ پیغام رسول اللہ کو پہنچا دیتا ہوں۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور ان کو یہ خبر دی تو آپ نے فرمایا: آپ واپس میری مسجد میں جائیں اور میرے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء اور مجھ پر درود پڑھ کر یہ کہیں:

”اے لوگو! ہم تمہارے پاس جو بھی حکم لے کر آتے ہیں اس کی تاویل اور تفسیر ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! میں تمہارا (روحانی) باپ ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں تم لوگوں کا مولا (آقا) ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں تم لوگوں کا امیر ہوں۔“^(۱)

16/528 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمُحْسِنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الشَّخَامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَن تَكُونُوا وَلَا تَتَّكِنُوا إِلَّا بِأَنْوَاعٍ وَلَا جِهَاتٍ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَذَانِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخَوَارِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَصِدْقِ الرَّجْعِ وَأَعْيُنُوا بِظُلْمِ الشُّجُودِ وَلَوْ أَنَّ قَاتِلَ عَيْنِ انْتَمَتَ إِلَى مَائَةٍ لَدَفَّيْنَاهَا إِلَيْنَا

زید بن اسامہ شحام سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک! تم لوگ ہماری ولایت میں صرف اس صورت میں داخل ہو سکتے ہو کہ تقویٰ اختیار کرو اور نیکی کے حصول کے لیے جدوجہد کرو۔ سچ بولو، امانت کو واپس لوٹاؤ، ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ وعدے کو پورا کرو۔ صلہ رحمی کرو۔ لمبے سجدوں کے ذریعے ہماری مدد کرو۔ اگر حضرت علی علیہ السلام کے قاتل نے مجھے امانت پر امین مقرر کیا ہوتا تو میں اس کی امانت بھی اُسے واپس لوٹاتا۔^(۲)

اچھا مقام ولایت علی ہے

17/529 عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ: فِي قَوْلِهِ جَلَّ جَلَّاهُ وَبَشِيرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ: وَلَا يَتَّكِنُ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حضرت جابر نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان ”اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اچھا مقام و مرتبہ ہے“ (سورہ یونس: ۲) کے متعلق فرمایا:

اس آیت میں ایمان لانے والوں سے مراد حضرت محسن ابن ابی طالب کی ولایت (پر ایمان) ہے۔^(۳)

(۱) ابی شیخ طوسی: ص ۱۱۸

(۲) عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں۔

(۳) الکافی: ج ۱، ص ۳۳۲ بحوالہ ابی جعفر: ج ۲، ص ۳۰ تاویل الآیات: ۱/۲۳۳

مولانا علی عالم قرآن ہیں

18/530 قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَهْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَصَا أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا وَلِلَّهِ

عبدالملک بن ابی سلیمان بیان کرتا ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کتاب اللہ (قرآن مجید) کا علم رکھتے والا تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! اصحاب رسول میں سے کوئی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ قرآن مجید کا علم نہیں رکھتا تھا۔ (۱)

مولانا کی خواست گاری

19/531 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْقَيُّوْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ خَاشِمٍ

الْقَشَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي جُوَيْرِيزُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لُثَعَالِ بْنِ مُزَاجٍ قَالَ

سَمِعْتُ عَنْ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: أَتَانِي أَبُو بَكْرٍ وَغَزَرَ قَدْلَانِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَدَخَلَ بِي فَاصْطَدَّ

قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ هَوَّكْتُ ثُمَّ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ حَاجَّتُكَ قَالَ فَدَخَلَ لِي

قَرَأْتَنِي وَقَدَّمَنِي فِي الْإِسْلَامِ وَنُظِرَنِي لَهُ وَجِهَادِي فَقَالَ يَا عَلِيُّ صَدَقْتَ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِنَّا ذَكَرْتُ

فَقَسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطْمَئِنَّ قَرَوْنِيهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ قَبْلَكَ رَجُلٌ فَدَخَلَ ذَلِكَ نَهَا

قَرَأْتَنِي الْكَرَّ هَهُ فِي وَجْهِهَا وَلَكِنْ عَنِ رَسُولِكَ حَتَّى أَخْرَجَ إِلَيْكَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَسَمْتُ الْإِسْلَامَ حَدَّثَ

رِدَائِهِ وَتَرَكْتُ نَعْلَيْهِ وَأَتَيْتُهُ بِالْوُضُوءِ فَوَضَعَهُ بِيَدِيهَا وَغَسَلْتُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَعَدْتُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ

قَالَتْ سَبَّحْتَ مَا جَشَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَعْنَى عَرَفْتُ قَرَأْتَنِي وَقَضَيْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

وَأَلِي قَدْ سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُزَوِّجَنِي بِخَيْرِ خَلْقِهِ وَأَحَبِّهِمْ إِلَيَّ وَقَدْ دَخَلَ مِنْ أَمْرِكَ شَيْئاً فَمَا تَرَى

فَسَكَتَتْ وَلَمْ تَوْرَ وَجْهًا وَلَمْ يَرِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ كَرَاهَةً فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ سَكُوتُنَا

إِفْرَارُهَا وَأَتَانَاهُ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ رَوِّجْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ بِهَا لَهُ وَرَضِيَتْ لَهَا

قَالَ عَلِيُّ فَرَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ أَتَانِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ ثُمَّ يَأْتِيكُمْ لَكُمْ وَكُلُّ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُؤَكِّدُكَ عَلَىٰ اٰلِهٖنَا ثُمَّ جَاءَنِي حَتَّىٰ اَقْعُدَنِي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَعْبُدُ خَلْقَكَ اِنِّى
فَاجِدُكُمْ وَبَارِكٌ فِيْ خُلُقِكُمْ وَاجْعَلْ عَلَيْنَا مِنْكَ حَافِظًا وَّ اِنِّى اُعِيْذُكُمْ بِكَ وَ خُلُقِكُمْ مِنْ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

صحاك بن مزاحم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جناب فاطمہؑ کے لیے خواستگاری
کریں۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب رسول اللہ نے مجھے دیکھا تو مسکرانے لگے اور پھر فرمایا:
اے ابوالحسن! آپ کا کیسے آنا ہوا؟ آپ کس حاجت کے لیے آئے ہیں؟ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان
سے اپنی رشتہ داری کا تذکرہ کیا اور اسلام میں اپنے تقدم اور اسلام کی خاطر اپنی نصرت اور جہاد کو بیان کیا۔ اس پر رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! آپ نے سچ کہا بلکہ آپ نے جو کچھ اپنے بارے میں بیان کیا ہے آپ اس سے افضل
و برتر ہیں۔

پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ فاطمہؑ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! آپ سے پہلے کچھ لوگوں نے فاطمہؑ کے لیے خواستگاری کا اظہار کیا تھا اور
جب میں نے فاطمہؑ سے ان لوگوں کی اس خواہش کا ذکر کیا تو میں نے ان کے چہرے پر ناگواری اور ناپسندیدگی کے آثار
دیکھے لیکن اب میں آپ کی خواستگاری کا بھی اُن سے اظہار کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔

پھر رسول اللہ ﷺ جناب فاطمہؑ کے پاس تشریف لے گئے تو جناب فاطمہؑ کے استقبال کے لیے کھڑی
ہو گئیں اور آپ کی چادر اور نظین اُتارے اور آپ کے وضو کے لیے پانی لا گئیں اور انھیں اپنے ہاتھ سے وضو کروایا اور آپ
کے پاؤں دھلوائے، پھر آپ بیٹھ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! اس پر جناب فاطمہؑ نے جواب دیجے
ہوئے عرض کیا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: آپ بخوبی جانتی ہیں کہ علی
ابن ابی طالب کی مجھ سے جو رشتہ داری ہے اور ان کو اسلام میں جو فضیلت حاصل ہے اور آپ کو مظلوم ہے کہ میں نے اپنے
پروردگار سے یہ دُعا کی تھی کہ وہ آپ کی شادی اپنی مخلوق میں سے بہترین شخص سے کرے جو اُسے اپنی مخلوق میں سے سب
سے زیادہ پسند ہو اور اب (حضرت) علی نے آپ سے شادی کے لیے عقد کا پیغام دیا ہے۔ لہذا اس بارے میں آپ کی کیا
رائے ہے؟

یہ سن کر جناب فاطمہ خاموش ہو گئیں اور انھوں نے اپنا چہرہ نہ پھیرا اور رسول اللہ نے آپ کے چہرے پر ناگواری اور ناپسندیدگی کے آثار نہ دیکھے تو آپ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے اللہ اکبر! فاطمہ کی خاموشی ہی اس کی رضامندی کی دلیل ہے۔ پھر حضرت جبریل نازل ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: اے محمد! جناب فاطمہ کی شادی حضرت علی ابن ابی طالب سے کر دیں کیونکہ اللہ نے حضرت علی کے لیے حضرت فاطمہ کو پسند کیا ہے اور حضرت فاطمہ کے لیے حضرت علی کو پسند کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے میری شادی جناب فاطمہ سے کر دی تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: قُمْ بِاسْمِ اللَّهِ، یعنی اللہ کا نام لے کر اٹھو اور کہو: عَلِيٌّ بِرُكْنِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ۔

پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے جناب فاطمہ کے پاس بٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ دونوں مجھے تیری تمام مخلوق سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں۔ پس انکو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور ان دونوں کی اولاد میں برکت عطا فرما اور اپنی طرف سے ان دونوں پر محافظ مقرر فرما۔ میں ان دونوں اور ان کی اولاد کو شیطان مرؤود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ ﴿۱﴾

یوم غدیر مہارک بادی کا دن

20/532 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِيَةِ عَشْرٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كَشَفَ اللَّهُ لَهُ صِيَامَهُ سِتِّينَ شَهْرًا وَ ذَلِكَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَّاهُ فَعَلِيَ مُؤَلَّاهُ فَقَالَ عُمُو بَنِي تَمِيمٍ أَصْبَحْتُ مُؤَلَّاهُ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اٹھارہ ذی الحج کے دن روزہ رکھا اللہ اس کے نلمہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزے (کا ثواب) لکھ دیتا ہے اور یہ غدیر خم کا دن ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا دست مہارک پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ یہ سن کر حضرت عمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مہارک ہو، مہارک ہو! آپ میرے بھی مولا ہو گئے ہیں اور ہر مومن

وہ سونے کے بھی مولا ہو گئے ہیں۔^①

جو میری طرح زندہ رہے؟

21/533 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَأَنْ يَمُوتَ مَوْتِي وَأَنْ يَسْكُنَ جَنَّةَ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي فَلْيَسْكُنْ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ وَيَقُولْ ذُرِّيَّتُهُ مِنْ بَعْدِي فَإِنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي وَرَزَقُوا مِنْ حَبْطِي وَيَلْبَسُونَ لِبَاسِي وَيَسْكُنُونَ بَيْتِي بِفَضِيلَتِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقَاطِيعِ فِيهِمْ مَوْتِي لَا أَمْلَهُمْ لَنَّهُ شَفَاعَتِي

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ میری طرح زندہ رہے اور میری طرح موت سے ہمکنار ہو اور جنت الجنۃ میں سکونت اختیار کرے کہ جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے تو وہ میرے بعد علیؓ ابن ابی طالبؓ اور ان کی اولاد سے محبت رکھے کیونکہ یہ میری طینت سے خلق ہوئے ہیں اور انھیں میرے علم و فہم سے نوازا گیا ہے۔ پس! دلیل (جہنم کی وادی) ہے میری امت کے ان لوگوں کے لیے جو ان کی فضیلت کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے میری جو رشتہ داری ہے اس تعلق کو توڑتے ہیں اللہ میری امت سے ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔^②

مولا امام حسنؑ اور نماز جمعہ

22/534 قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَسِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَاجِدًا مِنْ مَشِيخَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: لَمَّا قَرَعَ عَلَيْنَ بَنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْجَمْعِ غَرَضٌ لَهُ مَرَّطٌ وَخَصَرَتِ الْجُمُعَةُ لَمَّا قَرَعَ غُلَّهَا قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ تَطْلُقُ يَا بَنِي فَتَجِبْ بِكَ مِنْ قَاتِلِ الْحَسَنِ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمَّا اسْتَقَرَّ عَلَى الْيَمِينِ حَمْدُ اللَّهِ وَأَتَى عَلَيْهِ وَتَشَهُدَ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ رِزْقَ الْبُيُوتَةِ وَاضْطَفَانَا عَلَى حَقِيقَةٍ وَأَنْزَلَ عَلَيْنَا كِتَابَهُ وَوَحْيَهُ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَا يَنْقُضُنَا أَحَدٌ مِنْ حَقِّنَا شَيْئاً لَا يَنْقُضُهُ فِي عَاجِلِ دُنْيَانَا وَآجِلِ آخِرَتِنَا وَلَا تَكُونْ عَلَيْنَا ذُولَةٌ لَا كَانَتْ لَنَا الْعَاقِبَةُ وَلَتَغْشَيْنَ نَبَاؤُهَا نَعْدَ جَمْعٍ ثُمَّ يَجْعَلُ النَّاسُ

① یہ حدیث پہلے باب ۱۱۹ ج ۲ کے تحت گزر چکی ہے۔

② امالیٰ مجمع ممدوق: ص ۳۹، امالیٰ مجمع طوسی: ۱۹/۲

وَبَلَغَ أَبَاهُ كَلَامَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى أَبِيهِ تَقَرَّرَ لَيْسَ قَتَامِيكَ عَنْوَتَهُ أَنْ سَأَلَتْ عَلَى حَدِيثِهِ ثُمَّ اسْتَدْنَاهُ
إِلَيْهِ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذُرِّيَّةٌ تَنْطَعُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ تَوْبِعْ عَلَيْهِمْ
محمد بن سیرین بیان کرتا ہے کہ میں نے بعبرہ کے ایک سے زیادہ مشائخ سے سنا ہے کہ جب حضرت علی ابن ابی
طالبؑ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو بیمار ہو گئے اور اس دوران جمعہ آیا تو آپؑ کو تاخیر ہو گئی۔ لہذا آپؑ نے اپنے بیٹے
حضرت امام حسنؑ سے فرمایا:

اے میرے بیٹے! جاؤ اور ان لوگوں کو نماز جمعہ پڑھاؤ۔ تمام لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو حضرت امام حسنؑ مسجد
کی طرف تشریف لے گئے اور منبر پر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر توحید و رسالت کی گواہی دی اور رسول
اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا:

”اے ہوگو! بے شک اللہ نے ہمیں نبوت کے لیے منتخب کیا ہے اور اس نے ہمیں اپنی مخلوق پر برگزیدہ کیا
اور ہم پر اپنی کتاب اور وحی کو نازل فرمایا۔ خدا کی قسم! جو کوئی بھی ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم کرے گا
اللہ جہنم میں اور بدیر آخرت میں اس سے بدلہ لے گا اور اس کو پست قرار دے گا اور اگر ہمارے پاس
دنیا میں اقتدار و حکومت نہیں ہے تو عاقبت و آخرت ہمارے لیے ہے (یعنی وہاں ہمارا ہی اقتدار ہوگا)۔
اور تم لوگوں کو ضرور کچھ دیر میں اس کی خبر معلوم ہو جائے گی۔“

پھر آپؑ نے لوگوں کو نماز جمعہ پڑھائی۔ جب آپؑ کے والد گرامیؑ و آپؑ کی درج بالا گفتگو کا پتا چلا اور آپؑ واپس
اپنے والد گرامیؑ کے پاس تشریف لے آئے تو انھوں نے آپؑ کو دیکھا اور اپنے آنسو نہ روک پائے یہاں تک کہ ان کے
رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔ پھر انھوں نے آپؑ کو اپنے قریب بلایا اور آپؑ کی پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا: میرے ماں
باپ آپؑ پر قربان ہوں! یہ ذریت ایک دوسرے سے ہے اور اللہ بخوبی سننے والا اور جاننے والا ہے۔^①

مولانا علی صدائے توحید میں

23/535 عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَيْنَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَخْشُو بَيْنَ
يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْخُصُومَةِ

قیس بن سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: میں قیامت کے دن سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے مقدمہ کے فیصلے کے لیے حاضر ہوں گا۔^①

میں رسول اللہ کا بھائی ہوں

24/536 عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَسَنِ عَنْ عَقْبَةَ الْهَجَرِيِّ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ عَيْنًا عَلَى الْيَمِينِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا قَوْلَ لِي الْيَوْمَ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَقُولُهُ بَعْدِي إِلَّا كَاذِبًا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِ اللَّهِ وَكَرَّوَجْتُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْأُمَّةِ

عقبہ ہجری نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ اُس نے حضرت علیؑ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس بات کہوں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے بیان کی ہے اور نہ کوئی میرے بعد یہ کہے گا اور اگر کسی نے کہا تو وہ جھوٹا ہوگا۔ میں اللہ کا بندہ، اُس کے رسول کا بھائی ہوں اور میری زوجہ اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہے۔^②

مغیرہ کی مولا علیؑ سے گفتگو

25/537 قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَابِطٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا بُويعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَنِي أَبِي طَالِبٍ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ تَوَقَّفَ عَنْ إِظْهَارِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَقَالَ إِنَّ أَقْرَبِي عَلَى السَّامِ وَأَحْمَلِي إِلَيْهِ وَلَا يَبْهِنَا عَمَّانُ بِأَيْعُنِهِ فَجَاءَ الْمُؤَيَّرُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ مَنْ قَدْ عَلِمْتُ وَقَدْ وُلَاةَ السَّامِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ قَوْلُهُ أَنْتَ كَيْفَ تَنْتَسِبُ الْأُمُورَ ثُمَّ اغْرَزَهُ إِنْ بَدَا لَكَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَتُظَنُّ بِي عَمْرِي حَتَّى مُغِيرَةُ فَيَمَّا تَوَلَّيْتُهُ إِلَى خَلْعِهِ قَالَ لَا قَالَ فَلَا يَسْأَلُنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَوَلَّيْتِهِ عَلَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَيْسَ سَوْدَاءَ أَبَدًا وَمَا كُنْتُ مُتَوَلِّيًا الْمُهْزِلِينَ عَصَا لِكَيْ أَهْبَكَ إِلَيْهِ فَأَدْعُوهُ إِلَى مَا فِي يَدِي مِنَ الْحَقِّ فَوْنِ أَجَابَ فَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ وَإِنْ أَبِي حَاكُمُهُ إِلَى اللَّهِ قَوْلِي الْمُؤَيَّرُ وَهُوَ يَقُولُ:

① ابی شیخ طوسی: ص ۸۳

② ابی شیخ طوسی: ص ۳۸/۱

نَصَحْتُ عَيْتًا فِي ابْنِ حَرْبٍ نَصِيحَةً فَرَدَّ قَتَا وَيَتَى لَهُ الدَّمَرُ ثَانِيَةً
 وَ لَهُ يَقْبَلُ النَّصِاحَ الَّذِي جِئْتُهُ بِهِ وَ كَانَتْ لَهُ تِلْكَ النَّصِيحَةُ كَافِيَةً
 وَ قَالُوا لَهُ مَا أَخْلَصَ النَّصِاحَ كُلَّهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّصِيحَةَ غَايَتُهُ
 لَقَدْ أَمَرَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ لَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَغِيرَةَ أَشَدَّ عَلَيْكَ بِأَمْرِ لَمْ يُدِلَّنِي بِهِ فَقَدَّمَهُ
 فِيهِ رَجُلًا وَ أَخَّرَ فِيهِ آخَرَ الْأُخْرَى قَبْلَ أَنْ كَانَ لَكَ الْغَلْبَةُ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ بِالنَّصِيحَةِ وَإِنْ كَانَتْ
 لِيُعَاوِنَةُ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِالشُّورَةِ لَمْ أَنْشَأْ يَقُولُ:

كَأَدَّ وَ مَنْ أَدْرَسَى قَبِيحًا مَكَانَهُ مُغِيرَةٌ أَنْ يُقَوِّيَ عَلَيْكَ مُعَاوِنَةً
 وَ كُنْتُ بِمَعْنَى اللَّهِ فِيْنَا مُوَفَّقًا وَ تِلْكَ الَّتِي أَرَاكَهَا غَيْرَ كَافِيَةٍ
 فَسُبْحَانَ مَنْ عَلَا السَّمَاءَ مَكَانَهَا وَ الْأَرْضَ دَحَاقًا كَمَا هِيَ وَبِنَهُ
 جبہ بن سحیم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: جب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو
 آپ کو یہ خبر پہنچی کہ معاویہ نے آپ کی بیعت کا اظہار کرنے میں توقف کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ عثمان نے مجھے جس
 عہدے (گورنر) پر مقرر کیا تھا اگر ملے گا تو میں اس عہدے پر برقرار رکھا تو میں علی کی بیعت کر لوں گا۔
 مغیرہ، امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یا امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ آپ سے پہلے
 (خلفاء کی طرف سے) معاویہ کو شام پر گورنر مقرر کیا گیا تھا لہذا ابھی آپ بھی اُسے اس عہدے پر برقرار رکھیں تاکہ تمام
 معاملات ٹھیک رہیں اور جب آپ کے لیے حالات آسان اور سازگار ہو جائیں تو آپ اُسے معزول کر دیں اگر آپ
 مناسب سمجھیں۔

یہ سن کر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مغیرہ! کیا تم مجھے معاویہ کو گورنر بنانے کی صورت میں اُسے معزول
 کرنے تک میری زندگی کی ضمانت دے سکتے ہو؟
 اس نے جواب دیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی ضمانت دیتے ہو کہ اللہ عزوجل مجھ سے اس شخص کو مسلمانوں پر گورنر مقرر
 کرنے سے باز پرس نہیں کرے گا کہ جو تاریک رات جیسا (گمراہ) ہے۔ میں ہرگز گمراہوں کو اپنا دست راست اور قوت
 پار نہیں بناؤں گا بلکہ میں اُس کی طرف پیغام بھیجوں گا اور میرے تصرف میں جو حق ہے اُسے اس کی طرف بلاؤں گا۔ اگر

اُس نے اس پر لبیک کہا تو وہ بھی مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوگا۔ اور اُس کے بھی وہی حقوق ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں کے لیے ہیں اور اس پر بھی وہی احکامات لاگو ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں اور اُس نے میرے حق کا انکار کیا تو میں اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑتا ہوں۔

یہ سن کر مغیرہ درج ذیل اشعار پڑھتا ہوا واپس چلا گیا:

”میں نے حرب (ابوسفیان) کے بیٹے (معاویہ) کے متعلق علی کو نصیحت کی ہے لیکن انھوں نے میری نصیحت کو رد کر دیا ہے لہذا اب میرے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ میں انھیں دوبارہ نصیحت کر دوں اور میں نے ان کی خدمت میں جو نصیحت کی انھوں نے اُسے قبول نہیں کیا حالانکہ ان کے لیے یہ نصیحت ہی کافی تھی۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہر نصیحت کرنے والا خیر خواہ اور قلمس نہیں ہوتا ہے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ میری نصیحت بہت قیمتی ہے۔“

اس کے بعد قیس بن سعد نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یقیناً مغیرہ نے آپ کو ایسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں اللہ جلالتہ کرے۔ اُس نے اپنی بات میں ایک شخص کو مقدم قرار دیا ہے اور دوسرے کو مؤخر قرار دیا ہے۔ اگر آپ (معاویہ پر) غالب آگئے تو یہ نصیحت و خیر خواہی کے ذریعے آپ کے قریب ہوگا اور اگر معاویہ کو آپ پر غلبہ حاصل ہو گیا تو یہ مشورہ کے ذریعے اس کے قریب ہوگا۔ پھر قیس بن سعد نے درج ذیل اشعار پڑھے:

”کوئی مغیرہ کے پاس جا کر اُسے منع کرے کہ وہ آپ (حضرت علی) کے خلاف معاویہ کو مضبوط کرے گا۔ میں اللہ کی حمد اور شکر بجالاتا ہوں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں اور جس موقف (ٹھکانے) کو وہ دکھاتے ہیں وہ درست نہیں ہے۔

(ہر عیب و نقص سے) پاک ہے وہ ذات جس کا مقام بلند و بالا آسمان سے بلند ہے اور اس نے زمین کا فرش ایسا بچھا یا جیسے بچھانے کا حق ہے۔“

طلوع فجر اور آیت تطہیر کی تلاوت

26/538 عَنْ أَبِي اسْتَحَاقَ عَنِ الْحَزْزِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَا بُنَيَّ كُلَّ غَدَاةٍ فَيَقُولُ الصَّلَاةَ

رَحِمَكُمُ اللَّهُ الصَّلَاةُ اَلْمَأْمُورَةُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَظْهَرَ اَلْبَهْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا
حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر صبح کو طلوع فجر کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے اور فرماتے: نماز کا وقت ہو گیا، اللہ تم لوگوں پر رحمت نازل فرمائے، نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر آپؑ درج ذیل آیت و تلاوت فرماتے:

”بے شک! اللہ کا ارادہ ہے کہ وہ تم اہل بیتؑ سے جس کو دُور رکھے اور تم لوگوں کو ایسے پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے“۔ (سورۃ احزاب: آیت ۳۳) ①

اعلانِ ولایتِ حیاتِ رسولؐ میں

27/539 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِقَطْرِ كَمْ كَانَ بَيْنَ قَوْلِ النَّبِيِّ بِعَنِي مَنْ كُنْتُ مَوْلَا فَعَلَيْ مَوْلَا فَإِنْ وَفَّيْتَهُ قَالَ مِائَةَ يَوْمٍ

ابو نعیم بیان کرتا ہے کہ میں نے قطر سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے اپنی وفات سے کتنا عرصہ پہلے حضرت علیؑ کی شان میں یہ فرمایا تھا کہ ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔“

تو قطر نے جواب دیا: آپؐ نے اپنی وفات سے ایک سو دن پہلے یہ فرمایا تھا۔ ②

جس کا میں نبیؐ اُس کا علیؑ ولی ہے

28/540 قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي عَلِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ السَّلَامِ بْنَ صَاحِبٍ قَالَ: قُلْتُ لَوْ كَيْفَ هُوَ الْجَرَّاجُ مَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَا فَعَلَيْ مَوْلَا قَالَ: مَنْ كُنْتُ نَبِيَّهُ فَعَلَيْ وَرِثَتُهُ

عبد السلام بن صالح نے دکیح بن جراح سے پوچھا کہ نبی ﷺ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔“ تو دکیح بن جراح نے جواب دیا: یعنی جس کا میں نبیؐ ہوں اُس کا علیؑ ولی ہے۔ ③

① امامی فتح طوی: ص ۸۸

② عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

③ عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

29/541 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ أَبِي يَاسِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ قَامِي قَالَ: قَدِمْتُ مِنَ الْمَدَائِنِ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ إِلَى بَغْدَادَ فَدَخَلْتُ سُبَّةً مِنَ السِّبْكِ الَّتِي لَهَا يَكُنْ فِي عَقْدٍ يَسْلُو كَيْفًا فَوَجَدْتُ جَمْعًا كَثِيرًا مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مَعَ الْحَدِيثِ فَكَرْتُ عَنْ ذَاتِي وَقَعَدْتُ فِي آخِرِ النَّاسِ فَلَمَّا تَمَّ التَّجْلِيسُ وَتَفَرَّقُوا تَقَدَّمْتُ إِلَى الْحَدِيثِ لِأَسْأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقُلْتُ: أَنَا أَعْرَفُ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنَ السَّوَادِ وَمَذْهَبُنَا مَوْلَاةُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَتَرَدُّ عَلَيْنَا أَحَادِيثُ يَحِبُّ أَنْ تَعْرِفَ صَحَّتْهَا فَأَسْأَلُكَ عَنْ بَعْضِهَا فَقَالَ سَلْ فَقُلْتُ الْحَدِيثُ يُرَوَّى فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْتَ قَسِمُهُ النَّارِ قَالَ وَكَانَ عَلَى يَمِينِهِ أَحْمَدُ بْنُ نَظْرِ بْنِ مَالِكٍ فَذَهَبَ أَحْمَدُ بْنُ نَظْرِ يُشَكِّرُ الْحَدِيثَ فَسَكَّتُهُ أَحْمَدُ وَقَالَ إِنَّهُ يَسْأَلُ لَمْ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ وَلَكِنْ فِي الْحَدِيثِ الْآخِرِ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَ عَادَ مَنْ عَادَكَ مَا يُغْنِي عَنْهُ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَتَجَوُّزُ أَنْ يَكُونَ مَنْ وَالَاكَ فِي الْحَقِّ وَمَنْ عَادَكَ فِي النَّارِ فَتُنْعَى هَذَا الْحَدِيثُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

عیسیٰ بن قاسمی بیان کرتا ہے کہ میں ایک دفعہ مدائن سے بغداد آیا اور وہاں ایک گلی میں داخل ہوا جہاں میں پہلے کبھی نہیں گیا تھا۔ میں نے وہاں محدث کے ہمراہ اصحاب حدیث کا جم غفیر دیکھا۔ میں اپنی سواری سے نیچے اتر آیا اور لوگوں کے آخر میں جا کر بیٹھ گیا۔ جب وہ علمی جلسہ ختم ہو گیا اور لوگ منتشر ہو گئے تو میں اُس محدث کی جانب بڑھا تاکہ اُس سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کروں اور وہ محدث، احمد بن حنبل تھے۔

میں نے ان سے کہا: اللہ آپ کو عزت عطا کرے! میں لواحق طلاقے کا رہنے والا ہوں اور ہمارا مذہب اہل بیت سے ولایت رکھتا ہے اور ہمارے سامنے احادیث بیان کی جاتی ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ہم ان احادیث کے صحیح ہونے کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔ لہذا میں آپ سے ان احادیث میں سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔

احمد بن حنبل نے کہا: پرچھو، تو میں نے کہا: حضرت علی ابن ابی طالب کے بارے میں یہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ آپ جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں، کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

احمد بن حنبل کے دائیں طرف احمد بن نصر بن مالک بیٹھا ہوا تھا اور اُس نے فوراً اس حدیث کا انکار کر دیا لیکن احمد

(بن حبل) نے اُسے خاموش کروادیا اور کہا کہ یہ بندہ سوال کر رہا ہے۔ پھر اس نے مزید یہ کہا کہ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے لیکن ایک اور حدیث ہے:

اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَ الْاَوَّاعِدَ مَنْ غَاذَاةَ مَا يُلْقَى عَنْهُ

”اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو علی سے محبت رکھے اور تو اُس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔“

اس حدیث میں کوئی کلام نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ کہنا جائز ہے کہ جو حضرت علیؑ سے محبت رکھے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو ان سے دشمنی رکھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ پس اُس حدیث (علی جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہے) کا معنی اس حدیث میں موجود ہے۔^①

تمام دروازے بند کر دو

30/542 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ الْهَاشِمِيِّينَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بِالنَّدِيمَةِ

يَقُولُ حَدَّثَنِي عَلِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ

كُلَّهَا إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ وَأَوْسًا يَتِيذُ إِلَى تَابِهِ

شعبہ بیان کرتا ہے کہ میں نے سیدالہاشمیین حضرت علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام سے مدینہ میں سنا، آپؑ نے فرمایا کہ مجھے میرے چچا محمد (حنفی) بن علی نے بتایا اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسجد نبویؐ میں کھلے والے) تمام دروازوں کو بند کر دو سوائے علیؑ کے دروازے کے اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کے دروازے کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔^①

عرش پر مکتوب کلمات

31/543 أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْيَقْدَادِ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي الْخَمَرَاءِ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَمَّا أُسْرِقَ بِلَى السَّيِّءِ زَأَيْتُ عَلَى سَائِي الْعَرْشِ الْأَمْنِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ

اللَّهِ أَكْبَدُهُ يَتَنِي وَتَضَرُّهُ يَدُو

① مرقی کتاب میں حوالہ دیا نہیں ہے

② المجلع صدوق: ص ۲۷۳

رسول اللہ ﷺ کے خادم ابو الحمراء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کے لیے) آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے عرض کے دائیں جانب یہ مہارت مکتوب دیکھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَيْدِيَهُ بَعِيْنٌ وَتَصَدَّقُهُ بِهٖ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں نے ان کی (حضرت) علی کے ذریعے

تائید و تصدیق اور نصرت کی۔“ ①

مولانا علی کا دامن تمام لو

32/544 عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ بَيْنَ أَيْ طَالِبٍ يَتَلَا

فِيهِمْ سَلَمَانٌ فَقَالَ لَهُمْ سَلَمَةُ رَضِ قَوْمُوا اخَذُوا بِخُجْرَةٍ هَذِهِ فَوَاللَّهِ لَا يُخَيِّرُكُمْ بَيْنَ نَبِيِّكُمْ غَيْرُهُ

عیاض بن عیاض نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: ایک دفعہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جن میں جناب سلمانؓ بھی موجود تھے تو جناب سلمانؓ نے وہاں موجود لوگوں سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کا دامن تمام لوہا کی قسم! اس کے علاوہ کوئی شخص اپنے نبی کے راز کی خبر نہیں دے گا۔ ②

عجیب و حیران کن مشاہدہ

33/545 عَنْ عَمْرِو بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: لَمَّا هَلَكَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيٍّ قُذِّفَ

لِأَخْصَانٍ ائْتَمَرُوا فِي عَقْبِي أَذْخَلَ عَلِيٌّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَأَعْرَضَ بِهِ وَقَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِ فَعَزَّيْتُهُ ثُمَّ

قُلْتُ: قَائِلُهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَهَبْ وَاللَّهِ مَنْ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يُسْأَلُ عَنْ هَيْئَتِهِ وَ

بَدَنِ رَسُولٍ اللَّهِ فَلَا وَاللَّهِ وَلَا تَرَى مِثْلَهُ أَبَدًا قَالَ فَسَكَتَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى مَنْ عِبَادِي مَنْ يَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِمَّنِّي فَأَرْبِحَ مَا لَهُ كَمَا يُرِي أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ عَنِّي أَجَعَلَهَا لَهُ مِثْلَ

أَحَدٍ فَخَرَجْتُ إِلَى أَخْصَانٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ أَنْجَبَ مِنْ هَذَا كُنَّا نَسْتَعِظُمُ قَوْلَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ تَعَالَى بَلَا وَاسْطَقَ فَقَالَ فِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَلَا وَاسْطَقَ

① امالی شیخ صدوق: ص ۱۷۹

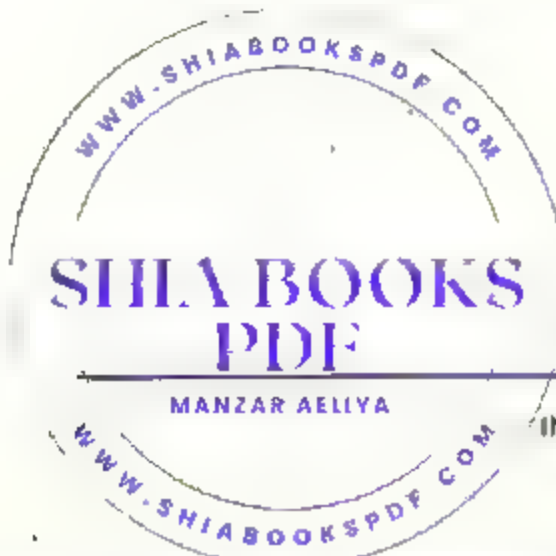
② امالی شیخ طوسی: ص ۱۳۵

سالم بن ابی حفصہ بیان کرتا ہے: جب ابو جعفر حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر (صادق) علیہ السلام کے پاس جا کر انہیں حضرت امام محمد (باقر) علیہ السلام کے انتقال پر تعزیت پیش کرتا ہوں۔ پھر میں ان کے پاس حاضر ہوا اور ان سے تعزیت کی اور کہا: اِنَّا يَدُوْنَا الْيَوْمَ رَا جَعُونَ۔

خدا کی قسم! آج وہ شخص دنیا سے رخصت ہو گیا جو اکثر کہا کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا اور ان کا اور رسول اللہ کے درمیان جو تعلق ہے اس کے بارے میں سوال نہ کرو۔ اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی ان جیسا شخص نہیں دیکھ سکیں گے۔

راوی کہتا ہے: یہ سن کر ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کچھ دیر تک خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ آدمی مجبور صدقہ دیتا ہے تو میں اُس کے اس عمل میں اتنا منافع اور فائدہ پیدا کر دیتا ہوں اور اُسے یوں بڑھا دیتا ہوں جیسے آپ میں سے کوئی شخص بچھڑے کی پرورش کر کے اُسے بڑا کرتا ہے۔ میں اس صدقے کو اس کے لیے (قیامت کے روز) اُحد کے پہاڑ کے برابر قرار دوں گا۔

سالم بن ابی حفصہ کہتا ہے کہ پھر میں باہر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں جو کچھ دیکھ کر آ رہا ہوں، وہ ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے زیادہ عجیب اور حیران کن ہے۔ ہم لوگ تو ابو جعفرؑ کے فرمان کو عظیم شمار کرتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بغیر کسی واسطے کے بیان کرتے ہیں جبکہ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو میرے سامنے بغیر کسی واسطے کے بیان فرمایا ہے۔^(۱) (یعنی یہ ہستیاں اللہ اور اُس کے رسول کے علم سے بغیر واسطے کے فیض یاب ہوتی ہیں)۔



سوال باب

بسم الله الرحمن الرحيم

مولانا علی کی منزلت مثل ہارونؑ

1/546 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ
يَعْقُبُ مَالِكُ بْنُ إِسْحَاقَ عَمِلَ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا الْقُطَيْبُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا لَيْثُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ عَائِشَةَ بِسِي
سَعْدٍ عَنْ سَعْدَانَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لِعَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ غَزْوَةِ بُيُوتِكَ أَنْتَ بَيْنِي وَمِثْلُكَ
هَارُونَ وَمِنْ مُوسَى وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

سعدان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون موسیٰ سے تھی سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔^(۱)

حالت رکوع میں خیرات دینا

2/547 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَمَعْنُهُ تَمْرٌ مِنْ قَوْمٍ مَعْنٍ قَدْ آمَنَ بِالنَّبِيِّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا مَنَّا بِكَ أَبَعِيدَةً لَا نَجِدُ أَحَدًا يَجْزِي سَمًا وَيَحْلِلُ لَنَا حُونَ هَذَا الْمَسْجِدِ وَإِنْ قَوْمًا لَمَّا رَأَوْا قَدْ
صَدَّقْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَرَكْنَا دِيَارَهُمْ أَظْهَرُوا الْعَدَاوَةَ وَأَقْسَمُوا أَنْ لَا يَحْلِلُوا لَنَا وَلَا يُؤْكَلُوا فَشَقِيَ
عَلَيْنَا فَجَبَنَّا هُمْ يَشْكُونَ إِلَى النَّبِيِّ إِذْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْأَيَّةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ نَمَّا وَلِيَّتُكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَيُؤْذَنُ بِالصَّلَاةِ وَالظُّهُورِ
وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ وَقَائِدٍ قَائِدٍ دَامَسِكِيثٍ
يَسْأَلُ فَيَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَغْضَاكَ أَحَدٌ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الْقَائِدُ

(۱) موطا طبرانی: ص ۲۱۱، بحوالہ ابن ماجہ: ج ۳، ص ۲۵۵، سنن ترمذی: ج ۱، ص ۱۱۹، کنز العمال: ج ۲، ص ۲۸۲

قَالَ عَلَىٰ أَيْ خَالٍ أَعْمَاهُ، قَالَ وَهُوَ رَاكِعٌ قَالَ وَخَلَّكَ عَلَىٰ بَيْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَكَذَّبَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يَقُولُ إِنَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا يَتَّبِعُونَ خَشَّانَ بَيْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فِي ذَلِكَ:

أَنَا حَسَنٌ تُقَدِّبُتْ نَفْسِي وَ مُنْجِي
أَيْدِيَهُمْ سَنَعٌ فِي مَدِينَتِكَ طَائِعاً
فَأَنْتَ الَّذِي أُعْظِمْتَ إِذْ كُنْتَ رَاكِعاً
فَأَنْزَلْتَ فِيكَ اللَّهُ خَيْرٌ وَلَا يَخُفُّ
وَكُلُّ بَصِيرَةٍ فِي الْهَدَىٰ وَ مُسَارِعِ
وَمَا الْمَدْحُ فِي جَنْبِ الْإِلَهِ بِضَائِعِ
فَدَيْتُكَ نُفُوسَ الْقَوْمِ بِأَخَيْرِ رَاكِعِ
فَلَقَّبَتْهَا فِي مَخْتَلَاتِ الشَّرَائِعِ

عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ عبداللہ ابن سلام اپنی قوم کے ان افراد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا جو نئی پر ایمان لائے تھے۔ ان لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے گھر دروازہ کے علاقے میں ہیں اور اس مسجد کے علاوہ کوئی شخص ہمارے ساتھ آٹھتا بیٹھتا اور میل جول نہیں رکھتا۔ جب ہماری قوم نے دیکھا کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے ان کا دین ترک کر دیا ہے تو انہوں نے ہم سے دشمنی اور عداوت کا اظہار کیا اور انہوں نے قسم کھائی ہے کہ وہ ہم سے میل جول نہیں رکھیں گے اور وہ ہم سے کھانا پینا نہیں رکھیں گے۔ پس! ان کا یہ طرز عمل ہمارے لیے دشوار اور گراں ہے۔ جب وہ لوگ نبی ﷺ سے یہ شکوہ کر رہے تھے تو اس دوران رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک! تمہارا ولی اللہ، اُس کا رسول اور وہ صاحب ایمان ہے جو نماز پڑھتا اور حالت رکوع میں زکوٰۃ

دیتا ہے۔“ (سورۃ مائدہ: آیت ۵۵)

کہ اس نے نماز ظہر کی اذان ہوئی اور رسول اللہ ﷺ مسجد کی جانب تشریف لے گئے جب کہ مسجد میں کوئی رکوع کر رہا تھا تو کوئی سجدے میں مشغول تھا اور کوئی قیام میں تھا تو کوئی قعود میں تھا اور ایک مسکین (تنگ دست و نادار شخص) مانگ رہا تھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپؐ نے اس سوالی سے پوچھا: کیا تمہیں کسی نے کچھ عطا کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا: جی ہاں۔

آپؐ نے پوچھا: کس نے عطا کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا: وہ شخص جو کھڑا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اس نے تمہیں کس حالت میں عطا کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا: رکوع کی حالت میں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ پھر رسول اللہ نے نعرہٴ تکبیر بلند کیا اور یہ آیت تلاوت

فرمائی:

”اور جو تو لا (محبت) رکھے اللہ اور اُس کے رسولؐ اور صاحبانِ ایمان سے (تو یہ ہی اللہ کا گروہ ہے) بے

شک! اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔“ (سورۃ مائدہ: آیت ۵۶)

پھر اس واقعہ کے متعلق حسان بن ثابتؓ نے درج ذیل اشعار بیان کیے:

”ابو الحسنؓ میرے قلب و جان اور ہر ہدایت میں سُستی اور تیزی کرنے والے آپؐ پر قربان ہو جائیں! کیا

آپؐ کی مدح و ستائش میں کی جانے والی کوشش ضائع ہو جاتی ہے؟ معبود کی خوشنودی کے لیے کی

جانے والی مدح و ستائش ضائع نہیں ہوتی ہے۔

آپؐ ہی وہ شخص ہیں جس نے رکوع کی حالت میں عطا کیا ہے۔ اے بہترین رکوع کرنے والے! آپؐ

پر ساری قوم کی جانیں قربان ہوں۔

پس! اللہ نے آپؐ کی شان میں بہترین ولایت، دل فرمائی اور اسے اپنی محکم شریعتوں میں ثبت فرمایا

ہے۔“ ①

رُوئے زمین پر کوئی کفو نہ ہوتا

3/548 عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

يُضَافَةُ مَا كَانَ لَهَا كُفُوٌ مِنَ الْأَرْضِ

یونس بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر

اللہ امیر المؤمنینؑ کو جنابِ قاطمہ کے لیے خلق نہ فرماتا تو روئے زمین پر کوئی جنابِ قاطمہ کا کفو (برابر) نہ ہوتا۔ ②

① البرہان: ۱/۳۸۲؛ تکمیل غرات: ۳۹

② امالی شیخ طوسی: ص ۳۲؛ بحار الانوار: ج ۴۳ ص ۹۷

مولانا علی کی جنگ بدر سے واپسی

4/549 وَ رُوِيَ: أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَخَلَ بِفَاطِمَةَ بَعْدَ وَفَاةِ أَخِيهَا زَوْجَةَ عُثْمَانَ بِسِتَّةِ عَشَرَ يَوْمًا
بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ بَدْرٍ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهُمْ خَلَفُوا مِنْ سُؤَالٍ وَ رُوِيَ أَنَّهُ فَخَلَ بِهَا يَوْمَ الثَّلَاثِ أَيْ لَيْسَتْ تَحْنُونَ
مِنْ فِي الْحَقِّ

منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ جنگ بدر سے واپسی پر زوجہ عثمان کی وفات کے بعد حضرت
فاطمہؑ کے پاس تشریف لے آئے۔ اُس وقت، دشوال کے کئی دن گزر چکے تھے اور دوسری روایت کے مطابق
آپؑ جمعہ ذی الحجہ بروز منگل حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لے آئے۔^(۱)

ان کی قسموں کا اعتبار نہیں

5/550 قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَلْبِيلِيِّ وَ عَمَارِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ
قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّبَخِيُّ مُؤَدِّئُ بَيِّ أَقْصَى قَالَ بُكَيْرٌ أَذِنَ لَنَا أَنْ نَبْعَثَ سَنَةً قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا
يَقُولُ يَوْمَ الْفَتْحِ وَإِنْ نَكُنْتُمْ أَتَمَّائِهِمْ مِنْ تَعَبِ عَهْدِهِمْ وَ طَعْنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَلَيْسَ الْكُفْرُ
إِلَهُكُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ثُمَّ خَلَفَ جَمْعٌ قَرَأَ مَا أَنَّهُ مَا قُوِيْلَ أَهْلُهَا مُنْذُ تَوَلَّيْتُ حَتَّى
الْيَوْمِ قَالَ بُكَيْرٌ فَتَلَّ عَلَيْنَا أَبَا جَعْفَرٍ فَقَالَ صَدَقَ الشَّيْخُ فَكَذَّاهُ قَالَ عَنِ فَكَذَّاهُ كَانَ

بکیر بن عبد اللہ طویل اور عمار بن ابی معاویہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں بنو امیہ کے مؤذن ابو عثمان بخلی نے بتایا، وہ
کہتا ہے: بکیر جس نے چالیس سال تک ہمارے لیے اذان دی ہے، نے بیان کیا ہے کہ میں نے جنگ جمل کے دن
حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”اور اگر یہ لوگ اپنے عہد و بیان کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور ہمارے دین پر طعن و تشنیع کریں تو تم
کفر کے ان سرخروں سے جنگ کرو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے شاید کہ یہ باز
آجائیں۔“ (سورہ توبہ: ۱۲)

جب آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو قسم دے کر فرمایا: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے میں نے اس

آیت کے حق داروں سے آج جنگ کی ہے۔

بکیر کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: شیخ نے حج بیان کیا ہے حضرت علی علیہ السلام نے ایسے ہی فرمایا تھا اور ایسا ہی تھا۔^①

سلمان فارسیؓ نہیں سلمان محمدیؓ کہو

6/551 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مُنْصُورِ بْنِ بُرْزَجٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ مَا أَتُكْرِمُكَ سَيِّدِي ذِكْرَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَقَالَ لَا تُثْقِلْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَتَكُنْ قُلَّ سَلْمَانَ الْمُحْتَدِيٍّ أَتُدْرِي مَا كُنْتُ ذِكْرِي لَهُ، قُلْتُ لَا قَالَ يَثْلَابُ أَخَذَهَا بِثَأْرُكَ هَوَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ هَوَى نَفْسِهِ وَالثَّانِيَةُ حُبُّهُ الْفُقَرَاءَ وَالْخِيَارُ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الثَّرْوَةِ وَالْعَدُوُّوُ الثَّالِثَةُ حُبُّهُ لِلْعُلَمَاءِ وَالْعُلَمَاءُ إِنَّ سَلْمَانَ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا خَنِيضًا مُسِيئًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

قال محمد بن القاسم: فقه الحديث إن سلمان الفارسي قد أدرك هذه المنزلة العظيمة بولايته لأهل البيت عليهم السلام وخدمهم

منصور بن بزرج سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اے میرے سید و مراد! کیا وجہ ہے کہ آپ جناب سلمان فارسیؓ کا بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان کو سلمان فارسیؓ نہ کہو بلکہ سلمان محمدیؓ کہو، کیا تم جانتے ہو کہ میں ان کا کثرت سے ذکر کیوں کرتا ہوں؟

میں نے عرض کیا: مجھے نہیں معلوم۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی تین وجوہات ہیں:

- ۱- وہ اپنے نفس کی خواہشات پر امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی خواہشات کو ترجیح دیتے تھے۔
- ۲- وہ فقراء اور تنگ دست لوگوں سے محبت کرتے تھے اور انھیں مال داروں پر ترجیح دیتے تھے۔
- ۳- وہ علم اور علماء سے محبت رکھتے تھے۔

① الامالی للحموی: ۱۳۳/۲، مجلس ۵، کشف الخیر فی سرود الامت: ۱/۳۸۸، بحار الانوار: ۲۲/۳۲۷

بے شک! جناب سلمانؓ ایک نیک و صالح بندے تھے۔ وہ دین حنیف پر کاربند مسلمان تھے۔ وہ مشرک نہیں

تھے۔

محمد بن ابی القاسم (مؤلف کتاب) بیان کرتے ہیں کہ اگر حدیث میں غور و فکر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت سلمانؓ کو یہ عظیم قدر و منزلت اہل بیتؑ کی ولایت اور خدمت کی بناء پر حاصل ہوئی ہے۔

مولاعلیؑ کے لیے سورج کا ٹوٹنا

7/552 قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّانٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بَنِي جَعْفَرٍ امْرَأَةً مُحْتَبِدَةً ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْرُو مَعَ النَّبِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا جَدُّ مَا كُنْتَ تَصْنَعِينَ؟ قَالَتْ كُنْتُ أَخْرِجُ الشَّقَاءَ وَأُذَاوِي الْخَيْرَ عَنِ الْأَكْمَلِ الْعَلِيِّ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى بَيْنَا الْغَطَرِ وَالتَّبَاقُشِ أَنْ سَلَّمَ فَأَوْعَى اللَّهُ إِلَيْنَا وَأَلْخَذَ عَلَيْنَا

وقد كان دخل ولم يكن أدرك أولها فلما أبصر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد طال ذلك منه حتى غربت الشمس لقاله له: يا علي! ما صبت. قال: لا كرهت أطرحت في التراب. فقال النبي: اللهم ارددوها عليه فرجعت الشمس بعدما غربت حتى صلى الله عليه السلام

جناب محمد بن حنفیہ کی زوجہ ام جعفر بنت جعفر نے جناب اسماء بنت عمیس سے نقل کیا ہے کہ جناب اسماء نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ فرزوات میں جاتی تھیں میں نے پوچھا: اے دادی جان! آپؐ وہاں کیا کرتی تھیں تو انہوں نے جواب دیا: میں جنگ کے دوران پانی پلاتی، زخیبوں کو مرہم پٹی کرتی اور لشکر کو چاک و چوبند رکھتی تھی۔ نبی ﷺ نے میں نماز صبح پڑھائی جبکہ اس وقت آپؐ نے حضرت علیؑ کو کسی کام کے لیے بھیجا ہوا تھا تو اس دوران آپؐ پر اللہ نے وحی نازل کرنا شروع کر دی۔ جب حضرت علیؑ کو خبر ہوئی جبکہ آپؐ واپس آچکے تھے لیکن نماز کے شروع میں نہیں پہنچ سکے تھے۔ تو آپؐ نے وحی کے دوران نبی ﷺ کا سراپا اپنی گود میں رکھا۔ جب نبی ﷺ نے آگے کوئی تو کافی وقت گزر چکا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تھا۔

رسول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: اے علیؑ! کیا آپؐ نے نماز پڑھ لی ہے؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: نہیں! مجھے یہ ناگوار محسوس ہوا کہ میں آپؐ کا سر مبارک مٹی پر رکھ دوں۔

پھر نبی ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! علیؑ کے لیے سورج کو واپس پلٹا دے تو فوراً سورج غروب ہونے کے

بعد واپس پٹ آيا اور حضرت علیؑ نے نماز عصر ادا کی اور پھر سورج غروب ہوا۔^①

قاضی ابو عبد اللہ الحسین کے اشعار

8/553 قال أنشدني القاضي أبو عبد الله الحسن بن هارون بن محمد رحمه الله سنة إحدى و

ثلاثين وثلاثمائة

بأبي و أمي غمسة أحببهم في الله لا لعطية أعطاه
بأبي النبي محمد و وصيه الطيبان و بنته و ابنها
بأبي الذين بهم و بذكرهم أرجو النجاة من التي أخشاها
قوم إذا ولاهم متدين واني ولي الطيبين الله

قاضی ابو عبد اللہ الحسین بن ہارون بن محمدؑ نے ۳۳۱ ہجری میں یہ اشعار کہے:

”میرے ماں باپ قربان ہوں ان بچپن پر! جن سے میں اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ کسی عطا کی وجہ سے نہیں کہ جو انھوں نے مجھے دی ہو۔ میرا باپ قربان ہو نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کے دمی (حضرت علیؑ) پر! جبکہ یہ دونوں ہستیاں پاک و پاکیزہ ہیں اور میرا باپ قربان ہو ان کی بیٹی (جناب فاطمہؑ) پر اور ان کی بیٹی کے دونوں بیٹوں (حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ) پر۔ میرا باپ قربان ہو ان ہستیوں پر جن کی محبت اور ذکر کی بدولت اس چیز سے نجات کی امید ہے جس سے میں ڈرتا ہوں۔ جو قوم ان سے محبت اور ولایت رکھتی ہے وہ دین دار ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے ان ہستیوں کو اپنا ولی بنایا ہے جنہیں اللہ نے طیب اور پاکیزہ خلق فرمایا ہے۔“^①

ابو القاسم الفہم تنوخی کے اشعار

9/554 قال أنشدني أبي وأبو القاسم الفهم التنوخي لنفسه من قصيدة

① الکافی: ج ۳، ص ۵۶۱؛ بحار الانوار: ۳۱/۱۸۲ و ۱۰۰/۲۱۶؛ غایۃ المرام: ۲۶۹؛ من لاصحراء العقید: ۱/۲۰۳، ج ۱؛ الارشاد فی طبیب: ۳۳۵/۱؛ المحال: ۱۵۰۸؛ الولی: ۱۳/۱۳۹۰، ج ۱۳۳۳۳؛ رسائل الفہم: ۱۳/۳۵۵، ج ۱۹۳۷۶؛ کتب طلی ست: ۱۲۰۲

الجوامع: ۵۳، مناقب ابن مغزی: ۹۶؛ مناقب الخواریزمی: ۲۱۴؛ کفایۃ الطالب: ۳۸۵

② عربی کتاب میں حالہ درج نہیں ہے۔

ومن قال في يوم الغدير محمد
أما أد أولى بكم من نفوسكم
فقال لهم من كنت مولاه منكم
أطيعوه طراً فهو مني كمنزل
فقلوا له إن كنت من آل هاشم
وقد خاف من غير العداة النواصب
فقالوا بلى قول المريب الموارب
فهذا أخي مولانا فيكم و صاحب
لهارون من موسى الكليم المعاطب
فأ كل نجم في السماء بشاقب

ایہا القاسم اللہم توخفی نے (غدير کے حوالے سے) یہ قصیدہ بیان کیا ہے:

”حضرت محمد ﷺ نے غدير کے دن (حضرت علیؑ کے حلق) جو فرمایا تھا، اس کے حلق انہیں
نواصب اور دشمنوں کی بغاوت اور سرکشی کا اندیشہ تھا۔ کیا میں تم لوگوں پر تمہاری جانوں سے زیادہ حق نہیں
رکھتا ہوں؟ تو سب نے جواب دیا: بالکل آپ یہ حق رکھتے ہیں لیکن ان کا یہ جواب شک و شبہ کے انداز
میں تھا۔

پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ میرا بھائی مولا اور ساتھی
ہے۔ ہر حال میں اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو کیونکہ اسے میرے نزدیک وہی قدر و منزلت ہے جو
جناب ہارونؑ کی حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کے نزدیک قدر و منزلت تھی۔ پس تم اس سے کہو کہ اگر تم ہاشم کی
اولاد میں سے ہو تو آسمان پر ہر ستارہ روشن نہیں ہوتا۔“ ①

اہل بیتؑ پر صدقہ حرام ہے

10/555 أَخْبَرَنَا قَائِلُكَ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ: أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ بَنِي قُلَيْبٍ مَا تَدْعُو مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَخَذَنِي غُرْفَةُ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ مِنْهَا مِائَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَلْقِهَا
فَدَلَّةٌ لَا تَحْمِلُ لِرَسُولِ اللَّهِ وَلَا لِأَعْيُنٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

ربیعہ بن شیبان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام حسن بن علیؑ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی
کوئی بات بیان فرمائیں تو آپؑ نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مجھے صدقہ والے کمرے میں لے گئے اور میں نے

① عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

وہاں سے (صدقہ کی) ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے باہر نکال دو کیونکہ نہ تو یہ رسول اللہ پر حلال ہے اور نہ ہی ان کے اہل بیت میں سے کسی فرد پر حلال ہے۔^①

اقرار توحید اور ولایت علی

11/556 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِذْ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَنَعُنْ نَقُولُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّمَا تُغْتَبَلُ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ هَذَا وَمِنْ شِبَعَتِهِ الَّذِينَ أَخَذَ رُبُّنَا مِيثَاقَهُمْ فَقَالَ الرَّجُلَانِ [الرَّجُلَانِ] فَتَنَعُنْ نَقُولُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَوَطَّعَ رَسُولُ اللَّهِ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ عَلَامَةُ ذَلِكَ أَلَّا تَحْلَا عَقْدَهُ وَلَا تَجْلِسَا عَجِيضَهُ وَلَا تُكْذِبَانِي عِدِيضَهُ الْإِسْعِيدُ الْخُدْرِيُّ سَ مَرُوي ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور کئی اصحاب بھی آپ کے گرد موجود تھے۔ ان میں حضرت علی ابن ابی طالب بھی موجود تھے کہ احسن میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ سن کر آپ کے اصحاب میں سے دو افراد نے کہا: ہم تو لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کی گواہی اس شخص (علی رضی اللہ عنہ) اور ان کے شیعوں سے قبول کرتا ہے جن سے ہمارے پروردگار نے عہد و پیمان لیا ہے۔ آپ کے پاس موجود لوگوں نے عرض کیا: ہم لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر رسول اللہ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سر اقدس پر اپنا دست مبارک رکھ کر ارشاد فرمایا: اس (لا الہ الا اللہ) کی قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ ت کے عہد کو نہ توڑو اور ان کے پیچھے کی جگہ پر نہ بیٹھو اور ان (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی بات کو نہ جھٹلاؤ۔^②

① یہ حدیث بفرق المقال درج ذیل کتب میں دیکھیے: کشف الغمۃ فی معرفۃ الامۃ: ۱/۵۳۵، دعائم الاسلام و ذکر الحلال والحرام والفتاویٰ والاحکام: ۱/۲۳۶، معراج المومنین و مستطاب المسائل: ۱/۱۱۹، ح ۶۹۸، شرح الاخبار فی فضائل الامۃ الطہارۃ: ۸۶/۲۳، بحار الانوار: ۳۵/۴۳۰

② ثواب الاعمال و معایب الاعمال: ۱/۱، بحار الانوار: ۸۳/۲۳ و ۹۰/۳۰۲، اعلام الدین فی صفات المؤمنین: ۱/۲۵۷، اثبات الہدایۃ بالنصوص بالسجرات: ۳/۸۲

حدیث سلسلۃ الذهب

12/557 عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَاهَوِيٍّ قَالَ: لَمَّا وَافَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا بِتَمَسَابُورَ وَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مِنْهَا إِلَى التَّامُونِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَهْطَابُ الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَدْخُلُ غَنًّا وَلَا تُحَدِّثُنَا بِحَدِيثٍ فَتَسْتَفِيدُ مِنْكَ وَكَانَ قَدْ قَعَدَ فِي الْعَقَارِ ثَوًى فَأُطْلِعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَبْرَائِيلَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَّهُ جِطْبِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي فَتَسَامَرَتِ الزَّوْجَةُ تَأْخِذِي بِشُرُوطِهَا وَتُكَاوِنُ شُرُوطَهَا

اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ جب ابوالحسن حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نیشاپور پہنچ گئے اور وہاں سے مامون کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اصحاب حدیث آپ کے گرد جمع ہو گئے اور انھوں نے آپ سے عرض کیا: اے فرزند رسول! آپ ہمارے پاس سے کوچ فرما رہے ہیں اور آپ نے ہمیں کوئی حدیث نہیں سنائی کہ ہم آپ سے اس حوالے سے استفادہ کریں۔

اُس وقت امام علیہ السلام عماری کے اندر تشریف فرما تھے تو آپ نے اپنا سر مبارک باہر نکال کر فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی موسیٰ بن جعفر سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی محمد بن علی سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی علی بن حسین سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حسین بن علی سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جبرائیل سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَّهُ جِطْبِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي۔

پھر امام علیہ السلام کی سواری چل پڑی تو آپ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَّهُ جِطْبِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي فَمَنْ دَخَلَ جِطْبِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي۔

○ امام شیخ صدوق: ص ۱۹۵، بیون اخبار الرضا: ج ۲، ص ۱۳۳؛ التوحید: ص ۳۳؛ صحیفۃ الرضا: ۷۶؛ بحار الانوار: ۱۳/۳

دس افراد کے لیے جنت

13/558 عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: عَشْرٌ مِنْ لَبِيٍّ لِلَّهِ يَهْدِي كَحَلِّ الْجَنَّةِ شَهَادَةً أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِنَّمَا جَاءَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ

صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَالْوَلَايَةُ لِأَوْلِيَاءِهِ لَنُؤْتِيَ الْبَرَاءَةَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ وَلَنُؤْتِيَ الْجَنَّةَ كُلَّ مُسْكِرٍ

فضل بن یسار سے مروی ہے کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دس امور کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی دینا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اقرار کرنا کہ آپ جو کچھ (دین و شریعت) لے کر آئے ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، اللہ کے گھر کا حج کرنا، اولیاء اللہ سے ولایت و محبت رکھنا اور دشمنان خدا سے تبرا و بیزاری اختیار کرنا، ہر نشتر اور چیز سے اجتناب کرنا۔^①

مسلمین پر مولا علی کا حق

14/559 قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: حَقِّي عَلَى عَلِيٍّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَقِّي الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت) علی کا مسلمانوں پر دیا حق ہے جیسے والد کا اپنے بیٹے پر حق ہوتا ہے۔^②

تیرہ افراد کی گواہی

15/560 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عِتْبَانَ قَالَ فِي الرَّحْبَةِ: أُنْشِدُ اللَّهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَغْيِي يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَا قَالَ إِلَّا قَامَ فَقَامَ إِلَيْهِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا سَلَّمَ مِنْ

جَانِبٍ وَسَبْعَةٌ مِنْ جَانِبٍ وَقَالَ هَارُونَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ كُنْتُ

مَوْلَاةً فَعَلَيْهِ مَوْلَاةُ اللَّهِ وَالْإِلَهِ وَالْآلَاءُ وَالْعَادُ مِنْ عَادَاةٍ وَأُحِبُّ مَنْ أَحْبَبَهُ وَأُبْغِضُ مَنْ أَبْغَضَهُ

وَأُطِيعُ مَنْ أُطِيعَهُ

① فتح صدوق نے یہ روایت ثواب الاعمال: ص ۳۳۴؛ الخصال: ج ۲، ص ۳۳۲ پر ذکر کی ہے۔

② ابوالفتح طوسی: ص ۳۳۴؛ بحار الانوار: ج ۳۶، ص ۵

سعید بن وہب بیان کرتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں ہر اُس مسلمان مرد سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے قدیر ختم کے دن رسول اللہ ﷺ کا وہ فرمان سنا ہے جو آپؐ نے اس دن فرمایا تھا تو وہ بتانے کے لیے کھڑا ہو جائے کہ اس دن رسول اللہ نے کیا فرمایا تھا؟ یہ سن کر تیرہ افراد کھڑے ہوئے۔ پچھے افراد آپؐ کے دائیں جانب سے اور سات افراد آپؐ کے بائیں جانب سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا:

”جس کا میں مولا ہوں اُس کا میں مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو علیؑ سے دوستی رکھے اور تو اُس کو دشمن رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے اور تو اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے اور تو اُس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے۔“^①

دروازہ خیر مولا علیؑ کے ہاتھ پر

16/561 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ لَمَّا فَتَحَ خَيْرَ تَحْتِ الْبَابِ عَلَى

ظَهْرِهِ فَجَعَلَهُ جَسْرًا يُعْبُرُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَنَّهُ عَرِبَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جب میں نے خیر فتح کیا تو قلعہ کا دروازہ اپنی پشت پر اٹھا کر اُسے اُٹھاتا ہوا لوگ اس پر سے چل کر راستہ عبور کر رہے تھے (اور قلعہ کے اندر جا رہے تھے)۔ اس کے بعد وہ دروازہ بیکار ہو گیا جبکہ اس دروازے کو چالیس لوگ اٹھاتے تھے۔^②

سیدہ کی رخصتی اور ملائکہ

17/562 عَنْ أَبِي تَمْرَةَ الطَّبِيعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتِ النِّسَاءُ النَّبِيِّ زُفَّتْ فِيهَا قَاطِفَةُ يَسْتُ

النَّبِيِّ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ قَدَّمَ مَقَامًا وَجَدَّ يَمِيلُ عَنْ يَمِينِهَا وَمِثْلُهَا يَمِيلُ عَنْ شِمَالِهَا

وَسَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ خَلِيفَتِهَا يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُقَدِّسُونَهُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس شب نبی ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؑ (ہیبن بن کر) حضرت علی ابن ابی

① یہ حدیث باب نمبر ۱۳ حدیث نمبر ۲۲ اور ۱۳۰، اور باب نمبر ۱۵ حدیث نمبر ۲۳ کے تحت گزر چکی ہے۔

② عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

طالب علیہ السلام کے گھر تشریف لے جا رہی تھیں اُس وقت رسول اللہ آپ کے آگے، جبرائیل (دائیں طرف) اور میکائیل (بائیں طرف) اور ستر ہزار فرشتے آپ کے پیچھے چل رہے تھے جو کہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کر رہے تھے یہاں تک کہ طلوع فجر ہو گئی۔^①

جنت میں ایک درجہ ہے

18/563 عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَخْثَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةً تُدْعَى التَّوَسُّلَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَسُولٍ وَتَأْتَاهُ قَسَلُهُمْ خَالِي قَالُوا مَنْ يَسْكُنُ مَعَهَا قَالَ قَاطِئَةُ وَبَغْلَاهَا وَالتَّحْسَنُ وَالتَّحْسِينُ

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے اور وہ ہر نبی اور رسول کو میسر ہے اور میں ہی اُس درجے کا مالک ہوں۔ پس تم لوگ میرے صدقے میں اُس درجے کی دعا مانگو۔

لوگوں نے آپ سے پوچھا: وہاں آپ کے ساتھ کون مقیم ہوگا؟
رسول اللہ نے فرمایا: قاطئہ، ان کے شوہر (علی علیہ السلام) اور حسن و حسین علیہما السلام۔^②

مولا علی کی روانگی اور دعائے رسول

19/564 بِحَدِيثِ الْإِسْنَادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةً تُدْعَى التَّوَسُّلَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَسُولٍ وَتَأْتَاهُ قَسَلُهُمْ خَالِي قَالُوا مَنْ يَسْكُنُ مَعَهَا قَالَ قَاطِئَةُ وَبَغْلَاهَا وَالتَّحْسَنُ وَالتَّحْسِينُ

ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک فوجی دستے کے ہمراہ روانہ کیا اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اُس وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی کی زیارت نہ کروا دے۔^③

① کشف اليقين، علامہ علی: ص ۴۵۲؛ بحار الانوار: ۴۴/۱۱۵

② کشف اليقين، علامہ علی: ص ۴۵۲

③ ارشاد القلوب: ۱/۲۳۳

شجاعت علی کا اعتراف

20/565 بِمَذْهِبِ الْإِسْنَادِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَمَتَا دَخَلَ عَلَيْهِ اسْتَطْعَمَكَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو مَا يُطْعِمُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذَاكَ لِلَّهِ سُرُورُكَ قَالَ لَمْ أَكُوثَ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ عَشِيْتُكَ بِسَيْفِهِ وَمَا تَقِيئُهُ وَوَيْتَ فَقَالَ أَلَسَيْتَ فِي بَيْتِ مُعَاوِيَةَ فَيُحِبُّ مِنْ هَذَا يَوْمَ دَعَاكَ إِلَى الْهَوَارِ قَالَتُمْ لَوْ أَنَّكَ أَطَعْتَ أَهْلَ عَمَلِكَ وَاسْتَفْعَ سَفَرُكَ وَلَهُوَ بَارِزُهُ لَأَوْجَعْتَ قَذَالَتَ وَأَنْتُمْ عِيَالُكَ وَبَرَّكَ سُلْطَانُكَ وَأَنْشَأَ عَمْرُو:

مُعَاوِيَةُ لَا تُشِيبُ بِقَارِيسٍ مُجَنَّةً	لَعَنَ قَارِيسًا لَا تَعْتَلِيهِ الْفَوَارِيسُ
مُعَاوِيَةُ لَوْ أَبْصُرْتُ فِي الْحَرْبِ مُقْبِلًا	لَهَا حَسَنٌ يَهْوَى عَيْنُكَ الْوَسَائِيسُ
لَأَيْقَنْتُ أَنَّ التَّوْتُ حَقٌّ وَ أَنَّه	لَيْفِيكَ إِنْ لَمْ تُجْعِنِ الزُّكُفَ خَالِيسُ
دَعَاكَ فَضَيْتَ حُوتَهُ الْأَكْبَنُ إِذْ دَعَا	وَ تَفْسُكَ قَدْ طَافَتْ عَلَيْهَا الْإِهَالِيسُ
أَ تُشِيبُ فِي إِذْ قَالَنِي خَدَّ رُحْمُو	وَ عَضَطِي كَابٌ مِنَ الْحَرْبِ تَاهِيسُ
وَ أَمِّي أَمْرٍ لِقَاءَهُ لَمْ يَلْقَ بِشَلْوُهُ	بِمُفْطَرِّبٍ تُسْقَى عَلَيْهِ الزُّوَامِيسُ
أَبَى اللَّهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُ غَابَهُ	أَبُو أَشْبِلٍ مُهْدَى إِلَيْهِ الْفَرَايسُ
فَإِنْ كُنْتُ فِي شَيْءٍ فَارْهَقْ حَاجَةً	وَ إِلَّا فَيَنْتَ الْفَرَخَاتُ الْبَسَائِيسُ

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَهْلًا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَلَا كُلُّ هَذَا قَالَ أَنْتَ اسْتَدْعَيْتُهُ

ایک دفعہ عمرو بن عاص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس جانے کی اجازت طلب کی اور جب وہ اجازت ملنے کے بعد معاویہ کے پاس آیا تو معاویہ اسے دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگا۔ اس پر عمرو نے اس سے پوچھا: اے امیر المؤمنین (معاویہ) آپ کس بات پر زور زور سے ہنس رہے ہیں؟ تو معاویہ نے جواب دیا: مجھے علی ابن ابی طالب یاد آ گئے ہیں کہ انھوں نے کیسے مجھ پر اپنی تلوار اٹھائی اور تم اپنی شرم گاہ کو کھول کر ان کے حملے سے بچ گئے اور واپس لوٹ آئے۔ اس پر عمرو نے کہا: اے معاویہ! کیا تم میری مصیبت پر خوش ہو رہے ہو؟ یعنی مجھے طعن دے رہے ہو؟ مگر اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ جس دن انھوں نے حمص اپنے مد مقابل آنے پر بلایا تو تمھارا رنگ اڑ گیا اور تم کچکا رہے تھے اور تمھارا غرور جاتا رہا۔ خدا کی قسم! اگر تم ان کے مقابلے پر جاتے تو وہ تمھارے سینے پر کاری ضرب لگاتے اور

تمہارے بچوں کو جیم کر دیتے اور تمہاری پادشاہت کو تم سے چھین لیتے۔

پھر مرو نے اشعار پڑھتے ہوئے اُسے کہا:

”اے معاویہ! تم مجھے اس بہادر کی وجہ سے ملامت نہ کرو کہ جس کا مقابلہ بڑے بڑے بہادر کرنے سے عاجز ہیں۔ اے معاویہ! اگر تم جنگ میں ابوالحسنؑ (حضرت علیؑ) کے مقابل جاتے تو تمہارے ہوش اُڑ جاتے اور تم کو یقین ہو جاتا کہ موت برحق ہے اور گھوڑے کو ہگانے کے لیے ایڑ لگانے کی بھی تم میں طاقت و توانائی نہ رہتی۔

اُس (علیؑ) نے تم کو لٹکارتا تھا مگر تم پر سکوت طاری ہو گیا تھا۔ تم سے شیطان بھی تنگ آ چکے تھے۔ کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو کہ اُن کے نیزے کی تیز نوک مجھے لگنے والی تھی اور جنگ کے نوکیلے دانت مجھے پکڑ کر لوپٹنے والے تھے۔ کسی مرد میں یہ جرأت و طاقت نہیں کہ وہ علیؑ کے مقابلے پر آئے۔ اگر اُن کے مقابلے پر شیر بھی آئے گا تو وہ بھی اپنے ہواں قائم نہیں رکھ سکے گا۔

خدا کی قسم! وہ جنگل کے شیر ہیں کہ جسے شیر خود شکار تحفے میں دیتے ہیں۔ اگر قصص ان باتوں میں شک ہے تو اُن کے سامنے صرف خاک اُڑا کر دکھاؤ ورنہ باقی سب فضول باتیں ہیں۔“

یہ سن کر معاویہ نے کہا: اے ابومعبداللہ! حوصلہ کرو اور یہ سب کچھ نہ کہو۔

اس پر مرو بن عامر نے کہا: تم نے ہی تو یہ سب کچھ کہنے پر ابھارا ہے۔^①

محبت اہل بیتؑ گناہ جھاڑ دیتی ہے

21/566 عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِنْ مُحِبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَمْ يَحْطِ الذُّنُوبُ

عَنِ الْعِبَادِ كَمَا يَحْطِ الْبَيْعُ الشَّيْءُ الْوَرَقِ عَنِ الشَّيْءِ

ابومعبداللہ (حضرت امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا: بے شک اہل بیتؑ کی محبت اس طرح بندوں کے گناہوں

کو جھاڑ دیتی ہے جس طرح حیر ہوا درخت سے چوں کو جھاڑ دیتی ہے۔^②

① مائلی فتح طوسی: ص ۱۳۵ بحار النور: ج ۳۳ ص ۵۰

② مائلی فتح طوسی: ۱/۱۶۶

مولانا علی کا راو خدا میں اتفاق

22/567 عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ لِعَلِيٍّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ فَأَتَقَى دِرْهَمًا لَيْلًا وَ دِرْهَمًا نَهَارًا وَ دِرْهَمًا عِلَاقِيَّةً فَكَرَّ لَيْلَ الْإِيَّامَةِ الْبَيْتِ يُسِفُّونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَبْزُوا وَ عِلَاقِيَّةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: حضرت علیؑ نے ایک درہم پاس چار درہم تھے۔ آپؑ نے ایک درہم رات میں، ایک درہم دن کے وقت، ایک درہم مخفی طور پر اور ایک درہم علیؑ الاطمان راو خدا میں خرچ کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

”جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہری طور پر (راو خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (روز قیامت) کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔“ (سورۃ بقرہ: آیت ۲۷۳) ①

اصحاب دروازہ رسولؐ پر

23/568 أَخْبَرَنَا يَاسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَازِمٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَأَتَى سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ فِيهِ وَحَصَالًا لَكِنْ تَكُونُ خَصْلَةً مِنْهَا فِي جَمِيعِ آلِ الْخَطَّابِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِلَيَّ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ مَاشٍ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ عَوْفٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ تَقَرَّرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ فَأَتَيْنَا إِلَى بَابٍ أَمْرٌ سَلَمَةٌ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ مُثَبِّتٍ عَلَى كَيْفِ الْبَابِ فَقُلْنَا لَهُ أَرَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَوْتِي فِي السَّهْمِ يَخْرُجُ عَلَيْكُمْ الْآنَ قَالَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَجَسْنَا حَوْلَهُ فَأَتَى عَلِيٌّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ فَتَرَبَ بِبَيْتِهِ عَلَى مَنْكِبِهِ فَقَالَ إِنَّكَ مَعَكُمْ فَتَخْصِمُ بِسَبْعِ خَصَالٍ لَيْسَ لِأَحَدٍ بِعَيْنِهِمْ وَلَا قُطْلُكَ إِنَّكَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا وَ أَعْلَاهُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ وَ أَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللَّهِ وَ أَرَأَيْتُمْ بِالرَّعِيَّةِ وَ أَنْفُسِهِمْ بِالْإِسْوِيَّةِ وَ أَعْطَاهُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَرَاتِبَهُ

① مجمع البيان طبري: ۲/۳۸۸؛ البرهان: ۱/۲۵۸؛ بحار الانوار: ۲۴/۷۴؛ كشف المرف: ۱/۳۱۰؛ تفسیر قرأت: ۳/۱۸۳؛

الطرائف: ۹۹؛ تامل الآيات: ۱/۹۸

ابن عباسؓ کے غلام ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں: علیؓ ابن ابی طالبؓ کے خلاف بات کرنے سے باز رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی شان میں ایسی صفات کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ان میں سے ایک مفت بھی تمام آل خطاب میں موجود ہوتی تو وہ مجھے ہر اس شے سے زیادہ عزیز اور پسند ہوتی جس پر سورج طلوع کرتا ہے۔

ایک دن میں، ابو بکر، عبدالرحمن بن عوف، عثمان بن عفان، ابو عبیدہ بن جراح اور رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب پیدل چلتے ہوئے حضرت ام سلمہؓ کے دروازے پر گئے اور میں حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑے نظر آئے تو ہم نے ان سے کہا: ہم رسول اللہ سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: رسول اللہ گھر کے اندر موجود ہیں، ابھی تمہارے پاس باہر تشریف لاتے ہیں۔ پھر رسول اللہ مارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم آپؐ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ وہاں آئے تو آپؐ نے حضرت علیؓ کے شانے پر ہاتھ مارے ہوئے فرمایا:

آپؐ میں سات ایسی خصوصیات ہیں کہ کوئی بھی ان میں سے کسی ایک خصوصیت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپؐ ایران کے لحاظ سے پہلے مومن ہیں۔ آپؐ سب لوگوں سے زیادہ اللہ کے امر کا علم رکھتے ہیں، سب سے زیادہ اللہ کے وعدے کو پورا کرنے والے، اپنی رعیت پر ان سے زیادہ مہربان، ان سے زیادہ برابر عادلانہ تقسیم کرنے والے اور ان سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں باکمال و پسندیدہ ہیں۔^①

بوقت شہادت امام حسنؑ کی وصیت

24/569 قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَكَمٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْبِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ يُونُسَ الْجَعْفَرِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي مَرَجِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ تَهْدُكَ يَا أُمِّي، قَالَ أَجِدُنِي أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَ آخِرَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَ أَعْمَى أَلِي لَا

أَسْبَقُ أَجَلَ وَأَلَى وَارِدُ عَلَى أَبِي وَجَدِي عَلَى كُرْحِي مَعِي لِيَفْرَاقَكَ وَفِرَاقِي الْوَحْدَةَ وَ
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ مَقَالَتِي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بَلْ عَلَى عَجَبِي مَعِي لِيَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ
 أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأُمِّي فَاطِمَةُ وَخَزَنَةُ وَجَعْفَرُ وَبَنُو اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْفَ مِنْ كُلِّ
 هَالِكٍ وَغَزَا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَذَكَرَ مِنْ كُلِّ مَا قَاتَ رَأَيْتَ يَا أُمِّي كَيْبِدِي أَيْضًا فِي الظُّلُمَاتِ وَلَقَدْ
 عَرَفْتُ مَنْ دَخَانِي وَمَنْ أَمِنَ أَيْتِيكَ فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهِ يَا أُمِّي قَالَ الْحَسَنُ أَفُتِنُهُ وَالنُّوَّالُ قَالَ قُو
 اللَّهُ لَا أُخْبِرُكَ بِهِ أَبَدًا حَتَّى أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ أَكْتُبُ يَا أُمِّي هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ
 أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَوْصَى إِلَيْهِ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّهُ
 يَخْبُدُهُ حَقٌّ عِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي الْمُلْكِ وَلَا وَلِيَّ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ كَرَّمَ تَقْدِيرَهُ أَوْ
 أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ عُبِدَ وَأَحَقُّ مَنْ مُجِدَّ مَنْ أَطَاعَهُ رَشَدٌ وَمَنْ عَصَاهُ غَوَى وَمَنْ تَابَ إِلَيْهِ أَفْتَدَى قَلْبِي
 أَوْصِيكَ يَا حَسَنُ بِمَنْ خَلَقَكَ مِنْ أَهْلِ وَوَلَدِي وَأَهْلِ بَيْتِكَ أَنْ تُصَفِّحَ عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَتَقْبَلَ مِنْ
 لِحْسِنِهِمْ وَتَكُونَ لَهُمْ خَصَمًا وَوَالِدًا وَأَنْ تُدْخِلَنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ قَلْبِي أَحَقُّ بِهِ وَبَيْتِهِ مِنْ أَنْ أُدْخَلَ
 بَيْتَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَلَا كِتَابٍ جَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيمَا أَنْزَلَهُ عَلَى نَبِيِّهِ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعَى لَكُمْ فَوَلَّوْا مَا أُذِنَ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ
 لَا جَاءَهُمْ إِلَهُكَ فِي ذَلِكَ مِنْ بَعْدِهِ وَقَاتُوا وَتَحَنَّنْ مَا كُونُونَ فِي الْقُرْآنِ فِيمَا وَرِثْنَاكَ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنْ
 أَهَبْتَ عَنْكَ الْإِمْرَأَةَ فَأَنْشُدَكَ بِالْقُرْآنِ الَّتِي قَرَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا وَالرَّحِمَ الْمَاشِقَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 أَنْ لَا تُرِيقَ فِي مَجْمَعَةٍ دِمْرٍ حَتَّى تَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ وَتَقْضِيَهُمْ إِنْ شِئْتَ وَتُخْبِرُهُمَا كَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ إِلَيْكَ
 بَعْدَهُ ثُمَّ قُبِضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَدَخَانِي الْحَسَنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ
 فَقَالَ اغْمِسُوا ابْنَكُمْ فَعَسَلْنَاهُ وَخَلَصْنَاهُ وَالْبَسْنَاهُ وَأَكْفَيْنَاهُ ثُمَّ خَرَجْنَا بِهِ حَتَّى صَدَّقْنَا عَلَيْهِ
 فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْحَسَنَ أَمَرَ أَنْ يُلَفَّحَ الْبَيْتُ لِحَالِ حُونَ ذَلِكَ مَرَّ وَأَنَّ ابْنَ الْحَكَمِ وَآلَ أَبِي سُفْيَانَ وَ
 مَنْ عَصَرَ هُنَاكَ مِنْ وَلَدِ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَقَالُوا يُدْفَنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانُ الشَّهِيدَ ظَنَّمَا بِالْبُقْعَةِ
 بِشَيْرِ مَكَانٍ وَ يُدْفَنُ الْحَسَنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ لَا يَكُونُ ذَلِكَ أَبَدًا حَتَّى تُكْتَبَ السُّيُوفُ بَيْنَنَا
 وَتُلْقِصَ الرِّمَاحُ وَيُنْقَدَ النُّبُلُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَاللَّهِ الَّذِي حَرَّمَ مَكَّةَ وَلِلْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ فَاطِمَةُ

أَخْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ وَبَيَّنَّتْهُ يَمِينُ أَخِي خَلِيفَتِهِ بِغَيْرِ خِيَرَةٍ وَهُوَ وَاللَّهُ أَحَقُّ بِهِ مِنْ خِيَالِ الْخَطَايَا مُسْتَوِي أَبِي
كَرَّ الْقَاعِلِ بِعَتَابٍ مَا فَعَلَ وَبَعَثَ اللَّهُ مَا صَنَعَ الْحَامِي الْحَمَى السُّوْىَ طَرِيدَ رَسُولِ اللَّهِ لِيَكْتَكُمُ
وَرِثَتُهُ بَعْدَهُ الْأَمْرَاءُ وَتَابَعَكُمْ عَلَى ذَلِكَ الْأَعْدَاءُ وَأَبْنَاءُ الْأَعْدَاءِ قَالَ لِحَسَنَتَاهُ فَتَمَتَّ بِوَقْتِهِ أَبُو
فَالْحَقَّةَ إِلَى جَنَّتِهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ انْتَرَفَ لَسِيْعَتِ اللَّغْطِ وَخِفْتُ أَنْ يُعْجَلَ
الْحَسَنُ عَلَى مَنْ قَدْ أَقْبَلَ قَرْنَيْكَ شَخْصًا قَعِيْبَتِ الشَّرِّ فِيهِ فَأَقْبَلْتُ مُبَادِرًا فَإِذَا أَنَا بِعَارِشَةٍ فِي
أَرْبَعِينَ رَاكِبًا عَلَى بَغْلٍ مُرْجَلٍ تُقَدِّمُهُمْ وَتَلْمِزُهُمْ بِالْقِتَالِ فَلَمَّا رَأَيْتُنِي قَالَتْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ
اجْتَرَأْتُمْ عَلَى فِي الدُّنْيَا تَوَدُّونَنِي مَرَّةً تَبْعُدُ أُخْرَى ثُمَّ يَدْعُونَ أَنْ تُنْصَحُوا بِنَهْيٍ مِنْ لَا أَهْوَى وَلَا أُحِبُّ
فَقُلْتُ وَاسْأَلَاكَ يَوْمَ عَلَى بَغْلٍ وَ يَوْمَ عَلَى بَحْلٍ ثُمَّ يَدْعُونَ أَنْ تُطْلُبَنِي نُوْرَ اللَّهِ وَ تُقَاتِلَنِي أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَ
تُحَوَّلَنِي بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَ بَيْنَ حَبِيْبِهِ أَنْ يُدْخِلَ مَعَهُ أَرْجِي فَقَدْ كَفَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَوَكِّلَ وَ دُفِنَ
الْحَسَنُ إِلَى جَانِبِ أَبِيهِ فَلَمْ يَزِدْ دُونَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا قُرْبًا وَ مَا أَزِدُّكُمْ وَاللَّهُ وَهْدُهُ إِلَّا بُعْدًا يَا سَوَاقَاةَ
النَّصْرِ فِي فَقْدِ رَأَيْتِ مَا تَزَلَّ قَالَ فَقَطَّبْتُ فِي وَجْهِهِ وَ تَادَتْ بِأَعْلَى صَوْتِهَا أَوْ مَا نَسِيْتُمْ الْجَمْعَ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ إِنَّكُمْ لَذَوُوْا أَخْقَابَ فَقُلْتُ أُمُّ وَاللَّهُ مَا نَسِيْتُمْ أَهْلَ السَّمَاءِ فَكَيْفَ تَنْسَاهُ أَهْلُ الْأَرْضِ
فَالْتَرَفْتُ وَ هِيَ تُقَوِّلُ

فَأَلْقَيْتُ عَصَاهَا وَ اسْتَقَرَّ بِهَا السُّوْىَ

حَمَّا قَرَّ عَيْنًا بِالْإِيَابِ الْمُسَائِرِ

من عباسؑ سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام (کو زہر تلخ کے بعد ان) کی مرض الموت کے دوران حضرت
امام حسین علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور ان سے کہا: اے میرے بھائی! آپ کا کیا حال ہے؟ انھوں نے جواب دیا:
میں ایسے محسوس کر رہا ہوں کہ آج میرا آخرت کا پہلا دن اور دنیا میں آخری دن ہے۔ جان لو کہ میں اپنی موت کے وقت
سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور جہنم میں اپنے والد گرامی اور اپنے نانا بزرگوار کے پاس جا رہا ہوں لیکن آپؑ کی جدائی، آپؑ
کے برادران اور حب داروں کی جدائی کا کڑوا گھونٹ چٹتا ہے۔ میں اللہ کی بارگاہ میں مغفرت کا طلب گار ہوں اور اُسی کی
طرف رجوع کرتا ہوں۔ مجھے اس بات سے محبت ہے کہ میں رسول اللہ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، اپنی والدہ گرامی
حضرت فاطمہؑ، جناب حمزہؑ اور جناب جعفرؑ (علیہ السلام) سے ملاقات کروں۔ میں اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر ہر ہلاک و گمراہ

ہونے والے سے منہ موڑتا ہوں اور ہر مصیبت پر تعزیت پیش کرتا ہوں اور ہر کھوجانے والی شے کو جانتا ہوں۔
اے میرے بھائی! ابھی آپؑ نے تھوڑی دیر پہلے میرے جگر (کے ٹکڑوں) کو پشت میں دیکھا ہے اور آپؑ دیکھ رہے ہیں کہ جس نے میرے ساتھ یہ چال اور حیلہ سازی کی ہے۔ اے میرے بھائی! آپؑ اس کے ساتھ کیا کرو گے؟
حضرت امام حسینؑ نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اسے قتل کر دوں گا۔

حضرت امام حسنؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپؑ کو اس کے بارے میں کبھی نہیں بتاؤں گا یہاں تک کہ رسول اللہؐ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان سے مذاقات کروں۔ اے میرے بھائی! میری وصیت تحریر کرو کہ یہ حسن بن علی بن ابی طالبؑ نے اپنے بھائی حسین بن علیؑ کو وصیت کی ہے اور وہ انھیں وصیت کرتے ہوئے یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کہتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اس کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے اسی کی بندگی کرتا ہے۔ بادشاہت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کا کوئی آقا و سرپرست نہیں کہ جو اس کی حقارت و تذلیل کرے۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ بدے اس کی جتنی عبادت کرتے ہیں وہ اس سے بلند و برتر ہے۔ اور اس کی جتنی حمد و ستائش کی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ حمد و ستائش کا حقدار ہے۔ جس نے اس کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا اور جس نے اس کی طرف رجوع کیا وہ ہدایت یافتہ ہوا۔

اے حسین! میں آپؑ کو اپنے خاندان، اولاد اور اہل بیتؑ میں سے نژادگان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کی غلطیوں سے درگزر کرنا اور ان میں نیکی کرنے والوں کی نیکی اور اچھائی و قبول کرنا کیوں کہ میرے بعد آپؑ ان کے سرپرست اور والد ہیں۔ آپؑ مجھے رسول اللہؐ کے ہمراہ دفن کرنا کیونکہ میں دہاں دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں اور اس گھر کا ان سے زیادہ حق دار ہوں جنھیں رسول اللہؐ کی اجازت کے بغیر اس گھر میں داخل کیا گیا ہے۔ رسول اللہؐ کے بعد لوگوں کے پاس کوئی کتاب نہیں آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اپنے نبیؐ کو یہ نازل فرمایا: "اے مومنو! اُس وقت تک نئی کے مَمْرُوں میں داخل نہ ہوں جب تک تمہیں اس کی اجازت نہ دی جائے"۔ (سورۃ احزاب: آیت ۵۳)

خدا کی قسم! نہ تو رسولؐ کی زندگی میں لوگوں کو ان کے پاس داخل ہونے کی اجازت دی گئی اور نہ ہی ان لوگوں کو رسولؐ کی وفات کے بعد ان کے پاس داخل ہونے کا کوئی حکم اور اجازت نامہ آیا ہے۔ ہم نے رسول اللہؐ کے بعد ان سے

ورثہ پایا ہے اور اس میں تصرف کی ہمیں اجازت دی گئی ہے۔ اگر وہ عورت وہاں میرے دفن ہونے سے انکار کرے تو میں آپ کو اُس قرابت داری کی قسم دیتا ہوں جو اللہ عزوجل نے ہمارے درمیان قائم کی ہے اور اُس صلہ رُحی کی قسم دیتے ہوں جو رسول اللہ کے ساتھ ہمارا رشتہ ہے کہ پھر آپ وہاں خون نہ بہائیں بلکہ جب ہم رسول اللہ سے ملاقات کریں گے تو اُن کی بارگاہ میں اپنے مقدمہ پیش کریں گے اور اُن ہی کو وہ سب کچھ بتائیں گے جو لوگوں نے اُن کی وفات کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں: پھر حضرت امام حسینؑ نے مجھے، عبداللہ ابن جعفرؓ اور علی بن عبداللہ بن عباسؓ کو بلا کر فرمایا: اپنے چچ کے بیٹے کو قتل دو۔ تو ہم نے انھیں قتل دیا اور حوط کیا اور کفن پہنایا۔ ① پھر ہم امام حسینؑ کی میت اللہ کر وہاں سے باہر لائے یہاں تک کہ ہم نے مسجد (نبویؐ) میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔

پھر حضرت امام حسینؑ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا: وہ (نبیؐ کے) گھر کا دروازہ کھولیں تو اس کام میں مروان بن حکم، آل ابوسفیان اور عثمان بن عفان میں سے جو لوگ وہاں پر موجود تھے، رکاوٹ بنے اور انھوں نے کہا: امیر المومنین عثمان جسے ظلم سے شہید کیا گیا وہ بقیع میں بڑی جگہ پر دفن ہو اور حسن رسول اللہ کے ہمراہ دفن ہو، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ ہمارے درمیان لڑائی میں تمہاری نوث جائیں، نیزے لوٹ کر آگے ہو جائیں اور تیرخم ہو جائیں۔

اس پر حضرت امام حسینؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس کا کہ حرم ہے، حسن جو علیؑ کا بیٹا ہے، وہ رسول اللہ پر زیادہ حق رکھتا ہے اور وہ رسول اللہ کے گھر پر اُس سے زیادہ حق رکھتا ہے جسے رسول اللہ کی اجازت کے بغیر آپ کے گھر میں داخل کیا (دخایا) گیا۔ خدا کی قسم! یہ (حضرت امام حسنؑ) اس خطا کار سے زیادہ حق رکھتے ہیں جس نے ابوذر (غفاریؓ) کو مدینہ بدر کیا اور جناب عمارؓ اور عبداللہ (ابن مسعود) کے ساتھ جو کیا سو کیا اور رسول اللہ کے دھکارے ہوئے (مروان بن حکم اور اُس کا باپ حکم) کو دالہس مدینہ بلا کر پناہ دی۔ تم لوگ رسول اللہ کے بعد حکمران بن بیٹھے ہو اور اس امر حکومت میں رسول و آل رسول کے دشمنوں اور ان دشمنوں کی اولادوں نے تمہاری پیروی کی۔

① کتب احادیث میں مذکور ہو ہے کہ مصدق موصوفہ ہی قتل دے سکتے ہیں۔ لہذا ممکن ہے کہ یہاں پر راوی کو اشتباہ ہوا ہو اور امام حسینؑ نے یہ فرمایا ہو کہ اپنے بچا کے بیٹے کو میرے ساتھ قتل دلاؤ۔ علاوہ ازیں کتب ارشاد و مفید، جردوم کے صفحہ ۲۳۶ پر عبداللہ بن ابراہیم کی روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ امام حسنؑ نے فرمایا: اے میرے بھائی! جب میں گزر جاؤں تو آپ خود میری آنکھیں بند کرنا اور خود ہی مجھے قتل و کفن دینا۔ تا آخر۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا حسینؑ نے اپنے بھائی کی وصیت پر مولانا حسنؑ کو خود قتل و کفن دیا۔ (اولم عجم)

ابن عباسؓ کہتے ہیں: پھر ہم حضرت امام حسن علیہ السلام کا جنازہ اُٹھ کر آپ کی والدہ حضرت فاطمہؓ کی قبر کے پاس لائے اور انھیں ان کے پہلو میں دفن کیا۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: میں سب سے پہلے دایس مڑا کیونکہ میں نے لوگوں کا بہت زیادہ شور و غوغا سنا اور میں نے ایک شخص کو دیکھا اور مجھے پتا چل گیا کہ اس کے اندر شراغیزی ہے، لہذا میں تیزی سے آگے کی جانب بڑھا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ فخر پر سوار ہو کر چالیس سواروں کے ہمراہ ہیں اور وہ اُن سواروں کے آگے آگے چل رہی تھیں اور انھیں جنگ کا حکم دے رہی تھیں۔ جب انھوں نے مجھے دیکھا تو مجھ سے کہا: اے ابن عباسؓ! تم لوگوں نے دنیا میں مجھے دوبارہ اذیت دینے کی جرأت کی ہے اور تم لوگ اُسے میرے گھر میں دفننا چاہتے ہو جیسے میں نہیں چاہتی اور پسند نہیں کرتی ہوں۔

اس پر میں نے جواب دیا: ہائے افسوس! آج تم فخر پر سوار ہو کر آئی ہو حالانکہ اس سے پہلے تم اُونٹ پر سوار تھیں اور تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ کا نور بجا دو اور اولیاء اللہ سے جنگ کرو اور تم رسول اللہ اور اُن کے حبیب (حضرت امام حسنؓ) کے درمیان حائل ہو رہی ہو کہ انھیں رسول اللہ کے ہمراہ دفن نہ کیا جائے۔ تم واپس چلی جاؤ۔ اللہ عزوجل نے اس مشقت سے بچالیا ہے اور حضرت امام حسن علیہ السلام کو ان کی والدہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اور قریب ہو گئے ہیں اور تم لوگ خدا کی قسم! اللہ سے اور زیادہ دُور ہو گئے ہو۔ افسوس! اب تم دایس چلی جاؤ، میں تمہارے منصوبوں کو دیکھ چکا ہوں۔ اس پر وہ میرے سامنے غصے میں بلند آواز میں چلا کر کہنے لگیں: کیا تم لوگ جسمہ جمل کو نہیں بھولے ہو۔ اے ابن عباسؓ! تم لوگ شخص و کینہ رکھنے والے لوگ ہو۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: خدا کی قسم! آسمان والے جمل کو نہیں بھولے تو زمین والے کیسے بھول سکے ہیں؟

پھر وہ یہ شعر پڑھتے ہوئے دایس مڑیں:

”اس عورت نے (خوش سے) اپنے عصا کو پھینک دیا اور وہ اپنی جگہ پر سکون ہو گئی جیسے مسافر سفر سے پلٹ کر خوش اور پر سکون ہوتا ہے۔“

رسول اللہ کی مرہم پٹی کرنا

25/570 قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَازِمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرُجٍ رُسُولٍ لِلَّهِ قَالَ: وَانْزِلَ لِي لَأَعْرِفَ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ رُسُولَ اللَّهِ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ ثُمَّ قَالَ: كَانَتْ يَسْكُبُ الْمَاءَ تَغْسِلُهُ وَهِيَ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْجَنِّ قَالَ: فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُزِيلُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ عَصِيٍّ فَأَخْرَقَتْهَا وَالَصَقَتْهَا فَاسْتَنْسَتِ الدَّمَ وَكَبُرَتْ رِبَاعِيَّةُ رُسُولٍ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ وَجِرْحُ وَجْهَهُ وَكَبُرَتْ انْبِيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ

ابو عازم سے مروی ہے کہ میں نے سہل بن سعد سے سنا کہ جب اُس سے رسول اللہ کے (جنگہ) اُحد میں گئے (والے) زخم کے بارے میں پوچھا گیا تو اُس نے کہا: خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ کون رسول اللہ کے زخم کو دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا۔ پھر اُس نے بیان کیا کہ رسول اللہ کی بیٹی (حضرت فاطمہؑ) آپ کے زخم کو دھو رہی تھیں اور حضرت علیؑ پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہؑ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون نہیں رُک رہا بلکہ اور زیادہ نکل رہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اُسے جلایا اور پھر یہ اس زخم پر چپکا دیا تو خون رُک گیا اور اُس دن رسول اللہ کے سامنے کے دانت بھی شہید ہو گئے تھے۔^①

رسول اللہ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا تھا اور آپ کے سر اقدس پر موجود دُود (نولادی ٹوپی) بھی ٹوٹ گئی تھی۔^②

جناب زینبؑ کی وفات

26/571 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَقَفَ يَحْيَى رُسُولُ اللَّهِ عَلَى شَيْءٍ

① اہل بیت سے مروی روایات کے مطابق رسول اللہ کے ہرگز دانت مبارک شہید نہیں ہوئے جیسا کہ شیخ صدوقؒ نے "معانی الاخبار" میں نقل کیا ہے کہ جناب زہراءؑ نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں رسول اللہ کے سامنے کے دانت (دہامید) ٹوٹ گئے تھے تو امام باقرؑ نے فرمایا: لوگ جھوٹ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے لیکن چہرہ اقدس زخمی ہوا۔ اسی طرح شیخ طبری نے اپنی کتاب "اعلام الورى" یا "اعلام النبى" میں بھی حضرت امام جعفر صادقؑ کا ایک فرمان تحریر کیا ہے جس میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آپ کا کوئی عضو تقصیر نہیں ہوا تھا۔ اور آپ نے رسول اللہ کے دہان مبارک شہید ہونے کی نفی فرمائی۔ (مترجم)

② عربی کتاب میں حوالہ درج نہیں ہے۔

الْقُلُوبَ وَقَدْ حَقَّتْ تَبَيُّهُنَّ فَجَعَلَ يُأْخِذُ تَوْبَةً فَيَمْسَحُ عَنْهُنَّ بِفَيْسَلِ الْيَسَاءِ فَحُزْنَ بَيْنَ عَمْرٍ بِسَوْطٍ فَقَالَ يَا عَمْرُ
 دَعْنَهُنَّ فَإِنَّ الْقُلُوبَ كَادِمَةٌ وَالنَّفْسُ مُضَابَةٌ الْهَيْكَلِ وَالْأَكْمَرُ وَبَقِيَعَةُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ مَا يُكْنِ مِنْ
 الْقُلُوبِ وَالْعَيْنِ فَمِنْ الْبُؤْسِ مَا يُكْنِ مِنَ الْبُؤْسِ وَالرَّسَائِلِ فَمِنْ الشَّيْطَانِ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی (پروردہ) بیٹی جناب زینبؓ کی وفات ہوئی تو رسول
 اللہ ﷺ ان کی قبر کے کنارے پر کھڑے تھے اور حضرت فاطمہؓ گریہ کر رہی تھیں اور وہ رسول کے کپڑوں سے اپنی
 آنکھوں سے آنسو پونچھ رہی تھیں اور باقی تمام عورتیں بھی رو رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں کو اپنے
 نازیلے سے مارتا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

اے عمر! انھیں چھوڑ دو بے شک! آنکھ سے آنسو پک رہے ہیں اور دل اس مصیبت پر غمزدہ ہے، انھیں رونے دو۔
 ان عورتوں کو شیطان کے رونے سے بچنا چاہیے یعنی جب دل اور آنکھ سے غمزدہ ہوں اور گریہ نہ ہو جائے تو یہ اللہ کی طرف
 سے ہوتا ہے اور جب مصیبت کے دوران ہاتھ سے پٹا جائے اور زبان سے ناحق الفاظ بولے جائیں تو یہ شیطان کی طرف
 سے ہوتا ہے۔^①

اس کتاب کے مولف محمد بن ابی القاسم طبری بیان کرتے ہیں کہ درج بالا روایت میں حضرت فاطمہؓ کے لیے
 نبی کے کپڑوں سے آنسو پونچھنے میں بشارت ہے کہ ان کا اللہ اور نبی کے نزدیک کس قدر مقام و مرتبہ بلند ہے۔ اسی طرح یہ
 روایت رونے کے جواز پر بھی دلیل ہے۔ یہ بشارت اس بات سے مشروط ہے کہ زبان سے برا کلمہ نہ نکالا جائے اور ہاتھ
 سے مار پیٹ نہ کی جائے۔ اس روایت میں شیعوں کے لیے ایک اور حکم بھی ہے جس سے انھیں وابستہ رہنا چاہیے اور یہ ایک
 مضبوط دلیل بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی کو ناگوار سمجھتے ہوئے اس سے روکا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اس کام
 سے روکا۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان میں داخل ہے کہ جس میں اللہ نے کچھ لوگوں کے بارے میں فرمایا: ”وہ
 برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں“ (سورۃ توبہ آیت ۶۷)۔ پس اس میں خوب غور و فکر کرو۔

پروردہ ولایت اور پہلی صراط

27/572 حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثُكَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُعْتَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ:

① اس کی حرج نہیں مل سکی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُصِبَ الْفِطْرُ عَلَى شَفِيفَةٍ جَهَنَّمَ فَلَا يُجَاوِزُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ
بِرَاءَةٌ بَوْلَانِيَّةٍ يَنْبَغِي أَنْ يَتَّخِذَهَا ابْنُ طَالِبٍ

مالک بن انس نے حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (ہاجر) علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے رسول اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ جہنم کے کنارے پر صراط (کے پل) کو نصب کرے گا اور اس کو صرف وہی عبور کر سکے گا جس کے پاس حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا پروانہ ہوگا۔

اطاعت علی، اطاعت رسول ہے

28/573 قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الشَّقْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ
تَوَعَّدْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدِي وَأَنْتَ أَوَّلُ النَّاسِ نُصْرًا مَنْ أَطَاعَكَ
فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ
أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ
اللَّهُ يَا عَلِيُّ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ أَوْ كَافِرٌ

یعنی بن مرہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:
اے علی! آپ میرے بعد سب لوگوں سے بہتر و برتر ہیں اور آپ سب سے پہلے صدر نشین ہوں گے۔ جس نے
آپ کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے آپ
کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے آپ سے
محبت رکھی، اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اُس نے اللہ سے محبت رکھی، جس نے آپ سے بغض
رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔ اے علی! آپ سے صرف وہی
شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور آپ سے صرف وہی شخص بغض رکھے گا جو منافق یا کافر ہوگا۔

رسول اللہ کی بارگاہ میں مقام علی

29/574 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الرِّقَاقِيُّ عَنْ هُوْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَمَلَانَ عَنْ ابْنِ

مَسْعُودٍ قَالَ: تَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ وَاضِعٌ كَفَّهُ فِي كَفِّ نَبِيِّ مُبْتَلِيٍّ فِي وَجْهِهِ فَقُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ
مَا مَنُورُهُ عَلَى مِثْقَالِ كَنْزٍ لَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور اُس وقت آپ نے اپنا دست مبارک
حضرت علی علیہ السلام کے شانے پر رکھا ہوا تھا اور آپ کے چہرہ مبارک پر تبسم تھا۔ میں نے عرض کیا: یہ رسول اللہ! آپ کے نزدیک
حضرت علی علیہ السلام کی کیا قدر و منزلت ہے؟

آپ نے فرمایا: جو میری اللہ عزوجل کے نزدیک قدر و منزلت ہے وہی علی کی میرے نزدیک قدر و منزلت ہے۔ ①

فدیر خم پر اصحاب رسول کی موجودگی

30/575 قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَبَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ أَبِي جَارٍ وَدِثْنٍ حَبِيبِ بْنِ بَشَارَةَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ
جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ مِنْ مَكَّةَ وَبَنَعَ وَادِيًا يَقُلُّ نَهْ وَادِي لُجٍّ يُوغِدِيهِ قَدَمٌ فِي السَّهَابِ حَبِيباً
فَأَخَذَ يَتَدَبَّرُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا لَهُ مَوْلَى قَدْ بَسَّغْتُ قَالَ زَاذَانُ قُلْتُ يَجْرِيهِ مَنْ حَفَرَ ذَلِكَ
الْمَوْجِعَ فَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ سَمِعُوا كُنَّا جَمْعُكُمْ ثُمَّ عِنْدَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ قَدَمُ
يَسْقِي مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَذَكَرُوا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

زاذان نے جریر سے نقل کیا ہے کہ جریر کہتا ہے: جب نبی اکرم ﷺ برائے نام مکہ سے روانہ ہو کر ایک وادی میں پہنچے
جسے فدیر خم کہتے ہیں تو آپ نے مہاجرین میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ پھر آپ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ
کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ مولا ہے، یقیناً میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔“

زاذان کہتا ہے کہ میں نے جریر سے پوچھا: اس مقام پر کون کون موجود تھا؟ تو جریر نے جواب دیا: رسول
اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک جماعت موجود تھی۔ انہوں نے بھی یہ حدیث ایسے ہی سنی ہے جیسے میں نے سنی ہے۔
پھر جریر نے رسول اللہ کے اُن تمام اصحاب کا ذکر بھی کیا اور ان میں سے صرف ان کا نام نہ بتایا جس کو ذکر کرنا وہ بھول
گیا ہو۔ اُس نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا بھی ذکر کیا تھا (کہ وہ بھی اُس وقت فدیر خم میں موجود تھے)۔

☆☆☆

گیارہواں باب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذکر اہل بیتؑ میں گریہ کا ثواب

1/576 قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِصْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَجْلِسُونَ وَتَتَعَدَّوْنَ، قَالَ قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ يَلْتُ الْمَجَالِسِ أَجِبُهَا فَأَحْيُوا أَمْرَنَا إِنَّهُ مَنْ ذَكَرَنَا أَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ خَرَجَ مِنْهُ اقْتِغَى امِثْلُ حَاجِ الدُّبَابِ غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ أَشْجَارُ مِنَ زَيْتٍ أَلْبَحْرِ

بکر بن محمد ازدی نے ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے مجھ سے سوال کیا: کیا تر لوگ آپس میں بیٹھ کر (ہمارے امر کے متعلق) گفتگو کرتے ہو؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر آپؑ نے فرمایا: ان مجالس کو میں پسند کرتا ہوں پس تم لوگ ہمارے امر کو زندہ رکھو۔ بے شک! جس شخص نے ہمارا ذکر کیا یا اس کے سامنے ہمارا ذکر کیا گیا، اور اس کی آنکھوں سے کبھی کے پَر کے برابر آنسو نکل آئے تو اللہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھگ سے بھی زیادہ ہوں۔^①

اے پروردگار! میری امت سے پوچھ

2/577 رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَعْيِشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُلُوبِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَزَّادِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِذْ جَاءَ شَيْخٌ قَدِ

① بحار الانوار ج ۳۳، ص ۲۸۲؛ قرب الاسناد، ص ۱۸؛ کامل الزیارات: ۲۳۳، باب ۳۲، ج ۸؛ نلس الموم: ۵۳؛ وسائل الشیخ: ۱۰/۲۵۸، باب ۶۶، ج ۱؛ تفسیر النبی: ۲/۲۹۲؛ مدینۃ العاجز: ۲/۲۳۳؛ جامع احادیث الشیخ: ۱۵/۳۳۰، ج ۲؛ الحاشی: ۶۳؛ احکام دین بر زبان چہاردہ مصومین، آصف علی رف، قراب، جلی کیشور، لاہور

الْحَمْدُ مِنَ الْكَتَبِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْكَ السَّلَامُ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ يَا شَيْخُ اذْهَبْ قَدْ نَصَحْتُكَ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَبَكَى فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَا يُبْكِيكَ يَا شَيْخُ
 فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ اَنَا مُقِيمٌ عَلَى رَجَائِ مِنْكُمْ مُنْذُ نَحُو مِنْ مِائَةِ سَنَةٍ اَقُولُ هَذِهِ السَّنَةُ وَ
 هَذَا الشَّهْرُ وَهَذَا الْيَوْمُ وَلَا أَرَاهُ فِيكُمْ فَتُسَوِّمُونِي أَنْ أَتِيَنَّ قَالَ فَهَبْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا شَيْخُ
 إِنْ أُخْرِجْتَ مُتَيْتُكَ كُنْتَ مَعْتَقًا وَإِنْ عَجَلْتَ كُنْتَ مَعَ ثَقَلِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ الشَّيْخُ مَا أَهَانِي مَا فَانِي
 بَعْدَ هَذَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَا شَيْخُ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لِي تَارِكَ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ مَا
 إِنْ تَمَسَّكْتُ بِهِمَا لَنْ تُضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ الْمُنْزَلُ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي عَجَبِي وَأَنْتَ مَعْتَقٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ثُمَّ قَالَ يَا شَيْخُ مَا أَحْسَبُكَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ لَا قَالَ فَمِنْ أَيْنَ قَالَ مِنْ سَوَادِهَا جُعِلَتْ
 فِدَاكَ قَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ قَلْبِ جَدِّكَ الْمُتَشَوِّبِ الْحُسَيْنِ قَالَ لِي لَقَرِيْبٌ مِنْهُ قَالَ كَيْفَ إِثْنَانُ لَهُ
 قَالَ لِي لَا تَبْزُو وَأَكْرَزُ قَالَ يَا شَيْخُ دَمٌ يَطْلُبُ إِنَّهُ نَعَانِي بِهِ وَمَا أُصِيبُ وَلَدُ فَاطِمَةَ وَلَا يُضَايِبُونَ
 يَمْلِكُ الْحُسَيْنِ وَلَقَدْ قُتِلَ فِي سَبْعَةِ عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَضَحُوا بِلَدِّهِ وَصَبُّوا فِي جَنْبِ اللَّهِ فَجَزَّاهُمْ اللَّهُ
 أَحْسَنَ جَزَاءِ الضَّالِّينَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْبَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَمَعَهُ الْحُسَيْنُ وَيَدُهُ عَلَى رَأْسِهِ
 يَقْطُرُ دَمًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ أُمَّيْ فِيهِمُ قَتْلُوا وَتَبَيَّ

معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (ہاجر) علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
 کہ آپ کے پاس ایک بوڑھا شخص آیا جس کی بڑھاپے کی وجہ سے کمر جھکی ہوئی تھی اور اس نے آپ کو سلام کرتے ہوئے
 کہا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ اور ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اس کے جواب میں
 فرمایا: وَعَنْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

اے شیخ! میرے قریب آؤ۔ تو وہ آپ کے قریب ہوا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور گریہ کرنے لگا۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس بوڑھے سے پوچھا: تم کیوں رورہے ہو؟

اس نے آپ کو جواب دیا: اے فرزند رسول! میں آپ کے قائم کے انتظار میں تقریباً ایک سو سال سے ہوں اور
 میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس سال ظہور فرمائیں گے، وہ اس مہینہ میں ظاہر ہوں گے اور وہ آج ظہور فرمائیں گے لیکن میں
 انھیں آپ لوگوں کے درمیان نہیں دیکھ رہا ہوں۔ پس آپ اس بات پر مجھے طاعت کر رہے ہیں کہ میں کیوں رورہا ہوں۔

یہ سن کر ابو عبد اللہ بھی رونے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے شیخ! اگر تمہاری اس آرزو کو پورا ہونے میں تاخیر ہوئی تو بھی تم ہمارے ساتھ ہو گے اور اگر تمہاری یہ آرزو جلد پوری ہو گئی تو بھی تم رسول اللہ کے نقل (سراں قدر یعنی اہل بیت) کے ساتھ ہو گے۔

اس پر اس بوڑھے نے عرض کیا: اے فرزندِ رسول! آپؐ کے اس فرمان کے بعد مجھے اس بات کی بالکل بھی پروا نہیں کہ اگرچہ مجھے موت آجائے۔

پھر ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: اے شیخ! بے شک! رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک اللہ کی ناز کر دو کتاب (قرآن مجید) ہے اور دوسری میری عترت و اہل بیتؑ ہے۔ اگر تم ان دونوں کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو گے تو قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہو گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے شیخ! میں تم کو اہل کوفہ میں سے خیال نہیں کرتا تو اُس نے جواب دیا: نہیں! میں کوفہ کا رہنے والا نہیں ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

اُس نے جواب دیا: میں کوفہ کے نواحی علاقہ کا رہنے والا ہوں میری جان آپؐ پر قربان ہو۔

پھر آپؐ نے فرمایا: تم میرے مظلوم جدِ بزرگوار حضرت امام حسینؑ کی قبر مبارک سے کتنی مسافت پر رہتے ہو؟ تو اُس بوڑھے نے جواب دیا: میں اُن کے قریب ہی رہتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: تم ان کی قبر کی زیارت کے لیے کتنی بار جاتے ہو؟

اُس بوڑھے نے جواب دیا: میں اکثر ان کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جاتا رہتا ہوں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے شیخ! اُن کا ابو وہ ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ لے گا اور حضرت فاطمہؑ کے بیٹے امام حسینؑ پر جس قدر ظلم ہوا ہے کسی پر اتنا ظلم نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اُن کے خاندان کے سترہ افراد کے ہمراہ شہید کیا گیا جبکہ یہ سب اللہ کی ذات سے قلعے تھے اور انھوں نے خوشنودی خدا کی خاطر مہر کیا۔ پس! اللہ ان کو مہر کرنے والوں کا بہترین اجر اور جزا عطایت فرمائے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ تشریف لائیں گے کہ آپؐ کا دست مبارک امام حسینؑ کے برآقدس پر ہوگا جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے

اور رسول اللہ فرما گئے: اے میرے پروردگار! میری امت سے پوچھو کہ انہوں نے میرے بیٹے کو کیوں قتل کیا تھا۔^①

امام مظلوم کے ایک قاتل کا انجام

3/578 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ قَالَ: لَنَا حُفَّتْ أَيْمَهُمُ نَحْتَجَّاجٍ خَرَجَ نَعْرُوسًا مِنَ الْكُوفَةِ مُسْتَرْدِينَ وَخَرَجْتُ مَعَهُمْ فَصِرْنَا إِلَى تَرْبَلَاءَ وَلَيْسَ بِهَا مَوْضِعٌ نَسْكُنُهُ فَبَيْنَمَا كُنَّا قُلُ شَاظِيي الْفَرَاتِ وَقُنَّا تَأْوِي إِلَيْنَا فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِيهِ إِذْ جَاءَنَا رَجُلٌ غَرِيبٌ فَقَالَ أَصِيدُ مَعَكُمْ فِي هَذَا الْكُوفِ السَّيِّئَةِ فَوَيْ عَايِزُ سَبِيلٍ فَأَجَبْنَاهُ وَقُلْنَا غَرِيبٌ مُنْقَطِعٌ بِهِ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ أَظْلَمَ اللَّيْلُ أَشْعَتْ وَ كُنَّا نَشْعِلُ بِالنِّفْطِ ثُمَّ جَسْنَا نَكْدًا كَرَّ أَمْرُ الْحُسَيْنِ مُصِيبَتُهُ وَقَتْلُهُ وَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقُلْنَا مَا بَعَى أَحَدٌ مِنْ قَتْلِهِ الْحُسَيْنِ إِلَّا رَمَاهُ اللَّهُ بِبَيْتِهِ فِي يَدَيْهِ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَأَنَا كُنْتُ فِيهِمْ قَتْلَهُ وَلَهُمَا أَصَابِي سُوءٌ وَرَثَكُمْ يَا قَوْمُ تَكْذِبُونَ قَالَ فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَقُلْ ضَوْءُ النِّفْطِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ لِيُضْلِعَ الْقَيْمَلَةَ بِأَصْبَعِهِ أَخَذَتِ النَّارُ كَفَّهُ فَخَرَجَ قَارًا عَنِّي أَنَلَى نَفْسَهُ فِي الْفَرَاتِ يَتَفَقَّوْثُ بِهِ قَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ يَدْبُلُ نَفْسَهُ فِي النَّارِ وَالنَّارُ عَلَى وَجْهِ النَّارِ فَإِذَا أَخْرَجَ رَأْسَهُ سَرَبَتِ النَّارُ إِلَيْهِ فَنَعُوْصُهُ إِلَى النَّارِ ثُمَّ يُخْرِجُهُ فَنَعُوْذُ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ كَاهِبُهُ ذَلِكَ حَتَّى قَتَلَتْ

محمد بن سلیمان بیان کرتا ہے کہ عمر نے ہمیں بتایا کہ حجاج (بن یوسف) کے زمانے میں ہم میں سے کئی افراد اس کے شر سے ڈر کر کوفہ سے باہر بھاگ گئے اور میں بھی ان لوگوں کے ساتھ کوفہ سے باہر نکل گیا تھا۔ ہم وہاں سے نکل کر کربلا پہنچے لیکن وہاں پر کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں ہم سکونت اختیار کرتے، لہذا ہم نے خود ہی دریائے فرات کے کنارے ایک جموہیڑی بنائی تاکہ اس میں پناہ لے سکیں۔

ایک دن ہم اُس جموہیڑی میں موجود تھے کہ ہمارے پاس ایک مسافر شخص آیا اور اس نے ہم سے کہا کہ میں اس راستے میں سفر کرتے ہوئے یہ علاقہ عبور کر رہا تھا۔ کیا میں آج کی رات آپ لوگوں کے ساتھ گزار سکتا ہوں؟ تو ہم نے اُسے اپنے ساتھ رات گزارنے کی اجازت دے دی اور یہ کہا کہ یہ ایک مسافر ہے جو رات ختم ہونے پر یہاں سے چلا جائے گا۔

جب سورج غروب ہو گیا اور ہر طرف رات کی تاریکی چھا گئی تو ہم نے دیا جلایا جو ہم تیل سے جلاتے تھے۔ پھر ہم بیٹھ کر آپس میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرنے لگے اور آپ کے مصائب اور آپ کی شہادت اور آپ کے شب داروں کا تذکرہ کرنے لگے۔ اس دوران ہم نے کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جسے اللہ نے جسمانی تکلیف میں جلا نہ کیا ہو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہنے میں بھی ان کے قاتلوں میں سے ایک ہوں لیکن خدا کی قسم! اللہ نے مجھے کسی بڑی تکلیف میں جلا نہیں کیا۔ اے قوم! تم یہ جھوٹ بول رہے ہو۔ اس پر ہم خاموش ہو گئے کہ اتنے میں چراغ کی روشنی کم ہو گئی اور وہ شخص چراغ کی بتی کو اپنی انگلیوں سے ٹھیک کرنے کے لیے اٹھا اور جیسے ہی اس نے اپنے ہاتھ سے بتی کو اٹھی لگائی تو اس کے ہاتھ کو آگ لگ گئی اور وہ فوراً وہاں سے نکل کر فرات میں کود گیا اور اس میں غوطہ زنی کرنے لگا۔ خدا کی قسم! ہم نے دیکھا کہ جب بھی وہ خود کو پانی کے اندر لے جاتا تو آگ پانی کی سطح پر رہتی اور جیسے ہی وہ اپنا سر پانی سے باہر نکالتا تو اُسے آگ لگ جاتی۔ لہذا وہ دوبارہ پانی کے اندر غوطہ لگا دیتا۔ پھر وہ باہر نکلتا تو اُسے دوبارہ آگ لگ جاتی۔ اسی طرح ہوتا رہا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔^①

محب اہل بیتؑ میں منصور کے اشعار

4/579 أَخْبَرَنَا أَبُو الْقُطَيْبِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ أُنْشِدَنِي أَبُو الْخَلِّعِ الْفَارِسِيُّ فِيهَا أَجَازِي وَكُثْبِي بِمَنْظُومٍ قَالَ أُنْشِدَنِي كَامِلٌ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أُنْشِدَنِي إِبْنُ بَكْرٍ قَالَ أُنْشِدَنِي إِبْنُ خَلَّاجٍ قَالَ: أُنْشِدَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ الْبُضْرِيُّ قَالَ أُنْشِدَنِي مَنْظُورُ الْفَقِيهِ لِنَفْسِهِ:

إِنْ كَانَ حُبِّي نَحْسَةً زَكَّتْ بِهِمْ قَرَائِصِي
وَبُغْضُ مَنْ عَادَاهُمْ رَفَضًا قِيَامِي رَافِعِي

منصور الفقیہ نے اپنے بارے میں یہ اشعار بیان کیے ہیں:

”میں بیچتن پاک سے محبت رکھتا ہوں، اس سے میرے فرائض (واجبات) پاک صاف ہوتے ہیں اور میں ان کے دشمنوں سے بغض اور نفرت رکھتا ہوں۔ اگر یہ رفض (شیعت) ہے تو یقیناً میں رافضی (شیعہ) ہوں۔“

حسنین شریفین جو انانِ جنت کے سردار

80، 81 عَنِ الْيَمْنَانِيِّ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي أُخِي مَتَّى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ قَالَ فَتَالَتْ مَتَّى قُلْتُ دَعَيْتُ فَإِلَى سَيِّئَاتِي النَّبِيُّ فَيَسْتَغْفِرُ لِي كُلَّكَ قَالَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ قَالَ فَصَلِّ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ثُمَّ انْصَرَفْ فَتَبِعْتُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ عَرَّضَ لَهُ عَارِضٌ ثُمَّ مَحَى فَتَبِعْتُهُ فَانْتَمَتَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَأَحْبَبْتُهُ بِأُنْدَى قَالَتْ أُخِي وَقُلْتُ لَهَا فَقَالَ عَفَرَ اللَّهُ نَكَاحَ حُذَيْفَةَ وَلَا يُبَاكِ مَا رَأَيْتُ الْعَارِضَ أُنْدَى عَرَّضَ لِي قُلْتُ بَلَى بِأُنْدَى أَنْتَ وَأُخِي قَالَ جَاءَنِي مَدَّتْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحْتَ يَنْهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْرَ لَيْثِي هَذِهِ فَاسْتَأْذَنَ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

حذیفہ سے مروی ہے کہ مجھے میری والدہ نے کہا: تم نے کب نبی ﷺ سے ملاقات کرنی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: ابھی تو میرا ان سے کوئی وعدہ نہیں۔ تو اس پر میری والدہ نے مجھے آڑے ہاتھوں لیا اور میں نے عرض کیا کہ مجھ سے درگزر کریں، ابھی نبی ﷺ تشریف لائیں گے تو وہ اس حوالے سے میرے لیے مغفرت طلب کریں گے۔

حذیفہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (مسجد نبوی) گیا اور مغرب کی نماز آپ کے ہمراہ ادا کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز پڑھی۔ پھر وہ واپس مڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے چنے لگا جبکہ نبی کریم ﷺ ایسے چل رہے تھے جیسے آپ بیمار ہوں۔ پھر آپ آگے بڑھے تو میں بھی آپ کے پیچھے چلا رہا کہ اچانک پیچھے میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: حذیفہ۔ آپ نے فرمایا: تم کس فرض سے آئے ہو؟ میں نے آپ کو وہ ساری بات بتائی جو میری والدہ نے مجھ سے کہا اور جو میں نے ان سے کہا۔

یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ! اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے، کیا تم نے دیکھا تھا کہ مجھے جو حالت درپیش تھی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا جو آج کی شب سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام پیش کرے اور مجھے یہ بشارت دے کہ حسن اور حسنین جو انانِ جنت کے سردار ہیں اور فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔^(۱)

مولاعلیٰ کے لیے کھجور کا تحفہ

6/581 قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَمَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْبَيْتِ: مَا أَصْنَيْتُ مُشَدُّ وَلَيْتَ عَلَى هَذَا إِلَّا قَوْصَةً أَخَذَاهَا إِيَّيَ الَّذِيقَانِ (بِطَّيْعَةِ الدَّالِ) ثُمَّ نَزَلَ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ فَقَالَ خُذُوا خُذُوا وَقَسَمَهُ ثُمَّ تَمَسَّ يَقُولُ الشَّاعِرُ:

أَفْلَحَ مَنْ كَانَتْ لَهُ قَوْصَةٌ
يَأْكُلُ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً

معاذ بن عمار نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا: میں جب سے اس منصبِ خلافت پر (ظاہری طور پر) آیا ہوں۔ صرف یہ ایک کھجوروں کا ٹوکہ میرے پاس لایا گیا جو کہ ایک کسان نے مجھے تحفہ کے طور پر دیا ہے۔ پھر آپؑ منبر سے نیچے تشریف لائے اور بیت المال کی طرف گئے اور فرمایا: ان کھجوروں کو لے لو۔ انھیں لے لو۔ پھر آپؑ نے انھیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اُس وقت آپؑ بطور تمثیل شاعر کا یہ شعر پڑھ رہے تھے:

”وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کے پاس کھجوروں کا ٹوکہ ہے اور وہ ہر روز اُس میں سے ایک دفعہ کھاتا ہے۔“

مولاعلیٰؑ کی مثل کعبہ ہیں

7/582 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ تَكْرٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْعَزَّابِ وَتَحْكَمُ بْنُ أَسْلَمَ وَبِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ كَهْدِلٍ عَنْ الصُّنَابِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا عَلِيُّ! إِنَّمَا أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْكَعْبَةِ تُؤْتَى وَلَا تَأْتِي فَإِنْ أَتَاكَ هَؤُلَاءِ لَقَوْمٌ فَسَلِّمُوا لَكَ الْإِمْرَةَ فَاقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَأْتُوكَ فَلَا تَأْتِ بِهِمْ حَتَّى يَأْتُوا اللَّهَ

امیر المؤمنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کی مثل کعبہ کی طرح ہے کہ لوگ کعبہ کے پاس آتے ہیں اور کسی کے پاس نہیں جاتا۔ اگر یہ قوم آپؑ کے پاس آئے اور امر خلافت آپؑ کے حوالے کر دے تو آپؑ اُسے قبول کر لیں اور اگر یہ آپؑ کے پاس خود چل کر نہ آئیں تو آپؑ ان کے

پاس (امر خلافت کے لیے) مت جائیں یہاں تک کہ اللہ انہیں آپ کے در پر لے آئے گا۔^①

مولانا علیؒ میں اوصافِ انبیاءؑ

8/583 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ

فِي عِلْمِهِ وَإِلَى نُوحٍ فِي رُسُومِهِ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي جِلْبَاهِهِ وَإِلَى مُوسَى فِي فِطْرَتِهِ وَإِلَى دَاوُدَ فِي زُخْرِهِ

فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَإِنَّ هَذَا أَهْلِي بَنِي أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَقْبَلَ كَأَنَّمَا يَخْبِرُ مِنْ صَبَبٍ

عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ وہ آدمؑ کو اس کے علم میں، نوحؑ کو اس کی سلامتی میں، ابراہیمؑ کو اس کے علم و بردباری، موسیٰؑ کو اس کی ذہانت اور داؤدؑ کو اس کے زہد و پارسائی میں دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے جبکہ اس وقت حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ زمین پر بیٹھ رہے تھے۔^②

آپؐ کا وحی کون ہے؟

9/584 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَغْتَسِبُ إِذَا مَكَ، قَالَ

يُغْتَسِلُ كُلُّ نَبِيٍّ وَصِيَّتُهُ قُدْتُ فَمَنْ وَصِيَّتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قُدْتُ كَمَا يَجْعَلُ

يَغْدُلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَإِنْ يُوَسِّعُ بَنِي نُوحٍ وَحِيتُ مُوسَى عَاشَ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثِينَ

سَنَةً وَخَرَجَتْ عَلَيْهِ صَفْرَاءُ بِنْتُ شُعَيْبٍ زَوْجَةُ مُوسَى فَقَالَتْ أَنْ أَخْلُقَ بِالْأَمْرِ مِنْكَ فَقَالَتْهَا فَقُتِلَ

مُقَاتِلُهَا وَأَمْرُهَا فَأَحْسَنَ أَمْرُهَا وَإِنْ ابْنَةُ أَبِي هَكْرٍ سَخَّرَ عَلِيٌّ عَلِيَّ فِي كَذَا وَكَذَا أَلْفًا مِنْ أَقْبَى

فَيَقَاتِلُهَا فَيَقْتُلُ مُقَاتِلُهَا وَيَأْمُرُهَا فَيُخَيِّسُ أَمْرُهَا وَفِيهَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقُرْنٌ فِي بُيُوتِكُنَّ وَ

لَا تَبْرَأْنَ مِنْ تِلْكَ الْجِوَارِيَةِ الْأُولَى بِعَنِي صَفْرَاءُ ابْنَةِ شُعَيْبٍ

عبداللہ ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کی وفات کے بعد

آپؐ کو کون غسل دے گا؟

① بحار الانوار ج ۳۰ ص ۷۸

② بحار الانوار ج ۳۹ ص ۳۶: کمال الدین و تمام النعمی: ۱۶: ۱۱۱: حنفیہ: ۳

تو آپؐ نے فرمایا: ہر نئی کو اس کا دسی قتل دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کا دسی کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علیؑ آپؐ کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: تیس سال کیونکہ حضرت موسیٰؑ کے دسی جناب یوشع بن نونؑ بھی اُن کے بعد تیس سال زندہ رہے

تھے اور حضرت موسیٰؑ کی زوجہ صغرا بنت شعیب نے جناب یوشع کے خلاف یہ کہہ کر خروج کیا کہ میں تم سے زیادہ اس امر کی حق دار ہوں۔ پھر جناب یوشع نے اُس سے جنگ کی اور اُس کے لشکر کو قتل کیا اور اُس کو اسیر بنانے کے بعد اس سے حسن سلوک کیا۔ بے شک! (حضرت) ابوبکرؓ کی بیٹی بھی میری اُمت کے اتنے ہزار افراد کے ہمراہ (حضرت) علیؑ کے خلاف خروج کرے گی تو (حضرت) علیؑ اُس سے جنگ کریں گے اور اُس کے لشکر کو قتل کریں گے اور اس کو اسیر بنانے کے بعد اس سے حسن سلوک سے پیش آئیں گے۔ اسی کے بارے میں اللہ عزوجل نے یہ حکم نازل فرمایا:

”تم اپنے گمروں میں بیٹھی رہو اور پہلے زمانہ جاہلیت کی آزمائش کی آزمائش نہ کرو“ (سورۃ احزاب: آیت

۳۳)۔ یعنی صغرا بنت شعیب۔^①

سید اسماعیل بن محمد حمیری کے اشعار

10/585 قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْدَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ حَيَّانِ الشَّارِحِ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّيْخَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجُمَيْتِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ قَوْلًا بِالْغُلُوِّ وَأَعْتَقِدُ غَيْبَةَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ
ابْنِ الْحَكِيمَةِ رَضِيَ قَدْ فَسَلْتُ فِي ذَلِكَ زَمَانًا قَسَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلَيَّ بِالضَّادِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَنْقَذَنِي
بِهِ مِنَ النَّارِ وَهَذَا إِلَى سِوَايَ الطُّوَاطِ فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ مَا صَحَّ عِنْدِي بِالدَّلَائِلِ الَّتِي شَاهَدْتُهَا مِنْهُ أَنَّهُ
لَحِقَهُ اللَّهُ وَلَوْ عَلَى بَحْرِ الْأَرْضِ زَمَانًا وَأَنَّهُ الْإِمَامُ الَّذِي قَرَضَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ ضَاعَتَهُ وَأَوْجَبَ
الْإِقْتِدَاءَ بِهِ فَكُنْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ رُوِيَ لَنَا أَخْبَارٌ عَنْ آبَائِكَ فِي الْغَيْبَةِ وَصَحَّ كَوْنُهَا
فَأَخْبِرْنِي بِمَنْ تَقَعُ فَقَالَ إِنَّ الْغَيْبَةَ حَقٌّ سَتَقَعُ بِلسَائِعٍ مِنْ وَبْدِي وَهُوَ الثَّقَلَيْنِ عَشَرٌ مِنَ الْأُمَّةِ
الْهَدَاةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ أَوْلَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنُ بَنِي تَالِبٍ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ بَقِيَّةُ اللَّهِ

فِي أَرْضِهِ وَصَاحِبِ الزَّمَانِ وَاللَّهُ تَوَبَّقَى فِي عَيْبَتِهِ مَا بَقِيَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ لَهُمُ يُخْرَجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى
يُظْهَرَ قِيَمَلًا الْأَرْضُ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ جَوْرًا وَظُلْمًا.

قال السيد فلب سمعت ذلك من مولاي الصادق جعفر بن محمد تبث إلى الله عز وجل على يديه و
قلت قصيدتي التي أولها.

و أيقنت أن الله يعفو و يغفر	تجهرت باسم الله و الله أكبر
به و نهاني واحد الناس جعفر	و دنت بدين غير ما كنت دينا
و إلا فديني دين من يقتصر	فقلت فبهني قد مهودت برهة
و إني قد أسنمت و الله أكبر	فرني إلى الرحمن من ذاك تألب
إلى ما عليه كنت أخفى و أظهر	فست بغال ما حيوت و راجع
و إن عاب جهال مقال و أكثروا	ولا قائلا حي برضوى محمد
على أفضل الحالات يقفو و يخبر	ولكنه ممن مضى لسبيله
من المصطفى فرع زكي و عنصر	مع الطيبين الطاهرين الأولي لهم

إلى آخر القصيدة وقلت بعد ذلك

عذافره يطوى بها كل سبب	أيا راكبا نحو المدينة جسر
فقل لأمين الله و ابن المذهب	إذا ما هداك الله عاينت جعفرا
و فنت إلى الرحمن من كل مذهب	إليك رددت الأمر غير مخالف
فإن به عقدي و زلفي تقرني	سوى ما تراه يا ابن بنت محمد
معاندة مني لنسل البطيب	و ما كان قولي في ابن خولة مطنيا
و ما كان فيما قال بالمتكذب	و لكن روينا عن وصي محمد
سنتن كمثل الخائف المترقب	بأن ولي الأمر يفقد لا يرى
تغيبه بين نصفين المنصب	فتقسم أموال الفقيه كأنما
مضيئا بنور العدل إشراق كوكب	فيهكت حينئذ ثم يشرق شخصه

يسير بنصر الله من بيت ربه
يسير في أعدائه بلوائه
فما رأوا أن ابن خولة غائب
وقنا هو السهدي والقائم الذي
فأذ قلت لا فالقول قولك و الذي
فأشهد ربي أن قولك حجة
و إن ولي الأمر أول قائم
له غيبة لا بد من أن يغيبها
فيمكث حيناً ثم يظهر بعده
بذلك أدنين الله سرا و جهرة
و لست و إن عوتبت فيه بمعتب

وكان حيان السراج الراوى لهذا الحديث من الكيسانية

حیان السراج سے مروی ہے کہ سید اسماعیل بن محمد الحمری بیان کرتے ہیں: میں غلو کا قائل تھا اور جناب محمد حنفیؑ کی غیبت کا عقیدہ رکھتا تھا۔ میں اُس زمانے میں گمراہ اور راہ راست سے ہٹکا ہوا تھا۔ پھر اللہ عزوجل نے حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) علیہ السلام کے ذریعے مجھ پر احسان فرمایا اور انھوں نے مجھے جہنم سے بچایا اور سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرمائی جب مجھ پر وہ تمام دلائل صحیح ثابت ہوئے جو میں نے حضرت امام جعفرؑ سے دیکھے تھے اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ مجھ پر اور اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر اللہ کی حجت اور امام ہیں کہ جن کی اطاعت اور اقتداء کرنا اللہ عزوجل نے واجب قرار دی ہے۔ جب مجھ پر یہ حق واضح ہو گیا تو میں نے آپ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: اے فرزند رسول! آپ کے آباء اجداد سے غیبت کے متعلق روایات ہمارے سامنے بیان کی گئی ہیں اور یہ روایات صحیح بھی ہیں لہذا آپ مجھے یہ بتائیں کہ ان کی غیبت کب واقع ہوگی؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک! (قائم آل محمد کی) غیبت برحق ہے اور وہ میری اولاد میں سے چھٹے بیٹے میں واقع ہوگی اور وہ رسول اللہ کے بعد ہدایت کے علم بردار اور اماموں میں سے بارہویں امام ہوں گے۔ ان اماموں میں سے پہلے امام امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب ہیں اور آخری امام القائم ہیں جو اللہ کی زمین پر بقیۃ اللہ

اور صاحب الزمان ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہ اس قدر پردہ غیبت میں رہیں گے حضرت نوح اپنی قوم میں رہے تھے تو بھی وہ اُس وقت تک اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ ظہور فرمائیں اور وہ زمین کو یوں عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے یہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

السید الحمیری کہتے ہیں: جب میں نے اپنے آقا و مولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سنا تو میں نے آپ کے ذریعے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کی اور یہ قصیدہ بیان کیا جس کی ابتداء یوں ہے:

”میں اللہ کے نام کے صدقے میں جعفری (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا پیروکار) ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔ میں نے اپنے سابقہ دین کو ترک کر کے اس دین کو قبول کیا اور مجھے لوگوں میں اسے منفرد ہستی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے روکا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ فرض کیجیے کہ میں یہودی ہوں ورنہ میں نصرانیوں کے دین پر ہوں۔ میں خدائے رحمن کی بارگاہ میں اس سے توبہ کرتا ہوں (کہ میں یہودی یا نصرانی ہوں)۔ بے شک! میں نے دین اسلام کو قبول کیا اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں غالی نہیں ہوں جب تک میں زندہ ہوں (اپنے برحق عقیدے پر قائم رہوں گا)۔ اور اب میں اپنے گزشتہ عقیدے کی طرف نہیں لوٹنے والا کہ جس عقیدے کو میں بھی چھپاتا اور کبھی ظاہر کرتا تھا اور میں جناب محمد (بن حنفیہ) کے مقام رضوی میں زندہ ہونے کا قائل نہیں ہوں اگرچہ اس بات پر جاہل لوگ میری بربائی اور عیب جوئی کریں گے اور میری اس بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے۔ بلکہ وہ (محمد حنفیہ) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ شاخ، طیب و طاہر لوگوں کے ہمراہ بہترین زندگی گزار کر اس دنیا سے کوچ کر گئے کہ جو لوگ ان (محمد حنفیہ) سے افضل و برتر تھے۔“

اسامیل بن محمد حمیری کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد درج ذیل اشعار بیان کیے:

”اے بھاری ذلیل ڈول کے اونٹوں پر سوار ہو کر مدینہ جانے والے کہ جو اونٹ پر راستہ عبور کر لیتے تھے۔ اگر اللہ تجھے ہدایت نصیب فرمائے اور تو حضرت امام جعفر (صادق) علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کرے تو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور تہذیب یافتہ باپ کے بیٹے کی خدمت میں یہ عرض کرنا کہ میں نے کسی مخالفت کی پرواہ کیے بغیر اپنا معاملہ آپ کے سپرد کیا ہے اور ہر مذہب کو چھوڑ کر خدائے رحمن کی طرف رجوع کیا ہے۔ سوائے اس مذہب کے جو آپ کی نظر میں صحیح مذہب ہے۔“

اے محمدؐ کے نواسے! بے شک! میرا یہ ہی عقیدہ ہے اور میں اس کے ذریعے (خدا و رسولؐ کے) تقرب کا طلب گار ہوں۔

جناب خولہ کے بیٹے (جناب محمد حنفیہؑ) کے متعلق میرا گذشتہ عقیدہ پاک و پاکیزہ نسل (آل محمدؐ) سے دشمنی کی وجہ سے نہیں تھا لیکن اس حوالے سے ہمارے لیے حضرت محمدؐ کے دسی کے متعلق روایات بیان کی گئی تھیں اور اس حوالے سے جھوٹ بولنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔

اور وہ روایت یہ ہے کہ دلی الامر (امامؑ) نظروں سے غائب ہو جائے گا اور وہ کئی سال نظر نہیں آئے گا، وہ اس خوفزدہ شخص کے مانند ہوگا جس کی تاک اور گھات میں (ظالمین) ہوں۔

تقدیر اس کے اموال کو یوں تقسیم کر دے گا گویا وہ اپنے منصب سے منہ موڑ کر غائب ہوا ہو۔ وہ کچھ مدت تک یوں ہی پردہ غیبت میں رہے گا۔ پھر اس کی شخصیت عدل و انصاف کے نور کے ساتھ یوں روشن ہوگی جیسے آسمان پر ستارے روشن ہوئے ہیں۔

وہ اپنے پردہ دگار کے گھر سے اللہ کی نصرت اور مدد سے چلے گا۔ وہ خدا کی آنے والی تقدیر اور مسہب کے تحت وہاں سے چلے گا۔ وہ اللہ کے دشمنوں کی طرف سے اپنے پرچم کے ساتھ بڑھے گا اور انھیں غضب و تاراج اور حیران کن طریقے سے قتل کرے گا۔ پس! جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ جناب خولہ کے بیٹے (جناب محمد حنفیہؑ) غائب ہیں تو ہم نے بھی یہ عقیدہ رکھ لیا اور ہم جھوٹ نہیں بولتے۔

ہم نے کہا کہ یہ (محمد حنفیہؑ) ہی وہ مہدی اور قائم ہیں جن کے عدل و انصاف کی بدولت ہر نقطہ زندہ اور خشک زمین بھی زندہ ہو جائے گی (یعنی آباد و زرخیز ہو جائے گا)۔

اگر میں یہ کہتا کہ ایسا نہیں ہے تو یہ فرمان بھی تو آپؐ کا ہی فرمان تھا (تو گویا میں آپؐ کے فرمان کو جھٹلانے والا ہوتا)۔ آپؐ نے جو حکم ارشاد فرمایا ہے وہ حتمی ہو کر رہتا ہے، اُس میں کوئی تعصب کی بات نہیں ہے۔ میں اپنے رب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپؐ کا فرمان اطاعت گزار اور گناہ گار ہر شخص پر حجت ہے۔ بے شک! دلی الامر پہلا قائم ہے جو انتظار کے بعد آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے۔ ان کے لیے غیبت ہے پس وہ ضرور پردہ غیبت میں جائیں گے اللہ کی طرف سے اس پردہ غیبت میں جانے والی ہستی پر رحمتیں نازل ہوں۔

وہ کچھ عرصہ پر وہ شخصیت میں رہے گا۔ پھر جب وہ ظاہر ہوگا تو مشرق و مغرب کی ہر جگہ کو بدل سے بھر دے گا۔ میں پوشیدہ اور ظاہری طور پر اللہ کے اس دین کا معتقد ہوں اور مجھے اس حوالے سے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ اگر کوئی ملامت کرنے والا اس بات پر میری ملامت کرے۔^(۱)

اس حدیث کو روایت کرنے والا راوی حیان السراج کا تعلق فرقہ کیسانیہ سے ہے۔^(۲)

لنکر کے سالار جناب جعفر طیار

11/586 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَنَا قَدِيمٌ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بِلَادِ الْحَبَشَةِ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى مَوْتَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْجَيْشِ مَعَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَتَقَى النَّاسَ مَعَهُمْ حَتَّى كَانُوا يَنْتَحِمُونَ الْبُلْقَاءَ فَلَقِيَهُمْ بِجُوعٍ يَرْفُضُونَ الرُّومَ وَالْعَرَبَ فَاتَّخَذَ الْمُسْلِمُونَ إِيَّاهُ قَرِيْبًا يُقَالُ لَهَا مَوْتَةُ فَالْتَقَى النَّاسَ عِنْدَهَا وَافْتَتَلُوا اقْتِتَالًا شَدِيدًا وَكَانَ الْيَوْمَ يَوْمَ مَيْدَمَعٍ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى شَاطَفَ فِي رِمَاحِ الْقَوْمِ ثُمَّ أَخَذَهُ جَعْفَرٌ فَقَاتَلَ بِهِ قِتَالًا شَدِيدًا ثُمَّ افْتَتَحَهُ عَنْ فَرْسٍ شَقَرَاءَ فَبَعَثَهَا وَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَكَانَ جَعْفَرٌ أَوَّلَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَقَرَ فَرْسَهُ فِي الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَخَذَ الْيَوْمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَأَعْطَى الْمُسْلِمُونَ الْيَوْمَ بَعْدَهُ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَيْلِدِ فَنَاقَشَ الْقَوْمَ وَرَاَوْعُهُمْ ثُمَّ اتَّخَذَ بِالْمُسْلِمِينَ مُنْهَازًا وَنَجَّاهُمْ مِنَ الرُّومِ وَأَنْعَدَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ تَمْرَةَ قَالَ لِلنَّبِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَصِيْرْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَلَمَّا وَصَلْتُ الْمَسْجِدَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَى رِسْلَيْكَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ أَخَذَ الْيَوْمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَ الْيَوْمَ جَعْفَرٌ فَقَاتَلَ وَقُتِلَ فَرَحِمَ أَنْهُ جَعْفَرٌ ثُمَّ أَخَذَ الْيَوْمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ وَقُتِلَ فَرَحِمَ لَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَبَكَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ وَهُمْ حَوْلَهُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ فَمَا يَبْكِيكُمْ فَقَالُوا وَمَا لَنَا لَا نَبْكِي وَقَدْ ذَهَبَ خَيْرُنَا وَأَشْرَفُنَا وَأَهْلُ الْفَضْلِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَبْكُوا فَإِنَّمَا مِثْلُ أَتَمِّ

(۱) بحار الانوار ۳/ ۳۱۸: مجالس المؤمنین ۲/ ۵۰۶

(۲) فرقہ کیسانیہ حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے بعد جب محمد حنیفہ کو چھوٹا نام سمجھتے ہیں۔ ان کے عقیدہ کے مطابق جناب محمد حنیفہ زندہ ہیں اور وہ کوہِ رضوی میں غائب ہیں اور وہ مہدی بن کر ظہور فرما کریں گے۔ (مترجم)

كَمْثَلٍ حَبِيقَةٍ قَامَ صَاحِبُهَا فَأَصْلَحَ زَوَاكِمَهَا إِذَا وَكِبَهَا. وَبَنَى مَسَاكِنَهَا وَخَلَقَ سَعَفَهَا فَأَظْهَرَتْ
عَاماً فَوْجاً ثُمَّ عَاماً فَوْجاً فَلَعَلَّ آخِرَ مَا طَعَمَ أَنْ يَكُونَ أَحْوَدَهَا قَنَوَاناً وَ أَظْلَوْنَهَا شَمَوَاناً أَمْرٌ
وَالَّذِي تَعْتَقِبِي نَبِيّاً بِالْحَقِّ لَيَجِدَنَّ عَيْتِي ابْنُ مَرْيَمَ فِي أَقْبَى خَفَاءٍ مِنْ خَوَارِيْهِ قَالَ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ تَبَنَّى جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْمُسْتَشْهَرُونَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ:

قَامَ الْعُيُونُ وَ دَفَعُ عَيْنِكَ يَهْدِلُ	تَعَا حَمَا وَ تَفَّ الطُّبَابُ الْمُغْصِلُ
وَ كَانَ مَا بَيْنَ الْجَوَانِحِ وَ الْحَمَا	بَيْنَا تَأَوَّنِي شَهَابٌ مُدْخِلُ
وَ جَدّاً عَلَى الثَّقَرِ الَّذِينَ تَتَابَعُوا	يَوْمَ يَمُوتُ أَنْسَدُوا لَهُ يُنْقَلُوا
فَتَغَيَّرَ الْقَمَرُ الْمُنِيرُ يَفْقِدُ	وَالشَّمْسُ قَدْ كَسَفَتْ وَ كَادَتْ تَأْفِلُ
قَوْمٌ عَلَا بُنْيَانُهُ مِنْ هَاشِمٍ	قَرَعَا أَشَقَّ وَ سُودُداً مَا يُثْقَلُ
قَوْمٌ بِهِمْ عَصَمَ الْإِلَهِ عِبَادُهُ	وَ عَنْهُمْ نَزَلَ الْكِتَابُ الْمُنَزَّلُ
وَ بِهِمْ رَحِمَ الْإِلَهِ خَلْقُهُ	وَ بِحَبْلِهِمْ نُورُ النَّبِيِّ الْمُرْسَلُ
بَعْضُ الْجُجُورِ تَرَى يُطْوَى أَكْفُهُمْ	تَشْدَى إِذَا اغْبَرَّ الزَّمَانُ الْمُنْجِلُ

محمد بن شہاب زہری سے مروی ہے کہ جب حضرت جعفر (طیار) بن ابی طالب حبشہ سے واپس (مکہ) تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو موت کی جانب روانہ کیا اور آپ کو لشکر کا سالار مقرر کیا۔ اس لشکر میں آپ کے ہمراہ جناب زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ پس! آپ کے ہمراہ یہ لشکر روانہ ہوا یہاں تک کہ آپ بلقاء کے علاقے میں پہنچے اور مسلمانوں کے لشکر کا ہر قل شاہ روم اور عرب کے بہت بڑے لشکر سے سامنا ہوا۔ مسلمان وہاں موجود گاؤں موت کی جانب ہو گئے تو رومیوں کا لشکر وہاں مسلمانوں سے آگاہ اور دونوں لشکروں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

اُس دن مسلمانوں کے لشکر کا پرچم جناب زید بن حارثہ کے ہاتھ میں تھا اور انھوں نے جنگ کی یہاں تک کہ آپ دشمن کے نیزوں کا نشانہ بنے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر وہ پرچم جناب جعفر (طیار) نے پکڑ لیا اور آپ نے وہ پرچم اٹھا کر سخت جنگ کی۔ پھر آپ اپنے سترے بالوں والے گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور گھوڑے کی ٹانگوں کو کاٹ دیا (تاکہ یہ بھاگ نہ سکے)۔ پھر آپ نے جنگ کی یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت جعفر طیار پہلے مسلمان تھے جنھوں نے سلام میں اپنے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹیں۔

آپؐ کی شہادت کے بعد پرچم اسلام جناب عبداللہ بن رواحہ نے اٹھایا اور جنگ کی یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر مسلمانوں نے ان کے بعد پرچم خالد بن ولید کو دیا اور اُس نے اس قوم کی طاقت کو خوب آزما دیا اور جنگ کی۔ پھر مسلمانوں کو پسپائی اختیار کرنا پڑی اور انھیں رومیوں سے نجات ملی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمن بن سمرہ تھا۔ اُسے جلدی سے نبی ﷺ کی جانب روانہ کیا گیا کہ وہ آپؐ کو تمام حالات سے آگاہ کرے۔

عبدالرحمن کہتا ہے کہ جب میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور مسجد (نبوی) میں پہنچا تو رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمن! تم کیا پیغام لائے ہو؟ پھر آپؐ نے فرمایا: اسلام کا پرچم زید نے اٹھایا اور وہ جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ ان کے بعد (جناب) جعفرؓ نے پرچم کو اٹھایا اور جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ پھر (جناب) عبداللہ بن رواحہ نے پرچم اٹھایا اور جنگ کرتے ہوئے منصب شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے گرد موجود اصحاب رونے لگے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ کیوں رورہے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا: ہم کیوں نہ روئیں جبکہ ہمارے نیکو کار، عزت دار اور صاحبانِ فضل لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مت گریہ کرو۔ بے شک! میری امت کی مثال ایک باغ جیسی ہے جس کا باغبان اُس کی ٹہنیوں کی اصلاح کرتا ہے (یعنی بڑھی ہوئی ٹہنیوں کو کاٹ دیتا) اور اس کی قیام گاہوں کو تعمیر کرتا ہے اور اُس کی شاخوں کی نشوونما کرتا ہے اور اُس باغ کو پروان چڑھاتا ہے۔ اُس باغ سے ایک سال ایک گروہ پھل کھاتا ہے اور پھر اگلے سال ایک گروہ پھل کھاتا ہے۔ شاید اُس باغ کا آخری پھل زیادہ لذیذ ہو اور ان کے شگوفوں سے زیادہ مچھے نکلیں اور اُس کی بڑی ٹہنیوں سے نکلنے والی چھوٹی ٹہنیاں زیادہ لمبی ہوں۔ اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، جناب عیسیٰؑ بن مریمؑ میری امت میں اپنے حواریوں کی صفات اور محصلتیں پائیں گے۔

کعب بن مالک نے حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالبؓ اور ان کے ہمراہ شہید ہونے والوں کی شہادت پر ایک مرثیہ

کہا جس میں یہ بیان کیا:

”آنکھیں شدتِ غم سے پھٹ گئیں اور تمھاری آنکھ سے مسلسل آنسو جاری ہوئے۔ اس غم نے تم دونوں کو چھنی کر دیا۔ عیش و آرام کی زندگی گزارنے والا اس کا علاج نہ کر سکا۔ گویا دل سینے سے نکل کر باہر آ گیا

اور مجھ پر شہابِ غم ٹوٹ پڑا۔ یہ گریہ ان لوگوں کے لیے تھا جو جنگِ موتہ میں ایک دوسرے کی پیروی کرتے ہوئے ثابت قدم رہے اور انھوں نے میدان سے فرار اختیار نہیں کیا۔ ان کی شہادت سے روشن چاند بے نور ہو گیا اور سورج کو گرہن لگ گیا اور قریب تھا کہ وہ غروب ہو جاتا۔ یہ ایسی قوم ہے جن کی بنیاد جنابِ ہاشم ہیں۔ یہ اس کی سر بلند شاخ ہے اور یہ ایسے اصحاب میں خصل ہوتے ہیں جو سیدِ سردار ہیں۔ یہ وہ قوم ہیں جن کے وسیلے سے اللہ نے اپنے بندوں کو (مگر اہی سے) محفوظ رکھا اور ان پر کتاب (قرآن مجید) کو نازل فرمایا۔ ان کی ہدایت کے توسط سے معبود اپنی مخلوق سے راضی ہوا اور ان کے دادا کے ذریعے نبی و مرسل (حضرت محمدؐ) کی مدد فرمائی۔ ان کے چہرے روشن اور نورانی ہوتے ہیں اور جب رنگ بدلنے والے زمانے میں قحط پڑتا ہے تو ان کے ہاتھوں سے سخاوت و کرم کی بارش ہوتی ہے۔ ①

اللہ کا غضب ناک ہونا

12/587 قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ تَجَّعَ النَّبِيُّ فِي وَجْهِهِ وَكُيِّرَتْ رَتَابِعِيَّتُهُ فَقَامَ زَاهِقًا يَدِينُ يَقُولُ إِنَّ لَللَّهِ اشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَى الْكُفُورِ قَالُوا عَزَّوَاللَّهِ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَى النَّصَارَى أَنْ قَالُوا التَّسْمِيحُ إِنَّ اللَّهَ وَرَأَى لَللَّهِ اشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَى مَنْ أَرَادَ دِيْنِي وَأَذَانِي فِي عِلَّتِي

ابو سعید الخدری بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احد کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر غم آئے اور آپ کے سامنے کے دانت ٹھیک ہو گئے ① تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھ کر فرمایا: بے شک! اللہ اس وجہ سے یہود پر سخت غضب ناک ہوا کیونکہ انھوں نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور وہ اس وجہ سے نصاریٰ پر سخت غضب ناک ہوا کیونکہ انھوں نے کہا کہ مسیح (حضرت عیسیٰ) اللہ کے بیٹے ہیں اور بے شک! اللہ اس پر سخت غضب ناک ہوا جس نے میرا خون بہایا اور مجھے میری عترت و اہل بیت کے متعلق اذیت دی۔ ②

① امامی فتح طوسی: ۱۳۱/۱

② باب نمبر ۱۰، حدیث نمبر ۵۷۰ کے تحت مترجم نے رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک ٹھیک ہونے کی آخری مصومین کی روایات کی روشنی میں لکھی ہے اور یہی کتبِ اہل بیت کا صحیح نظریہ ہے۔ (مترجم)

③ امامی فتح طوسی: ص ۱۳۲

ہاتھ غیبی کی صدا

13/588 قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَيْسَعَةَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي صَالِبٍ مِنْ أُحُدٍ تَأَوَّلَ فَاطِمَةُ سَمْعُهُ وَقَالَ:

أَفَاطِمُ هَالِكِ السَّيْفِ غَوَى ذَمِيمٌ فَلَسْتُ بِرَعِيدٍ وَلَا بِلَيْمٍ
نَعْمِي لَقَدْ أَغْدَرْتُ فِي نَصْرِ أَحْمَدَ وَ مَرْضَاةَ رَبِّ بِالْعِبَادِ رَجِيمٍ
قَالَ وَ سَمِعَ فِي يَوْمِ أُحُدٍ وَقَدْ هَاجَتْ رِيحُ عَاصِفٍ كَلَامُ حَاتِبٍ يَتَيْفٍ وَهُوَ يَقُولُ:

لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْقَتَارِ لَا فَكِي إِلَّا عِي
وَإِذَا نَدَبْتُمْ حَايِكًا فَابْكُوا الْوَقْتَ أَحَا الْوَقْ

جب حضرت علیؑ جنگِ اُحد سے واپس گھر تشریف لائے تو آپؑ نے اپنی توار حضرت فاطمہؑ

کو دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

”اے فاطمہ! یہ تلوار پکڑ لو، یہ تلوار تعریف کے قابل ہے، میں ہرگز جنگ کے میدان میں ڈرنے اور کانپنے والا نہیں ہوں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں نے جنابِ احمد (حضرت محمد ﷺ) کی مدد کی اور اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لیے جہاد کیا ہے کہ جو پروردگار اپنے بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

راوی کا بیان ہے کہ جنگِ اُحد کے دن ہاتھ غیبی کی طرف سے یہ ندا سنی گئی کہ وہ یہ کہہ رہا ہے:

”ذو القتار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور علیؑ کے سوا کوئی مرد (بہادر) نہیں۔ جب تم کسی مردے کے محاسن بیان کر کے رونا چاہتے ہو تو اس پر گریہ کرو جو خود بھی وقادار ہے اور وقادار کا بھائی ہے۔“^①

جنابِ عمار بن یاسرؓ کی گفتگو

14/589 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: لَمَّا انْهَزَمَ أَهْلُ الْبَطْنَةِ أَمَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي صَالِبٍ أَنْ تَنْزِلَ عَائِشَةُ قَضَرِ ابْنِ أَبِي خَلْفٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ

جَاءَ مَا عَمَّارُ بْنُ يَالِيبٍ فَقَالَ لَهَا يَا أُمِّ كَيْفَ رَأَيْتِ هَذِهِ بَنِيكَ حُونَ دِينَهُمْ بِالسَّنَفِ فَقَالَتْ
اسْتَبْصُرْتُ يَا عَمَّارُ مِنْ أَجْلِ أَنْتَ غَلَبْتَ قَالَ أَنَا أَشَدُّ اسْتَبْصَارًا مِنْ ذِيكَ أَمْ وَتَوَلَّوْا صَرَ بَشُوعًا
عَنِّي تُبَيِّغُونَكَ اسْتَعْفَابَ هَجَرَ لَعَلَّنَا أَتَى عَلَى الْحَقِّ وَأَنْتُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَتْ لَهُ عَارِشُهُ هَكَذَا نُجِئُكَ
إِلَيْكَ أَتَى اللَّهُ يَا عَمَّارُ قَوَانِ سِنِّكَ قَدْ كَبِرَ وَذَقَّ عَظَمَتِكَ وَفَنِي أَجْمُكَ وَأَذْهَبَتْ دِينُكَ لِابْنِ أَبِي كَلَابِيبٍ
فَقَالَ عَمَّارُ إِنِّي وَاللَّهِ اخْتَرْتُ لِتَغْيِي فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ قَرَأْتُ أَنَّكَ عَلِيًّا أَقْرَأَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمَهُمْ بِتَأْوِيلِهِ وَأَشَدَّهُمْ تَعْظِيمًا لِحُرْمَتِهِ وَأَعَزَّهُمْ بِالسَّنَةِ قَرَأْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ
عَظَمَ عَنَائِهِ وَتَلَايَ فِي الْإِسْلَامِ فَسَكَتَتْ

موسیٰ بن عمارؓ اسدی سے مروی ہے کہ جب اہل بصرہ کو (جنگ جمل میں) شکست ہوئی تو حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ نے حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو ابن ابی خلف کے محل میں ٹھہراؤ۔ جب آپ وہاں چلی گئیں تو حضرت عمارؓ بن یاسرؓ ان کے پاس گئے اور ان سے کہہ اے اماں جی! آپ نے اپنے بیٹوں کو اپنے دین کی خاطر تلوار سے ضرب لگاتے ہوئے کیسے پایا؟ تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: اے عمار! چونکہ تمہیں غلبہ حاصل ہوا ہے اس لیے تم زیادہ با بصیرت ہو گئے ہو! اس پر جناب عمارؓ نے کہا: مجھ پر اس سے قبل زیادہ حق واضح تھا اور میں اس سے پہلے بھی زیادہ با بصیرت تھا۔ خدا کی قسم! اگر تم لوگ ہمیں مارتے ہوئے بلند بالا چوٹیوں پر لے جاتے تو پھر بھی ہمیں یہ یقین تھا کہ ہم حق پر ہیں اور تم لوگ باطل پر ہو۔

یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے کہا: اے عمار! تم اس قدر کمزور ہو چکے ہو! اللہ سے ڈرو! بے شک! تم پر برا عاپا آچکا ہے اور تمہاری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور تمہاری زندگی ختم ہو چکی ہے۔ تم نے ابوطالبؓ کے بیٹے کی خاطر اپنے دین کو چھوڑ دیا ہے۔

اس پر جناب عمارؓ نے کہا: خدا کی قسم! میں نے خود رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کو اپنے لیے منتخب کیا کیونکہ میں نے یہ دیکھا کہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والے، ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کی تاویل کا علم رکھنے والے، اور اپنی حرمت کی بناء پر ان سب سے زیادہ عزت و عظمت کے مالک، ان سب سے زیادہ سنت رسول کو جاننے والے، ان سب سے زیادہ رسول اللہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اور انھوں نے سب سے زیادہ اسلام کی خاطر مشکلات اور مصائب کو برداشت کیا ہے۔

یہ سن کر حضرت عائشہ خاموش ہو گئیں۔^①

ظہورِ قائم کی پیش گوئی

15/590 عَنْ عَبْدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَنْ تَذْهَبَ أَوْ لَنْ تُنْقَضِيَ الْأَيَّامُ حَتَّى يَخْرُجَ

الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُؤْطَى اسْمُهُ اسْمِي

عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس وقت تک زمانہ (دُنیا) ختم نہیں ہوگا جب تک میرے اہل بیت میں سے وہ شخص عرب کا حکمران نہ بن جائے جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔^②

”المستدرک“

سید ابن طاہوس نے کتاب البصائر فی اعمال شہر رمضان میں کتاب بشارۃ المصطفیٰ سے رسول اللہ ﷺ کا شعبان کے آخر میں ایک خطبہ نقل کیا ہے لیکن یہ خطبہ موجودہ (عربی) نسخہ میں درج نہیں ہے اور ہم اس یہاں ذکر کر رہے ہیں:

(591) وَمِنْ ذَلِكَ مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الظَّهْرِيُّ فِي كِتَابِ بَشَارَةِ الْمُصْطَفَى لِشَيْعَةِ الْمُزَنِّي
يُسْنَدُهُ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَصَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الْكَرِّضَانِ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ السَّيِّدِ الشَّهِيدِ الْحُسَيْنِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

① امالی شیخ طوسی: ص ۱۳۳ بحار الانوار: ج ۳۲، ص ۲۶۶

② اس مضمون کی حدیث بفرق الفاظ کافی کتب میں موجود ہے۔ ملاحظہ کیجئے: الوافی: ۲/۲۶۳، بحار الانوار: ۵۱/۷۴، الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد: ۲/۳۴۰، الانصاح فی الامامة: ۱/۱۰۲، کنز القواعد: ۱/۲۳۶، الفقیہ (للطوسی): ۱/۱۸۰، روحۃ الواعظین: ۲/۲۶۱، عمدة عیون صحاح الاخبار فی مناقب امام الابرار: ۱/۳۳۶، التتبع فی التتبع: ۱/۳۷۱، کشف الغمۃ فی معرفۃ الامامة: ۱/۳۷۱، منتخب الانوار لمفید: ۱/۳۶، مجموعۃ نفیسة فی تاریخ الامامة من آثار القدماء من علماء الإمامیة الثقات: ۱/۳۲۶، اثبات الہدایۃ بالتصوف والهجرات: ۵/۱۳۱، ہجۃ النظر فی اثبات الوصایۃ والإمامۃ للامامة: لاثنی عشر علیہم السلام: ۱/۱۶۳، مدینۃ معاجز الامامة الاثنی عشر و دلائل الحجج علی البشر: ۸/۷، تفسیر نور العقلمین: ۳/۲۶۵، تفسیر کنز الدقائق و بحر الفرائد: ۸/۳۸۳، عوالم العلوم والطارف والاحمال من الآیات والاخبار والاوقال: ۱۵/۳۰۵

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَطْبَتَا ذَاتِ يَوْمٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللَّهِ بِالْبَرَكَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَالتَّغْيِيرِ وَشَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ أَفْضَلُ الشُّهُورِ وَأَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَلَيَالِيهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِي
وَسَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ وَهُوَ شَهْرٌ دُعِيتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللَّهِ وَجُمِعَتْ فِيهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ
اللَّهِ أَنْفُسُكُمْ فِيهِ تَسْبِيحٌ وَتُؤْمُكُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ وَعَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُولٌ وَدُعَاؤُكُمْ فِيهِ مُسْتَجَابٌ
فَاذْكُرُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَقُلُوبٍ ظَاهِرَةٍ أَنْ يُؤَفِّقَكُمْ لِعِبَادَتِهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّ
الشَّيْءَ مِنْ خَيْرِهِ غُفْرَانُ اللَّهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ أَذْكُرُوا بِجُوعِكُمْ وَعَطَشِكُمْ فِيهِ جُوعَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ وَعَطَشَهُ وَتَضَرَّعُوا عَلَى فَقْرِكُمْ وَمَسَاكِينِكُمْ وَفَقْرُوا بِكِبَارِكُمْ وَإِرْحَمُوا صِغَارَكُمْ وَ
صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَارْحَمُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَغُضُّوا عَنْ لَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ أَهْضَارَكُمْ وَعَنْ لَا يَحِلُّ
الِاسْتِغَاغَةُ إِلَيْهِ اسْتِغَاغَكُمْ وَتَعَلَّكُوا عَلَى أَيَّامِهِ النَّاسِ يَتَعَلَّكُنَّ عَلَى أَيَّامِكُمْ وَتُؤْبَاهِيَنَّ اللَّهُ مِنْ
ذُكُوبِكُمْ وَارْقَعُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالْإِغْيَا فِي أَوْقَاتِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ وَبِحُبِّهِمْ إِذَا تَأَجَّوُّهُ وَيُلْنِيهِمْ إِذَا تَادَّوُّهُ وَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَّوهُ
أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرْهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَكُفُّوا بِسِتِّغْفَارِكُمْ وَتَهَيَّؤُوا بِثِقِيلَةٍ مِنْ
أَوْزَارِكُمْ فَتَقِفُوا عَلَيْهَا بِطَوِيلِ سُجُودِكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذُكْرُهُ أَكْثَرُ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ
الْمُضِلِّينَ وَالسَّاجِدِينَ وَأَنْ لَا يُزَوِّعَهُمُ النَّارُ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ
فَقَّرَ مِنْكُمْ صَلاًماً مُؤْمِناً فِي هَذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عِشْقٌ رَقِيبَةٌ وَمَغْفِرَةٌ لِمَا مَضَى مِنْ
ذُنُوبِهِ قَبِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَهَسَ كُلُّنَا نَقِيرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ارْتَقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِ
عُمُرَةٍ ارْتَقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِرْبَةٍ مِنْ مَاءِ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَنَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ خُلِقَ لَهُ جَوَارٌ
عَلَى الْبَحْرِ طَيِّبٌ يَوْمَ تَنْزِلُ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَمَنْ خَفَّفَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللَّهُ
عَلَيْهِ حِسَابَهُ وَمَنْ كَفَّ فِيهِ شَرُّهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَنْفَاةٌ وَمَنْ أَكْرَمَ فِيهِ يَتِيمٌ أَكْرَمَهُ اللَّهُ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنْ وَصَلَ فِيهِ رَجُلَهُ وَصَلَهُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَنْفَاةٌ وَمَنْ قَطَعَ فِيهِ رَجُلَهُ قَطَعَ اللَّهُ عَنْهُ
رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَذَى فِيهِ قُرْهَانٌ كَانَ لَهُ
تَوَابٌ مِنْ أَذَى سَبْعِينَ قَرِيبَةً فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَمَنْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى نَقْلِ اللَّهِ

مِيزَانُهُ يَوْمَ تَحْجُبُ السَّمَوَاتُ وَمَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرٍ مَنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مُفْتَحَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُغْلِقَهَا عَلَيْكُمْ وَأَبْوَابَ النَّارِ مُمْغَلَقَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُفْتَحَهَا عَلَيْكُمْ وَالشَّيَاطِينُ مَغْلُودَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَلَّا يَسْلُطَ عَلَيْكُمْ ااعْتَكُمُ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقُمْتُ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ تَحَارِيرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَكَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ لِمَا يُسْتَعَلُّ مِنْكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ كَأَنِّي بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي لِرَبِّكَ وَقَدْ تَبِعْتَ أَشَقَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ شَقِيقِي عَاقِرُ نَاقَةٍ تَمُودُ فَيَطِيرُ بِكَ فَهَرَبَةٌ عَلَى قَرْنِكَ تَحْضِبُ مِنْهَا رِبْعًا بِحَيْثُكَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَذَلِكَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِي وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّكَ وَمَنِي كَتَفَنِي رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَطِينُكَ مِنْ طِينَتِي إِنْ لَنَّةٌ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِي وَإِيَّاكَ وَاصْطَفَانِي وَإِيَّاكَ وَاخْتَارَنِي لِلنَّبُوءَةِ وَاخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ فَمَنْ أَلْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَلْكَرَ نُبُوَّتِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَأَبُو وَلَدِي وَرُوحُ ابْنَتِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِي وَتَهْلِيكَ تَهْلِي أُنْقِصَ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنَّبُوءَةِ وَجَعَلَنِي خَلِيفَةَ النَّبِيِّ إِنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَأَمِينُهُ عَلَى يَوْمِهِ وَخَلِيفَتُهُ فِي عِبَادَتِهِ.

سید نے فرمایا: اور اسی میں سے وہ (روایت بھی) ہے جسے محمد بن ابوالقاسم الطبری نے کتاب ”بشارة المصطفى“ الشیخ المرتضیٰ“ میں اپنی اسناد سے امیر المومنین سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! خدا کی برکت، رحمت اور مغفرت سے بھرپور مہینہ آرہا ہے، یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو تمام مہینوں سے بہتر ہے، اس کے دن تمام دنوں سے بہتر اور اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر اور اس کے ساعات و لحظات تمام ساعات و لحظات سے افضل ہیں۔

یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں تمہیں اللہ کی ضیافت کی دعوت دی گئی ہے اور تم لوگ اس مہینے میں کرامت خدا کے اہل قرار دیئے گئے ہو، اس مہینے میں تمہارا سانس لینا تسبیح اور سونا عبادت ہے، اعمال مقبول اور دعائیں مستجاب ہیں۔ لہذا تم سب اس مہینے میں نیک اور سچی نیتوں اور پاک دلوں کے ساتھ اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں اس مہینے میں روزہ رکھنے اور

قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا کرے، پس بد بخت ہے وہ شخص جو اس بابرکت مہینے میں مغفرت الہی سے محروم رہ جائے۔

اس مہینے میں روزے کی بھوک اور پیاس سے قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو، غریب اور تنگ دست لوگوں کو صدقہ دو، بزرگوں کا احترام کرو، چھوٹوں پر رحم کرو، رشتہ داروں سے صلہ رحم کرو، اپنی زبانوں کو ہر قسم کی برائی سے بچاؤ، اپنی نگاہوں کو ان چیزوں سے بچاؤ جنہیں دیکھنا جائز نہیں، اپنے کانوں کو ایسی آوازوں سے بچاؤ کہ جنہیں سننا حرام ہے، اور دیگر لوگوں کے خیم بچوں سے اسی طرح سے ہمدردی اور مہربانی کا برتاؤ کرو جس طرح تم اپنے قیمیوں کے لئے مہربانی پسند کرتے ہو، اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرو، اور اوقات نماز میں دعا کے لیے اپنے ہاتھوں کو اللہ کی طرف بلند کرو کیونکہ اوقات نماز وہ بہترین اوقات ہیں کہ جس میں خداوند عالم اپنے بندوں کی طرف رحمت کی نگاہ کرتا ہے، اگر اُس سے مناجات کریں تو وہ جواب دیتا ہے، اگر اسے پکاریں تو لبیک کہتا ہے، جب اس سے کوئی چیز طلب کریں تو عطا کرتا ہے اور جب دعا کریں تو وہ قبول کرتا ہے۔

اے لوگو! بے شک تمہارے نفس تمہارے اعمال کے گروی ہیں پس انہیں استغفار اور طلب بخشش کے ذریعے چھڑا لو، تمہاری پشت گناہوں کے یار کی وجہ سے سنگین ہے پس طولانی سجدوں کے ذریعے اس بار کو ہلکا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلالت کی قسم کھائی ہے کہ وہ نمازیوں اور سجدہ کرنے والوں کو نہ عذاب میں مبتلا کرے گا اور نہ اس دن آتش جہنم سے ڈرائے گا کہ جس دن سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں (قیامت کے دن) کھڑے ہوں گے۔

اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی اس مہینے میں کسی مومن روزہ دار کو اخطار کر دے تو خداوند عالم اس کو اپنی راہ میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

اس وقت آپؐ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم سب تو اس عمل کو انجام دینے پر قدرت نہیں رکھتے ہیں تو؟
 آپؐ نے فرمایا: اپنے آپ کو آتش جہنم سے بچاؤ اگرچہ نصف خرما سے ہی کیوں نہ ہو، اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے نجات دو اگرچہ ایک گھونٹ پانی سے ہی کیوں نہ ہو۔

اے لوگو! تم میں سے جو کوئی اس مہینے میں اپنے اخلاق کو اچھا اور نیک کرے گا تو وہ آسانی سے پلی صراط عبور کرے گا کہ جس دن لوگوں کے قدموں میں لغزش ہوگی اور جو کوئی اس مہینے میں اپنے ماتحت سے نرمی سے پیش آئے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کے حساب میں تخفیف کرے گا اور اگر کوئی اس مہینے میں دوسروں کو اپنی اذیت سے بچاتا

رہے گا تو قیامت کے دن خدا اس کو اپنے غیظ و غضب سے محفوظ رکھے گا اور اگر کوئی اس مہینے میں کسی یتیم پر احسان کرے گا تو خداوند قیامت کے دن اس پر احسان کرے گا اور جو کوئی اس مہینے میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کو اپنی رحمت سے متصل کرے گا اور جو کوئی اس مہینے میں اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اسے اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔

جو کوئی اس مہینے میں مستحب نماز بجالائے گا تو خداوند عالم اس کو جہنم سے نجات کا پروانہ عطا کرے گا اور جو کوئی اس مہینے میں ایک واجب نماز پڑھے گا تو اسے دوسرے مہینوں میں ستر نمازیں پڑھنے کا ثواب ملے گا اور جو کوئی اس مہینے میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس کے اعمال کے پلڑے کو بھاری کر دے گا کہ جس دن لوگوں کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا اور جو کوئی اس مہینے میں قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت کرے گا اس کو دوسرے مہینوں میں ختم قرآن کرنے جیسا ثواب ملے گا۔

اے لوگو! یقیناً اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں پس اپنے پروردگار سے سوال کرو کہ وہ اس کو تم پر بند نہ کرے اور جہنم کے دروازے اس مہینے میں بند کر دیئے گئے ہیں پس اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ تم پر انہیں نہ کھولے اور شیاطین کو اس مہینے میں قید کر دیا گیا ہے پس اپنے رب سے دعا کرو کہ اس کو تم پر مسلط نہ کرے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: پس میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس مہینے میں سب سے بہترین عمل کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے ابوالحسن! اس مہینے میں بہترین عمل عمرات الہی سے پرہیز کرنا ہے۔ اس کے بعد پچاس مرتبہ گریہ کرنے لگے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں گریہ کر رہے ہیں؟

فرمایا: اے علی! میں اس لئے رو رہا ہوں کیوں کہ اسی مہینے میں تمہارا خون بہایا جائے گا گویا میں تمہاری شہادت کے منظر کو دیکھ رہا ہوں، حالانکہ تم نماز پڑھنے میں مشغول رہو گے، اس وقت شقی اولین و آخرین قاتل ناقہ صالح تمہارے فرق پر ایک وار کرے گا جس سے تمہاری ریش مبارک اور چہرہ خون سے تر ہو جائے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ص)! کیا اس وقت میرا دین ثابت و سالم ہوگا؟

فرمایا: ہاں اس وقت تمہارا دین سالم ہوگا۔

اس کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے علی! جس نے تمہیں قتل کیا گویا اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے

اے علی! تم میرے جانشین و خلیفہ ہو اور تم میرے بچوں کے باپ اور میری بیٹی کے شوہر ہو اور تم میری زندگی میں بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی میری امت پر میرے جانشین اور خلیفہ ہو تمہارا حکم میرا حکم ہے اور تمہارا انکار میرا انکار ہے۔
قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے نبوت پر مبعوث کیا اور مجھے انسانوں میں سے سب سے بہتر قرار دیا! یقیناً تم مخلوقات پر خدا کی حجت ہو اور خدا کے اسرار کے امین ہو اور اس کے بندوں پر خلیفہ ہو۔ ①

اس کتاب کا عربی زبان سے اردو ترجمہ ۳۰ نومبر ۲۰۱۹ء بمطابق ۲ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ بروز جمعہ، ادارہ منہاج
الحسین، جوہر ٹاؤن، لاہور میں صبح ۳:۱۰ پر مکمل ہوا۔

بِعَوْنِ اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ

حسن رضا باقر ابن حافظ اقبال حسین جاوید



الحمد للرب العالمین! کتاب بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرخصی (مترجم) پر تحقیق، تصحیح اور نظر ثانی کا کام اللہ تعالیٰ کی توفیق اور محمد و آل محمد کی تائید و مدد سے آج بمقام موضع حسووالی تحصیل شورکوٹ پر مورخہ ۱۳ جون ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بوقت ۱۰ بجے صبح مکمل ہوا۔

آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ



(١) اقبال الاعمال: ٢/١؛ عيون اخبار الرضا: ٢٩٥/باب ٢٨، ح ٥٣؛ الامالي للصدوق: ٨٣، مجلس ٢٠، ح ٣؛ فضائل الاشراف للصدوق: ٤٤، ح ٦١؛ بحار الانوار: ٣٥٦/٩٦، ح ٢٥؛ فضائل امير المؤمنين علي: ١٣٣/١؛ الوافي: ٣٦٦/١١؛ وسائل الشيعه: ٣١٣/١٠، ح ٩٣، ٢٥؛ فضائل امير المؤمنين علي: ١٣٣/١؛ الوافي: ٣٦٦/١١؛ وسائل الشيعه: ٣١٣/١٠، ح ١٣٣٩٣؛ زاد المعاد: ٤٠/١ (مختصراً)؛ جنة الامان الواقية وجنة الایمان الباقية (المصباح): ٦٣٣/١؛ تسليمة الجالس وزينة الجالس (مقتل الحسين): ١٣/٤٤ (قطعة)؛ اثبات الهداة بالخصوص والهجرات: ٢٩/٣؛ (قطعة)؛ روضة الواعظين: ٢٥٣/٢